

جمله حقوق محفوظ ہیں

297.16 11201 1101

نام كتاب تفييرا حكام القرآن جلد چهارم

يف امام ابو بكراحمه بن على الرازى الجعاص الحنفي"

رجمه مولانا عبد القيوم <u>ال</u>

ناشر ڈاکٹر حافظ محمود احمد غازی

ذارً يكثر جزل شريعه أكيدًى

طالع شريعه اكيرى ، بين الاقواى اسلاى يونيورشي

اسلام آباد

مطبع اداره تحقیقات اسلامی پریس 'اسلام آباد

عداد ۱۵۰۰

اشاعت اول دسمبر ١٩٩٩ء

فهرست مندرجات (احکام القرآن جلد چهارم)

ſ				سفرمیں نماز کا تھم
11				فصل
11				ڈرائیور کیسے قصر کریں
10				صلوة الخوف كابيان
۰۳۰			ئے کا بیان	مغرب کی نماز کے متعلق اختلاف را
٣٢	<u>.</u>	16.1	، نماز کی ادا لیگی کے	معرکہ کار زار گرم ہونے کے دوران
		(¥)	نلا ف رائے کا بیان	متعلق فقهاء کے درمیان اخذ
~ A			*	او قات نماز کا بیان
ماب				فجری نماز کا ونت
ليبا				ظهر کی نماز کا ونت
۵۷				تصر کی نماز کا ونت
۲•				مغرب کی نماز کا ونت
79-				نصل
۲∠			·	تنق کے متعلق قول
۳)			- A	عشاء کی نماز کا وقت
۸۸			صالحت	یوی اور اس کے شوہر کے درمیان م
91			¥	بويوں ميں پورا بورا عدل كرو
95-			یقین کے ورمیان انصاف کرے	ما کم پر واجب ہے کہ وہ مقدمہ کے فر
۲P			، سچائی ہے پہلو نہ بچایا جائے	جج یا گواہوں کی طرف سے مقدمہ میر
9∠			- W.	ومنول کو ایمان لانے کا تھکم دیا گیا
4/				مرتدے توبہ کا مطالبہ
۱+۵				ومنوں کے علاوہ کفار سے مدد نہ کی جا
۱+۵				رزت کفار کے پاس نہیں ہے

		A1 / /
	اوائين	کفار کی ہم نشینی سے گریز کیا جائے جب کہ وہ اسلام کا غداق ا
		اسلام کا تمسخرا ژانے والوں میں بیٹے رہو تو تم بھی اننی کی
1+4		کی طرح ٹھر جاؤ کے
2		ولیمہ ' جنازہ وغیرہ میں منکرات سے بیزاری کا اظهار کیا جائے
1 •9		بانسری کی آواز پر کانوں میں انگلیاں ٹھونس کی گئیں
11 •		به رق ق در پر مون مین اختیان هوش می حتین شور من مده در این تاریخ که این تاریخ
#1		شوہر مرتد ہو جائے تو بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گ ذکر قلیل کیا ہے
11 1-		
1117		مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار کو دوست نہ بناؤ
110		مظلوم کی آہ سے بچو
	+	غلو فی الدین کیا ہے؟
#A		کلمہ اللہ ہے کیا مراد ہے
₩ A		سوره الماكدة
IT*	•	پابندی عهدو معاہرہ
iri .		، عقود کی چیھ اقسام
ITO		نذر کی تین اقسام
11-1		
lb.t.		لوك ہے جانور حلال ہيں تنب حومہ میں ایر ہور
164		تین چیزیں صریحا" حرام ہیں تگ تا بہ میشا
IL. a		جگراور تلی میه دو خون مشتی ہیں
16*		غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ بھی حرام ہے
10°		اباحت و ممانعت جمع هو جائيں تو ممانعت کو پیش نظر رکھ کر
		تحکم لگایا جائے گا
161		خيالات ائمة
		ذکواۃ لیعنی شرعی ذہے کی شرط
101		مچھلی کا تذکیہ
IDA		ذری کی چار رگیں ہیں اور ایک
161		

nr		9	فصل
IT		میں ہوں ان کا آلہ ذیج	•
arı			فصل
۱۲۵		ہے باہر ہوں ان کا حکم	جو جانور مقدور
121			فصل
120		کے بارے میں تھم	شكارى جانوروں
IAT		فقهاء کے مابین اختلاف آراء کا ذکر	اس بارے میں
. Me		ں سے نکاح کرنا	اہل کتاب عورتو
tri		رت کا بیان	نماز کے لئے طما
rr+	• •		فصل
***		رمسائل -	طمارت کے مزید
777	3.	و کا بیان	نیت کے بغیروض
/ rmy		کے متعلق فقہاء کے اختلاف کا ذکر	نیت کی فرضیت
rry			فصل
717		ل حد بندی	وضو میں چرے ک
٢٣٩	1	اس کا خلال کرنا	دا ژهی دهونا اور
240		ان	یاؤں وھونے کا بر
t ∠1			فصل
۲۷۱		ول پر شخقیق	كعبين ليمني لمخنز
r∠r		سے نخم اور کندھے سے کندھا ملانا	جماعت میں شخنے
r∠m		نے کے بارے میں اختلاف کا ذکر	موزول پر مسح کر
۲۸•		نے پر اختلاف ائمہ	جرابوں پر مسح کر
۲۸۱		* 21	پگڑی پر مسح
۲۸۳		ة وضو كو ايك إيك مرتبه دهونا	وضوبين اعضاي
۲۸۸		•	کانوں کا مسح

المرکے تابع ہے فرض مسے کی جگہ نہیں ہے ۱۳۰۰ ہے پہلے ہم اللہ فرض ہے یا نہیں	U
ے پہلے ہم اللہ فرض ہے یا نہیں اللہ فرض ہے یا نہیں	وضو _ فصل
V. 12-07 11	فصل
	4 1
سومس ۔ استنجاء سے نماز جائز ہے	~
ے اس جاتو ہے کار جاتو ہے	مير ر == فصل
	_
میں تر تیب اعضاء ضروری ہے	ایا و صو ع
ابت کا بیان	•
ان الله الله الله الله الله الله الله ال	فيتمم كأبير
د نہ ہونے کی صورت میں میٹیم کا وجوب سرم ہونے کی صورت میں میٹیم کا وجوب	پانی موجو
م موجودگی میں نجس کپڑے کو کاٹنا نہیں چاہئے	یانی کی عد
ا سے دو فرض نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں ا سے دو فرض نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں	ایک تیم
۳۹۷ عربی کر بی می این کر کام می این کرد کام می این کرد کام می این کرد کام می کام کام کام کام کام کام کام کام ک	اگه متیمم
دوران نماز پانی پالے تو کیا کرے سران عمار پانی پالے تو کیا کرے	فصا
TLA	ک تیم سر س
ایت کا بیان ۳۸۰	₽
بیزوں کے ساتھ کیا جائے	
t-dia	فصل
نياط	اجتهاد و است
ر کا خلاصہ کلام و کا خلاصہ کلام	
نصاف قائم كرنا	
<i>₹</i> *4	نصاری کی <
7 T	کفر کی تشررز
re remaining the second	
PIP .	ارض مقدیر ازدر جراب
6/6	لفظ جبار کی '
تے ہوئے حق گوئی کی عظمت	حوف کے ہو

Ž,

1

MIA		قوم موی کا جنگی تعاون سے انکار
MA		انسان اپنے نفس کا کمال تک مالک ہے
M14		ابو بکڑے احسانات کا حضور ؓ نے اعتراف فرمایا
MZ		تحريم بمعنی بندش وغیرہ
۳۱۸		ہائیل اور قائیل کی قربانی
444		مردول کی تدفین
اسم	2.0	فسادی بھی قابل گردن زدنی ہے
777	19	قاتل گروہ سے قصاص لینا واجب ہے
mm	0.0	اس آیت ہے اجتہادی مسائل کا خلاصہ
۳۳۵		محاربین کی حد تعنی سزا
۲°۲۲		اس بارے میں اختلاف کا ذکر
ray		ر هزنی اور قتل و غارت گری کی سزا
ra9		ف <i>ص</i> ل
rag	2,	محارب کے ہاتھ پاؤں کا لینے کے لئے مقدار مال کیا ہو؟
lu.d.+ 		فصل .
m4+		اجتاعی حملے میں بعض نے قتل اور بعض نے لوٹ مارکی ہو
, ,		تو کیا تھم ہو گا؟
~~ I	4	چور کے لئے قطع ید کی سزا کا بیان
~~r		کتنے مال سرقہ پر سزا ہو گی؟
m4r ~		نصل
γ' ∠ +		چوری کس مقام سے کی جائے تو سزا ہو گی
r21		کفن چور کا قطع پر
r_r		آیا قبر کفن کے لئے حرز ہے ؟
۳۷۲		میں ارسی سے سے حررہے ؟ چور کا ہاتھ کس جگہ ہے کاٹا جائے
۳ <i>۷</i> ۸		پور کا پاؤل کس جگہ سے کا نا جائے چور کا پاؤل کس جگہ سے کا نا جائے
/*/Λ *		پور ، پون ن جد سے ۱۵ جے

j

۳۸۹		ان چیزوں کا بیان جن کے چرانے پر قطع پد نہیں ہو تا
Y4+		ان چیزوں کے متعلق اختلاف رائے کا ذکر
m90		پرندوں کی چوری پر سزا
r' '-		بیت المال سے چوری پر سزا
M9.4		شراب کی چوری پر کیا تھم ہے ؟
r94		کسی چیز کی دو کیفیتیں ہوں تو تھم بدل جاتا ہے
M94		چوری کا اقبال جرم ایک بار کافی ہے یا نہیں
۵۰۴		رشتہ دار کا مال چرانے کا بیان
۵۰۵		اس مسئلے میں اختلاف رائے کا ذکر
۵+۵		خاوندیا ہیوی ایک دوسرے کا مال چرا لیس تو ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں
ద+ద		والدین کا مال چرانے پر سزا کا کیا تھم ہو گا
۵+۲		دوست کا مال چرانے پر سزا
۵+۸		جس چیز کی چوری پر قطع میر ہو چکی ہو اس چیز کو دوبارہ
		چرا کینے والے کا حکم
۵Ħ		چور اگر مال مسروقہ کو باہر لے جانے سے پہلے بکڑ لیا جائے تو
		اس کا تحکم
۵۱۲		قطع پیر کے بعد چور کا تاوان بھرنا
مام		رشوت كالمحكم
ක් ක		ر شوت کے بارے میں حضرت عمر کی رائے
هاه		سخت حضرت علی نظر میں
۵۱۵		حکمرانوں کو تحقے دینا رشوت کے زمرے میں آتے ہیں
na		حضور ٔ نے رشوت کے متعلقین پر لعنت فرمائی
MG		ر شوت قبول کرنا حرام ہے شرعہ کا رہا تھ لعنہ
M		ر شوت کا ولال بھی لعنتی ہے مشہری لیا کی فوال کی نہ میں میں میں میں میں
۵۱۷		رشوت لے کر فیصلہ کرنے والا حاکم ووھرا مجرم ہے

۵۱۸	جانی مظلوم کے لئے نری کا پہلو
۱۹۵	حضرت عمر بن عبدالعزیر" کا رشوت سے پر ہیز
۵۲۱	اہل کتاب کے درمیان فیصلے کرنا
محم	حضور منے مسلمانوں کو یہود کی طرح سود خوری سے منع کر دیا
٢٦٥	اہل کتاب کے اصول نکاح کو نہ چھیڑا جائے
مهر	بہلی آیت کفروالی مسلمانوں کے لئے ہے جو احکام النی کے مطابق فیصلے
مسم	نہیں کرتے
مهر	یہ کفرو شرک جحود والا ہے
۵۳۸	قصاص کے متعلق فقهاء کے مابین اختلاف رائے کا ذکر
۵۳۷	یہود و نصاری ہے دوستی کی ممانعت
۵۵۰	اس آیت میں خلفاء راشدین کی دلالت موجود ہے
۵۵۳	نماز میں عمل قلیل کا بیان
۲۵۵	اذان کا بیان
240	حضور منے تقیہ نہیں کیا
۳۲۵	گزند پہنچانے والے وہ دشمنان رسول جنہیں حضور تک رسائی نصیب
	نهیں ہو سکی
۵۷•	الله تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کی تحریم کا بیان
۵۲۲	اسراف اور تکبرے نچ کر سب حلال چزیں کھائی اور
	پہنی جا سکتی ہے
۵۲۳	قسموں کا بیان
024	قتم کی دو اقسام
۵۷۷	منبر رسول پر غلط قتم کھانے والا جنمی ہے
۵۸۱	فصل
۵۸۳	فصل
۵۸۷	قتم کا کفارہ کتنا ہے ؟

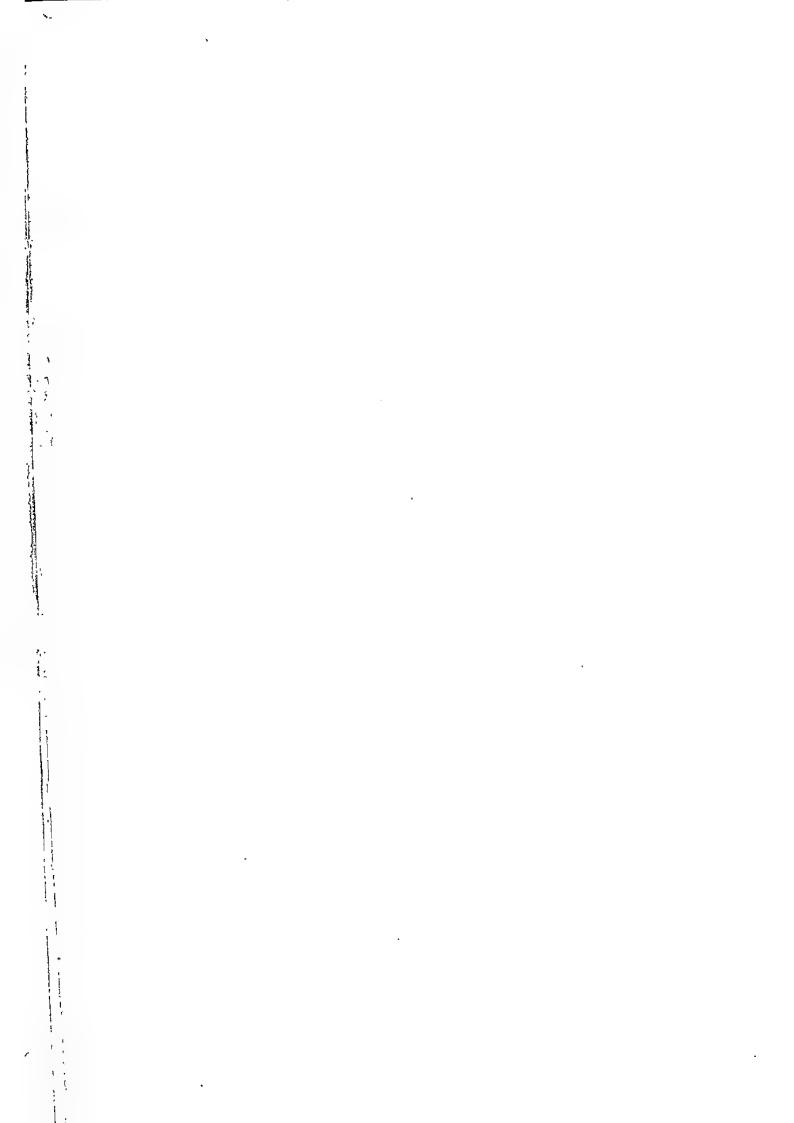
		4	شراب کی تحریم
۵۹۸		ا سم	د الله الله الله الله الله الله الله الل
4+4		. حلال مجھتا ہے وہ کا فرہے مار سرا حک	جو شخص بلا ضرورت شراب کو احرام والے انسان کے لیے ش
4IP			
YI∠	•	<u>~</u>	ایسے جانور جنہیں محرم مار سکتا
11/2			قصل
441			U
		ا مان م	نئے پیش آمدہ امور پر اجتماد کر:
4mm		₹ 7 °	•
			قصل
A4.+			فعل
<u></u>			
11 1		-	سمندر کا شکار
AlaA			
		(K) 1. 3131.002	آبی جانوروں کی اباحت کے بار۔
4179		ے یں اسلام رائے ہور	/ /
u a i		نے منع فرمایا	مینڈک ہے دوا تیار کرنا حضورا _
اه۲			
Yor		ار کا کوشت کھا لیٹا	محرم کا غیر محرم کے کئے ہوئے شکا
100,			امربالمعروف اور نني عن المنكر كا
AFF			
			حجاج أيك ظالم حكمران تفا
424			, · , · , · , · , · , · , · , · , · , ·
u / m/			مذکورہ آیت کی مزید تشریحات
424			•

تقذيم

شریعہ اکیڈی نے ایک جامع منصوبہ کے تحت اسلای قوانین سے متعلق اہم اور بنیادی کابوں کے معیاری اور دور حاضر کی زبان میں تراجم کاسلمہ شروع کیا ہے، اس منصوبہ کے تحت امام ابو بگر جصاص کی تفییر احکام القرآن کی چوتھی جلد پیش خدمت ہے۔ چوتھی جلد کے بیشتر مسائل عبادات ، عائلی زندگی حدود ، گواہی اور انصاف کے قیام جیسی اہم مباحث پر مشتمل ہیں ، مثلا او قات نماز ، نماز خوف ، سفر میں نماز کے احکام ، نماز میں عمل قلیل ، اذان ، طمارت کے مسائل ، وبیحہ کے احکام و مسائل ، عمد کی پابندی کفار سے مدد طلب کرنا ، کفار سے دو تی اور ان سے تعلقات قائم کرنا ، انصاف کا قیام ، گواہوں کا معیار ، اہل کتاب عور توں سے نکاح کرنا ، اہل کتاب کے درمیان فیصلے کرنا ، شکار سے متعلق مسائل ، مد حرابہ ، حد سرقہ ، نصاب سرقہ ، بیت متعلق مسائل ، اجتماد و استباط ، ارتداد سے متعلق مسائل ، عد حرابہ ، حد سرقہ ، نصاب سرقہ ، بیت المال سے چوری ، رشتہ دار کے مال کی چوری ، سزا کا طریقہ ، شراب کی حرمت ، رشوت کا حکم ، رشوت لے کر فیصلے دینا ، قتم کے متعلق مسائل اور امر المال اور امر بالمحروف اور نمی عن المنکر وغیرہ کے متعلق مسائل اور امر بالمحروف اور نمی عن المنکر وغیرہ کے متعلق تفصلی ہدایات۔

امید ہے کہ اسلامی قانون سے دلچین رکھنے والے افراد کے لئے شریعہ اکیڈمی کی میہ کاوش مفید ثابت ہوگی۔

(ڈاکٹر محمود احمد غازی) ڈائر بکٹر جنرل شریعیہ اکیڈی



سفرمي تماز كاحكم

ارشا دیاری سے (خراخ اضرب فراخ اضربی فرا کا دُخْ فِی فَکینی عکیر کُو جنائے ای تقف و دول میں انقالی خوات ای تقف و دول انقالی خوات ان کے نواز کو کی من القالی خوات و من القالی خوات و من القالی خوات کو نواز کی منا تقد تہیں اگر نما ذمیں اختصاد کرو و (خصوصًا) جبکہ تھیں اندیشہ بوکہ کا فرتھیں سائیں گے الدّ نعالی نے ایست میں مکود و با اول کی بنا پر مباح کردیا ہے۔ ایک توسفر نعینی زمین میں قدم مار نے اسفر کرنے کی بنا یواور دوسری خوت کی بنا ہے۔

آئیت یں ذکور قصر کے تفہوم نئے متعلق سلف ہی انتخالاف دائے ہے۔ حضرت ابن عبائل سے مردی ہے کا لٹرنعائی نے حضری نما نہ جار دکھتیں اور نوف کی نمساز ایک دکھنیں اور نوف کی نمساز ایک دکھنیں مسلی الٹرعلیہ وسلم کی زیال سے فرض کی سے۔

الونكر حضاص كہنے ہميں كنظا ہر آ بيت كى دوسے سب سے اولی اُ در مناسب تا وہل وہ بسے جو حفرت ابن عياس اور طاقوس سے مردی بھے کے قصرتما ذکی صفت لعنی ا دائیگی کے طریقے کے

حفرت ابن عبائل اور مقرت جابز سے صلاق النجو کے متعلق ایک رکعت کی ہوروایت ہے۔ دہ اس برخمول ہے کہ مقدی امام کے ساتھ مون ابی رکعت بڑھ ھے گاکیوں امام کو ساتھ مون ابی رکعت بڑھ ھے گاکیوں امام کو ساتھ مون ابی رکعت بڑھ کا کوروہ امام کے ساتھ ایک کوعت بڑھ کے گا ، اورام مسلام کو بھی کا بھر دو مرکز کو ہو اکا مسلام کو بھی کا اور موروں گا ، اورام مسلام کو بھی کا اس طرح بسرگر دہ امام کے ساتھ ایک رکعت بڑھ ھے گا اور کھی ایک رکعت نو دادارے گا۔ اس طرح بسرگر دہ امام کے ساتھ ایک رکعت بوط کا اور کھی ایک رکعت نو دادارے گا۔ اس طرح بسرگر دہ امام کے ساتھ ایک رکعت بولی ہے کہ بھی رہوں کا میں برائی مسلوم کا کہ بھی ہوگا کہ مسلوم کا کو بیان کردہ مسردی ہے کہ بھی بھی ہوگا کہ دورایا سے بیان کردہ مسردی بھی بھی بڑا انتہاں بیان کردہ مسردی بھی بڑا انتہاں بیان کردہ مسردی بھی بڑا انتہاں نہیں بیان کردہ مسردی بھی بڑا انتہاں نہیں بیان کردہ مسردی بھی بڑا انتہاں نہیں ہیں بیان کردہ مسردی بھی بڑا انتہاں نہیں ہے۔

تامم بہ تمام روا تبیں دورکفتوں کی موجب ضرور بیں۔ ان بیں سے کوئی روابت ایسی نہیں ہے سے سے البتہ ان روابات بیں ب سے سہیں یہ بیان ہوکہ آبیہ تے صلاۃ النحرف ایک رکعت بچھی ہے۔ البتہ ان روابات بیں بیہ بات فرور بیا ان کی گئی ہے کہ مرکزوہ کے سیاحا مام کے ساتھ ایک دکھت ہے ادرصوف اس ایک دکھت مرف ایک دکھت مرف ایک دکھت مرف ایک دکھت پر اختمال سے بیاخوں میں انتقال سے خیر دوسری دکھت کو خودا داکورا ہوتا ہے۔ اگر میلا قالد الرق کے خالوں کی نماز سی کی افتدا دیں نمازا داکر نے دالوں کی نماز سی کی افتدا دیں نماز اواکر نے دالوں کی نماز سی کی نماز میں انتقال نب نہ ہوتا۔

جب حفرت ابن عباس اور دیگرها برنا نه اور دیگرها برنے بانقل کیا ہے کہ حفورهای الدعبیہ وہم نے دو کو تین اوالی بی تواس سے بی بہعلوم بوگیا کہ قاکف کی نماز کا فرض بھی غیر فاکف کی تماز کے فرض کی قرض کا فرض بھی غیر فاکف کی تماز کے فرض کی طرح سے نیز بیک کہ لاگوں نے کہا تھوں نے معنورہ کی ایک رکھنٹ کی دوابیت اس معنی برخمول ہے کہا تھوں نے معنورہ کی انترائی کی معنی اور ایک ایک رکھنٹ خودا داکی تھی معنورہ کی انترائی کی گئی ایک رکھنٹ بیر میں بیان کیا گیا ہے۔ بھی ایک ترائی کی ایک میں بیان کیا گیا ہے۔

سیسی میں اور ایک ایک اس سے مراد نمازی صفت بعنی ادائیگی کے طریقے میں

٣

تعرب با اس سے مرا دیا ہیں سے بہتا اور قسمن کے تھا بدیں اس طریقے پرائے ہی ہونا ہیں کام سے ذکر کیا ہے، نمازی کی کفتوں میں قصر نہیں ہے ، تیز قصر کے مسلطے ہیں سفرت ابن عباس کے مسلک کام فہوم وہ ہے جو بہاں کیا ہے۔ اس سے رکعتوں کی تعرادی کی مرا دہمیں ہے۔ اس سے رکعتوں کی تعدادی کی مرا دہمیں ہے۔ اس سے رکعتوں کی تعدادی کی مرا دہمیں ہے۔ ابن عباس کے دوران میں ایسے ای دوران میں اونیا تہ ابن عباس کے دوران میں اونیا تی ایسے ایک ایسے میں کے دوران میں اونیا تہ ابن عباس نے دیس کرفر ما یا کہ دواصل قصر میں بوری بیٹر مقا اور اور میں ہوری نیا دورکھنیں قصر نہیں ہیں ۔ کو تعداد ہیں تو میں بوری نیز سفر کے اندو دورکھنیں قصر نہیں ہیں ۔

اس بروه روابت بھی دلائت کرتی ہے جے سفیاں نے ذبیرادیا می سے نقل کیا ہے، ان و نے عبدالرحمٰن بن ابی سیا درا تھوں حقرت عرف سے کہ سیسے نے فرما یا "بسفر کی نمازی دو کتنیں ہیں عیدانفطرا درعیدالاضلی کی نماز کی ہی دورو کعنیس ہیں ، منھا در بے بی سی الله عادیہ ہے سی دیان میادک سے نکلے ہوئے انفاظ کے مطابق تما زوں کی بیصور نین ڈھن ہیں ہیں بیک بہاوری تمازیں ہیں۔

اس بین سفرکے اندر صافی التحق کھی داخل سے کیونکہ حضرت عمر نے نے اور کورکھ کا ذکر کرکے بہ بتا دیا کہ حفود صلی کشر علیہ دستا ہے ارشا دے مطابق یہ فصرنما زیں نہیں ہی بلکہ پودی نمازیں ہیں۔ اس سے یہ بات نا بت ہوئی کہ ذیر کے بن بیت بین نہرکورڈھرکا مفہوم وہ سے بوہم نے بیان کیا ہے۔ نمازی رکھتوں کی نعد دہیں کمی مراد نہیں ہیں۔

اگرید کہا جائے کہ حقرت ایمالی بن ایمیہ سے مردی ہے کہ انھوں نے مفرت مولیا کیا تھا کہ اس نما دیں قصر کیسے ہوسکتی ہے جب برنتی کے نوف سے اب ہمیں امن تصدیب ہوگیا ہے اور دومری طرف ارزنا دیا دی ہے افکیش عکی کے جب ایجے آئی تفقی والم میں القَّلُولَانِ مُفَحَّمُ الْ کَیْنَ کُھُولُولُا.

تفرت عمرف في ني بيس مرفر ما يا تفاكد حس بات سي تمهين تعجب بهواب مجهي بهدا نفايم بيس في مفدوه بلي المند عليه وسم سيماس سيم منعلق دربا فت كيا نفاحس براب في بيرفر ما يا نفا ر معد خدة تصدن الله بها عديد كرفا قب لما اصد فته - بيرا بك معد قرب يوالد تعالى ف تم بركيا ب اس يد اس كا صدفر قبول كربي مضوره بلي الترم بيريا ما برارشا داس بيرد لا امت كرتاب كه ايت بين مركوز فصر سعم الدركي تنواري تنوادين فصر بسيدا ورصحاب كرام ني آبت سے بهي مفه ويم انفذك تقا .

اس کے تعالی کی اس کے جانب ہیں کہا جائے گا کہ نقطی دونوں معنوں کا احتمال ہے بعینی نمازی کھو کی تعدادی قصاور نمانہ کی صفت بعنی ادائیگی کے طریقے میں قصر عبیب کہ گرشتہ سطور میں ہم تے بیال کیا ہے اس بیاس بیاس کئی اختماع نہیں ہے کہ حضرت عرض ورحقرت بعلی اس کے خیال میں دہ بات گزری ہم جس کا اکھوں نے دکر کہا ہے اور حضرت عرض نے حالت امن میں فصر کے تکم کے متعلق صفر وصلی اللہ علیہ وسلم سے دریا فت کیا ہمو، نہ ریکہ اکھوں نے حضور میلی اللہ علیہ وسلم سے بہ کہا ہم کہ کہ ایک میں میکور فرص کو الدر سے اور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیں دہ بواب دیا ہموس کا اکھوں نے دکر کیا ہیں۔

بلکاس کی تغیار سے کر مفرت عرف آین کے مفہ دم کا اوالہ دیا بغیر مضور میں اند علیہ وسلم سے دریا فت کیا ہر کراب ہم کیسے فصر سکتے ہیں جبکہ ہمیں امن فصیب سرد کیا ہے۔ ہماری اس توضیح کی وجہ بہ ہے کر مفروصلی انٹر علیہ دسلم نما م غزوات کے دوران قصر کرنے رہے بھرا بیانے کیا تھا۔ پینے کیا تھا۔

بھرا بہ نے فرمایا تھا (صدف قد تصدق الله بھا عبید کوفا قبلوا صدفت) اس سے ایک مرا دیہ بھی کا اللہ نے فرمایا تھا الصدف اورامن دونوں حالتوں بی سفر کے اندردور کفنوں کی قرضیت ساقط کردی سے و داب مرف دور کینوں کی فرضیت با فی رہ گئی ہے۔

معفرت عرض نے میں مصرور میں اللہ علیہ وسلم سے معفری نما نہ کے متعلق مدا بہت کی ہے کہ بیہ بورس کی بیا ہوری نما زمود کی از نہاں ہوتی ۔ اس لیے یہ مکن سے کہ حفرنت عرض نے ابتدا ہیں بیہ خیبال کیا ہوکہ نوف کی نبایز قصر کوعتوں کی تعداد میں ہوتی ہے کہن جب آب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوارٹنا و فرما نے ہوئے سٹا کہ از صلوت السفد دکعتان تدام عیوقصی آنا کے کواس کاعلم میکیہ وسلم کارٹنا کہ ایک کوارٹنا و فرما نے ہوئے سٹا کہ از صلوت السفد دکعتان تدام عیوقصی آنا کے کواس کاعلم میکیہ کی کارٹنا کہ ایک کو از قصر سے مراد نما ڈی ادائیگی کے طریقہ میں قصر ہے ، دکھنوں کی تعداد ہیں قصر ہیں۔

تعبیب بهاری فرکورہ بالا نومنیے کی رفشنی بین یہ بات درست بہوگئی کرفھرسے مراددہ فہوم سے میں کاہم سے دکرکیا ہے نوانس سے بعد بیت بین مسا فرکے خرض بیرکوئی دلائٹ کوہود بہیں ہوگی اور نہی اس بات کی دلالت بائی میائے گی کرمہ افرکو بوری نماز بڑھنے اور فرکورنے کے درمیان اختیا اس کی درمیان اختیا است کی درمیان اختیا است کی کرمہ کا توکم ہی تنہیں ہے .

ان کا قول سے کا گریا رکھتیں بڑھنے کی نیبت سے نماز نٹروع کر ہے گا تواسے نئے سرے
سے نمازی ابتدائرتی ہوگی جس میں وہ دور کھتنوں کی نیبت کرے گا۔ اگر دور کھتیں بڑھ گے
بعد تشہد بڑھے گا اور اس کے دل میں جا رکھتیں بوری کرنے کا تھیاں آنے بیرجا در کھتیں بڑھ گے
نواس صورات میں وہ نما ذکا عادہ کرے گا۔ اگر مما فرنے دور کھتوں کی بنیا دنی نماز نثر وع کر ہی۔
کھرچا ریم صفے کی تربت کر ہے اور دور کھنوں کے بعد اس کی نبیت بدل جائے اور وہ مسلام کھیر
نے تواس کی نماز در در سے ہوجائے گا۔

امام مالک کافول سے کا گرما فرنے جا رکھتیں پڑھ کی ہوں نوجیب کا۔اس نماز کا وفت بافی ہے اسے اعادہ کرنا ہوگا۔ لیکن اگر وفت نکل جائے نواعا دہ نہیں کرے گا۔ان کا قول ہے کراکٹرمیا فر جا دکی نمیت کے ساتھ فرض نما نہ ننہ ورج کر سے بھر دورکھنیں بڑھنے کے لیدائس کی نیت بدل جائے اور وہ سلام بھیر لے نواس کی بینماز درست نہیں ہوگی۔

اگرا بک مما فرون کی امامت کرد بابروا ورد ورکعتوں کے بعد وہ نیسری دکھت کے لیے اٹھ کھڑا بروا و در تعدہ بین والبس انے کے اشامے کے اشامے کے اور در در در میں والبس انے کے اشامے کے باوجود وہ نہ بیٹھے نور تقندی بیٹھے کر نشہد بیٹے ہیں گے اور اس کی بیروی نہیں کریں گے۔ کے باوجود وہ نہ بیٹھے نور تقندی بیٹھے کر نشہد بیٹے ہیں گئے۔ اگروہ تبیسری در میں کے اور اس کے کمما فردور کعنیں پڑھے گا۔ اگروہ تبیسری در میں کے اٹھے کھڑا ہر گااو

اسے پودا کرنے گانو وہ اس تبہری کونٹ کو کالعام فراد دے کہ ہوکہ ہوکرے گا-امام ننافعی کا قول ہے کہ مسافر کے بیے دو کونیس پڑھنے گی نجائش نہیں ہے اللا یہ کہ وہ اسوام کے ساتھ فعری نین بھی کہاہے ، اگراس سے ساتھ قعری نبیت نہیں کرے گا نووہ اصل فرض کے مطابق جا در کعت بیں پڑھے گا۔

الوکر برجساص مجتنے ہیں کہ ہم نے سابقہ سطور ہیں بہ بات واضح کردی ہے کہ آبین کے اندر کرمنتوں کی تعداد میں قفر کرنے کا کوئی تکم موجود تہیں ہے۔ دو سری طرف توگوں کے مابین اس بار سے میں کوئی انتنالات لائے تہیں ہے کہ حضور صلی انٹر علیہ دسم نے امن اور نوف کی دونوں حالتوں مے اندراینے تما مسفروں سے دوران قصر کیا تھا ۔

اس سے بیربات نا بت ہوگئی کرمها فرید ددہی رکھتیں فرض بیں کیونکہ مضورصلی المنگر علیہ دیم کاعمل بہی ہے اوراس کے ذریعے آب نے آبیت بیں انٹری مرا دکی وضاحت فرما دی تھی بحفرت عرفز کا فول سے کریں نیامن کی حالمت میں قصر کو نے مقعلی حضور المالی ملائے کم سے مشکہ دریا نت کیا تھا۔

بواب بین آب نے یہ فرما یا تھا رصد قد قصد نی الله بها علیک خاقبل اصد قدم الله بها علیک خاقبل اصد قدم الله بها علیک دور کونتوں کی استفاط کی صور من بہر ہوا ہے اور برجیز اس بر دلالت کرتی میں اللہ علیہ واللہ کا یہ ارشا ندکہ (فاقبل اصد فته) اس بات کو دا جب کر دیا ہے کہ دیا کہ اس بات کو دا جب کر دیا ہے کہ دیا کہ امر ہے توانم میں کو دا جب کردیا ہے کہ دیا کہ امر ہے توانم میں ایس کی اور کی نا دیا ہے کہ ما نعت بہو کئی ۔

تعفرت عرفه کا فول سے دمی نما ذردور تحقیق بی بی اس کی کمل نمانہ ہے ، برقصر نہیں ہے ، برقار بیا میں بی اس کی کمل نمانہ ہے ، برقوت عرف ہے ہے ، برقار بیا میں اللہ علیہ وسلم کی زیان میار آب سے کہاوائی گئی ہے " مقرت عرف نے سے بہار نہا کہ دور کونی میں اور برقوم نہیں ہے بلکہ بیکمل نما ترہے تیں طرح آ بیا نے فیجر صحب عیدالفطرا ورسی الاصلی کی نما دول سے نتای دور ورسمعتوں کا ڈیمر کیا اوراس بات می صفولہ صلی الشر علیہ وسلم کی طرف نسین کردی ۔

اسنسیت کی بنا پر صفرت عمر کے فول کی میٹیبیت مصنور صلی الله علیہ وہا کے قول مبسی برگئی کر سفری نمازد ورکعت بید. ریکمی نما نویسے ، قصر نہیں ہے۔ میں برگئی کر سفری نمازد ورکعت بعد ریکمی نمازد ورکعت بعد این عبائش سے مردی سے کہ محضور صلی کٹر علیہ وسلم حب معفر برسکتے

کرکرمین الحفاره دن آب کا قیام دیا آب و بال بھی دورکھتیں بڑھتے تھے،آپ نے ابل کرکومیاردکھنیں بڑھنے کے مقرت ابن عرف نے فرا باتھا کہ میں مسافرلوگ ہیں " حفرت ابن عرف نے فرا بالج بین سفر کے اندرحضور صالی کندعلیہ وسلم کے ہمراہ رہا ۔ آب نے دورکعتوں سے زائد نہیں بڑھ سے زائد نہیں مورت ابو بکڑی حفرت عرف اور حضرت فنان کے ہمراہ کھی رہا ۔ ان حفرات نے بھی دو سے ذائد نہیں بڑھی کے ان کا کھیں رہا ۔ ان حفرات نے بھی دو سے ذائد نہیں بڑھی کا کھیں التہ نے بین باس بلالیا ۔

النان المنافعالى كالبتاد بسي (كف له كات كُدُّة في رَسُول الله الشوال كله التركه رسول سي ذات بين تفارس بين تفارس بين تمون موجد دسب " بفير بن الوليد في دوابيت بيان كي بسي النبيل المان بن عبالترفي تمان سع الفول في حفرت انس بن مالك سع الفول في حفرت المناف ويحفرت عمر سي الناد ويم سي المناف ويكعتان عتى عمر سي الحا المناف ويكعتان عتى الحوب الحا المناف ويكعتان عتى الحوب الحا المناف ويكعتان عتى الحوب الحال المناف ويكم المناف ويكمن في ويكمن المناف ويكمن المنافي والمنافي والمنافي والمنافي والمنافي المنافي المنافي والمنافي المنافي المنافي والمنافي المنافي المنافي

حضرت عبدالترین ستودنے فرایا "بین نے مہی کے تقام پر حضور صلی الترعلیہ وہ کے ساتھ دور ہے۔ بیرھی ہیں محضرت الویکڑ اور حضرت عرض کے ساتھ بھی دورکعتیں سی بیڑھی ہیں"۔

مورق العجلى كا قول سي كر مفرت ابن عرض سي مفرى نما ذركة متعانق دريا فت بربا كيا تواب نے فرط يا : دو دور كونتيس، اور جونت باس بارے بير منت كى مخالف ت كرے كا وہ كا فرہو كا يمنوك مولا كا دور كا توركا يمنوك اندود دور كونتوں كا دور كا مركا تقى كے مسلے ہيں حضور صلى الدعليہ وسلم اور محال بركام سے يہ متواندوا تيبس بي .

ان میں دوطرح سے اس یات پردلائت مربع دسے کہ ہی دور کفتیں مما فربر فرض ہو نی بیں ایک کوریک کی مرد درت ہے اور بیں ایک کوریک کا فرض مجمل سے سیسے تفصیل اور بیان کی ضرد درت ہے اور سے معنور صلی اللہ علیہ وسلم کاعمل جیب بیان کی طرح مور بیرواد دہوتو وہ آب کے قولی بیان کی طرح موتا ہوتا ہوتا ہے اور ایک کامفتقنی بیرتو تا ہے۔

معفدوصلي فنرعييه وسلم كاستفرك اندرد وركعت بإله صناآب كي طرف سياس بات كابيان

سے کا لٹری مردھی ہی ہے۔ جس طرح نماند فیر نماز جمعا درباتی ماندہ تما مہماندوں کی ادائیگی کے منعلق آب کاعمل بیان کی مینیت رکھا ہے۔ دوسری دجہ بہدے کہ اگرالٹری مرادیہ ہوتی کہ ہما ذر کو بلاری نماز بیر ہے اور تصرک نے کے مابین اختیا دہیے کہ دہ جس طرح جاہے کہ نے توحفور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیے یہ دوست نہ ہونا کہ آب اپنے بیان کو صرف ایک ہولیونی قصر نک می ودر کھنے اور دوسر سے ہم پولیعنی اتمام کا ذکر نرکھتے اور انمام کے بیان قور کے بیان کو مرد وسر سے ہم وال ہونا مام کے بیان کو مرد ایک بیان قور کے بیان کو مرد وسر سے ہم وال ہونا م

بعب مفنورها الله عليه والم كا طرف سيم ارسي في قدر كا بيان الكام كانه آيا و اس سيمين بير ولالت ماصل موئى كه فعربى الله كى مراد بسيء أتمام مراد نهين بسير الله يهي و يجية كرم به الله يهي و يجية كرم به الله يهي و يجية الله يهي و يجية الله يهي والمال كالله يهي والمال كالله يهي والمواد و المال كالله الله يهي والمواد و المال كالله الله يهي المواد و المال كالمواد و المواد و

تفرت عبدالتدین مسعود نے فرمایا: میں نے حضور صلی دائی علیہ دستم ، حفرت الوبکر اور خفرت العرف الم المام عرف علیہ دستم میں میں بھر تھا دی دائیں فتلف ہوگئیں ، میری تمناہ سے کدان جا یہ میں میں میں بھر تھا دی دائیں نوائٹ سے میں سے میں سے میں دور تعنیں آجا تیں ہوائٹ سے میان فیول مہونے والی ہوں "خفرت ابن عمر نے فرما یا جسم میں دور تعنیں آجا تھی میات کی خلافت کرنے گا وہ کا فر ہوگا"

مفرت عنّان کا قول سے جیس پوری نماناس سے بیٹر هنتا ہوں کہ میں نے اس شہر لینی کر مرم میں اینا گھر کیا لیا ہے اور میں نے مفور صلی استر علیہ دستم کی تربان میا اک سے برسا ہے کہ (هن تا ھل ببلد فقومن ا ھ فلہ بوشخص کسی شہر میں اپنا گھر سبا ببندا ہے وہ اس شہر کا باشندہ ہوجانا ہے۔ مخورت عنّان نے اتمام کی ممانعت میں صحابر کام کی مخالفت نہیں کی، ملکا ہے نے یہ مذر بیش کیا کہ میں مدم عظم میں گھرا با و کر حیکا ہول اس لیے میں اب اس شہر سے باشند ول میں سے
مین ایل مکر سے متعلق بہادا بھی بہی قول سے کہ وہ قور نہیں کیں۔ مفرت ابن عاس ش کا تول ہے کہ الشر تعالی نے سفر میں دور کو میت من فران کی فرقیت دود و دکھنوں می صور دہ میں
میں منافشہ کا قول ہے کہ سب سے بہانے نماز کی فرقیت دود و دکھنوں می صور دہ ت

موتى كيرحفرنعني ا قامست كي حالت كي نمازيي إ صافه كردياً كي اورسفري حالت كي نما ركوسجا له

عبن حفرات مے مما و کے لیے عفار ورائمام کے مابین اختیار سونے کا قدل کیا ہے کھوں سے اس روا بہت سے اس روا بہت سے اس روا بہت سے اس روا بہت ہے۔ ان کا قول سے کہ حضور درا گائی ہیں۔ ان کا قول سے کہ حضور درا گائی ہیں۔ عبد وسلم نے اور انما م بھی۔ بیر روا بہت درست ہے اوراس کا مفہ وم بیر سے کرا ہے ہے۔ اور انما م بیا ہے جس طرح سقوت عرف کا قول ہے کہ سفری نماز در و اور کی بین قفر کی بین قفر کی بین قفر کی بین قفر کی بین تعرب ہے۔ بیر بات نما درست نبی صلی الٹر علیہ وسلم کی ذران مہارک سے کہلوائی گئی ہے۔

ان حفرات کا استدلال برہی ہے کا گرمما فرقیم کے پیچھے نماز پڑھے گا تواس برا نمام لازم بوگا بیما نت اس بیر دلالٹ کرنی ہے کا صلی کے اعتبار سے اسے انفتیار ہوتا ہے لیکن بر استدلال فاسد ہے ۔ اس بیےا مام کی نمازیمیں دخول فرض کو بدل دنیا ہے ۔ آ ہے نہیں دیجھے کہ جمعہ کے دوز عورت اور غلام برجا در کفتوں کی فرضیت ہوتی ہے لیکن اگر یہ دونوں جمعہ کی نما ذکی جا بین تا مل ہو جائیں گے تو دور کفتیں برصیں گے ۔

یرجیزاس بردلانت نہیں کرتی کم نماز جمعیں داخل ہونے سے پہلے ان دونوں کو جا را ور دوکے درجیان اختیاد تھا۔ ہم نے ابنی نفنیفات ہم اس کے درجیان اختیاد تھا۔ ہم نے ابنی نفنیفات ہم اس کے درجیان اختیاد تھا۔ ہم نے ابنی نفنیفات ہم اس کے درجیان اختیاد تھا۔ ہم نے ابنی نفنیا کی ہم نادیا جماعت بھی اگر شامل ہوجیا ہے تواس کا کیا تھی ہوگا اس یا دے یہ نفتہا درکے درمیان انقلاف وائے ہے۔ ہما در سے صحاب، ام شاخی اورا وزاعی کا فول ہے کہ دوہ تھی کی نما فواد کی کا خواجی کا نواجی کا خواجی ہو سفیان کردہ تھی کی نما فواد کر درمیان انداز کردہ تھی کہ دوہ تھی کہ دوہ تھی کے دوہ تھی کہ دوہ امام کے درمیان انداز کر دوہ تھی کی نما فواجی کا نواجی کی نامیان کی نامیان کی نواجی کا نواجی کی کی نواجی کی نواجی کی نواجی کی نواجی کی نواجی کی نواجی کی کی نواجی کی کی نواجی کی کی نواجی کی کردی کی نواجی کی نواجی کی کردہ کی کی کردی کی کردی کی کردی کی کی

توری کالھی ہی فول سے۔

ا مام مالک کا خول سے کا گرا مام کے ساتھ اسے ایک بوری رکعت نہ ملے تو وہ دو کو تنبی برسے گا۔ پہلے قول بہت نوسلی لیٹر علیہ وسلم کا یہ ارتبا د دلائٹ کر نا ہے کہ (ما ادرکہ تم خصیل اسے بورا کراو) خاتمہ خاند موانما نہ کا جنا محصد میں باجی عنت مل بھائے وہ بیٹر ہولوا و دیجورہ جائے اسے بورا کراو) فاتکہ خاند موانما نہ کو ایس کی فلم کراو) بعض دوا بات بیس بندا کھنا کر ہوں اور ما خانکہ خاند موان اور بورہ جائے اس کی فلم کراو) حضور مسلی لیٹر علیہ وسلم نے امام سے ساتھ روہ جائے وہ اس کی فلم کر ہوں کے حصور مسلی لیٹر علیہ وسلم نے امام سے ساتھ روہ جائے والے نما ذکر حصور و فلم کرنے کا میم دیا ہیں سے شوں موجی اس کی فلماکر ہے گا۔

نیزاه م کی نما ندکے آخری مصے میں اس کی شمو نین درست ہوتی ہے۔ اور آکوا مام کو سہم لاستی ہوگیا ہونواس بربھی سبحدہ سہمولانم ہونا سبے اورا گرخود اسے سہمولائتی ہوجائے آوا مام کی فران کا ملم وجر سے اس برسبحدہ سہمولاندم ہمرونا ، اس بیے انکام کے لحاظ سے بھی اس برا مام کی فران کا ملم کا ندام ہوگا ہے گا۔ لازم ہوگا ۔ نیزا گرمسا فراس حالت بمرا فامری نبیت رہے گا نواس برانما مسافرہ لازم ہوگا ہے گا۔ اسی طرح امام کی تماز میں اس کے دخول کے ساتھ اس براس کا اتمام لازم ہوگا ہے تشہد میں امام کی نماز میں اس کی شمولیت کی ہے جب امام کی نماز میں اس کی شمولیت کی ہے جب امام کی نماز میں اس کی شمولیت کی ہے جب طرح المام کی نماز میں اس کی تمولیت کی ہے جب طرح المام کی نماز میں اس کی تمولیت کی ہے جب طرح تشہد میں افام تن نماز کا دبی تعلیم ہے جونما نرکی این امیں اس کی نمولیت کی ہے جب طرح تشہد میں افام تن نماز کا دبی تعلیم ہے جونما نرکی این امین افام تن نمولیت کی نمولی

فصل

ابوبکر میمام کہتے ہیں کہ مما فرکے لیے نمازی قصر کے سلسلے ہیں جن دلائل پریم کھیا سطور میں کجنٹ کوائے ہی وہ اس بر دلالت کرتے ہیں کہ برشم کے مما فرک نما نہ دورکعنت ہے نوا ہ کسی بھی مقصد کے تخت کوئی سفر کیوں نرکر کہ با ہو لعنی پر نجا رتی نوعیت کا سفر ہو با کوئی اور سفر اس لیے سکاس سلسلے میں مروی آتا رئیس سفر کی کسی صورت بیس کوئی فرق نہیں دکھا گیا ہے۔ اعمش نے ابراہم سے روایت کی ہے کہ ایک شخص ہجری کی طرف سے ارت کی غرض سے سفر سے کہا کہ اس نے تصورصلی اللہ علیہ وہ سے وریا فیت کہا کہ میں کتنی دکھنت پڑھا کہ وں آب نے سواب میں فرما با تھا کہ دو دکھتیں میرھا کرو۔

معفرت ابن عباس اور مفرت ابن عمر سعمروی سعے کرید دونوں مفارت طائف کی طرف جعب گئے تنف تو قصر طبیعنے تنفے بحقے بحفرنت عبدالتدین مسٹے دسے مردی سے کہ صرف جج یا بہا د کے سفر میں قصر کردو۔عطاء سے مردی ہے کہ میرسے خیال میں صرف دیبی شخص فصر کرے ہوائتر سے راستے ہیں سفر کردیا ہرد.

اگری کہا جائے کے حفوصلی استعلیہ وسم نے مرف سچے یا جہا دیے سفریس قصر کیا تھا آراس کے جواب میں تعمیر کا کہ دواصل حفنوں میں انٹر علیہ وسلم نے جے یا جہا دیے سواا درکسی مقصد کے جانبی میں کہا تھا تک کا کہ دواصل حفنوں میاس یا ت کی دلیل نہیں ہے کہ قصر وف جے یا جہا دیکے سفور کی جہاد کے سفر تک می دورہے۔

سخفرت عمر کا بیز فول گرنمهارسے نبی صلی گئد علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سفی کی مارد و کو عنت مسئے اس میں سفری نما م صور نول کے بیے عموم ہے ،اکسی طرح سف وصلی کند علیہ وسلم کا ارشا رصد قدم قدمت ناللہ دیما علیہ کوفا قبلوا صدقت ہے مسفری نمام صور نول کے بیے مم ہے ، اسى طرح آئ کا ایل مکرسے بہ فرما ناگہ تم اپنی نماز پوری کر لو میم مسافر لوگ بین اور بید منظر فرما بالک میم لوگ جے کے سقر میں بید اس بات کی دسل ہے کہ قصر کا حکم تما میما فروں کے بید عام ہے۔ بیو نکاس حکم کا تعلق سفر سے ساتھ ہے اس بیے ضروری سے کشفری نمام مور نوں کے بید کا طریعے۔ کا طریعی سور کو تا کا میں ہوئی قرق نہ کیا جا سے جب طرح موروں برتین دنوں تم مرح کرنے کا حکم ہے۔ بولوگ فول باری و دا دا می فرق نمی الارض فیکنی عکی کے جنائے آئی تفق و درا میں المقالم تا اس کے بین کہ اس سے مراد دکھتوں کی نعاد میں تصریبے وہ بھی سفری نمام صور تو رہی قصر سے اس می مراد دکھتوں کی نعاد میں تھی ہو۔ قدم کے بیاس کے عمر سے استدلال کرنے ہیں جب کہ مسافر کو وقتین کا نوف لا حق ہو۔

پیرجب بربات میلزه الخوف بی اس صورت سے انداز تابت ہے جب اس کا سفر تقرب اللی کے سواکسی اور کام کے سوائسی اور کام کے سیے ہونو وسفر کی تمام صور توں بیں اس بات کا ثما بن ہونا واجب ہے۔ اس کے سواکسی اور کام کے سیے ہونوں میں فرق بنیں کا ہے اور سم نے بیربیان کر دیا ہے قصر دکھنوں میں تعداد کے انداز تعدی ہوتی ۔

میم نے سفری نمام صورتوں میں قعرمے حکم کا بیزدکر کیا ہے۔ ابتہ طبکہ سفرنین دنوں کا ہو، دہ ہارے اسے اسٹر طبکہ سفری نمام صورتوں کا ہو، دہ ہارے اور اورا فراعی کا تول ہے۔ امام مالک کا فول ہے کہ گرکو ٹی شخص نسکار کے بیارے سفر کردہ ہے کہ انسان کو در دیم معانش ہوتی دہ فکر کریے گا لیکن اگر متوق پوا کرنے کے بیاری مسے گھرسے لکلا ہم تو تو جھے اس کا قصر کرتا لیند نہیں ہے۔ کی عرض سے گھرسے فکلا ہم تو تو جھے اس کا قصر کرتا لیند نہیں ہے۔

ا مام شافعی کا قول سے کو اگر کسی گئا ہ کی خاطر سفر توسے گا نوق صرفیبیں کریے گا اور نہی کورو برمیا خروں کی طرح نمین دنوں تک مسیح کریے گا۔

الديكريمياص كت بين كهم نعسورة لقره بين بيان كرديا نفاكربيات مضطريعني وفتخص بين الكرديا نفاكربيات مضطريعني وفتخص بسب بيا فعطراري كيفييت كادى بهواس كعبار عين بيد.

والمبوركية

کشی کے ملاح کے تعلق انقلاف دائے ہے کہ یا دہ مشی کے اند قصر پڑھے گایا ہیں۔
ہمار کے صحاب کا قول ہے کہ جمیب وہ شی ہیں سفر پر ہوگا اوقصر پڑھتا رہے گا ہماں تک کہ
وہ اپنے گائوں کے قرمیہ بنی جائے ہیروہ بوری نما ذریجے گا۔
امام مالک اورا مام شافعی کا بھی ہیں قول ہے۔ افذاعی کا فول ہے کہ گرشتی کے اندرہی

اس کابسیرا ہوا دربال بجیں سے ساتھ اس میں رہتما ہونوکشتی کوائے برد بینے کی صورت میں دہ قصر رہے سے گاا دراس مقام بردایس پہنچ کہ بوبدی نما ذریعے سے کا جہاں سے اس نے شنی کرائے بردی تھی۔

سن من من المح كا فول سے كو كو كو كا اس كا تھكاندا وركھ بردا وراس كے سوااس كا كو في كھكا فرد برد فرد وہ اس كشنى ميں در سبتے ہوئے اتمام كرے كا الم برد فرد وہ اس كشنى ميں در سبتے ہوئے اتمام كرے كا الك من مقبلتہ بردنا السے سفر كے حكم سے فارج نہيں كرنا ، حس طرح او نولوں كا مالك او نولوں كے ساتھ اليك منگہ سے دور مرى جگم منتقل بردنا و نولوں كے ساتھ اليك منگہ سے دور مرى جگم منتقل بردنا و نولوں كے ساتھ اليك منگہ سے دور مرى جگم منتقل بردنا و نولوں كے ساتھ اليك منتقل بردنا و نولوں كے اس كام بيان كى برہ الت السے سفر كے مادج نہيں كرتى - ہم نے سورہ كھ وہ بى دونے سے احكام بيان كى برہ الت الت الت سفر كى مدت كے مادے بہيں مير ماصل كونت كى بسے ۔

وی الیجی جارتاری کی میں کو کر معظم بینیجے تھے اُس طرح وہاں سے نکلنے مک اب کا فیام جارد اول سے نکلنے مک اب کا فیام جارد اول سے نکلنے مک اب کا فیام جارد اول سے نہ باد کے مقوط برد لالت سے نہ باد کے مقوط برد لالت کرتی ہے۔
میں میں کرتی ہے۔

نیزام م ابوشیفه نے عمری ذر سے روابت کی ہے ، اعتوں نے با ہمسا و دا کھوں نے فقرت
این عباس اور ویرفرت ابن عمرف سے کان دونوں خوات نے فرایا بجب تم سی شہر میں فری کر
پہنچا ور نمضارے دل میں وہاں نیدو دنوں کے قیام کی نیبت ہونوپوری نمازا دا کر وا وراگر تخصیں میتر نہ
ہوکہ کب کو بے نوف مرج بھو "سلف بیں سے سے کسی اس و دا بیت سے فلان کو کی دوابیت
منفول نہیں ہے ، اس ہے اس کی جیبت نامیت ہوگئی۔

اگریرکها جائے کہ عطاء خواسانی نے سعید بن المسیب سے ان کا یہ قول نفل کیا ہے کہ پیخف سفری مالیت میں کسی جگہ جا ردن قیام کا اوا دہ کرنے تو وہ بوری نما زا داکر ہے گا۔

سری بست یک می جد یا بردن می باد و اور ارسط و وه بوری ما در الارسط و استان المدیب المدیب المدیب المدیب المدیب المدیب المدیب بندره دن یا دات کی اقامیت کرسائی انوه ه بوری ما ذرایط کا اوره بوری ما ذرایط کا

ا وراس سے کم کی صورت بین فصر کرے گا۔

اگریم معیدبن المسیب کی ان دونوں دوا تیوں کو ایب دوسرے کی تنعارض فراردین نوید دونوں دوانیس سے معید بنائیں گی اور بول سے کیا جھ لیا جا گئے گا کہ ان سے اس سیسلے ہیں کو ٹی دوا بن نہیں ہے اور کا گئی اور بول سے کہ اور بول سے کا کہ ان سے اس سیسلے ہیں کو ٹی دوا بن نہیں ہے گا کہ ان سے اور مفرت این عباس اور میں مارکی دوا بیت سے خلاف ہونا در بست نہیں ہوگا .

نَبراً قامنت اور فرکی مدتول کانعین قباس شی در بعی نہیں ہوسکا ۔ اس کا نعین با تو توقیف کے در بعی ہوسکتا ہے بااتفاق امن کے در بعے۔ بندوہ دنوں کی مرت پر امت کا نفاق مرح د سے اور اس سے کم کی مدت بختلف دیر ہے اس میے یہ بات نامت ہوجائے گی کر بندوہ دنوں کا فیام اتا منت سمجے ہے اور اس سے کم کی مرت ثابت نہیں ہوسکے گی ۔

اسى طرح سلف كاس برانفاق بعد تنبي دنون كاسفردست سفر بسيس كيسا نفرقصر كاسفرد مست سفر بسيس كيسا نفرقصر كاستعلى منعلق بهونا بسيده اس سعد كم كالتحكم منعلق بهونا بسيده اس سعد كم كالتحكم منعلق بهونا بسيده اس سعد كم كالتحكم منعلق بهونا بسيده أبين بهوكي والتداعلم.

صلوة الخوت كابيان

تول بادی ہے (وَإِذَا كُنْتَ فِيهِ مُوفَا قَمْتَ كَهُ مُوالقَ الْوَهُ كَا تُعَمَّمُ طَالُقَ الْمُ مَعَلَكَ الط معَلَكَ الطے بنی ابجب فیم ملمانوں کے درمیان ہوا ور (حالت جنگ میں) انفیس نمانہ برخوانے کے لیے کھوے بنونو جاہیے کران ہیں سے ابک گروہ فیمارے ساتھ کھوٹا ہو) کا انترا ہیت . الویکر جھام کہتے ہیں کہ تفور صلی الشّعلیہ وسل سے مساؤۃ النوف فیمنف صور نوں میں منفول ہے ، اس میے فقہا وا معالہ کا اس بارے بی انتقال ف لائے ہوگیا ہے۔ امام الوفین فا ورا ام محمد کا قول ہے کرائیک گروہ امام مے ساتھ کھوٹا ہوگا اور دو ہم اگروہ شمن کے سامنے کھوٹا ہوگا ۔ امام بیلے گروہ کو ایک رکعت دو سے ول مے ساتھ کھوٹا ہونے والا دو مراکروں یہ لوگ ایسے دو مرے ساتھوں کی جگر جائیں گری ہوئشمن کے ساتھ کھوٹا ہونے والا دو مراکزوں آگے گا۔

المع المع المب المب المعت دوسي ول مع ساتف برط المع المام نوسلام مجرد سے كا ورتوندى والس ابنى حكم المعلى المب المعلى المب المع المعرف المرائد والدكروه المرح كا وراكرا كا المب وكعت قا مت من المعتب المعلى المعتب المعتب المرائد كا ورقت المرح كا ورقت المرح كا وروسي ول معلى المعتب المام كا وروسي ول معلى المعتب المام كا وروسي المن المام الله مل المام الله مل المام الله مل المام الله مل المام المام المام المام الله مل المام المام

 جب برلگ سیدے سے فارغ ہوجائیں گئے توسید ہے کھڑے ہوجائیں گئے کور میں میں کھے کھرا گئی سف کور دوسری والے ہوجائیں گئے کھرا گئی سف والے ہے جائیں گئے ۔ اس کے لیوا فام سب کو دوسری کو دوسری کو دوسری کو دوسری کو دوسری کونٹ ہوتو کو کا خیس طرح ہوئی کو میں ہوتو اگر دشمن قبلے کی تجھیلی طرف ہوتو افام کے ساتھ ایک میں میں گامنہ قبلے کی طرف ہوگا اور درسری صفت کا رخ دشمن کی طرف ہوگا اور درسری صفت کا رخ دشمن کی طرف ہوگا اور درسری صفت کا رخ دشمن کی طرف ہوگا اور درسری صفت کا رخ دشمن کی طرف ہوگا ۔

الام کے ساتھ سرب تکبیرہیں گئے اور کوع کہیں گئے۔ پھرا مام کی ساتھ والی صف دوسی سے کہا وداس کے بعود ایس کی کو ختم کر سے کھڑے کھڑے ہوجائیں گے بھرد وسری صف والے آکر دوسی سے کریں گئے اس کے لیارا میں میں کو دوسری دکھوٹ پڑھائے گا .
مسف والے آکر دوسی سے کریں گئے اس کے لیارا میں ایس کے اورا مام کے ساتھ والی صف کے لوگ سے و اس کے سربی ا مام کے ساتھ سے ہوگ سے و کریں گئے اور دوسرے کوگ آکرا مام کے ساتھ سے بورسے کے اور دوسرے کوگ آکرا مام کے ساتھ سے بورسے کے اور دوسرے کوگ آکرا مام کے ساتھ سے بورسے کے دوسری کو دوسری کے دوسری کی دوسری کے دوسری کو دوسری کے دوسری کے دوسری کے دوسری کو دوسری کے دوسری کو دوسری کے دوسری کے دوسری کو دوسری کے دوسری کے دوسری کے دوسری کے دوسری کو دوسری کو دوسری کے دوسری کو دوسری کے دوسری ک

الوكر حقاص كمنت مين كما ما م الديوسف سيصلوة الخوف كم بالدين رواندين قول من

ایک روابیت توا مام ابیضیفه و دا مام می فی قول کی مطالفت بین ہے۔ دوسری روابیت ابن ابی بیای کے فول کے طابق ہے جب نتیمن قبلے کی سمت موجود ہو۔اگر نشمن غیر دیار کی ست میں موجود ہر تواس صوریت میں روابیت سے مطابق امام الرحلیف کے فول کے ساتھ ہے۔

ا ما مم الدیوسف سے تعبیری موامیت بھے کہ صنور صلی الگر علیہ وسلم سے ایک ا مام صلاۃ المحق نہیں ایک سے کا میک میں اندوں کی طرح بیٹر ھی جائے گا کیکرین می اندوں کی طرح بیٹر ھی جائے گی اوراسے دوا مام بیٹر ھائیں گے۔

سفیان نوری سط مام ابو عنیف کے نول کی مطابقت میں روابت منقول ہے۔ ای سے ابن ابی لیالی سے قول کی مطابقت میں مطابقت میں کھی روابیت منقول ہے۔ ای سے کا گرتم اس طرح ہی میٹر ھانونو جا کتھ ہے۔ اور میں میٹر ھانونو جا کتھ ہے۔ اور میں میٹر ھانونو جا کتھ ہے۔

امام مالک کا قول سے کا مام ایک گردہ کی امامت کرے گا ورد در مراکز دہ دشمن کے مقابع میں کھڑا کہ ہے گا - امام سیلے گردہ کو دوسی وں کے ساتھ ایک رکعت پڑھا مے گا اس کے لیوا مام کھڑا دیے گا اولاس کے ساتھ والاگروہ تو دروم ری رکعت اداکر سے گا اور نشہ مرکے لیوسلام ہیں۔ مے گا - بھر یہ لوگ ذشمن کے سامنے جلے جائیں گئے ور دوسرے گردہ کی جاکھڑے ہے ہوجائیں گے . اس کے بعد دوسرا گروہ اجائے گا امام اعنیں دوسی ول کے ساتھ ایک کئیت بڑھا عگا اس کے بعد بہ لوگ تشہد بڑھیں گے اور پھرا مام سلام بھیردے گا ، یہ لوگ کھڑے ہے ہو کر تو د باقبیاندہ دوسہی دکھنت پوری کولس کے .

این فاسم بہنے ہیں کہ امام مالک کا قول ہے کہ مام ماس وقت تک مسلام بنہیں پھیرے گا حبت تک دوسراگروہ ابنی دکھت پوری بنہیں کر سے گا اس کے بعدا مام ان کے ساتھ سلام کھیرے گا۔ امام مالک کا بیز فول بزید بن دومان کی دوابیت کی نبا برتھا ۔ پھرا مام مالک نے فاسم بن قر کی دوابیت کی طرف دہوئے کمرلیا۔ اس دوابیت کے مطابق امام سلام کھیر لے گا کھردوسرا گروہ قیام کرے کا اورانی دکھت پوری کر ہے گا۔

ا مام شافعی نے امام مالک کی طرح نول کیا ہے البتہ الفوں نے یہ کہا ہے کہا مام اس فنت کک سلام تہیں کھیرے گا جیت تک دوبر کر گروہ ابنی رکعت نئو دمکمی نہیں کرنے گا۔ اس کے بعد امام سب کے ساتھ سلام کھیر سے گا.

من بن صالح کا قول ا ما او تعبیفه کے فول کی طرح ہے البتہ الفوں نے برھی کہاہے کہ دوسراگروہ سبب الب کہ دوسراگروہ سبب البام کے ساتھ البیر کے ساتھ البیر کے اور اس کے ساتھ تہیں بڑھا تھا اس کے سباتھ تہیں بڑھا تھا اس کے لیک کورے کا اور بہار کے اور البیل کا دو البیل کا دو مہیلا گروہ اکراپنی باخی ما ندہ نمازی اد آئیگی کہ سے گا۔

الوبكر حساص كني بين كرمساؤة الخوف كي فييت كم تتعلق درج بالاتمام افوال بين طابعر قرآن كي موافقنت كے لحا ظرسے سب سب طرح كرا كركوئى قول سے تو وہ امام الوحينيف اورا م محملا كا قول سے اس كى وجربير سے كر قول بارى سے فرقوا خرا كُنْتَ فِي هِمَا قَدْتَ كُنْهُمُ الصَّلُوعَ خاند قدم طارك شرع من هذه من منافق الله الله الله الله الله المنافقة منافقة منافق

اس خمن بربان موجود ہے دوسرا گردہ و تنمی کے سامنے موجود رہے گااس لیے کمارٹنا دہسے اولیا نے خود داکھیں اینا اسلی اپنے ہاکھوں میں دکھنا جا ہیں اس حکم اس حکم کمارٹنا دہسے اولیا گئے کہ داکھیں اینا اسلی اپنے ہاکھوں میں دکھنا جا ہیں اس حکم کے سے دہ گردہ مراد است دہ کما ذہبی مورد میں معروف ہے۔ ہوں کہ اس میں مورد میں معروف ہے۔

سیکن اولی ا در مناسب بات بہدے کاس سے مراد دشمن کے سامنے ہوہو دگروہ مراد لیا جائے اس لیے کہ بیگروہ نما م بیج ھنے والے گردہ کی حفاظت بیریا مور میرد ناہیے۔ اس سے بیبات کیں ہے ہیں آتی ہے کہ نمام گوگسا امام کے معاممۃ نما تدین شامل نہیں ہوں گے اگرمب کے مرب امام کے ساتھ ہونے نوکھر فران کے بیان سے مطابق صرف ایک گروہ سے صورے کیا دشرعلیہ دسلم سے ساتھ نہ ہونا ملکہ تمام کے نمام گوگ آپ سے ساتھ فمانر میں نتر کیسے ہوتے ، یہ بات آبیت کمیے خلاف ہے۔

بھرارشاد سوا رکا کا سیکٹ وا فلیکڈٹو امن دلاکھریوں برسیدہ کرلیں نو مفارے ہیں جے بہتے کے اور نماز اور کی کرنے بہتے کے اور نماز اور کی کرنے کے بہتے جا کی سی میں اس کے بعد دوسروں کے بیچے جلے جا کیں گئے جبکہ ایت میں اللہ کا تکم میرسے کرسی ہی کہتے ہوئیں کے بعد دوسروں کے بیچے جلے جا کیں گئے جبکہ ایت میں اللہ کا تکم میرسے کرسی ہی کہتے ہوئیں بریات ہمارسے قول کے موافق سے۔

سم نے این میں مادا یہ ساک معنی کے یہ دہوہ ہو ذکر کیے ہیں وہ ام الد تنیفا ورا ما مجرکے مملک کے مواقق ہیں۔ ہما را یہ ساک معنی سے اللہ علیہ وسلم سے ابت سنت کے بوا فن بھی ہے۔ نیزاصول کے بھی مطابق ہے۔ وہ اس طرح کر مفروسلی اللہ علیہ دیلم کا ادشاد ہے دا نسا جعل الاحمام لینو تھے باغاذا دیجے خاد کھ وا ندا سجد فا سیجد دا امام اس لیے بنایا گیا۔ ہے کراس کی افتالی به فاذا دیجے خاد کھ وا ندا سجد فا سیجد دا امام اس لیے بنایا گیا۔ ہے کراس کی افتالی ملک اس سے اور درجیہ وہ سی سے بین جائے اور جیس وہ کورع میں جائے اور جیس وہ سی سے بین جائے اور میں جائے اور درجیہ وہ سی سے بین جائے اور میں ہوائے اور میں

نیز فرما یا رانی اصر و قند بدنت فلاتباددونی بالدیع ولا بالسجدد بین ابساننخص بول م

مرکی کوشش *نرکرد)*

ہما دے خالف کامکک بیہ ہے کہ پہلاگر وہ ابنی نما نہ بوری کر کے امام سے پہلے ہی نماز سے
یا ہر ہوجائے گا جبکہ صول کے کھا طرسے بات بہ ہے کہ تقتدی امام کی متالعت برما مور ہے
اس کے بیام مسے پہلے نما نوسے نووج درست نہیں ہے۔ نیز حکن ہے کہ امام کوسہولائتی ہو
بعالے جس کی بنا پر مقتدی کو بھی سہولانہ م ہوجائے۔ اب یولوگ امام سے پہلے نما نوسے کی جا ہوگے۔
ان کے بیے سی دہ سہوکر نا ممکن نہیں ہوگا۔

به قول ایک و رجه بت سیا مول می خالفت کرد باسے ده یه که مقندی توابنی نماز کی دائیگی مین شخول درجه با و را موان معالی ه جهود کر فیام یا جارس کی نشکل میں ساکن رہے گا و راسس طرح افعال صلاح ه مخالفت کا مرتحب ہوگا ا درا مام مقددی کی تما طرافعال صلاح ه مخالفت کا مرتحب ہوگا ا درا مام مقددی کی تما طرافعال صلاح ه محترک کرنے کا مرتحب فرا دیا میں کے قرار بائے گا۔

يربات المنت اوراً فترادونول كے مفہم كى منا فى ہے، المام و مقتدى كى خاطرا فعال صلوة سے بازر بنا يراسے گا۔ بيردونوں وجود بھى خارج عن الاصول من .

اگرید کہا بھائے کے معلق النحوف بین جس طرح مشی بعبی جلنے کا بواز ہے اسی طرح ا مام سے قبل پہلے گروہ کی نمازسے فراغوت کھی جائز بہوسکتی ہے اور ممن ہے کہ نازک حالات کے بیٹی نظر صلاح النون کی بیٹر خواف کی بیز خصوصی بنا ہو۔ اس کے جواب میں کہا جائے گاکر نماز کے اندر مشی کی نظر اصول میں موجود ہے وہ یہ کہ شکست کھاکہ بھا گنے والاسوار بالاتفائی جیلئے نما ذریج ھوسکتا ہے۔ مان دیجہ ہوں کے اندر میں کہ المسال میں موجود ہے وہ یہ کہ شکست کھاکہ بھا گئے والاسوار بالاتفائی جیلئے نما ذریجہ ہوں۔

اس طرح ہماری اس بات کی اصل و رنبیا دہ سے بیں پرسب کا آتفاق ہے۔ اس میے مشی کی بنا پر صلح ہ الخوف کے فاسر خربی کا ہوا ذکل آباد نیز ہمار سے نزدیک بربات نابت شدہ ہے کہ ہوا تھا ہے ، وہ نما نہ سے بہا کی روضو کہ ہے گا اور نماز کے موضو کہ ہے گا اور نماز کے موسول کی دوضو کی اور نماز کے موسول کی میں اسے معدون ایس عیاس اور حضرت عاکمت نے دوا بیت کی ہے کہ صفول مسل کی دوا بیت کی ہے کہ صفول مسل کا لئے بیار مسلم نے فرما یا .

رمن قاءا ودعف قی صلوت فلبنصوف دلیتوخاً ولیین علی ما مفی من صلوته مین خونما نیک اندر نے آمیائے بااس نیکے کھویٹ جائے نووہ نماز سے مہائے کووٹوکزے ا دلاینی نمازگائیس فارد محد کمی کردی اسساس سے گئے نشرونے کردیے۔
اسی طرح ابکیب انسان کردئ کریا ہے اور بھر پائوں سے جلتے ہوئے صف بیں داخل ہو
جاتا ہے اس صورت بیں اس کی نماز فاسر منہیں ہوتی ۔ ایک دفعہ ابسا ہوا کہ جاعت بنتروع ہو
گئی، محفرت الویکر مسجد نبوی بیں داخل ہوئے ۔ اس دقت توگ کہ کوع میں نفخہ اب نے فوارا
کردع کیا اور جلتے ہوئے صف بیں شامل ہوگئے ، جب مضور صلی الشرعلیہ وسلم نماز بیچھا کہ فا درخ ہوئے فواکیپ نے معفرت الویکر سے محاطب ہوگئے ، جب مضور صلی الشرعلیہ وسلم نماز بیچھا کہ فا درخ

(ذا دلط الله عدومًا ولا تعد الترفعالي نما فرسم كين محار الترفول وروم كوا ورزياد شرها دري المقين دوباره ابساكرني فرورت نهين سب آپ نے الفين نشخ مرب سے تما ذراجين كاهكم نہيں دبا اس طرح اصول ميں نما فرسمے اندر جيلنے كے نظائر موجود ہم ليكن امام سے بہلے نما فرسے الكل آكى كى كى فى نظير توجود نہيں ہے اس ليے بہ جا ائز نہيں ہوگا .

نیزنماز میں عیکنے برہمارے اور امام الک نیز امام نتا فعی کے ابین انفاق ہے ورجب شی فی انصالوہ پر دلائت فائم ہوگئی توہم نے اسے نباہم کر لیا ۔ اس کے علاوہ دوہم ی بات کو اصول کی مواقعت براس وفت مک شمول کرنا واجب ہے جب کک امام سے بہلے تقدی کے نودج عمر انصالوہ کے بواند پر دلائت قائم نہ ہوجائے۔

ہماری بیان کردہ بات پرسندن کی جہت سے بھی دلالت ہودہی ہے۔ ہمیں محد بن برنے دوا بہت ہودہی ہے۔ ہمیں محد بن برنے دوا بہت بیان کی ہے ، انفیل مسرد نے ، انفیل مسرد نے ، انفیل مسرد نے ، انفیل مسرد نے ، انفول نے برنے برن ذریع نے محرسے ، انفول نے انفول نے انفول نے برنیا کے انفول نے برنے کردہ کو اللہ کو میں کے دوا برا کے کو اللہ کو میں کہ دوا برا کی بھر بہلے کردہ کے لوگ بایک کردہ کو میں منے کھوا دیا ، کھر بہلے کردہ کے لوگ بایک کردہ کو میں مردد میں مردہ کی برائے اور دوائن کے سامنے کھول ہے ۔

دوسراً گروه حضور قسلی الته علید دسلی می پیچید بنی گیا اور آب نیاسے دوسری دکھن بیلی هائی پھراکی تے سلام بھیرد با ، بھرید لوگ کھونے ہوگئے اور نماز پوری کرئی ۔ بھر پیلے گروہ نے اپنی نماند بچوری کرئی ۔

ابودا کو دنے کہاہے کہ نافع اورخالدین معدان تے بھی حضرت ابن عرض سے اور کھوں نے مصورت ابن عرض سے اور کھوں نے مصورت کی مدول میں کی دولیت کی ہے۔ ابودا کو دنے مزید کہا ہے کہ مسرف اور ہوسف بن حہالت نے حض سے دوا کھول بن حہالت نے حض سے دوا کھول

36

D.

نے مفرت اوموسی سے دوایت کی ہے کواٹھوں نطاسی طرح تما زادا کی تھی ۔ حفرت ابن عمر کا یہ قول كُول سنا كيك كعت داكي وران لوكون في اكي كعت داكي .

يراس بيجول سيكوالفول نياس طريق برأبيسائيك ركعت واليحس طريق برا داكرنا جائزتھا وہ اس طرح کہ دوس گردہ بہلے گروہ کی جگہ برلوسط ہیا۔ پیم بیلا گروہ آیا اور اس نے اليك دكعت بيره لى أورسلام كيبرن من بعد دانس جلاگيا، كير دوسرا كرده آبا اورا يك دكعت ا دا كركے مىلام ئييرليا۔

اس بانت کوخصبیت می روابت میں بیان کیا گیا ہے ہوا تفوں نے ابوعبیدہ سے نقل کی المفول تصحفوت عبدالترسي كرحف وسلى الترعليه وسلم تصنيح كرسياه يتحرول والى زبين برصلوة الخون اداكى هى، أىپ قبلدر كور برگئے، دشمن كارخ قبلے كى دوسرى سمت كفاء آ ب كيالة انکے عدف کھوٹسی ہوگئی، دورسری صف متھیا دیا کے دشمن کے کرخ کھوٹسی ہوگئی۔

الب نے بھیر کمی اور آپ کے ساتھ موج دھن دالوں تے بھی مخریہ باندھ لیا۔ بھر آپ مروع میں سمنے اور آئی کے ساتھان لوگوں نے بھی دکوع کی ، پھر یہ لوگ وامیں مرسے اور انجھیار ہا کھوں میں ہے کو زشمن کے سلمنے کھڑے ہوگئے ۔ دوہری صفف والے اپنی جگر سے جال کر حفود مسلی اللّٰدعلیه دسلم کے ساتھ آکر قبیام میں شامل ہوگئے۔ آئیپ نے ان کے ساتھ ارکوع وہجے دکیا آئ كى بىكائىيىن سالام كيرديا.

اكب كے ماتھ دور مرى كونت ير هنے والے جلے گئے اور سابى صفف والے وابس آ كئے، الفول نبي ايك دكعت برطم كم منه في الماله الطالب يهرد ومركر وم كراكول نبي كولت وكعت بطيهر نى اس طرح محضور فى السَّر عبيه وسلم كى دور كعتب برويم اور دونول كروبول كى ايك ايك دكعت بردى. اس دوابیتیں بربان برا کردوس گروہ بیلی کعنت اداکینے سے پہلے وابس بیلاگیا تھا يعنى دوسرك كروه ند محفوله كي لندعليه وسم كرسا كفد درسرى كعنت ا داكي هي ا ورسيلي كعت ا دا كمين سے يبلے دابس محاذ يوميلاگيا تھا ، ياس صورت كى وضاحت سے سبے حفرت ابن عرام نياني دوايت بس اجالاً بيان كبيا تقاء

محفرت عيداللين معودكى رواييت ببر حيب إبن ففيسل نے خصيف سے ، الفول نے الوعيدية سے اور انھوں نے مفرمت حیدا لگھری سعود سے نقل کیاہے یہ مرکورسے کر دوسر کے دون يبيك كروه كى طرف سے بافيا نده ايك ركعت كى دائيگى سے پہلے مى نودائيك ركعت اداكرى كائى۔

سکن درست بات دہی ہے میں کاہم نے بہلے ذکر کیا ہے اس بے کر پہلے گردہ کو اندا ہی سے نماز باجاعت مل گئی تھی اور دوسرسے گردہ کو تہیں کمی تھی اس بیے دوسر سے گردہ کے بیے پہلے گردہ سے قبل نما نہسے تو وج ما گزنہیں ہما :

بنیز بیلے گروہ کے یعے جب برحکم تھاکہ وہ نما دود کھیوں برادا کرنے تود وہ رہے گروہ کے بیائی بہن کا بہن نما دود کی بیائی بہن کہ وہ دوم تھا مات برابن نما ذکھ کرے ایک مقام برنہیں۔ اس یعے کہ صدار نمائی بین کی مود برتھ میں برقی ہے۔ امام مالک نے اس مورث بی بہت کہ وہ دو گروہوں برسا وی طور برتھ میں برقی ہے۔ امام مالک نے اس مورث سے اسدلال کیا ہے جوانھوں نے بر میرین دومان سے دوایت کی ہے ، اکھوں نے اس کی دوایت صالح بن نوات سے کی ہے اور مالے نے حقود مورث میں مورث بین نوات سے کی ہے اور مالے نے حقود مورث میں اور مال کے مورث بین نقل کیا ہے بعنی درمیان میں می اور مال لئے مالیہ وسلم موجود نہیں ہے ۔ اس مین مرکود ہے کہ وہ مرب گروہ نے دوسری رکھوت حقود میں اللہ عالیہ وسلم موجود نہیں ہے ۔ اس مین مرکود ہے کہ وہ مرب گروہ نے دوسری رکھوت حقود میں اللہ عالیہ وسلم سے بہلے ہی ہے ہو می گئی ۔

اس بات کی مقامیت بندیدین دومان کے سواا ورکسی نے بنہیں کی ہے۔ بندید کی اس مواہت کے خلات نشعیہ نے عیدالرحمان بن انقاسہ سے انھوں نے بنے والد سے ، انھوں نے صالح بن خوات سے اورا کھوں نے حفرت سہل بن ابی ختر ہم سے مواہت کی ہے کہ حضور صلی انشرعکیہ وسلم نے انھیں صلیٰ ڈائٹے دت بیٹر دھائی گھی ، ایک صف آ میہ کے بچھے کھڑی مہوکئی اورایک صف نتیمن کے

سامنے کھٹای ہوگئی۔

آب نے انتیان ایک دکھنت بڑھائی کھر ہے توک جلے گئے اور دوسرے لوگ آگئے آب نے کھیں ایک رکھنت بڑھائی کھر گوں نے کھوٹے مہوکہ کیا۔ ایک دکھنت بڑھ کی اس مین بیں یہ مذکور ہے کہ بینچے کروہ نے مضور مسلی انشر علیہ وسلم کے خروج عن انفسالوۃ کے لعدد وسری دکھنت ا داکی۔

رفعت ا دای -برددابت اس بنا برا ولی ہے کہ ہم نے گذشتہ سطور میں ان دلائل کا دکر کیا ہے جن کا کئی اصول سے ہے اور بواس دوابیت کے حق میں جانے ہیں ۔ بیبی بن سعید نے قاسم سے اور انھو نے صالح سے بزیرین رویان کی نقل کردہ روابیت بھی بیان کی ہے امام مالک کی دوابیت میں بوا کھوں نے بزیرین دومان سے نقل کی ہے۔ برکھی مدورہ

1421

بن كنير نے ابوسلم سے اور الفول نے مفرت جا براسے روایت كى سے حب میں مفرت جا تر نے يرفرالاكربم غزوة ذات الرفاع مس حضوصل الترعليه والم معمراه تقيه

آب نے ان میں سے ایک گردہ کود ورکعتیں بڑھائیں بھربہ لوگ جلے گئے اور دوسرے لُوكُ السَّلِي اللَّهِ بِي النَّفِينِ كِي دِولِكِعْنِينِ بِطِهِ النَّهِي - اسْ طرح حَقْدُورِ صِلَى الشَّرعليه وسلم نع جيأ ر رعتیس طیمیں ورمرگردہ نے دو کعنیں بڑھیں۔ یہ یات بزیری دو مان کی روایت کا شطراب

کی نشا ندسی کرنی ہے۔

مري سن ، محقنورصلی انگرعليدوسم سيصلوه الخوت کی کئی ا درصورنين کهي نفل برو کی بس يرحفرت بن و^د معفرت ابن عباس معفرت ابن عمره بعضرت جابر معفرت حديفير ودحفرت زيدمن أابت كا اس براتفات بعد مصنور صلى الترعكيدولم في الكيك كروه كواكب ديعيت برها في اس دوران دوسم اکردہ دشمن کی طرف رخ کیے کھوا دیا کھراب نے دوسرے گردہ کو ایک رکعت بڑھائی۔ ان میں سیکسی نے بھی حضورصلی الته علیہ وسلم کی فراغت سے پہلے ابنی لفیہ تما آرا دائیس کی مالح بن خواست نے اس سلسلے ہیں جوروابت کی سیسے اس کا ہم نے پہلے ذکر کرد باسے، ان سے اسے اسے دوا بن کرنے اور کے انفاظیس انقلاف سے۔

الوعياش زدفى في حضور صلى السرعليه وسلم سعملوة الخوف كي سليلي من سجد دايت كي سے وہ اس مسلک کی عکاسی کرتی سے حس کی ہم نے فاضی ابن ای لیالی اورا مام اولوسف سے حكايبك كى بساس كاتعلق اس صورت سعيد بالحريد فتمن كاتعيام فيلے كى طرف برو.

ا يوسي ا ورميتهام بما بوالزبيرسي، الفول ني حضرت ما برّسيا و دا كفول ني حضور صلی الله علیه وسلم سے اسلی مفہوم کی روائیت کی ہے ۔اسی طرح کی روائیت داؤ دبن حصین لیے کرم سعے اور اکفوں نے حفرت ابن عیاش سے بھی کی ہے۔ اسی طرح عبد الملک نے عطاء سے اور الفول نے مفرت مایر سے بدروایت کی ہے۔

تنا ده نيس سيه الفول نه حطال سي اوراكفول ني حفرست الدموسي سيدوايت کی سیے کا تھوں نیے اسی طرح صلاح النح وف اواکی تھی۔ عکم مہن خالد نے حجا ہد سیے تھوں نے تعفنورميلي الترعليه وسلم سيم بي روايت كي سبع بعضرت أبن ويائش ا ورحفرت عائر سع السلط میں ایک روایت کاہم نے بیلے در سال اسے الله اس بابسے میں ای دوتوں حفالت سے فختلف روانيد بن تقول بن -

اس بارسے بیں ایک اور نوعیت کی روا بیت بھی منقول ہے۔ سہیں محما ابن بکر نے بہوا بیت سے انفیں ابو دائو دنے ، انفیں صن علی نے ، انفیں ابوع دائو کی نے ، انفیں سن کی ہے ۔ انفیں ابوع دائو دنے ، انفیں ابولا سود نے ، انفیل المقری نے عروہ بن الزبر کو مروان سے بہ بوجی بن المحکم سے بردوا بیت میان کرتے ہوئے سنا تھا کہ مردان نے حفرت ابو ہر بڑے سے بہ بوجی مناکھا کہ مردان نے حفرت ابو ہر بڑے سے بہ بوجی مناکھا کہ مردان نے حفود نے دوا بیت میں المن علیہ وسلم کے ساتھ کھی صادہ المحقی بعضرت ابوئیر برج کے انہا ت میں اس کا جوا ب دیا تھا ۔

کھر دوان کے لیے تھے برکر کہ ادای تھی۔ آب نے فرمایا کھا عزوہ نی کے سال "سفار ملی اللہ علی کے سال "سفار ملی اللہ علی اللہ وسلم عصری نماز کے لیے کھڑے بوئے۔ ایک گردہ آب کے ساتھ کھڑا ہوگیا اور دوسرا گردہ فنی کے ساتھ کھڑا ہوگیا اور دوسرا گردہ فنی کے ساتھ بھی کھڑا ہوگیا ہے۔ میں تھر ہم کے ساتھ ہی تھر ہم کی ساتھ ہی تھر ہم کے ساتھ کے ساتھ کے ساتھ ہم کے ساتھ ہم کے ساتھ کے ساتھ ہم کے ساتھ ہم کے ساتھ کے سات

بھرآب نے ایک دفتہ رکوع کیا اور آب کے ساتھ گروہ نے کبی رکوع کیا بھرآب سے ساتھ گروہ نے کبی رکوع کیا بھرآب سے سید سے بین جلے گئے اور دوسرے گروہ بی شامل کوگ دفتی سے رہے بین جلے گئے اور دوسرے گروہ بی شامل کوگ دفتی کے ساتھ دا ہے لوگ کوڑ ہے بہوگئے اور دفتی نے بالمقابل جا کرصف الامرد گئے۔

اور آب کے ساتھ دا ہے لوگ کوڑ ہے بہوگئے اور دفتی نے دکوع وسی رہ کیا اس دودان حفولہ می الشرعلیہ وسی تھا می مالت بین دہے ، جب بیدگ سی رہے سے فارغ ہوکہ قبام کی تا میں الشرعلیہ وسی تھا ہوں کے دوسری دفعہ کوئے کیا ، یہ لوگ بھی آب کے ساتھ کوئے کیے کھر آب سی رہے بین کئے کھر آب سی رہے بین کئے کھر آب سی رہے بین کئے کھر آب سی رہے بین گئے۔

میں آگئے تواکیب نے دوسری دفعہ کوئے کیا ، یہ لوگ بھی آپ کے ساتھ کوئے بین کھے۔

آب سی رہے بین گئے اور یہ لوگ بھی آپ کے ساتھ ہی سی سی سے۔

اس دوران محنورصلی الترعلیہ وسلم تعدد میں بیعظے رہے ، جب یہ لوگ فعدہ کی حالب بی آگئے اس دوران محنورصلی الترعلیہ وسلم تعدد میں بیعظے رہے ، جب یہ لوگ فعدہ کی حالب بی آگئے تو محضور ملی الترعلیہ وسلم تعداد اس سے ساتھ تمام لوگوں نے سلام بھیرلیا - اس طرح محفور مسلی الترعلیہ وسلم نے دورکھتیں بیر صیب اور درا میں کردہ منے ایک بارکھت بڑھی و محضور مسلم کی الترعلیہ وسلم سے مبلؤ ہا ان اللہ ما اللہ میں دوی ہے ۔ بھی خواب کی اللہ میں اور درا سے بھی دوی ہے ۔ بھی ما ان میں اور اس کی روایت کی روایت کی ہے ، انھیں الدورا و درا ہے ، انھیں ان کے دالد نے ، انھیں الاستعن نے جن بیلے ، انھیں ان کے دالد نے ، انھیں الاستعن نے جن بیلے ، انھیں نے حفرت الدیکا مصالم موں نے فرایا کہ دالد نے ، انھیں الاستعن نے جن بیلے ، انھیوں نے فرایا کہ

مفودهای الدیملیدوسم نے طہری نمازه الخوت کی صورت بیں بڑھائی ۔ بعض لوگوں نے اسپ کے بیچے صف با ندھ کی اور بعض نے وشمن کے بالمف برصف سیدھی کوئی۔

ایس کے بیچے صف با ندھ کی اور بعض نے وشمن کے بالمف برصف سیدھی کوئی۔

ایس مے دور کوئیس بڑھائیں اور سلام کھیر کیا - بھر بر ہوگ دشمن کے بالمفابی جا کر کھڑے ہوگئے اور دور سرے لوگس ایس کے بیچھے بہتے گئے ، اب نے اکھیں دور کوئیس بڑھائیں اور سلام بھیر دیا ۔ اس طرح اسپ کی بیار رکھنیں ہوئی اور اسپ سے اعتماب کی دور دور کوئیس جس جس جا الخوف کی اسی صورت کا فتوئی دیا کہ ہے گئے ۔

الودا ودکتے ہی کہ بی کا بی کٹیرنے ابوسلم سے اکھوں نے مفرت ما ترین عبداللہ سے، اکھوں نے مفرت ما ترین عبداللہ سے او دا مفول نے مفول نے مسلمان الیشکری نے نے دامفول نے مفرت کیا برین عبداللہ سے اورا کھول نے مفروم کی دوابیت کی سے۔ کے مفروم کی دوابیت کی ہے۔ کی دوابیت کی ہے۔ کی ہے۔

الوبلرهاص کہنے ہیں کہم نے اس سے پہلے بربیان کر دیا ہے کہ خوت ابن عائش اور سے مقرت بائن کو دیا ہے کہ خوت ابن عائش اور سے مقرت بائن ہوئی کھیں اور ہوئی کھیں اور ہرگروہ کی ایک دعت برگی کھی۔ پہلے میں اور ہرگروہ کی ایک دعت برگی کھی۔ پہلے میں اور ہرگروہ کی ایک دعت برگی کھی۔ بہا مرسے نزدیک بید صورت اس بیر محول سے کہ جا عیت کی نشکل ہیں ایک دکھت بڑھی گئی گھی اور اس کی اور کی گھی۔ واضی این ایس کی خوت بربی کھی اور اس کی اور ایس کی اور ایس کی اور ایس کی دوایت کو اختیال اور اور ایس کی دوایت کو اختیال اور امام ابو یوسف نے مورک کیا ہے۔ اور امام ابو یوسف نے ہوئی کی دوایت کو اختیال سے مذکرہ کیا ہے۔

اس بانت کی مخبانش موجود بینے کہ صور صلی الار ما یہ بیسے ۔ اس کی وجہ بیسے طریقوں سے بیر مطاقی ہوئن کا ذکر مدکورہ بالاد وا یات میں موجود ہے ۔ اس کی وجہ بیسے کما بیب نماند تو تھی نہیں کواس کے بار سے میں دوا یات میں موجود ہے ۔ اس کی وجہ بیسے برا برجا ہم میں کہ ختلف مقا ما ت برصلوہ النحوت کی صورت میں کئی نمازیں بیٹے ھی گئی تھیں ۔ بربدا ہم وجا بیت میں عنوا ما ت برصلوہ النحول کے ابویا ش کی دوا بیت میں عنوا ور حفرت میا اور حفرت میں اور کا دائیگی ہوئی ۔ اس میں اور موابیت میں عنوا وہ کو اس میں میں ہوئے دوا بیت میں عنوا وہ کو تحدید ان نمازوں کی دائیگی ہوئی ۔ اس دوابیت میں بیچی ہے کہ غزوہ دان الرقاع کے موقعہ بریہ نمازادا کی گئی تھی ۔ بنوسیم کی سیا ہی ۔ بنوسیم کی اور کو آئیگی کا ذکر آ یا ہے ۔

اد هرصالح بن خوات کی روابت بین هی مرکوریت کاب نیاسی غزوه کے موقع برید نماز بڑھائی تھی ۔ یہ دولوں روابتیں اگر جدا مکی بہی متعام کا ذکر کرتی ہیں کی کن دولوں بین اسس محاظ سے خالف ہے کہ ایک بین نما مرکب سیسیت کا ذکر ہے دہ دومری مدا بیت بیں بیان کردہ کیفیت سے بالکل جدا ہے۔

اسی طرح ابوعیاش ندر فی کی دوابیت میں دکر سے کواپ نے عسفان کے تفام پر بینما ڈیچڑھا ئی کھتی ۔ دوسری طرف محضرت ابن عباش نے کھی بخسفان ہی کے مقام ہواس نما ذ کا ڈکرکیا ہے کیکن نما نہ کی تیفیت کا ڈکرچھی اس طرح کرتے ہیں ہوا بوعیاش کی دوابیت ہی ندکور ہے اور کم بھی اس معے ختاف کی فیدیت کا تذکرہ کرتے ہیں.

ان آنا دوروا باست بم موجودا ختلات اس بردلانت كرناسي كرمف ومها للعابيلم فيمان نما ذول كوختلف طريقول سے ادا كب سے حب باكر دورا بات كا ندور كورسے ، آب خيان كا دائيگي بي وقت كے نقاصے ، اختيا طا و دوشتمن كے كروفرب سے بي وسمے بي وسمے بہادؤل كو المرفر دارد بہنے سے دریا با ہے جو بي كن اور خردارد بہنے سے دریا با ہے بوری كن اور خردارد بہنے سے دریا با ہے بروی كا دلانے كا دلانے كا اللہ ناس این بین مكم دیا ہے .

اس بنا برخفندرصلی التّدعلیه وسلم سے منقول آن دوا یا ت کے ندرفقها و کے ختلف اقوال کے سے سے اجتہادی کئی کا میں دو ہسے میں کے بیاد اور اس میں ایک کی موا فقت یائی جاتی ہے۔ میں ظاہر کتاب اللّذا وراصول کی موا فقت یائی جاتی ہے۔

بيركبنا بھى درست سے كران تمام صور توں بيں ايب صورت كا بھى باقى ا ورنا بن سے

ا و دنفیه تمام صورتیم منسوخ بی اورم کھی کہا جا سکتا ہے کہ تمام صورتین تا بہت ا ورنج برنسوخ ہی - ما کدان کا داخرہ وسیع ہوجا نے ان میں سانی بیرا ہوجا بے اور اگر کو ٹی تنتخص ان میں سیکسی صورت کو بطور مسلک انعتبار کر ہے تواس کے لیے کوئی تنگی مزہو۔

اس بین گفتنگو کا دائره مرف افضل صورت به محدود ره جائے گا اس کی متمال دوایا كاوه انفلاف بسير بوا ذان مين ترجيع اقامت مي نتنيه ، تكبيات بويرين ا در تكبيات نشريق

ا دراسی قسم کے دوسرے امورکے اندرسے۔

ان المورسين فقها ركى كفنگوا وريحبث كا دائره صرف افضل صورت مك محدود مرة ماس اس بہے جو فقیہ کھی ان میں سے کوئی صورت بطورمسکک اختیار کرنیا ہے اس کے خلاف سخت روبیا بنا با بهیں حاسکتا ،البتدہارے نزدیک اولی صورت وہ ہوتی ہے بحظ اہر كناب الندا ولاصول ميروانق بهويه

حفرت جارشا ورمقرت الوکرہ کی روایت میں سے کہ حضور صلی التر علیہ وسلم تے ہرگردہ کو دورکعتیں بڑھائی تقیں،اس کی بہ تا دیل ہوسکتی ہے کہ سیاس وفت مہا فر نہیں تھے بلکہ تقیم کھے اسی طرح ان دونوں حفرات کا بیز فول کہ آپ کے دورکھتوں کے درمیان سلام تعبیر دیا تھا اس سے بدهرا دلی جانسکنی ہے کنشہد کا سلام تھا قعدہ اخیرہ کا سلام نہیں تھا۔

اس بیے ظاہر رواست اس صورت کی جس طور برقینقنی سے طاہر کنا ہے اکٹواس کی ففی لرَّابِ كِيرَكُ ارْتَبَا دِيارِي بِسِے (فَكُنْفُ مُ كَا يُفَتَّةُ مِنْهُ ثَوْمَعَكَ وَكُيَّ الْحُذَا اَسْلِحَتَهُ مُ فَاذَاسَحَكُوا فَكُنَّكُونُوا مِنْ وَكَا يُتُكُونُهُ

ا ن بین سے ایک گروہ تھا دے ساتھ کھڑا ہوا وراسلی بیے دیسے ۔ بھرحب وہ سیرہ كرك توبيجهي حيلا عائم حبب كه ظام رحدميث اس كاموحب بسي كرب توك حفود صالي للرعاية الم سے ساتھ سجد سے کے لیدائسی حالت ہیں نما زیڑھیں حی است ہیں وہ سجد ہے تھے۔ أكمريكها جائي كم يحفعورها في للترعليه وسلم صحابين سس طرح مقيم بوسكت تفي فيرات الرقاح کامقام تفاء بها ں اقامت کی کوئی صورت نہیں تھی اورنہ ہی بیر جگر مدینہ منورہ سے فریب تھی۔ اس کے جانب میں برکہا ما مے گا کہ حکمت سے آب حب مدینہ منورہ سے نکلے ہوں آد آسین نین دنوں کے سفر کا آوا دہ نرکیا ہوا در آسی ہماں کھی پہنچتے ہوں دیاں ایک یا

دو دنوں کے سفرہی کا ادا دہ کرتے ہوں۔

اس طرح بها در به نزدیک ایس کی حقیمیت مقیم کی سے کیونکرا سے نین دنول کے سفر کا الدرہ نہذیں کی تقا اگر جرا میں صحابیں کھے۔ اس میں براستال بھی سے کربراس دقت کی بات کھی جب فرص تماند دہرائی جاسکتی تھی اور بہا در بے نزدیک اب برمنسوخ سے علاوہ ازیں اگر حفود وسی اللہ علیہ وسلم نے دوایت کے مطابق جا در کھتیں پڑھی ہوں گی نوبیصلو قالخوت بنیں ہوگی مادوں کی طرح ہوگی اوراس میں کوئی اختلاف نہیں سے بنیں ہوگی ملکہ برنما دوسری نماندوں کی طرح ہوگی اوراس میں کوئی اختلاف نہیں سے کے صلاح الحق میں اللہ علیہ برنما میں بڑھی جانے والی تمام نماندوں سے ختلف ہوتی ہے۔

الشّرتعائی نیے اس نماندکواس معودت کے ساتھ تحقعوص کر دیا ہے جب کر مفدوصلی اللّہ علیہ وسلم ان کے درمیان موجود ہوں۔ النّرتعائی نے اس طریقے پر نما زکی ا دائیگی کی اباسمت اس موجود می اباسمت اس موجود می اباسمت اس موجود می اباسمت اس موجود می اباسمت ما مسلم ہوجائے ہے کہ وہ سعادت اورفضیات حاصل ہوجائے ہے ہوکسی اور سے بیچھے بیٹر مسرکہ تھی ماصل نہیں ہرسکتی ۔

اس بیسے آب کے بعداب دوا ماموں کے ذریعے برنما زرط ھی جاسکتی ہے کیو بکہ فینبات کے اعتبارسے دو مرب امام کے بیچے بردھی ہوئی نما ندکا ہو درجہ ہوگا بہلے امام کے بیچے بردھی میں ترقی نما ندکا ہو درجہ ہوگا بہلے امام کے بیچے بردھی میں تربی درجہ ہوگا اس بے ایک امام کے بیچے درجہ ہوگا ہے ہے آنے جائے ، فدول میں تربی درجہ ہوگا اس بے ایک امام کے بیچے درجہ ہوئے کے بیٹے آنے جائے ، فدول میں تربی اور قبلے کی طرف بدیگھ کرنے کی ضرورت بہیں رہے گی کمیڈ لکریر تمام افعال نما نہ کے منا فی ہیں .

ہوئے دیکھا تواب ہم پراس عمل ہیں آب کی اتباع لازم ہوگئی اور ا نباع بھی اسی طریقے کے مطابق جس طریقتے ہرا سب نے دہ عمل سرانجام دیا تھا۔

آپ ہمیں دیجھتے کہ فول ہاری (خہ کُرٹُ اُمُو المِعِمُ صَدَّخَةٌ تُطَوِّهُ ہُم ایپ ان کے اموال ہیں سے صدف بعنی ڈکو ہ وصول کریں کراس کے دریعے آب انفیس باک کردیں) نے یہ واجب ہمیں کباکہ درکو ہ کی وصولی کا حکم صرف آب کی دانت کے ساتھ مخصوص ہے اورا بیسے کے بعدا تے واسے انمین اس کی وصولی کا حکم صرف آب کی دانت کے ساتھ مخصوص ہے اورا بیسے کے بعدا تے واسے انمین اس کی وصولی ہمیں کرمسکتے۔

اس طرح قول باری سبے ای اخدا جاء ای ایک ایک ایک ایک ایک ایک لانے والی موریس آب کے باس مرح قول باری سبے ایک اسی طرح او کا ایک ایک ایک الله اور آب ان کے باس معیت کرنے کی غرض سے آئیں) اسی طرح او کا آب انھا گھڑ کے ایک الله اور آب ان کے درمیان اس کی ایس سے مطابق فیصلہ کریں ہوا لنڈ نے آب بیر نیازل فرمائی ہے ۔

اسی طرح (فَانْ جَانُوْ لَهُ فَاحْتُمْ بَنِینَاهُ مُو اگریبتها سے بیس آئیں نوان کے درمیان فیصلہ کردیں) ان آبات بین خطاب کی حف درصلی الشرعلیہ دسم کی ذات کے ساتھ تحصیص ہے لیکن آپ کے لیکرآنے والے ائمۃ المسلمین اورخلفاء کھی آپ کے ساتھ اس حکم میں مرادین ۔

ده گئی حضور صلی التعظید و الم المجیے نیاز کی فضیات کے صول کی بات تو بہ نماز میں بیائے ہوئے و المباری کے حضور المح المحت کی علت نہیں بہت ی المحت کی علت نہیں بہت ی اس کے حضور المحال اللہ علیہ و الم کے محصور کی ادائیگی و فن نہیں بہت اس کے حصور کی ادائیگی و فن نہیں ہے۔

- تو پھریہ کہنا درست نہیں ہوسکتا کہ لوگوں کو نفسیات کے مصول کی نما طری و فن کا تھا و الم کی محصور کی نما طری ہوئی اور المحکم کی علت بنا الارست نہیں ہے اور جس تو بھر اور اکس ففسیات کو اس تھم کی علت بنا درست نہیں ہے اور جس طری تعنور مسال اللہ مسالے المحکم کی علت بنا درست نہیں ہے اور جس المحرب المحمول کی المواج کے المحکم کی علت بنا درست نہیں ہے اور جس کے المحکم کی علت بنا درست نہیں ہے اور جس کے المحکم کی علت بنا درست نہیں ہے اور جس کے المحکم کی علت بنا کہ درست ہوئے کے المحکم کی المحکم کی علی المحکم کی علی المحکم کی علی کے المحکم کی علی المحکم کی علی کے المحکم کی کا محکم کی علی کے المحکم کی علی کی کے المحکم کی علی کے المحکم کی علی کے المحکم کی علی کے المحکم کی علی کے اس کے المحکم کی کو اس کی اور المحکم کی علی کے المحکم کی علی کے المحکم کی حصور کی کے المحکم کی علی کے المحکم کی علی کے المحکم کی علی کے المحکم کے المحکم کی علی کے المحکم کی علی کے اس کے اس کے اس کے المحکم کی علی کے اس کے

دوسم کی طرف کسی صحابی سے کوئی ایسی روایت مردی نہیں ہے ہوا س مسلک کے خلات حاتی بہد، اس مبیبی صوریت حال کے تحت ابھاع کا انعفا دہرہ جاتا سے عبی سے اختلات کی سی کوئنجاکش نہیں بہدتی ۔ وائٹراعلم ۔

مغرب كى نماز كے تعلق اختلاف لئے كابان

ا ما م الوضیفه، ا ما م الوبوسف، ا ما م محد، ا ما م ما لک، محن بن صالح ، ا وزاعی ا ورا ما م آفعی کا قول سے کا گرمغرب کی نماز صلاۃ الخوف کی صورت ہیں بڑھی جائے گی توا ما م پہلے گروہ کو و درکفتیں اور دومرے گروہ کو ایک رکعت بڑھائے گا۔

البندا مام مالک ا درا مام شافعی کامسلک یہ ہے کہ دورکھنیں بیٹے ہاکرا مام خیام کی صورت میں تھہ ارسے گابہان کاس کو لوگ تبیسری رکعنت بیٹے ھوکرا بنی نماز مکمل کولیں کے بھرجیہ جے دیملر گروہ آئیا سے گانوا مام الخبین تعییری رکعنت بیٹے ھاکر سلام بھیرد سے گاا وراس سے ساتھ ابلیک حت پیٹے ھنے والے کھڑے سہوکر مانی ماندہ دودکھنیں ٹیڑھ لیس کے۔

ا مام ننا فعی کا قول سے کو اگرا مام جا سے نوفعدہ کی صوریت میں بیٹھارسے یہاں مک کہ بہلا گروہ اپنی نماز مکمل کریے اور اگر جا سے نوقیا م کی حاست میں گھرار ہے ۔امام دوسرے گردہ سے انتقام صلاق برسی سلام کیمیرے گا۔

سفیان نوری کا قول ہے کہ ایک گردہ ا مام کے بیجے صف یا ندھ کہ کھڑا ہوجائے گا ور دوسرا گردہ دشمن کے بالمقابل صف آ دارہے گا۔ امام انفیس ایک رکعت بڑھا میے گا بردگ حیا ذ بر جلے جائیں گے اور دوسرے لوگ آ جائیں گے اور امام انفیس ایک رکعت بڑھا کے گا۔ برلوگ فندھ کریں گئے بہب امام فیام کی حاست میں آجائے گا نویہ لوگ بہلے لوگوں کی جگہ مورہوں برہنچ جائیس گے۔

پنیج جائیں گے اور وہاں موجود وگے وابس اکر دور کفنیں کے مصیں گے۔ اس مسکک کواننتیا در کے ہوئے سفیان نوری کا ذہن اس طرف گیا ہے کہ ا مام بر د ہ مروبوں کے درمیان نمازیں تعدیل تعنی مساوات قائم رکھنا ضروری ہے اس طرح ا مام ہرگروہ کو ابك دكوت يوط علي كالبكن أودى كي ذبن سي بديابات اس وقت تكاكئي. - جعب الفول نے پہلے گروہ کے بیے بیگنجائش بریدا کردی کدوہ ا مام کے ساتھ بہلی او تعبیری دیعت اداکرسے گا جبکہ دوسراگروہ ا مام کے ساتھ صرف دوسری دکوست ا داکرسے گا بنفیان نوری کا بیھی فول سے کواکرا ما م نقیم ہوا وروہ ظہر کی نمانے صلوۃ المخوف کی مودیت بس پڑھا ہے تواس صورت بين بهلے كرده كو دوركغتين اور دوسركرده كو دوركعتين براهام كا. المفون نے ما ذکولوگوں میں اس طریقے برتقیم نہیں کیا کہ ہر گروہ کے بالمقابل مام کے ساتھ ا بك ايك كعت العاعمة منفيان توري كابيمسك أيك اورويم سي عيى اصول كي خلاف ہے وہ بیکاس میں امام کے بیے قبام کی صورت ہیں کھڑارسنے کا حکم ہے تا وقعبکہ بہرا گروہ دوری كعت سے فارتع بذہرہائے. بربات اصول کے خلاف ہے جیسیاکہ ہے ہا بقر سطور بیں ا مام مالک ا درا مام شافعی کے ملك برجث كرت بوش بان كياس والتراعلم بالصواب.

معرکه کارزارگرم بروتے کے وران نمازی ادائیگی کے متعاق نقهاء کے درمیان اخلاف سلنے کا بیان

امام البصنیف، امام الویسف اورا مام محد نیز دفر کا قول سے کہ جب محرکہ کا دزادگرم ہوتواس دوران تما ترمنہ بی بڑھی میا ہے گئی۔ اگر تما نہ بڑھتے ہوئے نماز می نے قبال بھی ننروع کر دیا نواس کی نماز فاسد ہوجا ہے گئی۔

ا مام مالک اورسفیان توری کا فول سے کہ قنال کے دوران اگر کروع اور بجودی فدرت بنیں ہوگی نوانشار سے سے نما ترا داکر سے گا بعن بن صابح کا فول ہے کہ اگر قتال کی دہر سے کروع کی قدرت بنیں ہوگی تواس صورت میں ہردست کے بدیے ایک نکیبر کے گا۔

ا مام شافعی کا فول ہے کہ نما ذکے دوران آگر توار سے ضرب با بنز ہے سے دار کرے گا نواس میں کوئی حوج نہیں ہے لیکن اگر مسلسل شمشہ زنی یا نیزہ با زی کرے گا یا کوئی طویل عمل کرسے گا نواس کی نما ندیا طل ہے جائے گی۔

ابوبر میساس کہتے ہیں کر قبال کی وہرسے نما نہ کے باطل ہوجانے کی دلیل یہ ہے کہ خوار مسئی الترعید دسم نے مختلف مواقع پر عبار نما زیں نہیں پڑھیں یہاں تک کر دات کا تی گزدگی۔

لیکن آ سید نے غزوہ فرخد ق کے موقع پر جا رنما زیں نہیں پڑھیں یہاں تک کر دات کا تی گزدگی۔

پھر آ ہے نے یہ فرط یا رحمال اللہ ہیو تھے و قبولدھ و نا گاکہ ماشغلونا عن المصلی الدسطی ، الشرتعالی ال سے گھروں اور قبروں کو گئی سیاس طرح بھرد سے جس طرح الفول نے الدسطی ، الشرتعالی الی سے شغول کھا) پھر آ ہے۔ نے یہ تبایان نمازوں کی اسی ترتب سے قفا دی جی ترتب سے بہ تفاہ و کی گئیں جس نے یہ تبایا کہ قتال نے آ ہے کہ تمانی ادائیگ سے شغول کھا۔

مرتب سے یہ تفاہ و کی گئیں جس نے یہ تبایا کہ قتال نے آ ہے کہ تمانی ادائیگ سے شغول کھا۔

مرتب سے یہ تفاہ و کی گئیں جس نے یہ تبایا کہ قتال نے آ ہے کو تمانی ادائیگ سے شغول کھا۔

مرتب سے یہ تفاہ و کی گئیں جس نے یہ تبایا کہ قتال نے آ ہے کو تمانی ادائیگ سے شغول کھا۔

مرتب سے یہ تفاہ و کی گئیں جس نے یہ تبایا کہ قتال نے آ ہے کو تمانی ادائیگ سے شغول کھا۔

مرتب سے یہ تفاہ ہو کی گئیں جس نے یہ تبایا کہ قتال نے آ ہے کہ ترکی نہ کہ تے جس طرح آ ہے نہ کہ تو تب کہ تبایل کے تو تبال کے تو تب کی ترکی نہ کہ تو تب طرح آ ہے نہ کہ کی ترکی نہ کی تو تبایل کی تو تبایل کے تو تبایل کے تو تب طرح آ ہے تو تبایل کے تو تبایل کے تو تب طرح آ ہے تھوں کی تھا کہ کا کہ کہ کہ تو تبایل کے تو تبایل کی تو تبایل کی تو تبایل کی تو تبایل کے تو تبایل کے تو تبایل کی تو تبایل کے تو تبایل کے تبایل کی تبایل کی تبایل کی تبایل کے تبایل کے تو تبایل کے تبایل

نقال نہ ہونے کی صورت بیں نوٹ کی حالت کے اندلا تھیں نرک تہیں کیا ۔غز دُہ تندق سے پہلے ہی نوٹ کی حالت ہیں نماز فرض تھی کیونکہ صنورصلی اللّٰہ علیظم نے غز وہ ڈاش الرقاع ہیں صادۃ النحون پیڑھی تھی۔

محربن استی وروافدی دونوں نے بیان کیا ہے کوغز وہ ڈاس الرقاع غزوہ نفری پہلے ہوئی گفتی - اس ہے یہ بیات تابیت ہوگئی کرفتال نماندر سے اور قتال کے ساتھ نماند درست تہیں ہوئی ۔ نیز جب قتال ایسا فعل سے جب کی حالت میں نماند درست تہیں ہوتی ۔ نیز جب قتال ایسا فعل سے جب کی حالت میں نماند درست نہیں ہوتی تونوف کے اندر کھی اس کا حکم وہی ہوزا جا ہیں جوخوف نہ ہوئے سے کی حالت میں ہے۔

جس طرح صدت، گفتگوا در اکل و ترب او دنما ذکے منافی دوسر سے افعال کا کا ہے ہوت کی حالت میں نما نہ کے اندر قدموں سے جیلئے کو صرف اس بے مباح کر دیا گیا ہے کہ نما نہ سے اندو کیلناکسی بھی حاکت میں نما ذکے منافی نہیں ہے جیسیا کہ ہم نے اس بربرابقہ مسطور میں دوشتی ڈائی ہے ۔ اس لیے نما ذکے فدر سیلئے کو جبکہ خوف کی حالت ہو، اس کے اصل برجول کیا مائے گا۔

ہماری اس بات برایک اور وجرسے ہی دلائت ہورہ سے دہ برکا لئرنے اوام کے ساتھ نما ذیر سے دہ برکا لئرنے اوام کے ساتھ نما ذیر سے دہ برکا لئر نے اور سے کا حکم دیا ہے اور بہندی فرما یا کہ برگار کی کا کا دہم دیا ہے اور بہندی فرما یا کہ برگار کی کا دہم اور اس کے کہ دہنمین کے بالمقابل ایک گروہ موجود ہے جوان کی مفاطعت کو دہا ہے اور اس کا ہی پیوننا دہنا کا فی ہے۔ پیوننا دہنا کا فی ہے۔

كيرفرايا (وَكُتُ نِهُ كُلُ الْمُكُ الْمُعَدِّ الْمُكَا لِمُ الْمُعَدِّ وَلَيَا الْمُكَا وَلَكُ وَلَيَا الْمُكَ وَالْمُعَدِّ وَلَيَا الْمُكَا وَلَكُ الْمُعَدِّ وَلَيَا الْمُكَا وَلَكُ الْمُعَدِّ وَلَيْ اللَّهُ وَلَّهُ وَلَيْ اللَّهُ وَلَيْ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَيْ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَّا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَاللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَلَا اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَالَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّا اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللّلْمُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّا لَاللَّهُ اللَّا لَمُلَّا الللَّا اللَّهُ ا

مِنْهُ عَمَدَ كَا لَكُ خَلْدُ الْسُلْطَةُ وَلَهُ الْسُلِطَةُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّ

دومری وج برسے کارشا دباری ہے (کا آبائی والے ڈکھٹ کا کھٹر کا کسلکت ہے کا الدتالی نے دوسرے گروہ کے بیے کو ارشا دباری ہے (کا آبائی کی کے دوسرے گروہ کے بیے بی کماری کا اور اسلح الفائے دیکھٹے کے دونوں تکموں کو کی کو دیا کہ کہ کہ کہ کہ دونوں تکموں کو کہ کا کہ کہ دونوں تکموں کو کہ کہ کہ کہ دونوں کو ان کی میں کہ دونوں گروہ کے خلاف کا دونوں کی نوٹیں بریت موزوں تھی اس بھے کہ دونوں گروہ نما دی ماری حالت ہیں کتے .

نمازیں اس کا دنول دوسری کست بین آگرنتائل ہونے کے لیور ہونا اسی لیے اتھنیں بیری کا اسی لیے اتھنیں کے بیری اسکا است و بیری گئے۔ اب بیری کروہ دشمن کے دونوں اسکا بات و بیری گئے۔ اب بیری کروہ دشمن کے دل میں ال بیری کررنے کی نوام بن کا مسلمت نفا وہ نمازی حالب تورزی امری ایس کیے دشمن کے دل میں ال بیری کررنے کا مرکز کا مرکز کا مرکز کا کرنے کی کررنے کا مرکز کا کرنے کا کروں کر دشمن کے علم میں بیریات کھی کر بید کو گئے۔ نما ذری اندر ہیں۔ اندر ہیں۔

آکی بہیں دلیجے کہ جب حضور صلی الدعلیہ وسلم عنقان کے تقام برظم کی نما نہ سے فادغ ہوئے نو نظم کے نما نہ سے کہاکہ ان مسلم الولید بنے اولی سے کہاکہ ان مسلما نوں کو ایسے کہاکہ ان مسلما نوں کو ایسے ایسے کہاکہ ان مسلما نوں کو ایسے ایسے کہاکہ ان کی مسلما نوں کو ایسے ایسے کی نمازہ سے ایسی ایسی اولاد سے بھی فریا وہ بیاری ہے ، حبب بیرگی اس نما زمین محروف ہوجا تیں گئے تو ہم ان برحکہ کردیں گئے۔

اسى بنا پر حضود صلى الترعليه وسلم نے عصرى نماز صلاخ النوف كى صورت ميں بيھى نقى اور بهي وجرب سے كوائندنعا كى نے انھيس جوكتا درسخفيا درسخفيا دائھائے دكھنے كے دفلوں اسكامات ديے تھے - والتراعلم : حب نماز ميں منجفيا دا تھائے دکھنے كا جواز بروكيا اور برنماذكى عالمت بن ایک گونه عمل و در کام می صوریت کفی تواس سے بید دلانست حاصل ہوئی کرتماز میں عمرِ الله با فابل گرفت نہیں ہے۔

اس میں بیاطلاع دی گئی سے کہ منٹرکین کس بات کاعزم کے بیٹھے تھے لینی وہ اسی موقعہ کی تھے لینے کا عزم کے بیٹھے تھے لینی وہ اسی موقعہ کی تاک میں تھے کہ سلمان نمازین منتفول ہو جائمیں توان بر کی اوگر جائے ہوئیا ہوں اللہ تعالی اللہ تعالی اللہ تعالیہ وسلم کو مشرکین کی اس نمیت سے آگاہ کر دیا و درسلمانوں کے دہشتا وا درسے کئی درسے کی بدا بہت کر دیں۔

تول با دی ہے۔ اگر گھنے کے کہ گھوائی کان بیٹی اُڈی مِن مُطیداَو کُنٹ ہم موضلی آئ تفقی اسلیکنٹ گھ و کے دو حید درگھ البندا گرنم یا برش کی وجہسے کیف محسوں کرویا بیار ہم تواسیحہ کھ دینے ہیں مضائقہ نہیں مگر کھر کھی ہو کتے دہو۔ آبیت ہیں اسلی رکھ دینے کی اباحت ہے کیونکہ ہادی کی حالت ہیں نیز کیچڑا ودکار کی صورت ہیں اسلی اٹھا مے دکھنے ہیں بھری شفنت اور دفت ہوتی ہے۔ التا تعالی نے بارش کی وجہسے تکلیف اور ہیاری دونوں کو کمیساں درجے پر رکھا ہے اور ان دونوں مورلو

اس ایت کے تناق میں سے تناق کی ہے کاس ہی مرتفی کے بیے دخصت ہے کہ وہ بیٹھ کرنماز بیٹے ہوں کے اس بیاس دکر کرنماز بیٹے کا کرمیٹر کھر کے داس بیاس دکر سے نفول ہے کہ اور میں اور میں اور میں کا در میں اور میں کا در میں کی کا در میں

نیکن قول بادی دفیا حافظیتم الفت افتا مین من دکا بیان سے اس سے نماز مراد نہیں ہے۔ اس دکری دویں سے ایک صورت ہے بانو ذہر یا تقلب بے بینی اللہ کی عظمت ، اس کے حالال احداس کی قدرت برغورو نکر کرنا .

نیزاس کی مخلونات ومصنوعات بین ای کی دانت وصفات در کمال دیجا رصنوت کی دانت وصفات در کمال دیجا رصنوت کی دنتا ندیج کوشند کی دانت و صفات در کمال دیجا را منور جا کره کیتا ا در با در کا در کا

سخفرت ابن عباس سے مروی ہے کہ توک فکرکے سلسلے میں کمسی کی مغدرت قبول نہیں کی مطابع کی البتہ جس شخص کی عقل ماری گئی ہووہ اس سے سنتنی ہے ۔ فرکر کی ان دولول صور نول میں سے بہائی صورت اعلی وانٹرف ہے ۔ اس ذکر سے نما زمرا دنہیں ہے۔

اس كى ديسل بيسب كما تلتد تعالى نے تمان سے فراغت كے بعداس ذكركا كم ديا ہے ، خيائيہ اوشادس (فَاذَا تُفَيْنُمُ المسَّلُولَا فَادْكُولَا اللهُ قِيَامًا لَا تُعْوُمًا تَوْعَلَى مُجْنُوبِكُمْ) قول بارى سے (فَاذَا طَهُ اَنْنَهُمْ فَا قِيْمُوا المَسْلُولَةُ إِنَّ الصَّلُولَا كَانَتُ عَلَى الْهُ وَمِنْدِينَ

اقعات تماز كابيان

الشادربانى سب ربات القَالُوكَ كَانَتْ عَلَىٰ لَمُو مِدِبَنَ كِتَابًا مَوْفُوتًا) حفرت عبالله ابن سنعود سے مردی سے کنماز کے بھی اسی طرح او فاست ہی جس طرح جے کیا و فاست ہیں بحقرت ابن عباس ، مجابد ورعطيه كافول سيكر المؤمنة وتاً كي معنى مفروفلك عني فرض ننده -محضرت ابن مستحورسے يرمي مروى بے كنماذك قسط دارا ذفات مي كرميب ايك تسط كررجاتى سے تو دوسرى قسط آجانى سے - نديدس اسلم سے بي اسى قسم كى روايت سے -الوبكر حصاص كيت بي كرية قول بارى ذرض اولاس سمادة فاست كم الجاب برشتل بي اس بید که قول بادی (مکت بسی) معنی فرص کسی بی ا ور در موقد و تنگ کامفهوم برسے کم نماز معلوم ومعین او قات میں فرض کی گئی ہے۔ اس آست میں اون سن نماز کا دکراہما لگہ ہوا ہے سکن دومہے مواقع بران اوقاست کو واضح لهود بربیان کرد باسے البتدان ا فزوات کے واکن وا وائو کی ننج ربر نہیں کی سے کیکن حفوم صلى تشرعليه وسلمى زيان مباك سيان كے صرودا ورمفاد برسان كرد بے گئے ہى -تماب الشركين من اوفات كاذكر مرابيهان مين ايك به آسين مي اكتب الفَّالُوحَ لِمُدْكُولِةِ الشَّهْسِ إِلَى عَسَقِ الْكَيْسِ سورج كَ **رُصل جائے سے ئے مردا مث ك**ى **بندا تك نما**ند " فالمُم كرف مِما بان مُعارِّف ابن عباس سع دوابت كى بسكر (ايدُلُولُةِ الشَّهْرِي) كَيْضَى بين ب سوریج وسط اسی است التصل ما مے بنظر کی نما نہ کے بیے وقت ہے۔ (الی عَسَقِ اللَّیْ لِی کے معنی بن دات ظاہر میوجائے بیمغرب کی نماز کے لیے وقت م اسی طرح تفرت ابن عمر سے مروی ہے کہ سودرج طرحل جانے کو دوکوک سمینے ہیں ابودائل نے فقر عجدالله بن مسعود سے روا بہت کی سے کہ غروب آفتاب کو دلوک کہتے ہیں۔ ابوعبدالرح ن سکی سے

بھی اسی قسم کی مروا بیت ہے۔

الدیکرجهاه کمتے بیں کہ جب ان تضارت نے دلوک کے دور معنی بیے ہیں ایک نوال آفتاب اور دور سے خوب ہیں ایک نوال آفتاب موجود ہے۔ اگر ہم بات نہ ہونی تو سریات اس بردلالت کرتی ہے کہ لفظ میں دونوں معنول کا انتہال موجود ہے۔ اگر ہم بات نہ ہونی تو تو ان سلف اس سے بھی بیرمعانی مراد متہ لیتے ۔ لغت میں دلوک کے معنی سورے کا میلان بالحقہ کا قیم کے معنی سورے کا میلان بالحقہ کا قیم کے اور کے بیری بھی میں ہورے کی صورت میں جھی ۔ بھی اس میں معلی ہے کہ معلی ہے کہ مولات کا ظاہر ہوجا اور فت میں انہیں ہوں کی انتہا اور اس کی معامی ہے اور میں بات واضح ہے کہ طہر کا دفت را مت کے طہور کے ساتھ فی میں برونا۔ متعلیٰ برونا۔ متعلیٰ برونا۔ متعلیٰ برونا۔ متعلیٰ برونا۔

تائیم اس کے با وجود زوال شمس کے معنی کا احتمال اپنی جگر با قی ہے اس لیے کہ زوال شمس سے دارل شمس سے دائیں۔ اس سے بہ شمس سے دائت کے طہوز تک ان نما زون طہر عمار و در نغرب کے ذفا ت بس اس سے بہ مفہوم ان فدس سے گا کہ زوال شمس سنے طہور لیل کس کسی نہ کسی نما ڈرکا دفت ضرور برکھا۔ اس طرح اس بین طہر بحصار و در نفر برک نما ذہیں داخل برجائیں گی۔ ا

اس میں بیھی انتقال ہے کہ اس مسعنا کی نما ذکا دفت مرا دکیا جائے کہ ویکہ غابت لعض دفعہ ما اس میں بیھی انتقال ہے کہ ویکہ غابت معنی دفعہ ما قبل کے دفعہ ما قبل کے دفعہ ما میں مافق تعنی کہ نہاں وضور سے بیے دھور نے کے کم میں داخل میں۔

اسی طرح فول باری سے اکھڑ تفتید ہے! . یہاں تک کرنم غسل کردی غسل نما کہ کہا ہے۔ کی شرط میں داخل ہے۔ اگر دلوک کوروال آفتا ب مے معنوں پر چھول کیا جائے تو اس میں میا زما ذیں آجا ئیں گئی۔

كيم فرطيا روق والتألف فيرى بنجرى نماني ساوراس طرح برابت بالخون نماني كاوفا

بنتستن بردكى . يبفهوم بالكل واضح سب اس بريه يات يجى دلالمت كرتى سيحدالله تعالى في سبح کی تماند کا انگ سے ذکریا ہے۔ کیونکس کی نمازاور ظہر کی نما زسمے درمیان ہو دفست ہے ده فرض تمارول سے فقات میں شامل نہیں ہے۔

اس بيدالله تعالى نع به داخيح فرما يا كذروالي شمس سع مع دوات كي ما ريج مك إن نمارد کا دقت ہے ہواس میں اواکی جاتی ہیں اور فیجر کا انگ مسے دکرکرے بیزنیا دیا کہ فیجرا ورظهر کے

دربیان وفت کا بونا صاریع ده نمانر کے فرات می داخل جی سے۔

اس کیے آیت میں براستال سے داس میں دو نس زوں کے اوق ا شاکا بیان مراد کیا جائے، اگر دلوک سے فروب مراد ہوگا نو آبیت دوتمازوں بعنی مغرب اور جب رکے کی نشاندی كرسطى ادلوك سي مغرب كما ود (وتُحَدُّ أَنَّ الْفَهْرِي سِي فَجِرِي - آميت بين بيهي انتمال مِي كم اس سے بانچوں تمازوں کے فرقات مراد لیے جائیں جدیا کرہے پہلے سال کائے ہیں۔

اس بي بيهي التمال سيكاس سيظهر مغرب ا ورفيم كداد قات مردبيد جامير، و ٥١س يي كنول بادى (إلى عُسَبِق اللَّيْسُ ل) من مع تُعَسِق اللَّيْسَ لَ مراد بين كَانْ عَالَى موجود سیدلینی رات کے ظاہر ہونے کے ساتھ تما تہ قائم کرد " بنس طرح بیزول باری سے (وکا

النَّاكُلُولاً مُوَالَهُ وَإِلَىٰ أَمُوالِكُونِ مِنْ مِع إموالهُ المُعَلَى مِلْدِيسَ مِ

اس صورت يس عسق الليل لعني لأت كاظهو مغرب كي نما ذكا وقت بيوكا-اس سيصالوة عمر لعبى عشاء كى نما زكا دقت مراد لين كى هي كمني كمش سے بيت نے مجابد سے الفول نے حفوت ابن عیاس سے روایت کی سے کائی فرمایا کہ نے: دکو لِ شمس سے عُسْق اللّب ل كاعرضدوه بوتا سع تبب سورج فرهل ماع ادر بير سلت بيلت عاوب بوجائ . في بركت بي كر مفرت ابن ستوركا قول سي: داواع شمس سع عسق اللب لك عرصه وه برته ماسب حبب سورج غروسب برجلت اوراس ميدين شفق كي رخي هي تتم بروجائي-محضرت ابن من وسے يريمي مردى سے كرايك دن جب سورج غروب بوكيا تو آئي في فرما يا : أي غست الديل "بنه" مفرت الوبرري سعموى سع كرنفس الليل كمعنى سوري اليب بیا ناسے۔

س*ى كافول سے كەغسى البيدل مغرب اورىشنا دى تمازىي بى - ابراسىم غنى كا قول سے* كر غستى الليل نمازعشاكا نام بيد ابو تع فرسيم دى بيركم غستى الليدل لصف شب كا المم ملک نے دوائربن لیحسین سے روابت کی ہے، اکھیں کسی تبانے الے نے حفرت ابن عباس سے بردوابت سنائی ہے کہ آب کہا کرنے فظے عسق اللّیل سے اورات کا اکمی بروجا تا اوراس کی تاریخ کا جھا بھا تا ہے۔ اس آبیت ہیں اوقا ت نما ترکے سلسلے میں برتم اختا لا مربود عرب کا مہم نسان سطور ہیں ذکر کیا ہے۔

تول بالری سے دافقیم الفلوظ طَد فی النّهار وَدُلُفًا مِنَ اللّیْلِ دن کے دونوں کنادوں اوردات کے کی مصول بی نماز قائم کرو) عمروبن من سے دطر فی النّها بی کفت الله ای کفت می اللّه ای کفت می اللّه ای کفت می اللّه کے اور دوسری سے طہرا ورعصری مما ذی مما دیں مراد بی اور (فَدُلْفًا مِنَ اللّه ہِنِ اللّه بِنِی اللّه بِنِی اللّه بِنِی اللّه بِنِی اللّه بِنِی اللّه بِنِی مراد بی اللّه بِنِی مراد بی الله بی مراد بی مراد بی الله بی مراد بی الله بی مراد بی الله بی مراد ب

یونس نعیس سے رکھ فی النگار) مے تعلق دوابت کی ہے کواس سے مراد فیجرا ورع مر کی نماذیں ہیں۔ لبیث نے انحکم سیے اورانھوں نے صفرت ابن عباسی سے ان کا بہ قول نقل کیا، سے کہ درج ذیل ہیت نما قریحے تمام اوقات کا اچا طریحے ہوئے ہیں۔

(کسیمان الله حین تشهون السری تسیم کروسیت اس می مغرب اورخناء کافتفات کا دکرسے (کرچین تقریب فوت اور سے تمہیم کرد) اس میں فجری نماز کا وقت ہے۔ (کیفیسٹیا دن کے آخری حصے میں) اس میں عصری نماز کا وقت مذکور ہے (کرچینی تقلم دوئی اور جیب نم دوہر میں داخل ہو) اس میں ظہری نماز کا وقت ندکور سیمے بھی استی می کی دواہر سے جی استی می کی دواہر سے دوہر میں داخل ہو کا اس میں ظہری نماز کا وقت ندکور سیمے بھی استی می کی دواہر سے دوہر میں داخل ہو کا اس میں ظہری نماز کا وقت ندکور سیمے بھی استی می کی دواہر سے دوہر میں داخل ہو کا اس میں ظہری نماز کا وقت می کور سیمے بھی استی میں کا دواہر سیمے۔

الورزين نے تفرت ابن عبائل سے دوایت کی ہے کہ تول باری (وَسَبِّح بِحُهُ دِکَبِّوَ وَمُولِ بِاری الْعَلَّوْعِ الْمُعْدِ وَبِ اور طلوع وغروب شمس سے پہلے لینے دب کی حمد کی اسلیم کو کا اللہ میں خوش نما زمراد ہے اور فرما یا کہ تول باری (وَسَبِّح بِحَدْدِ دَیّاکُ وَبُلُ کَلُوعِ وَمُولِ بِعَدِ دِیْکُوعِ وَمُولِ بِعَدِ دِیْکُوعِ وَمُولِ بِعَدِ دِیْکُوعِ وَمُولِ بِعَدِ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللللّهُ اللللّ

دری بالاتمام کیات میں تماندوں کے اقدات کا ذکرہے ، کین وتات کی ان میں تحدید نہیں گگئی ہے۔ صرف ایک متفام پر دلوک کا ذکر ہے جسے اس وفنت کی نمانہ کے لیے فت کی ابتدا توار دیا ہے۔ تروال ا در غروس، کما وقات سب کومعلومیں.

تول باری (دالی عَسِق اللَّیْ لِی بین لِیسے نفظ کے ساتھ دفت کی اتہا وکابیان ہمیں ہے جس میں کئی ممانی کا احتمال نہ ہوا ور قول باری (حیث تُقَسُّونی) ہے اگر مغرب کا داستہ مراد ہو تو سب کے بیس معلوم دقت مہو گا اسی طرح (تَقْسُونِی) ہے اس لیے کہ صبح کا دقت سب کے بیس معلوم وقت مہو گا اسی طرح (تَقْسُونِی) ہے اس لیے کہ صبح کا دقت سب کے بیس معلوم وقت کی تحدید برکوئی دلائت ہمیں ہے کہ میں براحتمال سے کہ طہرا و دع صرم اد مہد کیونکہ دن کا دسط زوال کیا دفت ہوئیہ ہوگا ہوں کا دسط زوال کا وقت ہوئیہ ہوگا ہوں کا دس کے دن کا ہو مصد بھی ایک طرف بائن او کہ بلائے گا اسی طرح اور کہنا اس سے عمر کا دفت مراد لب بہائے ، تطب مراد اور کہ بائن اور کہ بین درست ہے اس کیے کہ دن کا انتواج محد کہن اور کہنا ہوں کا ایک طرف بائن اور کہنا ہوں ہوں کا ایک وقت مراد مزاد لب بیا ہوں کے دور کا ایک اور اس کا ابتدائی مصد ہوتا ہے با انتہائی اور اور کی دوایت اس سے عمر کا دوست مراد لب بیا ۔ بیات ذرا لویں ہوں مواج دونوں تما دور کا وقات مراد سے بیا ۔ بیات درا لویں ہے کہن دور مواج ہوں کا دور سے میا انتہائی اور اور کے دور کی دوایت کی بیا ہوں کے دور کی میں ہے۔ بیا میں مواج کے دور کی دوایت مراد سے جور کی دوایت مراد سے عمر کے دور کی دوایت کی دور سے میں کے دور کا رہ میں مواج کے دور کی تمان مراد سے جور کی دوایت کی دور سے میا انتہائی دور کے دور کی دوایت کے مفہ میں کے دور کی دوایت کی دور سے کی دور سے کی دور سے کے دور کی دوایت کی دور سے کی دور سے کی دوایت کی دور سے کی دور سے کی دوایت کی دور سے کیا دور سے کی دور سے کی

آب بهبی دیجینے کہ طدف النوب بڑے کے اس حصے کو کہتے ہی ہوکنارے کے ساتھ منفسل ہونا ہے اور کیلیے سے وسط سے منفسل مصے موطرف نہیں کہا جانا ۔ مذکورہ باللا کیا ت نمازہ کی تعداد برکھی دلالت کرتی ہیں -

ا ور فول باری (حَاخِفُلُوا عَلَی الصَّلُوتِ وَالمَصَّلُونِ الْمُسْطَلِی بَما نَدِن ، خاص طوریر وسطی نماندی گلبداشت کری اس بردلالت کریا ہے کہ خوض نما دول کی فعدا دکا مجمع عطائق عدد ہے۔ کین کی خفت عدد بیں وسط نہیں ہوتا - محقور صلی الشرعلیہ وسلم سے نوا ترکے ساتھ دوایات منقول ہی ا درامرت نے آب ہے قول وقعل سے جس بات کی دوا بہت کی ہے وہ یہ ہے کہ باری خوض ہیں - معندویم سے دوامیت کی ہے کہ آپ کاس موقعہ بریجاس نماندوں کا حکم دیا گیا تھا بھرآپ بارتحالی علیہ وہم سے دوامیت کی ہے کہ آپ کاس موقعہ بریجاس نماندوں کا حکم دیا گیا تھا بھرآپ بارتحالی سے ان کی تعدا دیس تخفیف کی است عالم شف درجی دینے کہ بایخ نمازیں دہ کمیں۔
ہما اوے نز دبیب بیر صنورصلی الترعلیہ دسم کے اختیا دبیر موفوف فرض تھا کیونکہ کسی خوض میں بھرا ہونے کا موقعہ ملنے سے بہلے اس کا کسنے جا مز نہیں ہوتا۔ ہم کے صول انفقہ بی اس کے کی پوری وضاحت کی ہے مسلمانوں کے درمیا ان بایخ نماندوں کی فرضیت کے سلط بیس کوئی انتقال فی نہیں ہے۔

البتہ سلف کی ایک جماعت کا قول ہے کہ و تروابیب ہے۔ امام ابومنیفہ کا کھی ہی تول ہے۔ آب سے تردیب و تروابیب ہے۔ آب اسے تردیب و تروابیب کے تول ہے۔ آب سے تردیب و ترون میں ہے۔ آب سے تردیب و ترون میں ہے۔ آب سے تردیب و ترون میں ہے۔ آب سے توان میں ہوا ہے۔ اسلامات کی ترین مرتبے ہیں ہوا ہا سند منقول ہیں ہونماندوں کے دفات کی تحدید کرتی ہیں۔ ان میں معفی برتروامیت کا تفاق ہے۔ اور معفی سے وارد میں آباد کا اختراف سیے۔ وال میں معفی برتروامیت کا اتفاق ہے۔ اور معفی سے وارد میں ہونے اور میں ہونے اور میں ہونے اور میں ہونے ہونے ہونے کی میں آباد کا اختراف سیے۔

في نماز كاوقت

فی کی نمانے کے دفت کی انبدا میں سے مادی کا انتقلات نہیں ہے ،اس کی ابتدا فیر تانی لینی میں مادی کی سے مادی کی دوشتی انتقالات نہیں ہے ،اس کی ابتدا فیر تانی ہے مادی کی دوشتی انتقالی کی سے بہلی التیمی نے الدوشتان النہی سے بہلی التیمی نے الدوشتان النہی سے دوا بیت کی ہے کہ مفسور کی دولت عبداللہ بن سے دوا بیت کی ہے کہ مفسور کی دولت عبداللہ بن سے دوا بیت کی ہے کہ مفسور کی دولت علیہ دولم کا دوشا دہ ہے ۔

الليس الفيون لفول هكذا، وجمع كفه حتى يقول هكذا، ومداصبعب السربابتين فجراس طرح نبي بهوتى، بركهت بهومي آب ني مطهى يزركرلى بربب كركوس طرح نه بويما محرابيه كهته بوسك آب شي انگشت شها دست اوراس كى ساتھ والى انگلى دونوں كو كھيلاد با)

تیس بن طلق نے بنے والدسے دوایت کی ہے کہ اکید نے فرما یا اکلوا واشد بوا والا بھید تکوانساطع المصعد خکاوا واشد بوا حتی کی تی کیوش لکوالا حدد کھا وہ یو، اور محصیں انتی میں عمود اظام بر ہونے والی دوشنی کھراس ہے میں نہ دلسے، اس لیسے می کے طور پر کھا تا بینا بھاری دکھوٹنی کرافق برع وشا مرخی ظام رہوجائے،

سفیان نے عطام سے اکفول نے حضرت ابن عیاش سے دوابت کی ہے کہ صفول اللہ علیہ وہ میں اس میں میں کہ میں کہ میں اس علی اللہ علیہ وہ میں اس می

نافع بن جبیر نے مدیث موافیت میں مصورصلی اللہ علیہ دسم سے دوایت کی ہے۔ کی مصرت بجبرالی علیہ السلام سے آپ کو سبیت اللہ کے باس نمازیش ہوائی تھی تبہیے دن فجر کی نمانہ اس وقت برطهائی جب صبح روشن بهوکئی کقی اور نرونده دار کے بیاے کھانا پیتا ممنوع مبرگر با نفادید فجر کااول وقت نقا .

اس سے تعلق حفول ہی اللہ علیہ وسلم سے آوا ترکے ساتھ دوایات منفق ہی ورفقہاء امصا کھی اس بیتفق ہیں : جری نما نہ کا آخری وقت نم فقہا سے نزدیک طلوع آفتاب کے سے۔ ابن اقعاسم نے امام مالک سے نقل کیا ہے کہ صبح کی نما نہ کا ذفت وہ ہے جب اندھیا حجایا ہوا ہوا در بنتا رہے جھر طول کی شکل ہی نظرا رہے ہوں اوراس کا آخری وقت وہے جب میسے کی دوشنی جھیل جائے ۔

ا مام ما لک کے اس قول ہیں ہے احتمال ہے کہ تنا یہ آ ہے۔ نے منتحب وقت کا ڈکر کیا ہواور اسفا دیجنی دونشنی کھیں جانے کے لیعد تک تا خیر کو کر وہ سمجھا ہو۔ آب کا یہ فول اس بڑھول نہیں ہوسکنا کہ اگر کوئی شخص فجر کی نما نہ کی ادائیگی کومبیح کی دونشنی کیے ہی جانے کے بعد تک اور طلوع افتاب سے قبل مک موج کو دہے نواس کی نما زورت ہو جائے گی۔

معفرت عبدالله بن عرف نف فوره ملى الملاعلية وسلم سعدوا بيت كى بسع كما ب نے فرا يا ا اوقت الفجو مالو نظلع السف مس بجب كك طلوع انخاب منهوجا عَصْفِركا وفت باقى ديتا سعى «

أعش نے ایومالے سے الفوں نے تفرت الوہ فرج سے وانہ دوھوں لیس میں سے وائے کہ سے کا کیے نے فرمایا (ان للصالی فا اولا واشد کا وان اول وقت الفجد حین بطلع الفجد وان اخروقتها حدین تطلع المنتبس ۔

برنما نرکے دقت کا اول وائے ہوتا ہے فیجر کی نمانہ کے فت کا اول اس گھڑی ہوباہے جب فیجر کی نمانہ کے خوالوں سے میں اور جائے ہوئے ہو اس گھڑی ہوتا ہے جب سورج طلوع ہو جائے بی خواتا اس گھڑی ہوتا ہے جب سورج طلوع ہو جائے بی خواتا الم برنے ہوئے اللہ سے بیھی دواہت کی ہے کا کبید نے فوا یا (من احدا کے دکھتہ من صلاحالفہ دوائے جب شخص نے سو درج طلوع ہونے سے جبی فیجر کی ایک رکوت بالی فید اس نے گویا فیجر کی نمانہ بالی سفور میں اللہ علیہ دسلم نے فیجر کے دفت کے اس منفدار کو بالینے اللہ اس نے گویا فیجر کی نمانہ بالی سفور میں اللہ علیہ دسلم نے فیجر کے دفت کے اس منفدار کو بالینے اللہ موائے ہوئے کے اور دیا فتر گا اس وقت ما کو سے میاکہ ہوجا کے رہے بالغ ہوئے کے اور کا فراد دیا فتر گا ہوگئے کہ دھائے اللہ میں میں اس سے یہ بالنت نابیت ہوگئی کہ طلوع الدیکا فرمسلمان ہوجا کے تواسے فیجر کی نماز کا وقت باقی دہتا ہے۔

نظهركي نماز كاوفت

ظرر کے قت کی ابنداسوں کے فیصلے کے ساتھ ہوجاتی ہے۔ الی علم کا اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ الی علم کا اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے قول ہاری ہے (کا عیشیا کو ٹین تنظیم کوئے کا اور بعد نروال کھی اور طہر کے قت کھی) نیز فرما ہا واقیم الصّلاکۃ لِد کو اِسے اللّہ کہ کہ دوک سے نروال خمی اور اسے دونوں معانی کا ہم نے بہلے بیان کرویا ہے کہ دوک سے نروال شمس اور غروب شمس دونوں معانی کا احتمال ہے اور اسے دونوں معانی برجم دل کیا جا تا ہے۔ اس طرح ہے بیت اطہر در نور کی جا بہت اطہر در نور کا کھی اندوں کی ادائیگی کے تکم برشمن ہے۔ نیز اس میں دونوں نمازوں کے قت کی ابتدا کا کھی بیان ہے۔

سننت كى جهبت سي مفرت اين عياس يسفرت الدسفيرة الدسفيرة بعن المرافع الم

ظهری تمانداس وفت پرطهائی هی جب سورج دهل گیا تھا۔ان بی سے ایک روایت میں ابندا کا نفط بھی سفای اللہ میں ابندا کا نفط بھی سفندول ہے اکا نفط بھی سفندول ہے۔ اللہ وقت النظھ و افراد اللہ اللہ میں انداز اللہ اللہ میں انداز اللہ اللہ میں اور اللہ میں اس سے وقت کی ایتدا اس کھڑی ہوتی ہے جب سورج طرح کی ایتدا اس کھڑی ہوتی ہے جب سورج طرح کی ایتدا اس کھڑی ہوتی ہے جب سورج طرح کی ایتدا اس کھڑی ہوتی ہے جب سورج طرح کی ایتدا اس کھڑی ہوتی ہے جب سورج طرح کی ایتدا اس کھڑی ہوتی ہے جب سورج طرح کی ایتدا اس کھڑی ہوتی ہے جب سورج طرح کی ایتدا اس کھڑی ہوتی ہے جب سورج طرح کی ایتدا اس کھڑی ہوتی ہے جب سورج طرح کی ایتدا اس کھڑی ہوتی ہے جب سورج طرح کی ایتدا اس کھڑی ہوتی ہے جب سورج طرح کی ایتدا اس کھڑی ہوتی ہے جب سورج طرح کی ایتدا کی میں میں کی میں کی میں کی کا تعدا کی کا تعدا کی کا تعدا کی کی کا تعدا کی

یمشہورا ما دبت ہیں عوالت سے بچنے کے بیے ہیں نیان کی اسا نیدا وران کے افاظ کا ذکر نرک کردیا ہے۔ اس طرح ظہر کے وقت کی انداکتا ب وسنت اوراتفاق امن کی جہت سے معلوم وشعین ہے۔ اس کے انورونٹ کے با رسے میں فقہاء کے ابیل فنلاف الم کے ہے۔

امام الدخييفه سياس باركيس تين رط بانت بي - ايب رواميت كيم طابق برجيز كا سابیاس کے دویجندسے کم ہو۔ دوہری دوابیت کے مرجب سرچیز کا سابیاس کے فتل ہوجائے یص بن زیادی دوابت سے تیسری دوامیت بیں سے کہ ہر بیرکا سا بداس کے دویز در برا سے یکتب اصول کی روایت سے.

المم الويرسف، المام محرو تدفر من بين نبياد ومن بن صالح اسفيان توري ورامام نشاقعي كا فول سيك كربر سيركاسابراس كيفنل بويائد.

المام الكسيسي منقول سے كنظر ورعم كا وقت غروب شمس تك دينا سے :طرك آخردقت کے بارسے بیں جولوگ سایسے دوسی رمیدنے کے قائل ہیں ان کی طرف سے ظاہر قول بادى (أفِيم الصَّلُولَةُ كَلَوَ فِي النَّهُ الِي سع اسْتَلِال كِيا كِيا كِيا بِسع.

یہ آیت دونتل تعبی دویندرسابہ برجانے سے لعدعصری نمازی ادائیگی کی تقتضی ہے۔ اس لیے کہ وقت جس فدر غروب آفتا ب سے قریب ہوتا جائے گا اسی فدر اس برطرف کے اسم كا اطلاق اولى بوتا جائے كا اور جب عصر كا وقت متلين سے شروع بوگا توا سے باقبل كا وفت ظهرى نمانكا وقت مركاكيونكماعش ني أبيصالح سب ، الفول في حفرت الومريش، سيادوالفول نصفوصل الترعليه وسلم سعدوابت كى سيك كماب نع فرابا:

رات اول وقت انظهر حين تزول الشيس واخر وقتها حين دخل وقت العصر ظهرك وتن كا بندازوال شمس كے ساتھ بہونى بنے وراس كا اخروفت وہ ہونا سے جب عصركا وقت آمامي

فول بارى الحِيم الصَّالُومَ لِيُدَكُو لِهِ النَّنْكُسِ إلى عَسْفِ اللَّهَ فِي اللَّهِ فِي اللَّهِ فِي اس قول کے حق میں دلیل بیش کی جاسکنی ہے ہم نے گر شتہ سطور میں بیان کردیا سے کدوک کے سم میں سورج فیصلنے سے عنی کا بھی استمال سے ۔ اگر اس سے ببی معنی مراد ہوں نوط ہرفول باری غروب بشمس مك وقت كامتدا د كامنفتضي بوكا.

تهائهم بيريانت نايت بويكي سي كمثلين كے بعد ظهر کا وقت باقی نهيب ريتا اس ليے ظاہر أيتكى نايرشين كك طهرك وفت كاثبوت واجب بتوكيا سننت كي برت ساس ۔ فول کے حق بیں حضرت این عمرہ کی روابیت سے استدلال کیا جا سکتا ہے۔

تصرت ابن عمر فی مصور می الله علیه وسلم سے دوا بیت کی سے کرا سیانے فرا باً : تم سے م

گزرجانے دالی امتنول کی مزنول کے مقابلے میں تھا ای مرت اتنی ہے جتنی عصری نماز سے ہے۔ سر غروب تناب سمے درمیا فی عرصے کی مرت سے۔

متھادی اوز فم سے پہلے گزدہ کا فی دوائل کتا ب امتوں کی مثمال اس شخص کی طرح ہے جس نے کچھٹر دود کو اٹے ہیں ہوسے سے اس سنے ان مزدوں سے کہا کہ فم میں سے کون ہیں ہوسے سے کے کر دو ہیر کا کہ ایک آرما کی اہریت برکام کرسے کا جہود ہوں سے کہا دھا کی اہریت برکام کرسے کا جہود ہوں سے کا دھا کی اہریت برکام کرسے کا جہود ہوں سواس عرصے ہیں کام کرشے کا موقعہ ملا۔

کیراس شخص نے بہ کہا کہ دوہ ہر سے مے کرعمر نک ایک قیرا طرکی ابورت برکام کی نے کے کے عمر ایک قیرا طرکی ابورت برکام کی نے کے کے کوئ تیا ایسے ہوئے کا کر اسے اے کر میں ایک ہوئے کے کہا میں کا موقعہ دیا گیا۔ کیراس نے کے کہا کہ میں ایسے کے کہا کہ میں کا کہ میں کا کہ میں کہا ہے کہ میں کہا ہے کہ کہا ہے کہا ہے کہا ہے کہا ہے کہ کہا ہے کہا ہ

اس بربہودونسا دی خفین کے بوگئے اور اس تعقی سے کہنے لگے کہا رہے کام کی ہر ندیا دہ مکین مردوری کم سے اس برائی خفین کے بہارے کام کی ہر ندیا دہ مکین مزدوری کم سے اس برائی خفی سے بوجی ہے۔ بہ تیا دہمی دوری کم سے کام کی کوئی کی گئی سیے کے انہوں سنے نفی میں اس کا بواہد دیا ۔ وہ شخص کہنے لگا '' یہ میری مہرا جی اور میرا دفار سے میں سے بیا ہوں دسے دول''۔

ہما ہے۔ دی سے بیلے گزیرے ہے ابی امتول کی مدّول سے دلائٹ کورہی ہے۔ ایک توبیکا بیٹ نے خوا یا لیا تھے ہے۔ ایک توبیک ہے تابی ہے تبنی معظم بنا کی مدّول سے متعلی بنا ہے تابی ہے تبنی معظم کی مدت ہے۔ ایک توبیک کے درمیانی عرصے کی مدت ہے۔ ایک نیا د کے درمیانی عرصے کی مدت ہے۔ ایک نیا د کے دومیانی عرصے کی مدت ہے۔ ایک میں مدت کے تھی مربونے کی خبردی ہے۔

ایک دوابیت کے مطابی آب کا ارشا دیے دلیونت انا والساعت کے کھاتیں، دھیے بسین السباب و والساعت کے میری بیشت اس وفت ہوئی سبب قبامت آنے ہیں اتنی مرت رہانی میری بیشت اس وفت ہوئے آپ نے اگشت شہادت اور درمبانی انگلی کو مکھا کہ دیا ہ

ایک روایت بین بسے (کما بین هفتاه دور اس انگلی اور اس انگلی بی فرق بسے) آئی نے سے سر روایت بین براطلاع دی سے کردنیا کی مدت کا بور مصدباقی مره گیا ہے دواس فدر سے سن فاریشها دت کی انگلی درمیا فی انگلی سے جھید کی سے ۔ برمارت دنیا کی پوری مرت سے سانویں مصلے کی ادھی بینی کم تنتی ہے۔

سیب تفیورسی النزعلیہ دسلم نے ہم سے بہلی امتوں کی مذبوں کے مقابلے بین ہماری مذب کواس کے تعابلے بین ہماری مذب کواس کے قصیر بہر نے کے کھا طریسے عمر کے وقت کے ساتھ تشبیبہ دی تواس سے بربات تابت بہرگئی کا بیک مثل برعمر کا وقت متر دع تہدیں ہوتا کیونکہ اگر بہا بیسا ہمونا توام سے مسلمہ کو سلنے دالی مدت حدیث بین بیان شدہ مدت سے زیادہ ہوتی۔

یرسیزاس بردلالت کرتی ہے کہ عصر کا وقت مثلین کے لیدنٹردع ہوتا ہے۔ ندکورہ بالا طوبل صریت سے استدلال کی دوسری وجربہ ہے کہ حضورصلی لٹریلیہ وسلم نمیا و قات ذرکورہ بیں ہا دسے اور بہود و فصاری کے عمل کی مذتوں کو ایک مثال کے ذریعے واضح فرما یا ہے نبز یہ تبایا کہ مہود و فصاری نا دامن ہو کر کہنے گے کہ ہا دسے می اورکام کی مدت زیادہ طویل ہے لیکن ہادی اجرت نستا کہ ہے۔

اس برعرده کی دوایمن دلالت کرنی ہے جوانھوں نے دنتی بنے انھوں نے دنتی سعود سے ، انھوں نے ایسے دوالد سے ادراکھوں نے حضور مسالی لٹرعلیہ وسلم سے دوایمت کی ہے کہ حفرت ہیں گئی وہر کا دوسر دوایمت کی ہے کہ حفرت ہیں گئی دوسر دوایمت کی ہے کہ حفولت ہیں گئی دوسر دان آب کے باس اس وفت اس مے جیا ہے ہیں اس کے ایک منتل ہوگیا تھا ، اکھوں نے ایپ سے الحقول خواری نماز بھر صفے کے لیے ہیا ۔

اس روایت میں آپ نے برنیایا کہ صفرت جبریل ایک انٹی کے بعدائے نفے اور اس کوظہر کی نما نہ پڑسفے کے لیے کہا تھا۔ اگر ایک مثل کے بعد کا وفت عصر کا وقت ہو ا توظہر کی نما زاسینے دفت سے موجم قرار باتی ،

اگذیبه که جاسکی محفرت این عباسی محفرت جایش و در حفرت ابرسی کی دوابتوں میں موان محفرت ابرسی کی دوابتوں میں موان محفرت ابرسی کی دوابتوں میں موان محفرات نے حفورت بحریل کی اقتدا میں ہیں گا ہیں نے حفرات جریل کی اقتدا میں ہیں ہے دو دعور کی نما نواس وقت بیٹے حقی جو بہتے کہ جریج برکا سا بیا کی مانداس وقت بیٹے حقی حمل وقت منز وع مہویا ہے۔ اس

اس کے بواب بی کہا جلے گاکہ تھ دان بین کی دوایت کے مطاباتی تھ دوایا ہے۔
علیہ دسم نے بریت المند کے درواز سے کے فریعہ اصفرت بہریل کی اما منت کے تنعلق تبا با ہے
یہ واقعہ ہجرت سے پہلے کا ہے۔ اس روا برت ہیں یہ ذکر ہے کہ ایپ نے دوسرے دن طہری تمانی اس وفت بڑھی تقی جب کھڑی ہیں ہے دوسرے دن طہری تمانی اس وفت بڑھی تقی جب کھڑی ہیں کے دونوں دنوں ہیں بڑھی جا نے والی ظہرا درع مے کی تماندوں کا ایک ہی وقت تھا۔
کردونوں دنوں ہیں بڑھی جا نے والی ظہرا درع مے کی تماندوں کا ایک ہی وقت تھا۔

اگریبہ کہا جائے کہ آپ کی مراداس سے بیٹی کہ عمر کے وقت کی ابتداء گذشتہ دن ظہر کی تمانہ سے فراغ ت سے دفت ہوئی تھی تواس سے بچاب ہیں یہ کہا جائے گا کہ صفرت ابن سوڈ کی دوایت ہیں ہے کہ صفرت ابن سوڈ کی دوایت ہیں ہے کہ صفرت ہوئی تھی تواس سے بچائے دن اس دفت آئے نفخ حب ہر جیز کاسا ہم ایک مثل بڑوگیا اور الفوں نے صفور جیلی لئے علیہ وسلم کو عمر کی نما ذیا حصف کے لیے کہا تھا۔

کھر صفرت ہجر بائی دوسرے دن اس دفت آئے مقے جب ہر چیز کا سایہ ابنی مثل سوگیا تھا اور انفوں نے ہے ہو کہا تھا کی میں خوری اس دوایت ہم کی اس مقال کے بیا تھا اس دوایت کے مطابق آئی میں خوری تھی کے مصفرت ہجر بائی کا آئی کے بیا مقال اور زنماذ کے لیے کہنا ایک مثل کے بعد و قوع مذہ سروا تھا۔

ایک مثل کے بعد و قوع مذہ سروا تھا۔

یه باسدان توگول کی تا دیل کوما قط کردیتی سے حضوں نے اس کا وہ مفہ میان کیا ہے مصرت کا ذکر معترف میان کیا ہے مصرت کا ذکر معترف محضوں نے کیا ہے۔ ایک طرف جب بات اس طرح تفقی اور دومری طرف محضرت عبد کا کہ میں عرف اور مصرت الوہر کڑے کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دوایت کرا ہے نے فرایا اور تقت العصد فلم کا وقت جب کر عصر کا وقت نہ ہوجائے باقی و نت جب کر عصر کا وقت نہ ہوجائے باقی و نتیا ہے کہ ایک اسے دوایت ہے کہ ایک التقادیم کا التقادیم کا اسے دوایت ہے کہ ایس نے فرایا (التقادیم علی میں دوایت ہے کہ ایس کے ایک التحادیم کا التقادیم کا اسے دوایت ہے کہ ایس کے ایک التقادیم کا التقادیم کا التقادیم کا التقادیم کا التقادیم کا التقادیم کا التقادیم کے التحادیم کا التقادیم کا التقادیم کا التقادیم کا کہ کا کہ کا کہ کا کرنے کے ایک کا کہ کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کہ کا کہ کہ کا کہ کو کا کہ کہ کا کہ کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کہ کا کہ کہ کا کہ کا کہ کا کہ کر کے کا کہ کی کہ کا کہ

نیزیر بھرت سے بہلے کی بات ہے۔ علادہ اذیں اگران روا بنول میں مرکورہ بات کا عکم باقی اون تا بنت کی رہنا تو یہ ضروری بنو ماکھ اخریس کیا جانے والاعمل بہلے می رہنا تو یہ ضروری بنو ماکھ اخریس کیا جاتا وہ تابت رہنا بہنومس کیا جاتا وہ تابت رہنا بہنومس کیا جاتا ہو تابت رہنا بہنومس کی بازوالا عمل یہ خفا کراکی سے دون طہری تماز ایک مثل کے بعد بڑھی تھی ا دربیریات اس امری مقتضی ہے کہ ایک بندی کا دفت اظہری قاند ایک مقتضی ہے کہ ایک بندی کا دفت نظری وفت بنوتا ہے۔

اسی طرح سنیمان بن بربده کی روایت سے بھا کھول نے اپنے والدسے اور اکھول نے معدوسی انٹر علیہ وسے اور اکھول نے حقوق میں انٹر علیہ وسلم سنے نقل کی ہے کہ آپ نے پہلے روز عصری نمازاس وفت بڑھی کھی جب کرسورج سفیدا ورباند رفتا ہربات اس شخص سمے تتعلق نہیں کہی جاسکتی جس نے عصری نماز ایک مثل میر بڑھی برو۔

سفرت ابن مسؤد کی دوابت میں برجی مکورسے کا بیت بہاد و دعمری تمازاس وقت فیر صیفتی جبکہ سورج سفیدا ور مبند کفا ابعنی سورج کی بدری سیکسد با فی تقی اس دوابت کوزیری کے علی القدر دفقار نے عروہ سینقل کیا ہے۔ ان بی امام مالک، لیدن بشعبب اور معمرونی و فنام میں .

استابونب نے عتبہ سے ، اکھوں نے ابو کبون عمروبن سے اور کھوں نے عرف سے بھا کہ کا کہا ہے ہے ۔ اس بین عرف میں اندا نہ سے بیان کیا ہے ہے ہے ہم نے سالتے کی مفادروں کو تقریبا اسی اندا نہ سے بیان کیا ہے ہے ہی ۔ اس طرح سے رہن ابن سنٹی کے کہ مدین ان دوصور توں میں رہایت کی گئی ہے ۔

ابک کے ندر برجیزکا سامیا کے معفرت بھری اس دفت آئے تھے جب ہرجیزکا سامیا کی۔ مثل ہوگیا تھا۔ انفوں نے مفدوس الٹن علیہ وسلم سے ظہری نما ریٹے سنے کے لیے کہا تھا ، دوسرے دن اس دفت آئے تھے جب ہرجیزکا سابیر دومتل ہوگیا تھا اور کھرا تھوں نے آب سے عمر کی نما ڈیٹے سے لیے کہا تھا۔

غروہ سے روابت کرچہ دہری کی صدیت بیں سائے کی مقدار کا حکم نہیں ہے۔ اس ہیں یہ جہرہ ہے۔ اس ہیں یہ حکم میں کہ کہر ہے کہ اور اس میں اس کے کہ سے کہ اس میں اس کی میں میں کہر ہے کہ اور اس میں اس کی میں کہ کہر ہے کہ اور اس میں نہر کی کھنی . زردی پیدا نہیں ہوئی کھنی .

عصری تعجیل کے فاکیبن نے اپنے اسے میں ہوت سی دوا بات منفول ہیں اکیا۔ شکی کے فاکیبن نے اپنے فول کے قاکیبن نے اپنے فول کے تقال سے بی است بھی استدلال کیا ہے۔ بیکن ال دوا یا ت بین دونوں احتمالات مدیو دیں بعین ان مفرات سے مسلک کی یا ت بھی موجود ہے اور جو صفرات اس مسک کے فائل نہیں ہیں ان کے حق میں بھی احتمال موجود ہے۔

اس کیے اکیہ مثل کے انبات کے بیے ان جدیں دوایات کو دہر کی کے طور پر بیش نہیں اسکے اس کی کے طور پر بیش نہیں اسکتی ان کیا جا سکتا کیو نکوس دلیل میں دونوں استمالات موجود ہوں وہ جست اور سند نہیں ہن سکتی ان میں سے ایک سفاری نماز بیٹے ہوا دیسے اور اس سے ایک سفاری نماز بیٹے ہوا دیسے اور اس سے ایک بعد عوالی کی طوف کوئی جانے اللہ کی مجالا جاتا تو دیکھنا کوان گوگوں نے ایمی تک عمری مماز ادا نہیں کی ہے۔

نبری کا قول سے کہ توالی دو تین میں کے فاصلے پر واقع سے ۱۰ بور اُقاللبنی نے اوارولی سے دوایت کی سے دہ کہتے ہیں کہ ہیں حضور صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں عصر کی نماز لیر ختا اور کھی غرد سے اُنتا ہے۔ سے قبل دوالحالیف پہنچ جاتا ۔

اسامرین زیرکی دوایمت بین به یوایفول نے ذیبرتی سے نقل کی ہے۔ انھوں نے عروہ سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے عروہ سے اورایھوں نے اپنے والد سے پہنے دوالد سے پہنے والد سے پہنے دوالہ سے کا میں ہوئے ہوئے کے میں اور انھوں نے این میں موجد دیروتی ، نمازد سے نوارغ ہوکرایک شخص خروب اس نقاب سے پہلے جھمیاں خرکے دولی لیف موجد دیروتی ، نمازد سے نوارغ ہوکرایک شخص خروب اس نقاب سے پہلے جھمیاں خرکے دولی لیف پہنے ہوا نا تھا ،

ع بعد المعالم المعالم

هر در جاتے جیب سورج انھی ان کے مجر سے میں ہونا لیعنی مجر سے میں انھی دھویے ہموجود ہوتی اور سایہ برگر نا نتروع نہیں ہموتا - ایک روا بیت میں حضرت عالمت کے الفاظ ہم کے انھی سایہ وابیس نہیں ہوتا -

الونگرچهاص کمنے ہیں کوان روایات ہیں عمر کے فت کی تحدید کے بارے ہیں کوئی ذکر موجود نہیں سبے - ان روایا سب سوالی مدینہا و رزد والحکیف کس سفر کا بحود کر ہے اس سے وقت کی سی تنعیان منقدار میروفوت نہیں ہوسکتا ہے ہو کر سفریں مبتن وفت گگتا ہے اس کا انحصا نیز رفتاری اور سست رفتا رہی برمہو تا ہے۔

بهارے شیخ الوالحن رحم التر صفور کے دشا در ابدد وا بالظهد فان شدة الحد من فیج جهنم، ظهر و فقط الرسے بیٹر هو کیونکر کری کی شارت در اصل جہنم کی مظراس وواس کا بوش ہے سے بیان مذلال کرنے تھے کہ مثل کے لین طیر کا وقت ہوتا ہے .

سیوکلبرادلعنی طفیداکردنیا ایک شک وفت نهیں ہونا ملکه گرمیوں مین نیش کی انتہا اس دفت ہوتی ہے جب ہرچیر کا سا برا میک شنل ہوتا ہے۔ ہولوگ ایک شن سے خائل ہیں وہ ا اس بات کا جواب بول دیتے ہیں کہ صفید رصائی کشرعلیہ دسلم روال کے لیکر دو بہر کی گرحی میں طہر کی نما ذا دا کرتے گئے۔ اس وفت سائے اصلی ہمت ہونا ہے۔

جنائج جاعت کی مورن بیر این صحائب آرام کو دھوب بیر کھڑا ہونا ہڑتا اور لیعض کو دھوب بیر کھڑا ہونا ہڑتا اور لیعض کو دھوب سے بالکا ذریب کھڑا ہونا ہؤتا ۔ محفرت نویا رش کا بھی ہیں فول ہے کرہم نے حفود صلی الشرعیب وسلم دھوب کی تیزی کی فندکا بیت کی لیکن آب نے ہماری نشکا بیت دور نہیں کی کھر فرایا (ابودوا بالظہر) آب نے لوگوں نوطری نماز ہر رہینر کے سامے کے بیر طے جانے کے بعد بھرجنے کا کا کھ دیا ۔

لبحادگ ایک مثل کے فاکر ہیں ان کے نزدیک ابراد کا بہی مفہ میں ہے۔ علیہ دستمر نے درج بالا حدسن میں نوگول کو دیا تھا۔

اما کم مالک سے بوبات مروی ہے کہ ظہراً درعمرکا وقت غروب آفتا ہے کہ رہتا ہے
اس کی مرد بدان تمام روایات سے بونی ہے کہ ظہراً وقانت تمازے سلسلے میں مروی ہی اس بے
کہ حفرت ابن عباس محفوت ابن مسعود، محفرت بجابر محفوت الوسٹی ا ورحفرت ابورسی اللہ علیہ وسلم نے دونوں وتوں میں تمازیں ا ول اورانو

و فتول میں ادائی تقیس۔

آب نے ابوقن وہ کی روایت میں فرما بلہ التقدیط علیٰ من لدید الصلوۃ حتی یعب التقدیط علیٰ من لدید الصلوۃ حتی یعب فرما المحدی اس میں تو کی انتقلاف نہیں ہے کہ سی عدر کے بغیرا گرکو کی شخص ظہر کی نازنہ میں میر سے کا حتی کر عصر کا وقدت داخل ہوجائے تو دہ مفرط بینی کو تا ہی کرنے والا کہلائے گا۔

اس سے بیریات تا بت ہوئی کوظہر کے لیے خصوص وقت ہے اور اسی طرح عور کے لیے خصوص وقت ہے اور اسی طرح عور کے لیے کھی ، اور بیرائیب کے لیے خصوص وقت دو ہر ہے کے فقت سے ختالف اور الگ ہے اور الگ ہے اور دولوں تھا رول بینی ظہرا ور وصر کے اوقات دو نوں نماز وں لیمنی ظہرا وروس کے اوقات دونوں نماز وں لیمنی ظہرا وروس کے اوقات بی عصر اوقات ہوئے تو پھر اس بات کا ہوا زیرو تا کو ایک شخص کسی عدر کے بنی خور کے وقت بی عصر کی نماز کھی اور اکر ہے۔

حب طهراً ورعصری ایک سانها دائیگی کے بیے صرف میں این عرفات کوخصوصیت عامل سبسا دراس کے سواسی عذر کے بغیران دونون نماندول کواکھا کو نمے عدم ہوا زبربسب کا اتفاق سبت توہیاس یات کی دلیل ہے کہ ان دونوں ہیں سے مہرنمازلینے وقت کے ساتھ مخصوص اور دوسر سے سے الگ ہے۔

اً راس مسكك من قائلين قول بارى (اَخِيم الصَّلَوْتَة لِيدُ تُولِ الشَّمْسِ إلى عَسْسِي اللَّيْمِ السَّ

اس بنا پراستدلال کریں محددلوک نوالی آفتاب کا نام سے اولاس طرح زوال آفتاب سے ہے کوغروسی تقالب تک ساما وقت طہری نما ندسے بیے ہے کیونکہ غسبق لاکٹیل کے معنی غروب اقتاب کے ہم جیباکرسلف کی ایک جماعت سے مردی ہے .

اس کے بواب میں کہا جائے گا کہ ظاہر آبیت اُس کی مرفی تقنی ہے کہ زوالشمس سے لے کر غَسَق الْلَیْن کمک سی تمانہ ظہری ادائیگی کیا باست ہوتی جا ہیے۔ سکیر سب کا اس براتفاق ہے کہ است میں برمراد نہیں ہے۔ اور برگرسی شخص کو نہ وال شمس سے دانت پڑنے تک ظہری ادائیگی کے سلسلے میں اختیا رہیں دیا گیا ہے۔

اس سے بہ بات نابت ہوئی کا بت ہی مرادکوئی اور نماز بھی سے سے کی اوائیگی اس دوران کی جائے گی وہ نما نہ با توعمری نماز ہوگی یا مغرب کی ۔ کیکن مغرب کی نماز مراد لینا آیت کے مغول کے نمیا دہ فریب اور تماسی ہوگا کیونکہ اس کا وقت عسق الدیل کے ساتھ منفسل بوتا ہے جی کا مفہوم تا رہے کا اکھا ہوجا ناہیے۔

اس طرح تدنیب کلام به به گی سورج فی صلنے کے دفت نماز قائم کروا در دات کی تاریکی است می نماز قائم کروئی است ختاف به گیا در کیماند به بی نماز قائم کروئی اس صوریت بین به دوسری نماز به بی نماز سے ختاف به گیا در است بین است مین ایک بخی دلائمت با تی بنین رہے گی کہ ظہر کا وقت نعروب افتات کی ہے۔ دہ امام شافعی نے بی ایک بہلو سے اس مفہ و کے اندوا مام الک کی موافقات کی ہے۔ دہ اس طرح کہ امام شافعی کا قول سے کہ بوشفون عروب شمس سے پہلے مسلمان بروجا کے گااس برطم کے اداری بالغ بروئے تواس کی ادائیگی کھی لازم بروجا مے گا۔ اگر ما تقدیم جن سے پاک بروجا میے ادر بی بالغ بروئے تواس کا بھی بہی میکی سے بالغ بروئے تواس

ا مام شافعی نیاس سیسی بر بر و نف نفت باریب سے کر دوال آفتاب سے بے کرغر دب افتاب ناک اگری طہر کے نما انسالے میں سی کو اختیا نہیں دیا جاتا اوراس طرح اختیار کا وقت فرور سیساس بیدا مام نما نعی کے مسلال وراسول کے بہت بنتا لیکن فرور رست اور مند کی اوقت فرور سیساس بیدا مام نما نعی در سست برتی ہے۔ مطابق سفا ور بیا ری دغیرہ کی حالت میں ان دونوں نما ذول کی اطفی اوا بھی در سست برتی ہے۔ مثلاً ظہر کو عصر کے وقت مک موجود سے ماعوم میں بھیل کرتے بوسے ظہر کے وقت میں اسیادا کر موجود کے دفت میں اسیادا میں بوجائے۔ کر اسی لیدا مام شافعی نے فرور ت اور غدر کی حالت میں نہ دوالی آفتا ہے۔ سے کے کہ غروب

آفنات کے خت کوان دونوں تماندول کے بیے دقت قراد دیا ہے۔

اگرامام شافعی کا برا عقبار دربست ہے نواس سے ان پریہ بات لازم آتی ہے کہ اگریسی عوریت کو طہر کے اس برطہرا در رعصر عوریت کو طہر کے اول دقت میں حیویت موریت موریت کا دریوں کا زیس لازم میروں کی حین طرح معصر کے آخری وقت میں حیض سے باک ہونے کی صوریت

سي اس برب دونول مازس لازم بروحاتي تقيي .

سی عورد وزن نماندوں کا استی اول دقت میں حیض آگیا تھا اسے اتنا دقت نوبل گیا تھا کہ وہ ظہراور
عورد وزن نماندوں کا استی اول دقت میں حیض آگیا تھا اسے اتنا دقت نوبل گیا تھا کہ وہ ظہراور
کی دونین میں دونوں نماندیں لازم ہو جانی جا ہیں تھیں جب کہ کوئی جی اس کا قائل بنیں ہے۔
اس سے سے با شت نابت بہوگئی کہ تمام مالتوں کے اندرعمر کا وقت ظہر کے قت سے
انگ اور شخت نے ۔ نیز یہ کہ اگر کوئی شخص عمر کا وقت یا لے تواس پر ظہر کی تمازلاند میں برقی جو تی جو تی جو قت با سے خار کے وقت نامل ہوا ہے۔ والتدا علم ر

عصري ما ركاووت

ابوبکریصاص مجنے ہیں کہ ہمان مک عصری ابتداکا تعلق ہے نوطہ کا وفنت کی جانے کے ساتھ ہی اس کا وفت نکل جانے کے ساتھ ہی اس کا وفت تئروع ہوجا ناہے۔ طہر کے قت کے نوج بیں انمؤکر ام کے مابین اختلاف لائے کا ہم نے گزشتہ سطور میں ذکر کر دیا ہے اس بیے عصر کے وفت می ابتدا کے میں انتخار کھا جائے۔

تاہم فقہاء کے قوال میں ضیح فول یہ ہے کہ طہار دیوھ کے دفتوں کے درمیان ان کے سول کسی اورنما ذرکے دفت کا داسطہ نہیں ہے۔ امام البرخیبفہ سے بہٹنا ذروا بہت ہیں کہ طہر کا انٹری وفت وہ ہے جیب ہرچیز کا سابیاس بیز کی قامت کے دوجینہ سے کچھکم ہوا درعمر کا کاا ول وفت وہ ہے کہ جب سابہ دوجینہ ہوجائے۔

بردهابیت ان آن در کے بھی خلاف ہے جواس طرف دا بہنا کی کرتی ہیں کہ جب کے عمر کا وقت نراس کا وقت بہن کہ جب کا وقت معظم کا وقت الدہم کئیرہ سے مردی کا وقت الدہم کئیرہ سے مردی کے معلی کا در تنا دہے (و کا محدد قب النظام کا ارشا دہے (و کا اخدد قب النظام کا در شال وقت العمل کا النظام کا در تنا دیا ہے العمل کا در قب النظام کا در قب العمل کا در قب النظام کی در قب العمل کا در قب کا در قب العمل کا در قب العمل کا در قب العمل کا در قب کا در

انوناده کی مدین میں مفور صلی الترعلیہ وسلم کا بوایشا دِمنقول ہواہی اس کا مقدم بیہ سے کہ نماز میں تفریط اور کو تاہی بیہ سے کرا بیٹ خص سسی نماذکی اوائیگی سے بغیر بیٹھا ہے بہان کے دومری نماز کا وقت ہم جائے۔

ا ما م ا بوخییفه کا صبحے یا تو تمثلین ہے یا ایک مثنل ہے نیز بیر کہ عصر کا دفت واخل ہو ۔ ہی ظہر کا وقت ٹکل ما" نا ہیے۔

تقهاء امصار کااس برانفان سے دعمر کا انوی وفن غروب افتاب سے دیعفن

تصارت کا قول سیے دعوم کا آخری دفت وہ ہوتا ہے سے سیب مسورج میں در دی ہے ان کا استدلال اس مدین سے ہے ہی مفور میں لائر علیہ دسلم نے غروب آفتاب سے وفت تما قر مرصف سے نبع ذیا باسے۔

الديكر جهاص كن يمني مرغروب أفناب عصرى نما دكا أخرى وقت بمزياب اس كى دليل حفى ومن الشهى مكانها وليل حفى ومن الشهى وسلم كا بدا در شاوب المرب المن المعلى وسلم كا بدا در شاوب المرب ال

سربیلے پہلے عصری ایک موقعہ مل موقعہ مل میلے ہیں عصری ایک رکعت پڑھنے کا موقعہ مل جلئے الدُکو بالسے بوری نماز بڑھنے کا موقعہ مل کہا) با ارتنا داس بردیا است کرنا ہے کہ غروب افتا ب مک عمر کا وقت باقی رمتماہے۔

اگرکوکی تنخص اس سلسلے بیں حفرت عیدادلترین عرفه اور پیمفرت ابوہ رقبی کی اس دوایت سے استدلال کرسے کہ حضود صلی دلئے علیہ وسلم نے فرما با (احدوقت العصر حین تصدف الشہرس عصرکا آخروقت وہ سے جب سودرج زرد بہو جائے

تواس کے بچا سے بی کہا جائے گا کہ ہما دے نزدیک اپ کا بدارننا دع صری تاخیر کی کا ب برجول ہے اولاس بین سخعی وقت کا بیان ہے جس طرح اعمش نے بوصالح سے اورا مفول نے مونت اکوئیر ہو سے دوالیت کی ہے کہ مفورصلی اللہ کلیدوسلم نے فرا با (ا خدد قت العنداء الا خوج نفسف اللیل عشاء کا آخروقت نصف شید ہے

آب کی اس سے مرا دوقت مستحی ہے کیو کا اس میں کوئی انتمالاف نہیں کہ دصی رات کے بعد کا دقت ملاح فیز کا سعناء کی نماز کا دفت مسے ادراس دودان جیس شخص کوسلمان یا بائغ ہونے کی بنا پرعنتاء کی نماز کا موقعہ مل بعلے گااس پریدنما ذلازم ہوجائے گا۔ حضورصلی التعظیم سے بریمی مردی ہے کہ (ات المدیل لمبعملی العملوة ولما خاته من وقت الله من العمل وحسالم الله ایک شخص ایک نماز اداکرتا ہے کیکن اس تماز کا

بحوذنت اس کے ہاکھوں سے لکل جیکا ہونا ہے وہ اس کے اہل ویعیال اور مال ودوست سے بہتر ہوتیا ہے۔ بہتر ہوتہ اسے

اس ادشادکا مفہ می بیسے کاس وفت بین شخص کو نماز بیسے کامؤنع کی جائیہ ہے اس بیاس نمازی فرمنیت تولازم ہوجاتی ہے لیکن اس وقت کم اس کیا دائیگی میں تائیر کووہ ہوتی ہے۔ اب بہبی دیکھتے کہ مزد لقہ کے تقام برجاجی کے بین ہے کی نماز بین اسفار کا وہ ہے۔ لیکن اسفا دیک اس کی ادائیگی میں تاخیر کی کر است اسے اس بات سے نما دج نہیں تی کو کی نماز کی اوقت باتی نہیں منا اس کی ادائیگی کا وقت باتی نہیں منا اسی طرح ان احادیث و ان تادکامقہ می ہے جن کے اندرسودج کے در دہو با نے کو عصر کا آخر وقت کی وہ فضیات و وقت کی وہ فضیات و وقت کی وہ فضیات و میں ہوجاتی ہے کہ اس زود کی کی بنا پر عصر کے دفت کی وہ فضیات و وقت کی وہ فضیات و اس میں بنا برعم کے دفت کی وہ فضیات و وقت کی وہ فضیات و بیت ہوجاتی ہوجاتی ہوجاتی ہے کہ اس زود کی کی بنا پر عصر کے دفت کی وہ فضیات و وقت کی وہ فضیات و وقت کی وہ فضیات و بیت ہوجاتی ہوجاتی ہے۔ ایک ہوتا کی وقت کی وہ فضیات و بیت ہوجاتی ہوجاتی ہوجاتی کے دولت سے بہتر قرار دیا ہے۔

مغرب كي نماز كاوفت

عُروب أفتاب كي سائه مغرب كي وقت كي ابتدام دما في بعد اس مين فقها ركم دريمان كون ابتدام دما في بعد اس مين فقها ركم دريمان كوفي انقلات نهيس مبعد قول بارى بهد (أقيم المصلاة ليد كولي الشخب دلوك كالهم غروب آفتاب برجمول بهد بسرطره مم بيله بيان كرائم يميد .

نیزادشاد باری سے رو دُرکھ المین اللّیابی اس سے را درات کا وہ محمدہ ہے ہوران کے وقت سے وقت کی ایندا ہے۔ واکٹراعلم ۔ نیز نول باری سے وقت کی ایندا ہے۔ واکٹراعلم ۔ نیز نول باری سے افسیقکان الله حِیْن تُدُمُون ۔

اکیب فول سے کوس کی مقرب کی تمارکا وقت بیان ہوا ہے۔ حفرت ابن عیاش،
مفرت ما بڑے محفرت الوسعیند وغیر ہم کے واسطے سے افوات صالوہ کی ہودوا تینی محفود
صلی التعلیہ وسلم سے مروی ہی ان میں یہ ذکر ہے کہ سیسے کہ سیسے دونوں دن مغرب کی تماز
اس وفت اداکی تھی جب سورج غروب ہوئیکا نھا .

حفرت المارت عقص الاکوع کا فول سے کہ م حضور صلی الدیملیدوسلم کے ساتھ مغرب کی تمانہ اس وقت اداکرتے تھے سب سورج بہدول میں جب جاتا تھا۔ شاذف سے کے کھوگوں کا بینجیال ہے کہ مغرب کی ابتعااس وقت ہوتی ہے جب نظم بعنی شارہ طلوع ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ال توگوں نے اس مدوا بیت سے است دلال کیا ہے جوابو تم برائجی فی نے حصورت ابد بھر النخاری سے دوا بیت کی ہے کہ حضور وسالی لئر علیہ وسلم نے ہم بی عصری نم الم سے بیائے کر رہائے والی امتوں پر بھی بہتما نہ بین کی گئی تھی لب ن المحقوں نے اسے ضائع کر دیا تھا۔ المحقوں نے اسے ضائع کر دیا تھا۔

ģ,

اس ميسةم مين سيري شخص اس تمازي نگها اشت كمرے كا اسعد دركنا اير ملے كا -

اس نما نیے بعد کوئی نماز بہیں بیاں کہ کرش بدطلوع بہوجائے ؛ نتا ہدسے مرا دخیم مینی نشارہ ہے۔

الوبكرمصاص كهنے بين كربرا بك ننا ذر وابت ہے ، اسے مغرب كے قت كى ابندا كے تعلق مفلے صلى الله عليہ وسلم سے مروى ان اخبار منوا ترہ كى معادت فراد نہيں ديا جاسكنا حين كامفہ مي بيہے كرغروب افتا مب كے سائف مغرب كا وقت مشردع ہو ہے تا ہيے۔

معابر کی ایک جماعت سے بھی اس کی دوابیت موبود بسے جس بیں حفرت عمرہ ، حضرت عمرہ ، حضرت عمرہ ، حضرت عمرہ ، حضرت ع عنی اُن ، حضرت عبدا لٹرین مستخود اور مضرت الدہر رہے ہ شامل ہیں ۔ حضرت الوبیہ م کی دوابت حضرت الوبیہ م کی دوابت حضرت بین شا بدلعینی شارے کے طلوع بیوجانے کا ذکر بیے۔

اس بین بیاستال موجود سے کہ وہ کئی مذکورہ روایات کی می لف نہیں ہیں۔ دہ اس طرح کہ بعض اوقات تشارہ غروب شمس کے بعد قاربی گہری ہونے سے فبل ہی نظر آجا تا ہے۔ بیوری مام طور بربر ہوتا ان تقال کے بیاری کی متارہ نظر آبی جا تا تقال بیری کے بعد کوئی نذکوئی مثارہ نظر آبی جا تا تقال بیری کے ایس مندورج تھے ہیں جانے سے معدوری تھے ہیں جانے سے مندوری تھے ہیں جانے سے مندوری تھے ہیں جانے سے مندوری کے بیری کردی۔

اگر مغرب کے دفت کے سیسے میں شارہ نظر آبا نے کا اعتبار کیا جاتا اور کیے رہونروری
پنونا کی غروب آفتاب سے پہلے نتارہ نظراً جانے کی صوریت میں مغرب کی نمازا دا کر کی
جانے کیونکہ بعض افتات خروب آفتاب سے پہلے تعفی نشاریے آنظرا جانے ہیں۔
جبکراس مرسب کا اتفاقی سے میں عروب آفتاب سے پہلے مغرب کے زراز کیا دائیگی

جبکاس پرسب کا آنفا فی سے میخردب فتاب سے پہلے مغرب کی نمازی ادائیگی درست نہیں ہونی نوا ہ کوئی سالہ کیوں نہ نظر آنہا گئے۔اس بیے شاہدیعنی نشا سے کے طلوع کے ساتھ مغرب کے وقت کا اعتماد ساقط ہوگیا۔

البتنه مغرب مے انترونت کے تعلق ائل علم سے درمیان انتقلاف اور سے ۱۰ مام ابرصنبیفہ امام ابولوسیت ،امام محمر ، امام مالک ، زخر، نور کی اور میں بن صالح کا فول میسے درمغرب کے دفت کا بھی اول و آخر سے مسی طرح د درم ہی تمازوں کے اقفات کا ہے۔

ابن ابی سیای ۱ ما مالک کا قول سے کہ مغرب اور عنتا کو او تا ما منا فعی کا قول ہے کہ شفق سری کا نام ہے۔ امام مالک کا قول ہے کہ مغرب اور عنتا کو او تن طلوع فیریک دہنیا ہے۔

ابر بکر جصاص کہتے ہمیں کہ شفق کے بار سے بین سلف کے اندر بھی انتظاف دائے ہے۔

تعفی کا قول ہے کہ بہ سفیدی کا نام ہے اور لعبن کا قول ہے شفق مرخی کو کہتے ہیں ۔ مضرت ابن عباس ، محفرت عبادہ بن الصامت اور حضرت عبادہ بن الصامت اور حضرت نا وسن کا قول ہے۔

ابن عباس ، محفرت ابن عمر من محضرت عبادہ بن الصامت اور حضرت شداد بن اوسن کا قول ہے۔

ہے کہ شفق مرخی کو کہتے ہیں۔

ہمیں الریعفوب، بوسف بن شعیب الموذن نے دوایت بیان کی ،اکھیں الدعمان برسی باتھ العظم العصا رہے اور حسین بن الفرج البزار نے ،اکھیں سہام بن عبیدا لٹنزنے ، اکھیں ہمیاج نے اس داوی سے حس نے اکھیں محطا مرخواسانی سے دوا بہت کی ، اکھوں نے حضرت ابن عبائش

مسے کوشفق سرخی کو سکتے ہیں۔

سِ المام نے کیا ہمیں الدسفیان نے العمری سے ، الفول نے نافع سے ، الفول نے حفرت ابریم سے دوابت کی کہ مرتبی کا نام شفق سید مشام نے کہا ہمیں محدین الحسن نے توہن بزیدسے الحو نے کول سے دوایت کی سے کا تھوں نے کہا کہ فرت عیادہ بن الصامت اور حقرت شادبن ادین عشاءی نمازسرخی عائم بهوجائے سے بعد سے تعدیم مقتصے مید دونوں حفرات اس رخی کوشفق سمجھے تھے۔ اسطرح الت فأرت سيتفق معتى سرخى منفول بيد بين فارت سينفق معنى سفيدى منفول بسان من حفرت عمر المحتمر المعاذبن عبل أور مضرت عمري وبالعزيز شامل بي بيس البعث بن تتعیب نے روامیت بیان کی، الحفیں ولیدین سم سے الحفیس عنیدن سعیدالکلاعی ہے، الحفین فتادہ في معيدين المسيب سي و مضرب عرف في ريخ مرارسال ي ففي كم شفق كا غائب مرجا ناعشا مح قت كى انتلاب ورتنقتى كاغائب برونا اس وفت مرق البصحب افق مين سفيدى نظراتى بيعاور کھریستقیدی غائمب ہوماتی سے میں عنشا و کے وقت کی ایراسے. یشام نے کہا کر بہیں ابوعثمان نے نا کربن پزیرسے دوایت بیان کی ہے۔ اعفوں تعاساعيل بن عبيداً نشيت المفول مع بدائر من عنم سع ، المفول في مفاح بن ذبن جبل سے کرشفق سفیدی کا مام ہے بہشام نے کہا کہ بہیں مطرین الحسن نے س واوی سے دایت بیان کی سے میں تم میں عمر من عید العزیز سے دوایت کی سے کہ اسپ کہا کرنے تھے ۔ شفق سقیدی کوسکتے ہیں۔

فصل

مغرب کے قت کاول وائے ہے۔ نیزاس کے قت کی تحدید صف نماز پڑے ہے کے معرب موت نماز پڑے ہے کے معرب موت نماز پڑے ہے ک فعل کے ساتھ نہیں ہونی اس پر تول یا دی را تخرب القیلان کی لیڈ کا کے الشہر الی عکستی الگیٹی ا دلالت کرنا ہے۔

بهم نے سلف بین سے ال حفارت کا قول نقل کیا ہے ہویہ کہنے ہیں کہ دلوکہ معنی غرد ب اسے اور لفظ بین اس معنی کا احتمال ہوجود ہے اس بیے آبیت اس یات کی مقتضی ہے کہ مغرب کے دفت کا دل ما سخرموجود مہواس بیے کہ قول بادی دا الی عکستی الگیٹی کی ایت ہے اور سے دفترت ابن عبائن سے مروی ہے کہ عکستی الگیٹی کے ابتقاع اور اس کے گہرے ہوانے کو کہنے ہیں ۔

اس بے آیت کی دلالت سے برہات تا بت ہوگئی کہ مغرب کا وقت غروب آفتاب سے کے تا ہے۔ اس بات بیں ان حفالت کے سے سے اس بات بیں ان حفالت کے فول کے بیات تا بیں ہے۔ اس بات بیں ان حفالت کے فول کے بطلان کی دیم ہوجی دہسے جومغرب کے بیے صرف ایک وقت سے قائل ہیں جس کی تحدید مصلی کے فعل صلاقہ معیموتی ہے۔

اعمش نے الوصالح سے الفول نے صفرت الوہر رہے سے اور الفول نے صفور صالی لٹرعلبہ وم سے روامیت کی ہمے کہ آمید نے فرط یا (اول وقت المدغوری حین نسقط المشہس وات آخد وقتھ احین لغیب المشہس بمغرب کے وقت کی ابتدا غروب آفتاب کے ساتھ ہموتی ہیںے اوراس کے قدت کی انتہاغ وب شفق کے ساتھ ہم تی ہیںے۔

 دریافت کیا تھا 'آپ نیطس سے بھاب میں ہوکچھا رنتا د فرمایا تھا اس کی آگے دوا بیت کی گئی تھی۔

اس میں وکر سہے کہ آپ نے پہلے روز مغرب کی نمازاس وقت بڑھی تھی جدیہ ورج غرب مہوکیا تھا اور دوسرے دان آخر وقت میں اس وقت بڑھی تھی سجب غرد ابٹنفق ہونے الاتھا بھاریہ نے بیرفرمایا تھا ''؛ ان دونوں وقتوں کے درمیان وقت ہے''.

علقمرن مزند نے سلیمان بن بریدہ سے اورا کفوں نے بنے والدسے اورا کفوں نے سے موادر سے اورا کفوں نے سے موادر سے دوارت کی ہے کہ ابیشنوس نے آب سے تناز کے وقت کے تعلق سوال کیا آب سے تناز کے وقت کے تعاق سوال کیا آب سے تناز کے وقت کے تعاق مورب کی تماز نووب آفتا سے ایمان کے معاز برا مورب کی تماز برا ھی ۔ مورت آفتا سے ایمان کے بعد برا میں کے دوقت مواز کی دوار سے اس سے یہ با دت نابت ہوئی کہ مغرب کے وقت کا قادل دا تھرب کے دوقت کا قادل دا تھرب کے۔

بعيى عبدالباتى بن فانع نے روایت بيان كى بىد، الفيى معاذبن المنتئى نے، الفيى معاذبن المنتئى نے، الفيى معاذبن المنتئى نے، الفيى معاذبن كثيرتے، الفول نے عبدالله معدين كثيرتے، الفول نے عبدالله من عمر وسے كر مفعود مسلى الله عليه وسلم نے فرط يا (وقت المعقوب مالے لغيب الشفف مبن عمر وسے كر مفعود مالے معتب الشفق مبن عمر وسلى مقرب كا وقت باقى دم تا ہيں)

عرده بن الذبیرنے مقرنت زبدین تا بت سے دوا بیت کی ہے کہ میں نے صفور سس اللہ علیہ وسلی اللہ علیہ وسلی اللہ علیہ وسلی اللہ علیہ وسلی کا مناز میں مصطویل نوسور است علیہ وسلی المعنان میں مصطویل نوسور است میں المعنان کی قرائت کرتے ہوئے شاہیے .

به بیرامنداد وفت بردلامن کرنی سے، اگر مغرب کے وقت کی تحدید میں رکفنوں کی ادائیگی کے ساتھ کی تحدید میں اکتفادی کی ادائیگی کے ساتھ کی کا فران کی اس نما ترکواس کے وقت سے مون کر دینے والا فران یا تا .

كيونكاس بيريني نشن ہے كا ب نے منتعب و فت كے بيال كى خاطرابساكيا كفا۔ ہم نے ہو روایتیں بیان کی ہیںان میں اول اولاً خروقست کا ذکر ہے اور مصور صلی الشرعلیہ وسلمی طرف سے یہ تبایا گیا سے کوان دو توں وقتوں سے درمیان وقت سے اس لیے یہ بات ا و ای بوگی کیونکاس بانت کوانفتیا درسے دونوں دوا بتوں بیعل بروجائے گا.

اس کے ساتھ ساتھ میں یا ت بھی اپنی حکمہ ہے کہ دہ دوایت جس میں یہ ذکر ہے کہ سبب نے دونوں دل مغرب کی نماز ایک ہی وقت میں احدا کی تھنی اگر ہم رہی بیان کردہ رواتو کی معایضت سے محفوظ کھی ہوتی کھی اس میں بیر دلائمت تہ ہوتی کیاس وفت کے سوا مغرب کا در کوئی د فت نہیں ہے۔

منس طرح متضورصا کی نشرعلیه وسلم کا دو نول دن سویرج میں زردی آنے سے پہلے تھے كى نما زاداكرلينااس يردلالت نيس كرنا كرعصر كے ليے اس كے سواا وركوئي وقت نہيں سے - اسی طرح دونوں دنوں میں نصف شنب سے قبل عشاکی تمازی ادائیگی اس بردلالت بنين مرتى كرنصف شب كے بعواس كى اوائلگى كا وقت يا تى بنين رستا ـ

عفل دفیاس کی کروسے جی ہماری باست کا شوست ملتا ہے۔ وہ برکر جب تم فرض نمازوں کے افغاست کے اول وا خرہی اور ان کے اوقات کی تحدیدان نمازوں کی اوائیگی کی مدیت کے ساتھ بنیس مرزی تدریفروری سے کرمغرب کی نماز کا کھی ہی مکم ہو۔

اس بیے جن مفرات نے مغرب کے وقت کی اس طرح تحدید کی سے ان کی باست نہ مرف فا رج عن الاصول مي ملك إنرا ورنظ دونون كي مخالف كھي ہے۔ ا مام شافعي براسس بارسے بیں بہلازم ا ناسے کدوہ بیادی یاسفری بنا برائیس ہی وقمت بیں مغرب ا ورعشا کی گھی

ادائيگي كوچائز قرار دينته بي -

سی طرح ظہراً ورعصری انتھی ا دائیگی کے سجاند سمے یا دیسے ہیں ان کا مسلک ہے۔ اگر مغرب اورعِشاً رکے درمیان اکبها وفت ہوناجس کاان دونوں نمازوں میں سے سی کے ساتقتعلی زبرد تا تداس صورت میم ان دونول نما زول کو جمع کرما جا ئز نه بهو تا حبس طرح فچاورظم کو جمع کرنا جائو بہیں ہے کیو مکان دونون نماندوں کے درمیان البیا وقت ہما تا ہے حس كا تعلق أن د فلول ميس سيكسى كيسا تفرينس سع.

اگريكها حاشك كرد دندن تما نه ول كرو فتول كا أيب د دسر سے كے بوا رائعني قريب فريب

بوناان دونول کوجمع کرتے کی علات نہیں ہے اس لیے کہ تغریب کو عصر کے ساتھ جمع بہیں کیا ہما ناما لانکال دونول کے وقتول ہیں جوا راجنی قرب موجود ہدنے نواس کے جواب ہیں کہا جائے گاکہ ہم نے امام شاقعی ہر یہ لازم نہیں کیا کہ وہ دونوں وقتوں کے ہوار کو جمع کی علت بڑی ہم نے توان ہر صوت بدلائم کیا ہے کہ دونوں وقتوں کے درمیان ہوا دلینی قرب نہ ہو توجمع بہیں المساوقت ہوجود توجمع بہین المساوقت ہم ہود کر جمع کا ان دونوں بیس سمیسی سے ساتھ تعلق نہ ہو ان کی اکھی ا دائیگی جائز نہیں ہوتی ۔ موجوب کا ان دونوں میں سمیسی سے ساتھ تعلق نہ ہو ان کی اکھی ا دائیگی جائز نہیں ہوتی ۔ والتداعم،

شقی محتمعان فول دراس کے پیلے سندلال کا بیان

الوكريهام كنظ بين كرحب ابل علمي شفق محمين بين انقلاف لاست بدا بروكيا - كي نے کہا کہ یہ سرخی سے اور مجھ نے کہا کہ بیسقیدی سے تواس سے ہیں بیربات معادم ہوئی کہ شفق كا اسم ان دو نول معنول بيشتمل سيدا وربغت مين ان دونون معنول بيمرل سورالسيد. الكربيربات ندموتى توان مفرات فياس كريمعني بيان بنسكيد يرد في كبيوكان مقارت كواسمول كي فغوى الورنترعي معانى كابورايورا علم نقاب تهيين ديي كرجب نفظ فعور كم معنى يم اختلات المئے بوگیا لعف نے اس کے معنی حیض کے بیان کیا وربعض نے طہر کے تو اس سے برباست معلوم برگئی کرف دول اسم ان دونوں معتوں برجمول بروتا سیسے۔ اس کے بعد میں خس بات کی ضرور انت سے وہ یہ کہ بہت کے اندران دونوں معتوں میں سے ہوم ادبہواس برہم دالمی فائم کریں تعلیب نحوی سمے غلام ابوعمر نے ہمیں تنا با کہ ایب مرتبكسى كي تعلب سي ننفق كيم عني لوچھ اس نه جوالب بين كهاسفيدى وشفق كيتے ہيں. سأتل كين ككاكرمرخ كي معنى بريسقيدى كم معنى كيم مقابله بي مثوا بالعنى لغوى دلائل نه ده بن تعلیب رس کیت گئے کہ سی دبیل با تنامدی دہاں فرورت بڑتی سے بہالفظ كم معنى بين نفا بهو بهها ل كسينفق لمعنى سفيدى كانعلن سيسة نو وه كفت بين اس فردوا ضح اورمشہورسے کراسے سی شا بریا لغوی دلیل کی فرورت ہی نہیں ہے۔ الوبكر مصاص كيت بي كما كيك قول مع مطابق شفق كاصل معنى دفت ا وربا ركي ك ہیں، باریک کیٹرسے کواسی بنا بر ٹوب شفیت کہا جا تاہیے اوداسی سے دقت قلب کو تتنققت كانام دباجا ناس يحب شفق كاصلمعنى بهزار بائ تي توبياض كامفهم زباده خاص بوگا، كيونكراس صوروت بيس بدان باركيب اجرا مسعي رست بروگا جوسورج كي دوشتي

سے یا تی ہرہ گئے ہوں گے.

سفبدی کے اندریہ اجزاء سرخی کی نبسیت زیادہ تنبی اور بادیک ہوں گئے جولوگ شفق معنی سرخی کے قائل میں وہ الالتیم کا بیشعر نتا برکے طور بر بیٹن کرتے ہیں : ساہ حتی اخدا است حس اجتلاه المجتلی بین سے ماطی شفق مھول

قهى على الاقتى كعيين الاحول

بہاں تک کہ جب سورج کورٹیک برنگے شفق کے دوقطا رول کے درمیان روشن کرنے والے اسے درمیان روشن کرنے والے اسے درمیان روشن کردیا توافق بربرسورج کھینگے شخص کی انکھر کی طرح نظرا رہا تھا۔

یہ بات داضی ا در معادم ہے کہ شاعر نے سرخی مرا نہ کی ہے کیونکہ اس نے سور ج کی کینفیدیٹ غروب سے وقت کی بیان کی سیمے -

التی قعالی نے دن اور را سے تی سے بہتے اس بات کی موجب ہے۔
۔ کشفق کم بنی سفیدی کیا جا ہے اس لیے کہ نہا دلعینی دن کا اول مصد
دہ ہوتا ہے جب صبح کی سفیدی کا ظہور ہوتا ہے۔ یہ جیزاس پردلائٹ کرتی ہے کہ غروب
تازی سے کی سافیدی کا طہور ہوتا ہے۔

تأقباب سے بعد باقی ماندہ سفیدی شفق ہے۔

تول باری (اقیم المقدادی ایدی کو الشیس ایی غسبی الکینی ایکی کیمی سی معنی بردلات مودی ہے۔ ہم نے پہلے بیائ کردیا ہے کرد کو اسم خودب آفتاب برجول ہوتا ہے۔ پیمائٹ تعالیٰ نے مستی الکینی کو اسم خودب آفتاب برجول ہوتا ہے۔ پیمائٹ تعالیٰ نے مستی الکینی کو اس کی خابیت اور انتہا قرار دیا ہے۔ غسبی الکینی کی سے مرفزی ہے کو اس سے مراذ تا دیکی کا اجما ہے اسی وقت ہوتی ہے تا رہی افق میں کھری ہوئی شکل میں ہوتی ہے۔ اسی وقت ہوئی کر مغرب کا وقت سفیدی ہوئی شکل میں ہوتی کے کہ باقی اس سے یہ بات تا بہت ہوئی کر مغرب کا وقت سفیدی کے خاب ہونے کے کہ باقی اس سے یہ بات تا بہت ہوئی کر مغرب کا وقت سفیدی کے خاب ہونے کے کہ باقی اس سے یہ بات تا بہت ہوئی کر مغرب کا وقت سفیدی کے خاب ہونے کے کہ باقی اس سے یہ بات تا بہت ہوئی کر مغرب کا وقت سفیدی ہے۔ اس سے یہ تا بہت ہوئی کر مغرب کا وقت سفیدی ہے۔

اگریه کها جاسے کر حفرت ابن مسعودا در حضرت ابو ہر نیمی سے مروی ہے کو خسس الکیل غروب انتاب کو کہتے ہیں تواس کے سواب میں کہا جا مے گاکہ حضرت ابن سنعود سے شہور روا بیت کے مطابق دلوک سے معنی غروب آفتاب سے ہیں۔

اب بيزنومى ل بسكرجد بحفرت ابن مسئود كوزيد دلوك معنى غروب آقاب بست نوعس التسلامة وكري دلوك معنى غروب آقاب بست نوعس التسلامة وعمر التسلامة والتكيير المقدادة والتيم التسلامة والتيم التيم ا

ا در بربات محال ہے کہ جس وقت کوالتہ تعالی نے ابندا قرار دیا اسی وقت کو قایت اور اندا تا باز اور بیا اسی وقت کو قایت اور اندا تا باز الدین کا کاس اوی کو خاتی تا باز بیرے گاکاس اوی کو خلطی لگی ہے جس نے خاتی الکیٹ کی برجا بیر بیر کا کاس اور خاتی کی دوا بہت کی ہے ۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی اپنی جگہ ہے کہ حضرت ابن سنتھ و سے منہ وروا بت یہ ہے کہ دولوگ تسمس کے معنی غروب افتاب کے بہی اور غسبی الدیک کی اس وقت کو کہنے ہیں جب شفق غائر سی موات کے کہنے ہیں جب است کی موات کو کہنے ہیں جب است کی موات کے کہنے ہیں جب است کی موات کی موات کو کہنے ہیں جب است کی موات کو کہنے ہیں جب است کی موات کو کہنے ہیں جب است کی موات کی موات کے کہنے کی موات کے کہنے کی موات ک

الوبكر حصاص كتب بن كرا بت كے نفط سے ساتھ ان مكورہ بالا ممانی میں ساتھ الحات

ادرسفیدی غائب ہوجا نے کے مضی اولی اورزیادہ نماسب ہیں۔ اس کی وجہ بیہ ہے کہ اگر عَسَیّ اللّٰہ اللّٰہ کے اور نیاز اللّٰہ اللّٰہ کے اللّٰہ اللّٰہ کے اللّٰہ کے

بهزنفدبرعبارت بعین اس کی ترتب کچهاس طرح بردنی سورج کے دوال سے کے کمد دات کا نماز فائم کرو کیکن اس صورت بی دات کے ساتھ غش کے ذکرکا فائدہ ساقط برد بھاتا بعب اس فقرے کے برافظ کو ایک نے فاعدے اور بعنی برجول کرنا واجب عظہرا تو کھر بہفروری بردی کا کہ غسر فالگیال کے نقط سے جس معنی کا افادہ برواسے وہ بہیں نہ برتا اگراللہ قعالیٰ اس آیت بیں الی الگیٹ ل خوا نا ۔

اس پیمغسق سے نفظ سے نبیغے معنی کا افادہ اسی وقت ہوگا جب دہ استماع کمنٹ کامفہ می ادا کرے گا۔ اگروہ فاریکی سے اجتماع سے خالی رامت سے مفدم کو ظاہر کرے گا تواس سیکسی نیئے معنی کا افادہ بہس ہوگا۔

ستفق معنی مفیدی براس روا میت سے بھی استدلال کیا جا تاہیں سے بہرن انی سخو نے لینے والدسنے قال کیا ہے کہ صفور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دن عثباء کی نما زاس وفنت برار سے مقی جرب افق تا رہ ہے برگیا تھا اور لیعن دفعہ سیب اس نما ترکو موٹر کر کے بڑے ھنے تاکہ گوگ، زیا دہ سے زیا دہ جمع بروجا ئیں .

حفرت ابوسطور نے اس روا بہت میں اوائی او فات بین حضور صلی التر علیہ وسلم کی نما عشاء کی ادائیگی نیزا واخراو فاست میں آب کی اس نمازی ا دائیگی کی نجردی اور یہ تبایا کوشاء کے قت کی ابتدا انق کی تاریخ کے ساتھ ہوتی ہے۔ اب یہ بات معدم ہے گارا فق بیفیدی کا حصالیمی باقی ہوتواس برتا رہی کے لفظ کا اطلاق نہیں ہوسکا۔

اس سے یہ بات ناب برگئی کر عشام کے قت کی ایندا افن کی سبیدی فائی ہو جا نے کے ساتھ ہو قت کی ایندا افن کی سبیدی فائی ہو جا نے کے ساتھ ہوتی ہے۔ بوحفرات اس فول تسلیم نہیں کرتے ان کا کہنا ہے کہ صفرت الفرسٹنو در کا بیہ فرما فاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دن اس وقت عشاء کی نما ذریط صافی جب افق تاریک ہوگیا تھا ، افق میں سفیدی با فی دہنے سے منافی نہیں ہے۔

اس بیسے اکھوں نے صرف ایک آئی سے تا دیک ہوجا نے می اطلاع دی ہے۔ تمام افقول کی تا ریک کی اطلاع نہیں دی اگران کی مرا د برہوتی کے مسفیدی نمائیب ہوئی کھی تو وہ کہتے گہ تمام ا فَقُ نَا لَدِيكِ بِهِو كَنْتُ نَقْطَ اسْ مِينَ كُوخَى ا تَنناع نِهدِن يسفيدى يا قَى مِرُوا وراس سفيدى كَرمُك سوچھوڈ كريا فى تمام آفاق تا رئايب ميول ۔

اس فقرسے میں بھی اسی مقہوم کا اختال سے حب کا پہنی دوا بیت کے اندراجتمال کھا حبی
سے الفاظ بہیں کر بہتے ہوئیا ہوئی نما نداس وفت بیڑھی کھی جب انتی تا ایک بہوگیا تھا۔
بہولوگ شفن نمیعنی سرخی کے قائل بہن وہ اس دوا بیت سے استدلال کرتے ہیں جسے
نورین بند بد نے سلیمان بن موسئی سے الخفول نے عطابین ابی دباح سے اولا کھول نے حفر
سے برائی جہداللہ سے بیان کیا ہے کہ ایک شخف نے حفود صلی اللہ علیہ وسلم سے تماز کے وفات
دریا فت کیے اسے نیا سے فرما یا کہ میر سے سا کھ تما زرج ھیو۔

آب نے پہلے دن تنفق غائمب ہونے سے پہلے عشائی نماز برسے ان مفرات کا کہنا ہے کہ بہات تومعاوم ہے کہ آب نے ہمرخی غائمب ہونے سے پہلے عشاء کی نماز نہیں برخوصی کفی اس کیے فردی ہوگیا کو اکفوں نے سفیدی مرا دلی ہو بس صحابی نے یہ دوایت کی بردوایت کی سے کہا ہے نے سے کہا ہے ان کی یہ دوایت خفرت ما نبر کی اس دوایت نفرت ما نبر کی اس دوایت کی معاوض نہیں ہے داس کیے کہ بہلی دوایت کا مفہوم یہ ہوگا کہ آب نے منفق محبی مراحی کا مفہوم یہ ہوگا کہ آب نے منفق محبی مرحی کے غائمیں ہونے سے لی محبی دوایت کا مفہوم یہ ہوگا کہ آب نے منفق محبی مرحی کے غائمیں ہونے سے لی محبی دوایت کا مفہوم یہ ہوگا کہ آب نے منفق محبی مرحی کے غائمیں ہونے سے لی محبی دوایت کا مفہوم یہ ہوگا کہ آب نے کہا تھی ۔

کیونگرشفن کا اسم سرخی اور سفیدی دونول بیرجمول به تراسیاس کیشفی بمینی سرخی کمیا جائے۔
کیا جائے تاکدونوں روا تبیں ایک دوسرے کی معالض مذہوں بلکہ ان بربر ہم اسکا کی برا بہائے۔
بحولوک شفق مجنی سفیدی لینتے ہی وہ حضرت جائز کی رواست کو منسوخ ما نی جائی ہے۔
حس طرح او فائٹ معلق ہے منعلق مفرت این غیاس می بیردوایت منسوخ ما نی جائی ہے۔
میں ذکر میں کا کیپ نے دوسر سے دان طہری نما نراس وفعت اداکی تھی حس دفت بہلے دن
عضری نما فریر میں مفتی ۔

بولوك شفق مجنى مرحى كمية فأعل ببي ان كالس مدواست سي عيى استرالل سي يوحفو

مضرت عبالشرب عرفه كيف روايات كالفاظييمي (اخاعابت الشهس فهو وقت المغدب الى ان لغيب النفق مبي سيري عروب برجائي أو يبي مغرب كا وقت ب

ایک اوردوابیت میں ہے دوقت المغرب مالمونیسقط شورانشفق مغرب کا وقت اس وقت اس وقت الک باقی رہم المیسے جمعیت کک نسفتی کی تیزی ا در بوش نتم نه به وجائے ان حفرات کا کہنا ہے کہ اس دوابیت کی بنا بیشفتی کومرخی کے معنوں برجم دل کرنا واجب ہے۔

دیمن بولوگ شفق کم بعنی سفیدی کے فائل ہمی وہ اس دوابیت کا بہ بواب دیتے ہیں کہ اس کا ظاہراس بات کا مقتفی ہے کہشفتی ہوری طرح نائم بہورجا کے اور بیسفیدی ہوگی اس کیا ظاہراس بات کا مقتفی ہے کہشفتی ہورہی ہے کہنا اسی وفت درست بہونا ہے۔

اس کیونکہ فد خا ب الشفت (نشفتی نائم بہوری اسے کہنا اسی وفت درست بہونا ہے جب سوری المیس بیونا ہے۔

بوب سورج بوری طرح ڈورب بی کا بہو۔ یہ نرم کر معفی محصد ڈورب بیکا بہوا و دلعف مصالحی

بولوگ شفن معنی منری کے فائل ہیں وہ بہمہر سکنے ہیں کہ سفیدی اور سرخی ایک ہی شفق نہیں ہوتیں بلکر بہ دوشفق ہیں بشفق کا اسم ان دونوں میں سے اسے شامل ہوگا ہو سب سے بہلے نمائی سرفا ہو۔

حبس طرح فجرا ول اور فجرنا نی تعنی صبح کا ذہب اور صبح صادق فجر کہلاتے ہیں حالانکہ بر دونوں ایک فجر نہیں اس بیے فجر کا اسم علی الاطلاق دونوں کو نشامل ہوتا ہے۔ یہی حالت شفنی سے سم کی تھی ہے۔

منتفق کمینی سفیدی کے فائلین اس انر سے بھی استدلال کوتے ہیں جس کی دوابیت جفرت نعان بن نیٹیٹرنے کی ہے کہ حقور صلی التہ علیہ دسلم جا ندکی تعیسری تا درج کو جا ندخودب ہو جا نے سے لیماعت ارکی نماز بڑے تھے اس دوا بیت کا ظاہر سفیدی کے غاصب ہونے سے مفہ وم کامقنفنی ہے۔ الوکردها ص کہتے ہیں کا س اثر براعتما د نہیں کیا جاسکتا کیوکہ غروب قمر کے افزوات موسم سراا و درسم کر ما کے لیا ظرسے نفت فسیم میں اور جا ندی تعییری تاریخ کو جا ندخروب ہو موسم سراا و درسم کر ما کے لیا ظرسے نفت فسیم ہوتے ہیں اور جا ندی تعییری تاریخ کو جا ندخروب ہو جاتی دہ سمانے برسم و گئی انتخاع نہیں ہے و دراس ہیں یہ کھی گئی کشف ہوتی ہو ۔ گئی کشف ہوتی ہو ۔

الويكر حبداص كہنے ہيں كوابن فتيد نے فليل صحرتوى سنے نقل كيا ہے - ان كاكہنا ہے كہ يس نيا فق برا بھرنے والى سفيدى كى پورى گہر الشنت كى اور اس تنبيج بر كہنچا كہ ركبھى غائمي نہيں ہوتى ملكومت رہے ہيں ہوتى ملكومت كى طرف لوطئ تى ہے .

الوكر حصاص خليل كى اس بات پردائے ذئى كرتے ہوئے ہے ہے ہیں كہ خليل كى يہ بات درست نہيں ہے اس مشلے سے ہال ہى وا تول ميں نہيں ہے۔ اس مشلے سے ہال ہى وا تنظہ ہے۔ يس نے صحاکے اندر كرميوں كى دا توں ميں حب كه دفعا بالكل عما ف ہوتى اور آسمان بركوئى بادل وغيرہ بنيں ہونے افتى برا بھرنے دالى اس سفىدى كى نگردانشن كى ۔

بین نے دیجھا کہ جوتھائی دات گزرجانے کے بورشفق کی برسفیدی غائب ہوگئی گئی ہو ۔
شخص برسعادم کرنا چا بہتا ہے وہ بھر برکرے دیجھ سکتا ہے کہ صبح کے دفت ہطاوع سفق مجھٹی سفیدی براس باست سے بھی استدلال کیا جا سکتا ہے کہ صبح کے دفت ہطاوع سفیس سے بہلے افق برسفیدی براس باست سے بھی استدلال کیا جا سکتا ہے کہ دونوں دونوں دونوں دونوں دونوں کہ دونوں کہ دونوں کی کا بھی سورج کا گولہ فق سے بیجے ہی ہوتا ہے۔
اس لیے غروب آفتا ہے کہ لیوا فق میں ظاہر ہونے دالی سرخی اور سفیدی کا بھی اسی کے لیوا فق میں ماری دونوں شفق میں مرجود ہے۔
بہی کم ہونا چا ہیں کہ دیکھی کیا ہے دونوں میں مرجود ہے۔
بہی کم ہونا چا ہیں کہ دونوں شفق میں مرجود ہے۔

عشاء کی نمار کا وفت

عشاء کی نماز کا دقت بنتفتی غائمب ہوجانے کے ساتھ بنتروع ہوجا تا ہے بنتفق کے با دسے ہیں اہلِ علم کے ماہمین انقىلاف رائے برگزننن سطور میں دوشنی کھوالی جانچی ہے۔عشاء کامنتھب ا دربین دیدہ وقت تصف بنتیہ تک رہتیا ہے۔

ایک دوابیت میں تہائی دات گزرنے کمٹ رہناہے تھدی شب سے بعد تک اسے موخر کھفا کروہ ہے اور فیحر ثمانی کے طلوع کے ساتھ عثناکا وفتت ختم ہوجا تاہیے۔ سفیان نوری ای حسن بن صالحے کا فول ہے کہ عشاء کا وقت غروب شفق سے نثر دع بہور تہائی دات مک رہتا سے دراس سے وقعت میں زبا دوسے زیا دہ گئی گئی تھعف شدین کے ہوتی ہوتی ہے۔

الریم برجمهاص کہتے ہیں کہ نتما پیرسقیان نوری اور حس بن صالح نے اپنے درج بالا فول سے سنت نید وقت مراد لبا ہے کی بناؤ فقہاء کے در بربان اس بار سے بین کوئی اختلاف نہیں ہے کہ طلعم ع فجر کے ساکھ اس کا وفت تختم ہوتا ہے۔ اس کیے ہوشخص طلوع فجر سے پہلے با لغ ہو مبلے کے اس بوطئے مبلے با الغ ہو مبلے کے اس برجائے یا اسلام کے اس برعثما مرکی نما زلازم ہوجانی سے اگر حاکفہ مرجی سے باک ہوجائے الواس کا بھی ہی حاکم سے باک ہوجائے الواس کا بھی ہی حاکم ہوجائے۔

اس قول باری میں جہا دیرا کھا لاگیا ہے۔ اس میں بہا دکرنے کا تھے ہے اور مشرکین کا تعاقب کھینے اوران کے ساتھ بنج آز مائی میں کمزوری اور سنی دکھانے سے منع کیا گیا ہے۔ اس سیے کہ ابنغاء کے معنی طلب اور تعاقب سے ہیں بجیب آمپ سی بیر بی طلب میں کسس کا

溴

بي الماكرين نواس وقت آب بغيث وابتغيب كافقره استعمال كريس كے.

وبهن دل کاس کمزوری اوربزدلی کو کہتے ہیں جوانسان وشمن کا مفا بلہ کرتے وقت محسوس کرماسی اللہ تعالی نے اپینے قول لاٹ کگو ٹوٹا کٹا کہ ہوت کا ٹھٹم ٹیا کہوٹ کہ کٹا کہوٹ ک سے فرریعے مسلمانوں کو اپینے دلوں سے کمزوری اور بزدلی دور کرنے ، براکست پیدا کرنے اور دہمن کے خلاف بینی فرمی کرنے کی دموست و ترغیب دی ۔

اودائنیں برنا باکہ جہاں کت قال کے سلے میں کیلیفیں برداشت کرنے کا تعلق ہے۔
اس میں نم اکیلے نہیں ہوںکہ انفیس بھی بہی تکلیفیں برداشت کرنا بطرتی ہیں لیکن تھیں ان برایک بات بیل نسخت کونا بیٹ کے اس میں نہا ہے۔
بات بین فضیلت عاصل ہے وہ یہ کہ تھیں السری ذات سے حسن نوایس واہری امید بیٹ ترکین اس کی امید نہیں کے سکتے۔
اس کی امید نہیں کے سکتے۔

اس پیر تمهی ان کی پنسبت زخموں تی تکلیفوں بر زیادہ صبر کرنا جا ہیے، و رزیا دہ جائ کا مطاہرہ کرتا جا ہیںے کیونکا تھیں بہنسیات حاصل نہیں اور نہی انھیں کسی اجروز تواہب کی توقع ہے۔

نول باری ہے (وَ سُرُجُونَ مِنَ اللّٰهِ مَا كَلَا يَدُعُونَ اورتم اللّٰہ سے اس بیزکے امید وار ہوجس کے دہ امید وار نہیں ہیں اس کی تقییر دوطرح سے کی گئی ہے۔ ایک تو ہے کہ اللّٰہ کے دین کی نصرت کر وسے اللّٰہ کے دین کی نصرت کروسے اور جنت کی نمینوں کے معدول کی امید ہے۔
اور دوسری ہی کہ تھیں انورت سے نواب اور جنت کی نمینوں کے معدول کی امید ہے۔
اس بیے قتال کی تکالیف پوجب کرنے اور نوشن کی افریتیں برداشن کرنے کے لیے
مسلمانوں کے اسب و دواعی کا فروں کے اسباب و دواعی سے بیٹے ھکر ہیں ، ایک قول بھی ہے
کمانٹر کے جس تواب کی تھیں آرزوا و زممنا ہے اس کی ایجیس ارزوا و رہمتا نہیں ہے۔
مسلمانوں کے اسباب و دواعی کا فروں کے اسباب و دواعی سے بیٹے ہو دوسرے حفرات کا قول ہے کہ
مسلمانوں کے اسباب و دواعی کا فروں کے اسباب دواعی سے بیٹے مورد میں اور تھا میں اور اور اس کی ایک نوب کے
مسلمانوں کے اسباب کی تعین کیا ہوائی کہ اسلامی عظمت کے قائل نہیں ہی بعنی تھیں استری عظمت کا نوب نہیں ہی بعنی تھیں استری عظمت کا نوب نہیں ہیں بعنی تھیں کیا ہونوں نہیں ہیں بعنی تھیں استری عظمت کا نوب نہیں ہیں بعنی تھیں استری عظمت کا نوب نہیں ہیں۔

تعفن المی تعنت کا قول ہے کہ رجاء کا تفظ نوف کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ البتد تفی کے سانفراس کا ماستعمال درست ہے۔ اسکین بدالیسی بات ہے ہوکسی دلالت کے

بغيرو بل قبول نهين برسكتي .

تَوْلُ بِارِي سِي مِنْ النَّهُ الْكُلْمَا الْكُلْمَا الْكُلْمَا الْكُلْمَا الْكُلْمَا الْكُلْمَا الْكُلُمَا ال المَا لَكَ اللَّهُ السِينَ إلى مِم نَهِ بِيتَمَا سِي عَلَى سَمِيسًا مَعْمَ مَعَالِي طُرف نَا ذَلَ فَي سِيعَ الكربوراهِ السنت المشرف علي من وكفائي سِيعاس مع مليات تُوكول من ورميان في ميلا مرو)

الم بیت میں بیہ نبا بائکیا سے کوالٹر تعالیٰ نے کتاب اس کیے نازل کی ہے کواس کی طرف سے محصور صلی اللہ علیہ وسلم کو جن اس کی طرف سے محصور صلی اللہ علیہ وسلم کو جن اسکا اس کی دوشنی بیں موجود میان فیصلے کو ہیں ۔ اور میں اسکا میں اسکا کو گول سمھے دمیان فیصلے کو ہیں ۔

مبیداسے بچوری طام برم جو جانے کا خطرہ بیدا ہوگیا نواس نے بزرہ ایک بہردی کے محصر میں ہوری کے محصر میں ہوری سے انکا دکیا لیکن کھر میں ہوری ہوں ہوری سے انکا دکیا لیکن اصلی چورٹ میں بیروں کے ایک گردہ نے بہودی کے مقا یلہ اصلی چورٹ ہے بیرطا ہرکیا کہ بہودی اس کا بچورہ مسلمانوں کے ایک گردہ نے بہودی کے مقا یلہ میں مسلمان کا سانفد یا مجب میں حضورہ میں انگرا کھی ان کی یا سن کی طرف ہوگیا۔

ا نشرتنعا بی شیرآب کواصل مچرر سمیربا رسم بین طلع کر دبایا در بیرودی کی برایت داخیم کر که آب کواس مخاصمت سیمنع فرما دبا اور بچر که سائه دسینے والوں کی طرف مبلان کی بنا برا ب سواستغفا رکا حکم دیا .

بہ چیزاس برد لالت کرتی ہے کہ ایک تنفی کوجیت کاکسی معلمے کی تقیفت کا علم نہ ہوجائے اس معلمے کی تقیفت کا علم نہ ہوجائے اس وفنت کا علم نہ ہوجائے اس وفنت کا علم نہ اثبات یا تفی کے سلسلے بین کسی کی طرف سے اس کے لیے تھیکونا حال میں مہیں کے لیے تھیکونا حال میں ہے کہ دیا گارفت کی اور انھیں است فف د کا حکم دیا .

یہ آمیت اوراس کے مالیمری آمیت جس میں بددیا نت لوگوں کی طرف سے جھ کھیا نے کی نہی کی ہے۔ اس شخص کی جما بہت کی نہی کی نہی کی ہے۔ اس شخص کی جما بہت کی نہی کی ۔ نہی میں میں میں تا جو کھوا دشا دہوا ہے۔ بہت ہے۔ اس شخص کی جما بہت کی نہی کی ۔ ناکید مزید میں سے بی بربہونے کا کوئی علم نہو۔

نول باری البت کو بکن التگاس به اکراك الله الله سے ان لوگوں نے بعض دف واست لال كيا ہے ہوں الله الله عليه وسال الله عليه وسلم كوكى بات لينے اجتها دسے نہيں فرمانے تھے ملک الله عليه ورائد موسل کا صدو درائد موسل کی نبا پرسم دیا تھا۔ ملک آ بید کے نمام افوال وافعال کا صدو درائد موسل کی نبا پرسم دیا تھا۔

نبزیرآ بیت اس قول باری کی طرح سے رؤکما بنطِ فی عندا کھکوی اِٹ کھکو اِلَّا وَ کھی کیوٹی ا اور شروہ اپنی خواہش نفسانی سے ہاتیں بناتے ہیں۔ ان کا کام تو تمام تردی ہی سے ہوان پر کھیے یہ آذر سر ر

کھیجی ما تی ہے)

ابو کر جیاص کہتے ہیں کوان دولدل میں کو کی الیسی دلیل نہیں ہے جب سے بیتی ابت ہوکہ مضور صلی اللہ علیہ دسلم کو ئی با سند اپنے ابعتہا دکی بنا پر نہیں فرما تھے گئے۔

اس بیا کہ کم ہم ہم کہتے ہیں کر جو باتیں ابعتہا دکی بنا پر آ سب سے صادر ہو ئی تفییل! دلاتھا اس کے دبا تھا ، ان کی دسنہا کی کردی تھی ا ددان کے کر لینے کا بند لدیہ وہی کم کھیج دبا تھا اس بیلے آ بیت میں احکام کے اندر حضور صلی الشرعلیہ دسلم سے اجتہا دکی نفی برکوئی دلائت موجد نہیں ہیں۔

تول باری (وَلاَ نُکُنُ لِلْحَارِّبُ بِیَ خَصِیمیاً) کی نفسیری ایک فول ہے کہ اس میں بیگنائش سے کہ حضور صلی النہ علیہ وسلم نے ان توگوں کی طرف میں اقعات کی تفی اور یہ تھی گنجائش ہے کہ ایپ نے ملافعات کا اوا دہ کیا نھا اس بھے کہ آب کا میلان مسلمانوں کی طرف تھا ، یہودی کی طرف بند بند

طرف نہیں تھا۔

سیونکآب کو به گمان نهیس تفاکرسلمان حق پرنهیس بهول گے، اور حبکه ظاہری طور برزررہ بھی ہمودی سے گھرسے برآ مربح کی تفی تو ہمودی برجوری کی تہمنت زیا دہ تماسب تھی اور مسلمان کی اس سے بڑکت اولی تھی۔

تواس سے برشروری نہیں ہوتا کیا س شخص بربیجوری کا تکم کیگا دیا ہے کیونکو اللہ نغالی ہے بہودی کے پاس مال مسرد قدم دیو دیہونے کے یا وجود اس بربیوری کا حکم لگانے سے منع فرما دیا تھا۔ کیونکہ بہودی برمات ماننے سے الکادکر دیا تھا کہ اس نے بیزرہ الٹھا کی ہے۔

یہ بات سے موائی کے شتید البغی کیا و سے میں رکھوا دیا تھا اور بھراسی بنا پر بھائی کو کچوا کہ اپنے پاس خودا پنے بھائی کہ کھوا دیا تھا اور بھراسی بنا پر بھائی کو کچوا کہ اپنے پاس خبوس کو دیا تھا اور بھراسی بنا پر بھائی کو کچوا کہ اپنے پاس خبوس کو دیا تھا ۔ کیو کہ جفرت بوسف علیا ہسلام نے اس سلسلے میں بوکادروا کی کی تھی دہ مصر کے دوگوں کے دستور تھا کہ بہبورکو غلام بنا لیا کرتے ہے۔

کے دوگوں کے دستور کے مطابق جائز تھی ، ان لوگوں کا دستور تھا کہ بہبورکو غلام بنا لیا کرتے ہے۔

بینائج آپ نے بھی ابینے بھائی کو اسپنے باس دوک لیا تھا ، اب بھی اس دستور کو اپنی اس کے سے لیے لیکن آپ نے کھی اس دستور کو اپنے اور دنہی برکہا کہ یہ چور ہے ۔ بچور ہونے کی بات کسی اور شخص نے کہی گئی جس نے آب کے بھائی کو تو سمجھا تھا .

الترتعائی شنے طن اور نواہ شات نفسانی کی نیا پر فیصل کرنے اور کا کے سے منع قرا د باہے۔ بینا نج ارشا دہیں لائم بنی اگٹی گائی گائی انظرت اسے گائی انظرت انظرت

قول باری ہے (دکا تیکی لیخا سِنین خصیماً) نیزار شا دسے (دکا تھا دلا عن الگید بن یعتالوں انفسی ہے ہولوگ اسٹے نفس سے نویانت کرتے ہیں تم ان کی حامیت نکرد) ان مدونوں آبنوں کے مفہوم میں اس بات کی گنجا مش ہے۔ بہددی سے گھریس مسروفرزرہ کی موجودگی کی بنابر مفود سلی النٹر علیہ وسلم کا ذہن اس کے خلاف ہوگیا تھا اور اس کی بھی گئج انش ہے کہ آبید نے اس کا ادادہ کریا ہو۔

اس موقعه برالتوزی کی طرف سے آب کو بہودی کی ہے گذا ہی کی جردے دی گئی اور ان ممانوں کی طرف سے بہودی کے ساتھ کھیکھی نے سے آپ کو دوک دیا گیا ہو جوری طرفادی کر درجہ سے بہودی کے ساتھ کھیکھی نے سے آپ کو دوک دیا گیا ہو جوری طرفادی کر درجہ سے تنظیم مسلمانوں کا بیگروہ بلاد با نتشخص کی بے گناہی کی گوئی درجہ دیا مقاور تنفول مسلمانوں کا ملبکار تھا کہ آب صحابہ سے نتوداس تنفوں کی بیان کردیں اور جو کوگٹ اس کے خلاف الزام لگا دیسے مقتم النی گؤانگ دیں .
اس صورت حال کے تحت یہ مکن ہے کہ حقود صلی التر علیہ وسلم نے امن شخص کی جایت کا اس صورت حال کے تحت یہ مکن ہے کہ حقود صلی التر علیہ وسلم نے امن شخص کی جایت کا

11/1

اظها ركبایه کیونکه ندکوره بالگروه کی طرنب سے اس کی بےگنا ہی کی گواہی دی مبا رہی کھی اوربه کما جا رہا تھا کہ اس بھیسے تنحص میرالیسا المزام نہیں لگ۔ سکتا ۔

ابک فول یہ ہے کہ میں گروہ نے مفدوصلی نشر علیہ وسلم سے اس بھر کا مطالبہ کہا گفت اورخائن کی حما میت کی گفتی دہ مسلمان کفا اوراسے بھی اس خائن کی بد دبانتی اور بے دی کے بالاسے میں بھی علم نہیں تھا کہ دہ بہودی مے گھر ہیں فارہ کی موجودگی کی وجہ مسلم اس مربع دی کا الزام لیگا دتیا۔

اگریہ بہ جھیا جلئے کہ ظاہری صورت مالی کو دیکھتے ہوئے اس کے مطابق عام کا فیصلہ، جبکہ باطن اس کے برعکس ہوء کیسے غلط قرائے دیا جاسکتا ہے کیونکہ عاکم بی تو عرف بد ذرخ اری جسے کہ دہ فال ہری صورت مالی کے مطابق فیصلہ صا در کرد ہے۔ باطن کی عالمت کا اعتبا اکرزا اس کی خدمہ دا دری کے وائمہ سے میں نہیں آیا ۔ اس سوال کا یہ بواب ہے کہ ظاہری صورت مال کے مطابی فیصلہ گراہی نہیں کہلائے گا اور نہی غلط متعدد ہوگا ۔

گرابی یه به وگا که بدد با نعت انسان سخت کان تقیقت مال معلیم کید اینداس کی بے گنا به کا اسی فیصلہ صادف کردیا جائے . مذکورہ بالا واقعہ بین خائن کے جائیں وں کے حضور صلی الترعلیہ وسلم کو انسی بہی صولات مال کے تحت معلط جمی ہیں بندلا کرنے اور جس سے بٹی نے کی گوشش کی گئی۔ انسی بہی صولات مال کے تحت معلط جمی ہیں بندلا کرنے اور جس نے گاہ نے گئی انسیکی کو انسی کی گئی انسیکی کے گئی انسیکی کی اور شاک کے گئی کہ کہ اور جس نے گئی اور کی کی میں بندان اور جس نے گئی اور کھو ہے اس کا الزام سی ہے گئی ور بیا اس نے تو راب بہتان اور حراج گناہ کا با اسمید ہیں ۔

خطیسته اولانڈ کے ورمبان فرن سے تنعلق ایک فول ہے کا گرکٹی غلط کا مہان ہے گرکٹی غلط کا مہان ہے کہ کو کہا جائے ہے کہاجا کے تووہ اٹسد کہلا ماہیے ، اگریٹرا نہ کیا جا سے تووہ خطیست ہے ہے۔ الٹنزنعالی نے دونوں کا کا کہ بیان ہوجا کے اور بہ واضح کردیا جائے دونوں کا حکم بیان ہوجا کے اور بہ واضح کردیا جائے ك نوا و بننگا برا بروباعد كمي بغير دونون صورتبن بكسان بين -

بڑنن خس سے کہنا وانسان برکوئی الزام سگائے گا وہ بڑے بہنا ہی اور مربی ہے گا وہ بڑے بہنا ہی اور مربی کا ت کا یا تسمین کے کی کی کی کی سے کے لیے کھی یہ جائز بہنی سیسے کروہ کسی دوسرسے پراسی بات کا ازام عائد کیا ہے حس کا اسے عمر نہ برو۔

نول بادی ہے (لا تھی ہوئی کیٹیومی نکجوا تھے الکا من اُ کو کی کیٹیومی نکجوا تھے الکا من اُ کا کی بھال کے آئے کہ معروب اُور حسائے ہیں کا کشارس ۔ لوگوں کی خفیہ مرکوشیوں ہیں اکٹر دیمشنز کو ٹی بھلائی نہیں ہوئی . باں اگر کو ٹی بیشنیدہ طور پر صدقہ وقیارت کی مقیبن کرسے یا کسی نمیک کام کے سے یا اوگوں کے معا ملات میں اصلاح کرنے کے لیے سی سے بچھے کیے نوالیتہ ہوئی بات ہے۔

اہل عت کا قول ہے کہ تجری اسرارلینی تحقید سرگوشی کو کہتے ہیں بالٹر فعالی نے واضح قرما دیا

کو گوں کی خفید سرگوشیوں ہیں اکثر دیمشین کوئی کھلائی نہیں ہوتی ۔ البتہ معد قد و فیران کرنے کے

سیے کوئی شخص کسی کو تحقید طور پر بلتھ ہن کرسے یا کیکی کرنے کا تکا دیسے یا گوں کے درمیان معاملات

کی اسلاح کے بیے تحقید طور پر بسلسلہ جنبیاتی کرسے نواس میں مجلائی ہوگی اور یہ خیری بات ہوگ ۔

نمای ور کھلائی کے کاموں کی تمام صور تیں معروف ہیں داخل ہیں کیونکہ عقل انسانی اسے

نسلیم کرتی ہے ۔ عقل انسانی اس حیث بیا عقر اسے کیا عقر اسے کہا کہ اسے سیکھ کردہ نہ صرف اسے سیکم کرتی ہے۔

کرتی ہے مہماس کا انتزام کھی کرتی ہے۔

دوسری طرف عقبل انسانی باطل کو اس ختیبت سے نابین کرتی ہے کہ وہ نہ صرف اس کو کتی ہے کہ وہ نہ صرف اس کے دو ترمیرت سے کہ دو ترمیرت سے کو کتی سے بیک اس سے ایک اور دو ترمیرت سے کھی کھی اظہار کرتی سے کا موں کومیروف کا نام دیا گیا ہے۔

وہ برکا ہا فقسل اور اہل دین خیراور کھلائی کی بوری نشاخت رکھتے ہیں کیونکہ کھلائی ان گوکول کا اور هنا مجھونا ہونی ہے اور براس سے بوری طرح آگاہ ہر نے ہیں کیےن یہ لوگ خسر اور برائی سے واقف نہیں ہوتے جس طرح یہ کھلائی سے واقف ہوتے ہیں کیونکہ بر برائی سے دامن کشال ہوتے ہیں اور اس کا انتجب علم ہی نہیں ہوتا اسی بھے نیکی کے کاموں کومعروف اور برائی کے کاموں کومنکر کا نام دیاگیا،

بهی عبدالبافی نے دوایت بیان کی ، انھیں ابراہیم بن عبدالتر نے ، انھیں سہل بن مکا دنے ، انھیں سہل بن مکا دنے ، انھیس ابرائی کہتے ہی انھیس ابرائی کہتے ہی

کہ بیں اسبنے اونٹ برسوا دہر کرمکدروانہ ہوگیا جسی کے دروانسے براین اونر ہے بیٹھا کراندر گیا توويا ل حضورصلي لشرعليه وسلم تشركفي فرما يقف .

ائىپ بر دواۇنى چا درىلى تىلىن ئىرىن ئىرىن ئىرىن ئىرى بوقى تىلىس ئىرىيا ئىرىنى السىلام عليك يارسول الله كم أول بب نع بواب مبر دعليك السالام كم كيمرس نع عوض كيا كرمم إبل باديلي صح انشین ایسے اوگ برسنے میں جن میں حف ایعنی شختی، اور طبیعیت کی شکی ہوتی ہے۔ اس ببے آکی محط لیسے کلمات کی نلقین فرما دیکھیے پیمبرسے لیے فائدہ متد ہو، اس پر آسیہ

نے نین دفعہ قریب سرمائی فرمایا ، بین قرمی برگیا بہمیت فرمایا این بات دو مارہ بیان کرد" بین نے اپنی دہی یات دویا رہ بیان کردی ۱۰ س پر آئیسا نے فرما یا ۱۰ کشیر سے کی در نے درجو، مجملا کی اور نسکی کے کسی کا م کوهبی معمونی اور سیفیرنسی ہو۔

اگرىچاس كى مەسىودىت كىدول نەم كەتخى اسىنىدىجا ئى سىنىدە بېينيا نى سىدىلودا درىيە كەنماپنىي طرول کا باتی ماندہ بانی استحص سے برتن میں دال دوج مانی کا طلب کا رسو، انگر کوئن خصی مارد لانے كي يصيفه الماس كزوري كوكالي ك طور براستعال كرست بسب و واقف بوز تم اس كرواب میں اس کی کمزوری کو کالی کے طور براستعمال نہ کرو۔

مجبونكا كمنفاس كى بالمت يرد الشت كراوك تواس كاتمهب الرسك كا وراس ك ليكاه كابر تهوين كا- تيزالله نعال نع بويجرس بعني مويشي وغيره مقيبى عطاكي من الفيس بالجهلات كبور الوجري كمنة بي " : قسم سے اس ذات كى حس نے حضور صلى الله عليه وسلم كوا بنے كاس بلاييا ميں نے اس سے ليکھي کسي کو گائي بنين دي، نرکسي بري کو ور نرسي کسي اونوا کو " ہمیں عبدالیاتی بن فاتع نے روابیت بیان کی، انھیں احدین محدیث مالد قاق نے، انھیں ہارون بن معردت نے النفیس سعیدین مر نے حبفرسے النموں نے اپنے والدسے النوں

نے دا داسے انفوں نے کہا کر حفیور صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا (احسنع المعدوف الی من هو اهله والى من ليس اهله خان اصبت اهله فهواهله وان توسب اهله

فاتت اهله.

بشخص کے ساتھ تیکی کرونواہ وہ اس کا اہل مہر با نہ ہد۔ اگرتم نے سی ایستخص سے سانقر میکی کی جواس کا اہل تھا تو دہ اس کا اہل سرچا کے گا درا گردہ اس کا اہل نہ ہوتو تم اس کے اہل ہوجا ڈھے ركل معدوف حد تقد واول اهل الجندة دخولًا هل المعدوف صنائع المعدوف التعدوف المعدوف المعدوف المعدوف القي مصادع السوء بهرسكي او در كل المعدود التي مصادع السوء بهرسكي او در كل الميان كري المين بهرب سعيب المين المين من مائيس كري المين المي

(اٹکھلانسعون الناس با مواکودلکن لیسعہ، منکھ بسطالوجہ وحسن النصلق تصالیے اموال بین نو توگول کو دبینے کی گنجائش نہیں ہوتی کیکن نمھا رسے افدال کے لیے نفد و کی ادر سن اخلاق کی توضرور گنجائش میونی جا ہیے)

صدفه کی صور نمین بین افغراء پر مال کا صدفه کرنا بوکسی دکواه کی تسکل بین به دسکتا ہے اور کیا ہے اور کا میں اور میا ایک اور کا میں نظر میں کا میں اور کیا ہے کہ ایک صوریت بیس ہے کہ ایک میں میں اور کیا ہی کا مدا کہ کردی جائے۔ تبدیا اپنی دیا ان کے ذریعے کمسی سلمان کی امدا کہ کردی جائے۔

بنر آب کا ارتباد ہے گربیا ہم ہیں سے کوئی شخص ایوضمضم جیبا کردادا دا کرنے سے کھی فا صربے با صحابت عرض کیا کریے ابوضمضم کون تھے با آپ نے فرما یا جگر شند زمانے کا ایک انسان تفاحی کی عادت یہ کھر سے لکٹ تو یہ دعا کرتا ، الٹرا میں ابنی عزت دا برم سے اسلان تو یہ دعا کرتا ، الٹرا میں ابنی عزت دا برم سے اسلان تو یہ دعا کرتا ، الٹرا میں ابنی عزت دا برم سے اسلامیتے برائز اسے ۔

اس طرح الضمضم نے توگوں کی ایڈا رساتی اس صوریت میں بردانشت کی کہا بتی عزت وآ برو

36.6

المراد ا

سوان برمن فركرديا.

نیزول بادی سے رَجَاتَ خَاعَتُ حَاصَدُ ایکی المَدِی اللَّهُ ایکی المُدُولِ دَانَ اللَّهُ اللْلَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّلِمُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

نیزفرایا (خَلَاحُنَاحَ عَلَیْهِمَا اَتْ نَصْهِا کَابِیْهُمَا کَ اَلْقُدَاحِ خَدِیُ وَالْقَدَاحِ خَدِیْ اَلْعُد نہیں گرمیاں ہبری میں مصالحات کیں صلح ہرحال بہترہے)

نیز فرایا دات کیدیک ال صلاح کارد و مقاعی می الله می ا

رالااخبركربانفىل من درجة المصيام والمصلولا والصدقة كيامين تعين ابساعمل ته بنائول جس كا درجه نماز، دوزه ا ورصد فع كم درج سعم براه هر مين الوكول أع وض كيا كرضرو دنما ميك -

اس برآب نے فرایا (احدالاے دات المبین و فساد خات المبین هی الحدالفة لوگوں کے البین نے نعلقات اور میا ملات کو دارست کرتا ، آبیس کے نعلقات اور میا ملات کا بگون کے البین کے نعلقات اور میا ملات کا بگون المبین کی انجام دہی کو النوکی نوشنودی کا بگون المبین اور بند کی خوشنودی کا بگون المبین اور بند کی خارش اور بند کی منظر کے ساتھ منتروط کر دبا گیا سے ناکہ یہ وہم بدا نہو کر بوشنوں لوگوں مرا بنی مرداری فائم کر سنے اور ا بناسی میلائے کی خاطرت کی خاطرت کی اور کھلائی کے برکا منازی میں شائل ہے۔ برکا دہ بھی آبیت بیں بھے گئے وعد سے میں شائل ہے۔

قول بارى بيم (وَمَنْ لَيُسَا حِنْ السَّرْيَسُولَ مِنْ لَكَ بِمَا لَبَ لَيْ الْمُدَى وَلِيْكِمْ عَلَى الْمُدَى عَيْرُسُرِينِيْلِ الْمُعْرِمِيْنِ ثُنَّا لِيهِ مَا لَوَكُى وَنُصْلِهِ جَهَنَّ - اور توسی اور کی مخالفت برکمرسته به وا در ایل ایمان کی دوش کے سواکسی اور دوش به میلے درا ک حالیک اس میردا و راست واضح به دیکی مروتو بهم اس کواسی طرف میلائی گے جدھم وہ تھ دکھر کیا اور اسے جنم میں جھو کہیں گئے۔

اس وغید کے سلسے میں اہل ایمان کی دوش سے سوائمسی اور دونش برجیلئے کر حضور میل گند علیہ دستم کی مفالفت کے ساتھ مفرون ذرکہ کیا ہے۔ یہ یا نشاحیماع امریث کی صحت بردلالت کرتی ہے کیونکہ وعید کا امحاق ان گوگور کے ساتھ ہے جو اہل ایمان کی روش کو جھجو ڈرکرکوئی اور دونش اختیا کہ کہیں۔

فوں باری دنو آلے ماقولی کے دریعے برتبایا گیاہے کا لٹد تعالیٰ المبین خف سے بری اکزر سے کا لٹد تعالیٰ المبین خفس سے بری اکزر سبے اور اسے اللہ تعالیٰ ان منوں سے سوالے کردیے گاجن کی طرف وہ کھر گیا تھا اورجن کا اس نے سہارا کہا تھا۔ التر تعالیٰ البیسے شخص کوا بنی نصرت اور معونت سے سرفرائد بنیں کردیے گا۔

تول باری سے روک شرک فی تعلیم اللہ کا کا آلانعا مربی انھیں مکم دول کا اور وہ میں انھیں مکم دول کا اور وہ میں سے میں سے روک کا ان کھا رہیں گئے ، ابتدائے تقطیع تعنی کرنے کے کہتے ہیں کہ کان کھا رہیں گئے ، ابتدائے تقطیع تعنی کرنے کے کہتے ہیں کہتے ہیں کہ کہا اس نے اس کے کرنے کے کرفوالے کر فوالے مار موالے کا اس نے اس کے کرنے کے کرفوالے مار موالے کا کہ خوالے کا رہی فی اس کے کرفوالے کا کرفوالے کا کرفوالے کا کہ خوالے کا کرفوالے کا کہ خوالے کا کرفوالے کا کرفوالے کا کہ خوالے کا کرفوالے کی کرفوالے کا کرفوالے کا کرفوالے کا کرفوالے کا کہ کو کرفوالے کا کہ کو کرفوالے کا کرفوالے کی کرفوالے کے کو کرفوالے کی کرفوالے کا کرفوالے کی کرفوالے کا کرفوالے کا کرفوالے کی کرفوالے کو کرفوالے کی کرفوالے کر کرنے کرفوالے کی کرفوالے کی کرف

اس تقام براس سے مراد بچی دا امیں اوٹٹنی جو بانچ دفعہ بچے جن کی بردا ورا نوری باراس سے ماد بچی بردا ورا نوری باراس سے بال ند بجر بیدیا ہرواس کا کان بچیر کواسسے ازاد جھوٹر دباجا تا کفتا بھر شرکو گی اس برسوار برتا ، نہ اس کا کون آنا دا وردھ بیا جا تا اور نہا سے ذبیح میں جا تا اسے من تھا کہ میں گھا سے دبی میں جا بی بیرے اور حس کھیں ت سے جیا ہے بیرے کا کان بھر نا ہے۔ قادہ ، عکر مراویستری سے بی مردی ہے .

قول باری ہے (کو کم مُرِّنگُ ہُ ہُ ہِی ایھیں انولوں بیں الجھائری گا) بینی ۔ والتواعل شیط ن ان نوگول کو دنیا ہیں طویل تر ترکی گزار نے ، اس کی نعمتوں سے نطف اندوز ہونے ور اس کی لندتوں سے بیرہ ور سے ہیرہ ور سے بیرہ ور سے بیرہ ور سے بیرہ ور سے کی امید دلائے گا تا کریہ لوگ اس کی طرف جھا جا ئیں۔ ان کے دلوں ہیں دنیا وری ندندگی کی جا سہت بیرا ہوجا ہے اور بھیر دنیا کو انورت پر نرجے دینے ان کے جائمی ۔ ان کے دائی ۔ ان کے دائیں ۔ ان کو دائیں ۔ ان کے دائیں ۔ ان کے دائیں ۔ ان کو دائیں ۔ ان کو دائیں ۔ ان کو دائیں ۔ ان کو دائیں ۔ ان کی دائیں ۔ ان کو دائیں ۔ ان کو دائیں ۔ ان کو دائیں ۔ ان کے دائیں ۔ ان کو دائیں کو دائیں کو دائیں کو دائیں کی دائیں ۔ ان کو دائیں کی دائیں کے دائیں کی دائیں کی دائیں کو دائیں کے دائیں کی دائیں کی دائیں کی دائیں کی دائیں کی دائیں کو دائیں کی دائیں کی دائیں کی دائیں کو دائیں کے دائیں کی دائیں کی دائیں کے دائیں کی دائیں کو دائیں کی دائیں کے دائیں کی دائیں کی

شیطان انفیں مبانوروں کے کان بھیا گردسینے کا حکم دیے گاتھا کہ اس کے درایعے وہ ان جانوروں کا تھا کہ اس کے درایعے وہ ان جانوروں کا گوشنت ابینے اوپر بیزود ہروں کے لیے حوام کردیں ۔ ایسے جانور بیرہ کہ کہ لاتے تھے اور بیری کہ کا گوشنت حوام سی خفتے ہے۔ اور بیری کو گوشنت حوام سی خفتے ہے۔

قول باری سے اور کیا مورکھ کے کہ بھتاری کے ایک اور میں انھیں مکم دول گا اور وہ ہیر کے مسلم سے خوا کی سے خوا کی سا تعدت ہیں رو وبرل کریں گے) آبت کے اس سے خوا کی تعدید بین آفال مردی میں۔ ایمانی می معالم بردی کی حضرت ابن عبائش سے دوایت ہے کہ برکوگ اسٹر کے دین میں مود وبل کریں گے وردوا می کو اور میں کے اسٹر کے دین میں مود وبل کریں گے وردوا می کو اور مول کا اور مول کی مول کی مول کا اور مول کی دین میں مود و بدل کریں گے۔

اس تفیسر کے بیے شاہد کے طور بربہ فول باری بیش کیا گیا ہے (لاکتید فیل لیخلق الله خلق الله خلافی الله خلافی الله خلافی میں میں کوئی رقد و بدل نہیں ہوسکتا بہ ہے سیدھا دین کوئی رقد و بدل نہیں ہوسکتا بہ ہے سیدھا دین مشہرین ہوشت ، میکرمراور الوصالے نہے حفرت انسن اور حفرت ابن عباس سے دوایت کی ہے کراس سے مراو منصا و لین خصی کریا ہے ۔

 محفرت ابن عباس کا فول میں رہو باسے کوخھی کرمام تنگر ہے۔ پھرا ہب نے درج ہالا ہت ملات کی عبداللدین ماضے نے اپنے والدسے اورانھوں نے حفرت ابن عمر سے روا بیث کی سیسے کرحفور صلی اللہ علیہ دستم نے ونرطے کوخصی کرنے سے منع فرمایا سے۔

میں میں میں میں میں اس اور ایک میں اس اور ایک کے خوالا سے اللہ اس کے اللہ اسکار اللہ اور کی کا اور کی ہور کے اللہ اور کی کا اور کی کے اس اور ایک کی بیسے اللہ اس کے طریقہ کے خوالا کا کا اور کی بیات کا اور کی کا کا اور کی کا کا اور کی کا اور کی کا کا اور کی کا کا اور کی کہ کے خوالا کے کا کہ کا کہ کا اور کا کا اور کی کہ کے میں میں کا کہ کا اور کی کہ کا اور کی کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کہ کا کہ کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کہ کہ کا کہ کا

اسى بنا پرشرىعبت ابرايمي كا انباع واحبب بے كيونكر مضور صلى لئة عليه وسلم ئ نترلعبت ميں داخل سپ اس بنا پرشر نعبت ابرا بہي كا انباع واحب بے كيونكر متبع بردگا وہ مذبت ابرا بہي كا بھي منبع كہلائے گا۔ منبع كے منبع كا منبع كہلائے گا۔ منبع كے منبع اليب نول بيم كا اس كيم منتقبيم كے بيں . اس بيم بين عص استقامت كے السنے برجائے وہ منبقيت برگامزن منصور يركوكا .

فول باری (و اقتصدالله المراهیم خولیگی نفیدین دواقوالی بی اول بر اول بر الاتعالی المی محبت کے بیاتھا اور این مرکوشی سے بیا انفین مخصوص کولیا تھا اور این مرکوشی سے بیا انفین مخصوص کولیا تھا اور مربی محبت سے بیا ایھا - دوم بیرخلیل کالفط خدات کمینی ماجت سے بتاہے .

الله کانولیل وہ ہے بیروم رف اس کا بسی مختلج ہے اور ایتی حاجتوں کے بیرے مرف اس کی طرف می ربی وی کرتا ہے ۔ اگر لفظ خولیل سے بیلامقہ مرا دیرو تو بر کہنا جائز ہوگاکر مفرت کی طرف می ربی وی کرتا ہے۔ اگر لفظ خولیل سے بیلامقہ مرا دیرو تو بر کہنا جائز ہوگاکر مفرت

بيجى اوراس كم شوم كريميان معالوت

تول عادى ب ركران مُكَاكَّةً حَافَث مِنْ يَعْلِهَا نُشْوَزَّا أَوْ إِعْدَا صَّافَالَا عَنَاكَ عَلَيْهُمَا اَنْ بُصِراحَا مَدْيَةَ هُمَا صُلْحَا يَجِب مَسى عوريت كواسيف شوس سع برسلوكي باليارخي كانحطره موزد كوئى مضائقة نهبى أكرميا ب اور بي ركي تقوق كى كمي بننى بير) البس بي صلح كريس) تشوذ كيمعنى بي الكيت ولمردى بيسكراس سعم إدبيرى سي نفرست ا ولغيف كى نبا بر ستويركا بردم اس يرسواررسناب، يعنى شوير بركورى فانت دييك ا دره رسيط سيكام ك يرافظ نشذ الادف مع ما توديس سي من عن ابهرى مع في الورباند زمن سيبي -تول باری (اَفُرا عُدَاصًا) کا مفهم بیب کرشوسرسی ناراضگی کی بنا بید بایسی اورسوی کو اس بہتری دے کوس سے مے رخی برتے -اس صورت میں اللہ تعالی مے ان دونوں کے بیے صلح معمل كوميا حكوديا-

محفرت على اور محفرت ابن عباش معمروى سے كما للترتعا كانے دونوں كواسے بعض منقوق میں تمی بیشی کے ذریعے صلے کر لینے کی اجازت دیے دی سے شلاً بیوی اپنے مہرسے کچھ معصے سے دست بردار سروا سے باایتی بائے کا ایتی بائے میں ایسی مسی سوکن کو دے دے۔ متفرت عمرم كا قول سے ماں سوئے میں مات بر کھی صلح کریں ان می صلح درست ہوگی۔ ساك نے عكرير سے اورالفول نے حفرت ابن عبائل سے دواست كى سے كرا ما كمونين حفرت سوده كونه در المان بركم كالمار كريس حضر رصل الشرعليه وعم المفيس طلاتي شدسه دي -ميناني الفول المستميس سف عرض كباكه مجه طلاق نه دي ، مجه ابني تروحبيت بين رسيف دي ا ورميبری باری عائشته کودسے دیں، جین نج خصورصلی لندعلبد وسلم نے میری کیا۔ اس بردرج بالا آمیت

تا زل بردي - اس بيسيال بيدي شريخ بريم صلح كريس ان مي ضلح جا مذبهو كي -

ہنام نے عروہ سے ، الفول نے اپنے والدسے اور الفول نے عقرت مالنہ سے روایت کی ہے کہ اس کا بیٹ اس بور سے الفول نے اس سے بارے میں نازل ہو ئی ہے ہوکسی کے عقاریں ہو۔ وہ تخص اسطلاق دے کرکسی وی ویورت سے لکاح کرنے کا نوایش مند ہو۔ بیوی اس سے یہ کہے کہ تجے ابنی ز دیویت میں دہتے دوا و دطلاق مندو۔ تھیں میرے نان ونفقہ اور باری کے سلسلے میں لپروی آزادی ہے۔ مفرت مان ونفقہ اور باری کے سلسلے میں لپروی آزادی ہے۔ فول باری (دَالْقَالَةُ حَدِیدٌ) کا بیرفہ وم ہے۔ مفرت مان ولئے میں میں دور کے اس میں موری ہے کا میرفہ وی ہے کا مالموں میں مقرت مائٹ الموری میں مائٹ میں موری ہے کا میرفہ وی ہے کہ وی ہو کا میرفہ وی ہے کہ وی ہے کا میرفہ وی ہے کی میرفہ وی ہے کا میرفہ وی ہے کی کا میرفہ وی ہے کا میرفہ وی ہے کی کی کی کا میرفہ وی ہے کا میرفہ وی ہے کا میرفہ وی ہے کی کی کا میرفہ وی ہے کا میرفہ وی ہے کا میرفہ وی کا میرفہ کی ہے کا میرفہ وی کا میرفہ وی کا میرفہ وی کا میرفہ وی کا میرفہ ہے کا میرفہ وی کی کا میرف

محفود میں اللہ علیہ وسلم ان کی باری میں محفرت عائنہ کے گھر میں نثیب باشی کرتے ہے۔
الوبکر مجمعاص مجتے ہیں کہ ہم ہیت متعدد میولیوں کی صورت میں ان کے ما بین باریاں مقرد
کرنے کے وجوب بیردلائٹ کرتی ہے اور کا بکب میوی کی صورت میں اس کے باس رہنے کے جوب
برکھی دال ہے محفرت عمر فرکے سامنے کی شخص کوب بن سور نے ابنی بیری کے تعلق اس رائے
کا اظہار کیا کہ ہر جار د ذوں میں سے ایک دن اس کا مہوگا۔ محفرت عمر شنے نہ صرف کعب کی یہ بات ا

ا نترتعالی نے یہ بات بھی جا تو کودی ہے کہ ایک بورت اپنی بادی سے دست پر دارہ کو اسے اسے اپنی سے کہ میاں بیدی کے دیمیا ہاں اسے اپنی سوکن کو دے دے آ بیت کا عموم اس بات کا مقتفی ہے کہ میاں بیدی کے دیمیا ہاں نترطیع بھی ملی بیوستنی ہے کہ بیوی اپنا جہر، نان ونفقہ او دیادی تیزز وجیب کی بیدی کے لیے ماضی بیں تمام حقوق سے دست بردا دی جا تمز ہوتی ہے۔

واحب بیونے والے نان و نفقہ سے دست بردا دی جا تمز ہوتی ہے۔

متنقبل کے نان ونفقہ سے دست بردا دی جا تمز ہوتی ہے۔

اگر بیوی ننو ہر کو بھیستری سے بری الذمہ قرار دیے وے تواس کا بیا قدام درست بہیں ہوگا باکہ اسے بیتی ماصل دیے گا کہ وہ ننو ہر سے اپنے تصفے کی بمبستری کا مطابحہ کے۔

اگر بیوی ننو ہر سے گا کہ وہ ننو ہر سے اپنے تصفے کی بمبستری کا مطابحہ کے۔

اسے بیتی ماصل دیے گا کہ وہ ننو ہر سے اپنے تصفے کی بمبستری کا مطابحہ کے نواس کا بہا تمام واس کا بہا تمام واس کا بہا تمام واس کے بیان واس کا بہا تمام ورست بہیں ہوگا ۔

یہ بات بھی جائز بہیں سروگی کے شوہر بہوی کی طرف سے باری یا ہمیتری کے تی سے سترداری

براسے اس کا کوئی معا وضا داکرے کی وکد برباطل طریقے سے مال کھانے کی صورت ہے۔ یا برابسائ ہے جسے برکے کوئی معا وضد لینا جا گزنہیں ہوتا ۔ کیونکہ بیتی نکاح کی موجودگی بیں ہواس فنی کے وہوب کاسبب ہے ساقط بہیں ہونا ۔

اس کی تمال السی سبے کہ بیری ایسٹے تتوہرکو مہر میں دیے جلنے دائے غلام کواس کے حالم کونٹ کی ذمرہ اسی سے بیری الڈم قرار دے دے دیے ، بیری کا بدا قدام اس سے بیے دارسنہ بی برگا کہ حقار نکاح بھوان غلام کو بیری سے جو ایس کرنے کا موجب ہے اپنی جگہ موجود ہے ۔

اگر میں کہا جائے کہ ہار ماصحاب نے میں بات سے بجانے کی دیا ہے کہ تشوہر اپنی بیری سے عدمت کے دولان تان و نففہ سر دبینے کی شرط پر خلع کرسکتا ہے ۔ اس طرح کو یا ایمفول نے شوہر کو لیسے نان و نففہ سے بری الذم قرار دے دیا جوابھی وا جب نہیں ہوا جب کہ اس تان و نففہ کو دا جب کر دبینے والا سبب بعنی عدیت موجود ہے ۔

بہان مک الیسے ناق ونفقہ سے بھا تھی واجب بہیں ہوا یعنی ستقبل کے نان ونفقہ سے بھا تھی واجب بہیں ہوا یعنی ستقبل کے نان ونفقہ سے بھا تھو ہمری برآت سے انتہاں کے لحاظ سے خلع صاصلی کر لینے والی بیوی اور بحقد بیں موجود ہیوی کے درمیان کوئی فرق بہیں ہے۔ کیکن ننویم نے جب عدت کے دوران نان ونفقہ کی موجود ہوان نان ونفقہ کی میں مقدار کو خلع کا عدم اوائیگی کی شرط براس کا خلع فہول کر لیا توگو بااس نے نان ونفقہ کی اس مقدار کو خلع کا معاوضہ خوا دویا جوعدت کی لودی مدت کے بیے اس مید واجعب بروتی .

م بین زمیری اس اخرید دلائت بوری سے که اگر میا بی بیری اس نشرط پر آبیس میں صلح کمرلی کر بیری اس نشرط پر آبیس میں صلح کمرلین کر بیری جہری بوقم کی اس سے کچھ سے دستبردار مبوری اسے گی یا جہری رقم سے اس کے جھ سے دستبردار مبوری میں جہری وقع سے اس اس کے جھ سے دستبردار مبوری کی جیوں کا جہری وقع سے اس اس کے جھ سے دست بول گی جیوں کہ اس اس کے جو اس اس کے جھ سے دست بول گی جیوں کہ اس میں اس کے اس اس کے اس کا میں میں درست بول گی جیوں کا اس کے اس کا میں درست بول گی جیوں کا اس کی میں کا میں اس کی میں کا میں کا میں کا میں کا میں کا میں کا کہ میں کا میں کی کا میں کی کے اس کی کا میں کا میں کا میں کا میں کی کے اس کی کا میں کا میں کا میں کی کا میں کا میں کی کا میں کا میں کا میں کی کا میں کی کا میں کی کا میں کا میں

معاملے میں کسی صودیت کے کم بیں کوئی فرق نہیں مکھا ا ورتمام صود توں میں صلح کر لینے کوجائے۔ قرا دد یاسیے۔

تول ہاری ہے (والفی کے شیخے کی اسے ہمرحال بہترہے) معفی الم کا قول ہے کہ ملے کہ الم کا اول ہے کہ ملے کہ اللہ کا ا لینا ہے دخی کونے اور بدسلو کی سے بیش آنے سے بہتر ہے ۔ بعض کا قول ہے کہ صلح علیا کہ گائی گائی کا اس با درمیا جا طلاق سے بہترہے۔ آبیت بین اس با درمیا عموم کا امکان موجود ہے کہ میاں بیوی کے درمیا جا ملے ہر مشرط اور صور رست میں جا مرسیدے۔

البتنداس سے وہ صورتیں فارج ہیں ہوکسی دلیل کی بناپرخاص ہوگئی ہیں۔ نابیند بدگی سے ۔
کی بنا پرصلح بنز غیرتنعین اور مجہول بچیز بیصلے کے ہجانہ برکھی آبیت کی دلالت ہورہی ہے ۔
قول باری ہے (دُا خَفِی تِبَ الْا نَفِیْ اللّٰہ کے بھانہ برکھی آبیت کی طرحت جارہ اکل ہوائے ہیں)
محفرت ابن عیاش اور سعیدین ہجیر کا قول ہے کہ عور توں کوان کے شوہروں کیا موال ہیں سے بوجھے ملتے ہوں وہ انجیبی دسینے میں نگ دلی کا منط ہرہ کرتا مرا دہیں۔

بيولول مين لورا بورا عدل كرو

قول باری ہے (ککن تشخطیعی اک کھیل کو بین البقساء کو کو کو کو کو کروکھی الکا کہ کا کھیں کا کھیل کا کھیل کا کھیل کے الدیس کے درمیان پورا بورا عدل کرنا نمھا در بس کل کسی نہیں ہے تم جا ہو بھی تواس بیرقا در نہیں ہوسکتے ۔ لہندا ایک بیری کی طرف اس طرح زہوک ما گؤ کہ دو سری کوا دھر لٹکن جھو گرد وی

الوعبيبره سے مروی سے کاس سے مراد دلی مجتب اور ميلان طبعی ہے ۔ مقرت بن عبال معن اور ميلان طبعی ہے ۔ مقرت بن عبال معن اور قتا دہ سے بھی ہمی مروی ہے ۔ قول با ری له خلا تنہ آرائی المکٹ المکٹ اللہ بنوی سے والٹ العام سے کواس ميلان کا با نفعل اس طرح اظها ر نہ کيا جائے کہ ايك بيوی سے پوری طرح مند موطر کر دوسری بيوی کا رُح کر ليا جائے ۔ اس بر قول با ری (فتاد لو ها کا لمعلقائی دلالت کرنا ہے۔

مفرت ابن عباش اسعیدین جبر برحس انجاید اور قنا ده کا قول سے کواس بیری کی کمیفیت میں بہا جائے کہ وہ نہ نوشو ہروالی شمار بہوا ور نہی بن ببابی - قتا دہ نے تفرین انس سے النھوں نے بنیبرین نہریک سے ، انھوں نے حفورت الربر برنے مسے دوایت کی سے کہ حفور مالیا لله علی الله وی جاء دور الله علی علیہ وسلم نے قرما با رصن کا نت له احموا تایت بیمبیل معاحدا هما علی الا خوی جاء دور القیامة واحد شقیده ساقط بیمن نیفوں کی دور بیریاں بہوں اور وہ ایک کم منفا باریمن و در مری کی طرف فریا دو اس مالت بین آمے گا کواس کے حیم کا ایک کنارہ جھاک کرگر ابہوا بہوگا)

به دوایت هی د و بیوبول کے درمیان انعان کے ساتھ یا دیال منفر کرنے کے بیوب پر دلالت کرتی ہے ، نیزید کہ گرشو ہر اقعان بہیں کرسکتا توعلی کی بہتر سے کیونکہ فول باری ا سے رکو مشاکظ بِمُعْدُ فَرِ اَوْ تَسْدِ لَيْحٌ بِالْحَسَانِ . پھر یا توسیر هی طرح عورت کوروک ایا جائے یا کھلے طرکفے سے اسے بنصدت کردیا جائے ،

اس بین سرای بی کو دوسرے کی طرف سے ستی دی گمئی ہے اور دل کا بوجھ بلکا کیا گیا ہے۔
ا دریہ تبایا گی ہے کا لٹر تمالی جارہی ہرای کو وسرے کی مختابی سے بے نیا نہ کو دیسے کا اگر دوسرے کا اگر دونوں نے اللہ کی طرف سے واجب کردہ مختوف کی یا مالی کے نوف سے ایک دوسرے سے کا بیدہ میں میں کا تھوں کہا ہو۔

ببہی واضح کردیا گیا کہ نمام بندوں کا دنرق الٹرکے ماتھ میں ہے۔ بندسے اگردنرق کا ذریعہ بنتے بھی ہیں تواس صوریت میں بھی سبب ببدا کرنے الاانٹرہی ہوتا ہے ا وراس ب نمام تعریفیوں ا ورحرو ثنا کا وہی ستی ہوتا ہے۔

ما كم رواجت كوه مفدم كوفين كورميال نعاف كر

قل باری سے رَبِیا تُنها الَّذِیْنَ امْنُوا کُونُو اَحْدَارِیْنَ بِانْقِسُطِ اَنْهَ کُونَا عَرَادِ اِنْهَ الْمُ وَکُونَا مَنُوا کُونُو اَحْدَا وَرَبَعُدا اِنْهَا فَ سَعَامِمِ وَارَا وَرَبَعُدا اِنْهَا فَ سَعَامِمِ وَارَا وَرَبَعُدا وَلَهُ الْمُسْطِ سَكَ كُوا وَبِي كَارُونُ وَمُعَارِي اَنْهَا وَلَهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَالْمُوا اِنْهَا فَ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ وَلَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَلَا لَا اللّهُ وَاللّهُ ولِهُ وَاللّهُ وَلّهُ وَاللّهُ وَاللّه

قالبوس فے ابوظبیان سے، انہوں نے اسپنے والدسے اور انہوں نے حضرت ابن عبائل سے روابت کی سپے کہ قول ہاری (کمائی اکٹر بین ا مُنٹواکو کُوٹو اَحَوَّا مِیْنَ بِالْقِسْطِ شُعِهَدُاءَ وَبِنْ سے روابت کی سپے کہ دونتھ ہو کہ معاملہ میں فریقین ہوں اور قاضی کی عدالت میں موجود ہوں، قاضی ایک سے مطالبے اور حق سے جھی رو کے ۔ قاضی ایک سے مطالبے اور حق سے جھی رو کے ۔ ہمیس عبدالباتی بن قانع نے روایت بیان کی، انہیں محمد بن عبدالبر بن مہران الدینوں سے مائی بن تربیب نے، انہیں عباد بن کثیر بن ابی عبدالبر نے مطارب سے، انہوں نے ام المؤمنین محمد بن حصر بن ایم عبدالبر علی بن المرمنین محمد بن میں سے کہ حضور صلی البر علیہ ولی المؤمنین محمد بن المسلمین فلیعدل بین ہے کہ حضور صلی البر علیہ ولی الموسلمین فلیعدل بدین ہے دوقعہ دوشا در شا درت و مقعہ دی

ولا بیرفع صوتنه علی احد المخصدین ما لسو بیرفع علی الاخد. بخشخص سلم انوں کے درمیان ان کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کی اُزماکش ہیں بڑگیا دیجی

کفتاکومنہ گریسے

ابو کم حصاص کہنے ہیں کہ قول باری (کُونُوَا قَدَّا مِنْ بِالْقِسُطِ) سے ق وانصاف برقائم رہنے کے سلسلے بیں اللہ کے حکم کا اظہار ہورہا ہے بیٹ کم سرخص بربدام رواجب کرتا ہے کہ اس برلوگوں کے لازم ہونے والے صفوق کی اوا بیگی بیں وہ اپنی ذات سے پورا بورا انصاف کرسے لینی لوگوں کے حفوق کی بوری طرح ا دائیگی کرسے ۔

نیبزمنطلوم کوظالم سے انصاف دلاستے اس کی دادرسی کرسے اور ظالم کوظلم کرسے اندرداخل روکس دسے کبونکہ بہنمام با بیں انصاف فائم کرسنے اور انصاف پر فائم رہنے کے اندرداخل بہں ۔ بھراسپنے قول (نشھ کرآء کِشٰمِ) سے اس کی اور ناکبدکردی لینی ۔۔ والٹ داعلم ۔۔ اس صورت میں جبکہ انصاف نک رسائی گوا ہی کے راستے ہوتی ہو۔

اس بیر آبین کا برنگڑا ظالم کے خلاف گواہی فائم کرنے کے حکم کو بھی متنفن ہے جس نے مظلوم کامن دبار کھا ہے اور اسسے و بینے سے الکاری ہے ناکہ گوا ہی کے دریعے طالم کے قبضے سے مظلوم کامن لکال کراس کے تواسلے کر دباجا ہے۔

به آیت اس قول باری کی طرح ہے [وَلاَ تَنْکُیمُ الشَّهَا لَاَ وَ مَنْ یُکُنْدُهَا خَالَتُ وَ مَنْ یُکُنْدُهَا خَالَتُ وَ وَلاَ تَنْکُیمُ الشَّهَا لَاَهُ وَ مَنْ یُکُنْدُهَا خَالَتُهُ وَ مَنْ یُکُنْدُهُا خَالَتُهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُو

قول باری سیے ای کوعی کھیں کہ کہ کہ کہ اپنی ذات کے خلاف گوا ہی دسینے کا مفہوم بہ سیے کہ اگر فرانی مخالف کو کی خفہ میں برعا مذہ ہوتا ہوتو وہ اس کا قرار وا عنزات کر سے۔

میں بات اس برد لالت کرتی ہے کہ اگر کوئی شخص سی غیر سکے حق کا ابنی ذات برا فرار کر سے تواس صوت سے تواس صوت بین افرار کو اس سے مطالبہ کر سے تواس صوت بین افرار کو زار اس افرار کو اس سے مطالبہ کر سے تواس صوت بین افرار کرنا اس بیروا حرب ہوگا۔

نول باری ہے ارداکھ ایک کی کا کا تھا کہ کے کہ اس بیس والدین اور رشتہ داروں برگواہی فائم کرنے کا تکم دیا گیا ہے۔ بہاس بردلالت کرنا ہے کہ اگر کوئی انسان اپنے والدین اور اسپنے نمام رشتہ داروں کے خلاف گواہی دسے نواس کی بہگواہی درست ہوگی۔ کیونکہ اس کے والدین ، اس کے نمام رشتہ دارا ورغیررشنہ داراس معاملے ہیں اسس کے لیے کیساں ہیں ۔اگرچہ والدین کے خلاف اولاد کی گواہی کی بنا پر والدین نید ہم بھی بڑسکتے ہیں ایک لیکن یہ بات عقوق الوالدین لین عالمین کی نافرمانی کے تیمن میں نہیں آتے گی اور دیمجی صروری

نہیں ہوگاکہ والدین ہج نکہ اسپنے خلاف اسپنے بچوں کی گواہی کونا لِستدکرنے ہیں۔ اس سلیے بیے ابسی گواہی سسے بازرہیں ۔

اس لیے کہ بیجے اس طرح والدین کے نمالات گوا ہی دسے کرا ورانہیں ظلم سسے ہاز رکھ کر ایک گوندان کی مدد کریں گے جس طرح محضورصلی الٹرعلیہ دسلم کا ارتثا دسپے (آنصدا خالۂ ظالہ ا احمظلے گا،اسپنے بھاتی کی مدد کرونواہ وہ ظالم ہویا مظلوم)

صحاب نیموش کیاکداگر ممارا بھائی منطلوم ہوگا تواس کی مددی بات نوم بھر میں آتی ہے لیکن اگر ممارا بھائی ظالم موگا تواس کی مدد کیسی ؟ آب نے اس برفر دایا (شردلاعت المطلوف للگ خصد مناح ا بالا ، است طلم سے روک دو۔ بہی تھھاری مدد موگی ہونتم اسے پہنچاؤ سکے ۔

آمبِ کا بیارت داس ارت اوسے ملتا جلتا ہے الاطاعة لمخلوق فی معصیب قدالمخالق، خالق کی معصیت بیرکسی مخلوق کی کسی قسم کی اطاعت نہیں ہے۔

به بیببراس بردلالت کرنی به که بنیا اینے ماں باب کی صرف حلال اور بیا کرکاموں میں فرمانسرداری کرسے گا جس کام میں الٹرکی نا قرمانی لازم آئی ہمداس میں و کسی صورت میں ہیں کام میں الٹرکی نا قرمانی لازم آئی ہمداس میں و کسی صورت میں ہیں کی ماں باب کی فرمانسرداری نہیں کرسے گا کیونکہ الٹر تعالیٰ نے بیٹے کوا بیٹے والدین سکے خلاف گوا ہی فائم کرسنے کا حکم دیا ہے خواہ والدین اس بات کو نا بہندہی کیوں نہریں ۔

ول باری سبے رائی آئی اور اس کا خیرا کا اللہ کا کہ اس کا لیے اس کا لیے اس کا اس کا لیے اس کا کہ اس کا کہ اس کا خیرا کا اس کا خیرا کا اس کا لیے اللہ کا کہ اس کے دیا گیا اس کا لیے اللہ کا کہ اس کے دیا گیا سبے کہ گواہی دسینے وفت ہم اس خصا کیں جس کے خطا کو دیکھتے ہوئے اس پر نترس منظما ہیں جس کے خطا فت ہم گواہی دسینے جارسیے ہوں۔

التُّدِّنعالَى مالدارول اور فقیرول میں سے سرایک برنظاعنا بَت رکھنے اور نویر خواہی کرنے کا سب سنے برایک سے سرایک کی ضروریات اور مصالے کو سب سے زیادہ جانے والا سبے اس سینے کہ اپنی معلومات اور علم کی بنیاد برجو کی خمہارے والا سبے اس کی گواہی دے دو۔ باس سینے کہ اپنی معلومات اور علم کی بنیاد برجو کی جھم اسے باس سینے اس کی گواہی دے دو۔

قولِ باری (حَکَرَتَبَعُوا الْهَوَی اَکُ کَعِسْدِ کُوّا ، لہذا اپنی خواہش نفس کی ببیروی بیں عدل سے بازں رسم بعنی خواہشات کی ببیروی اوررشتہ داروں کی طوف مبیلان کی بناپرانصات کا دامن نہ چھوٹرو۔ اس آیت کی نظیر بر آیت ہے (یا تنا جو کنمال کے خلیف ٹی فی الاد ضِ حَاکَمُ بُرین النّاسِ بِالْحَقِی وَ الْکُونِ کے کو کَتَشِیعِ الْمُهُلِی ،اسے دا و کو اہم فی محصیں نربین ہیں خلیفہ بنا با ہے اس لیے لوگوں کے درمیان میں کے ساختہ فیصلے کرواور خواہش نفس کی ہیبروی بنہ کرو)۔

اس ہیں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ گواہ ہر بیضروری ہے کہ وہ اس خص ہرگواہی دے بسس کے ذھے فرانی نانی کا من عائد مونا ہے اگر جبہ گواہ کواس کی ننگدستی اور مفلوک الحالی کا کم بسس کے ذھے فرانی نانی کا من عائد مونا سے بیب بات میں منع ہے کہ وہ اس فرر کے نحت گواہی سے ہی کہ یوں سنہو۔ اسی طرح گواہ کواہ کے بیب بات میں منع ہے کہ وہ اس فرر کے نحت گواہی سے ہی کہیوں سنہو۔ اسی طرح گواہ کواہ کے بیب بات میں منع ہے کہ وہ اس فرر کے نحت گواہی سے

جج باگوا ہوں کی طرف سے تقدم میں سجائی سے بہاو یہ بجا یا جائے۔

بازرے کہ کہیں فاضی ابنی لاعلمی کی بنا ہراسے تھوٹاگوا ہنصور کرکے فید میں بنا ڈال دے۔

قول باری سبے (و اِنْ مَنْدُو اَ اُو نُعْرِ عَنْوا قَاتُ اللهُ كَانَ بِهَ اَلْفَهُ لُوْنَ خَبِهُ اُ و راگر تم من لگی لیٹی بات کہی یا سیاتی سے بہا و بھایا توجان رکھو کہ ہو کھی کم سنے بوالٹ کو اس کی خبر ہے مطابق یہ بات قاضی سے تعلق رکھتی ہے کہ اس کے مطابق یہ بات قاضی سے تعلق رکھتی ہے کہ اس کے سامٹے مقدھے کے دونوں فراتی بین ہونے ہیں آو وہ ان ہیں سے ایک سے لیے رخی ۔
کے سامٹے مقدھے کے دونوں فراتی بین ہونے ہیں آو وہ ان ہیں سے ایک سے لیے رخی ۔
کھی کم سے اور اسے اسپنے حق اور مطالبے سے ہٹانے کی بھی کو مشنش کرے ۔

لفظ کی سے حضورصالی الشد علیہ وسلم کا اور دفع کرنے کے بین اسی سے حضورصالی الشد علیہ وسلم کا بہارٹ ادمانو ذسسے (بی المواجد بیدل دھندہ وہ نقو بند کہ جس مفردض کے پاس فرض کی ادائیگی سے بازرہ بے ادائیگی سے بازرہ بے ادائیگی سے بازرہ بے اور اسے سے اور ادائیگی سے بازرہ بے نواس کا بہرویہ اس کی عزمت و آبروکو حلال کر دیتا ہے اور اسے سراکا مستخق بنا دیتا ہے ۔ محضورصلی الشر علیہ وسلم کی مرا دیہ ہے کہ البیشے فی کا طال مٹول کرنا اور حقد ارکواس کے متن سے ہمٹائے کے کا مستخق بنا دیتا ہے۔ آیت زیر بحث بین فاصی مراد ہو جس کے السراکا مستخق بنا دیتا ہے۔ آیت زیر بحث بین فاصی مراد ہو تقل سے ہو تو آبیت کا مفہوم یہ ہوگا کہ قاضی کسی ایک فرانی کو اس عدل والعا ف اور مساوات کے متن سے دورکرد سے جومنفد مے کے سلسلے ہیں اسے ملنا بچا ہیں ہے۔

اس بیں بیر بیری بی استال ہے کہ اس سے گواہ مراد ہو، اس صورت بیں بیر نفہ م م کوگاکہ گواہ گواہ کو اسی دور نہ بیں کرنا گواہ کو اسی دور نہ بیں کرنا سے کو اہمی منہ دیے کرحتی دار کو اس کے حتی سے دور نہ بیں کرنا سیا اور مذہبی کو ایک سے دور نہ بیں کسی ٹال مٹول سے کام لینا سیا ہیں ہے اور مذہبی حتی دار کی سیا ہیں کسی سے اور مذہبی حتی دار کی

47

ががが

مرم آن معوممل معوممل

طرف گواہی کے مطالبے براس سے بہاؤتہی کرنا جائے۔
اس بیں کوئی انتناع نہیں اگرا بت کا سلم حاکم اور گواہ دونوں کے لیے سلیم کرلیا جائے۔
کیونکہ لفظ ہیں دونوں کا احتمال ہے۔ اس لیے آبت سے بیہ فہرم اختر ہوگا کہ اس ہیں مقدمہ کے فریقین کے درمیان نشست کے لحاظ سے ، تیز نظر ڈالنے کے لحاظ سے مساوات فائم کرنے کا حکم ہے اور کسی ایک فرلیق کے ساختہ مرگونٹی مذکر نے نیز ننہائی اختیار مذکر نے کا امر ہے۔
کا حکم ہے اور کسی ایک فرلی کے ساختہ مرگونٹی مذکر نے نیز ننہائی اختیار مذکر نے کا امر ہے۔
جیسا کہ حضرت علی شیسے مروی ہے کہ آپ نے فرما یا " ہمیں حضورصلی الٹرعلیہ وسلم نے فریقین میں سیکسی ایک کونظر انداز کر کے دوسرے کی دعون کرنے سے منع فرما یا ہے ؛

مومنوں کواہمان لاستے کا حکم دیاگیا

ابک اور جہت سے بھی ان کے لیے بدلازم ہے کہ انبیار سالقبن کی کتابوں ہیں مصور صلی الشرعلبہ وسلم کی بشارت موجود ہے اب جبکہ بہ لوگ ان انبیار پر ایجان سے آستے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان انبیار سے بونے میں دیں ان کی بھی انہوں نے تصدیق کی تو اس سے بہلا کی طرف سے ان انبیار سے تو تو میں دیں ان کی بھی ایجان لائم کی نبید کر مے صفور میں اللہ میں کہ بہدو کہ کہ بہدو کہ میں میں دی تھیں ۔ مصفور میں ان کی نبید کا نبید کر نبید کر نبید کی نبید کی نبید کی نبید کر نبید کا نبید کی نبید کی نبید کا نبید کی نبید کر نبید کی نبید کی نبید کر نبید کی نبید کی نبید کا نبید کی نبید کا نبید کا نبید کی نبید کی نبید کی نبید کا نبید کی نبید کر نبید کی نبید کی نبید کی نبید کر نبید کی نبید کی نبید کی نبید کا نبید کی نبید کی نبید کی نبید کی نبید کر نبید کی نبید کر نبید کی کر نبید کی کر نبید کی نبید کی نبید کی نبید کی نبید کر نبید کر نبید کر نبید کر نبید کر نبید کی کر نبید کی کر نبید کر نبید کر نبید کر کر کر کر کر کر نبید کر کر کر کر کر کر کر

اس طرح این سے ذریعے ان لوگول پر تحربت فائم کر دی گئی اوران برانمام تجت ہوگہا آیت کی تفسیر میں ایک فیل بہجی ہے کہ اس میں ان لوگوں سے خطاب ہے ہو حضور صلی الشر علیہ وسلم برایمان رکھنے ہیں - انہیں اس ایمان بر عدا و مرت کرنے اور اس برنا بت قدم رہنے کی تلفین کی گئی سے ۔ والٹداعلم ۔

مرتدسے توب کامطالیہ کرنا

بهی سالت نصاری کی تفی که وه انجبل برا بمان سے آئے اور پیراس کی مخالفت کرکے کو کا ازلکاب کر لیا، اسی طرح برلوگ محضارت عبسی علیدانسلام برا بمان لانے کے بعدان کی مخالفت کرسکے کفر بیس تھنی سی میٹے ۔ پیران دونوں گروہوں سنے فران ججیدا ورحضور سالی الٹرعلیہ وسلم کی مخالفت کرسکے اسینے کفر بیس اوراضا فہ کر لیا۔

مجاندکا قول ہے کہ آبت منا فقین کے بارسے ہیں ہے، پہلے یہ لوگ ایمان ہے آئے ہے ہے مزند ہوگئے بھراند ہوگئے جرایمان سے آئے اور جرم تر ہوگئے اور اسی ارتداد کی حالت میں دنیا سے بین ایسے بین ایسے بین اسے بین ایسے بین ایسے کہ اس سے کہ اس سے اہل کتا ب کا ایک گروہ مراد ہے اس گروہ نے اہل اسلام کو منتک میں مبتدلا کرنے کی غرص سے بہطریق کار استدیار کیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وہم برایمان کا اظہار بھی کرتیا اور انکار وکو کا بھی ۔

التذنعائي في النولول كاس طربي كاركى ابناس فول بين وضاحت كردى بعد وَ عَالَمَ النّهُ النّهَ الْمُورِي اللّهُ الْمُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ

مجالما

سے یہ لوگ اسپنے ایمان سے *چورج*ا نکیں ، ۔

الوبكره السام كہنے ہيں كہ بد بات اس بر دلالت كرتى ہے كہ مرتد ہو نوب كرسانة تواس كى توبي قوب كر الله تا كى توبي قابل قبول ہے ، كبو كہ آبت ہيں زنديق كى توبي قابل قبول ہے ، كبو كہ آبت ہيں زنديق بعنى ہے درميان كوئى فرق تہديں كيا بعنى ہے درميان كوئى فرق تہديں كيا گيا ہے دائوں الله الرباس كے مومن گيا ہے ۔ اسى طرح بار إركف كے بعد توب قبول كر البنے اور ايمان كے اظہار براس كے مومن ہموسنے كے حكم بيں كوئى فرق نہيں ركھا گيا ہے۔

مزندا ورزندین سے نوبرکا مطالبہ کرنے سکے بارسے بیں فقہار کے ما بین انفزلاف رائے سے ، امام الو تونیف سے کومزندسے سے ، امام الو لوسف، امام تحدا ورزفر کا اصل بعنی مبسوط میں یہ نول ہے کہ مزندسے موب نک نوبہ کا مطالبہ نہ کرلیا جائے اسے اسے قتل نہیں کیا جائے۔ لیکن اگر کسی نے تو سہ کا مطالبہ کرستے سے بہلے کسی مزند کو قتل کر دیا نواسے تا وان ادا کرنا نہیں بڑے گا۔

پشرین الولیدستے امام الوبوسف سے اس زندین کے بارسے ہیں جواسلام کا اظہار کر: ا بوبدر وابت نقل کی ہے:' امام الوصنیف کا قول ہے کہ میں مزند کی طرح اس سے بھی توب کا مطالبہ کروں گا، اگریمسلمان ہوجائے تواسے جانے دوں گاا وراگر اسلام لانے سے انھار کرسے تو اس کی گردن اڑا دوں گاہ

امام الوحنبفه کی اس رائے برام الولوست تبھرہ کرنے ہوئے کہتے ہیں! ایک عرصے تک امام الوحنبفه اسی رائے برفائم رسیے لبکن جب آپ نے زناد قدی حرکتیں دیکھیں اور انہیں ان حرکتوں کا عادہ کرنے ہوئے دیکھا تو اب سے لبنی رائے بدل لی اور فرما یا کہ اب میری رائے بہت اگر میرے پاس کوئی زند ابنی لا باجائے تو اس سے توبہ کا مطالبہ کیئے لغیر اس کی گردن بہت اگر میرے پاس کوئی زند ابنی لا باجائے تو اس سے توبہ کا مطالبہ کیئے لغیر اس کی گردن اثرا دینے کا حکم دوں گا 'اگرفتال ہونے اسے جالے دو توبہ کر سے گانوا سے جانے دوں گا' اگرفتال ہونے والدسے ادرا نہوں نے امام الولوسف سے روابت کی سے کہ انہوں نے قربال اس جو بوس سے جو کہ اس نے توبہ کرلی ہے تو بین اسے جو بوس کردوں گا بہان نک کہ مجھے اس کی ٹوبہ کی حقیقت کا علم ہوجائے و

ا مام محمد نے سبرکبیر بیں امام البرلیوسف سے اور انہوں نے امام البری نیفسے نقل کیاہے کہ مزند براسلام بیش کیا ہے کرمزند براسلام بیش کیا جائے گا اگر وہ اسلام نبول کرسے نوفبہا وربنہ اسی جگہ اس کی گردن افرا دی حاسمے گی۔ البنہ اگر وہ کچھ مہلت طلب کرسے نواسے بین دن کی مہلت دی جائے گی۔ امام محد نے اس سلسلے ہیں کسی انتقالات کی نشاندہی تہیں کی سید

الوصعفر طحا وی نے کہا کہ انہیں سلیمان بن شعبیب نے اسپنے والدسے روایت بیان کی سبے کہ انہوں نے انہاں کا بیان کی سبے کہ انہوں نے اوام الوبوسعت سیے قلمی اقوال سکے نوا در میں جن کے متعلی ان کا بیان سبے کہ امام الوبوسعت سنے انہوں اسپنے امالی اشاگردوں کوزبانی طور پر لکھواستے گئے مسائل میں مثنا مل کر لیا نظا، درج ذبل قول نقل کیا سبے .

ا ما آباد صنیفه کا فول بید که "زندبن کوخفیه طور برفتل کردوکیونکه اسس کی نوب کی کوئی منتا خوت ا ورحقیقت نهیں کوئی انام الولوسفت نے اس فول سیکسی اختلاف کا دگر نهیں کیا ابن الفاسم نے امام مالک سے ذکر کیا ہے کہ مرتد برتین دفعہ اسلام پیش کیا جا سے گا۔ اگر وہ اسلام فیول کرسے گا تو محقیک سے ورنہ اسے قنل کر دباہ اسے گا۔

اگراس نے خفیہ طور میرار تدا دان تنیار کرلیا ہم تو اسے قتل کر دیا جاسے گا اور تو ہے کامطالبہ نہیں کبا جائے گاجس طرح ثرنا دفیہ کے قتل کا مسئلہ ہے۔ تو سر کا مطالبہ توصرت ایسے تحص سے کیا جائے گا مجاسینے اس دین کا اظہار کرتا ہو سے اس نے اسلام جھوڑ کرا بنالیا تھا۔

امام مالک کا قول سے کہ زنا دفہ سے نوبہ کا مطالبہ نہبی کبارجائے گا بلکہ انہبی قنل کر دہاجائے گا۔البتہ فدریہ دمسلمانوں کے ایک فرنے کا نام سہے ہوئے برکی نسبت الٹدکی طرف کرنا نضاا ورننرکی نسبت کسی اور کی طرف) فرنے سے نعلق رکھنے والول سے نوبہ کامطالبہ کیا جائے گا۔

ا مام مالک سے پرجھاگباکہ ان سے نوبہ کاکس صورت ہیں مطالبہ کیاجائے گا۔ آئی نے فرمایا ! ان سے کہاجائے گاکہ ابنے عقائد سے دست بردار موبھا وَ، اگروہ الباکرلیں کے تو فہمار ورمذا نہیں فتل کر دیاجا ہے گا، اگریہ لوگ علم کا افرار کرلیں گے نوا نہیں فتل نہیں کیا افرار کرلیں گے نوا نہیں فتل نہیں کیا سے موسلے کا اوام مالک سنے زبیہ بن اسلم سے روابت کی ہے کہ حضورصلی النہ علیہ وسلم نے فرمایا دمن عبرد دینہ اسلم سے دوابت کی ہے کہ حضورصلی النہ علیہ وسلم نے فرمایا دمن عبرد دینہ اسلام عنقد ، جوشخص ابنا مذہب نبیدیل کر سے اسس کی گردن مار دو ہے۔

ا مام مالک فرماسنے ہیں کہ صفوصلی الشرعلیہ وسلم کا یہ حکم ان لوگوں سے منعلن ہے ہو اسلام سیسے دست بردار موجا ئیں ۔ا وراس کا افرار نہ کریں ان لوگوں کے منعلق نہیں سہے ہو بہود بہت سے نکل کرنھرا نبیت میں داخل ہو گئے ہوں یا نھرا نبیت سے نکل کر بہو دبیت کو گلے لگا لیا ہو۔ امام مالک کا نول ہے کہ جب مرتدا سلام کی طرف لوٹ آئے نواس کی گردن ماری نہیں جائے گی۔ یہ انجھا افدام ہو گاکہ مرتد کو تین دن تک مہلات دسے دی جائے ہے۔ بات مجھے ہمیت بسند ہے۔

نصن بن صافح کا فول ہے کہ مرندسے نوبہ کا مطالبہ صرور کیا جائے گا نواہ اس نے اپنے طور برسوم ننبہ کیوں نہ نوبہ کی مرندسے نوبہ کا فول ہے کہ لوگ البسے لوگوں سے نوبہ کا مطالبہ ہیں کرسنے تو مسلمان گھوا سنے ہیں بیدا ہوسے ہوں اور پھران سکے خلات ار نداد کی گوا ہی قائم ہو گئی ہو۔ عادل گوا ہوں کی گوا ہی برا نہیں قتل کر دیا جائے گا خواہ انہوں نے نوبہ کرلی ہوبانہ کی ہو۔ امام نشافعی کا فول ہے کہ مرندسے ظاہری طور بر نوبہ کا مطالبہ کیا جائے گا اسی طرح زندیق سیسے بھی اگر فور ہیں کر دیا جاسے گا ہی دیا جائے گا اسی طرح زندیق سیسے بھی اگر فور ہیں ایک نوصہ زن عظم کی دوا بہت ہے۔ دوسرا فول میر کہ اس بین ناخیر سیسے کی کیونکہ حضور صلی الشرعلیہ وسلم نے اس بار سے میں کہ فیم سے نرم روبے کا حکم نہیں دیا۔ بہ ظاہر صدیب سے ۔

الومکر حصاص کہتے ہیں کہ مفیان نے جا برسے اور انہوں نے شیمی سے روا بہت کی ۔ سے کہ مزند سے تین مرنبہ نوبہ کا مطالبہ کیا جائے گا بجرانہوں نے ابیت زبر بجرث نلاوت کی ۔ حضرت عمر سے مروی ہے کہ آب سے مرند سے بین مزنبہ توبہ کا مطالبہ کرسنے کا حکم دبا مفا محصرت عمر سے مروی ہے کہ آب سنے فرمایا (من بدل دینے خاقت اوی) اس منفا بحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آب سنے فرمایا (من بدل دینے خاقت اوی) اس میں اس سے نوب کے مطالبے کا ذکر نہیں سیے۔

البنداس روابیت بین اس بات کا جواز موجود بین که سیداس برخمول کیا جائے کہ وہ قتل کا مستحق ہوجیکا ہے اور بربات اسے اسلام کی دعوت دبینے اور نوب کی طرف راغب کر سنے بین مالع نہیں ہے۔ کبونکہ قول باری ہے (اُ دُع کا لئی سیٹیل رَبّات با آجہ کہ اُلہ وَاللّٰہ وَاللّٰہُ وَاللّٰہُ وَاللّٰہ وَاللّٰہُ وَا

الله نعالی نے فرما ما وصّل لِکَذِیْن گُفَدُوُا اِنْ کَیْنتَهُوْ اَیْغَفَدُمُوْکُهُمْ مَا تَکَدَ سَکُفَ ، آپ کافروں سے کہد دیجیئے کہ اگروہ باز آجا بیس نوان کے بچھیلے گناہ معان کر دینہے جا بیس سکے بہم کافروں سے کہد دینے کو بھی تنظمی سے ۔ اس آ بہت سے زندبی سے نوبہ کے مطالبے برجی استدلال کیا جا تا ہے کیونکہ لفظ کاعموم اس کا متفاضی ہے ۔

اسی طرح تول باری الات الله فی ایک اس بید ظاهر آبت اس کے اسلام کو فیول کر بینے کا متفاضی ہے زندیق اور غیر زندیق اور غیر اندین بیں کوئی فرق نہیں کیا اس بید ظاهر آبت اس کے اسلام کو فیول کر بینے کا متفاضی ہے اگریہ کہا جائے کہ فول باری و حمل لِلَّذِین کَفَوُ وَالِی بَنْنَهُو الْغِفُو کَهُمْ ہُو کہا خَدْ سَلَعْتُ بِی کہا میں مرتد سے فتل کا حکم دور موجانے برکوئی دلالت نہیں ہے۔ اس بید کرہم یہ کہتے ہیں کہ اس کے سارے گذا و اگر جہم معاف موجا بیس کے لیکن بجربھی وہ واجب القتل موگا جس طرح محصن کے سارے گذا و اگر جہم ما وجود بھی رجم کر دیا جائے گا اور کسی شخص کا قائل تو بہر کرنے کے باوجود فائل گرون ردنی ہوگا ۔

اس کے جواب میں کہا جائے کہ فول باری واٹ کیٹنگھٹے ایخف کھٹے کہ اگراک کی توبہ قابل فنبول اس کے گنا ہوں کی توبہ قابل فنبول اس کے گنا ہوں کی توبہ قابل فنبول سے ہوتی آواس کی توبہ قابل فنبول سے ہوتی آواس کے گنا ہوں کی پخشس بھی منہوتی ۔

اس بیں یہ دلبل موجود ہے کہ اس سے نوبہ کا مطالبہ درست ہے اور دنیا اور آخوت کے اس بیں یہ دلبل موجود ہے۔ نیز کا فراس بنا برقتل کاسنروار سے اس کی نوبہ کی فیولبیت بھی تھے ہے۔ نیز کا فراس بنا برقتل کاسنروار برنا ہے کہ دہ کقر برنا ہے لیکن سوی وہ کفر کی سوالت سے ایمان کی طرف منتقل ہو ہوا تا ہے نواس سے وہ سبب زائل ہوجا تا ہے جو اس کے قنل کا موجب نفا اور اس کا نوون بہانا ممنوع ہوجا تا ہے۔

آب بنہیں دیکھنے کہ ایک شخص جوار نداد کا کھلم کھلااظہار کرنا ہے جب اسلام کا اظہار کرنا ہے جب اسلام کا اظہار کر لبنا ہے نو وہ اجنے نو ن کو محفوظ کرلیتا ہے ، بہی کیفیت زندین کی بھی ہے جصرت ابن عبائش اس مزند کے متعلق روابت کر نے بیں ہو بھاگ کر مکہ بہنچ گبا تخا۔ اس نے وہاں سے اجبے لوگوں کو لکھا تخطا کہ درسول الٹرصلی الٹرعلیہ وسلم سے دریا فت کر وکہ میرے بیے تو بہ کی کوئی گئیا تشن سے ہ

اس بربراً ببن نازل موى (كَيْفَ، يَهْدِى اللهُ تَدْهُمُ أَكَفَوْ كَا يَعْدَ إِنْ مِسَانِهِ مُهُ ، التُدنعالي ان

Ġ,

rγ

لوگوں کو کبسے ہما بہت دسے سکتا ہے جو ابھان لانے کے بعد کا فر ہوگئے ، نا فول ہاری اِلَّا اللّٰهِ اِلْهِ اَلَٰ اللّٰهِ اَلَٰ اَلْهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰمُ الللّٰمُ اللّٰمُلْمُ اللّٰمُ اللّٰلِلللّٰمُ الللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰم

موشخص برکہے کہ ''جیب ایک شخص باطنی طور برکا فرہو میں اس کی نوبہ کو نہیں ہمہا نتا ہے نواس کے توبہ کو نہیں ہمہا نتا ہے نتا ہے نواس کے جواب میں بیر کہا جائے گا کہ ہم اس کے باطنی اعتقاد کی حقیقت کا اعتباد کرنے کے معلق نہیں ہوئی اور دوسری طرف النا نعائی کے معلق نہیں ہوئی اور دوسری طرف النا نعائی سنے ہمیں سے معض کمان کی بنیا دیر حکم لگانے کی حمالعت کردی ہے۔

بَهِنا نَجِهَا رَسَادِ بَارَى سِبِ إِنْ جَنَا مِنَا نَظَيَّ الْمَنَا نَظَیِّ اِنْ نَعَفَ الْفَکِّ اِنْدَ مِهِت سِیے گمانوں سسے پرسِمِزکر وکیونکہ لعِض گمان گناہ کے موجب ہونے ہیں) اور رسول التُرصلی اللہ علیہ کا ارشا دہ ہے (ا باکھ والظی خاشہ اکت بالحدیث ، گمان سسے کام بینے سے بچوکیونکہ گمان سب براہد کے کیونکہ گمان سب

بربات واضح به که آبن میں برمراد نہیں ہے کہ ان عور نوں کے ضمائر اور اعتقادات کے منعلق حفیقی طور برعلم محاصل کرلبا جائے، بلکہ صرف برمراد بہ کہ ان سے نول کی بنا بران سے ابمان کا بوظہ ور ہوجائے اس کا اعتبار کرلبا جائے۔ الله نعالی نے اس جیز کو علم قرار دیا۔

ب بات اس بر دلالت کرتی ہے کہ دنیا وی احکام بیں ضمائر لینی دلوں میں لوشیدہ بالوں کا اعتبار نہیں کیا جا تا ہے۔

کا اعتبار نہیں کیا جا تا بلکہ اعتبار صرف قول کی بنا پر ظام بر ہونے والی بانوں کا کہا جا تا ہے۔

الله نعالی کا ارتبا دہ ہے (وَلَا تَقْدُ وَلَا اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ کہ اس سے تم یہ م کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے)۔

سلام کرسے اس سے تم یہ م کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے)۔

اس بین نمام کا فروں کے لیے عموم سے بحصنور صلی الدعلیہ وسلم نے حصرت اسامہ

بن ربی سنے جب انہوں نے اس نخص کوفنل کر دبا تقابص نے زبان سے کلمہ طببہ کا افراد کیا تھا، اور حضرت اسا کھ سنے اس کے اس کھر بڑسے کو اپنی جان بچانے کے لیے ایک جیلہ برجمول کیا تھا، فرایا تقا (کھ کہ نشققت عَنْ قلید، نم نے اس کا دل مجھاط کر کیوں نہیں دیکھ لیا).

سفیان نوری نے محدین اسحاق سیے اور انہوں نے حار نذین مضرب سے روایت کی ہے۔ کہ حار نذ محفرت عبدالٹدین مستعود کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ میرسے دل بیں عرب کے سی شخص کے خلاف کوئی کبیذا ورعداوت نہیں ہے۔ میراگذر بنی حنیفہ کی مسجد کے پاس سے ہوا تومی نے دیکھا کہ بیرلوگ مسیلم کذاہ برایمان رکھتے ہیں۔

تصفرت ابن مسعور أوقى بجميج كران لوگول كواسينے باس بلوا يا اوران سيے نوب كامطالبه كبا- ان ميں ابن النواحدوا حد شخص تفاجس سے حضرت عبدالتر شنے نوب كرنے كونېميں كہاا ور برفرما بأكر بيں سنے رسول الشرصلی الشرعلیہ وسلم كویہ فرمانے بوئے سنا ہے: "ابن النواحہ، اگر تم ابلی بن كرنداكسة بوئے تومين نمھاری كردن الرا دينا "

بھرابن النوا محسے مخاطب ہوکر فرمایا!" آج تم فاصد بن کرنہیں آئے ،لیکن یہ تو بنا دکہ تعمالا وہ اسلام کہاں گیا جس کانم اظہار کرنے بھرنے سفے "ابن النوا سے بیرسن کرکہا کہیں تو صرف تم لوگوں سے بچنے کے بیا اسلام کا اظہار کرنا تھا بھوزت عبدالٹری نے فرظین کعب کو بازار میں سے بچاکراس کی گردن اڑا دینے کا حکم دیا بھرفرمایا!" ہوشخص بیا ہے ابن النوا مے کو بازار میں کئی کردن اڑا دینے کا حکم دیا بھرفرمایا!" ہوشخص بیا ہے ابن النوا مے کو بازار میں کئی گردن کے ساتھ دیکھے لے "

اس روابیت سے وہ استدلال کرنے ہیں ہوزندین کی توبہ کی عدم فیولیت کے فائل ہیں اس لیے کہ معنون محدولات کے فائل ہیں اس کی ترخیب اس کی ترخیب دی ۔ بہ کا مطالبہ کیا اورانہیں اس کی ترخیب دی ۔ بہ لوگ کھلم کھلا اسپنے کفر کا اظہار کرنے ہے ۔ لیکن آب نے ابن النواسم کو توبہ کی ترغیب نہیں دی اور مذاس سے اس کامطالبہ کیا کہونکہ اس نے بہ افراد کرلیا تھا کہ وہ کفر چھپا کے ہوسئے تھا۔ وہ صرف اپنی مجان بجاسنے کی خاطر اسلام کا اظہاد کرنا تھا۔

ابن النواحه كانتل صحائه كرام كى موجود كى ميں بوائھ كبونكه روايت ميں اس كابھى ذكريہ

J,

y.

که حصرت عبدالنّد بنے اس کے متعلق صحابۂ کرام سے مشورہ اپرا تھا۔ زیبری سنے عبدالنّدین عبدالنّہ سیر واپن کی سیرک کو فر مل کھی ایسے لوگ۔

زسری نے عبیدالتّدبن عبدالتّدسے روابن کی بیے کہ کو فدیس کچھ الیسے لوگ بکڑے گئے ہے۔ ہومسیلمہ کذاب پر ایمان رکھنے سکتے معبیدالتّد اسنے ان کے متعلق محترت عثمان کولکھا، محضرت

مومنوں کے علاوہ کفارسے مددنہ لی جائے۔

قول باری سے رکھنوائمنا فیقیق باک کھٹھ عندا باکین کا کیٹے کا کیا ہوئی کھٹے کہ وی کا کھا فیرنیکا ویکیا ہمون کھون اُنٹو میزی منافقین کو توش خبری سنا و وکہ ان سکے سلے ایک ور دناک عذاب تبار سے بہا وہ لوگ ہیں جمسلمانوں کو تھجوڑ کر کا فروں کو اپنا دوست بنانے ہیں .

ایک فول ہے کہ انہوں نے کا فروں کو اپنا مددگار اور کینئیت بنا ہ بنالیا تھا کیونکہ اس بات کا دہم ہوگیا تھا کہ سلمانوں کے ساتھ عداوت اور دشمنی نیزان کے ساتھ صف آرار ہونے کی بناہر کا فروں ہیں زمرد سن کیجہنی فوت وطافت بیدا ہوگئی ہے اوران کا اب بڑا دید ہے لیکن کا فروں ہیں کا فروں ہیں کا فروں کو ابنادوست ان منافقین کو اکٹر منہیں تھا اورا گرانہیں اس کا علم ہم تا تو وہ سلمانوں کو ابنادوست بناسنے ۔ ابن مبن جن منافقین کا ذکر گیاان کی بیٹھ وصوب سے تھی ۔

برجببزاس بردلالت کرنی ہے کہ سلمانوں کے لیے بہ جائز نہیں کہ وہ کافروں کے مقابلے کے سلمانوں کے مقابلے کے سلمانوں کے لیے دوسرے کافروں سے مدد حاصل کریں کبونکہ انہیں غلیرحاصل مونے کی صورت بیس کے لیے دوسرے کا دہمارے اصحاب کا بہی مسلک ہے۔

عزت کفارکے پاس نہیں ہے .

قولِ باری لاکینی فی نکه کھٹم آلیت کی کہا ہولوگ عزت کی طلب بیں ان کے باس سجانے بیس مہمارے اصحاب کے درج بالاقول کی صحت بر دلالت کر تا ہے اور بیر واضح کرتا ہے ۔ کہ کافروں سے مددلینا ہا کر نہیں ہے ۔

اس کیے کہ حیب انہیں غلبہ حاصل ہوگا نواس صورت ہیں مدد کرنے واسے کا فروں کو بھی غلبہ سام کا فروں کو بھی غلبہ سام حاصل ہوگا اور انہمیں انجرنے کا بھی موقعہ ملے گاجس کے نتیجے ہیں کفرکو ہر وان جڑے صفے کے لیے زمین سموار موجائے گی ۔

اگریبرکها حاسئے کہ آبیت بیس منا نفین کا ذکر ہے جو کا فریقے۔اس سے سلمانوں کے متعلق براستدلال كبسے موسكتا ہے كەكافروں سے ان كى استعارت جائز نہيں ہے۔ اس کے جواب میں برکھا جائے گاکہ جب بربات نابت ہوگئ کہ کافروں سے استعانت ممنوع سے نواس کے بعد اس حکم میں اس سے کوئی فرق نہیں بڑے گاکہ مدر صاصل کرنے واسدا کون لوگ، بیس بمسلمان بیس بالنخیرسلم اس سلیے که الند تعالی جرب کسی فعل مرکسی فوم کی مدمت كردي نواس فعل كى فيامون مسلّم مردحاني بيها وراس كے ليدكسي هي تخص كواس كار زكاب

ِ البنذاگر کوئی البہی دِ لالت ویجود ہیں آجائے ہواس کے جواز کی نشا ندہ*ی کر*ٹی ہو**ز** بیالگ بات مہدگی ۔ ایک فول بہ ہے کہ عزت کے اصل معنی شدمت اوسخنی کے ہیں ۔

اسى بنا برسخت اور تخفوس زمين كوعزاز كانام دياجا ناسيد ابك محاوره بي تد قداستعز الهوض على المدولين "بهواس وقت لولام أماسي جب مربعن كامرض بنندت اختيار كرسك. اس سے برقحا ور مھبی ہے " عنعلی کے آیا " دمبرے لیے برکام مشکل ہوگیا ہے ،

اسى طرح سى جيئرى كميا بى بريين فقره كها جا تاسيد "عنادشى" كيونكه اس صورت بين اس جبر کا حصول بڑی دفت اور سال جو کھول کا کام ہوجا ناسیے ہجید کوئی شخصکسی معاملیں ووسر سينخص كيسا مفتى سيدنس آست نوكها جاتا سيدر عازلا في الاحد "راس ف اس معاملے ہیں اس کے سامقر شری بختی کی ہے۔

اِس طرح اِگریکری کیخص کی تنگی کی بنا براس کا دوستا بڑاکٹھن ہوپی استے نوابسی بکری كور شَاكُمْ عَدْ حُرْثِ "كَيْنَة بيس معزت معنى فوت دراصل شدت كے اس معنى سے مانوز ہے۔ سخزیز اس تشخص کو کینتے کہیں حزیثیا فوی ا وراسینے د فاع کی پوری صلاحہ بن رکھنا ہوکہ اس ہر ہاتھ

مخەالىناتىسان سىرىس

آبین اس حکم کو منتضمی سیے کہ کفار کوایٹا دوست اور مدد گار بنا نالیکن ان کے سہارے ۔ فوت وطا فن حاصل کرنا ا وراس مفصد کے لیے ان کی طرف رحوع کرنا سب ممنوع ہے۔ ہمیں ایک شخص نے روابیت کی ہے کہ حس پر روابیت کے سلسلے میں کوئی انگشت نماتی تہب كرسكتاء انہبى عبدالترين اسحاق بن ابراہم الدورى نے ،انہيں لعفوب بن حميد بن كاسب نے ، انہيں عبدالشرس عبدالله الموى فيصن بن الحرسي انہوں في العقوب بن غنب سے ، انہوں نے سعبیربن المسبب سسے ، انہوں نے حضرت عمرضے سے ، انہوں نے حضور صلی الٹرعلیہ وسلم سے کہ آ ہب نے فرما ہار

امن اعتقباً لعب داخله الله بحب تنخص نے غلاموں کے ذریعے عزت و توت ماصل کی الشرنعالی اسے ذلیل کر دسے گا) یہ ان لوگوں برجمول بسے ہو کا فروں اور فاسفوں کے سہارے عزت و توت ماصل کرنے کی کوشنن کرنے ہیں ، اس کے بالمقابل مسلمانوں کے سہارے عزت و قوت ماصل کرنا کوئی قابل ملامرت بات نہیں سے ۔

ارت دہاری ہے اور نٹھ المعی کے المعی کی کے رسول اور اہر اس کے رسول اور اہر ایمان کے لیے عزت وغلیہ ہے)

نول باری را آیک تعون عند کھی المعِن کے انکا کوٹ کا کیا ہے۔ اللہ کہا یہ لوگ عزت کی طلب بیں ان کے باس جاتے بین حالانکہ عزت نوساری کی ساری الٹرہی کے لیے ہے میں کا فروں کے سہمارے نوت وعزت حاصل کرنے کی نہی کی مزید ناکبدہے اور بہ خردی گئی ہے کا فروں کونہیں .

اس مفهدم کوکئ صور تون بین بیان کیا گیا ہے۔ ایک بیکہ اللہ تعالی کے سواسی اور کی فات کے سیاس مفہدم کوکئ صور تون کے سیاسی اور کی عزت اور قوت کے مقل بلے بین کسی اور کی عزت اور قوت کے مقل بلے بین کسی اور کی عزت اور تون کی کوئی حربت ہی ہم بین ہیں ہیں اور مذہ ہی وہ کسی شمار و قطار بین ہے اسس سیاسی کہ اس بیا کہ اللہ کے مقاس بلے بین کسی اور کی عزت اور قوت اس فدر صفیرا ور لیبت ہم تی ہے کہ اس بر اس لفظ کا اطلاق کسی طرح سجتا ہی نہیں ۔

دوسری صورت به سبے کہ النّد کی نمام مخلوقات بیں جسے بھی کوئی عزت و فوت ماصل سبے اس کا سرخ نمہ النّد کی ذات سبے اس لیے نمام مخلوقات بیں اسے بیعزت و فوت بخشی سبے اس لیے نمام عزت و فوت کا دراصل مالک وہمی سبے اس لیے کہ وہ نو د اپنی ذات کے لحاظ سے عزیز بعنی فوی سبے اور اس کا کنات میں حس کسی کی طوف عزت کا کوئی مفہوم اور کوئی صورت منسوب سبے اور اس کا منبع اور سرم نئے کہی وہمی سبے۔

تبسری صورت به سهے که کفارالله کی نظرون بین ذلیل بین اس بیے ان سے عزت کی صفت منتقی موکسی سیے اور بیر عزت صرف الله کو حاصل سے باان لوگوں کو من سے منتعلق الله کی صفت منتقی موکسی سیے اور بیر عزرت کی خرد دی گئی سیسے بینی اہل ایمان اس بنا بر کا فرول کواگر عزت الله کی طرف سیے اس کی نسبرت کی خرد دی گئی سیسے بینی اہل ایمان اس بنا بر کا فرول کواگر عزت

اور نوٹ کی کوئی صورت حاصل بھی ہوجا ہتے بچر بھی دہ اس کے سنحق نہیں مہدنے کہ ال پراس لفظ کا اطلافی کیا سچا سکے ۔

كفاركي بخشينى سي كربزكيا جاست يبكه وه اسلام كامداق الراتيس

آبین بیں ان لوگوں کی مجالست اور بہ نشینی کی ممالعت ہے جو کھام کھلاکفر بکتے ہوں اور التٰہ نعالی کی آبابت بیں افظام کی الفریق ہے اندر دو التٰہ نعالی کی آبابت بیں لفظام کی استہ را برکر نے اور مذائی اڑا نے مہوں ۔ آبیت بیں لفظام کی خابیت اور انتہا معنوں کا استخال ہے والوں سکے سامخے بیٹھنے کی حمالعت کی غابیت اور انتہا سکے معنی وسے رہا ہے لین حجب بہلوگ کفر مکنا اور التٰہ کی آبات کا مذائی الزانا چھوڑ دیں سکے نو ممالعت کی میں ختم ہوجا ہے گا اور ان کی ہم نشین جا مُزموجا ہے گئی ۔

روم ببرگر کور بکنے والے جرب سلمانوں کو دیکھتے نوکھ بکنا اور الٹرکی آبات کا مذاق اڑا نا نزوج کر دوم ببرگر کور بکنا اور الٹرکی آبات کا مذاق اڑا نا نزوج کر دیکھتے نوکھ بیٹے ان کے ساتھ بیٹھانڈ کر و تاکہ وہ اپنے کفر کا اظہار مذکر بین اور آگے نہ بڑھ مرہ ایکن نبز انہیں الٹرکی آبات کے مذاق اڑا نے کا موقع کمی ہانے میں اسکے اس کے دیٹر مدہ کھوان کے ساتھ نمھاری مبالست کی بنا بر مونا ہے۔

لبکن بہلامقہوم زبادہ واضح سیے صن سے مروی سے کہ آبت اس صورت بیں مجالست کی ابادت کی مقتصی تھی جب ابسے لوگ دوسری باتوں بیں لگ جائیں، یہ ابادت بھی اب فول باری (خَلاَ مَقْعُدُ بَعْدَ اللّٰهِ کُری مَعَ الْقَدْ مِراسَظُالِ بِینَ کُری با دا تھا نے کے بعد ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو) کی بنا برمنسوخ ہو جکی ہے۔

ابک نول ہے کہ اس سے مرادمنٹرکین عرب ہیں ۔ ایک اور قول کے مطابق اس سے مراد منا فقین ہیں جن کا اس آبیت ہیں ذکر سوا ہے ۔ ایک اور قول سکے مطابق اس سے مراد نمام ظالمین ہیں .

اسلام كأنمسخرار ان والون ميس بينهم ربونونم يمي انهى كى طرح تقهرات جاؤك

قولِ باری بہے ایا تکھ الحالی اس کی اب اگرتم ابسا کرنے ہونونم بھی انہی کی طرح ہوں اس کی انسس کے الفریق ہمیں اس کی انسس کے الفریق ہمیں اقدال بیر مصلیان میں تم انہی ہمی کی طرح ہم جوجا کے اگر چرتم کے اگر چرتم کے اس مال برر درجے تک نہیں بہنچے گا دوم بہ کہ اگرتم الیسا کرنے ہونونم ظامری طور برگو یا ان کے اس مال برر ابنی رضا مندی اور لین دیا اظہار کرنے ہمو۔

جبکه کفرا و رالته کی آبات کے استنہ زار پر ابنی رضامندی اور ببندیدگی کاخاموش اظہار تھی کفر ہے لیکن جوننخص اس حالت سے نفرت کرنے ہوئے ان کے ساتھ بیٹھے گا وہ کقر بیس مبتلا نہیں ہوگا اگر جبدان کے ساتھ بیٹھے بغیراس کا گذارہ نہ ہونا ہو۔

آبت بنب اس بر دلالت مورہی کے منکرے ازنکاب کی صورت بیں اس کے مرکب بزننقبدکرناا ورایٹی ناپسندیدگی کا اظہار کرنا واحب سیے ر

اگرکسن خص کے بلے البین خص کی عجالست نزک کرنا یا اس فکرکو دور کرنا یا اس جگہ سے ا اعظے کھڑا ہم ناممکن نہ ہم نوانس کے الکارا ور نا ببندیدگی کی ایک صورت بہ بھی ہے کہ جرب نک ف نشخص اس حالت میں رہے اس وفت تک اس سے کرام ست کا اظہار کرتا رہے جنٹی کہ اس کی اس حالت کا خانم ہم ہوجائے اور وہ کسی اور کام بین مصروف ہوجائے۔

ولبمد، جنازه وغیره بس منکرات سے بیزاری کا اظہار کباہا اسے

اگربہ بوجیا ساسے کے مستخص کے سامنے کسی منکہ کا ارتفاب ہور ہا ہوتو آبا اس بریہ لازم ہوگا کہ وہ اس جگہ سے اننی و ورجلا جائے جہاں سے وہ نظر ندا سکے اور مذہبی اس کی آواز سائی دسے نواس کے جواب بیں کہا جائے گا کہ اس روب ہے کو ابنانے کے حق بیں بھی ایک قول ہے بننر طبکہ اس طرح کرنے کی و سجہ سے اس برعا مکہ ہونے والاکوئی حق نزک منہ وجائے مثلاً کوئی شخص گانے اور عیش وطرب کی ہاتوں سے دوری اختبار کرتے ہوئے باجماعت نماز کی ادائیگی کا نادک بن جائے باجماع زرے کے سامخ بین اور مائم کی بنا براس کے سامخ دنہ جائے ہے اور جلے جائے بین اور مائم کی بنا براس کے سامخ دنہ جائے ہے۔ باولیم میں لہو ولعی کی بنا بروہاں جائے سے برہم ترکر سے وغیرہ وغیرہ و الکر ورجلے جائے بان بہتر اس کا منکرات سے دور بیلے جانا بہتر الکرد ورجلے جانے بیں یہ صور نہیں بیش مذا تیں نواس کا منکرات سے دور بیلے جانا بہتر ا

ہوگا لبکن اگر دوسری صورت ہولعبی کسی طی ادائیگی کا معاملہ ہوٹوالبسی صورت ہیں دہ منکر کی طرت وصیان نہیں دسے کا بلکداس سے روکتے ہوئے اور بسیزاری کا اظہمار کرنے ہوستے اسپنے اوپر عائد ہونے والے حق کی ا دائیگی کرے گا۔

کی کے لوگوں کا بہ نول ہے کہ الٹہ نعالی نے ان منا فقین نیبز کفر بکنے والوں اور الٹہ کی آبات کا مذاق اڑا سے دالوں اور الٹہ کی آبات کا مذاق اڑا سنے والوں کی مجالست سے صرف اس لیے منع کیا ہے کہ اس طرح الیسے لوگوں سے اسے انس کا اظہار مزتا ہے اور ان کی مجلس بیس ہونے والی با توں بیس ان کے ساتھ منٹرکت ہورجاتی ہے۔

ا مام الوحنبیفه نے اس شخص کے متعلق ہوکسی دعوت ولیمہ میں منٹرکت کر رہا ہوا ور وہا کہوہ لعب شروع ہوجائے فرمایا ہے کہ اسسے وہاں سے نکل نہیں جانا جاہیئے، آپ نے مزید فرمایا کہ ایک دفعہ میرسے سائھ بھی ایسا ہی مہوا تھا۔

مسی سے روابت ہے کہ وہ ایک دفعہ ابن سبرین کے سامخرا یک بینازہ بیں گئے دہاں ماتم ہورہا مخا ابن سبرین والبس آگئے اورصن سے حب اس کا ذکر کیا گیا توصن نے کہا! ہم جب کسی باطل چینرکو دیکھ کراس سے بجنے کے لیے کسی بات سے بھی دست بردار موجا نے بی تو یہ باطل چینز ہمارے دین میں نیبزی سے سرایت کر جاتی ہے اس لیے ہم والبس نہیں ہوئے ۔ اس میں منزکت الیا بی سرجی کی ترغیب مسی اور کی طرف سے ایک معصیت کے ازد کاب دی گئی سبے اور اس کا تمکم بھی ملا ہے اس لیے کسی اور کی طرف سے ایک معصیت کے ازد کاب کی بنا بر اس حق کو جھے وار اس کا تمکم بھی ملا ہے اس لیے کسی اور کی طرف سے ایک معصیت کے ازد کاب کی بنا بر اس حق کو جھے وار ان ہم باسکتا۔

اسی طرح و لیمے ہیں بنٹرکت کا معاملہ ہے۔ بحضورصلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں تثرکت کی ترغیب دی ہے۔ اس بیکسی اور کی طرف سے معصیت کے ارتکاب کی بنا پر اس سے دست بردارم ونا ہجا کتر نہیں ہوگا لبشر طبکہ مشرکت کرنے والااس معصیت کو نا پیند کرنا ہو۔

197

121

1

بانسىرى كى آوازېركانوں مىں انگلبان تھونس لىگئبىر _

ہمیں حمدین مکرنے روابیت بربان کی سہے، انہیں الو داؤد سنے، انہیں احمدین عبدالتہ العزا سنے، انہیں ولبدین سلم نے، انہیں سعیدین عبدالعزبز نے سببران بن موسی سسے، انہوں نے نافع سے کہ حضرت این عمر م کو بانسری کی آ واز رسنا کی دی آپ نے اپنی آلگلیاں کا نوں ہیں دسے دیں اور راستے سے دور مہٹ گئے بھرنا نع سے پوجھا کہ اب بانسری کی آواز آرہی ہے۔ نا فع نے نفی بیں حواب دیا تو آب نے کانوں سے انگلباں ہٹالیں اور فربایا کہ میں ایک دفعہ حضورصلی الٹرعلیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا آب کو اس طرح بانسری کی آواز آئی آب نے بھی اسس طرح کیاجس طرح بیں نے کیا تھا۔

محصرت ابن عمر کابرا فدام بهنر بهلوکوانه تبیاد کرسنه کی بنا بریخا ناکه بانسری کی آواز کا انر دل بیس ندگھر کر جائے اور طبیعت اسسے سننے کی عادی نه موجا سے جس سے اس کی کرا ہرت ہی دل سے نکل جائے ، روگئی بربات کہ اس کی آواز سے بہلوننی کرنا واجب ہو نواس ہیں وجوب کا کوئی حکم نہیں ہے۔

قول باری سے (وکن کی حک الله ولکا فیونین علی المئر منیدن سیدی ، الله نے کا فروں کے سیخ مسلمانوں برغالب آنے کی سرگز کوئی سبیل نہیں رکھی ہے ، حضرت علی اور حضرت ابن عبائش سیے مردی سبے کہ آخرت ہیں کوئی سبیل نہیں رکھی سبے ۔ مستدی سیے مروی سبے کہ اللہ ذعالی نے کا فروں کے سیے مسلمانوں ہرغالب آنے کی سرگز کوئی حجبت اور دلیل نہیں رکھی سبے ۔ بعنی کا فروں نے مسلمانوں کوجس طرح قنل کیا تھا اور انہیں ان کے گھروں سے نکال دیا تھا ، اس ہیں وہ ظالم نے ان کے بیاس اس کے حق میں کوئی دلیل اور حجب نہیں تھی ۔

شوب مرتد موجائة نوبوى كوطلاق واقع موجائة

ظام را بنان میں باستدلال کیاگیا ہے کہ اگر شوم رمزند موجائے تو میاں بوی کے درمیان علیحدگی واقع ہوجائے گی اس میے عقدتھاج کی بنا برشوم رکو بہری بربہ بالا دستی حاصل ہوتی ہے کہ وہ اسے اسے اسے گھر بین روک سکتا ہے ، اس کی تا دیب کرسکتا ہے اور اسے گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے گانے سے ، اس کی تا دیب کرسکتا ہے اور عورت برعفذ کھاح کے تفاضوں کے مطابق اس کی اطاعت ضروری ہے جس منع کرسکتا ہے اور عورت برعفذ کھاح کے تفاضوں کے مطابق اس کی اطاعت ضروری ہے جس طرح یہ فولی باری ہے والی جنال تھی المشائے ، مردعور توں بر قوام ہیں)۔

اس بین ظامبر فول باری (کوکن نیخیک الله کیلکا خوین علی کی مینی کسیدیگر اس بات کامفنفی سیم کرننوس کے ارندا دکی بنا پر دونوں بیس علیحدگی موج استے اور اس طرح مزند شوس کی مسلم ہوی برعفد نکاح کی وجہ سے مطاق مانندہ بالا دستی تتم موج استے کیونکہ جب نک عفد نکاح یا فی رسید گا اس کے حفوق نا بت رہیں سکے اور اس برمرد کی بالا دستی باقی رسید گی ۔

اگریہ کہا جائے کہ فول باری ہیں (عکی اکھٹے میڈین) کے الفاظ ہیں اس لیے تورتیں اس ہیں دونوں داخل ہیں ہوں گی تواب ہیں کہا جائے گا کہ تذکیر کے لفظ کا اطلاق مذکر اور مؤنث دونوں برہوتا ہے جس طرح یہ فول باری سبے دائے الفیلون کا کٹے تھی کہا جائے گا کہ تفکی اللہ تھی ہیں گئے ہوئے گا اس کے میں مردا ور غماز البیا فرض ہے جو یا بندی وفت کے ساتھ آبی ابجان برلازم کیا گیا ہے اس حکم ہیں مردا ور عورتیں دونوں مرادییں۔

اسی طرح بیر آبین سیے والی کی اکر نین اس آبیت سے میدان السے والوا الشر سے ورو) اسی طرح اور دومری آبیب ہیں - اس آبیت سے بیدان دلال بھی کہا گیا ہے کہ اگر کہا فر ذمی کی بوبی مسلمان مورجائے اور نشو سیمسلمان بنہ تو تو ان دونوں کے درمبان علیحہ گی کرا دی جائے گی ، حربی کے بارے بیں بھی بہی استدلال ہے - کیونکہ البید سنوسر کے تحت ایک مسلمان بوی کا رہنا کبھی بھی جا کزنہیں موسکتا - امام شافعی کے اصحاب اس آبیت سے بیدا سندلال کرتے ہیں کہ اگر کوئی ذمی کسی مسلمان غلام کی خربداری کرے گا تو اس کی بہٹریداری باطل ہوگی کیونکہ خربداری کی و صحبہ سے ذمی کو مسلمان بیر بالا دستی سے صاصل موسیا ہے۔

الویکر حصاص کہنے بین کہ امام مثنا فعی کے اصحاب نے ہوبات کہی ہے وہ اس طرح نہیں ہے۔ اس لیے کہ خریداری وہ سبیل نہیں ہے جس کی آبت میں نفی کی گئی ہے اس لیے کہ خریداری ملکیت نہیں ہموتی ہے۔

ملکبت خریداری کے بعد ببدا ہمونی ہے اور تھجراس وقت وہ ذمی اس مسلمان علام برسبیل بعنی بالا دستی ساصل کرلیتا ہے اس لیے آبت بیں خریداری کی لفی نہیں ہے بلکہ سبیل اور بالادسی کی نفی ہے۔

اگربه کہا جائے کہ خویداری حصول سبیل برمنتج ہونی ہے اس بیے جس طرح آبت ہیں سبیل کا نتفار ہے اس کے کہا جائے گاکہ کا نتفار کھی واج ہے گاکہ صورت بھا جائے گاکہ صورت بھال اس طرح نہیں کہا جائے گاکہ صورت بھال اس طرح نہیں کہا جاسے گاکہ بھورت بھال اس علمان غلام برغلبہ اور سبیل منتفی ہو کہ کا مسلمان غلام برغلبہ اور سبیل منتفی ہو کہ اس سبیل پرمنتج ہونے والی خریداری جائز ہو۔

معترض نے آیت ہی سے خریداری کی نفی مراد لی سبے اب اگروہ خریداری کی نفی کے بیے آبت ہیں سے کسی اور معنی اور مفہوم کا ضمیمہ لگائے گا تواس سے اس برلازم آسئے گا کہ اس نے آبیت میں سے مربط کراستدلال کیا ہے جس سے بہ ٹابت ہوجائے گا کہ آبیت خریداری کی

صحت کو مانع نہیں ہے۔

ابک اوربہدو بھی سبے وہ برکہ کا فرخریدار نویداری کی صحت کی بنا پرمسلمان غلام برنسلط اور غلبہ بینی سبیل کا مستحق فرارنہ ہیں باتا اس بے کہ خریدار کو اس غلام سے نعدمت بیلنے کی محالوت میں صرف اتنا ہی تصرف کرسکتا ہے کہ اسسے فروخوت کرسنے کے ذریعے ابنی ملکیت سبے نوارج کر دسے اس بیے اسسے اس بر بالا دستی بعنی سبیل سے ذریعے ابنی ملکیت سبے نوارج کر دسے اس بیے اسسے اس بر بالا دستی بعنی سبیل سامل نہیں ہوتی

قولِ باری سے دائ آگف فیقینی کی او عوق الله که دھوکے میں ڈال رکھاہے ۔
دھوکہ بازی کر رہے ہیں سالانکہ در سفیف سنالٹد نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھاہے) ۔
اس کی تفسیر میں دو قول ہیں ایک بہ کہ لوگ اللہ کے بنی صالی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو ایمان کے اظہار کے فرسیلے دھوکہ دے رہے ہیں تاکہ ابنی جانیں محفوظ کرلیں اور اموال فینیرت میں مسلمانوں کے ساخ شامل ہو جا یا کریں جبکہ اللہ تعالی نے ان کے اس دھوکے بازی فینیرت میں مسلمانوں کے ساخ شامل ہو جا یا کریں جبکہ اللہ تعالی ہے اس معموسوم کی میں اور اس فعل سے موسوم کی میں مزا وجت لینی الفاظ کی تقریب کا طریقہ ہے۔

کی الکیا ہے جب الکہ کلام میں مزا وجت لینی الفاظ کی تقریب کا طریقہ ہے۔

بض طرح به قولُ باری سبے احکمی اعْدَدی عَلَیْکُوْ دَاعَدَ اَعَدَدِ مِیْنَولِ مَا اعْدَدی عَلَیْکُمْ بوشخص تمهارسے سانفرزیادتی کرسے تم بھی اس کے سانفواسی طرح زیادتی کروجی طرح اس نے تمھارسے سانفرزیادتی کی سیے ،

دومرافول برسے کہ منافقین کا طرزعمل اس شخص کے طرزعمل کی طرح سبے حواہینے مالک کے سانفر دھوکہ کررہا ہو کیونکہ یہ لوگ ایما ن کا اظہار کرنے ہیں اور باطن میں اس کے خلاف عقیدہ جھپا ہوستے ہیں ۔

الثّدنعائی نے بھی انہیں اس کھا ظرسے دھوسے ہیں ڈال دکھا ہے کہ سلمانوں کوان کا ایمان قبول کر البینے کا حکم دسے دیا ہے جبکہ نودان منافقین کویہ معلوم سے کہ اللّہ تعسب اللے ال سے دیوں ہیں چھیے مجھے میں کے مسلم کی اسے ۔

ذکر فلیل کیا ہے۔

قول بارى بىن اركى كى المارى ا

ایک فول بید اس سے مراد ذکر بسیری تفوی اسا ذکر سبے وہ اس طرح کہ بیر منیا فقین لوگوں کو وکھ وہ اس طرح کہ بیر منیا فقین لوگوں کو وکھ و سے سے طور مرجی فیررالٹ کا ذکر کرستے ہیں وہ اس سے کہ بیر کم سیے جس کا انہیں حکم دیا گیا جس طرح مسلمانوں کو سیرحال میں الٹ کو یا دکرنے کا اس آبیت بیں حکم دیا گیا ہے۔ ذکا ڈکٹٹ کے اللّٰه قبلاً کا تعدید کا اس آبیت بیں حکم دیا گیا ہے۔ ذکا ڈکٹٹ کے اللّٰه قبلاً کا تعدید کے اللّٰہ کو کھوٹے میں کر ما جھوٹ کے اللّٰہ کو کھوٹے میں کر ما دکر وہ اسے کو کہ اور لیرٹ کر یا دکر وہ ۔

بیونکه منا فقین کے دلوں میں ایمان کے ایسے کوئی جگہ نہیں تھی اس لیے ان میں نماز کا داعیہ پیدائنہ بیں ہوتا تھا۔ صرف مسلمانوں سے ڈر کرا ورانہ ہیں دکھانے کی خاطروہ نماز بڑھے لیاکرنے تھے۔

مسلمانول كوجيجو لتركر فاركو دوست شربناؤ

قول باری سیے (با گیمالگیزین ا منواک نتیجد والکا فیرین او لیاء مِن دُون کمنویزین او لیاء مِن دُون کمنویزین ای ایمان لا سنے والو اسلمانوں کو چپور کرکا فروں کو ابنارفیق نه بنا کو کیونکرولی وہ شخص ہوتا سیے جواب رفیق کی مدد کرے اور معاملات بیں اس کا ہا تخذ بٹا کر اس کی سربرسنی کرتا ہے۔
موسن اس لحیا ظرسے اللّٰہ کا ولی ہوتا ہے کہ وہ اس کی اضلاص نبیت کے ساتھ اطاعت کہ این ارمن ندا اس کے مساتھ اطاعت کہ این ارمن ندا اس کے مساتھ اطاعت کہ این این اس کے ابنار منت اس کے مساتھ اطاعت کہ این کی اور الله ایمان کا اس کے الله کو تا ہے کہ ان کی معونت طلب کر سنے ان کی معونت طلب کر سنے ان کی طوت جملے کا وظا مرکز ہے اور ان بریج وسد کر سنے کہ کا فروس سے مدد لینے ، ان کی معونت طلب کر سنے کا اس کی طوت جملے کا وظا مرکز ہے اور ان بریج وسد کر سنے کی نہی کی مقتصنی سیے ۔

بریا بن اس بر ولا لن کرنی ہے کہ کا فرکوکسی بھی لحاظ سے مسلمانوں کی معربر بینی کر سنے کا استحقا

نهب بوتا نواه وه مسلمان اس کا اپنا پیٹا ہی کبوں نه بوبلبیٹے کے سواکوئی اورکبوں نہ ہو۔ اس بیں بہدولالت بھی ہے کہ الیسے معا ملات بیں ذمبوں کی معونت حاصل کرتا جا کز نہیں ہے جن کے مما تقد مسلمانوں کے امور بیں تعرف کرنے اوران پر حکومت کرنے کا نعلق ہو۔

اس کی نظیر بہ قول باری ہے (یا کیٹھا الّذِیْنَ اُمُنْوَا کَا نَتَّجَدُّ وَالْیَکَا اَلَّهُ مِنْ اُوْکِیکا اَلَّهُ مِنْ اُوْکِیکا اِللَّهُ مِنْ اُوْکِیکا اِللَّهُ مِن اللَّهُ مِن اللَّهِ اللَّهُ مِن اللَّهُ اللَّهُ

اس میں بردلالت بھی ہے کہ ہروہ کام ہوصرف تواب کی خاطرکبا جاتا ہے ، مثلاً نماز اذان اور بچے وغیرہ اس برکسی قسم کا دنیا وی معاوضہ لینے کاکوئی ہواز نہیں ہے ۔

مظلوم کی آہ سے بچو۔

مجابہ سے ایک روابت ہے: " اِلّا برکہ مظلوم ظالم کی طرف سے ڈھائے جانے والے ظلم کی لوگوں کو اطلاع دسے " حمن اور سندی کا قول ہے !" اِلّا یہ کہ مظلوم ظالم سے ابنا برلہ لے سے " وَلّا یہ کہ مظلوم ظالم سے ابنا برلہ لے سے " فرانت بن سلیمان نے ذکر کیا ہے کہ عبدالکریم سے اس قول باری کے معنی پوچھے گئے توانیہ ول سے کہا!" بہ وہ شخص ہے جو تھے بی برابھلا کہتا ہے اور جواب بیس تم بھی اسے برابھلا کہہ دبیتے ہولیکن اگر وہ تمھا رسے خلاف افترا بردازی کرسے نونم اسس کے خلاف افترا بردازی کرسے نونم اسس کے خلاف افترا بردازی نہ کرو۔

به آبست اس فول باری کی طرح سے الحکیّ انتصار بیک انتصار بیک اسلیم میں اس فول باری کی طرح سے الحکیم مواہو

اوروه ابنا بدلد کے سے اس عیبینہ نے این ابی تجیعے سے انہوں نے ابراہم میں ابی بکرسے اور انہوں نے جا براہم میں ابی بکرسے اور انہوں نے جا برسے اس فول باری کی نفسیر بیب روابیت کی ہے کہ اس کا تعلق حہماً نداری سے ہم ایک شخص کے پاس سے اور وہ نمھاری عہماً نداری نہ کرسے تو تمھیں اس کے متعلق ابنی زبان کھولنے کی رخص ت ہے۔

جہا بہ کے اس فول بر الو بکر حصاص تبھرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر آبت کی بہ ناویل سے جس کا مجا بہ نے ذکر کہا ہے نوممکن سے کہ اس کا تعلق اس زمانے سے ہوجی بہمانداری واجب ہونی تفی حضورہ کی اللہ علیہ وسلم سے یہ مردی سے کہ دالفیباٹ نے تبلا ثنہ ایام فعا ذا دفعہ و مدن تہ مہمانداری بین دنوں نک ہونی سے اس سے جوزائد مجودہ صدفہ سے ہر

برجی کمکن ہے کہ اس کا نعلق اس شخص سے ہوجیں کے باس کھانے کے لیے کچھ تھی مذہواور کسی اور سے اسے ہمان بنا لیننے کی ورخواست کرسے لیکن وہ اس کی ورنواست فہول نہ کرسے اور اسے ابنامہمان مذہ بنائے ۔ اس شخص کا بہروبہ فابل مذمریت ہے اور اس میں اسس کے نولات شکوہ کرینے کی اجازت سہے۔

آبت بیں اس بربھی ولالت موجود ہے کہ جوشخص کسی اجیسے خص کے متعلق مرسے کلمات کیے جس کی ظامبری حالم است دوکہ فاولاس موجود ہو، اسسے اس طرع مل سے دوکہ فاولاس برک خالت میں جھلائی اور بردہ پونشی موجود ہو، اسسے اس طرع مل سے دوکہ فاولاس برنا بستد بدگی کا اظہار کرنا وا بجب ہے۔ کیونکہ النّد نعالیٰ نے آبت کے ذریعے پین بردی ہے کہ است بہات نا بہند ہے اللہ اس کا ادادہ نہیں کرنا ۔

اس بیے ہم برجی واجب ہے کہ ہم اس بات کونا پسندکریں اور اس سے روکبی الندنعالی کا ارت اور اس سے روکبی الندنعالی کا ارت اور ہے دیا گائے میں کاظلم ہمار سے سامنے ظاہر مذہ ہوجا ہے اس وفت نک ہم بر بر فرض ہے کہ اس کے منعلق مرسے کلمات کونا پبند کریں اور اس سے روکبی وفت نک ہم بر بر فرض ہے کہ اس کے منعلق مرسے کا ماڈ ڈاکھ ڈمنیا عکم کیا ہے آجات کہ شہر کے اسی ظالماندروب کی بنا برہم نے بہرت سی وہ باک جیزی ان پرجرام کی دیں جو پہلے ان کے لیے طال تھیں ہے۔

تروب ویسب ان سے ان کے طلم اور بغاوت کی انہیں بیسنرادی گئی ہے کہ ان بربہت سی جیزر ہا حرام کر دی گئیں اس بیں بیر دلیل موتو دہ ہے کہ نفری تحریم کے ذریعے ان کی ابتلارا وراز ماکش بیس ا اور زیادہ تختی اور شدت بیدا کردی گئی تھی ، بیسب کچھان سے ظلم کی مسنرا کے طور بریقی اسس لیے کرالٹرنعالی نے اس آبت ہیں برخبردی کراس نے ان کے ظلم نیبزالٹر کے داستے سے لوگوں کور دیکتے کی بیبزا کے طور پران پربہت سی پاک جبترین حرام کر دیں۔

اس كى نفصيل الثرنعالى في اس آيت بين بيان كى بيد روعكى الدِّدْيْنَ كَهَا حُوْلَ حَرَّمُنَا يَهِم كُلَّ ذِى ظُفْرُدَةَ مِنَ الْبَعْرِ وَالْغَرِيمَ حَرَّمْنَا عَكِبُهِ فِي نِسْتَعُومُهُمُا إِلَّا مَا حَسَكَ ثُ اَوِا لُنَحُواْ يِنَا اَوْ مَا خَسَلُطَ لِمُعْظِيمِ ذِيا الصَّحَرَيْنِ الْهُ تَعْرِيبُعِيهِ فِي

میں ٹوگوں نے بہود بہت انغذیار کی ان برہم نے سدب ناخی واسے جانور حرام کر دسیسے سختے اور گاستے اور مکری کی ہجر بالے کی میٹھے اور گاستے اور مکری کی ہجر بی بھی ہجر بالی کی میرکشی کی سنرا انہیں دی بھی)۔
سے لگی رہ جاستے ۔ یہ ہم سنے ان کی میرکشی کی سنرا انہیں دی بھی)۔

قول باری اک اَحْدُ هِمِ الرِّدُ بِ اَوَ اَحْدُ لِهُ الرِّدِ بِ الرَّا الْحَدُ الْمُوا عَنْ الْمُوا عَنْ الْمُوا الْمُوا الْمُوا اللَّهُ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْلِلْمُ الللِّلْ اللللِّلْمُ اللَّهُ اللَّلِي الللَّلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ الللْمُ الللللْمُ اللللْمُ الللْمُ اللللْمُ اللللْمُ اللَّلْمُ الللْمُ الللْمُ اللَّلْمُ الللْمُ الللْمُ اللَّلْمُ الل

اس بردلالت کرناسے کہ کفار تھی نفرائع کے مخاطب بتائے گئے ہیں اور ان منفرائع کے دہ مکلفت ہیں ، نیبزان کے نفرک بروہ عقاب کے متحق ہیں کیونکہ التد تعالی نے سود نوری بران کی مندمت کی سبے اور یہ بنایا کہ اس برانہیں سنراہی دی گئی سبے۔

نول باری سے الکی الگراسی فی آلع کی مرتب گران میں سے جولوگ بجانہ علم رکھنے والے میں) قتا دہ سے مروی ہے کہ لفظ اللہ الکن "بہاں استنتا رکے معنی دسے رہا ہے۔
ابک قول برہے کہ لفظ الله ورلفظ لکن کھی نفی کے تبعدا بجاب یا ایجاب کے نفی میں ابک سے سے موسنے ہیں واللہ کا اطلاق کر کے اس سے لکن مراد لیا جا تا ہے جس طرح یہ قول باری سے رہے کہ اکان ایم فی میں انگری اگری کے معنی میں لیکن اگر وہ اسے خطار قتل کر دسے تو ایک غلام آن ادکرنا ہوگا .

اس سکہ اللّٰ کولکن کی سکہ لایا گیا۔ تاہم لکن حرف اِللّٰ سے اس جینر میں حدا ہے کہ اِللّٰ سے کو رائل ایک کے بعد بھی ہوسکتا ہے مثلاً آپ فرر سیعے کل بیس سے بعض کو خارج کر دیا جا تا ہے اور لکن ایک کے بعد بھی ہوسکتا ہے مثلاً آپ برکہیں" ماجاء تی ذید مستوج مدور میرے باس زیر نہیں آیا لیکن عمرآیا) لکن کی حقیقت استدا کہ بیتی ما قبل کے سی بیان کی نلاقی کرنا یا غلطی کی اصلاح کرنا ہے جیکہ اِلاً نخصیص کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

علو فی الدین کیاہے؟

نول باری سے دیااگھ کا کیتا ہے کا تغین اپنے کا تغین کے دینے کے اسے اہل کتاب ! اسپنے دہن میں غلو مذکر وہ صن سے مروی سے کہ یہ ہجہ و و نصارئی کو ضطاب سے کہونکہ نصاری نے صفرت عیسلی علیہ السلام کے بارسے ہیں ان اغلو کہا کہ انہمیں انبیا رکے درسے سسے لمند کورسے اللہ بنالیس بنا

اس طرح د دنول گروموں نے حضرت عبیلی علبہ السلام کے معاملے ہیں غلوسسے کام لبا۔ دین بین غلوکامفہوم بیسبے کہ حق کی حدسسے تجا وزکیا سیاستے بحضرت ابن عبائش سے روابیت سے کہ حضورصلی النّدعلیہ وسلم نے انہیں رمی جمار سکے لیے کنگر باں بکڑا نے کوکہا۔

معرف ابن عبائل نظر ورع کردیا آب ان کنکریول کوابنی دونول انگلیول کے درمیان رکھ کرم کومنول اللہ علیہ وسلم کی طرف بجیبنا کا انتر ورع کردیا آب ان کنکریول کوہنم بیلی پررکھ کرالٹنے جیلئے رسپے اور فرمانے گئے (بہتلہ ن بنلہ ن با کہ دوالغلو فی الدین خانما هلے من خبلک دیا نغلو فی دینہ مان ہی جیسی کنکریاں ، دین میں غلو کرنے سے بجرکیونکہ تم سے بہلی امتیں دین میں غلو کرنے کی بنا بر بلاک ہو بیں ا

اسی بنا برکہا جا ناسبے کہ" الٹرکا دبن کونا ہی کرسنے داسنے اورغلوکر نے واسے کے درمیا*ت ہے*۔"

كلمة الله سكيامراوسيع

قول باری سید (و کیار الله کی طوت سے ایک موکی الله توقی مینی اور ایک فرمان تھا ہواللہ سنے مریم کی طرت بھی یا ور الله کی طرت بھی یا الله تعالی الله تعالی سنے علیہ السلام کو کلمنا الله کی طرت بھی یا ور الله کی طرت بھی اور قدا دہ سید مروی سید کہ اس کا مفہوم ہے ہے کہ حضر کہ اسبح اس کی نفسیر بین تبین الوال بیں بھی تا ور قدا دہ سید مروی سید کہ اس کا مفہوم ہے ہے کہ حضر عیسی علیہ السلام الله سے دی و د بین آسے ۔ اللہ کا کلمہ اس کا قول (کی فیکی کے دی موجوا ہی موجوا ہی موجوا ہی موجوا ہی موجوا تا سید میں ہو جو د بین آنا اس معتا دطریقے سینی ہو جو عام محلوقات کے سینی موجوا تا سید میں موجوا تا سید کے دربیلے ۔

دوسر فهل يد به كر صفرت عبيتي كيمي اسى طرح در بعد بدابت مفض صرح التدكا قول اور

اس کاکلمہ دربع مہابت مونا تبسرا تول برسے کہ وہ بشارت تھی ہوا نبیا رسابقین پرنازل موسفے والى كتابون مين الشرنعالي ني آب كي منعلق دى تقي ـ

قول باری (ودفی منه) اس ملے کہاکہ اللہ کے حکم سے معزت جبرمال کے بھونک مارتے سے ننگم ما درمیں آب جاگزیں ہوستے . نفح بعثی بھونک مارنے کو بھی روح کہتے ہیں ذی الرمہ کانتہ ہے م خُفلت لمه ارتعها البيك واجيها يروحك واقتت لها قبتة قدرا

بیس نے اس سے کہا آگ ابنی طرف کرلوا وراسے آہستذ آستہ بجونک مار کر جلاؤ (اس طرح کراس کی بینگاریاں اثر مذہباتیں اور آگ مجیر مذہبائے ہے

بہاں شاعرف بدو حد کہ کر ینفر کے انہی کھونک سکے وربعے مرادلباسہے۔ ابك نول برسيے كم الشانعالى في حضرت عبسى عليه السلام كوروح كے نام سيے اس بيے درسوم كبا کہ لوگ آ ہب کے ذربیعے اسی طرح زندہ ہو جائے تنے بھے جس طرح روہوں کے ذربیعے زندہ رہتے بس اس معنى بين فراك مجيدكواس فول بارى اوكذيك أوكينا إلكيك مديمًا وما موريًا ، اوراسي طرح ہم نے آپ کی طرف وحی لبنی اپنا سکم بھیجا ہے)

ا بک اور فول ہے کہ حضرت عیسی بھی لوگوں کی ارداح کی طرح ابک روح ہتھے الٹرنعا لی نے ان کی عظمیت ا درمنرف بیان کرنے کے سلیے اپٹی طرف ان کی نسبہت کر دی جس طرح 'بربت الٹد؛

اور سماراللہ، کامفہوم ہے۔ قول باری سبے رئیبی الله کی موات تھے گئے ان اللہ تعالیٰ تمصار سے سیلے اسکام کی توضیح کرنا سبع تاكرتم بصلك من مجرو) أبت كي تفسير بب ايك قول سبع كدداك تفي لله المعنى إعلَا تَضِلُهُ ا سيىلىنى "ناكەتم بھىلىتە ئەمچىرو؛ بېال تروت لا ١٠سى طرح محذوت سېھىجىس طرح قىم كى صورت بىس محذوت مِوْتِلْ اللهِ مِنْلاً أَبِ كَهِينِ " كَا لِلله البرح قاعدًا" الجدا، مين نوبيني المي رمون كا اس فول مين اصل تركيب كے لحاظ سے فقرہ بوں سبے " والله لاا بدح قاعدًا" شاعر كا فول سبے .

ع تالله يبغى على الابيام زدوحيد بخدا ازمان کی گردمننوں کے مقابلے میں نوجانگلی بیل بھی باقی نہیں رہنا (انسان کی کیا حقیق ہے) بهال الميقى اكمعنى كليقي المحين الكيفي الكانياني الكانول برسه كدا بن كامفهوم سبع والمعادي مرابي کونالسند کرنے کی بنا براللہ تعالی تمھارے سامنے احکام کی نوضیے کرنا ہے جس طرح فول ہے۔ (دُاسْئِلِ الْقَدْنِيةُ ، كَاوُل سيے بوتھو) لينى گاؤں والول سے پوتھبور

المارة ال

بابندی عهدومعامره

ارشادِ باری سبے (یا کیمیا الگیزین) منوا کو خوا پالعقود ۱۰ سے ایمان لاسنے دالو بندنشوں کی پوری پا بندی کرو) محفرت ابن عبائش ، مجابد ، مظرت ، ربیع ، ضحاک ، سدی ، ابن جزیج اور ثوری کا تول سبے کہ اس مقام پر محفود سسے عہو دمرا دسیے۔

معرف فنا ده سع روابن کی سبے که اس سے مراد زمانہ جا ہلبت میں کئے گئے معاہد وغیرہ ہیں بصرف فنا دہ سع روابن کی سبے کہ اس سے مراد زمانہ جا ہبرارٹ اونفل کیبا سبے ۔ اوغیرہ ہیں بعضرن جبربن مطعقم نے حضورصلی الشدعلیہ وسلم سے آب کا بیرارٹ اونفل کیبا سبے ۔ الاحلف قی الاسلام و اما حلف الجا هلیہ فی صلف نہیں ۔ زمان سہا ہمین کو تی صلف کواسلام نے اورمضبوط کو دیا سبے ۔

ابن عبیبہ سنے عاصم الا تول سے نقل کیا سبے کہ بیں سنے صفرت انداق کو بہ فرماننے ہوئے سنا ہے کہ حضورت انداق کو بہ فرمانے ہوئے سنا ہے کہ حضورہ کی اصابے کہ حضورہ کی اصابے کہ حضورہ کی اصابے کہ حضورہ کی اسانہ مواضات کا معاملہ ہ کرایا تھا ، ابن عبیبہ کہتے ہیں کہ حضورصلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات انصار وہا جرین سکے درمیان صرف بھائی جارے کا رہنیۃ فائم کر دیا تخفا۔

الونكر برصاص كهنے بن كه فول بارى سبے (حَالَّذِ نِنَ عَقَدَتُ الْجَهُالَيْمَ حَالَوْهُمْ اَلَهُمْ ، وہ لوگ جن سے نمھارسے عہدو بہان ہوں نوان كا حصدانها بى دوم مقسر بن كے در ميان اس بارے بير كوئى اختلاف نہيں سبے كہ لوگ اسلام كے ابتدائى زمانے ميں نسس كى بجائے حلف اور معامدے كى بناير ايک دوم رسے كے وارث فراد يائے نفے۔

درج بالا آبیت کا بھی مفہوم ہے بہاں تک کہ وہ وفت آگیا جب النّدنیا لی نے رست ته داروں کو حلیت کے منقابلے ہیں اولی فرار دیا اور فرمایا اکو آج کو آلکھ کے خصفہ آجی کی بیکھیں فی آ رکنا یہ اللّٰهِ مِنَ الْمُحْمِینِیْنَ کَا لَمُهُ اِیدِیْنَ اور کتاب السّٰد میں رشتہ وار ایک دومسرے سے زیا دہ تعلق ر کھتے ہیں برنسبت دوسرسے مترمنین اورمہا ہرین کے ۔

نیزبرکہ آب نے شاید صلف کی بنا پر توارث کا حکم منسوخ ہو جائے ہے بعد بی فرما باہو۔
زمانہ سہالمیت میں ہونے واسے معامدوں کی کئی صورتیں تھیں، ایک صورت بیر تفقی کہ معامیہ و
کی بندیا دایک دو مرسے کی مدد ہو مثلاً معامدہ کرنے وفت ایک شخص دو مرسے سے کہنا "میرا
نون نیرانوں سے ، مجھے گرانا نجھے گرانا ہے، نو میرا وارث ہوگا اور بیں نیرا وارث ہوں گا "
اس طرح دو شخص اس بنیا دیر معامدہ کر لینے کہ سرایک دو مرسے کی مدد کرے گا۔ اسس
کا دفاع کر سے گا در حتی و باطل سرام رمیں اس کی حمایت کرے گا۔ ایسی شرطیں اسلام میں جائز
نہیں ہیں۔ کیونکہ امر باطل میں بھی ایک دو مرسے کی مدد اور حمایت کا مرسے سے جواز ہی نہیں
میں میں۔ کیونکہ امر باطل میں بھی ایک دو مرسے کی مدد اور حمایت کا مرسے سے جواز ہی نہیں
میں میں۔ کیونکہ اس امر کا کہ اپنی جائیداد رہیا تہ داروں سے میسے کرا ور انہ ہیں اس سے محرفی رکھ

تر مان ترا بہرت ہیں ہونے والے معاہدوں کی ایک بیصورت تفی جس کی اسسلام ہیں کوئی گئوائش نہیں تھی کہی یہ لوگ ایک دوسرے کی حمایت اور ایک دوسرے کے دفاع کی بنیاد پرتھی معاہدے کرنے بیٹے بوٹک ان لوگوں کی بنیاد پرتھی معاہدے کرنے بیٹے بوٹک ان لوگوں کی زندگیوں بیں اجتماعیت کا رنگ نہیں تضایہ کوئی ہیئے ت ساکم تھی ہومظلوم کوظالم سے اسس کاحتی دلائی اور طاقت درکو کمزور کی ایڈا رسانی سے بازرکھتی اس لیے صرورت کے تیحت وہ لوگ ایک دوسرے کے سائھ دوستی اور امدا درکے معاہدے کر لیتے اور اس طرح ایک دوسرے کے مشاہدے کو سائھ دوستی اور امدا درکے معاہدے کر لیتے اور اس طرح ایک دوسرے کے مشاہدے کے شائی کی بیناہ بیس زندگی لبسر کرستے۔

زمان ترجابلیت کے معابدوں ہیں بہی متفاصد کا رفر مام وستنے اسی بتابید لوگوں کو مواریعنی برا وس کی صرورت بھی بہتیں آنی تفی ۔ اس کی صورت یہ موتی کہ کوئی شخص ، باگروہ یا کوئی فافلہ سی تفلیلے کے بیڑوس بیس اسجاتا اور ان کی اسجازت اور امان سسے وہاں ڈیبرسے ڈال دیتا ۔ اس صورت میں بھراسے اس فیبلے کی طرف سے کسی نسم کی تکلیف یا نفصان پہنچنے کا اندنیہ مختم مہربیا تا ، اس وضاحوت کی رونسنی میں اس بات کا امکان سے کہ حضور صلی الٹرعلیہ وسلم نے اسپنے ارشا و (لاحدم فی الاسلام) سے اسی نسم کے معابد سے مرا دیسے ہوں ۔

اسلام کے ابتدائی زمانے ہیں تھی اس نسم کے معاہدوں کی ضرورت بینی آب آئی تھی کیونکہ مسلمانوں سے دہمنوں لیبنی مشرکین مکہ بہود مدبینہ اور منا فقین کی نعدا دہم ت، زبادہ تھی رکھ رحب الشدنعالی سنے اسلام کوعزت اور علی عطا کر دیا ، اہل اسلام کی کنرت ہوگئی ، انہیں دہمنوں پرغلب الشدنعالی سنے اسلام کوعزت اور علی عطا کر دیا ، اہل اسلام کی کنرت ہوگئی تو حصنو وصلی الشدعلیہ وسلم نے انہیں نصیرب ہوا اور وہ ابنی صفا ظن آ ہب کرنے سے زابل ہو گئے تو حصنو وصلی الشدعلیہ وسلم نے انہیں نصیردی کر اب اس سکے باہمی معاہدوں کی صرورت باقی نہیں رہی ۔

میونکونگر تمام مسلمان اب بکجان ہو سکتے سنھے اور دشمنوں کے مفاسلے ہیں ان کی سینیست اب ایک فرد واس کی بن گئی تھی اس بلیے کہ الٹار تعالیٰ نے ان برایک دوسرے کی مدد اور ایک دوسرے کی حمایت واسے کردی تھی۔

ابب دو مرسط ی مدیس در بب مردی ی. بیمانچه ارشاو باری سیم رکا که و میون کاله و میات کبعضهم او لیباء کفیم کامرون بالکووین کرد در کانکیکی مومن مردا ورمومن عوز بیس ایس بیس ایک درسرس کے جمابنی اورسر مربست بیس وہ نبکی کاسکم دسینے اور برائی سے روکنے ہیں ہ۔

مفروس کے مفاسلے ہیں ایک ہا تھ لینی ایک فرد واحد کی طرح ہیں) نیزا ہے ہا ارشا دہے۔ اُلڈی میں دوسرول کے مفاسلے ہیں ایک ہا تھ لینی ایک فرد واحد کی طرح ہیں) نیزا ہے ہا ارشا دہے۔ اُللہ لا بعد علیہ من نیزا ہے ہا ارشا دہے۔ اُللہ دالمنصل خلا الا مودان و مصاعد المسلمین قان دعو نقیم تعید علیما من خلاص العلی لگله والمنصل حال کی کا الا مودان و مصاعد المسلمین قان دعو نقیم تعید علیمان و المنہ من المنہ

فى الجاهلية فلم يذدة الاسلام الاست المسلام الاست تق الواس سه آب كى مرادعهد كالوراكر ناب اسس المست المراكب السس المست المراكب المستحسن المرسب منتلاً وه معايده حوز ببربن عبد المطلب في كم المفاد المعايده حوز ببربن عبد المطلب في كم المفاد

معنورصلی الٹرعلبہ وسلم نے فرایا" ایک معاہدہ جوابین حبرعان کے گھرکے اس اسطے میں سطے با با مخطا ورحیں میں میں کی میں محصلے ہیں با با مخطا ورحیں میں میں کی موجود کھا ، تجھے بہ لہبند نہیں کہ اس معاہدے سسے غداری کے صلے ہیں مجھے مرخ اور نوٹ میں بہ معاہدہ کیا مخاکہ وہ مظلوم مجھے مرخ اور نوٹ میں بہ معاہدہ کیا تخاکہ وہ مظلوم کا اس وفٹ نک سا تخذ دینے رہیں سکے جب تک گرمی کی دحبہ سے اس کا جسم لیبینے سسے مشرا بور میں اور نوٹ ایس میں کے جب تک گرمی کی دحبہ سے اس کا جسم لیبینے سسے مشرا بور میں اور نوٹ ناک سا تخذ دینے رہیں سکے جب تک گرمی کی دحبہ سے اس کا جسم لیبینے سسے مشرا بور

لینی جرب نک اس کی دادرسی نہیں ہوجائے گی، اگر مجھے زمانہ اسلام میں اس قسم کے مما مہدے کی دعون دی جاتی ہیں اسے فیول کرلیٹا " یہ معاہدہ تحلف الفضول 'کے نام سے مشہور ہوا، ایک قول برہ ہے کہ حضورصلی الشّد علیہ وسلم نے جس معاہدے کا ذکر فرما باسبے وہ ظلوم کی حما برن اورزندگی سکے گذران سکے سلسلے ہیں ایک دوسرے کے سمانتھ مہدر دی کرنے اور ایک دوسرے کے سمانتھ مہدر دی کرنے اور ایک دوسرے کے نوران کے شاخل متھا۔

علف المطیبین اس معامیہ کا نام ہے ہو فراش کے درمیان ہوا تھا اور اس میں یہ سطے با یا تھا کتھ لاگئے کے اندر فنال کر کے اس کی بے حرمتی کے مرکب ہول کے ان کے لات با یا تھا کتھ لوگ سرم کے اندر فنال کر کے اس کی بے حرمتی کے مرکب ہول گے ان کے ان کے لات منتز کہ طور برا فدام کیا جائے گا۔ اس بے آب کے ارت و درماکان فی الجاهلین فی میدولا الاسلام الاشدة) سيدم إ دحلت المطيبين ا ورحلت الفضول سيسيمعا بهسي بين -

نبزاس سے سرابسا معامرہ اور باہمی عقد مرا دسہے بھے پوراکرنا لازم ہخ تاہیں ، اسس سے وہ وعدہ مراد نہیں سے سے وہ وعدہ مراد نہیں سہے جس کی بنیا دمعصیت برہم اور ننرلعبت میں جس سے ہجا ترکی کوئی گنجائش نہ ہو۔ لغت میں عقد کے معنی یا ندھے اور بندھون کے بہر ہجسے آب رسی باندھ دی اور اسس میں گرہ ڈال دیں نوآب کہ ہیں گے وہ غقدت الحب کہ " میں سنے رسی باندھ دی ہمتقبل کی سم کو مجی عقد کانام دبا جا تاہیں ۔

ارشا دِ باری ہے (کا کھے اخِدکُھ اِ فَلَّهُ بِالْکَغُوا فِی کَیْسَا فِیکُوْ کَلُکُنْ کُوکَا خِدْمُ بِمُا عَقَّدْمُ اُلاٰ بُکانَ تم لوگ جومهم فسمیں کھا۔ لینے ہو ان پر السُّدگرفت نہیں کرتا، مگر جنسمیں تم جان بوجھ کر کھا۔تے ہو ان پر وہ تم سے ضرور موانحذہ کرے گا) معامہ سے اور حلف کوچی عقد کہا ہوا تاہیے۔

حضرت جائبر سے (کو تُحَوَّ بالْعَقَّ فِي) کے سلسلے ہیں مردی ہے کہ بہ نکاح ، بیع ، حلف اور عہد کے عفو دہیں۔ زیدبن اسلم نے اس ہیں ابنی طرت سے عفد منز اکت اور عفد بمبین کا بھی اضافہ کیا ہے۔ وکیع نے موسلی بن عبدیدہ سسے اور انتہوں نے اسپنے بھائی عبدالٹدبن عبدیدہ سسے روا ۔ کیا ہے کہ عفود کی جی شمیں ہیں ۔ کی ہے کہ عفود کی جی شمیں ہیں ۔

عقودكي حجراقسام

عقدیمین بینی مستقیل کی قسم ،عقد لکاح ،عقد عهد ،عقد مینیع ،عقد منظر ارا و رعقد حلف ایعنی معامده ما ابو بکر حصاص کہتے ہیں کہ عقد اس اقدام کو کہتے ہیں جس کے نحت عقد کر سنے والاکسی الیسے کام کی گرہ ڈال دیتا ہے جسے وہ خود مرانجام دینا جا متاہیے باکسی اور کے ذہبے اس طرح لگا دینا ہے کہ اس میر اس کام کو انجام دینا لازم ہوجا تا ہے۔کیونکہ لغت بیں عقد کے معنی باند صفے کے ہیں۔

بجراس معنی کونسم اور میج و منرار کے عفود و غیرہ کی طرت منتقل کر دیاگیا اس لیے اس لفظ سے اس الفظ سے اس الفظ سے اس اس بات کو لور اکر سے کا لزوم اور اس کا ایجاب مراد موتا ہے جب

مفہؤم عفد کی ان صورنوں کوشامل ہوتا ہے جن سکے ونوع پذیر ہونے کا آسنے والا وفت لیبنی مستقبل میں انتظار کیا جا تا ہے اور انہیں نگاہ میر کھا جا تا ہے۔

اس کے بع ، لکاح ، اجارہ ا ورمہ ا وضول برسنی نمام عفود کوعفود کا نام دیا ہا تاہے اس کے اس میں میں سے سہرایک اسسے بوراکر نے اور سرانجام دینے کہ اس قسم کا عفد کررنے والے طرفین ہیں سے سے سہرایک اسسے بوراکر نے والابس کام سے کا خمد ایمی کھا تاہیے ۔ کرنے باینہ کرنے کی قسم کھا تاہیے اسسے بوراکر نے کی فیمہ داری بھی لینتا ہے ۔

نشراکت اورسفارست کوعقد کا نام دیاجا تاہیے کیونکہ ہم نے جس طرح ذکر کیاہیے،اس میں بھی اس نشرط کو لیورا کرسنے کا فنضا رہی تا ہیں ہیں منافع نقیبم کرسنے اور اپنے نشریک سے سیے کا کرسنے کے سیلے بیس فریقین میں سے ہرایک کی طرف سے دوسرے کے لیے مقرر کی جاتی ہے اور ہرایک اسے لیورا کر اسے لیورا کر اسے لیورا کر اسے لیورا کر اسے اور امان کی مقرر کی جاتی ہے اور ہرایک اسے کہ عہد کر سنے والا اور امان و سینے والا اسے پورا کرنا اسے اور کر اسی طرح ہروہ نشرط ہے کوئی انسان مشقبل میں کوئی کام کرنے کے سیلسلے بیسی اسے اور کر لینا ہے ،عقد کے نام سے موسوم ہوتی ہے ۔

بہی کیفیت نذر کی صور توں کی نجی ہے ، اسی طرح کوئی شخص اسنے اوبرکسی عیادت کی اوائیگی لازم کرسلے با استی سم کی کوئی اورصورت ہوتو بہجی عقد کہلا سے گی۔ لیکن اگر عقد کی کوئی البین صورت ہوتو بہجی عقد کہلا سے گی۔ لیکن اگر عقد کی کوئی البین صورت ہوتی اس کے و قوع کا انتظار مذاہبی صورت ہوتی اس کے و قوع کا انتظار مذاہبی صورت ہوتی اس کا تعدن کسی البینے امر سے ہوجوگڈر جبکا ہوا ور و قوع بذیر ہو جبکا ہوتو اسے عقد نہیں کہیں گئے .

آب نہیں و بیصنے کہ اگر ایک شخص اپنی ہوی کو طلاق دسے دسے تو اسے عقد کا نام نہیں دیا جاسے گا۔ لبکن اگر وہ اس سے بہ کہے کہ ''رجب نوگھر میں داخل ہوگی تو شجھے طلاق ہوجا ہے گی " نواس کا بہ نول عقد بمیں ہوگا ۔ اگر کوئی بہ کہے ۔" نجدا ، میں گھر میں داخل ہوا نفا " نواس صور " کی " نواس صور " بیس بیا فدنہیں کہلا سے گا۔ لیکن اگر وہ بہ کہنا '' میں کل صبح گھر بیس ضرور داخل ہول گا '' نواس صور سن بیس عافد نہیں کہا اسے گا۔ لیکن اگر وہ بہ کہنا '' میں کل صبح گھر بیس ضرور داخل ہول گا '' نواس صور سن بیس عافد نہیں جا تا ہے۔

اس برب بات دلالت كرنى ب كه ماصى بين كسى جبر كا ابجاب درست نه بين موتا استفبل مبين درست بوجا ناسبے- اگروه به كېنا" مجرم گربين گذست نه كل د اخل بونا لازم سبے ؛ نوبه ايك

کیکن جی خیربینی کہے ہم سے جھلے کے مفہوم کو اضی کی طرف موڑ دبا جائے گا تواسس صورت ہیں سنیہ عقد کہلاسے گا نہ اس میں ایجا ب پا باجائے گا اور مذہبی اس میں نذر کا مفہوم موجود ہم گا ۔ یہ بات ہمارسے بیان کر دہ اس مفہوم کو واضح کر دینی سبے کہ عقد وہی ہم تا سہے ہو "کاکبید کی صورت میں ہوا و را بینے او برلازم کر لینے کے طور بر ہم عقد کا تعلق مستقبل کے معنی اور مفہوم سے ہم ناسبے، ماضی سسے ہمیں ہوتا اس بر یہ بات ولالت کرتی سبے کہ عقد لعبنی با مدھنے کی ضد حق بعنی کھولنا ہوت و ارب بات واضے سبے کہ ہم بات و قوع پذیر ہوجی ہے اسے اسس کی منعلقہ کیفیدت سسے کھول کر علیحہ ہم کر سنے کا تصور کھی نہیں کیا جا سکتا از فیر بی ان از فیر بی ان از فیر بی ان کی منعلقہ کیفیدت سے کھول کر علیحہ ہم کر سنے کا تھور کھی نہیں کیا جا سکتا ہوت کے لیون کی مندح تی کا تھی و ہم و دہوتا ہوں کے معلوم ہم گئی کہ یہ عقد نہیں ہے کہ یونکہ اگر یہ عقد ہم تا تو اس کی صدح تی کا تھی و ہو دہوتا ہوں کے ساخذ اسے موصوف کیا جا سکتا ۔ جس طرح مستقبل سے تعلق در کھنے والے عقد کی صورت سبے ساخذ اسے موصوف کیا جا سکتا ۔ جس طرح مستقبل سے تعلق در کھنے والے عقد کی صورت سبے اور موسوف کی است ہوگئی کہ یہ عقد کی صورت سبے یہ اور موسوف کیا جا سے کہ میں داخل ہم کی تو تھے طلاتی سبے یہ اور موسوف کیا جا ہم کا کھی کی تو تھے طلاتی سبے یہ اور موسوف

کل ہو گا تو تیجے طلاق ہے "عقدہے لیکن اسسے انتقاض اور نسخ لاحق نہیں ہوتا بہعقد توہے لیکن اس کے نقاض اور نسخ لاحق نہیں ہوتا بہعقد توہے لیکن اس کے نقاض اور نسخ کی کہ اس محقد کے حق کا کہ اس محقد کے حق کا کہ اس محقد کے حق کا کہ اس محقد کے حق کہ اس محقد کے دحود اس کے بہلے ہی اس عورت کی موت واقع ہوجا ہے اس عقد کو اس کے دسامتھ موصوب کیا جا سکتا ہے۔

اسی بنا برامام الوحنیفه کا فول ہے کہ اگر کوئی شخص پر کہے "اس کوزے بیس موجود یا نی اگر میں مربور یا نی اگر میں م مذیبوں نومبراغلام ازاد ہے نو کوزے بیس یا فی موجود مذہونے کی صورت بیس اس کی فسم کا انعقاد نہیں موگا ۔ بیر عقد کھی نہیں ہوگا کہونکہ اس کے نقیقی بعتی حل کا دہود نہیں ہے۔

بات برباندهی سبے بواگر بوم معفول بے لیکن وہم بود تک ہے۔ اس لیے کہ اسلمان بر بر بوها معفول اور منوبم سبع اور اس کا ترک مجھی معقول اور ممکن سبے لیکن ایسے یاتی کا پینا ہو سرے معقول اور ممکن سبے لیکن ایسے یاتی کا پینا ہو سرے مدال

سے موتور دہری مرمواس کا نوہم بھی محال ہے اس لیے برعف نہریں ہے۔ ننا سرچیں میں اس میں میں اور مردم کا دور میں اس کے برعف نہریں ہے۔

فول باری (باکیتها الکیدین امنواکوفوایانی می ان عبود کو بوراکرنے اوران ذمہ دار اول کو ان عبود کو بوراکر سے اوران ذمہ دار اول کو استے سے ان استے ہوں ، ذمبول اور نتوارج وغیرہ کے سائے کرستے ہیں ۔ اسی طرح اس میں نذر اور سم کو بورا کرنے کا لزوم بھی موجود سبے ۔

براس قول باری کی نظیرہے (

النّد کے ساتھ کے کیے گئے گئے کہ کوبودا کر و سجب تم عہد کر و، اورا بنی نسموں کو بجنہ کرنے اسکے لبعد نہ تورا و ا بنی نسموں کو بجنہ کرنے اسکے لبعد نہ تورا و ا بنی نسموں کو بودا کر وہ میں سے لیے سیا تھے کئے عہد کو لورا کر وہ می اسمے اسلامے کیا گیا عہد اس کے اوام و اواہی شمھ ایسسے موائی گئے گئے ہمد کو لورا کر وں گا) النّد کے ساتھ کیا گیا عہد اس کے اوام و اواہی بنی و قولِ باری (اُفِیْ ہُور) کے متعلق صفرت ابن عبار میں سے مروی ہے کہ اس ان عقود کو لورا کر و تو اس نے حمرا میں جو کہ اس سے مراد عقود کو لورا کر و تو اس نے حمرا م و صلال کے سلسلے میں کئے بیس بھن سے مروی ہے کہ اس سے مراد عقود و در بن بیں ، بن قولِ باری بیچ و نثرا رکے عقود کو لورا کرنے کا مقتصی ہے ۔ اس دائر سے بیں آئے والے نمام جینروں کے عقود کو لورا کرنے کا مقتصی ہے ۔ اس دائر سے بیں آئے والے نمام جینروں کے عقود کو لورا کرنے کا مقتصی ہے ۔ اس سے جب کھی کسی عقد کے مجوازیا عدم مواز، کسی نذر کی صحت اور اس کے لزوم کے اس سے جب کھی کسی عقد کے مجوانہا عدم مواز، کسی نذر کی صحت اور اس کے لزوم کے اس

بارسے بین انتخلاف راسئے ہو بھاسئے نواس صورت بیں اس قول باری سیسے اسندلال درست ہوگا کیونکہ اس کاعموم ان تمام سکے بجواز کامفتضی سہے ، اس ضمن بیس کفالت ، اجارہ اور بہتے وٹنہ در کی تمام صور بیں آتی ہیں ۔

تعضورصلی الشعلیه دسلم کاارشا و (المهسلهون عند شده طهدی مسلمان ابنی شرطول کی پاسداری کرنے ہیں اس نول باری (اَدْفُوا یا کعقویے) کے ہم معنی سیسے ،اس ہیں ان نمام شرطول کو لور اکر سنے ہیں اس نمام شرطول کو لور اکر سنے کے مسلسلے ہیں عموم سیسے ہوگوئی انسان اسپنے اوبرعائد کر سَلے جب تک ان ہیں سے کسی شرط کی تحصیص کے سلے کوئی ولالت فائم نہ ہوجا سے ۔

اگریه کہا جاستے کہ جب کوئی شخص اسپنے او برکسی غیر سکے سیلے کوئی قسم یا نذریا منرط لازم کرسلے نوکیا اس سکے سیلیے اسسے پوراکر نا واس ب ہوگا دراس کا بیعقد اس کی ابنی ذان بر متصور مرکا اوراس بنا براس نے جومشرط دکھی سہرے اور جوج بزوا جب کی سہرے وہ اس برلازم موصا سے گئی ؟

نَيْرَارِسْنَا وَسَعِ رَكُوْقُوْقُ مِا لَنَّ فَدُرُ وَهُ ابنى نَدُرِسْ لِورَى كُرِنْ بِينِ) نَيْرَ فَرِما يا (يَا يَشَا اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللللللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللللللللللللللللللللللل

يه يمي ارشا وسب احمِنهُ وَمَن عَاهَدَالله كُنُ أَمَانَا مِن حَفْيله كَنَصَدَ فَن وَكَنُكُونَنَ مِنَ الْقُولِحِيْنَ عَلَمًا أَمَا هُمْمِنَ خَفْلِه يَعِلوا بِهِ وَلَوَكُوا دَهُمْ مُعِلِضَوْنَ النّي سِلَيسِ لِيسِ سے بہ عہد کیا تھا کہ اگر مہیں وہ اسپنے فضل میں سے عطا کرے گاتواس میں سے ہم نوب نصد نی کریں گے اور نتوب نیک کام کریں گے - بھر سے اللہ سے ان کو اسپنے فضل میں سے دیا تواس میں بی کے اور وہ منہ بھرسے ہوئے۔ وسے دیا تواس میں بی کرسنے اور دوگر دانی کو سنے سکے اور وہ منہ بھرسے ہوئے ستھے۔

التدنعائی نے اس ندرکوبعینه پردا نه کرنے بران کی مذمرت کی ۔ د ومری طرف محضور مسلی الشد علیه وسلم نے حضرت عمر می کواپنی ندر پوری کرنے کا مکم دیا بختا ہوں کا بس منظریہ نخا کہ حضرت عمر می کواپنی ندر پوری کرنے کا مکم دیا بختا ہوں کا بس منظریہ نخا کہ حضرت عمر منے نے زمانہ کا بدار شاد محضرت عمر منے نے زمانہ کا بدار شاد مجھی ہے و من نذر مانی کا مدار کا ان اور اسلے منعین کر دیا اس پر اسلے پوراکر نالازم ہے اور حس مشخص نے کوئی نذر مانی اور اسلے منعین کر دیا اس پر اسلے پوراکر نالازم ہے اور حس مشخص نے کوئی نذر مانی اس پر نسم کا کفارہ لازم موگا) ۔

بداس نذر کاسیم بے بج نفرب الہی کا ذریعہ بننے واسے کسی نیک عمل سے نعلق رکھنی ہواہیں نثرر کی صورت مبس اسے بعیب پورا کرنا لازم ہوگا۔ اس کی ایک اور نسیم بھی سبے اس کا تعلق ایسے مباح کام سسے بیے بین نقرب الہی کا بہلوموجو بنر ہو۔ اگر کوئی شخص بیز نذر مانے گانواسس بر مباح کام سسے بیورا کرنا لازم نہیں ہوگا اور منہ ہی بید واجب ہوگی ۔

اگراس ندر مبی و قسم کی نیرت کرے گا تواس برتسم کا کفارہ لازم موگا جبکہ وہ اسے پورانہ کرسے رمثنلاً کوئی بہکھے" التّٰد کے لیے مجھ بہز زید کے ساتھ گفتگوکرنا، یا اس گھر میں داخل ہونا یا بازار نک حیل کرہا نا لازم سیے ؛

برا مورمباح کا در مجرد کھنے ہیں اور ندر کی بنا پر لازم نہیں ہوتے۔ اس لیے کہ سرا بساعل سے اصل کے اعتبار سے فربت نینی نفری الہی کا ذر لجہ بننے والی نبکی ندم وہ ابجاب کی بنا پر قربت نہیں بنتا ہمں طرح وہ عمل حواصل کے اعتبار سسے وا جرب نہیں ہوتا تدر کی بنا برواج بنہیں بنتا اگرا س تدر سے متعلقہ شخص کا ادا وہ قسم کا ہو، نویہ ندر قسم بن حاسے گی اور سانت سوسنے کی صورت ہیں اس برکفارہ وا جرب ہوگا۔

اس کی ببسری فسم ندر معصیرت کہلاتی سبے مٹلاکوئی بہکیے" اللہ کے سلیع مجھ برفلان خص کا فتل با منزاب خوری یا فلاں تخص کا مال خصری کرنالازم سبے " برامور اللہ کی معصیرت بیں داخل ہیں۔اس سلیے ندر کی بنا پران کے سلیے قدم مڑھا تا ہا کر نہیں سوگا۔ برامور اس کی ندر سکے با وجود منوع رہیں گے۔ بیربات اس بردلالت کرتی ہے کہ اسے میاح امور ہوتقرب الہی کا ذریع نہیں بنتے بیں تدری بنا بر وا بحب نہیں ہوتے جس طرح ممنوع فعل ندری بنا بر مباح نہیں بن جاتا اور مذہبی واجب ہوری بنا بروا بحب اگراس نے ندر بین قسم کا ارادہ کرییا ہوا ور مجرحا نت ہوگیا ہوتواس نہ ہی واجب ہوریا تا ہے اگراس نے ندر بین قسم کا ارادہ کرییا ہوا ور مجرحا نت ہوگیا ہوتواس برقسم کا کفارہ لازم ہوگا کیونکہ صفور صلی الشد علیہ وسلم کا ارتئا دسم کے کفارے کی طرح ہے۔ کھارت کی کوئی ندر نہیں ، اس کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے۔

مذركی تین اقسام بیں

ندر کی بہ بین تسمیں ہیں۔ قسموں کا انعقاد بھی نین صور توں لیتی فربن، مباح اور معصبہت بین میں ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص تقرب الہی کا ذرایعہ بننے واسے کسی نیک کام کی قسم کھا بیٹھے تو اس قسم کی بنا بروہ کام وا بجب بہیں ہم ناسبے ۔ البنذا سے اس قسم کو پورا کرنے کے لیے کہا جا گالیکن اگر اس سنے تسم پوری کرسنے کی بجاسئے توڑدی تواس برکھا رہ لازم ہوگا۔

صفوره کی الند علیب وسلم سے مروی سے کہ آب نے حضرت ابن عمر اسے فرمایا " مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم نے ساراز مانہ روزرے رکھنے کی سم کھائی ہے " صفرت ابن عمر اندان و " انہوں بیں ہواب دیا یجس براآ ہے سفیہ فرمایا !" ایسانہ کر و، بلکہ سرماہ تین روزرے رکھ لیا کر و " انہوں نے عوض کیا کہ مبرے اندواس سے نیادہ و نوں کے روزوں کی طاقت ہے " صفوره کی الندعلیہ وسلم نے انہیں ہو جھ جھ یا بالا نواس بررضا مند کر لیا کہ ایک وی روزہ دکھیں اور ایک ون چھ وردی ورفوں کی سام نے انہیں ہو جھ موراللہ ہو، رہمیت اس روایت سے بربات معلوم ہوئی کہ ان کی قسم کی بنا برائ بر صوم اللہ ہو، رہمیت روزہ دکھنا) لازم نہیں ہوا ۔ یہ جہنراس پر دلالت کرتی ہے کہ قسم کی بنا بروہ کام لازم نہیں ہوتا روزہ دکھنا) لازم نہیں ہوا ۔ یہ جہنراس پر دلالت کرتی ہے کہ اگر ایک شخص یہ کہے کہ " بخدا جس کی قسم کھائی گئی مو اسی بنا بر سم ارسے اسی اس کی قضا لازم نہیں ہوگا۔ میں کا فرور دوزہ دورہ وروزہ مزر کھے نواس براس کی قضا لازم نہیں ہوگا۔ میں کا فیس کی خالان منہیں ہوگا۔ اس برکا کفارہ لازم ہوجائے گا۔

فسم کی دوسمری دسم مبدسی کسی سباح کام کی قسم کھا بیٹھے جس طرح بہلی صورت میں فسم کی دسم کی دوسم کی دوسم کی دوسم کی فسم کی دوسم کی دوسم کی دوسم کی دوسم کی دوسم کی دسم کی دسم کی دسم کی دسم کی دوسری صورت میں اس براس کا کرنا لازم نہیں ہوگا۔ وہ اگر میجا ہے تو وہ کام کرسائے گا اگر بیا ہے تو چھوڑ دسے گا۔ البنت حانث ہوسنے کی صورت میں اس برکفارہ لازم ہوگا۔

تبسری فیریم سی معصبیت سے از نکاب کی قسم کھانا ہے فسم کی بنا برند صرف بہ کہ اس کے ساتھ کرنا جا کا ترینہ ہم کا بلک قسم نوٹ کر کھارہ ادا کرنا واجب موگا۔

مروی ہے کہ بہ آبیت محضرت ابو مکرصد این کے بارسے میں نازل ہوئی تھی۔ آپ نے اپنے رشنہ دارسطے بن انانہ کی مالی امدا د بندکر دینے کی قسم کھا لی تھی کیونکہ اِفک کے واقعہ میں مسطے کی طرف سے مصفرت عاکشتہ کے متعلق کچھ گرسے کلمانت کہے گئے تنصے اور اس معاسطے میں انہوں سنے کچھ مرکر حی بھی دکھائی تھی۔

التُذنعائي نعالي الدادكرية كواس فشم سي لوط سياسف ورسط كي دوباره مالي الدا دكرنے كا حكم ديا ۔

كون سے جانور حلال ہيں

نول باری سبے (گیفنگی کی کی گئی اگر نعک اور ہمھارسے سیے ولینی کی قسم کے سرب جانور سلال کئے گئے ہیں) انعام کے بارسے ہیں ایک روا بہت سبے کہ اس سے اون سے ، گائے ، بیل اور بھی طرک بار مراد ہیں ۔

بربه بیر بربیب لِعض کا فول سبے کہ انعام کے لفظ کا اطلاق اونٹوں بر رہونا سبے خواہ صرف اونٹ ہی کہوں ىنى بول، كاست ، بىل ا در كھير كر لول براس لفظ كا اطلاق اس وفت سورتا سيے جب بيرا ونٹور كے ساتھ معل ليكن اگرهرت كاشتے بيل اور بحيظ بكرياں بول نوان براس لفظ كا اطلاق نهيں بوزا.

حسن سے پہلاقول منقول سے ابک فول بیہ ہے کہ انعام کے نفظ کا ان میں اصناف بیر اطلاق بهذا است اورسرنبول نبزنبل كابول بريمي بوراسيداس ميس كمر ارف واسه الورواخل

نهيس موسنے كيونكه اتعام كالفظ و نعومنة الموطء و ليني قدموں كى نرمى سيے مانو ذسيے.

ترتبيب نلادست ببس انعام سيعصيدلعنى شكاد كوسنتنى كرنااس فول برولالت كراسيع ارشاد بارى ب رغير عجلي الصيد وأشم موج البكن احرام كى حالت مين شكاركواسيف بيه صلال نهرين) نول بارى (دَاكُرْنَعَامَ حِكَفَهَاكُمُونِيهَا دِفْعُ حَمَّا فِعُ لِلْأَسِ وَمِنْهَا مَا كُلُونَ اوْرُلْتِي كَيَاسى نَهِ بناسے ۔ ان بین نمھارے لیے گرم لباس تھی ہے اور دو تسریف فائڈ سے تھی ہیں اور ان میں سے تنم کھانے بھی ہو ابھی اس برد لالت کر اسبے کہ کھر مارنے واسے جانور انعام میں داخل نہیں ہیں۔ السّٰدنعالى سنے دوج بالا آبت بیں العام کا ذکرکر کے ان براس نول باری (وَالْحَيْلُ وَالْبِعَالَ والحيماركية كوها ورتئة، وراس نع بداكي طور سا ورجرا وركد سط اكتمان برسوارى كرو اورزبنیت کے سلے بھی) کوعطف کیا اور ان مجانوروں کا شخصر سے سے ذکر کیا ہوا س پردلالت کرنا ہے کہ بہجانورا نعام لیعنی مولیشیوں میں داخل نہیں ہیں۔

حضرت ابن عبائش سے مردی ہے کہ گاتے کے برط میں ہو ہو دجنین بھی مولندوں میں داخل سے بحضرت ابن عبالش کی بربات ورست بے کیونکہ گاسے انعام بیں واخل سے النانعالی نے رکھیجہ کھ اُک نعکا مِن فرمایا اگر بھینمام مولیشی جو یاستے ہونے ہیں۔

اس كى وجرير بي كرية فول بمنزله إس قول كريم المالي وجرير بي الماليه والسَّتي هي الانسامِ" التمحارسے ليے ہجويا سے حلال كر دسيئے كئے ہومولتني ہيں) بہممہ كواندام كى طرف مصاف كر دياكيا اگرچېدىيادىي طرح سى جيسے آب كېپى" نفنس الانسسان" (نفس انسان).

بعض لوگوں كا برخيال سے كديرا باس ت عفود كو بوراكر نے كى تنرط كے ساتھ جس كا آبت میں ذکرسے مشروط کردی گئی ہے سالانکہ اِت البری نہیں ہیں کیو کہ التدنعالی تے عفو دکو لورا کرنا ایا سے نے مشرط نہیں فرار دی اور مذہی اس کا ذکر مجاز است بنی بدیسے کے طور برکیا ہے۔ للكالتدتعالى ته نفظ إيمان كرسا عزيم سي خطاب قرمايا ب بيساكه ارشا دسب (ياكيم) اللَّذِينَ الْمِنْوَا ادْفَوْا بِالْعُفْوْدِ) اللَّذِينَ الْمِنْوَا ادْفَوْا بِالْعُفْوْدِ)

بنطاب اباست كوصرف ابل ابمان تك محدود كرف كاموجي بنبين سهد بلكه بداباست جمله معلفين كوعام بهضواه وه كافربون باابل ابمان عمل طرح ابك اورسكه ارتشا وسيد (يَا يَّهُا الَّذِينَ الْمُعْوَا إِذَا تَكُمُ وَهُمَّا الْمُعْوَا إِذَا تَكُمُ وَهُمَّا الْمُعْوَا الْمُعْوَا فَعَالَمُ الْمُعْوَا الْمُعْوَا فَعَالَمُ اللَّهُ عَلَيْهُ مَنْ عَلَيْ اللَّهُ وَهُمَّا اللَّهُ عَلَيْهُ مَنْ عَلَيْ اللَّهُ وَهُمَا اللَّهُ عَلَيْهُ مَنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مَنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مَنْ عَلَيْهُ مَنْ عَلَيْهُ مَنْ عَلَيْهُ مَنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مَنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مَلْكُونُهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مَنْ عَلَيْهُ مَنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مَنْ عَلَيْهُ مَنْ عَلَيْهُ مَنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مَنْ عَلَيْهُ مَنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلِيهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهِ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مُنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلِي مُعَلِي مُعَلِي مُعَلِي مُعْمُ مِنْ عَلِي مُعْمُولُونِ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ

اسے ایمان لانے والو اِنم جب مومن عور نوں سے نکاح کر و تجیم انہیں طلاق دسے دو فعبل اس کے کرنم سنے انہیں طلاق دسے دو فعبل اس کے کرنم سنے انہیں ہوئی عدت نہیں جسے اس کے کرنم سنے انہیں ہوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرنے لگو ہر ہوا ہا ہا اور اہل کا ورود اہل ایمان اور اہل کا ورود اہل ایمان سے سے سام ہے۔ اگر جے لفظ کا ورود اہل ایمان سے خطاب کے دیا تھے تھا ص سے ۔

اسی طرح سروہ بچیبزیصے اللہ سنے سلمانوں کے لیے مباح کر دیا ہے وہ تمام مکلفین کے سیے مباح کر دیا ہے وہ تمام مکلفین کے سیے مباح ہیں جب اس کی فرضیت جلے مباح ہیں جب بڑواللہ تعالی نے لازم اور فرض کر دی ہے۔ اس کی فرضیت جملہ مکلفین کے سیے بوتی ہے۔ اور اللہ بوجود ہو، اس طرح ہم یہ کہتنے ہیں کہ اہل کفر نگرک منزلیوت براسی طرح سمزا کے ستحق ہیں جب طرح ترک ایمان میں اگرکوئی کیے کہ جو بالوں کی ذیح اس وفت تک ممنوع رسی جب تک اس کے متعلق سمی دلیل وار دنہ ہیں ہوگئی۔ اب بوشیخص صفور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقادین رکھتا ہم اوز ترکیات دیں کے ذریعے نہ باس سے ذریعے کی اباس سے نائل مذہو۔

اس براصل کے اعتبار سسے ذبح کی ممانعت کا حکم بافی رہیے گا۔ اس قول کے فائل کا کہنا سبے کہ کا فروں برخواہ دہ ابل کتا ب ہوں یا کوئی اور ، بر پالوں کی ذبح کی حمانعت ہے۔ اگر وہ بر بائے کو ذبح کریں گئے ۔ اگر جہ ابل کتا ب کا ذبیجہ ہمار سے سیے مباح ہے ۔ اگر جہ ابل کتا ب کا ذبیجہ ہمار سے سیے مباح ہے ۔ اس خائل کا برجھی دعوی ہدے کہ طحد کو جا فور ذبح کر سے کے بعد کھانے کی اجازت ہیں اسے جانور فربح کر سے کے بعد کھانے کی اجازت ہم بیں سبے ۔ فربح کر سے کے بعد کھانے کی اجازت ہم بیں سبے ۔

اس سلسلے میں برکہا جا سے گاکہ نمام اہلِ علم کے نزدیک بدیات اس طرح نہیں ہیں۔
اس سلے کہ اہلِ کنا ب اگر اسپنے مذاہر ب کی بنا پر ذبح کا فعل سرانجام بینے پیرعاصی قرار پاتے تو
ہجران سکے ذبیجہ کا درست اور صلال مذہونا واسجب ہوتا جس طرح مجوسی کا ذبیجہ صلال مہیں ہوتا ۔
اسے اس کے اعتقادی بنا بر جا نور ذریح کرنے سے روک دیا گیا ہے اس لیے اس کا ذبح کیا
ہوا جا نور حلال نہیں ہے۔

اس بیں بہ دلیل موجود ہے کہ اہلے کتا ہے بیب سے کوئی شخص جانور ذرہے کر کے عصدیان کا مزئک بہیں ہوتا ، جانور کی وزیح اس کے بیے بھی اسی طرح میا حہیے جس طرح ہمار سے بیے ہے اس قائل کا بہ کہ اس کے بیاد جس کے اس کے مارے دیے ہیں اسی طرح میا جہ ہے ہیں اور تزرویت کا است قائل کا بہ کہ انہا ہے کہ اس خص حضور صلی الٹر علیہ وسلم کی نبویت کا است کا حکم بانی رہے کے ذریعے ذریح کی اباص سے کیونکہ میہودا ورنصار کی برج پالوں کے ذریح کی اباص سے کیونکہ میہودا ورنصار کی برج پالوں کے ذریح کی اباص سے کیونکہ میہودا ورنصار کی برج پالوں کے ذریح کی اباص سے کرونکہ میں انبیار سا بھین کی کتا ہوں سے ذریعے ہیں انبیار سا بھین کی کتا ہوں سے ذریعے ہیں حجت اور دلیل قائم ہو حکی تھی ۔

نیزفائل کی درج بالا بات اس کی ذرج کی صحت کوما نیع نہیں ہے۔ اس بید کہ اگر کوئی شخص ہا نور ذرج کرنے دفت سجان لوجھ کرلیم النّد مذہبی سے تو ہما رسے نزدیک وہ کہ نہ گار ہوگا ورجولوگ ذہبے مہرلیسم النّد مذہبی الن سے بیدے ابیسے ذبیجہ کا کھانا در ست ہوگا۔ اس طرح یہ بات نا بت ہوگئ کہ ذبیح کرنے واسے کا کہ تھا رہ تا اس کے ذبیح سکے عمل کی صحت کے لیے مانع نہیں سیدے ۔

قول باری ہے۔ (الآ ماکیٹ لی عکیکم ، سوائے ان کے جوا کے جا کرنم کو بناسے جا ہیں ہے ، سے متحات اس کے جوا کے جا کہ محضرت ابن عبائی ہمن ، مجابد ، فغادہ اور سدی سسے اس آبت کی نفسیر پی مروی ہے کہ اسس سسے مراد وہ قول ہے جس میں قرمایا گیا ہے کہ تم پر مردار ، نون اور وہ تمام بجبزی مرام ہیں جن کی تحر کا قرآن میں ذکر آبا ہے۔

بعض دورسرے حضرات کا فول ہے کہ" مسوائے اس صورت کے بخصیں بتائی جارہی ہے دہ برکہ تم احرام کی حالت ہیں شکار کا گوشت مذکھاؤ" اس نفسیر کی روسسے الٹر تعالی نے گوبا ہوں فرما باز سوائے اس صورت کے بخصیں اسی سلسلۂ خطاب میں بتائی جارہی ہے۔"
وما باز سوائے اس صورت کے بخصیں اسی سلسلۂ خطاب میں بتائی جارہی ہے۔ "
الومکر جصاص کہتے ہیں کہ فول باری والآئم اُنٹ کی عکیٹے تھی میں اس مفہوم کا احتمال سے کہ "سوائے ان سے جن کی تحریم آہے گی سیے " جیب کہ صفرت ابن عبائش سے جی مروی ہے۔ اگر دہفہ م مرادلیا جائے نواس صورت میں یہ لفظ مجل نہیں موگا اس لیے کہ جس بات کی تحریم اس سے پہلے آ
مرادلیا جائے نواس صورت میں یہ لفظ مجل نہیں موگا اس لیے کہ جس بات کی تحریم اس سے پہلے آ
مجل سے وہ مجل نہیں ملکہ معلوم ہوگی ۔

اس بنا پر قولِ باری (اُحِکَّتُ کُکُونِهِ بِنَهُ اَلْاَنْعَدَامِ) بیں مولننی فسم کے تمام بچہ پایوں کی اباوت کے سیاح عموم ہوگا ما نسواستے ان کے سیاح کے سیلے عموم ہوگا ما نسواستے ان کے سیاح نسر نسوار کے ان کا میں سیسے سے اور اس اباس کے ممانعت کی آیا تب پرمزنب قرار دیا ہجا سے گا۔

بويبين احِوْمَتُ عَكِيكُمُ الْمَدْيَنَةُ وَالْمَدَّى مَا تَا مُن تَا اَحْرابِيت.

قول باری دانگر ما میشلی عکیفیم به میں بیمی احتمال سبے کہ اس سیے مرادیہ ہو" سواستے ان کے بین کی حرمرت بیان کی جائے گی " اس صورت میں آبیت کا انشارہ اس بات کی طرف ہوگا کہ آئندہ کسی وفت ان میں سیے بعض جانورہم برحرام کر دسیتے جائیں گے۔

تا ہم بہ بات بھی آ بہت سے اس کے عموم کوسکی بہیں کرسے گی ۔اس نول یاری ہیں ابک اوزمعنی مرا د کا احتمال بھی ہے وہ بہ کہ مولینی سم کے لعص جو بائے تم ہر اسس وفنت حرام کر دینتے گئے ہیں ۔اس حرمرت کی تفصیل بعد میں آئے گی ۔

بربات قولِ باری (اُحِلَّتُ کَنَّمُ دَهِ بِیمَهُ اَلْاَنْعَام کے اجمال کی موجب سیے ۱۰ س لیے کہ اس حکم سے بعض جا نورست نزدیک بہر قول باری مجہول آئی اس حکم سے بعض جا نورست نزدیک بہر قول باری مجہول آئی موسے میں اس بتا برہمار سے نزدیک بہر قول باری مجہول آئی میں اس بھا اور اس کا حکم بیان اور ہوگا اور اس کے اور اس کا حکم بیان اور تفصیل برموفر ف بوگا۔ تفصیل برموفر ف بوگا۔

جسب لفظ میں اجمال اور عموم دونوں کا احتمال ہوجیب کہ ہم نے ابھی بیان کباہے تواہبی صورت ہیں ہمارے لئے اسے عموم کے معنوں برقیمول کرنا اولی اور متاسب نزین بات ہوگی کیونکہ اس صورت ہیں اس کے حکم برعمل کرنا ممکن ہوگا اور اس عموم سے وہ جیبزیں اور جانور شنٹی ہوں گے جس کی تحریم کا فرآن ہیں ذکراً با سہے لیبنی مرداد ، نون ادر خنزیر وغیرہ ۔

اگرینگہا جاسے کہ قول پاری (الآمائیٹ کی عکیہ مستقبل میں نلا وت تعنی بیان کامفتضی ہے مذکہ ماضی میں اس سے بہلے آبجی ہوگی اس کا بیان اور اس کی تلات گویا ہو حکی اس با بیان اور اس کی تلات گویا ہو حکی اس با بیر آبت میں نلاوت کو اس بیان پرچمول کرنا واجب ہوگا ہو بعد میں آنے والی ہے۔
اس کے ہواب میں کہا جائے گا کہ اس سے وہ تلاوت اور بیان مرا دلینا جا مزہ ہے ہو ہو جیکا ہو اور بیان مرا دلینا جا مزہ ہے جو ہو جیکا ہو اور بیان مرا دلینا جا میں اس کے موائز ہے جو ہو جیکا ہو اور بیان مرا دلینا جا مزہ ہے ہو ہو جیکا ہو اور بیان مرا دلینا ہی جا مزہ ہے ۔ اس بیے فرائن کی نلاوت صرف گذر ہے ہوئے حال تا میں اس میں آنے والا سال میں اس کی نلاوت کی ہوئے میں اس کی تلاوت کی ہے۔
موال تک محدود تہ ہیں ہے کہ اس میں آنے والا صال شامل مذہو سکے بلکہ ہم پرستقبل میں اس کی تلاوت کی ہے۔
موال تا ہوں اس طرح صروری ہے جس طرح ہم نے ماضی میں اس کی نلاوت کی ہے۔

اس بیے قرآن کے اس حصے کی جو اس سے بہلے نازل ہو بھا ہے مستقبل میں بھی تلاوت ممکن بہتے اس صورت میں آبت کے اندر مذکورہ استثنارکا فائدہ یہ ہوگا کہ اس کے ذریعے مونین فسم کے ان جربالوں سے مہلے حرام کردیئے

plot

کیئے ستھے نیبز ببرکہ ببیمکم منسوخ نہیں ہوا۔ لیکن اگر لفظ کو استثناء کے بغیرطلن رکھا ہوائے گا ہوب کہ اس سے پہلے مہرت سے پو پالوں کی تحریم کا حکم آج کا ہونو بہ جیبز تحریم کے نسنج کو واسے یس کر دسے گی ا ورنمام ہو ہا ہوں کی ابا ال زم ہو ہوائے ترکی۔

قل باری اغیر تھے آلے گئے تھے ہے گئے ہے ہے ہے گئے ہے ہے گئے ہاں اس اس کے سالت میں نشکار کو ابنے البے لال مذکریں) ابو مکر جھا اس کے ہوں کہ بعض لوگوں سنے آبت کو ان معنوں برخمول کیا ہے 'سواس سے اس کے ہوتھے ہیں کہ بات اس سے بعنی احرام کی حالت ہیں نشکار کا گوشت کھانا ''اس صورت میں دائلا مُنا ہُنے گئے گئے ہی کہ فرربیعے شکا رمستنی ہو گا ہے النہ نعائی نے احرام با ندسے والوں ہر میرام کر دیا ہے۔

لیکن اس نا وبل سے دوسرے استنا رابعنی اغیر کھیلی القیند کو آئیم محدور کے سکم کا اسفاط الزم آئی محدور کے سکم کا اسفاط الزم آئے گا اور مفہوم کے اعتبار سے اس کی صورت بیرہ سجائے گی "سوائے اس کے جو تمھیں بیا کہا جا تا ہے۔ اور وہ ہے اس اس اس کے بین کا دبل کے سلسلے میں کیا جا تا ہے۔ اور وہ ہے اس انتنبا رکر لینے کے منزاد ون ہوگی ر

بربان اس جبزگی بھی موجب ہوگی کہ جو پالوں گی اباحدت سے استنار صرف شکار تک ہی محدود رہ جاسے گا بجکہ سمبر برمعلوم سے کہ مرداد ہو با بہ بھی اباسے سے اس حکم سے سنتنی سے اس سابے بہ ناویل سے معنی ہوگی۔

بچراس بین ایک بهبلوریمی سبے که نول یاری (عَادَ مُحِیِّ الصَّیدِ کَا اُسْمُ عُدَمُ مُحَدَّمُ) یا نواس استنار سفستنای بوجائے ہجواس کے منصل سبعے اس صورت بین بیمفہوم ہوگا ''سوائے اس کے بخصیں بیان کیا جا تا ہے مگر یہ کرنم احرام کی حالت ہیں شکار ا بہنے بیے طلاس مجھو'' اگر بیمفہوم مرا د ہو تا تواس سعے سالتِ احرام بیں شکار کی اباس مت لازم ہو ہواتی ۔

نول باری سبے (ما کی اس) میوالا مجانی اسے بیان والو اضرا برسنی کی انسان بول باری سبے (ما کی اس) میوالا مجانی اسکی انوال منفول ہیں۔
انشا نبول کو بلے حرمت نہ کرو) اس آبت کی نفسیر ببن سلف سے کئی انوال منفول ہیں۔
صحفرت ابن عبائش سے مروی سبے کہ نشعائر سے مراد مناسک جے ہیں۔ مجابہ کا فول سے کہ صفا، مروہ ، فربانی کے جانور سب شنعائر میں واخل ہیں رعطام کا فول سبے کہ اس سے مراد اللہ کے فرائض ہیں بواس نے اسپنے بندوں کے بلتے مقرر کیے ہیں۔
اللہ کے فرائض ہیں بواس نے اسپنے بندوں کے بلتے مقرر کیے ہیں۔

سن کا قول سے کہ الٹرکا سارا دین سنعا نرالٹر سے کبونکہ قول باری سہے (کھٹے کیفلیم شکا یک سلّے فیا تھا مِن کُفتی کُونِ ، اور پینخص الٹر کے شعا نرکی تعظیم کرسے گا تو بیعظیم دلوں کی پر ہینے گاری میں سے ہے) آبیت میں شعا ترالٹہ سے الٹرکا دین مرا دسید ۔

ایک نول سبے کہ اس سے سرم کے نشانات مراد بہن التّدنعا کی نے لوگوں کو احرام کے بغیر ال سے آگے سیانے کی ممالعت کر دی حب وہ مکہ میں داخل مہدنا جا ہیں۔ بہنمام وجوہ آبت کے اندرجح تمل ہیں۔

ن من المرائی اصل بر سبے کہ بران عارست مانو فرسپے لینی احساس کی جہت سے معلوم کرانا ۔ منشاع البدن ' بعنی حواس اسی سے مانو فرسپے دمشاع ان منفامات کو کہتے ہیں جہیں علامتنوں کے ومشاع البدن ' بعنی حواس اسی سے مانو فرسپے دمشاع ان منفامات کو کہتے ہیں جہیں علامتنوں کے فررسیسے مانو کی اگریا ہو۔ آ ہب کہتے ہیں ' خد شعر خت جہ " رہیں نے اسے معلوم کرلیا) قولِ باری ورنہیں جانے ہیں ۔ ورنہیں جانے ہیں ۔ ورنہیں جانے ہیں ۔ اسی معنی کر کیف کرون ' کے ہیں ۔ لینی وہ نہیں جانے ہیں ۔

س ساعرکا لفظ بھی اسی سے مانو ذہبے اس لیے کہ وہ ابنی فطانت سے ان ہجیزوں کا اصا کرلیتا ہے جو د وسرسے نہیں کر سکتے رجب اس کی اصل وہ سے جو ہم نے بیان کی ہے نو بھر شعائر علامات کو کہیں گے۔ اس کا واس شعیرہ ہے جو اس علامت کو کہننے ہیں جس کے ذریعے کسی جینز کا اسساس کیا جاتا ہے۔ اور اس کا علم ساصل ہوتا ہے۔

اُسَ لِيهِ فُولِ بِارِى (لَا يَحِلُّوُ الْمُنْعَائِلُ اللهِ اللهِ اللهِ كَدِينَ كَيْمَام مَعَالَم نَشَانَات بِيشْمَل بِهِ بِهِ بِهِ اللهِ اللهُ وَمِن اللهُ مِن اللهُ مُن اللهُ مِن اللهُ مِن اللهُ مِن اللهُ مِن اللهُ مِن اللهُ مِن اللهُ

بیمفہوم ان نمام معانی کوسمبیط سے گاہوں شعائری نا وبل بیں سلف سے منقول ہیں۔ یہ مفہوم اس بات کا نقاضا کر ناسیے کہ احرام کے بغیر حرم بیں داخل ہونے کی مما نعت سے نبزروم

الأو

K

مین قتال کے فرسید اس کے استخلال کی بھی ممانعت ہے اور بہاں بناہ سینے والوں کو قتل کرتا بھی ممنوع سیے۔

بہ جبیرصفاا ورمروہ سکے درمبان سی سکے وہوب بربھی دلالت کرتی سے۔ اس لیے کہ بہ دونوں منفالات مرفا مانت نشعا سُرالٹرییں دانھل ہیں۔ مجا بہ سسے روا بہت سکے مطابق ان دونوں منفالات کا طوا مت حصرت ابرا بہم علیہ السلام کی مشریعت میں دانھل تھا بحضورصلی الٹر علیہ سنے بھی ان کا طوا مت کیا تھا اس سے یہ بات نا بہت ہوگئی کہ بہ شعا ترالٹر میں داخل ہیں۔

قول باری ہے اوکا استھوالحلی انہ حرام مہینوں ہیں سے کسی کو حلال کر ان مہینوں ابن عبائش اور قتا دہ سے مروی ہے حرام مہینے کو حلال کرنے کا مقہوم یہ ہے کہ ان مہینوں میں سے کسی کے ان مہینوں میں سے کسی کے اندر قتال کیا جائے کیونکہ قول باری سے رکبت کو فیٹ این کھوا لخے کا مِقْتِ اِللّٰ ہوا گئے کا مقبول کے متعلق اور جھے ہیں کہ اس میں جنگ کرتا ہم ہت طراکتا ہے ہم مجمول میں کے نواکت اور ہم نے اس کے نسنے کے نا کلین کے اقوال کا میں کے نسنے کے نا کلین کے اقوال کا میں کے نسنے کے نا کلین کے اقوال کا مقبول کے اقوال کا میں کے نسنے کے نا کلین کے اقوال کا میں کے نسنے کے نا کلین کے اقوال کا مقبول کے اقوال کا مقبول کی کا میں کے نسنے کے نا کلین کے اقوال کا مقبول کے اقوال کا مقبول کی کے نا کلین کے اقوال کا مقبول کے اقوال کا مقبول کے اقوال کا مقبول کی کہ میں کہ میں کے نیا کی کر با کو کی کا میں کے نسنے کے نا کلین کے اقوال کا مقبول کے اقوال کا مقبول کی کر بال کی کر بالے کیا کہ کے نا کلین کے اقوال کا مقبول کی کر کا کر بیا کے نا کلی کے اقوال کی کر بیا کی کو کا کو کر کا کو کر کی کر بالے کر بیا کہ کر بیا کر بیا کی کر بیا کو کر بیا کی کر بیا کی کر بیا کی کر بیا کر بیا کی کر بیا کر بیا کر بیا کی کر بیا کی کر بیا کر بیا کر بیا کر بیا کی کر بیا کر بیا کر بیا کی کر بیا ک

بہلے بیان کرسچلے ہیں کہ رہمکم منسوخ ہوجیکا ہے اور ہم نے اس کے نسخ کے فائلین کے اقوال بھی بیان کر دہتے ہیں نیزر کہ قول باری (اُفت کوااکسٹید کیا یک کیٹ وَجُدُنْ کُنٹُو ہُمْ، مشرکین کوجہاں کہیں بھی یا وَ قنل کر د و) نے اس حکم کومنسوخ کر دیا ہے۔

لیکن عطار کا فول بے کہ بہ حکم ہٰا فی بے اور آب تھی انتہر سرم میں قتال کی حمالعت بے۔ فولِ باری (وَکا الشَّهُوَ الْحَدَامِرِ اَ کے معنی مراد کے بارے بیں اختلات رائے ہے قتادہ کا قول ہے کہ اس سے انتہر سرم مراد ہیں۔ عکرمہ کا فول ہے کہ اس سے ذوالفعارہ ، ذوالحجہ، م

فحرم اور رسبب مراد ہیں۔
اس کی بھی گنجائش ہے کہ اس سے بنتمام مہیننے مراد ہوں اور اس کی بھی گنجائش ہے کہ لفظ کے افتضار کی روستے صرف ایک مہینہ مراد ہوا ور لفظ کی دلالت کی بحبہت سے بفتہ ہہینہ کا حکم از نو دمعلوم ہو جائے کیونکہ اشہر ہوم سب کے سب ایک ہی حکم کے حاصل ہیں۔ اس سے ایک باتھ میں ایک باحکم بیان ہوجائے گا توسب کے حکم پر ازخود دلالت ہوجائے گی۔
سبے جب ایک کا حکم بیان ہوجائے گا توسب کے حکم پر ازخود دلالت ہوجائے گی۔
قول ہاری سبے اوکا اکم کھنے کہ کا توسب کے حکم پر ازخود دلالت ہوجائے گی۔
کروا ور مذال ہوا تور لی ہر با تھ ڈوالوجن کی گردن میں ندر نور اور ندی کی علام ت کے طور پر

بدی سراس ذیبے کو کہتے ہیں جس کے ذربیعے نقرب الہی جاصل کیا ہا تاہیع ۔ اسسی طرح صد فات برکھی اس کا اطلاق ہوتاہیے یہ مضورصلی الشدعلیہ وسسلم کا ارمننا وسیع ۔ اللہ تکوالی الجدمی کے مقارب کے لیے اقرال وفت برجانے والانتخص اللہ تکوالی افریق کی طرح سیدی ۔ ایک اون طی فربانی کرنے والے کی طرح سیدی ۔

بھرفرمابا ''اس کے بعد جانے واسلے کا درجہ گائے قربانی کرنے والے کی طرح سبے اس کے بعد واسلے کی طرح سبے اس کے بعد واسلے کا درجہ کا اور اس کے بعد واسلے کا درجہ انڈا فربانی کرنے واسلے کا درجہ بکری اس سے بعد واسلے کا درجہ بازا اور اس سے کرسنے واسلے کی طرح سبے ''اس سعد بنٹ میں آ بیٹ سنے مرغی ا ورانڈ سے کو بدی کا نام دیا اور اس سے فدم را دلیا ۔ صدفہ مرا دلیا ۔

اسی بنا برہمارسے اصحاب کا نول ہے کہ اگر کوئی شخص بہ کہے کہ "میرایہ کیٹرا ہری ہے" نواس بہاس کیٹرسے کوصد فہ کر دینالازم ہوگا۔ نا ہم بدی کااطلاق اونٹ ،گائے اور تیمیٹر کیربوں کی نینوں اصناف بر بمزناہے جنہیں حرم میں ہے جاکر ذریح کیا جائے۔

تول باری سبے دخاند اُ تحصِی تُنع کُسکا اسْنَیْسک مِنَ الْمَصَلَی ، اور اُکر کہیں گھرہا وَ توجو قربانی مبسراً سے التٰہ کی جناب میں پیش کرو) سلف سسے سے کرخلف تک اہلِ علم سکے ما بین اس بارسے میں کوئی اختلاف بہیں ہیں کہ مہری کا کم سے کم درجہ مکری ہے۔

نمام فقہار کے نزد کیا۔ اس کا کم سے کم درجہ بکری سے۔ بدی کے اسم کا ہوب، طلاق ہوتا سبے تواس کا مفہوم سرم سکے اندر درج بالا اصنا ف نلا نذیبنی اونٹ، گائے اور بھیر بکریوں کے ذرج کونشا مل ہوتا سبے۔

XY

قول باری (دُلَا اُلهَدِّکَ) سے مرا داس بیری پر دست درازی کرنے کی حمانعت سہتے سے حرم بیں ذرح کے سیے مرا دیہ سے کنفریا فی سے سے کا ورم صرفت بیں لا باہ جائے۔

اس ہیں اس بات کی والالت موجود سے کہ جیب مہری کا مالک اسسے بیبت اللہ کی طرف لے

سیطے با نذر دیخیرہ کی صورت میں اس سنے اس کی ذریح اسپنے ا وبروا ہرب کرلی ہوتوا ب اسس سے انتفاع کی مماندت موجائے گی۔

اسی طرح اس میں بہ دلالت بھی موجود سبے کہ بدی کے جانور کا گوشنت کھانا ممنوع سینحواہ بدبدى نذركا بويا احصارى بنايرواجب بوابويا مشكارك بدسي دياجار بابوه ظاهرتيت تؤتمنع اور قران کے بدی کے گوشت کی بھی ممانعت کا تفاضا کرتاہیے کیونکہ بدی کا اسم ان د ونوں فرپانبوں کوبھی نشامل ہے۔لبکن ہج نکہ ان کے گوشت سکے جواز ہر دلالت فائم ہوگتی ہے اس بناپسان کاگوشت کھانا ہا ئزسیے۔

وْلِ بارى (وَكُوْلُكُ عَكُولِينَك) سِيكِمْعني بين " اوران سِيانوروں بريمي بائف ندوالوجي كي كردنوں میں بیٹے بڑے ہے ہوستے ہیں یا فلا تدکی ناویل میں سلف سے کئی افوال منفول ہیں بعضرست ابنیا عباس كا قول مه كراس سے مراد وہ مدى ميل فريا في كام انور ميت سر كے ملے ميں برطر برا ہو۔ الومكر حصاص كيتضيب كدبيه بات اس بر دلالت كرنى بسي كه مدى كے بعض حبا نوروں كى كردوں میں بیٹے ڈالیے سیاتنے ہیں اور لعص کونہیں ڈ الے سیانے ۔ اونرط اور گائے ، بیل کوسیٹے ڈالیے ما سنے بین اور میم بر کوروں کو جہیں ڈاسے جانے۔الٹر تعالیٰ نے بری لینی فربانی کے جانور پردست درازی کی ممانعت کردی خواه اس کے گلے میں بیٹر بڑا ہو با بذبڑا ہو۔

عجابه کا فول سے کہ جب لوگ احرام با ندھ لینے نوس کے درختوں کی جھال کا بہہ بنا کرائبی اوراسینے بدی کی گردنوں میں ڈال لینے ستھے بہ جبزان کے لیے امن کا بروانہ ہوتی رالٹدنعالی نے استخف بإبيالورېم انفو د اسلنه کې مما تعت کر دې جس کې گردن بېراس طرح کا بېڅرېژا ېو- نا بېم السانون اوربدی کے سوا دوسرے جانوروں کے بارسے ہیں بہ کم منسوخ ہوجی استے۔ . فنا دہ سسے بھی ترم کے درختوں کی جھال کو بہٹر بناکر انسانوں اور ببانوروں کے سکھے ب_اڈ النے كے سلسلے میں اس قسم كى روا بہت سہے لعص الم علم كا فول سے كه (دَكُ الْقَلَائدِ) سے مرادبہ ہے

كر قربانى كے سپانوروں كى گردنوں ميں بڑے ہے ہوئے سیٹے صدفہ كردسیتے سے آبیں ۔ اور ان سے كوئى فائده نه اکٹا پاسچاستے۔

حسن سسعمروی سے کہ مدی سکے سجالور سکے محلے میں جونوں کا ببٹر ڈال دیا سے گا۔ اگر ببرنہ سلے تو برانی مشک کے وسط میں سوراخ کرکے اس کے گلے میں ڈالا سائے گا اور پھراسس کا صدفہ کردیا ، بچاستے گا ایک فول ہے کہ اس سیے مراد وہ اُ دن ہے جسے برہے کر مہی سکے جا نور

كي كله مين دال دباجا تاسيه.

ابو کمرس صرکہتے کہ آبت اس بر ولالت کرنی ہے کہ بدی کے جانورکو برٹہ ڈالنا بھی قربت اور بندگی سپے اور اس کے ساتھ اس سے نور سکے مہری بننے کا سکم تنعلن ہوتا سبے وہ اس طرح کہ جانور کے سکھے بیں برٹٹ ڈال کراسسے حرم کی طرف سے جانے کا ارا دہ کرسے نواس سسے وہ سجانور مبری بن سچا تا سبے۔ اگر میراس نے الفاظ سکے ذریب سے اسسے وا سجی کہا ہو۔

اس بنا پر جربجانور بھی اس صفت پر با پاجائے گا وہ بدی کہلاسے گا اور اب مذاسس پر دست درازی ہوگی اور نہ ہی اسسس پر دست درازی ہوگی اور نہ ہی اس سیے فائدہ اعقانے کی اسجازت ہوگی ۔ اسسے صرف ذرکے کرکے اس کا گوشت صدفہ کر دسینے کا عمل باتی رہ جائے گا ۔ اس برجی دلالت ہور ہی سہے کہ اربسے جانوروں کے بڑوں کا بھی صدفہ کر دبا جاسئے ۔ کیونکہ لفظ ہیں اس کا احتمال موجود سیے ۔

بیساکدادشا و باری به رجعل انگاه الکعیکه البیشت انحکام قیامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهُ لُکُکامُ عَیامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهُ لُکُکامُ عَدُالُهُ کَامُ عَدُالُهُ کَامُ عَدُالُهُ کَامُ عَدُالُهُ کَاللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ ا

كادبر

الغال

اگرفربانی کے سہا نوروں اور فلا دوں بعنی بڑوں کے سائف ہومنوں اوران حفوت کا نعلق نہ مہوتا ہو صرف الشرکے بیہ بہر جس طرح کہ ماہ حرام اور کعبتہ الشرکے سائقران کا تعلق سبے توالشہ تعالیٰ انہیں ماہ حرام اور کعبہ کے سائفر کیجا کر کے ان امور کی اطلاع بندویتا ہجولوگوں کے مفاحات

'نفل متوانز کے ذربیلے نابت ا وربا فی سہے۔' مالک بن مغول سنے عطار سسے ٹولِ باری (کاکانفاکٹیک) کی نفسپر کے سیلسلے میں نفل کہا ہے کہ لوگ جیب با ہر حاسنے نوحزم سکے درختوں کی چھال کا قلادہ بنا کرسگلے ہیں ڈال سینتے اس بہر ہے آبیت نازل ہوئی (کاکشے ٹکٹی اختری اٹٹیہ)۔

الوبكرسما مس كهنته بهل كداس بات كا امكان بيد كدا بل بجابليت كے عفا تذكر مطابق سجولو الساكر النه الله نفالی نفه ان بر دست ورازی كرسف سے منع فرما دیا ہمو . كبونكه حضور صلی الله علی وسلم كی بعثرت كے بعد تھی لوگوں كوز ما دئرجا بلیت كی ان باتوں بر بر فراد رسینے دیا گیا تفاج و عقل كے خلافت جہیں تفییں بہاں تک كدالله نفالی كی طرف سے ان میں سے جی باتوں كومنسوخ كرنے كا ادادہ فرمالیا گیا ان كی منسوخ كرنے كا ادادہ فرمالیا گیا ان كی منسوخ كا حكم جمیح دیا گیا ۔

اس بنا برالٹ نعائی نے الیسے لوگوں کو برہا تھے ڈالنے سے منع فرما دیا تھا۔ جنہوں نے حرم کے درختوں کی چھال فلادہ بنا کرا بنے گلوں میں ڈال رکھی تھی بچربہ حکم اس بنا پرمنسوخ ہوگیا کہ اللہ نمائی نے مسلمانوں کو وہ جہاں کہیں تھے امن عطا کر دیا تھا اورمشرکین کے قتل کا حکم دے دیا تھا اِلّا ہے کہ وہ مسلمان ہوں جائے ۔

پینانچهارشادیاری سبے (اُختگوا اُلمشّرکی کی کی کی کی کی کی کی کا سرح منزکین بریوم کے درختوں کی مانعت کا سکم منسوخ مہوگیا درختوں کی جھال سے سنے ہوئے قلادوں کی بنا پر دست درازی کی ممانعت کا سکم منسوخ مہوگیا اور دوسری طرف مسلمانوں کو برسکون صورت سمال کی بنا پر ان فلادوں کی حزورت نہیں رسی تھی۔

اس سلیے اس حکم کے باقی رہننے کی کوئی حنرورت نہبس رہی تھی ا ورصرف فربا نی کے جانوروں کو فلا تدبہ نا نے کاسکم بانی رہ گیا نفا ۔

تہمیں عبدالتُدمی محمد من اسحاف مروزی سنے روا بت بیان کی ، انہمیں صبیح بن ابی الرمیع مجرحانی سنے ، انہمیں عبدالرزاق سنے ، انہمیں نوری سنے شعبی سنے کہ سور کہ ماکدہ ہیں صرف ایک آبین منسوخ ہوئی ہے جوبہ سے ویا نیچھا الیڈنی اسٹوا کا شیعا شیکا لٹوک

ہمیں عبدالشدین فیرسنے روابت بیان کی ،انہیں حسین بن الربیع بوجانی نے انہیں عبدالرزان سنے ، انہیں عبدالرزان سنے ، انہیں عبدالرزان سنے ، انہیں معرسنے فتا دہ سبے فول باری (کا تیجا کو الله) تا آخر آبت سکے منعلن بیان کیا کہ بیمنسوخ ہم سکی سبے .

ایک شخص سبب جج کے ارا دسے سے گھرسے جل بڑتا نوسکے میں بیول کی جھال کا ہمٹر ڈال لیہا ، بجرکوئی شخص اس سیے نعرض مذکرتا ۔ جرب ججے سے دالیں ہم نا نوبال کا بٹا ہوا فلا دہ ڈال لینا بیس کی بنا برکوئی اسسے بجے نفصان مذہبہ پاتا ۔ اس زماسنے میں مشرک کو ہم بت ، الٹ سے روکا نہیں جاتا مخا۔

بینا نجرسالت بینظی کرز ماند سیالمبرت بیس ما و سرام کے اندر ایک شخص کا ابینے باپ کے قاتل سے سا منا ہو سیا تا نو وہ اس سے نعرض مذکر نا اور مذہبی اس کے قربیب حیاتا۔ اسی طرح اگر ایک شخص سنرسم سے جرائم کرگزر تا اور تھر سمرم بیس آگر بینا ہو سے لینا تو مذاسے کوئی بکر تا اور منہ ہیں اس کے باس سے باس مارح ایک شخص بھوک کی بنا ہر جانوروں کی مڈیاں اور بیٹھے کھار ہا ہونا اور بیٹھا نے بین اس کے باس سے بیٹے والے فریا فی کے جانورگذر نے تو وہ انہیں کچھا در کہنا اور مذہبی ان کے قریب جاتا ۔

حب كوئى شخص برين التدك ارادسے مسے كھرسے لكاننا نوبال كا شاموا ببر اسبنے كلے ميں

دال ایت اجواسسے لوگوں کی دست دراز بوں اور زیا و تبوں سیے محفوظ رکھتا اسی طرح جرب اس کی والیسی ہونی نوا و خرگھاس باحرم کے درخوت کی جھال اسپنے گلے میں لٹھالیتا اور اسس طرح لوگرں سکے ہا تفوں سسے فحفوظ موہا تار

ہمیں جعفرین محدواسطی سنے روایت بیان کی ، انہیں حیفرین محدین الیمان سنے ، انہیں ابو عبددالشُّدستے،انہیں عبدالرُّدبن صالح ستے، معاویہ بن صالح سسے ،انہوں نے علی بن ابی طلح سسے انهوں نے صفرت ابن عبائل سے کہ آب سنے فول باری دلیاتھا الگذیب اکٹواک نجسا فائنکائو الله) نا آخراً ببت کی تفسیر پیس فرما یا کهمسلمان ا و دمشرکین اکٹھے ببیت الدّ کما جے کرتے ستھے۔ التذنعالى سنهمسلمانوں كوكسى بھي تخص كوبريت التّدمين آسنے سيے دوسكنے ا ورا س سي نعرض

كرست سيستواه وهمومن موباكا فرامنع فرماديا بجرالنه نعالى في بيابت نازل فرماني والمنا المنتوكون بَجُسُ خَلَايَقُوكِ إِلْسَجِهِ الْحَرَامُ كَعِسَكَ عَامِهِ خُد أَه بِعِينَ مَسْرَكِينَ تَجِس بِي اس لِيعاس سال سکے بعد وہ حرم کے قربیب مذاہ ئیں)۔

نبرفرايا (مَا كُانَ لِلْمُتَسِرِكِينَ اَتَ لَيَعْمُو وَاعْسَاحِدَ اللَّهِ نَسَا هِدِيْنَ عَلَى اَلْهُ مُولِلْكُفُو مشرکین اس لاکن مهی نهیں که وه الٹدکی مسجدوں کوآبا دکربی جیکه وه نو و اسبنے اوبرکفرکی گواہی ہے رسیے ہوں }۔

اسحاق بن بوبسف سنے ابن یون سے دوابیت کی سیے کہ انہوں نے حس سسے بہ بات پوچی که کیا مسورهٔ مانکره کی کوئی آبست منسوخ مهدئی سبے ،انہوں نے اس کا جواب لفی میں دیا۔ برجيزاس بردلالت كرنى سبع كرقول بارى روكا مِنْ الْبُعِبْ الْحُكَامُ ، مذان لوگون وجهره ہومکان مخترم کعبہ کی طرف جارسہے ہوں) میں حتن سکے نزد بک اہلِ ایمان مرا دہیں کبونکہ اگراس سے كقادم إدسين بين نو درست نهين بوگااس سيے كه به بات قول بارى (حَكَرَيْقُ وَمُواٱلْكُرْجِ دِلْعَى الْ بَعْدَعُامِهِ فِي هِ نَا استعمنسون موجبي سيد.

نینز فول باری (وکا الشَّهُ کَالْحُوامَ بین ما ہرام کے اندر فنال کی نحریم بھی منسوخ ہوج کی ہے جیساکہ ہم بہلے ذکر کمرآستے بین البنتہ حس سکے نزدیک ببحکم با نی سبے جیسا کہ عطا رسسے بھی روایت ریز

قول مارى سەركىبىغۇڭ خفىلام ئىرىلىدۇ كوفىكوائىلى بىغىرب كففل اوراس كى نوشنودی نلاش کرسنے ہیں)حضرت ابن عمر سے مروی سبے کہ اس سیسے بارت ہیں متا فع مرا دسہے۔ جیساکہ قول باری ہے (کیٹری عَکَیْکُرُجِیَّاتُ ای تَنْجَدَیْ اَ فَصَلَّا اِلْمِیْ کَیْکُونِیْم برکوئی گنا ہ نہیں کہ ہم اسپے مروی ہے کہ آپ کا ہ نہیں کہ ہم اسپے مروی ہے کہ آپ گنا ہ نہیں کہ ہم اسپے مروی ہے کہ آپ سے سے جے کہ آپ سے اندر نیجارت سے بارسے ہیں پوجیجا گیا اس پریہ آبت نازل ہوئی ، ہم نے بیلے اسس اُمرکا ذکر کر دیا ہے۔

عِيامدن الكِبَعُونَ عَضَالًا مِنْ تَرِيْمِ وَيضَوَا مَا كَا كَا تَعْمِ السِيامِين المَاسِيامِين اورتجارت مرادسه

سوب الدنهالى نے اسپے ارشاد دائد کر کے الک کے اور شرید وفرو توت مجھوڑ دو اکے ذریع اللہ کا اس ارشاد کے دریع برا بندی عائد کر دی تو مجر جمعہ کی اوائیگی کے بعد اسپنے اس ارشاد کے دریعے بہا بندی معائد کو ایک کر دی ۔ فول باری دی آئے کہ کہ من اعتمام موجود کھا کہ گا اس امر کومت نفس سبے کہ بہلے اس ام موجود کھا کہ گا اس امر ام محمود کے بات اس وفت ہوسکتی سبے حریب اس امر ام مہلے موجود ہو۔

اس امر ام محمود کنے کی بات اس وفت ہوسکتی سبے حریب اس امر ام مہلے موجود ہو۔

به امراس بردلالت كرناسيه كه نول بارى د كلاالمه كه كولكا ألم المستكري كولكا المعنى المدين المدين المدين المدين المدين المدين المدين المدين المدين المرام ببن مورد السين المرام ببن مورد السين المرام ببن مورد المستن المرام المستن المرام بالمرام المستن المرام المستن المستن المستن المرام المستن المستن المستن المستن المستن المرام المستن المست

میں بیٹہ ڈالٹا احرام کا موحیہ سبے ۔ ٹون باری (ڈلٹا میں کسید المعدد عمر) سبے کہسی کے لیے احرام کے بغیر مکہ مکرمہ بیس واضل مونا حاکز نہیں سہے۔

سبعے یہ سے سیسے امرا کے بھیر ملہ ملر کہ ملر کہ بین واسل ہوں ب کر ہمیں سبعے۔ کبونکہ نول باری (وَإِذَا حَالَمَ تَمَ حَيَّا صَلَطا الْحَقْلِم اس امرکومنتضہ ی تفاکہ بوشخص بریت النّد کا ان کرسے اس براحرام با ندھنا صروری سبے مجروہ احرام کھول وسے گا اور اس سے بعداس سے سب

ترسے اس برا طراع با تدفق فنروری سیلے بھروہ اطراع تھوں دستے ہا اور استے بعد السسے بعد السسے بعد السسے العام سنکار بھی سیائز بموسیائے گا۔

فول باری رکادا ککتی کا عسک اعدام بین احرام کے بعد احلال بعنی احرام کھولنامراد

ئۇر مى

אנקה.

ا د برر مسان و سان و

الرزا الراز ا وربحرم سسے با سرا بہا تا بھی مرا دسہے کیونکہ حضورصلی الٹہ علیہ وسلم سنے صدو دبحرم سکے اندر شکھار کی ممانعت کر دی تفی به

¥

بجنانجيرآب كاارشا دبهے دولاينفرصيدها ،اورحم كے اندرشكاركو بجگا بانهيں ساستے گا، اس بارسے میں سلف اور صلف کے درمیان کوئی اختلاف نہیں سے ۔اس سے میں یہ بات معلوم بوئى كرآببت بب احرام كهولناا ورحد وديحرم سنے باسر لكل آنا دو توں مرادبیں۔ بداس برمجى ولالت كرنى سبے كر ج شخص حلى كر كے احرام كھول دسے اس كے بلے شكار

كرنا حائز سبے اور طواف زیارت كا انجى بانى ہونا شكار كے ليے مانع نہيں ہے۔

كبونكه ارمثنا وبارى سب ركوا حَاكَمُ عَاصَعَا الْحَوْلَ الْعَرَا الله ورصلى كراسف والااس المعول جكليد اس سلے کے حلق لینی مسرمونڈ سنے کا بیعمل اس اس مصوسلنے کے بلے کیا گیا تھا۔

قول باري سه و ولا يجر مَنْ لَهُ مَنْ اللهُ قَوْمِ إِنْ صَدُّو كُوعِنِ الْمُسْتِعِدِ الْمُوامِ انْ نَعْدُهُ ا در دیکھو، ایک گروه نے جونمھارسے بیے مسی بھرام کارانسنة بندکر دیا ہے نواس برنم کھاراغصہ تمهمين أنتامستعل منكروسي كنتم بهي الناسح مفاسيلے بين ناروا زياد تياں كرسنے لكو)۔

حصرت ابن عبائش اورفنا دہ کا فول سبے کہ دکا تھے۔ کھٹے کی کے معنی" کریجے ملک گئے۔ ''کے بس لیتی "تمهیں ابھارن وسے " اہلِ لغت کا کہنا ہے" جومنی دید علی کیفوسدی " کے معنی ہیں" زبدستے مجھے تمھاری عداوت برانجھارا "

فرام كا فول سے كم اس كمعنى" لايكسستكم "كيب كما الا تاسيد" جديمت على الهلى" رمين سنداسين ابل وعيال كي سيد كماتى كى انبزكها ما تاسيد" خلان جويدة اهله "زفلان شخص اسینے اہل وعبال کے بیے کا سب بعبیٰ کمائی کرنے والاسہے) شاعر کا نول ہے: ر م جريبة ناهق في رأس تمين تدى لعظامرما جمعت صليبا

بدعفاب اسینے بیچے کو حجالا سنے کے لاکن ہوناہے بہاڑی ہوٹی پر اسینے شکار سیکتے ہوستے برندول کاگوشت کھلانا ہے اوران برندوں کی ٹریاں بانی رہ جانی ہں جن سے گو داہم رہا ہو ناہے سجب كونى شخص كاس والت كاعمل كرست نوكها جا ناسم (حرم، يبجدم، جدمًا اقول بارى شناف خوم كونون كے زمرا ودسكون دونوں كے ساتھ بڑھاگيا ہے جس نے زبرے ساتھ اس کی فرآت کی سیسے اس سے اسیے معد دفرار دیا سہے اور ماضی ، معنا درع ، معدر اس طرح ہوں كے لا شنشته است ناكا ، شت آ عثا لا شنآن بغض کو کہنے ہیں گو با ایوں فرما یا گیا و تعمیر کسی قوم کے مسامخ لبخض اسس ہریہ امھار سے اسی طرح حضرت ابن عبائض اور فتا دہ سسے مروی ہے کہ 'کسی قوم کی عداق'' جس نے نون کے سکون کے سامخواس کی فرآت کی ہے اس کے نزدیک اس کے معتی بغیض بجس نے نون کے سکون کے سامخواس کی فرآت کی ہے اس کے نزدیک اس کے معتی بغیض بعتی سخت والے کے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے اس آبیت میں مسلمانوں کو کا فروں کی زبادتی کی بنا ہر سے انہوں نے بریت اللہ میں انہ ہیں مجانے سے روک کری تھی ، حتی سے نو کرکے ظلم و نعدی ہرا ترا سے منع فرما دیا۔

قولِ باری ہے دکھ آئے اُکٹوا علی آلا تھے کے اُلا تھے کے اُلا تھا وار جو کام گناہ اور مکرشی سے ہیں۔ ان میں کسی سے نعا وان نہ کر و) آبیت میں معاصی کے اندر دومسروں کے سامخر نعاون کی تہی ہے۔

"بين جيزي صريحياً حمام بي

قول باری ہے وحیّد مُت عَدَیْکُ مُدالمدین کے الگھر کھی الکی مرکز کھی ایک کھر کھی الکی کی کھی ہے ہے۔ تم پر مردار، نون اور سور کا گوشت میں اس کا کو شنت میں اس کے الکی کی میں اس کے الکی کی میں ہے۔ میں کہ میں ہے میں کہ میں ہے میں کہ میں ہے میں کہ میں ہے ہے۔ میں کہ کی سے بیان کی میں کہ کی میں کہ کی میں کہ کی سے ۔ کی گھی ہے ۔ کی گھی کے میں کہ کی سے ۔

نون اگربها باگیا مو نو وه مرام مهوگالبونکه نول باری سے (تیک کا کیچه اُ فیجی اُنی معدد ما کال کا عیم کیط عیم کیط عیم کیط میک کی کوک کمیک کا کا در کا کمی کا است کہہ است کہہ دسلم) ان سے کہہ دس کہ جو وحی میرسے باس آئی سبے اس بب نو مبس کوئی الیسی چیز نہیں با تا جوکسی کھانے والے بریرام موالاً یہ کہ وہ مرد ادم و بامہا یا موانون مون تا آخرا ببت -

الأائن

حگرا *ور*نلی بیرد وخون مستنی ہیں

ہم نے اس برسورہ لفرہ بب رؤشنی ڈالی ہے۔ بہائے ہوئے ون کے حوام ہونے کی بہ بھی دلیل ہے کہ تمام ابل اسلام کا حگرا وزنلی کی ابلوت پر انفاق ہے حالانکہ بہ دونوں نون ہیں۔ بھی دلیل ہے کہ تمام ابل اسلام کا حگرا وزنلی کی ابلوت پر انفاق ہے حالانکہ بہ دونوں نون ہیں۔ اور حضورصلی الٹرعلیہ وسلم کا بھی ارشا دسے (احلت لی میندتان دھ مان ، میرسے لیے دوم دوار اور دونوں حلل کر دسیتے گئے ہیں) دونوں سے آپ کی مرا دیمگرا وزنلی ہے۔

التّٰدنّعالیٰ سنے آن دونوں کومباح کر دباکبونکہ بیمہائے ہوستے تُوں نہیں ہیں۔ بہجبزہر اس خون کی اباحت بردلالٹ کرتی سبے جمہ کیا ہوانہ ہو۔

اگربرکہا جاسے کہ جب حضور صلی النہ علیہ وسلم نے گن کردونوں کو مباح فرار دبا ٹو یہ بات اس بر دلالت کرنی سبے کہ ان کے ماسواکی عما نعت ہے اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ بربات غلط سبے اس لیے کہسی جبز کو تعدا د برمنح مرکر دبنا اس بر دلالت نہیں کرنا کہ اس سکے ماسواکا حکم اس کے ساتھ یہ بات بھی سبے کہ ان دونوں سکے ماسوالیا نون میں سبے جس کی اباحث بیں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

یہ وہ نون سیے ہوسجانورکو ذرئے کرنے کے بعداس کے گوشت کے درمبان بافی رہ جائے اس طرح وہ نون مجی مباح سیے ہوجانور کی رگوں ہیں رہ جائے۔ بہ چیبزاس پر دلالت کر تی ہے کہ دونتون کوعد دکے اندر محصور کر دیٹا اور خصوصیت کے سامخدان کا ذکر کر دیٹا اس کامفتضی نہیں سیے کہ ان کے علاوہ نوین کی لفتہ تمام صور توں کی ممانعت ہے۔

نیزال نیالی نے جب را کُورِ مُامَسُفَو کی امرانی دہور دیا دیا اور المستقدم نواس بیس الف اور لام معہود کے بلے ہوگا اور بہوہ نون ہوگا ہو ایک نفاص صفت کے ساتھ موصوف ہوگا اور وہ صفت بہدے کہ بہایا ہوا نون ہو۔

اگرسیدیث کا ورودانس معنی بیس نه موتا تو بهائے موسے نون نک نحریم کی نحدید برآ بنت کی دلالت ہی کا فی موتی ، دوسراکوئی ٹون اس میس داخل ندم و تا اوراس طرح حگراور تلی غیرجم رستنے۔

نول باری (وَکَحْمَ الْمُحِنَّیز بُیمِ استَورکی جربی ،اس کی تربیل اوراس کے جسم کے سارے استرار کی تحریم کورنشا مل سے ۔ آب نہیں دیکھنے کہ گوئنڈت کے ساتھ ملی ہم نی جربی کو تھی لفظ کا اقتصار بنا مل سے کیونکہ کم کا اسم استے جی نشامل ہوتا ہے۔

اس بارسے میں نقہار کے درمبان کوئی ان کا ن نہیں ہے۔ اللہ تعالی تے صرف گوشت کا ذکر کہا ہے اس بلے کہ گوشت ہی سرب سے نیز کوشت کا ذکر کہا ہے اس کے کہ گوشت ہی سرب سے نیز مور کی تحریم کی مفتضی ہے جس طرح مردار موب سور کی تحریم کی مفتضی ہے جس طرح مردار اور نے دن کا معا ملہ ہے۔ ہم نے سور کے بال اورای کی ٹریوں کا مکم پہلے بیان کر دیا ہے۔

غيرال دك نام كاذبيجه مجي ترام ب

﴿ فَوْلِ بِارِی سِیْتِ دِیَمَا اُهِلَّ لِنَتْ بِیرِ اللّٰہِ بِهِ ، وہ جانور بوخد اسکے سواکسی اور سکے نام پر ذرجے کیا گیا ہو) ظاہر آ بہت سپر اس جانور کی نحریم کا مقتضی سیسے جس برغیرالٹر کا نام لیا گیا ہو۔ اس سیسے اہلال اظہار ذکر اور نام سینے کو کہتے ہیں ۔ اس کی اصل نومولود کا استہلال سیسے بعنی رونے ک آواز جو بپیداکش کے وقت بید اہونے والے کے منہ سے لکلتی ہے

اسی سند ابلال المحرم (احرام باندسف واسے کا تلب کے ساتھ آ وازبلند کونا) پھی سہتے۔
اس سلیے بدلفظ اس سجا تورکی نحر بم کوشا مل ہوگا جس پر ذریح کرنے دفت نتوں کے ام سلے گئے
موں جیسا کہ زبان مجا ہمیت میں عربوں کا طریقہ تھا۔ نبتر بہ اس سجا تورکی نحر بم کوجی شال ہوگا جس بر غیرالٹ کا نام ایا گیا ہو تواہ وہ کوئی نام ہو۔

یہ بانسان کی توجیب ہے کہ اگر کسی سمانورکو زید باعمروکے ام سے ذیح کہا جائے تو وہ فرہ بہیں کہلائے گا بہ جیزاس بات کی بھی موج ب سے کہ قبہم اللہ مذیر عصا بھی جا نورکی نحریم کو واجی کہ در بہت کہ بہت کہ در بہت کہت کہ در بہت کہت کہ در بہت کہت کہ در بہت کہت کہ در بہت کہت کہ در بہت کہت کہ در بہت کہت کہ در بہت کہت کہ در بہت کہت کہ در بہت کہ در بہت کہ در بہت کہ در بہت کہت کہ در بہت کہت کہ در بہت کہت کہ در بہت کے در بہت کہ در بہت کے در بہت کہ در بہت کہ در بہت کہ

فام

10

 \mathbb{N}

قول باری سبے اک اکھنے تھے تھے ، اور وہ ہو گلا گھرط کر مرکبا ہو ہوں قا دہ ، سدی اور صا سے مروی سبے کہ اس سے مراد وہ جانور ہیں ہو شکاری کے لگا سے ہوئے ہوئے بھن دسے میں گھرٹ کر مربیا سے ، اس معنی ہیں عبا بہ بن رفاعہ کی سی بہت ہے انہوں نے حضرت راقع بن خدیج سسے روا بہت کی سبے کہ میضورصلی الٹ علیہ وسلم نے فرمایا دیجوا دیکی تھی گا الما اسن و انتظف ، دانت اور نانحن کے سوام رجین سے جانورکو ذیح کرسکتے ہیں ۔

ہمارسسے نز دبک اس سیے مراد وہ دانت ا درناخن ہیں ہوا بنی مبگہ فائم ہوں را کھوٹے ہوئے مدہوں۔ ابنی مبگہ فائم ہوں را کھوٹے ہوئے مذہوں ۔ ابنی مبگہ فائم دانت ا ورناخن سکے ذربیعے و رکے کی صورت ہیں جا نورگھ مطے کرم رجانے والے جانور سکے معتی ہیں ہم رجائے گا۔

نول باری سیسے (وَاکْکُوفُوکُوکُوکُ کَا کُوفُوکُوکُوکُا ، وہ جانور جہن کھاکرم ابی صفرت ابن عبائش ، صن ، فتا دہ ضماک اور ستدی سیسے مروی سیسے کہ اس سیسے مرا د وہ جانور سیسے بعیسے لکڑی وغیرہ سیسے ضرب لگائی گئی ہوستی کہ اس کی موت واقع ہوجا سئے کہا جا تا ہے لا حقد کا ، بیف خدلا ، وفعد گا " ارجب کسی کو کوئی ابسی ضرب لگائی جاستے کہ ہلاکت کے فریب بہنے سیاستے) ۔

موفوذہ بیں ہروہ بیانوربھی داخل ہے بیصے ذبتے کے علاوہ کسی اورصورت سے ہلاک کردیاگیا ہو۔ الوعام عفدی نے زہیربن تحدسسے روا بیت کی سیے ، انہوں سنے زبدبن اسلم سے انہوں نے صفرت ابن عمر سے کہ جوجا نور بندق درخوت سکے بجبل کے ذریعے بلاک کردیاگیا ہمووہ مونو ذہ سیے۔

مسعد سنے فنا وہ سنے ، انہوں نے عقبہ بن صہبان سیسے ، انہوں نے حضرت عبدال بہن مخفل سے دورہ سے کہ حضورت عبدال بہن مخفل سیے روا بین کی ہے کہ حضورصلی اللہ علیہ وسلم نے نزون سے کانگر مار نے سیے منع فرما یا ہے کہ حضورصلی اللہ علیہ وسلم نے فرما بالاندکا العدد وولا تصدیدالصید ولکنھا تنکسو مار نے سیے منع فرما یا ہے ۔ آ ب نے فرما بالاندکا العدد وولا تصدیدالصید ولکنھا تنکسو السن و نقف آگا لعدین ، بدن تو دشمن کوزخمی کرتا ہے ، نہری کسی جا تورکا فشکار کرتا ہے لیکن وانٹ کونوٹر و بنا ہے اور آنکھ کو کھی وار و بنا ہے ۔

اس کی نظیر وہ روابیت ہے ہوہ ہیں تھر بن بکر سنے بہان کی انہیں الو واؤد ،انہیں تھے ہیں عیسلی نے انہیں جربر نے منصور سنے ، انہوں نے ابراہیم سنے ،انہوں نے ہمام سے ،انہوں نے انہوں نے انہوں سے منصرت عدی بن صابح شری کے بیں نے حضوت علی میں مناز علیہ وسلم سے وض کے بیاکہ اگر میں کسی جانور برمعراص دبغیر بر کے نیبر بجس کا در مبیا نی صحہ موٹا ہو) جلاؤں اور وہ ننکار کو گیا کہ اگر میں اس کا گونشت کھا اسکتنا ہوں ؟ آب سنے فر ما یا " جرب تم معراص جلاؤ اوراس بربیم الشریخ معراص جلاؤ اوراس بربیم الشریخ معراص کا در مبائے اور اس کے جسم کو بچھاڑ و سے نواس کا گونشت کھا لوہ کیک باکہ وہ عرضاً شکا کہ کو گار کو گلہ جائے اور اس کے جسم کو بچھاڑ و سے نواس کا گونشت کھا لوہ کیک اگر وہ عرضاً شکا کہ کو گار کو گلہ جائے اور انس کا گونشت سن کھا کو گ

ہمیں عبدالبافی بن فانع نے روابت بیان کی ،انہیں عبدالتدین احمد نے ،انہیں شہر نے

م الد، ذکر با ا در ان کے علاوہ دو مسروں سیسے ، ان سبب سنے شعبی سیسے ، انہوں نے حضرت عدی بس سے نئے اسے کہ ببس نے حضورت عدی بس سے معانی اللہ علمبہ وسلم سیسے معراص کے ذریعے نشکار کہتے ہوستے مہانور کے منعملق دربا فت کہا ، آب سنے فرما با "اگر نشکارکو اس کی دصار لگ گئی ہوا ور اس کے جسم کو کھا اللہ اللہ گئی ہو اور سے کھا کو مربح المنے والا با اور سے اس کا گونشت نہ کھا کو ، اگر عرضاً لگی ہوا ور مجا نور مرکبا ہو نوب و فبذلینی جو سے کھا کو مربح النے والا با اور سے اس کا گونشت نہ کھا گ

آبب نے اس جانور کو بہت ہے ہر کا نبرع ضا لگا ہوا ورزخم نہ ہوا ہو، مو نو و و و فرار و با نوا ہ اسسے و رمح کرسنے کی فدرن مذہبی ساصل ہوئی ہو۔ اس ہیں بہ دلبل موجو و ہے کہ نشکار کے و دسے کی نئر ط زخم ہو نا ا ور اس سنے نون جاری ہو ناہے۔ نوا ہ اسسے اس سکے ذریح کی فدرت ساصل نہ مھی ہوئی ہوا ور ذہبے کی تمام منرطیس یوری نہجی کرسکا ہو۔

نول باری (کاکہ و کی کاعموم ان دو توں صور توں سکے بیے عام سبے بینی بہی صورت بحس میں ابیسے بجانور کو ذکے کرنے کی ندرت ما صل مج دباستے اور دو مری صورت بحس میں ذریح کرنے کی ندرت ما صل مع دبالیا تی بن قالع نے روا بیت بیان کی ، انہیں احمد بن محد بن النظر سنے ، انہیں معا ویہ بن عمر نے ، انہیں زائدہ نے ، انہیں عاصم بن الی النجو و نے نربن میبین سنے ، انہوں نے کہا کہ بیں نے مفرست عمر بن الخطائ کو یہ فرمانتے ہوئے سنا تھا کہ ذریع میبین سے ، انہوں نے کہا کہ بیں نے مفرست عمر بن الخطائ کو یہ فرمانتے ہوئے سنا تھا کہ بیرت کر وا ورا نولاص نبیت سے سا تھ بھرت کر و ، نبیت کی درستی کے بغیر صوت ہم بہرت کر نے والوں کے سانح مشاہرت ان نیار مذکر و ، ٹرگوئن کو لاکھی یا بیتھ مراد کرشکار کرنے اور ذریح کئے بغیر کھا لینے سین بچی ، البتہ اسے ذریح کر لو ، نمحا دسے باس الیسا کر نے سے سے بے ، البتہ اسے ذریح کر لو ، نمحا دسے باس الیسا کر نے سے سے بی ، البتہ اسے ذریح کر لو ، نمحا دسے باس الیسا کر نے سے سے بھر سے اور نسر بیں ؟

برا برای سیسے دکھ کھنگر کے گئے ، وہ جانور سجہ بلندی سے گرکر مرا ہی سے صفرت ابن عبائش حس ،ضحاک اور ننا وہ سیسے مروی ہے کہ اس سیسے مرا دوہ جانور ہیں ہوکسی پہاڑگی ہوئی سیسے پاکسی کنوس ہیں گرکرمگر گہا ہمو۔

مسروق نے صفرت ابن مسعود سیسے روابت کی سبے کہ اگرتم پہاڑ برموج وکسی سبالودکو نیر ادوا وربچروہ مُرمابستے نواسسے نہ کھا ہ کیونکہ مجھے اندبشہ سبے کہ شایدا دہرسسے سہجے ہڑسکنے کی بنا ہروہ مُرکبا ہمو۔

اسی طرح اگرکسی برندسے برنبہ رحلاؤا وروہ نبیر لگنے سے کسی کنویں میں گر میڑسے تو

وأعا

اسسے مذکھا وکیونکہ مجھے ان دہنتہ سہے کہ وہ ڈوپ کرمُرگہا ہو۔

الوبکر جمه اص کہتے ہیں کہ جب مصرت ابن مسعود کی بیان کر دہ بہلی صورت ہیں نیبرلگنے سکے علاوہ ایک اور سبیب بعنی او بیرسے نیمج کی طرف لڑھ کنا بھی پایا گیا تھا اس سلے اسس کا گونشت کھانے سے ممانعت کردی گئی۔

دومبری صورت بعبی با تی مبر، ڈوب سبانے کی بھی بہری کیفیرٹ سپے بحضورصلی الٹرعلبہ ڈسلم سسے بھی اس قسم کی روابیت موجو دسہے۔

جب نم نے شکار برنبر برسانے وفن بسم الٹ بڑھ اباہوا ور بجروہ نبر اسسے لگا ہوجس کی وجہ سے وہ شکار ہلاک ہوگیا ہو نواس کا گوشنت کھا لو، لبکن اگر نمصین نمھارا بہ شکار پانی ہیں بٹا ہوا ملا ہم نواس کا گوشنت نہ کھا و کیونکہ نم نہیں سے انتے کہ نمھارے نیبرا ور پانی ہیں سسے کون سی جبٹر اس کی ہلاکت کا سبب بنی ہے ۔۔

اس کی نظیروہ روابیت سے ہوکتے کے ذربیعے ننکار کیئے ہوئے جا نور کے متعلق مصورصلی الٹرعلبہ وسلم سے مروی سے را ب نے فرما با لاخاا رسلت کلیدائے المعدام دسمیت فکل وان خالطه کلید ان خوف لا تناکل ۔

جب نم نشکار پراہبے سد مصاہتے کتے کو چھوڑنے و قت لبہم اللّٰہ بیڑھ لو تو ابیسے نشکار کا گوشت کھالو، اگر نمھارے کتے کے سامخد کوئی دوسٹراکٹا بھی اس مشکار کو بکرٹے بیں نشر کیب ہم گرہا تو کھیر مشکار کا گونشنت سے کھائز)

تعفود ملی التی علیه وسلم نے اس نشکار کے گوشت کی ممانعت کر دی بس کی بلاکت بیس نیر کے ساتھ ایک اور سبب بھی نشا مل مرگ ہا تھا جس سے ذبح کے سواا ور ذریعے سے موت واقع موتا عبین ممکن تھا بعنی نشکار کا بانی میس گر جانا بانشکاری کتنے کے ساتھ کسی اور کئے کا نشرک مہرجاتا وغیرہ۔ حصرت ابن مستفود نے پہاڑ برسے نیجے کی طرف لڑھک کرآنے والے شکار کو کھانے کی ممانعت کے دونوں اسباب کی ممانعت کے دونوں اسباب اسکی ممانعت کے دونوں اسباب اسکی ممانعت کے سبب کا غذبار کرسے اس کے مطابق اسکی ملائن ہے اندر اباحت کے سبب کا غذبار کر سے اس کے مطابق سمکم لگا دیا۔ اباحت کے سبب کا غذبار نہیں کیا۔

اسی طرح اگر ایک مسلمان سی مجوسی کے ساتھ مل کرکوئی شکار بلاک کرتا یا ذبح کرلیتاہے نواس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا۔

اباست وممانعت جمع بوجائين نوممانعت كويبنن نظر كموكر مكم بكاباحات كا

بین تمام صور نوں کاہم نے اوم بربیان کیاہے وہ اس فقہی اصول کی بنیاد ہیں کہ جب اباوت اور مما نعت دونوں کے اسباب کسی صورت کے اندر اکٹھے ہوجا ہیں گئے نوحما نعت کے سبب کونظرانداز کم کوسا منے دکھ کراس صورت کے منعلق حکم لگا با جائے گا ،ایا حرت کے سبب کونظرانداز کم دیا جائے گا۔

نول باری سید و کا آنیطین که آه در وه جانوری میکوکی کرم را بوی حن بسیاک، قتاده اور ستری سید مروی سید کداس سیدم ادوه جانورسید بصیکسی دوسرسد جانور ندسبنگ با تکر ماری بوجس کی بنا براس کی موت واقع بوگئی بود

بعض کا نول سیے کہ اس سیے مرادخ کر مارنے والاجانورسیے ہوگئر مارسنے ہے۔ ابو بکر جھاص کہتنے ہیں کہ اس لفظ کا اطلاق دونوں پر ہوسکتا ہے۔ اس سیے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ابک جانور دوسرسے کوٹکر مار کرنو و ہلاکہ ہوجا ستے یا دوسرسے کی ٹکریسکتے سے اسس کی موت واقع ہوجا ستے۔

نول باری سہے (حَمَّا اکل السّبع ، اور سِسے کسی در تدسے نے بچھاڑا ہو) اس کے معنی ہیں ابسا بھانور جس ہیں سے در تدسے نے کھالیا ہو اور اس بنا پر اس کی موت واقع ہوگئی ہو۔ بہاں گویا لفظ '' حتی جہوئت ' تحذوف ہے جس جانور کوکوئی در تدہ ہلاک کر کے اسس کا بھو میمان ناعرب کے لوگ اسے ' اکسان السبع ' دور ندسے کا کھا یا ہوا کہتنے ہیں) اسس کے ڈھر کے باقی رہ جانے وا سے جھے کو بھی بہی نام دیاجا ناخفا۔ ابوعبیدہ کا فول ہے کہ (حَا اکل السّبع کی بریمن یا م دیاجا تا تخفا۔ ابوعبیدہ کا فول ہے کہ (حَا اکل السّبع کی بریمن یا بیا ایسان اور بیسے ورندہ کھاجائے۔

اوراس کا بھر صدبانی رہنے دیے۔ ایسا جانور اس درندے کا شکارلینی فرلبہ کہلا ناہے۔ اس سے راد آبت میں جن نمام صور نوں ہیں منعلقہ جانور کاگونشت کھانے سے روک، دباگیا ہے اس سے راد بہ ہے کہ اس جانور کی اس کی بنا ہرموت وا نع ہوگئی ہو۔

ت زمان مجاہلیت ہیں عرب نے اوگ اس قسم کے نمام ہانوروں کا گوشت کھالیا کرنے تھے۔ الدّ نعالی نے مسلمانوں کے لیے بنمام ہانور حرام کر دبیتے اور اس کے ذریعے یہ بنا دیا کہ ان اسا کی بنا برموت واقع ہو جانے کی صورت ہیں مرنے والے جانور کا گوشت حرام ہو جا تا ہے لہنہ طب ہو اس کی موت سے پہلے انسان نے ذریح کاعمل اس بر بجاری ندکیا ہو۔

قول باری ہے الاگھ کا کھی ہے، سوائے اس جانور کے بھے نم نے زندہ باکر وزی کرلیا ہی بہ بات نوواضح ہے کہ آبت ہیں مذکورا سنتنا ربعض صور نوں کی طرف ہے نمام صور نوں کی طرف نہیں۔ اس بلے کہ قول باری (محقِ مَثْ عَلَیْتُ کُو الْمُدِیْنَ فُہُ عَالمَدٌ مُرْفَلَحُهُ الْمِدْ نِیْرِوَ مَا اُہِ لَکُ بُولِ اللّٰهِ بِیْمِ اللّٰہِ اِللّٰہِ بِیْمِ اللّٰمِ اللّٰہِ اللّٰہِ اللّٰہِ اللّٰہِ اللّٰہِ اللّٰمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہِ اللّٰہُ اللّٰہِ اللّٰ

اس کے سانخدیہ بات بھی ہے کہ اگر درندہ کسی ہجہ بائے کے جسم کا ایک طمعال کرکھا مجاستے یاکوئی بکری بہاڑسسے نیجے کی طرف لڑھا کہ بہائے لیکن اس سسے وہ فربب المون مزہو بجراس کا مالک اسسے ذہبے کرسلے نواس کے گوشت کی صلت سے بارسے میں کوئی

انفلات نہیں ہے۔

میں صکم ٹکڑ مار سنے باکھ اسنے واسلے جانور کا سبے اور اس کا بھی حس کا آبت میں اس کے ساتھ وکر آبائے میں اس کے ساتھ وکر آبائے اس سیے بہ بات نابت ہوتی سبے کہ استثنار ان نمام بجبزوں کی طرف راجع سیے جن کا ذکر نول باری (کا کھٹنگ نے نیف کے اسے منٹر وع مواسبے .

قولِ باری (اِلْکُمَاکُکُیمُ) استنا منقطع بے بس کے بین بین ایکن مادکیم الیکن وہ بالورجنہ بین الکی مادکیم استنا منقطع بے بین ایک کی کو کا کُٹُ تُکُوکُ اُمنٹ کُوکُ اِمن ایکان سالانا استافع می بین ایکان دور پونس الیکن فوم پونس کا بمان لانا استافع بین بین ایک دور پونس الیکن فوم پونس) ۔ بہنجانا ایک نوم پونس کے اس کے معنی بین الکن دور پونس الیکن فوم پونس) ۔

اسی طرح قول باری ہے والحہ ما آنو کن عکینے القراک کینشنی والگا تحدیکے دی ہے۔
کی خشی اکٹر ہم نے آپ برفران اس لیے نازل نہیں کیا کہ آپ تعلیفیں اکٹھائیں ملکہ بہ نو
تصبحت ہے اس کے بیے ہوڈرنا ہو) اس کے معنی ہیں" لکن تذکونا کست نے شکی اربیکن
بہ تونصبحت ہے اس کے بیے ہوڈرنا ہو) فران مجید ہیں اس کے مہرت سے نظائر ہیں۔

خبالات ائمه

پیوٹ کھاکرمُرجانے والے جانورکی ذیج کے مستلے میں فقہارکا انتظاف ہے۔ امام حمد نے اصل لین میسوط کے اندرلڑھک کرنیجے آنجا نے والے جانور کے منتعلق لکھا سہے کہ اگرمر سنے سے بہلے ذربے کرایا گیا ہونواس کا کھا ناجا کز ہوگا ، موقو ذہ ، تطبحہ ا ور اس بجانور کا بھی ہی حکم سہے جسے در ندسے سنے بچھاڑ ویا ہو۔

امام الوبوسف، سے املا کے طور بر منقول ہے کہ جب ہا اور دیجی اس کا گوشت نہیں کھایا اس ہیں وہ زندہ ہے تہمیں سکتا توموت سے بہلے ذریح کے با وہو دیجی اس کا گوشت نہیں کھایا سجا سے گا۔ ابن ستماعہ نے امام حمد سے ذکر کہا ہے کہ اگر جانور ابک آ دھ ون زندہ رہ جائے اور بجراسے ذریح کو ابنی دبر تک زندہ رہا جنتی دبر تک بجراسے ذریح کو لیکن اگر وہ انتی دبر تک زندہ رہا جنتی دبر تک ایک ذریح شدہ ہا نور در در ہر تا ہے نو ذریح ہوجا نے کے با وجو دیجی اس کا گوشت نہیں کھایا جا گئے الیکن اس کا گوشت نہیں کھایا جا گئے الیکن اس جالت نہیں بھی آ ہے کہ ابولؤلؤ کے با خصوں حضرت عمر کومہلک زخم آ سے خصالیا جا کھا کہ نہوں اس جالت درست نسلیم کیتے گئے۔ اگر کوئی شخص لیکن اس جالت درست نسلیم کیتے گئے۔ اگر کوئی شخص لیکن اس جالت درست نسلیم کیتے گئے۔ اگر کوئی شخص

حضرت عمر کواس حالت میں قبل کر دیتا تواس برنصاص وا بجب بوجاتا۔ امام مالک کا نول ہے کہ اگر بجانور کوالیسی سالت میں و بح کر لبانجاستے کہاس کی سانس آ مجار مہی ہوا ور آنکھوں سسے دیکھ بھی رہا ہونواس کا گوشنت کھا بابجاستے گاصن بن صالحے کا فول ہے کہ اگر اس کی سالت الیسی ہوجس کے ساتھ زندہ رہنے کا سرگز کوئی امکان سنہونو و نے کہتے جانے کے با د مود اس کا گوشنت نہیں کھا یا جا سے گا۔

اوزای کا قول ہے کہ جیب اس بین زندگی کی دمنق باتی ہوا ور پھراسے ذرج کرلیا جا سے تو اس کا گوشت نہیں کھا ہوا گئے۔ اس کا گوشت کھا یا بجائے گا ۔ اگر شکا رکیا ہوا جا تور ذرج کرلیا جائے تواس کا گوشت نہیں کھا ہجائے۔ لبن کا قول ہے کہ جیب جا تورزندہ ہولیکن درندسے سنے اس کا پریٹ بھا ڈکر آئنیں دفیرہ با ہرنکال دی ہوں تواس کا گوننست کھا پا جائے گا البنۃ ہو صصے اس کے دھرط سے جدا ہم ہے ہوں وہ نہیں کھا ہے جا ہیں گے۔

ا مام شافعی کا قول سیے کہ درندسے نے جب بکری کا ببربط بھالڈ دیا ہو اور سہیں برلقین ہو جاسئے کہ اگر اسسے ذبح نذکہا جاسئے تویہ مُرجاسئے گی تھجراسسے ذبح کرلیا حاسئے نو اس کا

گوىننىت خلال بوگا ـ

ابو بکرسے اص کہتے ہیں کہ قول ہاری (بالا کا اُحکیت بھے) اس کی ذیح کا مفتضی ہے جب تک اس کے اندرزندگی با تی رہے ۔ اس بیے اس سجیسے زخمی جانور کے زندہ رہنے بانہ رہنے کی صورت کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں بڑے گا یا زیادہ عرصے یا کم عرصے تک زندگی سے امکان کے لحاظ سے بھی کوئی فرق نہیں ہوگا

اس طرح سطفرت علی اور حضرت ابن عیاس سے مروی سے کہ اگر البسے جانور کے جسم کے کسی سے میں برکت ہوجود وراسے ذرئے کر لیا جائے نواسس کو ذرئے کرنا درست ہوگا بجر فقہار کا اس بارسے بیس کوئی انونلا فت نہیں ہے کہ جو بالیوں کوجی مہلک امراض لاحتی ہوجا بیس میں کی وجہ سے وہ لمبی یا مختصر مدت تک زندہ رہیں نوان کی ذرئے ان کا گوشت حلال کر دسے گی اسی طرح او برسے نیچے لوصک جانے والے جانورا وراسی سے کے دوسر سے جانوروں کا بھی بہی حکم ہوگا۔ والنہ اعلم ۔

د کاه یی شرعی ذیج کی شرط

الوبکرجِصاص کہنے ہیں کہ نولِ باری (بانگرما ذکہ ہے ایک اسم ہنری ہے جس پرکئی معانی کا ورود ہونا اسم ہنری ہے جس پرکئی معانی کا ورود ہونا ایک دور کی ایک اسم میں ہوئی معانی کا ورود ہونا ہے۔ کا مفام اور کرھے ہجانے والے حصے اور دکیں ، دوسرا ذبح کا آلہ ۔ تیمسرا مذہری ، بچونفا یا دہوست کی صورت میں لسیم الشریج صفاء بہنمام معانی اس وفت م ادہوں سکھے جسے بھانور برقا ہو ہوسنے کی صورت میں اسسے ذبح کیا ہجارہا ہو۔

بجفلي كأنذكبيه

بھی کی مشرعی ذریح کسی نمارجی سبب کی بنا پرموت واقع موسنے کے ساتھ ہوجاتی ہے۔ لیکن ہو کھی مشرعی ذریح کسی نمارجی سبب کی بنا پرموت واقع موسنے کے ساتھ ہوجاتی ہے۔ لیکن ہوں ہوئی ہے گئے گئے ہوں کے بارے میں ہوت کر بنان کی سطح پر آسجا نے والی تجھیلی کے بارے میں ہوت کر بنان کی سطح پر آسجا نے والی تجھیلی کے بارے میں ہوت کر مین کے اوپر کے متصفے سے لے کر وقول میں جانور کو ذریح کرنیا متع دو اوپر میں اوپر میں ہوا میں صفح برمیں کہا ہے کہ معانی کے بورسے حصے لعبی دو نول جبطروں نک سبے ۔ امام الوس خیر عب امری کرنے ہیں کوئی ہوج نہیں ہیں ۔

ذیج کی جیار رگیس ہیں

ہے تصوں اور رگوں کا کھ سبانا واسجیب ہے وہ اودا ہے کہ بلانے ہیں بہ بیار ہیں بہ لفوم مزخرہ ، اور وہ و و رگین جن کے ورمہ بان صلفوم اور نزخرہ ہونے بیں برب و زبح کرنے و الا بہ باروں احزار کاٹ وسے گانو ذکا ناکاعمل سندت کے سطابن مکمل ہوجا ہے گا۔
اجزار کاٹ وسے گانو ذکا ناکاعمل سندت کے سطابن مکمل ہوجا ہے گا۔
لیکن اگریہ عمل اس سے کم ہوا وراس نے ان بچار اجزار میں نبین کو قطع کر دیا تواس سلسلے

ار/ اور بین بیشرین الولبدند نے امام الو بوسف سے روابین کی ہے کہ امام الوحنبیف نے فرا باسجی اکتراو داج بعنی گردن کی اکتر رکبی کے جائیں نواس کا گوشت کھی باسجائے گالبیکن اگر بمین کے سے میانیس نوجی اس کا گوشت ملال ہوگانو اہ کسی جانبیں نوجی اس کا گوشت ملال ہوگانو اہ کسی جانبیں نوجی اس کا گوشت ملال ہوگانو اہ کسی جانبیں میں میں باتھ ہوجا بیس ،

امام الولوسف اورامام محد کا بھی بہی فول سے۔ بھرامام الولوسف نے اس کے بعد بہلی فراہا کہ جب کس سلفوم ، نرخرہ اور دو ہیں سسے ایک رگ کٹ منہ جاستے اس وفست کک اسس کا گو منزر ن نہ کھائے۔

ا مام مالک اورلین بن سعد کا نول سیے کہ ننرعی ذکا ناسکے لیے گردن کی رگوں اورحلقوم کے کے سے ہما سنے کی ضرورت، ہمونی سیے اگر اِن ہیں سسے کوئی جیبز کٹنے سے رہ ہما سے نواس کا گونشدت ہما ئنز نہیں ہموگا ، ا، ام مالک نے نزخرسے کا ذکر نہیں کیا ۔

سفیان نوری کا نول بیے که اگر گردن کی رکبیں کے سجاتیں اور حلفوم رہ حاسیے نوکوئی نہر ہیں۔

امام شانعی کا نول سیے کہ منرعی ذبح میس کم سے کم جس کا ہجا نرسیے وہ حلقوم اور نرخ سے کی فاطع میں اسے کہ جس کا ہجا نہیں کے بندی کی سے کہ ونوں رکس کھینے کی میں و دنوں رکس کھینے کی میں دونوں رکس کھینے کی میں دونوں رکس کھینے کی میں اس سیا گریہ دونوں ندکشیں اور نرخرہ نیز مختفی کم طب جائے تو دونوں ندکشیں اور نرخرہ نیز مختفی کم طب جائے تو دونوں ندکشیں اور نرخرہ نیز مختفی کہ طب جائز ہوجا ہے گئی

ہم نے بہ کہاہے کہ ذکا ہ لیمی نظری فرئے کا مفام سینے کا بالائی صفی لیہ ہے نواس کی وجہ وہ روابت ہے ہے ابو فنا دہ الحرانی نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے الوالعشرار سے ، انہوں نے البیت والدست کر صفور صلی الشرعلیہ وسلم سے ذکا ہ کے منعلق سوال کیا گیا نو آ ب نے فرابا افی اللہ تا دالدست کر صفور صلی الشرعلیہ وسلم سے ذکا ہ کے منعلق سوال کیا گیا نو آ ب نے فرابا افی اللہ تا دالد حلتی ، سینے کے بالائی سے اور صلی میں ہے فرمابا رکا کو طعم تنگ فی منا جنل عند ہا جنل عند ہا اللہ تا دالد حلتی ، سینے کے بالائی سے اور صلی میں ہوگا)۔

معضورصلی الشدعلید وسلم سنے اسپنے اس ارمننا دسسے بیمرا دلیا ہے ران ہیں نبیزہ مار نا اس وقت کا فی موگا ہوی مہانور کی ذرجے کے مفام ہر فدرن سرمو۔

الوبكر حصاص كہننے ہيں كہ ففہ اكا اس مبی انتظالات نہيں ہے كہ ذرہے كرنے واسے كوان بہارا براركا قطع كر دينا سجائز ہے ۔ بہ بات اس ہيد والان كر تی ہے كہ ذكا ہ نشرعی میں ان كا فطع بونا منرط سہے۔ اگر بہ بات اس طرح مذہونی توان كو فطع كرنا مجا كرند بهذا كيونكہ ان مجاروں كو فطع

کرنے ہیں جانورکوزیا دہ الم ہوزا ہے جس کی وسرابسی چیز ہے ہوئٹر عی ذرج کی صحت کے لیے تشرط نہیں ہے ۔

اس سے یہ بات نابت ہوگئی کہ ذریج کرنے واسلے بران بجاروں کو فطع کرنا حروری سے ناہم امام الوحند فی کو فی کے اگران بیس سے اکٹر فیطع موسکتے نو ذریح بجائز ہوجائے گئے اگران بیس سے اکٹر فیطع موسکتے نو ذریح بجائز ہوجائے گئے اگر ایجہ وابوپ کی سے دکھر بہنچنے میں کونا ہی لازم آسٹے گی۔

اس کے سجوازی و سربہ بہتے کہ اس نے اکٹر کو قطع کر دیا اور اس سجیسے امور میں اکٹر کو گل سکے قائم منام سمجھ لیا جا تا ہے جس طرح اگر سالور کی دم اور اس سجیر کا کنز سے صد کو گل سکے قائم منام سمجھ لیا جا تا ہے جس طرح اگر سالور کی دم اور اس کے کان کا اکٹر سے صد کٹا ہوا ہو تو اسسے فربانی سکے بہتے نا قابل فرار دسینے سکے مسئلے ہیں بوری دم اور کان کٹا سمجھ لیا ہجا تا ہے۔

ا مام البربوسف نے ابک رگہ جلقوم اور نرٹرہ کے قطع کو ذکا ۃ کی صحب کی نشرط فرار دیا سہے بجبکہ ا مام الوحن بفہ نے ابک رگ ، حلفوم اور نرخرہ بیں سنے ابک کو قطع کرنے اور حلقوم اور نرخرہ اور ابک رگ کو فطع کرنے کے درمیان کوئی فرق تہبیں کیا ہے کیونکہ ذکا ۃ کی صحت کے سلیے ان بچاروں کو فطع کرنے کا صکم سیے۔

بهمین محدین بکرسنے روابین بیان کی بید، انہمیں الووا قود سے ، انہمیں ہمنا وہن السری فید البراک سے ازاد کر وہ غلام حسن بن عبیلی نے ، ان دولوں نے ابن المبارک سے ازاد کر وہ غلام حسن بن عبیلی نے ، ان دولوں نے عکر مرسیدے، انہوں نے عکر مرسیدے، انہوں نے عکر مرسیدے، انہوں نے عکر مرسیدے، انہوں سے ، انہوں سے ، دابن عبائش سید، دابن عبائش سید، دابن عبائش سید، دابن عبائش سید، دابن عبائش سیدی دولوں صحابیوں نے حضورصلی الشرعلیہ وسلم سیدے کہ آب سے منظر بیطنہ الشبطان سے منع فرمایا سیدے۔

ببروایت اس پردلالت کرتی سبے کہ ذرج کرسنے والے سکے سبیے اوداج بعنی حلفوم ، نرخرہ اور دورگبی فطع کرنا حروری سبے ۔ ا مام ا بوسنبی سند برن مسروی سیدروابت کی سید، انهوں نے عبابہ بن رفاعہ سیدا ورانهوں نے عبابہ بن رفاعہ سیدا ورانهوں نے حضرت را فع بن ضربہ سیدا ورآ ب نے حضورصلی الٹرعلبہ وسلم سید کہ ایک ما ا فعوالدہ مروافری الا و حاج ما خلا است والمطف و، وا نت ا ورنانوں کے سوا سر اس جبنرسی ہونوں مہا دسیدا ورا و داج کوقطع کر دسے با بچھاٹ دسے)۔

ابرابیم نے ابنے والدسے ، انہوں نے حضرت من بھی سے روا بہت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلی اللہ علیہ وسلی اللہ علیہ وسلی اللہ علیہ وسلی سنے فرما با (الح بحوالیک ما احدی الاود آج و حدات اللہ مرما خدلا المسن حالظ قد، دا نت اور ناخن کے سوا ہراس بجیز سسے ذریح کر وہوا و داج کو فطع کر دسے اور نون بہا دسے ،۔

بینمام روایات اس بات کی موجیب بین کدا و داج کوقطع کرنا ذکا ، بین منرطسید اوداج کے اسم کاسلفوم ، نرخرہ ا دران دونوں سکے پہلویس واقع دورگوں بیراطلاق موناسیے۔

فصل

جوج أنورمفدورميس بون أن كاآله ذبح

الهُ ذبح مبروہ بہبرسیے جواوداج کو قطع کردسے اور نون بہا دسے ،اسیسے آلہ کے استعال بیں کوئی حرج نہیں ، اس کے درسیعے ذکا فالعنی منزعی ذرمے درست ہوتی ہے۔

تاہم ہمارسے اصحاب نے اکھوسے ہوئے ناخی، میبنگ اور وانت سے ذبح کرنے کو مکر وہ کہا سے دبح کرنے کو مکر وہ کہا ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیسے مروی ہے اردا ماغیر ذلک خلا باس مبلے ، ان کے سواد وسمرے اکلات کے ذریعے ذبح کرنے میں کوئی سرج نہیں ہروا ہے مع صغیر میں مذکور سیے۔

امام البولیسف نے املام ہیں کہا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چھال کے ذریعے ذریح کوسے
اوراو داج کونطع کرکے تون بہا دسے نواس میں کوئی ہوج نہیں ۔اسی طرح اگرکسی لکڑی کے
ذریعے یا میخ کے ذریعے باہری موتی لکڑی کے ذریعے یا سخت قسم کے بنچھر کے ذریعے ذریح
کرلے نواس میں بھی کوئی ہوج نہیں ،لیکن ہی ، دا نت اور تاخن کے ذریعے دائت یا ناخن کے
دریعے ذریح کرنامنع ہے ۔
اس بارے میں اسما دبیت اور آٹار موجود ہیں ۔اگر کسی خص نے اسبنے دا نت یا ناخن کے
ذریعے ذریح کیا نوابسا ذہیجہ مردار ہوگا اور اس کا کھا ناحلال نہیں ہوگا ۔ کزی اصول کے اندران
کا قول سبے کہ اگر کسی نے اسبنے دا نت یا ناخن سے ذریح کیا نو وہ قائل ہوگا وا بح نہیں ہوگا۔
امام مالک کا قول سبے کہ سرائسی جبز ہونوا ہ بائجی ہو یا کچھرا در ، جانور کے سکھے پر دکھ کرچھرے
امام مالک کا قول سبے کہ سرائسی جبز ہونوا ہ بائجی ہو یا کچھرا در ، جانور کا قول ہے کہ دانت
اورا و واج کو قطع کر دے تواس میں کوئی ہوج نہیں ہی ۔ سفیان ٹوری کا قول ہے کہ دانت

اوزاعی کا قول سے کہ سمندر کی سدیب سے سے انور ذیح نہیں کیا سباستے گا۔ حس بن صالح

11/6

例

150

40

سینگ، دا نت، ناخن اور پڑی سے ذریعے ذریح کو مکروہ کہنے تنے رابت بن سعد کا فول ہے کہ پڑی دانت ، اور ناخن سے سواسر وہ جبیر ہونون ہوا دسے ، اس کے سانفوزی کرنے میں کوئی سے جہیں کوئی سے۔ امام شانعی نے ناخن اور دانت کواس سے شانئی کر دیا ہے۔

كريت ببن بواسبني اصلى منفام بيرمو يوريزنا بيها ورا كهرام برابه برير وزار

حضرت ابن عیائش نے فرمایا کراس نسم کی ذبح دراصل گلاگھونٹنا ہیں۔ الدیشپر کہنے ہیں کہ بسن عكرمه سيسخت بخفرك ذربع ذبح كرني كمرنعلق لوجيا أدانهون ني كهاكه الرنجعر دصار دادم دلبکن ا وداج کو بھا اُر نونہ سکے بلکہ اس کے ٹکڑسے ٹکڑسے کر دسے نو الیسے ڈ ہے کا گوشت کھا لوے عکومہ سنے اس میں بیرنٹرطءا مُذکر دی کہ دھار دار نبھراوداج کو بچھاڑ نہ مسکےلیکن اسس کے طنکڑسے میکڑسے صرور کر دسے۔ داننت اور آبنی اور انتی ہوا کھے طبیعے مذہوں ان کے ذریعے ذریح کی صورت ہیں اوداج کے نہ نوم کڑسے موتے ہیں اور سہی انہیں بیاٹر اس انہا ناسیے اس بیے ان کے دربیعے ذرج درست نہیں ہوئی لبکن دانت ا در انحن اگر ابنی حکہوں سسے ا کھوسیکے ہوں او رکھریہ اوداج کو بھاڑ دیں نوکوئی حرج نہیں ہے: اہم ہمارے اصحاب نے ان کے ذریعے ذیج کو مکروہ کہا کبونکہ پر کندھیے ری کی طرح ہوسنے ہیں اسی بنا ہر انہوں نے سببتگ اور ہڑی کے ذریعے ذیج کومکروہ مجھاہے۔ ہمیں محدبن بکرسنے دوابیت بیان کی ، انہیں ابوداؤ دسنے ، انہیں سلم بن ابرا ہیم نے، انهي سنعب نعين الدالخذاء سي، انهول نه الإنالانسعت ، انهول نه الوالانسعت سسے اور انہوں نے حضرت مثند ادبن اوکش سے، انہوں نے فرما بابیں نے حضورہ کی اللہ سے دوخصلتوں کے منعلق سناہے، آپ سنے فرما با اور التا الله كتب الاحسان على كل شي قادا فتلتم فاحستوا وقال عيرمس لمرفاحسنوا القتلة كإذا ذبحتم فاحسنواالذبيع وليعذا حدكم يشفرنه والسبوح ذبيبعت ، الشدنعالي في مركام المن طريق سيمرانجا) د بنالازم كرد باسه اس لبه جرب نم كسى كوفنل كرد نواس طريق سه كرو بمسلم كي سوادوسرو^ن نے اس لفظ کا اضا فہ کیا ہے ، اس طریقے سے فنل کرو ، حیث نم ذبے کرونواحس طریقے سے ذبح كرو، ذنح كرين والا ابنى جرى نبزكرسا وراين ذبي كوراس وسد دسا،

ہمارسے اصحاب نے اکھوسے ہوئے دانت یا ٹئری یا سبنگ با اس حبسکسی اورہے ہوئے و سے کواس بلے مکر دہ مجھاسہے کہ برکند چھری کی طرح ہوتی ہے اور اس سسے سے انورکو ہو لکا پہنے ہوتی سبے ذکانہ کی محت میں اس کی کوئی صرورت نہیں ہونی ۔

بهیدی حورت بکرے دوایت بیان کی ،انہیں الو داؤد نے ،انہیں موسی بن اسماعیل نے
انہیں حما دبن سلمہ نے سماک بن حرب سے ،انہوں نے مری بن فطری سے ،انہوں نے حفرت
عدی بن حمانم سے کہ انہوں نے حضورصلی الشعلبہ دسلم سے عرض کیا " الشد کے رسول ااگریم بسیر سن خص کو کوئی منشکار ہا خفر آسجا ہے اور اسے ذریح کرنے کے لیے اس کے باس ججری نہ ہو
نوائی بن کا کہ باخیال ہے کہ کسی سخت نبچھ سے با لاکھی کے کنار سے سے اسے ذریح کر لے "
اس برحضورصلی الشد علیہ وسلم نے فرطیا !" سجس جینہ سے جہا ہو نون کو بہنے دوا ورالشد کا
اس برحضورصلی الشد علیہ وسلم نے فرطیا !" سجس جینہ سے اور انہوں نے ابینے مالک
نام لے لو " نافع کی روا بہت ہے ہو انہوں نے کعیب بن مالک سے اور انہوں نے ابینے مالک
سے کی اور انہوں نے اپنے والد سے کہ ایک سیاہ رنگ لوٹٹ میں تے سخت بنجھ رکے ذریعے بکری
ذریح کرلی حضرت کو بٹے نے حضور صلی الشر علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا ، آت ہے نے اس کا
گوئٹنٹ کھالینے کی اجازت دے دی۔

سلیمان بن لیبار نے محفرت زیدبن نا برش سے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے البی ہی روا بیت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ البی ہی روا بیت ہے کہ آب نے فرمایا (ما انھرالمہ المدو ذکر اسم الله علیہ انحاکان من سن وظف ، آب نے فرمایا (ما انھرالمہ الدو ذکر اسم الله علیہ انحاکان من سن وظف ، سم البیا آلہ ہونوں نہا و سے ، اس بر الٹرکا نام لیا گیا ہواس ذہبے کا گوشت کھا لو، مگر ہو الا دانت یا ناخن کے فرر لیعے ذربے کیا گیا ہمواس کا گوشت نہ کھا ت

فمل

بوج انورمقد ورسع بالهربول ان كاحكم

ا دبر ہو کچیج ہم نے ذکر کہا ہے وہ اسبیے سہانور کے منعلن ہے جس کے ذریح کی فدرت ہو اس کی ذکاۃ میں ذریح سکے مقام اور اکٹر ذریح سکے سلسلے میں ان بانوں کا اغتبار کیا ہجا ہے گاہو ہم نے بیان سکتے ہمں ۔

لیکن جس سانور کی ذبح منفد در میں منہ و تواس کی ذکاۃ اسسے ابسی بجبز مارنے کے ذریعے ہوگی جواسے ہوگی جواسے ہوگی جواسے ، موگی جواسے ، موگی جواسے ، خمی کر دسے اور خون بہا دسے بااس برشکاری کنا یا برندہ جھوڑ کرہو گی جواسے ، خمی کر دسے ۔ ابسی بجبز سے اس کی ذبیح نہیں ہوگی ہو اس سے ٹکوٹا سئے بااس کی بٹری نوٹر دسے ۔ لبکن اس جبیز کی دھار منہ ہوا ور وصار کے لغیر ہی وہ جبیز اسپے زخمی کر دسے ۔

اس بارسے ہیں ہمارسے نز دیک اس سجانورکے حکم ہیں کوئی فرق نہیں ہے ہواصل کے اغذبارسے بیارسے بیارسے افزار کے اغذبارسے کے اغذبارسے انگار کی طرح محفوظ اور ہمارسے فالوسے باہر ہم ، با اصل کے اغذبارسے بہر با ابر ہم اور کھراس بیس جنگلی جانوروں والی عا دان ببیدا ہوگئی ہوں اور بدک کر ہمارسے فالوسے باہر ہوگیا ہو یا ابسی حکم گرگیا ہو ہماں اسسے ذریح کرنا ممکن سنہو۔

البنداس سلسلے بین فقہ ارسکے اندر دوبانوں بین انفظاف راسئے سے ایک نواس شکار سکے بارسے اور وہ مرہ بائے۔ فاس شکار سکے بارسے بین سجے کسی البسی جبنر سے مارا سجا سے ہجوا سے زخمی مذکر سکے اور وہ مرہ بائے ہمار سے اصحاب ،امام مالک اور سفیان نوری کا نول ہے کہ اگر سے بروں والانبراسے عرضاً لگا ہونو ذرئے کیے بغیراس کا گورشت نہیں کھا باسجا سئے گارسفیان نوری نے کہا ہے کہ اگر منظار کو بنجھ با بندوق یا درخت کا بھل مارونو میں اسے مکر وہ مجبول کا مگریہ کئم اسسے ذرئے کر لوس ہمار سے اصحاب کے نزدیک نبچھرا وربندات کے جہل کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اور اور بندات کھا اور انداعی کا بے بروں واسے نبر سے کہ ہوسئے منظار کے متعلیٰ فول ہے کہ اس کا گورشن کھا اور انداعی کا سے بروں واسے نبر سے کہ ہوسئے منظار کے متعلیٰ فول ہے کہ اس کا گورشن کھا

لیا جائے گانواہ وہ نبراس مننکا دسکے حسم میں گھس جائے اور گڑھ ابن حائے کی نہ سنے ۔ نوری کا فول ہے کہ صفرت الوالد وار، فضالہ بن عبر بابن عمر اور کول اس میں کوئی سخرج نہیں سمجھنے سفقے حسن بن صالح کا فول سے کہ اگر نتجھ دنشکا رسکے حسم میں گھس سجاستے نواس کا گو منست کھا لو بندوق ورخوت کا بھل الیسانہ ہیں کرسکتیا۔

ا مام شا نعی کا فول سے کہ اگر نئیر دشکار کے جسم میں گھس سجاستے بااس کی دھارسے اس کامجسم کرف سجا سنے تو نشکار کا گونشت کھا لیا سجائے گا۔ اگر سے ہُروں کے نبیر کے بوجیے سے نشکار زخمی ہوگیا تووہ وفیہ زیعتی ہجرٹ کھاکر مرنے والا سجانو رشمار ہوگا۔ اگر دنشکاری سجانوروں نے مشکار کو ہکڑ کر ہلاک کر دیا تواس کے متعلق دو فول ہیں ۔

ایک نوب کر میب کک مشکار زخمی نه موگیا اس وفت تک اس کاگونشت تهیں کھایاجائے گاکبونکہ قول باری ہے ایک مشکار زخمی نه موگیا یک مان مشکاری جانوروں بیں سے جنہیں تم سنے سے کہ ایسا نشکار حال سے ۔ سید صابا ہمو) و دیسرا قول بیا جے کہ ایسا نشکار حال سے ۔

ابو مکرسے میں اس گہتنے ہیں کہ ہمارسے اصحاب، امام مالک اور امام مثنا فعی کے ما بین اس بارسے ہیں کوئی انتخالات نہیں ہے کہ شکاری کٹا اگریشکار کوٹکر مادکر ہلاک کر دسے تواسس کا گوسٹسٹ نہیں کھا باسچاہئے گا۔

دوسری بات جس کے اندرفقہ ارکے ما ہین انختلات راستے سے کہ البہ اسجا نورہ اصل کے اعذبار سسے ہمارسے فالوسسے باسرا ورفحفوظ نہ ہو منتلاکوئی اونٹ با بیل ،گاستے وغیرہ بدک کر جنگلی جانوروں کی طرح ہوجائے باکوئی سجانورکنویں بیں گر سجائے نوانس صورت میں ہمارسے اصحاب کا تول سیے کہ اگراس کی ذیح ممکن نہ ہوا ور قالوسسے یا سربونو اسسے مشکار کی طرح ہلاک کر دیا سجاستے گا اور وہ ورست ذیبے ہوگا۔

j. 1

كأذر

بلالز

الزازل

سفیان نوری اور امام مثنافعی کابھی یہی نول سہے۔ امام مالک اورلیٹ بن سعد کا قول ہے کہ ابسے سجانور کا گوشت اسی وفت سلال ہوگا ہوی اسسے ذکا ہ کی تمام مثنرائط سکے تحت ذرج کر دیا جاستے گا۔

حضرت علی بحضرت ابن مستعود بعضرت ابن عبائش بحضرت ابن عمر باش عائش بحضرت ابن عمر بعلفه، اسوداور مسروق سے سمارسے اصحاب سے قول کی طرح افوال منقول ہیں ۔ اس سے میں کے ان آٹار کا نذکرہ مورم کا سے ہو ہمار سے اصحاب کے قول کی تا تبد میں ہیں کہ مشکار کی ذکا نہ کی مشرط بیہ ہے کہ اسسے د صار دارجبیرسیے زخمی کر دیاگیا ہواسی طرح معراض بعنی ہے بُر سکے نبیر کے منعلق آنار کا ذکر ہوا سبے کہ اگر اس کی دصار شکار کولگ حباسے گی نواس کا گوشنت حلال ہوگا اور اگر عرضاً سلکے گا نوگو رنشت کھا مانہیں سماسے گا۔

کبونکہ اس صورت ہیں بہرشکار و فبذہوگا لیعنی اس کی موت ہوٹ کھاکر وا قع ہوئی ہمگی۔ کبونکہ ٹول ِ باری سبے (دَاْلَمَتْ ﷺ ﴿ وَ اس سبے سرالیسا مشکار ہوزخی نہ کیا میا سسکے وہ ذفہ ڈسپے ا ورظا ہرکتاب اور سندت کی روسسے اس کاگوششت ہوام سبے۔

قتاده کی روابت ببن سبے بوانہوں نے عقبہ بن صہبان سبے کی سبے، اورانہوں نے صفرت عبدالتٰدین کو بھی یا انگلیوں کے درمیا اسے عفرت عبدالتٰدین کو بھی یا انگلیوں کے درمیا کنکرر کھے کمر مارے بجیبن کا موانیکرینہ تو ہمی کا کنکرر کھے کمر مارے بجیبن کا مواکنکرینہ تو دہمی کنکرر کھے کمر مارے بجیبن کا مواکنکرینہ تو دہمی کو نرخی کرسکتا ہے۔ کہ بہت البنہ دانت کو تو ٹرسکتا اور آنکھ کو بھیوٹر سکتا ہے۔

بہ جبزاس بردلالت کرنی ہے کہ اس جبسی جبزسے لگا ہوازخم ذکا ہ کا ہم معنی نہیں ہے کیونکہ اس میں دھارنہیں ہوتی ہے وہ زخم جو ذکا ہ کے حکم بیں ہونا ہے وہ صرف کسی دھاردار

ببيزسه لكناسب

آب نہیں دیکھنے کہ صفورصلی اللہ علبہ نے بیروں واسے نیبر کے متعلق فرما باکہ اگر اس کی دھار شکار کوسکن کھا اور اشکار سے جسم میں گھس جائے نواس کا گوشن کھا اور اگرع فسا گئے نواس کا گوشن شکھا قر۔ آب نے اس حکم میں زخمی کرنے یا نہ کرنے کا کوتی اغذبار نہیں کیا۔

یہ چیزاس بات پر دلالت کرتی سبے کہ اس حکم میں آسے کا اغذبار کہا جا گئی اور ذکاۃ کی صحت کے صلے کے سلسلے میں آسے کا دھار دار مہونا ہی معیار سبے۔ اس طرح گو بھی یا الگئیوں کے فرر سبے بچھینے ہوئے کنگورے یا رسے میں آپ کا بہارشنا دکہ" بہ مشکار تہیں کرسکتا" اسس کے فرر سبے بچھینے ہوئے کنگورے یا رسے میں آپ کا بہارشنا دکہ" بہ مشکار تہیں کرسکتا" اسس برولالت کرتا سبے کہ اگر آلہ شکار میں دھا رنہیں ہوگی نو ذکانہ کی صحت کا اغذبار سافط ہوجائے گا۔

برولالت کرتا سبے کہ اگر آلہ شکار میں دھا رنہیں ہوگی نو ذکانہ کی صحت کا اغذبار سافط ہوجائے گا۔

بیدا کر سے یا کوئی جانور کنویں میں گرجائے ۔ تواس کی جینیت شکار کی طرح ہوجانی سبے اور اس کی خینیت شکار کی طرح ہوجانی سبے اور اس کی خینیت شکار کی طرح ہوجانی سبے اور اس کی خانہ کی دی کا ذکاۃ کی وہی صورت ہوتی ہونے شکار کی ہے۔

اس بریر روایت دلالت کرنی سیے جو ہمبی عبدالبانی بن آن نے سے بیان کی ،انہیں لیشرین موسی نے ،انہیں سفیان نے عمروبن سعید بن مسرونی سسے ،انہوں نے اسبنے والد ، انہوں نے عبا ببرین رواعہ سے انہوں نے حضرت رائع بن نصر بھے سے وہ فرمانے ہیں کہ ہمارا ابک اوندہ بدک گیا اور بھاگ کر ہمارے فالوسے باسر ہوگیا ہم نے اس پر نبر رہالائے بھیر ہم نے حضور کی اللہ علبہ وسلم سے اس کے منعلق وریا فٹ کیا نوآ ہے۔ نے فرمایا۔

" ان ا دُنٹُوں بیس ا و ا برلینی وحشی ا وربدکس بجانے و اُسے ہونے بیں جس طرح جبھلی جا نوروں بیں ہوسنے ہیں اس بیے اگرکو تی ا و نسط بدکس جاستے ا ور پھاگس کر آ ا بوسسے با سپر ہوجا سنے نواسسے ذبح کرسنے کا بہی طریقہ اختیار کرو ا وراس کا گوشنٹ کھالو ؟

سفبان کہنے ہیں کہ اس روابت بیں ایک راوی اسماعیل بن سلم نے ان الفاظ کا بھی اضافہ کہ اسے نہ مصال کر دیا " بہ بات نیروں کے اضافہ کہ اسے نہ مصال کر دیا " بہ بات نیروں کے درسیر بھا سے کہ اسسے نہ مصال کر دیا " بہ بات نیروں کے درسیدے ہلاک ہونے کی صورت بیں اس سکے گونشت کی اباس سنے دولالت کر نی سے کیونکہ حضور صلی الدی علیہ وسلم نے ذکا آہ کی مشرط سکے بغیراس کی اباس ت کردی تھی ۔

بہبر محمد بن بکرنے روا بن ببان کی ، انہ بب الو داؤ دین ، انہب احمد بن اونس سنے ماد بس محمد بن اونس سنے حضور انہبر حماد بن سلم سنے الوالعن آرسے ، انہوں سنے البین والد سنے وہ کہنے کہ بیس نے حضور صلی الرّ معلم سنے وضی الرّ معلم سنے وضی الرّ معلم سنے وہ الم تی حصے لیجنی لیپّر کے بغیرا ور کسی حبکہ نہمیں ہونی ہ اس برحضور صلی الرّ معلم سنے فرما یا !" اگر نم اس کی ران بر نبیز و مار و کے نو بہ کا فی ہوگا ہ اس برحضور صلی الرّ معلم سنے فرما یا !" اگر نم اس کی ران بر نبیز و مار و کے نو بہ کے نو بہ کا فی ہوگا ہ ا

برارنشا د اس صورت برخیول ہے جبکہ اسسے ذیح کرنا مقد ور میں نہ ہوکیونکہ اس برسب کا انفا نی ہیں کہ جس سجانور کی ذیح مقد ورسکے اندر مہدنی ہیں اس کی ران پر نبیرہ مارسنے سسے ذیح کا عمل وقوع پذیر نہیں ہم تیا ،

عفلی نفطه نظر سی بمارست فول کی صحنت پربیریات ولالت کر تی سیے کہ شکار پر تیبر جلاکراست بلاک کردبنا سب کے نز دیک اس کی ذکا تہ ہے اس صورت کو ذکا نہ فراد دیبنے والاسبیب دورانوں بہر سے ابک ہوگا یا نووہ ذیبے نشکار کی صنس سے ہوگا یا اس کی ذریح مفدود سے با سر ہوگی ۔

اب بجبکہ سب کا اس بر آنفانی ہے کہ شکار سب ندہ ہاکٹر آبوائے نواس کی ذکاہ ذرجے کے سواا ورکسی صورت کے ذریعے فرر بلتے نہیں ہوسکتی جس طرح اس سبانور کی ذکاہ کا مسلم ہونگار کی سبت کہ اس سکے نہو۔ اس سے ببرد لالت ساصل ہونی ہے کہ اس سکم کا تعانی اس سبانور کی ذکاہ

1

سسے تہیں ہیں جیں بناکار کی جنس میں سے ہوزا ہے بلکہ حکم کا نعلق اس بات سے ہوزا ہے کہ اس کی ذیح کا اس صورت میں مفدور نہیں موزاجی وہ برکا ہوا اور مجھا گا ہوا ہو۔ اس بيه ببرهنروري موكبا- بهي حكم مننكارسك سوا ووسرس جا توروي و زع كويمي لاحق موبهاستے جب وہ جانوراس سال کو بہتے جاستے اس لیے کہ دونوں میں مشنرکہ علیت یا ٹی جاتی سيعض كى بنا برننكارك جانوركوبلاك ترينه كايبرطربفر ذكاة فراريا يانخاء

ابسا شكارجس كحسم كاابك مصفطع موكم الك بروجائ اس كم منعلن فقها ركانخلا سبے۔ ہمارسے اصحاب اور ٹوری کا نول سبے کہ اگر اس کے دوبرابر ٹکڑ<u>ے ہے ہوگئے ہوں</u> نو د ونوں تکریسے حلال ہوں سکے اگر سری طرف سے نمیبراسے فطع ہوگیا ہو نوب حلال ہوگا لبکن اگر سربین کی طرف سیے ابہانہائی کسط کرعلبے دہ ہوگیا ہو تو اسسے نہیں کھیا یا سے سیے گا۔ البین

سركى طرَف با فيمانده وونهائي صصه حلال موگاميم ابراتيم تخيى اورم باركا فول بهے.

ابن ابی ایل اورلبیت کا فول ہے کہ اگر شکار کا ایک حصہ نطع ہوگیا اور اسی ضرب سے نشکار مرگیا نورونوں مصصے حلال ہول سکے امام مالک کا نول سے کہ جب مشکاری کمرکا ہے دسے یا اس کی گرون مار وسے نواس منتکار کا ساراگوشت حلال ہوگا۔ لیکن اگردان الگ کر دسے نو ران نہیں کھانی جائے گی بانی مصد کھا باسبائے گا۔ اوزاعی کا نول ہے کہ اگراس کی مسرمن علیمہ ہ كردسے نوعلبىدہ كبابہوا حصەبہبىر، كھا با جائے گا اور باقى ما ندہ حصىطلال ہوگا اوراگر درمہيا ن

سسے اسسے دوحصوں بین نطع کر دسے نوساراگو نشدت کھوا یا جاستے گا۔

ا مام شنا نعی کا فول ہے کہ اگر اس کے دوٹکڑ سے ہو گئے ہوں توسیار اگوشت کھا باجا سکے گانواه ایک مگرا جھوٹا اور دوسرا ٹر اہمو اگر ایک ٹانگ یا ایک دست با ایسا صصر کا پ کیلی ورا ہو سجس کے بعداس سجانور کے لیے ایک گھند یا اس سے زائد و فنت زندہ رہناممکن ہو اس کے بدر بجراسسے بلاک کر دسے تواس صورت میں حسم سسے علبحدہ ہوجانے والاحصہ جبکہ جانور انجعى زنده ہونہيں كھابا جائے گا اور جو مصح عليجده نہيں ہوستے ان كو استعمال مبس لا باسجاستے گا اگرہہلی د بعدنطع ہونے کے وفت سانور مرگیا ہو نو دونوں خصتے کھائے جا سکہیں گئے۔ ابو کمرحصاص کہتنے ہیں کہ سمبی محمدین بکرنے روا بہت ببیان کی ،انہبیں الو دا وُ دسنے ،

انهبب عثمان بن ابی شبیبه سنے، انهب بانشم بن الفانسم سنے انہبب عبدالرحمٰن بن و بنار سنے زبدبن اسلم سسے ،انہوں سنے عطاربن بسارسسے ،انہوں نیے الووا فکرسسے کہ حضورصلی ال^ہ

علببه وسلم نيے فرما بإ به

(ما قطح من البه به قد وهی حب قد فهی مبتنة، بی باید کا بوصه اس سے بلبده کر دبا بور بوری با به ایمی زنده بونواس کا ببه صه مردار موگا) آب کا بین کم صرف اس فلبل سے کوشا مل بوگا بی دنجے من ام سے علاوہ جسم کے سی اور منفام سے علبی و موگیا ہو۔

اس بید کہ اگر کسی سے شکار کی گر دن بین ضرب لگا کر میر علبی دہ کر دبا بو تو سارا نشکار مطال موگا اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اس سے یہ بات نا بت ہوئی کے جسم سے علبی دہ موان و را لاصصہ ذبح کے منفام کے علاوہ کسی اور موگہ سے علبی دہ ہوا ہو۔

اوربر ان اس کے کم نرسے کوشامل ہونی ہے اس بلے کہ اگر اس سنے آدھا مصدر کا ہے دیا ہو یا سری طرفت سسے تہائی محصد الگ کر دیا ہو توان صور توں میں وہ رگب کہ طرح ایک گی جنہیں ذرج کی صورت ہیں کا طینے کی ضرورت ہونی ہے۔ ببر کلے کی رگبر، بحلقوم اور نرخرہ ہیں اس سے سارا بیا نور ذہبے بہر بھا ہے گا۔

لیکن اگراس نے سرین کی طرف سے ایک تہائی سعد الگ کر دیا ہو نواس صورت میں دہ رکبین نہیں گئی سعد الگ کر دیا ہو نواس صورت میں دہ رکبین نہیں کئیں گئیں گئیں گئیں گئیں کا کہ میں مترط سے۔ اس بیے جوسے علیم و سرگیا ہو گا و ہو مرد ارکے حکم بیں ہوگا۔

کبونکه صفورصالی الشدعلیه وسلم کاارشا دسید د مابان هن البه به وهی حیث فیه و میدنشهٔ میرستهٔ وهی حیث فیه و میدنشهٔ میرستهٔ میرست کاسارا مذکی بونایی حیس طرح اگراس کی مانگ فطع کر دست با ذنج سکے منفام کے علاوہ کسی اور جبکہ سسے اسسے زخمی کر دست اور اس کے حیسم کاکوئی محصد الگ نہ بونو ذیج کے منفام بیر ذکا ہ کاعمل منعذر بوسنے کی بنا بران صور توں بس ذکا ہ کاعمل کمل بوسے استے گا۔

فمل

ندسبب کاجہاں نک تعلق ہے تبرح للسنے واسے یا شکار کپڑنے واسے کامسلمان با اہل کتاب میں سے ہم نا ضروری ہے۔ ہم اس برآ گے جل کرمزیدر وشنی ڈالیں گے۔ نسمیہ کامفہم بہ ہے کہ ذرجے کے وفت با نبرح للسنے وقت باشکار پرکتے اور شکاری جانور چھوڑ نے دفت الٹرکا نام لباجائے بشرط بکہ شکاری کوالٹر کا نام لبٹا یا دہو۔

لیکن اگر بھول سجاستے نولسم اللہ نہ کہنے سنے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اس بربھی ہم اس کے مقام پر بہنچ کر مزید روشنی ڈالیں گے۔

ا فول بارئ سبے دکھا ڈیٹے تکی النصیب ، اور وہ جانور پوکسی آسنا نے برز بح کباگیا ہو)
مجاہد، فنا دہ اور ابن مجر بچے سے منفول سبے کہ نصب سے مراد وہ بنھر ہیں ہو کھوٹے کر دبیتے
مجاسنے اور ان کی پوجا نشروع کر دی مجانی اور چوٹھ اوسے چوٹھ تھنے لگتے اور جانور فر بان کیئے
مجاسنے ہیں ۔ النّد نعالی نے ان اسنانوں برذ بے مندہ مجانور کو کھانے سے منع فرما دیا اسس
سلتے کہ اس بر غیرالٹہ کانام لیا گیا ہے۔

نصب اورصنم بین بین بین بین بین بین مرف سے کہ صنم کی صورت اور نقش و نگار ہوتے بہنے ہوئے۔
میں ایسا نہیں ہونا بہ نو طفر سے سکیے ہوئے نبخر سوپنے بین ونمن بھی نصب کی طرح ہوئے نفے۔
جس بت کی کوئی نشکل نربنی ہواس بر ونمن کا اطلاق ہوتا ہے اس کی دلبل بیر ہے کہ حضور صلی الشد علیہ وسلم نے حصرت عدی بن سما تم سے قرما با تضاج ب یہ گئے میں صلیب لاکھا کرآپ کی خدم من بین اسے شفے کہ اس ونمن کو سکھے سے انار کر بھیدیک دور آپ نے صلیب کو ونن کی خدم من بین اسے بیا ہو اس بیر بر ہونا ہے جسے بوجا کی خوض سسے تصدیب کر دیا گیا ہو۔ اگر بجہ اس کی کوئی صورت نہ ہوا ور نہ ہی کوئی نقش ولگار بنا ہو۔ عرض سسے تصدیب کر دیا گیا ہو۔ اگر بجہ اس کی کوئی صورت نہ ہوا ور نہ ہی کوئی نقش ولگار بنا ہو۔

زمانہ خواہلیت میں عرب کے بت پر رست ان آستانوں پر ذرئے ہونے واسے جانوروں کا گونندن کھالیا کرسنے سخے۔ الٹ نعالی نے مروار خنز برا ور آبیت ہیں مذکورہ دومسری جبروں کی تحریم سکے مساختہ جنہیں عرب کے لوگ میاح سمجھتے سنتے ، ان جانوروں کو بھی حرام فرار دیا ۔ کی تحریم سکے مساختہ جنہیں عرب سکے لوگ میاح سمجھتے سنتے ، ان جانوروں کو بھی حرام فرار دیا ۔ ایک فول بہ سبے کر آبیت واحد کے شرکی گھڑی گھ اُکو نعام اِلّا مَسَا مُنتَّلَی عَلَیْکُمُ مِی است مُنا ر

نول باری سیسے (کان تَسْتَفْسِ مُنُوا بِالْأُذْكُامِ البِربِ بِهِی تمهارسے بین الهائزسید که با نسوں کے ذریعے ابنی فسمت معلیم کر و) اسٹنفسام کی نشر بح وتفسیر ہیں ووقول ہیں: اقدل بہ کہ بانسوں کے ذریعے ابنی فسمت کا جال معلوم کرنا . دوم . ببرکہ بانسوں کے ذریعے

في الى بان كواسيف وبريطف ا درنسم كى طرح لازم كرليز) -

بینا نجارت در از درگر خوشت ایر دلالت کرنی بید بات غلاموں کو آزاد کرنے کی خاطران ہیں فرعہ اندازی کے بطلان برد لالت کرنی ہے کیونکہ بربعینہ استقام بالازلام کے معنوں میں ہوئی بیروی کی ساتی اس الله کا اس بیری فرعہ کے دربیعے لکھلنے والی صورت کی بیروی کی ساتی ہوں اور استخفا فی کونظرانداز کر دبابھا ناہیے۔ اس بیے کہ جنتخص ابنی موت کے وفت ابنے غلاموں بیں سے دو باجند غلاموں کو آزادی دسے دبنا ہے اور بیغلام اس کے نہمائی نزکہ سے نہل سے سے دنیا ہے۔ اور بیغلام اس کے نہمائی نزکہ سے نہل سے سے دو باجند غلاموں کو آزادی دسے دبنا ہے اور بیغلام اس کے نہمائی نزکہ سے نہل کہ سے دنیا ہوں۔

اب اگر فرقد اندازی کا طریقه اختیار کیا جائے تو اس سے استحقائ کے بغیرجے فلاموں کے بیاب کی محروم برت کے بیاب کا اثبات ہوجائے گا وراس آزادی کے استحقائی میں ہم بلہ غلام کی محروم برت لازم آئے گی جس طرح بالسے بجبر نے والا ان کے ذریعے نگلنے والے اوامرونہی کی صرف اس وجہرسے بیروی کرنا نفا کہ بالسے میں ایسا نگلا ہے اس بیروی کی اور کوئی وجہز ہوئی۔ اگریہ کہا بجائے کہ فائم کی نفسیم اور بو بوں میں سے غیر منت بن مطلقہ بوی کے اخراج کے سلسلے میں فرعہ اندازی جائز ہوئی جب نواس کے جواب میں کہا جائے گا مال غیرت کی نفسیم میں فرعہ اندازی جائز ہوئی جب نواس کے جواب میں کہا جائے گا مال غیرت کی نفسیم میں فرعہ اندازی جنگ میں نفر کی جائز ہوئی کے اپنے اندازی کے سامند ترجی سلوک کی تہمت کو زائل کرنے کے سامند ترجی سلوک کی تہمت کو زائل کرنے کے لیے کی جائی ہے۔ اگریسب لوگ فرعہ اندازی کے بغر تفسیم غیائم ہرم صالح ت کرلیں نو بھو فرعہ اندازی کے بغر تفسیم غیائم ہرم صالح ت کرلیں نو بھو فرعہ اندازی کے بغر تفسیم غیائم ہرم صالح ت کرلیں نو بھو فرعہ اندازی کے بغر تفسیم غیائم ہرم صالح ت کرلیں نو بھو فرعہ اندازی کے بغر تفسیم غیائم ہرم صالح ت کرلیں نو بھو فرعہ اندازی کے بغر تفسیم غیائم ہرم صالح ت کرلیں نو بھو فرعہ اندازی کے بغر تفسیم غیائم ہرم صالح ت کرلیں نو بھو فرعہ اندازی کے بغر تفسیم غیائم ہرم صالح نو تربی کے اندازی کے بغر تفسیم غیائے کے سامند کی کرائی کی میں نو کو کرائی کرائی کے بغر تفسیم غیائی کی باندازی کے اندازی کے بغر تفسیم غیائی کرائی کرائی کو کہ کا کہ کو کرائی کرائی کرائی کو کرائیں کے بغر تفسیم غیائی کرائی کے بغر تو کرائی کرائی کے اندازی کے کرائی کی کو کرائی کرائی کرائی کرائی کی کا کرائی کرائی کرائی کو کرائی کرائی کرائی کی کرائی کرائیں کرائی کرائی

اگرسب لوگ فرعدا ندازی سے بغیرتفسیم نیاتم برمصالحت کرلیں نویجر فرعدا ندازی سے بغیربنفسیم جائز ہوتی اس بیں ابک غلام کو سکے بغیربنفسیم جائز ہوتی ہے۔ بجہاں نک آزادی وسینے کا مسئلہ ہے اس بیں ابک غلام کو سطنے والی آزادی کو دوسرسے غلام کی طرف منتقل کر دینا ہجا کرنہیں ہوتا۔ فرعدا ندازی کی صور میں ایک غلام کو سلنے والی آزادی کو دوسرسے غلام کی طرف منتقل کر دینا لازم آتا ہے۔ بجبکہ آزادی کے استخفاق میں بہلا غلام دوسرسے کے سم بلہ ہوتا ہے۔

قول باری سہتے (اکٹیوٹر کیٹیس الکوٹین گفٹ کا مٹی دِنین کُم آج کا فروں کونمھارسے دہن کی طرف سسے بوری ما بوسی موسی سے سے سے صفرت ابن عباس اورسدی کا قول سے کہ کا فروں کو تمعارسے مزند موکر ان کے دہن کی طرف لوٹ سجانے کے معاملے میں مابوسی موگئی ہے بفظ البوم کی نفسیر میں اختلاف رائے سہے۔

ُ مجابہ کا قُول ہے کہ اس سے حجنۃ الوداع کا یوم عوفہ مرادسہے دکھ کھُٹھ کھے کہ اہذائم الن سے مذورو) لیعنی تمحصیں اب اس بات کا نوف نہیں ہونا بچاہیئے کہ کا فرتم بہ غالب ہے بہا تیں سکے ر

ابن بحریج سیدم وی سید کردن کا فول سید: الیوم سید وه دان مرا دسید بخ فول باری الیوم سید وه دان مرا دسید بخ فول باری الیّن مُراکنگ که نیست مروی سید کرد باسید به الیّن مُراکنگ که که نیست دین کونمها رسد سیده مکمل کر دباسید به می مذکورسید بعنی حضورصلی الشدعلید دسلم کا بورامیارک زمان ی صفرت ابن عبارش کا فول سید کربرا بین بوم عرفه کوزازل موتی به حمیه کا دن نفا ر

الوبكر حصاص كيتف ببب كه بوم كياسك السم كااطلان زمان لبعتى وفت بربمونا سيه حبيبا كديه

نول باری سیے (وَمَنْ بَیْوَ لِهِ هُ کِیُومُسِّنَدٍ دُمِیءَ ، اور پوشخص اس دن انہیں ا بنی پہنچھ و کھا کے گئے ا کا) اس سیے مراد یوم عرفہ اور یوم جمعہ کا کوئی وفت مرا دسیے۔

قول باری سہے (خکرف الحسطة فی محقیقہ کے علیم کا ایفیا کی البتہ کوئی شخص ہوک سے مجبور ہو کران بیں سسے کوئی جبز کھا سے لینبراس کے کہ گذاہ کی طرف اس کا مبلان ہی اضطرار اس لکلیف اورم مفرت کو کہتے ہیں جوانسان کو بھوک وغیرہ کی بنا پر ہہنج بی سہے اور اس مصرت سسے بچناممکن ہوتا سہے بہاں یہ مفہوم سہے کہ جس شخص کو بھوک کی مضرت بہنچے ۔ بربات اس بر دلالت کرنی سبے کہ جب کسی انسان کو ابنی جان ہوائے یاکسی عضو کو نقصان سہنجنے کا اندلیشہ لاحتی ہو جائے تواس کے سہال ان موام جبزوں کے استعمال کی اباحت ہوجاتی سبے۔

بربات نول باری (فی کھنمک آی) بین بیان کردی گئی ہے ، حضرت ابن عبائش، سدی
اور قنادہ کا قول ہے کہ مختصہ محجوک کو کہتے ہیں۔ اس طرح الٹرنعالی نے ضرورت کے وفت ان
ہین دوں کے استعمال کی اباسوت کردی ہے جن کی نحریم اس آبت میں منصوص کردی گئی ہے۔
فول باری (اُلْیَهُ مُراکِک کُھُ دِیْنَ کُھُم وی اور اس کے سامخوذ کرشدہ فول کا مفہوم آببت
میں مذکورہ محرمات کی طرف تخصیص کے رابع موبنے میں مانے نہیں ہوا۔ سورت کی ابتدا میں فول باری
(اُجِدَّتُ اَکُمْ کَیْهُ اِلْدَاعُ اِلْ اَلْعَالُ مِی اِلْنِیْ اُسْم کے بچریا اور کی اباس سے منصن سے۔

نولِ باری (عَیُرُمُنَجَّادِیدِ کِلِ شَیدِ) کی نفسیر میں مصرت ابن عبائش بھن، قناوہ ،سندی اور مجا بدکا فول ہے: عید معتمد علیہ ہے ، یعنی گناہ کا سہارا لیے بغیر، گویا یوں فرمایا ؛ گناہ کی طرت اپنی نتواہش اور میلان کامہار اسلیے بغیر ، وہ اس طرح کہ صرورت باقی رندر ہنے کے بعد بھی ان محرمات میں کسی جیز کو اسیفے استعمال میں سے آھے۔

قول باری سے (کینٹ کو نک کے کا کا اُسٹ کہ کوئی کا کہ اُسٹ کے کہ کا کہ اُسٹ کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کہ کہ کہ اور چھتے ہیں کہ ان سکے سبلے کیا حلال کیا گیا ہے۔ کہ ونجھا رسے سیے ساری پاک بچیزی حلال کر وی گئی ہیں) طبیبات کا اسم دومعنول کوشا مل ہے۔ اور لذید پاک بچیز دوم حلال بچیز ہوں محلال ہے ہواس سلے کہ طبیب حلال ہے اس کی اصلیت لذت اندوزی سہے اس سیے حلال کو اس کے مشابہ فرار دباگیا ۔ اور ویوننہ یہ سبے کہ حلال اور طبیب دو فوں سے مطرت اور نقصان منتفی ہے۔

فول باری سبے (کیا تیما الرس کُکُوَّا دِن المَّظَیّبَاتِ، اسے رسول باک بجیزوں میں سبے کھا ہُ) بعنی صلال جیزوں میں سبے کھا ہُ) بعنی صلال جیزوں میں سبے کھا ہُ) بعنی صلال جیزوں میں سبے ، نیز قول باری سبے (دَیْبِیْ کُلُوْ الْمُلِیّبُ الْدُ وَهُ دَسُول ان سکے سلیے باک جیزی صلال اور خیا تنث کوان پر حرام کرتا سبے)۔

انس آبت میں طبیات کوخیائٹ کے مفاسلے میں لاباگیا اور خیائٹ الٹرنعالیٰ کی حرام ' کروہ چینریں ہیں۔ فول باری سہے (کا نُکِٹٹ اِ صَا کھا بُ لَکٹٹ اِمِٹ المِنِّسکاءِ ،عور نوں میں سے ہو تمعیب لینند آئیں ان سے نکاح کرو)۔

اس آببت میں براضال ہے کہ اس سے مراد وہ تو رنبس ہوں جو حلال کر دی ہیں اور بہر بھی استفال ہے کہ اس سے مراد وہ عوز نبس ہوں جو تعصیں اجھی لگیں ۔

قول باری (قدل اُحِل کُکُولطی بین به گنجاکش بین به گنجاکش سے که اس سے مراد وہ جیزی کی خرر نہ بہتے ہوا بین جہیں بنی کی افر سے کوئی ضرر نہ بہتے ہوا بین جہیں دبنی کی افر سے کوئی ضرر نہ بہتے اس صورت بین بیال سے متعلق شخص برکوئی اس صورت بین بیال انسیام کی طرف راجع ہوگاجی سکے استعمال سے متعلق شخص برکوئی کناہ اور کوئی الزام عائد نہیں بوڑا۔ اس بین بیجی گنجاکش سبے اس کے ظاہر سے نمام لذیذا شیار کی اباحت براستدلال کیا جا ہے اور ان سے صرف وہی چیزیں خارج ہوں جن کی تحریم کی دلالت موجود ہو۔

شکاری جانوروں کے بارے میں حکم

قول بارى سب وى مَا عَكَتْ مِنَ الْمُجَوَارِج ، اورجن شكارى جانورون كوتم في بدهايا

مهو) ہمیں عبدالبا فی بن فائع نے روایت بیان کی ، انہیں بعفوب بن غبلان عما فی نے ، انہیں ابنیان عما فی نے ، انہیں مالحے نے بہت السری سنے ، انہیں ابان بن صالحے نے بہت السری سنے ، انہیں ابنی بن دکریا ، انہیں ابرا ہمیم بن عبید نے ، انہیں ابان بن صالحے نے نعقاع بن کیم سنے انہوں نے سلمی سنے ، انہوں نے حصرت ابورا فیج سنے کہ حضور صلی الشری لیہ وسلم نے مجھے کتوں کو ملاک کرسنے کا حکم دیا تھا ۔

به به به عبد البافی سنے روایت بیان کی ، انہیں عبد النّد بن احمد من طنبل اور ابن عبد وس بن کا مل سنے ، ان دونوں کو عبد برالنّد بن عمر الحشی سنے ، انہیں ابومعننہ النوار سنے ، انہیں عمروب بشیر سنے ، انہیں عامر شعبی سنے حضرت عدی بن حائم شسے کہ جب بیس سنے حصنو وصلی النّد علیہ وسلم سے کنوں کے در بیلے منکار کے متعلق دریا فت کیا تو آپ سنے ہواب دسینے بیں تو قف کیا حتی کر آبیت (کے مَا عَلَیْ مُنْ مُنْ الْ بَحَوَابِ مُنْ مُنْ الْ الْمَحَوابِ مُنْ مُنْ اللّهِ مِنْ الْمَحَوَابِ مُنْ الْمَاعِلَةُ مُنْ مُنْ الْمَحَوابِ مُنْ الْمَحَوابِ مُنْ الْمَحَوابِ مُنْ الْمَاعِلَةُ مِنْ الْمَحَوابِ مُنْ الْمَاعِلَةُ مُنْ مِنْ الْمَحَوابِ مُنْ الْمَعَامِ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ الْمَعَامِ مُنْ اللّهِ مُنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهِ مُنْ اللّهِ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ وَلَا اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مُنْ اللّهُ

الوبکر حصاص کجنے بہ کہ ظاہر حدیث اوّل اس بات کامقتضی ہے کہ اباحت ان نمام شکاری ہوانوروں کوننا مل کفی جہ بہ ہم سنے سدصایا ہو۔ بہ شکاری کنوں اور شکاری پرندوں سب کوشا مل سبے۔ بہ جبزان جانوروں اور برندوں سیے سفرسم کے انتفاع کی موجب ہے۔ اس بب کنوں کی نورید و فروخت اوران سے سفرسم کے انتفاع کی حوب انتفاع کے حوب انتفاع کے حوب کی دی سے انتفاع کے حوب کی دی سے اسلام اس انتفاع کے حوب کی خوب کے کہ دی ہے۔ اس انتفاع کے حوب کی خوب کے کہ دی ہے۔ اس انتفاع کے حوب کی خوب کے کہ دی ہے۔ اس انتفاع کے حوب کی خوب کی کونندت کا اسنعمال ۔

بعض اہلِ علم نے سلسلہ کلام بیں سندت کا قول کیا ہے اور اس کا مفہوم یوں بیان کیا ہے۔
" تنانی احل دکھ الملیب است من صید ما علمتم من الجوارح " رکہ دونم ما رسے ہے ان شکاری سے ان شکاری نعلم دی ہے) ۔
بوانوروں کے باکیزوشکار کو حلال کر و باگیا ہے جنہ بین تم نے شکاری نعلیم دی ہے) ۔
انہوں نے اس مفہوم کے بیے صفرت عدی بن ساتم شکی روا بت سے جب کے ہوستے شکارے میں اور جس کے مطابق انہوں نے صفور صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے ہے کہ ہوستے شکارے کے بارے بین دریا فت کیا مخاا ور اس بر آبیت رکھ کا عکم شرح ہوں المندلال کیا ہے۔
ہوئی تھی، استدلال کیا ہے۔

انہوں نے صفرت ابورا فیے کی روابیت سے بھی استدلال کیا ہے جس کے مطابق صفنور صائی التّدعائیم استدالی کیا ہے۔ اس نے جب کنوں کو قتل کر سنے کا حکم دیا تو آپ سے بوجھا گیا کہ کس قسم کے کئے رکھتا حلال ہے۔ اس برالتّدنعا لی سنے بہ آبیت نازل فرما تی۔ اس میں کوئی امنناع نہیں کہ آبیت کنوں اور کتوں کے میالتّدنعا لی سنے بہ آبیت فائدہ احمانے کے مفہوم پرشتمل ہو۔

تا ہم لفظ اسپنے فینی معنی سکے لجا ظرسے نو دکتوں سسے انتفاع کا مفتضی سیسے اس سیسے کہ فول باری (کا مکا عَکَشُنْمُ) ان جانوروں کی اباسوت کا موجیب سیسے جنہ بیں ہم سے شکاری تعلیم دی سیسے - اس کلام بیں شکار سکے لفظ کو محذوف ماننے کے سیسے دلالت کی خرورت سیسے ۔

ا ورا بین کے مضمون میں ان کے کئے ہوئے شکارگی اباس کی دلیل موہ و سہے جبیسا کہ ارمثنا دِباری سبے رفت گئے کئے ہوئے شکارگی اباس کے بیٹے بکڑر کھیں اس کوجی ارمثنا دِباری سبے رفت گئے ایم شکا کھیں کا کھیں اس کوجی تم کھا سکتے ہو) آ بیٹ کو دولمعنوں پر جمول کرنا اور اسسے دوفائدوں سکے سلے عمل میں لانا اسسے صرف ایک معنی ا ورفائڈ سے نک محدود کر دسینے سسے بہتر سیے۔

آبن اس بردلالت کرنی سبے کہ شکاری جانوروں کے شکاری اباحت کے سیان حصیلیان جانوروں کے شکاری اباحت کے سیان مجانوروں کا شکار سے سیلسلے بیس سدھایا ہوا ہونا انترط سبے کیونکہ قول باری سبے (دَمَاعَکہ ہُمُ مُ مِنَ الْحَجَدِينَ عَلَم اللّٰ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ

بوارح بعنی شکاری جانوروں کے منعلق ایک فول سے کہ یہ وہ جانور ہیں ہو اسینے مالکوں کے سینے شکارہ اسی بیں ہو دو سرے برندوں سینے شکارہ اصل کرنے ہیں۔ یہ کئے اور جبیری چالا کرنے واسلے پرندسے ہیں ہو دو سرے برندوں کا مشکار کرستے ہیں ہوارے کی واحد جارہ سیے اسی سسے ہا تفذکو جارہ ہے کا نام دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس سے ذریسے کمائی کی ہمائی سے۔

بوارح کے بارسے بیں ایک قول بریجی سے کہ اس سے مراد وہ موانور اور برندسے بیں

ہوکیلی کے دانت اور جبگل کے ذربیلے زخمی کر دبنتے ہیں، امام محمد نے زبا دات میں کہاہیے۔ کہ اگر کتا نشکار سیسے مکر اسجا سے اور اسسے زخمی نہ کرسے اور نشکار اس ٹکر کی وجہ سے مرجائے نواس کاگوشت نہیں کھا یا جاسے گا کیونکہ وہ نشکا رکھ ہی سکے دانت یا چنگل سکے ذرسیلے زخمی نہیں ہوا نخفا۔

آب قول باری ای ماعگفتی می الم بی الم بی ایست اس جانور کے مشکار کو سلال فرار دبتی ہے جو کہا کے دانت یا جنگل کے ذریعے شکار کوزخی کر دبتا ہے۔ حب اسم کا اطلاق ان و ونوں جبیروں پر ہو ناہے نول فظ سے بہ دونوں جبیری مراد لینے بیں کوئی امتناع مہمیں ہے

کواسب سیف وه سبانورم ادم بول سکے ہو متنکار کرنے سکے فرریعے اسینے مالکول کے سلے کمائی کرستے ہیں۔ اس ببی شکاری سبانوروں سکے نمام اصنات بینی کتے ، جبیر بجالا کرسنے واسے ہیں۔ اس ببی شکاری سبانورشا مل ہوجا ئیس سکے ہوشکاری تعلیم فبول کرسلیتے ہیں اس سے یہ بجی حاصل ہوگاکہ ذکا فائی متنم طریب ہے کہ ہلاک مثدہ شکارکوزخم سکے ہوں اوزخمی ہوناہی اس کے متنم عی ذریح بینی ذکا فائی متنم طریب ۔

بداس برتھی دلالت کرنا ہے کہ ہے تبرول واسے تبرکے بارسے بین حضورصلی الٹد علیہ وسلم کی محد بین میں زخم مرا دہے۔ آپ نے فرمایا تھا ! اگر معراض لینی ہے بُرکا تبرانی وصار سے حسم بیس بوسست موسل کے تواس کا گوشت کھا لواوراگر عرضاً سلّے توسہ کھا کہ "ہمیں موسست میں بوسس کا کوئی ایسا حکم سلے جواس بات کے ہم معنی ہوس کا دیجو دفران میں ہوتواس صورت میں فران کی مراد کو اس حکم برجمول کرنا وا جب ہوگا اور سیمجھا جائے کا کہ اللہ تعالی کا منشا بھی ہیں میں فران کی مراد کو اس حکم برجمول کرنا وا جب ہوگا اور سیمجھا جائے کا کہ اللہ تعالی کا منشا بھی ہیں ہے۔

قول باری ہے اٹھ گائے۔ تن تم نے سدھایا ہو) اس کی تفسیر ہیں دوقول ہیں۔ اقل بہر معلاب کنے کا مالک ہے جواسے شکار کی تعلیم دیتا ہے اور اسے اس کے طریفے سکھانا ہے دوم یہ کہ اس کے معنی ہیں " صفرین علی المصید " یعنی شکار ہر بھی الماری بھی کا مالک ہے بھوس طرح کتے بھو کا ہے جا ہے ہیں۔ بھو کا ہے جو اس میں دوم ہیں۔ کے معنی تفرید جینی بھو کا نے کے ہیں۔ کہا جا تا ہے وہ کل باری (ھکالیہ یہ کے کو لوگوں پر بھی کا یا گیا، قول باری (ھکالیہ یہ کے میں میں کتوں کی تخصیص نہیں ہے ، دوسرے شکاری جا اور بھی اس میں دانحل ہیں۔ اس بے کہ میں کتوں کی تخصیص نہیں۔ اس بھی کہ

تفریدینی بھولاکانے کاعمل ان سب کے لیے عام ہے اس طرح اگراس قولِ باری سے کتے کی تعلیم و نا دبیب مرا دلی جائے تو میمنی بھی تمام شکاری جانوروں کے لیے عام ہوگا۔ شکرے اور بازے شکار برآرائے انگر

بحس شکارکوکتوں کے علاوہ دوسرے شکاری جانورتنل کردیں اس کے متعلق ان تلا رائے ہے۔ مروان العمری نے نافع سے ، انہوں نے علی بن صبح سے دوا بہت کی ہے کہ شکرالبعثی ہجرخ اور بازان شکاری جانوروں ہیں سے بہر جنہیں سدھا باجا تا ہے معمر سنے لیٹ سے روا بہت کی ہے کہ مجا ہرسے بازا ور بینے اور شکاری درندوں کے متعلق سوال کیا گیا توانہوں نے جواب دیا کہ بہ سب جوارح بعنی شکاری جانوریں۔

ابن بربے سنے مجابہ سے فول باری دہن انکھوڑے مُکِلِّب ہی کی نفر بربی نفل کیا سے کہ اس سے مرا د ہرندسے اور کتے ہیں جمعر نے طاؤس کے بیٹے سے اور انہوں سنے کہ اس سے مرا د ہرندسے اور کتے ہیں جمعر نے طاؤس کے بیٹے سے اور انہوں سنے اس ایست کی نفس بربیں بہ نفل کیا ہے کہ جوارج سے مرا در کتے بہی نیز اس سلسلے میں نقل کیا سعد صاب سے اس سلسلے میں نقل کیا سعد کہ جوارج سے شکرا اور بازمراد ہیں اور جینا بمنزلہ کئے ہے۔

صخ بن بو بربہ نے نافع سے دوا بن کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بیں نے حض ت علی کی ابک نے بربی بر بیا ہے کہ بیں نے حض ت علی کی ابک نے بربی بر بیا ہے کہ باز کا ما دا ہوا شکار کھا نا درست نہیں ہے ۔ ابن جربے نے نافع سے روا بت کی ہے کہ صفرت عبداللہ کا قول ہے کہ باز وغیرہ شکاری پر ندے ہوشکار بکویں اگر تم اسے ذبح کر لو توا س کا گوشت کھا سکتے ہو،اگر ق بح متر کہ باؤ توا سے نہ کھیا کہ سے کہ حضرت علی شنکرے کے مارسے سلم بن علقہ نے نافع سے روا بت کی ہے کہ حضرت علی شنکرے کے مارسے ہوئے شکار کو مکر وہ سمجھتے سکتے وہ بہ کہنے کہ تول باری (پھکٹے ہے) سے حرف کے مرا د ہیں ۔

ابوبکر حصاص کھتے ہیں کہ درج بالاا نوال کی روشنی میں ہم اس نتیجے پر بہنچے ہیں کہ سلف ہیں سے بعض سنے (مکلب یون) کی نا ویل ونفسیر صرف کئے کی ہے ، بعض نے صفح سنے وغیرہ مراو لیے ہیں۔ یہ بات نوواضح سے کہ قول باری (کھا عَلَمْتُمْ مِنَ الْمُجَوَّالِی) کنوں اور شکاری ہرندوں دونوں کوشا مل سے ۔

بھراس کے بعد قول باری (مُکِلّب ہے) ہیں احتمال ہے کہ اس سے کتے مرا د

یعے جا بیں اور بہجی احتمال ہے کہ اس سے وہ نمام شکاری جا نورم اور لیے جا بیں جن
کا بہلے ذکرگذر ہے کہ ہے ان بیں شکاری کتے بھی شامل بیں اس صورت بیں اممکل ہے۔
کے معنی " مؤ حدین " یا " مفعوین " (اوب سکھانے والے ، بھر کا انے والے) ہوں گے۔
بھراس بیں کتوں کی تخصیص با تی نہیں رہیے گی و وہ سرے شکاری جا نورجی نشریک ہوں سکے۔ اس وضاموت کی دوشنی بیں ہم بہ کہیں سکے کہ آ بیت کو عمرم پر جھول کرنا واجب سے اوراحمال کی بنا براس کی تخصیص ورست نہیں ہے کہ آ بیت کو عمرم پر جھول کرنا واجب شکاری برندے کے بگڑے ہوئے شکاری بادت کے متعلق کسی انتقالات کا علم نہیں شکاری برندے کے بگڑے ہوئے شکاری بادوت کے متعلق کسی انتقالات کا علم نہیں شکاری برندے کے بگڑے ہوئے شکاری و بلاک ہی کیوں نہ کر دیا ہو۔ برندے کا کیا ہوا شکاری کی دیا ہو۔ برندے کا کیا ہوا شکار کے ترد سے کے نشکاری کی طرح ہے۔

ہمارسے اصحاب،امام مالک، سفیان نوری ،اوزائی، لیدٹ اورامام شافعی کاؤل سے کہ جبگل واسلے سدھائے ہوئے سرے کہ جبگل واسلے سدھائے ہوئے نشکاری پرندوں اورکجلیوں واسلے سدھائے ہوئے درندوں کا کباہوا نشکار درست سے نظام آبنت بھی اس نول کی تا تیدہیں ہے اس بیے کہ آبیت میں الٹرنوالی سنے شکاری جانوروں بینی ہجا دے سکے سکیے ہوئے شکاری اہامت کردی سے ۔

بدان نمام جانوروں پرشتی سے جوا پنی کجلیوں با اپنے چنگلوں کے در بیے شکاد کو زخمی کر دبنتے ہوں اور اپنے مالکوں کے لیے شکاد کرنے کے دربیعے کمائی کرتے ہوں آیت کے اندر اس سلسلے میں کئے اور دوسرے جانور کے درمیان فرق نہیں کیا گیا ہے۔
تول باری (کھا عکمت ہم می گئے اور دوسرے جانور سے درمیان فرق نہیں کیا گیا ہے۔
بکڑے ہوئے ہوئے ہوں گا باہوت کی برشرط ہے کہ برجانور سدھا سے ہوئے ہوں ۔ اگر برسدھا نے ہوئے نہیں ہوں سگے اور شکاد کو بکڑ کر الم کر دیں سگے تو وہ مذکی بعنی برسدھا نے ہوئے نہیں ہوں سے اور شکاد کو بلڑ کر الم کر دیں سگے تو وہ مذکی بعنی مشری ذیبی نہیں ہوگا۔ اس کے کہ آیت بیس خطاب باری کا انداز بیان برہے کہ شکاد کی صلت کے منعلق سائلین کے سوال کے جواب میں اس کا ور دو ہوا ہے۔
الٹر تن الی نے سدھا نے ہوئے شکاری حیا نوروں کے کہ ہوئے شکاری مطلقاً اللہ تا ہوئے شکاری مطلقاً اللہ تا کہ دی اور دیا انداز بیان ان تمام صورتوں کوشنا مل ہے بواس ایا موت کے نے تا

آنی بی اورا طلات بن بیشننل بے اس لیے کہ سوال شکاری تمام حلال صور نوں کے منعلن کیا گیا تخطارال ندندہ اوصاف منعلن کیا گیا تخطارالٹ دنعالی نے آبت ہیں شکاری جانوروں کے بیان کر دہ اوصاف کے ذریعے ہوا ہے کی تخصیص کر دی ۔ اس لیے اب شکاری صرف اسی صورت کومبائے مجھا جا ہے گا ہو آبیت ہیں مذکورہ وصف پڑشنمل ہوگی ۔

مجرارشا دموا (نُعَدِّمُ وَمُنَّاعَلَمُ مُنَّاعَلَمُ مُنَّاعَلَمُ مُنَّاعَلَمُ مُنَّا الله محضرت سني اسس مروی سبے که اس نعلیم سیے شکاری جانوروں کو مثنکار سکے سبے بھڑ کا اور انہیں اسس کا نوگر بنا نامرا دہ ہے۔ شکاری جانورکو اسبنے مالک سیے اس فدر ہل جانے کا عادی بنا دیا جائے کہ شکار پر جھجوڑ سے حیا سنے سے لعدوہ اس کی طرف وابس لوط جائے اور اس سے جھوٹ کر بھاگ رہے ایک سے اسے اس کے اعدوہ اس کی طرف وابس لوط جائے اور اس سے جھوٹ کر بھاگ رہے ہے اسے ا

محفرت ابن عمر اورسعید بن المسبب کانچی ہیم قول سے انہوں نے بہترط نہیں الگائی سے کہ مشکاری جا نورشکار کو بکڑنے سے لبعد اس ہیں سے کچھ نہ کھا ہے رلیکن ان کے علاوہ دوسرے حفرات سیے مروی ہے کہ نزک اکل ' بعنی کچھ نہ کھانا بھی کے سے سد صانے ہیں داخل سبے اور بکڑے ہوستے شکار کی اباس ت کی ایک بشرط بہجی ہے کہ کتا اس شکار ہیں سے کچھ نہ کھائے اگر کتے نے کھالیا تو وہ شکار حرام ہوجا ہے گاا وراس کا گوشت نا فابل استعمال ہوجا ہے گا۔

محضرت ابن عبائش ،حفرت عدى بن سائم الورصفرت الوسريش كا بهى تولى ہے۔ ان سرب حضرات نے بیرجھی کہا ہے کہ باز کا بکڑا ہوا نشکار حلال سیے نتواہ بازاس بیں سے کچھ کھا بھی سلے۔ باز کی تعلیم صرف بہی سہے کہ جب نم اسسے اواز دو تو تمحماری آوازش کر فوراً تمحمارسے باس آجا ہے۔

اس باسے میں فقہاعے مابین اختلاف الاعادكر

ا ما م نشافعی کا قول ہے کو آگر کمنا کھائے توشیکا کہ کا گوشت قابلِ استعمال نہیں ہوگا۔ تیز

فیاس کے لیجا طرسے یا تدکا بھی بین حکم ہے۔

ابو کرسوماه سرمنتے ہیں کہ سکھٹ ہیں سے جن سفات نے بیر مجیا الم کرنے والے شکاری بیدو کے بکی سے بیرے شکا مرکو ہا کرڈ فرا د دیا ہے دہ سب اس بات پر منفق ہیں کال شکاری برندوں سکا بکر ایس اسکا رصلال ہے۔ اس کا گوشت فا بل استعمال ہے نواہ شکاری برندے نے اس میں سے تجے کھاکیوں نرایا ہو۔

1/2

تعفرت سلمائی ، حقرت سٹی اور حفرت این عمر کا قول ہے کر بیشکا دیکھایا جائے گانواہ کتے نے صرف اس کا ایک نہائی کیوں ترجیوٹرا ہو، حس ، عبید من عمیر، عطا ر، سلیمان بن لیسا نہ اورابن شہاب نہری کا یہی قول ہے۔ مفرت ابدہ رروسے کی ایک دوایت ہی ہے۔

ابو بکر مصاص ان فوال پر تبعرہ کو سنے ہوئے کہتے ہیں کہ کتے کے مزاج ا دراس کی مالت سے یہ بات واضح ہدے کہ گورے بیر کے شکار کو تہ کھانے کی ترمیت دی مبائے تو وہ اس ترمیت کو فول کہ لیتا ہے۔ اس بلے اسے نشکا دنہ کھانے کی نعیام ور ترمیت دنیا مکن ہے اس تسکا دنہ کھانے کی نعیام کی علامت ہے اوراس کے معظم اوراس کے معظم اوراس کے معظم بین سے کچھ منہ کھا نا اس کی تعلیم کی علامت ہے اوراس کے معظم بین میں سے کچھ منہ کھا نا اس کی تعلیم کی علامت ہے اوراس کے کھونہ کھا تا ہوئے کا داورا گراس نے کچھ کھا لیا تو راس صحت کے لیے اس سے بھونے کی دیل ہے۔ اس لیے اس کے پوٹے سے کھونہ کھا دیا تو راس میں سے بھونے کے درکھا نا مشرط قرار دیا جا گا ۔ اورا گراس نے کچھ کھا لیا تو راس میں میں سے کچھ کھا نا مشرط قرار دیا جا گا ۔ اورا گراس نے کچھ کھا لیا تو راس میں مارنویں جا ہے گا ۔

بہان نک بازکا تعلق ہے تواس کے منعلق بربات سرب کومعلوم ہے کہ اسے ترکہ اکل کی تعلیم نہیں دی جاسکتی کیونکراس کی تعلیم کا کوئی ڈولعے نہیں ہے۔ اور دیربات درست نہیں ہو سکتی کرانشر تعالیٰ اسے البیں بانٹ سکھانے کا ممکلف بنا دیے ہیںے وہ سیکھ نہیں سکتا اور حیں کی تربیب کووہ قبول نہیں کرسکتا ۔

اس سے بہ بات نابت ہوگئی کہ ترک اکل با زا ویشکاری پر ندول کی علیم کا بُوز نہیں ہوں کے تعلیم کا بُوز نہیں بیکر یہ کتے کی تعلیم اوراس کی ترمیت کا بیز ہے ۔ کیونکہ وہ اسے قبول کر تاہے اور اسے اس کی تربیت دینا میں بھی ہے ۔ حقرت علی اور دور رہے حقوات سے اس بالسے بیں بو بات مروی ہے کہ باز کا ہلاک شدہ شکا دنا قابل امنعیال ہے وہ تنا بداس کھا طرسے سے کران حفارت کے نزدیک ترک اکل تعلیم کی تنز طرسے ۔ لیکن بیربات برندوں میں کہن نہیں کو اس سے بینا دور نہیں ان کا ہلاک کر دہ شکار باک ہوسکتا ہیں اور نہیں ان کا ہلاک کر دہ شکار باک ہوسکتا ہیں اور نہیں ان کا ہلاک کر دہ شکار باک ہوسکتا ہیں۔

البتدان حفارت کی بربات اس برنتی ہوتی سے کہ شکاری پر ندوں کے تنعلی تفلیم ذکر کاکوئی فائدہ نہیں ہے۔ کیونکدان کا بیڈا ہوا تنسکار باک اور تعلال ہوئی سکتا۔ اور اس کا ظریعے میدھایا ہوا اور نرمیدھایا ہوا پر ندہ دونوں کی ابک منتیت ہوتی ہے۔

اس کا ظریعے میدھایا ہوا اور نرمیدھایا ہوا پر ندہ دونوں کی ابک منتیا میں ہوئی ہے۔

ہ بیت کی دو سے یہ بات درست نہیں ہوسکتی اس لیے کا دستر تعالی کے تمام شکاری مانوروں کے لیے تکام نتیک کردی ہے اور اختیں میدھانے می نترط لگا دی ہے۔ اس کی قرام نہیں دکھا ہے۔

اس نے کتے اور برند ہے بین کوئی فرق نہیں دکھا ہے۔

اس بیےان جانوروں سے میں انقطاکا استعمال وابوں ہے۔ اس بیے سکاری بربرہ میں سیجی سدھا ہے بہول گے۔ اور کتوں سے بھی اگرچ برندوں اور کتوں کی نعلیم اور شکارے بیے اس کی نزیمیت کے طریقے فقلف ہوں گے۔ کتوں اور ان جیسے دوسرے اور شکاری جانی نزیمیت کے طریقے فقلف ہوں گے۔ کتوں اور ان جیسے دوسرے شکاری جانوروں کی تعلیم کے اندربہ بات داخل ہوگی کہ وہ شکارکا کوئی مصد بنو دند کھائیں۔ اسی طرح شکاری برندوں کی تعلیم کے اندربہ بات داخل ہوگی کہ وہ شکاری کی جیب مالک اواز مدت و فور آئے جائے۔ اس طرح آئیت دے تو فور آئے جائے۔ اس میں وہ مانوس ہوا وراس سے برک کر زمجھا گے۔ اس طرح آئیت بیں جن شکا دی جانوروں کا ایجا الگر فرکھ بیت تعلیم کے اندربہ بات داخل ہوگی۔

کنے اوراس جیسے نسکاری جا نوروں کے پکڑے ہے ہوئے نشکاری ذکا ہ کی صحت کی ایک شرط ہے ہے کہ وہ نسکا دہیں سے کچھ نہ کھا ٹیں ۔ اس می ایک دہیں ہے کہ ارشا دباری ہے (کُھُکُوڈ ا جِسُّ ا مُسَکُن عَلَیْہ کُھُ جس شکار کو وہ تھا دسے لیے پکڑ دکھیں ان ہی سے کھالی کتا اگر سی شکا دکو ہی جو اس کے گا تو بیمعارہ کو رہے گا تو بیمعارہ کو رہے گا کہ دہ اس سے کھر کھا تا ہے یا ہمیں ۔ پکٹر اسے یا اینے مالک کے واصلے ۔ یہ دیکھا جائے گا کہ دہ اس سے کھر کھا تا ہے یا ہمیں ۔ پکٹر اسے یا اینے مالک کے واصلے ۔ یہ دیکھا جائے گا کہ دہ اس سے کھر کھا تا ہے یا ہمیں ۔ اگر ہمی صورت ہوگی تو ہماس بات کی دلیل ہمدگی کو اس نے بیٹر تا تھا گویا اس نے دورری صورت اس بات کی دلیل ہمدگی کہ اس نے ایک کے نیم طرف ہموتی تو درج اس نال دونوں میں تو کہ اکل ہی خول کا یاعث ہے ۔ اگر ترک اکل کی نشر طرف ہموتی تو درج بالا آ بیت کا فائدہ ذائل مہوجا تا ۔

اب بین مکر ترکب اکل اس باست کی علامت سے کواس نے بیشکا وا بینے مالک کے بیے

بیٹر اسے اور الگر تعالیٰ نے اس کے بیڑے ہوئے شکاری ہما دسے بیے مرف اسی شرط کے

سانچہ ا باحث کی ہے تو اس سے بہ بامت واجب ہوگئی کہ بوشکار وہ اپنی ذات کے لیے

بیکٹ دکھے گا وہ ہما دے یہ حلال بہیں ہوگی ہم بیاس کی جما نعمت ہوگی۔

Z

اگری کہا جائے کہ ہا تھی لعفن وفعہ اسے پیوٹے نشکارکا کچر حصہ کھا جا آہے۔

اکسین اس کے یا ونبود وہ شکا دہما اسے بیے بیٹوٹ نا ہے۔ اس کے بوا ہے بین کہا جائے گاکہ

ایکٹ اس کے یا ونبود وہ شکا دہما اسے بیے بیٹوٹ نا ہے۔ اس کے بوا ہے بین کہا جائے گاکہ

ایکٹ دکھنے کی شرط مرف کتوں اودان جیسے نشکا دی جا نوروں کے اندیسے بین فنسکا دی بیزوو

کے لیے نشکا کواینے مالک کی فیا طروف دکھنے کی شرط نہیں ہے ، جبسا کہ ہم اس کی دہر بین سے آغا ذہیں بیان کرآئے ہیں۔

کے کے متعلق بر کا کہ کے ہے اس کے تشکار کیڑنے کی علامت ہے کہ دہ اس ہر وہ سے کہ دہ اس ہر وہ سے کہ دہ اس ہر وہ سے کہ ذاک ہے کہ اس ہر وہ اس ہر وہ دواست دواست دلالت کرتی ہے جو مفرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حرب کی اس میں سے کہا ہے توقع نہ کھا و کہو نکہ اس میں دواست درکھا و کہونکہ اس میں درت میں اس نے ہے بیشنگار کیڈا کھا ۔"

معنوت ابن عباس نے بہتا دیا کہ کنے سے اسکار کومنہ تہ لگا نا اس بات کی علامت ہے کہ اس سے حب کا اسم اس صورت کوننا کل ہے حب کا محاس کا محاس نے بہتا کا کا اسم اس صورت کوننا کل ہے حب کا محاس نے بہتا ہوئیا گا ہے اس سے حب کا محاس نے ذکر کیا ہے اورا گراسے نتا کی نہ بات نہ کہتے تواب آیت کی نا دہل میں یہ بات نہ کہتے تواب آیت کہ اس معنی براس طرح محول کہ فا واج سب ہے کہ گویا امساک کا لفظ ار اِسی فہوم کے کہتے تواب اسم بن گیا ہے۔

حضورهای دندعلیه دستم بسی هی استی می دهایبت منتفول ہے۔ اس لیے دو وجرہ سے اس کی حجیت نابت ہوگئی ایک نویب کہ بہ آبت کے معنی اوراس کی مرا دکا بیان ہے اور دوسری ہرکہ نرست سریات نابید اور دوسری ہوگئی۔

سنت كى روسےاس كى تحريم متصوص بركمى -

بهمیں بورالبافی بن فائع نے دوایت بیان کی ، انھیں بنٹرین موسی نے ، انھیں ہیں ہے ، انھیں ہے ، انھیں سے ، دہ فراتے انھیں سفیان نے ، انھیں مجالد نے تعمی سے ، انھوں نے حفرت عدی بن حائم سے ، دہ فراتے ، بین کرمیں نے حفد رصلی اللہ علیہ وسلم سے سردھائے بہدئے کئے کے بکڑے ہوئے ویرا کا کہ اسات کلباک المعدود کردت اسم اللہ وکل حمال سائے علیہ خوا با از دا اسات کلباک المعدود کردت اسم اللہ وکل حمال سائے علیہ خوا ن اکل من اندا مسلک علی نفسہ درب تم اپنا سردھا با ہوا کئا مسلک علی نفسہ درب تم اپنا سردھا با ہوا کئا مشکار برکھیولہ واور کھیوڑے نے محت اللہ کا مام لے لو، نوج شکار وہ مخصار سے بیٹ کا دائی کے اسے نہ کھا کی بیزیکا سے موردت میں اس نے برنشکار اپنے کے بیڈانٹا)

بهمین خمرین بکرنے دوابیت بیان کی ، انھیں ابودا ؤدنے ، انھیں خمرین کثیر نے ، اکھیں خمرین کثیر نے ، اکھیں میں کہ میں اللہ میں اللہ

جا لور سريه کا)

والرسيا ورا تفول نع عمرو سے دا داحفرنت عیدائیدین عمروسے کر حضور صلی لندعلیدی م نے ابو تعدیق الخشنی سے فرما یا تخفا (حکّل مسلا مسلا علیا الکلب کر تخفا دے بلے ہو تنسکا دیجر کے اسے کھالی) ابو تعلیم نے او تھیا "خوا و کتا اس شکار کا کچے سعد کھا جائے ؟ آکب نہے واب دیا (حان اکل مذہ ، خواہ کتا اس میں سے کچھ کھا جائے)

اس کے بیوا سب بین کہا جائے گاکہ او تعالیہ کی دوابت میں بیر فقرہ غلط ہے۔ وہ اس بیے کہ او تعالیہ سے اس مدسیت کی ابوا در لیس نولائی ا در ابوا سماء وغیر سمانے بھی دوابت کی ہے ادران دونوں نے اس دوابیت میں بیر فقرہ بیان نہیں کیا ہے۔ علادہ اذیں اگر مضرت الوث علیہ سے بیر دوابیت درست بھی مہر جائے مجر مھی مضرت عدی من ساتھ تم کی دوابیت دو وجہ سے اولی میں گاتھ کی دوابیت دو وجہ سے اولی میں گی۔

ا ول به که مفرت مدی کی دوا بین ظاہر آبیت (کی کھی ایک کی کی کی کی کے کہ کے کہ کہ کا کھی کی محمالیوں مطابقت دکھتی ہیں۔ دوم بیر کہ ابو نعلبتہ کی روا بیت میں اس شکا درکے کھا نے کی ممالوت بنیں ہے جی جی جی دوا بیں ہیں سے شکا د کرنے والے کتے نے کھی کیجہ کھا لیا بہو ۔ اوربیا صول بے کہ جیدے وروا بیں الیب میں ایک بین کی ممالوت بہوا ور دور مری کے اندراس کی اباحت نواجی والی دوا بیت عمل کے لیا ظریعے اولی بیوگی ۔

اگریم کہا جائے کہ تول باری (فکلونا جسما اُٹسٹن عکب گھ میا کہ سکانکا کا مفہم ہے ہے کہ شکاری کا منعمی ہے ہے کہ شکاری کے نتیکا کی کرنے کے لیعد مالک کے لیعد اس کے ایس کے ایسالیسے کیونکہ ملاکت کے ایسالیسے کیونکہ ملاکت کے ایسالیسے کیونکہ ملاکت کے ایسالیسے کیونکہ ملاکت کے ایسالیسے کیونکہ ملاک کے ایسالیس کے ایسالیسے کیونکہ ملاک کے ایسالیسے کیونکہ کی ملاک کے ایسالیسے کی ملاک کی ملاک کے ایسالیسے کی ملاک کے ایسالیسے کی ملاک کی ملاک کے ایسالیسے کی ملاک کی ملاک کے ایسالیسے کی ملاک کے کہ کی ملاک کے کہ کی ملاک کے کہ کی ملاک کے کہ کی کی ملاک کے کہ کی کو کی کو کی کی کی کو کی کی کی کی کی کوئی کے کہ کی کوئی کے کہ کی کی کی کی کوئی کی کوئی کے کہ کی کی کوئی کی کوئی ک

دو کے دیکھتے کے کوئی معنی تندیں۔

اگریہ کہا جائے کہ کتے کا نشکار کو قتل کر دیٹا ہی مالک سے لیے رو کے دکھنا ہے نواس کے بچا بہ بہ کہا جائے گا کہ بہ بے معنی بات سے بیونکہ اس مفہوم کی بنا برآ بہت سے معنی پہروں گے یہ تم وہ نشکا دکھا لوسے نشکا دی جا نوروں نے تھا دے لیے بلاک کر دیا ہو"
پہرفہ وم آیت سے فائڈ سے کوسا قط کر دیٹا ہے اس لیے کرنشکا دی جا نوروں کے ذریعے بلاک ہونے والے نشکا دی ا باست نواس سے قبل کی آبیت (و کراعکہ نے مرح مرد کے المبور کے المبور کے المبور کی ایمن موجود سے ۔

اس آبیت بن ان شکاری جانورول کا کیا ہوا شکارم او ہے جنوبی ہے نے اس مقصد کے بیے سرھایا ہو۔ بہ آبیت اس شخص کے سوال کے جواب میں دارد ہوئی تھی جس نے مبار تشکار کے متعلق لوجیا تھا۔ علاوہ اذبی امسائل بعنی پڑھے رکھنا ہلاکت کے مفہوم سے عبارت نہیں ہے اس لیے کہ شکاری بھی شکارکو بھارے لیے فرندہ حالت میں بھی کر دکے دکھنا ہیے۔ اور اسے ہلاک نہیں کر ما اس بیے امساک کا مفہم اس کے سوالور کی نہیں ہے کہ دہ شکارکو ما اس بی امساک کا مفہم اس کے سے تشکارکو پڑھے درکھنے کی صورت یا تو مالک کے آجائے تک بھڑے درکھے کی میں اور سے ہلاک کرنے کے لعددو کے رکھے گا یا میں کے لیاک کرنے کے لعددو کے رکھے گا یا اسے ہلاک کو نے کے لعددو کے رکھے گا یا طلاک کو نے کے لعددو کے رکھے گا یا اسے ہلاک کو نے کے لعددو کے رکھے گا یا اسے ہلاک کو نے کے لعددو کے رکھے گا یا

یہ بات تو واضح سے کہ بین ہم امریک سے برمراد نہیں ہے کہ دہ شکار کو ہلاک کیے بغیر زندہ مائٹ میں روکے دیکھے کیونکہ سب کا اس برا تفاق ہے کہ آبت میں بہ فہرہ مرد نہیں ہے۔ دہ گئی میں مورات کہ وہ نشکار کو ذریرہ مائٹ میں روکے دیکے دکھے نواس کا اس طرح دو کے دکھنا شکا دکی اباحث کے بین کہ کا کہ ایک میں میں کے باتھ وں میں کا کھا نا حلال نہ ہوتا ۔

مراد نہیں ہے، اس میں ہے ہم بات آ ابت بہوگئی کہ آیت میں امساک سے دار نرک اکل ہے۔

اگریہ کہا جائے کہ قول باری رحمکانی احتہا کا مُسٹی عکیٹ گئی شکاری کتے کے منہ سے بچے

ہوئے باتی ما ندہ صفے کی ایا حت کا مقتقی ہے کیبونکہ کتے نے باتی ما ندہ حصد نرکھا کرا سے ہما دے

میں دوک رکھا ہے ، البتہ جو حصد اس نے کھالیا وہ گو بااس نے ہما دے لیے نہیں دوکا ، باتی ما ندہ

مواس نے دوک لیا امس بیے طا ہر آیت اس کے بعنی شکار کے باتی ما ندہ صفے کی اباحث کا

مقتقی ہے کیونکہ اس برا بیت کا مفہوم صادت کا ماہے .

اس کے جاب میں کہا جائے گاکہ یہ بات کئی وہوہ سے خلط ہے۔ اول میر کوام کے کہ مفہوم کے متعلق سلف سے کو اس کے بند مفہوم کے متعلق سلف سے دو قول منقول ہیں۔ ایک توب کو تشکاری جانور اس شکار ہیں سے کھی نہ کھائے ۔ محفوت ابن عبائش کا فول ہے اور دوسل بیر کو شکاری جا تور شکا کر کو ہلاک کر اے کے بعد مالک کے لیے اسے دو کے دیکھے ۔

سلف بیں سے سی نے بہنیں کہا کہ نشکاری جانور کا شکار کے ایک حصے کو کھا جلنے کے ایک عصے کو کھا جلنے کے ایک عصے کو کھا جلنے کے ایک عصے کو نہ کھا نا امساک سے اس بے بیا قول باطلی ہوگیا۔

سوم ہے کاس صورت میں آیت کا مقہم ہے ہوجائے گا بھیں شکار کو نٹکاری جا نورنے ہوں سے کھا کہ اس میں سے کھالو" اوراس میں امساک سے ذکر کی گئی کشنی کشنی ہوگی کیونکہ ہے بالک کرد یا اس میں سے کھالو" اوراس میں امساک سے ذکر کی گئی کشنی کشنی ہوگی کیونکہ ہے باس سے تومعلوم ہے کہ نشکا رس میا نورنے شکا رکا بھی مصد کھا لیا ہے مما نعت سے وائر سے میں اس سے آنے کا کوئی جواز نہیں ہیں ۔

بيهور بالكروه سيرنه برجانا

پیدی بھی بھرجا نے کی وجہ سے اس نے بیر تھ دھے ڈویا تھا اور اسے اس کی ضرورت بہیں دہ کھی ، ہما دسے لیے رو کے دکھنے کی اس ہیں کوئی بات بہیں تھی ، اس نے اثدا ہی سے فتکار کا ایک حصر کھا لیا تھا بہ اس بر دلائٹ کرتا ہیں کہ تشکار کرنے کے بی راس نے نشکار کو بھارے لیے بہیں بکر انفا ۔ اس صورت حال کے تخت اس کی تعلیم کی صحبت کے باد سے میں ہما دے لیے غود کرنا منروری بردجا کے گا ، اس کی تعلیم تو ہے ہونی چاہیے تھی کہ وہ ہما دسے لیے نشکا دکرے اور ہما دسے بیے اسے بیکو سے دکھے بوب وہ نشکا دکا ایک حصد کھا جائے گا نواس سے یہ بات معلی ہوگی کہ اسے سدھانے اور شکاری تعلیم دینے کاکا م ابھی فا مکمل ہے۔

اگریہ کہا جائے کو کتا تو اپنے یکے تشکار کو ناہے اور اسے اپنے یکے کپڑے دکھنا ہے۔
مالک کے لیے بکرٹے نہیں رکھنا - آپ نہیں دیجھنے کہا گرشکا رپر بجبورٹرنے کے وقت وہ کہ ہیر
میر نوشکا ربکہ ناہی بہیں، نشکا رپر وہ اسی صورت میں جھیٹے گا کہ اس کا ایک محمد نود کھا ہے۔
اس بیے نشکا رکا ایک حصہ کھا جانے سے تعلیم کی نفی بہیں ہوتی اوراس بات کی بی نفی
بہیں ہوتی کو اس نے شکا رکو بھا رہے ہے نہیں بکرٹے سے دکھا - اگرا ہے، کی بات کا اغذبا دکیا
مبائے نو ہمیں کتے کی نیت اوراس کی پوشیدہ خواہش کے اعتبار کی فرورت بیش اسے گی ۔ برایسی
بات ہے جسے نہم معلم کرسکتے ہیں اور نہی اس کے تعلق بھیں کوئی وا فقیت ہو سکتی ہے بلکہ
ہم تواس باد سے بی شک بھی بہیں کرسکتے کو اس کی نبیت اوراس کا اور وہ اپنی ذات کے
بہت خواہی بادے ہو اپنی ذات کے

اس کے بواب میں کہا جائے گاکہ مقرض کا یہ کہنا درست نہیں کہ کتا اپنی ذات سے یہ مشکا کہ کن ا اور تشکا کہ کو بہنے کے کہ دکھا کہ ہے۔ کیونکہ اگر بات اس طرح ہوتی تواس کی بٹیا کی اس صریک منہ ہوتی کہ کھا نا تھی ڈرجائے ، اور تزک اکل کی تعلیم سلنے کے باویج دوہ یہ بات نہ سکھا۔ مجب وہ ترک اکل کی تعلیم سلنے کے اور تشکا دیں سے مجب وہ ترک اکل کی تعلیم سلنے ہے گھا نا جھوٹر جائے گا نوشکا کے جھے نہیں کھا تا نواس سے ہمیں بریا ت معلوم ہوتی ہے کہ جب کہ جب دو کھا تا جھوٹر جائے گا نوشکا کو جہا اس کے مطابق وہ معتملینی کو جہا اسے دو کھا جائے گا اور اللہ کی مقر اکر دہ ننہ طانعیں کے مطابق وہ معتملینی سے مسرحایا ہوا قراد یا ہے گا۔

اس صورت میں وہ اپنے مالک کے کیے شکا رکرے گا ورابینے مالک ہی کے لیے

نشکادکو مکی کے معترض کا یہ کہنا کہ اگرکت ابنے مالک کے لیے شکادکو نا ڈشکم ہیری کی حالت بیں بھی دہ ہیکا م کو تا تواس ہیں بات درا صل ہر ہے کہ تھے ہیں ہی حالت بیں جب مالک اسے شکاد ہر تھے ہوڑ تا ہے تو وہ مالک ہی کے یہے شکاد کر تا اور مالک ہی کے بیے شکاد کو کہ الک ہی کے بیے شکاد کو کہ فالک ہی کے بیے شکاد کو کہ فیما ہے ۔ اگر وہ سروہ ایا ہوا ہو تو شکا دیر تھے وارے جانے کی صورت ہیں وہ شکاد کو کہوڑنے سے بازینیں دہتا ۔

معترفن کا یہ کہنا کہ وہ ننسکار میاس صوریت ہیں جھ بٹتنا ہے کہ اس ہیں سے نود کچے کھا ہے، نوبہاں کھی یہ بات ہوتی ہے کہ وہ ننتکا کہ کا ایک حصد کھا تا صرور ہے گراس وقت جی کہ وہ نشکار کو پہلے لیننے ٹاکک کے لیے روک کیتا ہے۔

بهان تک کنے کی پیٹ برہ تواہش اوراس کی نیت کا تعلق سے تواسے انجی طرح معلوم میں ما سے کرشکا رکی تعلیم ملنے اوراس کے سرحائے کا کیا مقصد ہے ۔ وہ اسس معلوم میر تا اوراس سے کا کا در مقصد ہے ۔ وہ اسس مرا دا و در مقصد کی بہنچ میا آیا وراس سے گاہ مہوجا فانسے جس طرح گھوڈ سے تو بیمعلوم ہوتا ہے اسے سیکا تے وراس برجیا یک بلند کرنے کا کیا مقصد اور مرا دسیے۔

کے کواس سلسلے میں بو تعلیم دی جانی سبے دہ ہی ہوتی ہے کہ شکار کو نہ کھلئے لیکی جب وہ نہا کا کہ کو نہ کھلئے لیکی جب وہ نشکار کو کہ کھلئے لیکی جب وہ نشکار کو کھا گئی ہے گئی ہے کہ اس نے اپنی ذائت کے مقصد سے نشکار کی باتھا ، مالک سے مقصد سے نشکار نہیں کیا تھا ۔

اوبریم نے جو کھے ذکر کیا ہے نیز برکہ کتے کی تعلیم ہی کیل اس وقت ہوتی ہے جب وہ وہ ترک اکل سکھوا تا ہے اس میریہ بات دلالت کرتی ہے کہنا واضح طور برائیں بالتو عیا تو دہتے وہ ترک کا کواسے اس کیے سرمایا جا تو دہت کہ اور جن عالی کے اور وہ نیا کہ اس کے اور وہ نیا کہ اس کی جا تا ہے کہ وہ بالتو جا نور بن عالے اور وہ نئی نہ دہ ہے اس کے بوری ہوگیا کہ اس کی تعلیم کی تعلیم

اس کے برعکس باند بنیادی طور برجر کھا ٹاکہ نے واللہ وحتی بر تدہ ہے اس کے اس سے کی تعلیم اس طرح بنیں ہوسکتی کراس کی بنیا کی بیا تی رہے دی کہ وہ کھا تا جبول دے -اس سے بہات تا بہت بیوٹی کہ اسے لینے مالک سے مائوس مہوتے اور اس سے وحشت دورکرتے کی تعلیم دی جائے کر جی اس کا مالک اسے آواز دسے تو وہ اس کی آواز میراس کے باس کے مرجی اس کے ارد بہمنے حالے گا کہ اس کے اپنی

J'

1

11.

بہلی فطرت نوک کردی سے اور اس سے سبط گیا ہے۔

یربات اس ی تعلیمی علامت بن جلئے گی۔ تول باری (فکار اصلا) کشری عکاری کے بیرا کے بیرا یک فول میں کا کشری عکاری کے بیرا یک فول بر سے کا س میں توت میں تنبید کے ان میں سے بعض با اور بعیض کے معنی یہ بول کے سی نسکا دی جا تو رہا ہے ہوں گے ان میں سے بعض با اور بیاح بروں گے میں کے ان میں سے بعض با اور نیمی کردیں کے دہ مباح میں نور نرجی کردیں کے دہ مباح میں برکا اور جسے مکر اور زمجی کے بیر بلاک کردیں وہ مباح نہیں برکا ۔

تعقی کا فول ہے کہ بہاں حوف می تا میں اور ناکیدیمے معنی دے رہا ہے جس طرح برقول باری ہے (کیکھ کو جس کر یہ بات قلط ہے اس بھے کہ متن فقر ہے کہ بہاں جو اس بھی ہوتا ہے کہ متنبیت نقر ہے ہیں جو نا عرف منعنی او والعند فعا می تقر ہے ہیں ہوتا ہے اس بھے کہ متنبیت نقر ہے ہیں جو نا عرف منعنی او والعند فعا بت بعد ہوتا الما توالی تقول باری دیکھ تا تو کہ کہ تھا ہے اس کے قول کے تھا سے ان اس کا جن کو بیش میں بیز جرہ پر جرہ پڑا دینا تھیں لین دسے یہ ان کے قول کے مطابق اس کے بدعنی لین کھی جا در تب ہوا دہ ہوتا ہوں کا مسلمان کا اس کی حکمت میں جوا دہ تب یہ معنی لینے کی وجہ یہ ہے کہ اس بی مسلمان کا مسلمان کو تعلیم کے دس میں جوا دہ تب یہ بھی کے دس میں کا دس میں ہوا دہ تب ہوں کا مسلمان کو تعلیم کے دس میں کا دس کے بدعنی کو تعلیم کے دس میں جوا دہ تب ہوں کا مسلمان کو خطاب ہے۔

ا مام ابرسیفہ کا فول ہے کہ جب شکاری گنا اپنے پرٹے نے ہوئے نسکا دمیں سے کھی کھا جائے اور اس نے اس سے پہلے بہت سے نسکا دیکھ ہے ہوں اور ان کے سی حصے کو اس نے نہ کھا یا ہو تو اس موردت میں اس کے پہلے کے بہوئے تمام نسکا دہوا م بروہائیں گے اس لیے کہ جب اس نے تنکار میں سے کھا لیا تو یہ نما ہم بربروگیا کہ ابھی مک معلم نہیں بنا بعنی اس کے سدھانے اور سکھا نے کا کا م مکمل نہیں ہو۔ اس مالین نرک اکل کی بنا پرسکھ جاتے کا جو کھا گیا گیا تھا۔ وہ اجتہادا و د ظرم عالی بنا برسکھ جاتے کا جو کھا گیا گیا تھا۔

اب شکاری سے کھا یہنے کی وجرسے نفی تعلیم کا ہوتھا گیا یا جا دیا تھا وہ تھیں کی بنا برہے ۔ نفین کے ہوتے ہوئے اجتہا دی کو ٹی شنٹیت نہیں ہوتی ۔ بعض دفعہ شروع ہی سے
کتا سدھائے یفیرنشکا دکو نہیں کھا تا ۔ جس طرح دوسرے تمام در تد ہے اپنے شکار کو ہلاک کر
دیستے کے بعد فوری طور پر اسے نہیں کھا تے ، سجب کتنا اکٹر او فات شکار کو یا تھا تھیں لگا تا
تواس پرظن نا لیب کی بنیا دیرسکھ جانے کا حکم لگا یا جا تا ہے لیکن جیب اس کے بیروہ کھا
تواس پرظن نا لیب کی بنیا دیرسکھ جانے کا حکم لگا یا جا تا ہے لیکن جیب اس کے بیروہ کھا ابتا ہے نواس بات کا نفین ہوجا ناہے کواس نے ابھی سیکھانہیں ہے اس بلے اس کے کے سیاری اس کے کے سیاری کے کیے ہوئی ان کے اس کے کیے ہوئی ان کے اس کے سیاری کا دروا مرہوجاتے ہیں.

امام الوبوسف اورامام محرکا قراب کراگری بین مرتبه کها تا جهود دے ۔

قودہ سرهایا ہوا شار بوگا - اگراس کے برابی فی بیشار شکاریں سے کھا لیا نواس کے سالیہ شکار سوام ہمیں ہوں گے ۔ کیونکر یہ نامکن ہے کہ وہ نعلیم گھیلا بچکا ہواس میے صرف احتمال کی بنیا دپراس کے وہ سالیہ شکار سوام فرا دنییں دیے جائیں گے جن برایا حت کا کا کا گئی ہے ۔

بنیا دپراس کے وہ سالیہ شکار سام ابو خلیف کے مسلک کواس برجمول کیا جائے کہ کہتے نے اس مرت کے دوران شکار میں سے کھا لیا تھا جس میں وہ اپنی تعلیم کھیلا نہیں سک کھا ۔ اگر سکا کہ کوطویل مرت گروی ہوا و داس کے بعد کتا شکا کہ کرے سالیہ شکاروں کو حوام قرار و بیا نہیں جا ہیں جب کہ مرت کی طوالت اتنی ہوکہ اس کے سالیہ شکاروں کو حوام قرار و بیا نہیں جا ہیں جب کہ مرت کی طوالت اتنی ہوکہ اس کے سالیہ شکاروں کو حوام قرار و بیا نہیں جا ہیں جب کہ مرت کی طوالت اتنی ہوکہ اس کے سالیہ شکاروں کو حوام قرار و بیا نہیں جا ہیں جب کے مرت کی طوالت اتنی ہوکہ اس کے سالیہ شکاروں کو حوام قرار و بیا نہیں جا ہیں جب کہ مرت کی طوالت اتنی ہوکہ اس کے سالیہ شکاروں کو حوام قرار و بیا نہیں جا ہیں جب کے مرت کی طوالت اتنی ہوکہ اس کے سالیہ شکاروں کو حوام قرار و بیا نہیں جا ہیں جب کے مرت کی طوالت اتنی ہوکہ اس کے سالیہ سے کھیا دیا میں کو کھیلا دیا میں کو کھیلا کیا ہوں کی خوال تا ہوں و

اس و فناحت کے بعدا ما م ابو تنیفہ اور آب کے دونوں شاگردوں ام م ابویسف اورا ما م خیرکے دومیان عرف بر اختلافی نکتہ با فی رہ یا سے گا کہ دونوں حضرات تعبیم کی نشرط میں نین مر نبہ نیک اکل کا اعتبا ارکرت ہیں جب امام ابو صفیفہ کے نزد دیک اس کی کوئی مذہ ب جسے آب ہتا تعلیم کے مصول میں عرف طن نما لب کا اعتبا ارکرت ہیں ۔ اگر نزک اکل کی وجہ سے طن نمالی ربہ ہوجائے کا س برسرہ ان نسکا دیر چھ طرا گیا ہوا و داس نے اس بیں سے باج کا سبے کیم نفورے عرصے کے ابوا سے نشکا دیر چھ طرا گیا ہوا و داس نے اس بیں سے کھا لیا ہو نواس بران نسکا روں کے سلسے میں غیر عتم ہونے کا حکم دکا یا جائے گاجن میں سے اس نے کھایا نہیں نفا۔

سیکن ترک اکل کے بعد ایک مدن داندگذرجانے براگراسے شکا دیر ججداً گیا ہو اور اس نے اس میں سے کھا کیا ہو فوظن عالمب یہی ہوگا کہ مدیث کی طوالت کی وجہ سے وہ ابنی تعلیم کھلا چکا ہے۔ اس بیے اس سے کے ہوئے سائف مشکا دحوام فرارہیں دیے جا سکتے۔

امام ابدیوست اور امام می کا کہنا ہے ہے کہ جب اس تے تین مرتبہ شکار کر کے اس میں سے کچھ کھا دیا ہو تو جاہے مرت

طویل ہویا مختصراس کے سابقہ نشکا رول کو سرام فرار نہیں دباجائے گا۔ یہ ہے وہ تکتہ حس برام الوصنيفه كالبين دونون شاكردول كيسا تفانخلاف سيسه

قول بارى سے رِحَاد كُورا اللهِ اللهِ عَكَبِ إِن بِإِللَّهِ كَا مَهِ) مقرت ابن عباس من اورستری کا قول سے کواس سے شکاری جانوروں کوشکا رم جھولیے وقت اللہ کا جم

الوبكر حضاص كهت بب كرب قول بارى امر كصينے كرساتك مركوريسے اور برائجاب كا مقتفى سعداس بين بداحمال بدكريراس اكل كى طرف داجع بسيص كا ذكرفول بارى (فُكُولًا مِسْماً مُسْكُنْ عُلَبِكُمْ بِي كِياكِيا بِهِ وربران مال بيكربرادسال كى طرف دا بع بداس بيكة قول بادى (وَمَاعَلَّهُ مَنْ أَلْهُ وَالِي مُكَلِّبِ أَنْ تُعَكِّمُ وَمُعَا مَلَكُمُ اللَّهُ فَسُكارِيد سدھائے ہوئے شکاری مانور تھی ڈرنے کے معنی کوتضمن ہے ،اس لیے سم اللہ بڑھنے کے کم کا اس می طرف راجے ہونا جائز ہے۔ اگراس میں براحتمال نرہونا نوسلف اس کی بدنا وہل ندکر نے۔ جب بات اس طرح بدا ورسم الله برسف كالحكم اس كه ابجاب كونتفنين بيدادردسري طرف سب كااس براتفا قى ب كركها نى برسم التدبير ها واجب بهس ب اس يع بم التدبير هن كصفكم بيرمنكارى جاتورول كونشكار برحيوات في وقت عمل كرنا واجب بروكيا كيونكر برختلف فيها-اب جب ارسال کے وفت آسیم الله مرها واجب برگیا توید دکا ہ کی ایک مشرطین گیا سوطرح نسكارى جانورون ئى تعلىم اس ى ايب ننرطب ا دريس طرح يريمي ايب مشرطب كه جھوڑنے والا بیسائنخص بوص کی ذکاہ شرعی معاظسے درست قرار دی گئی ہوا ورس طرح دھاردالا کے کے دریعے شکار کو لگے ہوئے زخم سے نون بہا دینا کھی ایک نترط سے -آييت اس المركي مقتقى سب كرجان يوته كو تركيب ميد بيد ذكاة كافسا دلازم بوجا تاسيد. یعتی خترعی طریقه سے ذرکے نہیں ہونی اس سے کیامرکا ایجا ہے۔ تاسی مینی بھول جانے الے انسان کو لائق نهيس بوناكيونكراسيا مرك سانفه مخاطب بنانا درست نهس برونا-

اسى نبابى بادسا معاب كا قول مع كراكر كهول كرسم الله ريط مقدا كهوار كبام ونوذكاه كالمحت يى كوئى بيتراكا وسف بني بنتى اس بيد كرنسيان كى حالت بين ده دراصل سيم كتربير هف كامكلف بى بنين بوتا - سم دبيريا كياب تسميدكا قول بادى (وَلَا نَا كُلُوا مِسْمًا كُور فِي ذَكُوا سَبِي الله عليت مي برين كرنزك كريك - انشاراللر

تصنور من کالندعلیه وسلم کمیر حفرت عُذی کواس خترگار کے کھانے سے منع کر دیا حب مرکم تنا سچیو ڈیٹنے وقت کسیم النگر جنیں بڑھی تھتی اور اس سے بھی حب سے تنکار ہیں اپنے کتے سے ساتھ دور ا ستما بھی نٹر مکی سرگیا ہوجیں ریسیم النارنڈ بڑھی گئی ہو۔

یہ چیزاس پردلائٹ کرتی سے کرشکاری ذکاہ کی صحت کی ایک نفرط یہ ہے کہ اس بہد شکاری جانور ججبورت وقت سیم افٹر بڑھی جائے۔ یہ یا ت اس بریھی دلائٹ کرتی ہے کہ بہاللہ بڑھنے سے وجو سے سے لی خط سے نشکار پرنشکا دی جانور ججبور تھے۔ کی حالت، جانور ذریح کرنے

سی مالت کی طرح ہے۔

تشکار کے سلسلے ہیں ہیں ہیں ہاتوں کے اندر فقہاء کے درمیان انقلاف دائے ہے۔
اول مجسی کے کئے کے دریعے فنسکار کرناجس کے تتعلق ہمار سے اصحاب، امام مالک اورای اورای اورای اورای اورای اورای میں کا تقل ہے کہ بجس کا کتا اگر مہدھایا ہوا ہو نواس کے دریعے شکار کرنے ہیں کوئی حورج نہیں ہے۔ اگر جے اسسے مسدھانے والا بجسی ہوئیکن اسے نشکا دریجھ وڈ نے والا

سفیان توری کا قول ہے جوسی کے کتے سے دریعے فتکارکر نے کو کمی کروہ ہجنا ہوں الا یہ کہ نشکا ری کتا اپنا نشکا داس تعلیم کی نبا بر مکید تا مرد جواس نے مسلمان سے ہا تھوں حال کی ہے۔

ا بوي جيهاص مهنتے ہيں كرظا ہر فول بارى الحَدِكُا يُحاكِمُ المِسْمَكُنَ عَكَيْرَكُمْ مِجِسى كَعَلَيْكَ

J. J.

کے کیے ہوئے شکاد کے بواز اوداس سے کھالینے کی اباحت کا مفتقی ہے۔ آبیت ہیں اس کے افار سے کوئی فرق نہیں کیا گیا کہ اس کا مالک ہسلمان ہویا جوسی ، نیز نشکاری کتا نوابہ آبے کی طرح میزنا ہے جس طرح ذرائے کوشنے کی چھری یا تیرمبلانے کی کمان ہوتی ہے۔ اس یعے فتروں کا طرح میزنا ہے کہ کا تا کہ کا کا کہ کوئ ہے جس طرح ان نمام آلات کا تکم بھی اس لحاظہ سے ختلف بز ہو کہ اس کا مالک کوئ ہے جس طرح ان نمام آلات کا تکم ہے کہ کا ختم کوئی ہو اس کے کا عتبارتہ یں اور ہے اس کے کا عتبارتہ یں کے کا عتبارتہ یں کہ باتا نا بکہ نشکار برگتا جھوڈ ہے والے کا اعتبار کیا جا تا ہیں ۔ نیز شکا سے سے اللہ کا کہ نہ کا ایک کوئی ہے۔ اس کے کا عتبارتہ یا اس کے ایا تی ہوئی ہے ۔ نیز شکا رکھ کا عتبارتہ یا کہ باتا نا بکہ نشکار برگتا جھوڈ ہے والے کا اعتبار کیا جا تا ہے۔

آب بہیں دنجھنے کہ گرکوئی میوسی کسی سلمان کے کتے کیے ذریعے شکا رکھے نواس کا کھانا جا ئز نہیں مہونا ۔ اسی طرح اگرکوئی مسلمان کسی مجوسی کے کتے کے دریعے شکا رکھ لے نواس کا کھانا جا گڑ برونا بھا ہیں۔ ۔ سے د

اگرہائی معدات ہوگا تواس میں تعلیم بانے والے کا اعتبارہ ہیں ہوگا بلکہ محصول تعلیم کا اعتبارہ ہوگا۔ آب بہیں دیجے کا گرکتا ایک مسلمان میں ملکیت میں آجائے اوراسے اسی طرح سرتھا باگی ہوت مورج ایک مسلمان سدھا تا اور تعلیم کا اعتبار کیا ہوا شکار ملال ہوگا۔ اس طرح گو با ملکیت کا اعتبار نہیں ہوگا بلک تعلیم کا اعتبار کیا جا گا ہوئی کا متبار کیا جا گا۔ اگر ہوسی کی دی ہوئی تعلیم سے کم میوگی جس کی حصر سے شکار کرنے نے وقت ذکا فی معف میران تعلیم سے کم میروگی جس کی حصر سے شکار کرنے نے وقت ذکا فی معف میران کے ملک میں خواس میرویت میں میرکتا سدھا یا ہوراکتا نہیں کہلائے گااو میراس سے کہ کی خرق نہیں بیران ملک دی میں خواس کی ملکبت کے حکم کے کھواس کے کا دوسلمان کی ملکبت کے حکم کے کھواس میں خواس کی کی خرق نہیں بیرانے کا داکھ کی خرق نہیں بیرانے کا دوسلمان کی ملکبت کے حکم کے کھا تھا کہ خواس کی کو کری خرق نہیں بیرانے کا د

ده گیا نول باری (تُعَکِّرُ مُونِهُ مَنَّ مِنَّا عَلَّمَكُ مُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللهِ المُعجِسى كَتَّهُ كُو اللهِ اللهِ المُعجِسى كَتَّهُ كُو اللهِ اللهِ المُعجِسى كَتَّهُ كُو اللهِ اللهِ اللهِ المُعجِسى كَتَّهُ كُو اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ المُعجِسى كَتَّهُ كُو

\$

مسلمان کی دی ہوتی تعلیم کی طرح تعلیم دسے دبتہ ہے تو وہ یا سن ماصل ہوجاتی ہے جس کی است ہیں نثرط دیگا تی گئی ہے۔ اس سے بعد مجرسی کی مکیریت کا کوئی اغتبار تہیں ہوگا۔
اگر فتسکا رزندہ ہا تھا المبلے نواس کے بارسے میں فقہاء کے درمیان انقلاف رائے ہے۔ امام ابویوسف ا ورا مام مجد کا تول ہے کہ اگر سے کا کیا ہوا شکا رہا تیرکے ذریعے ماصل ہونے والانشکار منتکاری کے ذریمہ ہونے تھا تا ہے اور کچرم جاتا ہے تواس کا گوشت تہیں تھا یا جائے گا اگر چیاسے ذریح کر لینے کی اس کو قدرت نہیں ماصل ہوسکے متنی کہ اس کی موت واقع ہوجائے۔

امام مالک اورانام شافعی کا قول ہے کواگواسے ذرمے کو لینے کی اس کو قدرت مصل خرج موت شکادی کے فرج سکے دنی کو اس کی موت شکادی کے مانی ہوگانوا ہ اس کی موت شکادی کے مانی قدل میں کیوں نہ وافع ہو جا گراسے ذرمے کو لینے کی قدرت ماصل ہوا ور پھر وہ اسے فرج نہرے تواس کا کوشت نہیں ہو گا نوا ہ وہ اس کے مانوں کا کوشت نہیں ہنچا ہو۔

مسفیان نوری کا قول ہے کراگر شکاری کو آئنی قدرت ہو کو شکار کو کئے سے کے کر فرج کرنامی نہیں ہوا ور وہ ذرمے نواس کا گوشت ملال نہیں ہوگا۔ اوزاعی کا قول ہے کہ جب اسے فرج کرنامی نہیں ہوا ور وہ ذرمے نہ کرے تواس کا گوشت نہیں کھا یا جائے گا اوراگواس کے مانی کہ اس کی موت واقع ہوجائے تواس کا مورت یہ وہ فنکار ملال ہوگا۔

لیدن بن سی رکا قول سے کہ اگر شکاری شکا کہ کوسکتے کے منہ بی باکوا سے ذہر کرنے کے بیرے اپنے موزے یا کمر بند سے جھری نکا نئے لگے اوراسی دوران ننکا کہ ہلاک، ہوجائے نو اسے کھا با جائے گا۔ اگر اپنے خرصین با تخفیلے سے بھری لینے چلاجائے اور ذہر کے کونے سے قبل ہی منشکا دم رہائے گا۔ اگر اسے نہیں کھا یا جائے گا۔

ابویکر حصاص کہنے ہیں کہ شکا رہیں۔ زندہ اس کے بانھوں میں بہنچ جائے تواس صودت میں فریح اس کی ذکا ہ کی نثر طرب گی، ذریح کے مکان با عدم امرکان کا کوئی اغنیار تہمیں ہوگا۔
اس کی وجربہ ہے کہ کئے کا کیٹر ابہوا نشکار صرف اس بنا پر صلال ہو ناہے کہ اس نک سائی نشال میں فری ہے اور وہ نامکن الحصول بہذتا ہے صرف کئے کے ذریعے وہ قابوی آسکنا ہے لیکن حب وہ نشکاری کے با نفول میں زندہ پہنچ جا تا ہے نواس سے وہ سبب وہ سبب وہ رہ تا ہے جب کی

نبا پر کفے کے ہوئے شکار کی اباحت ہوئی تھی اور اس کی حیثیبت ہو یا بول عبیبی ہوجاتی پر چنوبی مونت کا خطرہ رستا ہے۔

اس ہے ذرجے کے ذریعے ہی اس کی ذکا ہ ہوسکے گی جا ہے اس کی موسن ہیں آنا وقع ہو کم اسے ذبے کہنے کی تدریت حاصل نہ ہوسکے یا تدریت حاصل ہوجلئے۔ اصل یا ت بہر نی ہے کہ شکا داس سے بائتوں میں زندہ موجود ہو تا ہے۔

اگریہ کہاجائے کہ تمام جوبالی کی ذکا ہ ذرکے کے ذریعے صرف اس بھے ہوتی ہے کہ انھیں ذریعے کر ناانسان کے نیس ہوتا ہے۔ اگر جو با یہ اپنی طبعی ہوت مرجائے تو بہ دکا ہ ہیں کہ لائے گئی۔ اگر تنظی کے انداز کا تعدید کا تاہ ہیں کہ لائے گئی۔ اگر تشکار تدندہ ہا تھ منہ آنا تو کئے یا نیس کے بھے ذکا ہ خوالدیا تا۔

اس بے اگردہ زندہ اس کے باتھ آجا کے لیکن وہ اننی دیر تک زندہ نردہے کہ اسے ذراح کو ایا جا کے نواس صورت ہیں وہ ذبیج نوی مُدئی شما رہوگا۔ کتے یا تبر کے ذریعے دکا ہوا ذخم اس کی ذکا قسے بیا کی فی ہوگا۔ اوراس کی چندیت اس نشرکا رحبیبی ہوجائے گی جوہوت کے اصراف کے اوراس کی چندیت اس نشرکا رحبیبی ہوجائے گی ہوہوت کے اس کے جواب بین کہا جا کے گاکداس کی دوصور تیں ہی اول یہ کہ سے نے اس کے اس اس قدر زخمی کر دیا ہو کہ اس کی نشرہ جانوں کی نسب انتی دمنی با نی ہو حبت کی خندہ جانوں کے اندرہ جانوں کی نشاہ کی کی بس انتی دراج کے فرا المحدید کی جو تراب کے اندرہ جانوں کی نشاہ کی کی بس انتی دراج کے فرا المدیرہ نی ہو حبت کی کے اندرہ جانوں کی اندرہ جانوں کے اندرہ جانوں کی بس اندی دراج کے فرا المدیرہ نی ہو حبت کی کی بس اندی دراج کے فرا المدیرہ نی ہے۔

اس صودت میں کئے کا نگا با ہوا زخم نشکا دے ہے ڈکا ہ بن جائے گا۔ دوسری صودت بہت کہ کے گا۔ دوسری صودت بہت کہ کے گا صودت بہت کہ کتے یا تیر کے ذریعے لگا یا ہوا زخم مہلک نہ ہوا دراس جیسے زخم کے ساتھ زندہ دمینا محکن ہولیکن فشکا دی کے ہا تھ آئے کے بعداس ہی موت واقع ہوگئی ہوا دراس نے آنیا وقات نہلیا ہوکہ اسے ذبح کو نے کی تعددت حاصل ہوسکتی تواس صودت ہیں وہ فسکا د مذكى نهين بروگاليني إسم شرعى فد بهجة قرار تهين ديا جاسم كار

اس ببے کہ گنتے یا تیر سے گئے ہوئے اس زخم کی رعابیت اور لحاظ اس وفت کیا بن نا حب شکادی موست واقع ہوجا تی اوراس کے ببے سنکا دی موست واقع ہوجا تی اوراس کے ببے اسے ذراح کر زائمکن نہ ہونا لیکن جب شکا دند ہو اس کے باتھ ہما تھے ہما ہوجا کے کر زائمکن نہ ہونا لیکن جب شکا دند ہو اس کے باتھ ہما تا جا ہما نور خم کا اعتباد بالحل ہوجا ہے گا اوراس کی جندیت ان تمام جو با بوں کی طرح ہوجائے گی جھیں نئم ہما تے ہیں۔ ہوجا ہے گا اوراس کی جندیت ان تمام جو با بوں کی طرح ہوجائے گی جھیں نئم ہما کے بیاد کر اس بیان برخم ان کے بیان کو کا آن کا سبب نہیں بنتے ۔ تندالا اوبر سے دو ھاک کر نئے گرجانے والا بوبا یہ و تھیرہ ۔ اس بیاس صورت بین ذبح کے ذریعے ہی اس کی ذکا ہ ہوگی ۔

اس شکار کے بارسے بیں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف دائے ہے بوشکاری کی تطوق سے بھاگ کراد تھال ہوجائے۔ اہم ابوحنیف، وہم ابولیسفٹ اوراہ م محداور ذفر کا قول ہے کہ حب شکارا ویوشکاری کی نظروں سے اوجول ہوجائیں اوروہ ان دونوں کی نظروں سے اوجول ہوجائیں اوروہ ان دونوں کی تلاش بیں ان کے بیچھے دیے بھراسے بید دونوں اس حالت بیں مل جائیں کرشکار کھے کے باتھ وی اس خرکا اس کا کو مشت حلال ہوگا.

سفیان توری کا قول سے کہ جب شکار بیر نیر حیلایا ہوا وراس کے لعما مایب دن بابک رات وہ اس کی نظروں سے فائمب رہا ہو تو ان کے نزدیک اس کا گوشن کروہ ہوجائےگا۔ او زاعی کا فول سے کہ اگر نشکا داسے لگلے دن مردہ صورت میں مل جائے ا دراس سے حبہ راینا نیر بھی بیوست نظرائے یا اس کے عبم بیر تیر لگنے کا لٹنا ن موجود مونو وہ اس کا گوشن کھاسکتا ہے۔ ا ما م نناقعی کا فول ہے کہ شکارا گرنظروں سے غائر بہوجائے تو قباس کا نقا ضایہ ہے کماس کا گوشنت نرکھا یا جائے۔ ابو بہر جعناص کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس سے ان کا بہنول مروی ہے جبوشکا دہمیں فوڈ اس جائے اس کا گوشنت کھا لوا و دہونظروں سے غائب ہوجائے اسے جبوٹر دو؟

ایک دوایت پی حفرت ابن عبائش کے انعا طربہ بن بہوتسکا را بک دات فائب ہے ہے کہ کے بعد ملے اسے شکھا ورا نما ورا نما دکا ذکر کے بعد ملے اسے شکھا ور" حفرت ابن عبائش کی دوابیت بیں دونفطوں اصی ءا درا نما دکا ذکر بہوا ہیں۔ بہوجا سے مہروہ بیز بہواسی وفت نوری طور پرمل جائے ا در دوسرے کامفہوم یہ بہونا گا ہے۔ کامفہوم یہ بہونا گا ہے۔

سفیان توری نے موسکی بن ابی عائشہ انھوں نے عبداللہ بن ابی دربن سے اورا کھوں نے عبداللہ بن اپن میں سے اورا کھوں نے موسلی اللہ علی سے دوابیت کی سے کہ سب نے نظروں سے عائمی مربانے والے شکاد کا ذکر کر سنے میں موسلے اس سے کوشن کو تا کہن درما یا اوراس سلسے میں حشرات والد ض کا کھی ذکر کیا ۔
الارض کا کھی ذکر کیا ۔

یاحدسے کہ دوابیت میں مذکورا بورزین صحابی نہیں ہیں ملکہ ہے اوادکردہ غلام ہیں ۔ اگر شکا درخی ہونے کے بعد نظروں سے عائب ہوجائے اور شکاری اس کی تلاش میں نا بنجر کرد سے نواس کا گوشت کھا یا بنمیں جائے گا ۔ اس پریہ بات دلالت کرتی ہے کہ اس پریہ بات دلالت کرتی ہے کہ اس پریہ بات دلالت کرتی ہے کہ اس پریسب کا آنفا تی ہے کہ زخی ہونے کے لی رشکا د نظروں سے نمائی بنہ ہوا ور شکاری کے لیے اسے ذبح کرنا ممکن ہو کہ بن کو اسے ذبح نہ کر سے حتی کہ اس کی موت واقع ہو جائے گا ۔ اس مورست ہیں اس کا گوشت نہیں کھا یا جائے گا ۔

اگرنتگاری اس کی جستی ترک بنین کرا او دیجراسے مرده حالت بیں بالینا ہے نوسم به بات سمجھ یعنے ہیں کہ گویا شکا ری کوا تناموفعہ بہ بیں الکراسے دیجے کو سکے۔ اس بید کتے یا تیم کا اسے میلاک کردنیا اس کے حق میں ذکا ہ تعنی تشری ذرجے کے مترا دف ہوچائے گالیمن اگر اس کی تلاش ہیں تا نیم اور سے کا کیمن اس کی تنافش ہونی ہے کا اگر اس کی تلاش ہی تا نیم اور میں میں درجے کرائی اسے کو اگر اسے فی الفور ملاش کر تا تو نشا تداسے ذریح کرائیں ۔

اسب جیکاس نے الیسانہ بن کیا میں کیا میں کہ اس کی موست واقع ہوگئی تواس کا گوشت تہیں کھا یا جائے گا مجب اس کی نلاشی ترک تہ کو سے اورا سے ندرہ حاکت میں بالے نویہ بات

یفنتی ہوجائے کہ کتے کا سے ہلک کردیبا اس کی دکا فر نہیں ہے۔ اس لیے اس کا کھا تا جائز نہیں ہوگا۔

آسیب نہیں و کیجھے کہ حضورصلی الترعملیہ تسلم نے حفرت عدی بن حاتم سے فرمایا (خان شاکسہ کلیہ الفرون المشاقی فتناله اگراس کے سائفہ کوئی دو مراکت بھی شاکسہ کلیہ الفرون المشاقی فتناله اگراس کے سائفہ کوئی دو مراکت بھی شامل ہوجائے تو کھراسے نہ کھا تھ بہوسکتا ہسے کہ اس دو مرسے کتے نے اسے فتل کر دیا ہو) مثنا دع علیا بسلام نے اس کے کھانے کی الیسی صورت سی مما تعت کر دی بجبکہ دومرے کتے کے مانی خانون اس کے کھانے کی الیسی صورت سے میں بیدا ہوجائے۔

اسی طرح اگرشکا رسے غائب ہونے کی صورت بیں اس بات کی نیئے کش تھی کہ اگر مشکا در کے غائب ہونے کی صورت بیں اس بات کی نیئے کش تھی کہ اگر مشکا دی اس کی نظامی نیا ہیں کہ ایک اس کی نظامی نظامی

المربیه که ای که معاوی بن ما ایج نے عبدالرحمن بن جبربن نفیر حقرمی سعے دوابت کی سیے اکفول نے حقول میں کا گرا کی سیے کا گرا کی سنتی خص تین دنوں سے کی گفتندہ تنسکار کو تلاش کر سے تو اسے کھالے گئے ۔ اللہ یہ کواس بی بدیو بیرا ہو جبی بہو۔

لعف طرق میں حفود صلی الترعلیہ وسلم سے بیالف ظمنقول بین (اخدا درکت بعد نلات وسهما ی فیسه فیسه می الم الترعلیہ وسلم سے بیالف فرمنقول بین (اخدا درکت بعد نلات وسهما ی فیسه فیله ما لمونیتسن جب تین دنوں کے بعد بھارا نشکا دنھیں مل جائے اوراس کے سم میں بھولی انہ برجائے اوراس کے سم میں بدلو بیدا نہ برجائے اس میں بدلو بیدا نہ برجائے اسے کھا سکتے ہو)

اس کے بچانب میں کہاجائے گاکھاس دوابیت کومنٹردکر دبینے پرمسب کا آنفاق ہے اس کے تئی وجوہ ہیں۔ اول بیرکسی بھی فقیدہ کا بہ تول نہیں سے کہ حبب نشکاری کو ابنا تشکار آبن ذنوں کے لیدیل جائے نووہ اسے کھاسکتا ہیں۔

دوم برکرحفورصلی الله علیه وسلم نے بدگونه مارنے مکساس کے کھالینے کی اباحث کر دی ہے جبکہ بو بدل جانے کاکسی سے بال بھی اعتبار نہیں ہے۔ سوم بیرکہ تمام اتنیا دہیں بو بدل جانے کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا بکہ حکم کا نعلق مرف دُكاه كے ديودا ورعدم وجود كے ساتھ ہوتا ہے ، اگر مدت كى تا نجر كے يا دجود شكار كونترى طريقے برذ بح كرد باكميا بهوتو وہ باك اور صلال ہوگا اور بو بد كنے كاكوئى اعتباء بہر برگا اگراس كى ننرى ذريح تربروسكتى ہوتو جا ہے بو بدل جائے يا نہ بد كے اس كاكوئى اعتباء نہيں ہوگا۔

فربن ابرالهم النبی نے عیبی بن طلح سے دوابیت کی ، اکفوں نے عمبر بن طر سے ، اکفول نے قبیلہ نہد کے ایک شخص سے کرحفود صلی المترعلیہ وسلم کا مقام روحاء سے گزر ہوا - وہاں اکیس جنگلی گدھا حرا بڑا تھا جس کے حبم بن نیر بہریست کفا ، اب نے صحائم سے ذربا باکراسے بہر بہر بہر برطار بینے دواس کا مشکاری آکوا سے بے جائے گا ، اس برقبیلہ نہد کے ایک شخص نہیں برطار بینے دواس کا مشکاری آکوا سے بیا اللہ علیہ وسلم معے عرض کیا کہ ریختگلی گرھا میرے نے جواس دوابیت کا داوی ہے ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم معے عرض کیا کہ ریختگلی گرھا میرے تیرکا قشار نیا ہے ، آب نے فرایا کھوا سے کھا ہوں ساتھ ہی آب نے بحفرت الوبر ہوگر کو کھا دیا ساتھ ہی آب نے بحفرت الوبر ہوگر کو کھا دیا سے کھا ہوں ساتھ ہی آب نے بحفرت الوبر ہوگر کو کھا دیا سے کھا ہوں ساتھ ہی آب نے بحفرت الوبر ہوگر کو کھا دیا سے کھا ہوں ساتھ ہی است احرام میں گئے۔

تعفی توگوں نے اس واقعہ سے یہ انندلال کیا ہے کہ اگر شکاری اینے شکار کی ملائٹ ہیں۔
تا نیم اور سنتی کرنے اور لعدیں اسے اس کا شکار مل جلئے تو وہ اس شکار کو کھا سکتا ہیے۔
اس بلے کہ حفود صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کے متعلق نہیں ہو جھا تھا۔ اگر اس کی جاہے۔
تعکم ہیں فرق پڑسکتا تو آب ضرود اس نہری سے اس یا سے ہیں سوال کرتے۔

الوبکرجهاص کہتے ہی کہاس واقعہ ہی استدلال کے اندر ندکورہ بات کی کئی دیل تہدیہ اس کی دیویہ ہے کہ میں مکن ہے کہ آب نے اس کرھے کی ایسی حالت کا مثاہرہ کیا ہو جس سے بیمعلوم ہوگیا ہوکہ اس کے ذخمی ہونے کی مدت طویل نہیں ہے۔ مثلاً ہیں نے اس کے خمی ہونے کی مدت طویل نہیں ہے۔ مثلاً ہیں نے اس کے حب سے نازہ نون بہتے ہوئے دہجھا ہوا درسا تھ تنہ انداز بعنی تنکاری بھی آگیا ہو۔ جس سے آب کو بہ بات معلوم ہوگئی ہوکہ اس نے اس کی تلاش بین کوئی وقفہ تہیں ڈالاہے اس بی تلاش بین کوئی وقفہ تہیں ڈالاہے اس بی آب نے اس سے اس کے تنعلق کھ نہیں ہوئے ا

اگریہ کہا جائے کہ میں نے البہ نئے سے آوا بیٹ کی ہے، اکھوں نے البولننرسے، اکھوں نے البولننرسے، اکھوں نے سعید بن جبیر سے اورا تھوں نے حضرت عدی بن حائم ہے، دہ فرما نے ہیں کہ ہیں کہ ہیں نے حضور معلی التدعلیہ وسلم سے عرض کی بریم شکا دی لوگ ہیں ہم ہیں کوئی اسپنے نشکا دیر تنبر حبل تا ہے اور وہ تشکا دا کہ بیار میں اس کا مجھا کہ تا ہے۔ بھر صبح ہوئے بیشکا دی اس کا مجھا کہ تا

بعادداسے تیرکے ماتھ فتکارئی جا تا ہے ، کیا بیٹرکاراس کے لیے حلال ہو تاہے ہے آئی نے ہواب ہیں ذوا با (اخاد کی کہت سے ملک خیدہ دلے ہے د بہ اشرسبع وعلمت ان سہا اللہ فت کہ دکھ کے دریہ اشرسبع وعلمت ان سہا اللہ فت کہ دریہ فت کہ دریہ دریہ دخیرہ کا کہ نہا ہے تا کہ میں بیوست مل جائے اورنسکا رکھیم پر دریہ دخیرہ کا کہ نہا ہے کہ ان کہ بہا ہے تو ہوا ہے کہ کہ بہ جے زاس بات کی موجب ہے کہ اگر کئی لائیں مجد اسے کھالو) اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ بہ جے زاس بات کی موجب ہے کہ اگر کئی لائیں گرد جانے کے بعد نشکاری کو اپنا شکلہ مع تیر مل جائے اوراسے بیام ہوجائے کے دشکا دا س کے تیرسے ہی مالک بہوا ہے تو وہ اسے کھالے ، بھی کہت ہو میں ہماور کے تیرسے ہی ہوا کہ کہت کا اس بیا کہ اس بی مواسے کہت کا اعتباد کہا گیا ہے کہ شکاری کے تیرسے ہی ہوا کے دائی اس کے ایک بیاں کے تیرسے ہی ہوا ہے کہ بہوا ہے مالا کہ حضور صلی است کا علم حاصل نہ بہر ہو کہت کا تو اس کے ایس بی برشرط عا کہ کی سے کا سے اس بات کا علم حاصل نہ بہر ہو کہت کا تو اس کے اس ماصل نہ بہر ہو کہت کا تو اس کے ایس ماصل نہ بہر ہو کہت کا تو اس کے ایس ماصل نہر کی اس کی کا تو اس کے بیاس کا خری کا تو اس کے بیاس کا علم حاصل نہ بہر ہو کہت کا تو اس کے بیاس کا خری نا خروری ہوگا۔

جب شکاری نشکار کی تلاش میں تا نیم کردے گااور کافی عرصہ گزرجائے گا نواسے بیمعلوم ہی نہ ہوسکے گاکہ تشکاراس کے نیرسے ملاک ہوا ہیں۔

بهادی اصحاب کے قول کی حت بر وہ روایت دلالت کرتی ہے بوہیں عبدالبانی بن فائع نے بیان کی ہے ، انفیں محدین عبداللہ بن اسمی الفیل محدین منبل نے ، انفیل محدین عباد نے ، انفیل محدین مانع سے انفول نے عمول نے مانعوں نے عمول نے مانعوں نے عمول نے مانعوں نے داداسے کا نفول نے مسلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہم صحرانتین لوگ ہی اورسد ھائے ہوئے کو داداسے کا نفول نے دریعے سکا رکھتے ہیں ۔ ان ہی سے کوئی سے شکا دہم ایسے ملال اور کون سے ملال میں مان کون سے ملال میں مانوں اور کون سے ملال میں مانوں اور کون سے ملال میں مانوں اور کون سے موافی ہیں ۔ ان ہی سے کوئی سے موافی ہیں ۔ ان میں سے کوئی کوئی سے ک

آئی نے فرما با : سب نم ا بنا سدها یا ہراکتا تسکار پر تھوڈوا ور تھوڈ ت نسم الٹر بھھ او، تو نخطا داکتا جس تسکار کو نمھا رہے بیار کھا سے کھا کو، نواہ کنے نے اس میں سے کھا کیا ہویا نہ کھایا ہوا و دنواہ اس نیا سے ہلاک کر دیا ہو یا ہلاک تہ کیا ہوا و دسیب تم شکا و ہر تیر جایا ہو تواس کے بعد فوری طور پراگر اسے پیٹر ہوتو کھا ہوا و دیا گروہ تا نمیب ہوجا ہے تو نہ کھا ہے۔'' آبیہ نے اس تنکا دیے گوٹرت کی جمانعت کر دی ہوتا نمیب ہوجا ہو: مراس شکا دہجمول ہوگا بوشکا دی کی نظروں سے غائب ہوگیا ہوا و دشکاری نے اس کی ملائن بین تا نیم کردی ہو۔ اس لیے کھاکٹر شکاری اس کی ملائن بین کا میں اس کے کھا بینے بین کو کی انقلاف نہیں ہے۔

اگر بہ اعتراض کمیا بیا عظے کہا سی دوابیت بیں اس شکاد کی آبا حت ہے۔ نواس کے کھاکیا ہو۔ یہ بات ہے۔

کرنے والے کئے نے بھی بچھ کھاکیا ہو۔ یہ بات ہے کے مسلک کے تعلاف جاتی ہے نواس کے بھا۔

میں کہا جائے گاکہ حضرت عدی بی حاتم کی دوابیت اس دوابیت کی معادض ہے۔ اس بارے میں گفتنگو بہلے گزد میکی ہے۔

فول باری سے (اکیوسکر اُجگ کی کھے الکے بیدات کے کے دن تمام باکیز ہیزی ہے اسے سے سے دن تمام باکیز ہیزی ہے اسے سے بید صلال کردی کئی ہیں) اس میں برگنی کش سے کہ الدوم سے مراح وہ دن ہوجی میں اس ہیت کا نندول ہوا تھا اور دیکھی درست ہے کہ اس سے مراح وہ دن ہوجی کا دوج کہوں پر بہلے ذکر گزد چکا ہے۔

ایک تفام توبی آیت سے (آلیو کریٹی الدین کفی آ من دِ نیب محمد) اوردوسری آیت یرسے (آلیو کراکس کی دِ نیس کُو دِ نیس کُو ایک قول سے اس سے مراد حجز الوداع کا بوم عرفہ ہے اور ایک تول ریکھی ہے کہ اس سے حقور صلی اللہ علیہ وسلم کا سا دا دورا ورزیانہ مرادیہ سے اس میں معف کے مابین اختلاف رائے کا ہم بہلے ذکر کو آئے ہیں۔

طببات سیاس مقام بدیده اولیت دارست سے کاس میں وہ تمام پیری داخل ہیں ہو ہیں ایجی اور بائیرہ معلیم ہوں اولاس میں لذرت کا احساس ہو۔ البتہ وہ بیری اس سیستنی ہیں گئی میں گئی میں گئی ہیں گرا گیا ہے۔ اس طرح یہ لفظ تمام لذیزاشناء کی اباحث کے دیس میں گا باحث کے دیس میو کی البتہ وہ بیری اس سے نوارج ہوجا تیس کی جن کی مما نعت کی دیس میو جو اس میں یہ اس میں یہ احتمال ہے کہ طب سے وہ اشیا دمرا دی جائیں ہو ہما دے مید وہ میں ایات کے در ایو اس میں یہ احتمال ہے کہ طب سے دوہ اشیا دمرا دی جائیں ہو ہما دے مید وہ میں ایات کے در ایو ہیں ہیں کہ در کا گئی ہیں ،

تول باری ہے (قطعام الکی فیزی افرنسوا کی کا ب کا کھا تا کہ ان کا اس کا کھا تا کہ مقالہ ہے کہ کہ کہ ایک کا اس کا کھا تا کہ مقالہ ہے کہ مقالہ کا مقال

ظاہر آبیت اس بات کامقتقی ہے۔ اس میسران کے دیائے ان کے طیام میں داخل ہیں۔

اگریم نفط کواس کے عموم بردکھیں تو یہ اہل کہ اب کے تمام کھاندن کو شامل بروگا نواہ وہ ان کے ذبائے بردن یا دوسرسے کھانیے .

اب جیب الندنوائی نے ہل کتاب کے تبادکردہ کھانے کو مخصوصیت کے ساتھ مباح قراردیا تو بیضرودی ہوگیا کہ اسے ان کے فربائے برجمول کیا جائے بین سے احکام انتقادت ا دیان کی بنا پرختف میروبا نے ہیں ، بنر مضور مسلی اللہ علیہ وسم نے بحدی کا زمراً لود گوشنت کھا دیا جسے آب کی طرف ایک بہودی عورت نے تھے کے طور بر بھیجا تھا۔ آب نے اس وقت یہ تہیں لوچھا تھا کہ آیا یہ بری سی ا

عرب کے لوگوں نے اہل کتاب کا ندمہب اختیاد کرایا تھا۔ ان کے تعلق فقی اسے درمیان انتہلاف رائے ہے۔ امام الوقیع نے امام الولیسف المام کی اور زخر کا قول سے کہ عرب اور عجم ہی سے بیوٹ کو سے کہ عرب اور عجم ہی سے بیوٹ کو سے کہ عرب اور عجم ہی سے بیوٹ کا میں بیودی یا تھا ہی ہواس کا ذبیح بھلال ہوگا بشرطیکواس نے اس بیا دستان کا نام کیا ہو آگر عیسا کے اس بار سے میں عرب اور عجم کے لوگوں میں کوئی فرق تہیں ہے۔ میں کوئی فرق تہیں ہے۔

ا مام مالک گا تول ہے کواہل کنا ب ابنی عبادت گاہوں کے بیے بیوجا نور ذہرے کریں گئے میں ان کا کھا نا مروہ مجھول گا اور تھیں بیرمسے کا نام کیا گیا ہو وہ کھا یا نہیں جائے گا ۔ اہل عرب اوراہل عجم اس معلسے میں کیساں ہیں ۔

سفیان توری کا قدل سے کرمیں دفت کوئی تما بی کسی جا تور کو ذرجے کرسے اوراس بیز براللہ ا کا نام سے اسے دمیں اسسے مکروہ سمجھوں گا۔ ایرائیم کا تھی بین قول سے یسفیان توری کہتے ہیں جھے عطلا سے روابت بینی ہے کا نترتعالی نے وہ ذہبی کھی ملال کردیا ہے بعبی بینی اللہ کا نام لیا گیا ہو کیزی اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات بھی کا ہل تنا پ ذبے کینے وقت مہی کہیں گے بعنی غیراللہ کا نام ہیں گے .

اوزاعی کا قول سیسے کا گرمی کسی تعرائی کونتسکا دیرا بیا کتا تھے وکرنے وقت میرے کا نام بینے ہوئے میں کون کا دیا ہے۔ اورع بدر کے دونوں ہے یہ اورع بدر کے دونوں ہے یہ کے دونوں کے ایس کے کھا ہیں کا داہل کتا ہے اپنی عیا دت کا بہوں کے کھا لیسنے میں کوئی خرج پرجوجا نور فرج کو تنے ہیں ال کے منافق اونواعی کا قول ہسے کہ مکول اس کے کھا لیسنے میں کوئی خرج بہیں سے پہلے اہل کتا ہے کہ کو لکھا کہا کو تنے کہ نول قرائ سے پہلے اہل کتا ہے کہی ذبائے کے کھے بھرا لٹر نعالی فرار دیا ہیں سے پہلے اہل کتا ہے کہی قول ہے۔ اور ایس کے کہا کہ کا فرار دیا ہیں سعوکا بھی ہی قول ہے۔

دیریے نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ نیوتفاری کے عرب عیسائیوں کے ذبا گئے میں کوئی نیر اور کھلائی نہیں ہوتی - ان کا بریمی ٹول ہے کہ جو لوگ نزولِ فران سے پہلے ہت پریستوں کے نفلاف ہوگئے سے وہ اہل عرب نفلاف ہوگئے سفے وہ بت پرستول سے نمارج ہیں۔ ان سے ہو یہ یا جاسے گا نواہ وہ اہل عرب مدر یہ بارہ عجو

ہوں یا اہل عجم۔

ین کوگول سے ندہ نے میں فران کا نزول بہوا اور دہ اس سے نزول سے فیل بہو دیت باعیتیا قبول نہیں کر <u>حکیہ تھے ان سے ہزی</u>ے نیز ہیں لیا جا سے گا انھیں با نواسلام فبدل کرنا ہوگا یا بھر تلوار ان کا نیصلہ کویے گئے۔

الوبر وجدامی کہتے ہیں کوسلف کی ایک جاعت سے عرب ایل تناب کے متعلیٰ قول منقول ہے۔ ان میں سے سی نے بھی نزول ڈوکن سے پہلے یا اس کے بعد بہود بت یا عیب ٹبت قول کونے والوں کے دوریا ن کوئی فرق تہیں کیا ہے۔

ہمیں سفف اور خلف میں سے سے سی کے بارسے بیں علم نہیں کہ اس نے عرب اور تعرب اور تعرب ایک کتاب سے تعلق اس قسم کا فرق روا رکھا ہم وجوا مام ثنا فعی نے روا دکھا ہے۔ امام شا فعی اینے اس مسک ہیں بالکل تنہا ہمی اورا بی علم سے اقوالی سے آن کا قول خارج ہے۔

تول باری (کلاک کاکا فی الدین، دین بین کی بیرنزین) نی نفید بی سعیدین ببیرت حفرت ابن عبائن سے تفاری الدین سے سی سے سی محد دست کا کوئی بجیر زندہ نہیں تو دہ قسم کھا لیتی کا کوئی بجیر زندہ نہا تو دہ اسے یہودی بنا دے گی .

عب بنونفيركو مدين كاسرندين سع جلا وطنى كا مكم ديا كيا تواس وقت اس فبيليمي أنصار

کے بہت سے بچے موجود تھے ، انھوں نے تفون میں الشرطلیہ ولم سے عرض کیا کہ ہمارے ان بچین کا کبا بنے کا اس بربہ ایت نازل ہو گئی (کواکٹ کا کا فی المستر نین سے بین کہان بھی میں کے اس بربہ ایت نازل ہو گئی (کواکٹ کا کا فی المستر نین بین بین بین بین ہے میں کہ ان بھی میں کے اس میں سے میں کے اس کے مما کھر وہ ان کے مما کھر وہ اس کے مما کھر وہ ان کے مما کھر وہ گئے۔

سورین جبری اس دوامیت بی نترول خران سے بہلے اوراس کے بعد بہودیت فبول کرنے مالوں کے درمیان کوئی فرق نہیں رکھا گیا ۔ عبا دہ بن نسی نے عفیق بن الحارث سے نقل کیا ہے کہ حفرت عمر می کے درمیان کوئی فرق نہیں رکھا گیا ۔ عبا دہ بن کھی کہ سامرہ کے بچھلوگ قورات پڑھتے اور پوم سیت مناتے ہیں داہود بول کے نز دیس بنقے کا دن متبرک تفا) نیز مرنے کے بعد دوبا رہ ترندہ ہونے برکھی ان کا ایمان نہیں ہے ۔ ایسے لوگوں کے تعلق آ رہے کا کیا حکم ہے ، حفرات عمر نے جواب میں انھیں کھا ۔ کہ ہے لوگ ایک تا ہے کہ ایک جماعت ہیں۔

محدین سیرس نے بدیدہ سے نفل کیا ہے کوا کھوں نے حفرت علی سے عرب بدیسا کیوں کے حفرت علی سے عرب بدیسا کیوں کے ذبائر کے مطلال نہیں ہیں کیو مکوا کھیں اپنے دین دبائر کے مطلال نہیں ہیں کیو مکوا کھیں اپنے دین سے درا سے مرف نزاب نوری کی صرف کا دُہدے یہ عطا بن انسانب نے عکر مرسے روا بیت کی ہیں ۔ انھوں نے حفرت ابن عباس سے کہ آنیہ نے فرمایا :

بنوتعلب کے ذیا تھے کھا اوا وران کی تورنوں سے نکاح کرو کی کہ اللہ تفائی نے بنی کتاب میں فرمایا (دُکُونُ کَیْنَو کُھُ کُھُ مُ اللّٰہ مِنْ اللّٰہ کہ میں سے بوشخص ال کے ساتھ دوستی کورگا مدہ انہی میں سے بوشخص الت کے ساتھ دوستی کورگا مدہ انہی میں سے برد جائے گا) اگر یہ گوگ مرف دوستی کی بنا برانہی میں سے بروستے تو کھی کھی یہ انہی میں سے برد تھے ۔ انہی میں سے برد تے ۔

ان مفرات میں سے سے من نول فران سے بیل اس معامی ایل تا ب کا مربب افغیار کرنے والوں کے دیمیان کوئی فرق نہیں کیا اس طرح کو یا اس معلم بوان سے کا مربب کا اجماع ہوگیا۔

بولوگ نزول قرآن سے قبل اولاس کے بعد ایل کنا ب کا خریب افغیار کرنے الول کے درمیان فرق کے فائل ہیں ان کے قول کے بطلان ہم بہا یت ولائٹ کرنی ہے (فیا کیھا الگذین کو مینان فرق کے فائل ہیں ان کے قول کے بطلان ہم بہا یت ولائٹ کرنی ہے (فیا کیھا الگذین کا مینان فرق کے فائل ہیں ان کے قول کے بطلان ہم بہا یت ولائٹ کرنی ہے والی کی ایک کو مینا کو کیا گئی کے مینان کو ایک کی ایک و دوست میں ہوا دو اور اور نصار کی کو این و دوست میں ہوا دو اور ایسان کے ساتھ دوستی کرے گا وہ انہی میں سے مینان کے ساتھ دوستی کرے گا وہ انہی میں سے میں ہوجائے گا) یہ بات متقبل میں وقوع پذیر ہم نے والی تھی ۔ النّد تعالیٰ نے نزول قرآن کے بعد اللہ میں اللہ کے دوستی کرے گا وہ انہی میں سے میں ہوجائے گا) یہ بات متقبل میں وقوع پذیر ہم نے والی تھی ۔ النّد تعالیٰ نے نزول قرآن کے بعد اللہ میں ۔ النّد تعالیٰ نے نزول قرآن کے بعد اللہ میں ۔ النّد تعالیٰ نے نزول قرآن کے بعد اللہ میں ۔ اللّد تعالیٰ نے نزول قرآن کے بعد اللہ میں ۔ اللّد تعالیٰ نے نزول قرآن کے بعد اللہ میں ۔ اللّد تعالیٰ نے نزول قرآن کے بعد اللّد تعالیٰ نے نزول قرآن کے بعد اللّد اللّد اللّد اللّٰ کا بیا بیا ت متقبل میں وقوع پذیر ہم ہوا نے گا کا دو اللّٰ کے نزول قرآن کے بعد اللّٰ کے دوست میں ہو اللّٰ کھیں ۔ اللّٰ دوست کی نزول قرآن کے بعد اللّٰ کے دوست کی بیا ت متقبل میں وقوع پذیر ہم ہو اللّٰ کھی ۔ اللّٰ دوست کی دوست

الخيس تبايا كرخ بخص الت كرساته دوستى كرسيكا وه انهى مي سع بهوجائه كا- بهيز البيخس كركتابى بن علنه كى مقتفى ب.

سيونكسيودونفدادى ابل تناب نقى، نيزيركدان كے ذبائح بھى ملال بهوں اس بيكارشان بارى بسے (دَطَعَا مُرَاكَ بِنُ اُ وُلِّوا لَكِنَا بَ حِلْ لَكُوْء اور ابل كناب كا كھا نائھا دے بيد ملال سے) -

تعق ٹوگوں کا نتیال ہے کہ تبی اسرائیل ہی ایک تما ب ہم ہو یہو دیت اورنیوا نیبت انعتیا ا کے پوسے تنفے۔

ال سے سواعرب اور مجم کے وہ لوگ اہل تناب نہیں ہی صفول نے ان کا دین انعنیار کرلیا سے اس قول سے فائیس نے نزول قرآن سے پہنے وراس سے بعدائل تناب کا دین انعنیار کرنے والوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا ہے۔

الفدى فع ليف قول برأس أيت سعاسندلال كباب (دَكَفَدُ التَّيْنَا يَنِي إِسْرَ لِيُكُ لَ الْكِتَابُ وَالْمُصْكُّ وَ النَّبِيُ وَ مِعْمِ نِي بِي السَّلِي لُوكِنَا بِ السَّلِطَةِتِ اود نيوت عطائ فقى) التَّذِلِعالَى في المِيت بين يرتبا با كماس في وي لوگون كوكتاب عطائى هي وه بني المرابل مقد

ان اوگوں نے بمبیرہ ملی فی می روایت سے بھی استدلال کیا ہے جوا نھوں نے مفرت علی سے نقل کی ہے۔ نقل کی ہے کہ عربوں میں سے عیسائی بن جانے والوں کے ذیائے ملال ہنیں ہیں کیونکہ المقیس ایپنے ندیب سے عرف نتراب نوشی کی حد تک لگا دُہے۔

الوبكر حكما هن ال دونون استدلال مع جواب بين كيت بين كرجهان مك آيت كاتعلق بيد أواس بين ان كيمسك بيركوني دلالت موجود فهدي بيد - اس يسه كرا بيت بين نو حرق اتن تبايا كيا بيد كرا نشرتنا الى نه منى الدائيل كوئنا ميا عطا كى هنى ليكن اس سيماس باست كى تفى نهين بهونى كرج شخص ان كا دين انتقيا دكر سے ده ان كے حكم ميں بوجا تا بيد.

کیونکوفرت علی نے بیر فرما یا تھا! دین کے ساتھ ان کا دگا درف بنزاب بینے کی مذہر ہے"۔ آبید نے بیر نہیں فرما یا کہ بیر بنی اسرائیکی میں سے نہیں ہیں۔ اس لیے جولوگ اس یا ت کے قائل ہیں کہ ایل کتاب مرف بنی اسرائیل ہیں نوا ہ نویر بنی امرائیل ان کا خرب کیوں ترقبول کیں۔ وہ اہل کتاب نہیں ہوں گئے۔ ان کا بیز قول ساقطانوں درکھ دیہ جانے کے فابل ہیں۔

بیت مہن میں اسے الحقوں نے تھربی سے دوا بیت کی ہے ، الحقوں نے الجمعیدہ سے ، الحقوی نے مذکبہ سے ، الحقوی نے مذکبہ سے الحقوی اللہ علیہ وسلم کی مذکبہ سے ، وہ کہتے ہیں کہ ہم کوک حقود وسلم اللہ علیہ وسلم کی مذکبہ سے ، المجمع سے قرا یا : گدی اسلام ہے آئی ہے المرکتے ، ہم المرکت ہیں آئے ہم اللہ میں نے عرف کیا : ہمالا ایک دیں ہے ۔ المجمع المحت و میں المرکت ہیں تا ہم سے بڑھ کر معلوات ہیں " بیل ایجا المرکت دیں ہے ۔ المجمع المحت و میں المحت المرکت میں تا ہم المرکت فرا یا : المرکت و ما یا : المرکت میں المرکت ہوں کا فرق ہوں ہو گئی میں نے عرف کیا : کیوں نہیں " آب نے فرا یا : کیا نم اپنی قرام کی مسلم المرکت ہوں کا فرق ہوں ہو گئی کیوں نہیں " آب نے فرا یا : کیا یہ نموا و سے دیں میں سے بی تھوں کی توسل کے مال میں سے بی توسل کہ میں کرنے ہیں میں نموا کرنے ہیں میں نموا کی میں المرکت ہوں کے مال میں سے بی عدی کہتے ہیں میرس کرمیں نموا بین نظرین نیچی کلیں اورا برسے خوا کی دیں ہوت ہیں میں کرمیں نموا بین نظرین نیچی کلیں اورا برسے خوا میں کے میں کرمیں نموا بین نظرین نیچی کلیں اورا برسے خوا سے بی عدی کہتے ہیں میرس نموا بین نظرین نیچی کلیں اورا برسے میں میں کو میں کرمیں کرمیں نموا بین نظرین نیچی کلیں اورا برسے میں میں کرمیں نموا بین نظرین نیچی کلیں اورا برسے کی میں کرمیں کرمیں کرمیں نموا بین نظرین نیچی کلیں اورا برسے کی میں کرمیں کرمیں

یں نے عرض کیا : ہم نوان کی ہیک تنش تہیں کو نے "آپ نے فرما یالا بھیا یہ بات ہمیں تھی کہ تھا دے یہ کا ہن اور در در دیش اللہ تعالیٰ کی سوام کر دہ بھیزوں کو تھے ادے یہے حلال اور حلال کردہ اشیار کو نمھا دسے یہ سمام قرار دیتے تھے ، کھونم تھی ان اشیار کو حلال یا سوام کو بیتے ، یہی ان کی آ

برشش بيد

ان دونوں روامتری میں ہما رہے قول برکئی طرح سے دلالت بہدرہی ہے۔ ایک توبہ کہ م حفیدرصلی انڈعلیہ دسلم نے عدی بن ماتم کی ان لوگوں کی طرف تسبت کی ہوا پنے احبا رورہبان کواسپنے ادباب نبالیٹنے کھنے ، اوز کل ہرسے کرمہ بہودو تعداری تھے۔ آب نے عدی سے عربی

بوسنے کی بنا پرعیسا ترست کی نفی ہنیں کی ۔

بہی دوایت میں آب نے عدی سے بھی تھا کہ کہا تم رکوسی نہیں ہو بہ برعیسا میوں کا ایک فرز ہے۔ عدی نے انتیات ہیں ہواب دیا تھا۔ نبکن آب نے مال عنیمت کا ہوتھا کی مصد دصول کرنے بنا پر انتیاں عیسا میرت سے فارج تہیں کیا تھا۔ جبکہ ان کے قدیمیت میں مال عنیمت مال نہیں ہوتا ہے۔ یہ بہراس میرد لالس کرتی ہے کہ گرا بل فلاہدے کی اختیا کردہ بانوں پرکوئی تھی عمل ہیا ہو تہیں ہوتا۔ عمل ہیا ہوت دوس کے دیمی اس فدیمیت سے فارج نہیں ہوتا۔ مدیمت اس مدیمیت سے فارج نہیں ہوتا۔

یہ جزاس بھی دلائمت کرنی ہے کے بوک اور بنی اسرائیں اہل کی ب کا دین اسرائیں اہل کی ب کا دین استیاد کرئے کے معاملہ بن کیساں بیں ا دوان کے احکام خلف بنیں ہوتے ، بیو کا معضود وسلی اللہ علیہ وسلم نے عدی سے بنیں لو کھا کہ آیا انھوں نے نفر دل قرآن سے بہلے یا اس کے بی عبیائیت قبول کی تھی اور یہ ہو بھی لغیرا ہے نے عیسائیوں کے ایک فرف ان کی نسبت کردی تھی بیرا میں اس پہلے یا اس کے بعد عبیا ئیست یا بہو دیت بیرا میں اس کے در میان کوئی فرق نہیں ہے۔ والٹرا ملی .

الك تناب عورتول سيطاح كرنا

تول باری سے (کا کھ حَصَنَا ہے مِنَ الَّذِینَ اُوْتُوا اَکِکَ بَرِی خَدِلِگُوَ اور مِحفوظ مورتی ،
معارے لیے حلال کردی گئی ہیں جن کا تعلق ان قوموں سے ہوجن کونم سے پہلے کتا ب دی گئی تھی۔
ابو بکر جعباص کہتے ہیں کراس تھام برمحصنات سے کبا مراد ہے اس ہیں انقلاف دائمے ہے ،
محص بشعبی ، ایرا میم اورت کی سے مردی ہے کاس سے باکدامن عورتیں مراد ہیں ، حقرت عرف سے کی دوایت کی نبایر میرمعادم ہوتا ہے کوان کے نزد کیا ہے ہی ہی معنی مراد ہیں ،

بہر یہ دوایت کی فرد اسطی نے بیان کی ، انفیں بیمفرین البان نے ، انفیں بیمفرین البان نے ، انفیں البان نے ، انفیس البان نے ، انفیس البان نے ، انفیس محدین بیزیوصلت بن ہرام سے ، انفوں نے شقیق بن ہم سے کر خفرت فرافین فرا کی ایک بہودان سے لکاح کر لیا ، حفرت عرف نے انفیس لکھا کرا سے جبوار دو بحفرت فرافیس ہوا ہے ہو اس سے بوالب بی لکھا کر یہ میں ملکا کر یہ برحام تو نہیں ہے نیکو دو کے خطور سے کر کر رہا سالہ جان کی اور ہے دی عود نواس سے الکاح کرنا نز دع کر دو گے۔

ایکاح کرنا نزردع کر دو گے۔

ابو بكر يتصام كيت بين كركتا بي عوريث سے تكاح كرنے مسلے بين فقها ركے مابين ختلا الله

کی صورتین من ذیل میں بہلی صورت آزاد کتا بی محدت سے نکاح جبکہ وہ ذمی بھی ہو۔ اس مسکے بہلف اور ففہ ائے امصار کے درمیاں کوئی انقلاف رائے نہیں ہے۔ صرف حفرت ابن عمرفے سے منتقول ہے سرکیپ نے اسے مکردہ سمجھا ہے۔

این بین جفری فرنے دوا بیت بیان کی ، انقیں جعفرین فرین الیمان نے ، انفیں ابوعبیدہ نے انفیں ابوعبیدہ نے انفیں بی بین سی جفتے کے انفوں نے حضرت ابن عمرہ سے کہ آب ابل کتا ب کے کھا اول میں کوئی قباست تہیں سی جفتے کے کھا اول میں کوئی قباست تہیں ہے گئے گئے ہیں کہ میں ابوعبید نے دوا بیت بیان کی ، انفیل بعد النہ بن صالح نے لیت سے بہودی با الفوں نے کہا کہ بین نافع نے حفرت ابن عمرہ سے دوا بیت بیان کی کہ جب آب سے بہودی با عیسائی خوات کے ساتھ لگاح کے منعلق سوال کیا جا آبا توا سے فرط نے "اللہ تعالی نے شرک ورتوں سے نکاح کو موام قراد دیا ہے اور فی قواس سے بطھ کو کوئی اور شرک نظر نہیں آ تا کو ایک بھورت بیسے میں مربی سے اور فی قواس سے بطھ کو کوئی اور شرک نظر نہیں آ تا کو ایک بھورت بیسے کو میلی بن مربی میں سے ابوا کم بیٹ سے دوا بیت بیان کی ۔ انھوں نے میمون بن ابوا کم بیر بیسے بیان کی ۔ انھوں نے میمون بن ابوا کم بیر بیر کہ بیر بی کم بیر کی بیان کی ۔ انھوں نے میمون بن ابوا کم بیر بیر بیر کی بیر بیر کم بیر کی بیر بیر کی بیر کو بیان کا کا کوئی بی کم بیر کی بیر کی بیر بیر کی بیر کر بیان کی ۔ انھوں نے میمون بیر بیر بیان کی ۔ انھوں نے میمون بین ابوا کم بیر کی بیر کی بیر کی بیر کی بیر کی بیر کی بیر کر بیر کی بیر کی بیر کی بیر کر بیر بیر کی بیر کر بیان کی ۔ انھوں نے میمون بین بیر کر بیر کی بیر کی بیر کر بیر کر بیر کر بیر کی بیر کر بیر کر بیر کر بیر کر بیر کر بیر کر بیان کی ۔ انھوں نے میر بیر کی بیر کر بیت کر بیر کی بیر کر بی بیر کر بی بیر کر بی کر بیر کر بیر کر بیان کی ۔ انھوں نے میر کر بیر کر بیر کر کر بیر بیر کر بیر بیر کر بیر بیر کر بیر بیر بیر کر بیر

بر بران سے، وہ کہنے ہیں کہ میں نے مونون ابن عرف سے عرض کیا کہم ایسے علافے ہیں رہتے ہیں مہاں ہل کتاب کی آبادی بھی ہے، کیا ہم ان کی تو زنوں سے نسکاح کر سکتے اوران کے کھانے کھا سکتے ہیں۔ حفرت این عمرف نے رہین کر جھے علیل اور تھ کیم والی دونوں آئیسی سنادیں۔

یمی نے موفن کیا کہ ہے آئیبی نوشجھے بھی آتی ہیں اور میں بھی ان کی تلاوت کرتا ہوں ۔ نبکن بین نوائی سے ان کی عور نوں کے ساتھ نکاح کرنے اوران کے کھانے کے متعلق مشکر معلوم کرنا جاتا ہوں ۔ بیس کرچفرت ابن عمرف نے دوبارہ تحلیل وتتح کم کی ایتیں مجھے بیٹرھ کرسا دیں۔

تضرت ابن عمر فی میجیب به دیجها کرد ونوی آبنی این فیسسل او دسیاق و سباق کے کاظ سینخلیل اور تیجیم کی تنقاضی ہی اس میں اس میں بیاس میں میں سکوت ان تبیا دکر ابیا اوراس کی اباس سیسلیم بین کوئی قطعی المیے نہیں دی ۔

کتابی عورت جو ذحی بھی ہواس کے ساتھ لکاح کے بوازا درابا حت میں مفرت این عرف

کے سواتمام صحابتہ فق الدائے ہیں ، ان حفرات نے فول یاری (وَلاَ تَنْکِحُوا الْمُنْشِرِکَا تِبَ) کو غیرا ہل کتا ہے۔ غیرا ہل کتا ہے۔ کے ساتھ نماص کردیا ہے۔

میں جعفرین محریف موایت بیان کی، الخیس جعفرین محرین ایمان نے، الخیس ابوعید نے، الخیس ابوعید نے، الخیس ابوعید بن الخیس عبدالرحمل بن مہدی نے شغبال سے ، الفول نے حکا دسسے ۔ وہ کہتے ہیں کہ ہیں نے سبدبن جب برسے یہودی اور عبیسائی عور توں کے ساتھ لکا ح کامشکر پوجیا ۔ المفول نے ہواب دیا کہ اس ی کوئی مورج نہیں ،

اگر قول باری (وَلاَ تُنکِحُوا اُلُهُ شَدِیکاتِ) کا اطلاق صرف بت برست عور نول کوشا مل بهد جمدیا میم دوسر معنا مات بربیان کوآئے ہیں تواس صورت میں قول باری (وَالْهُ حُصَناتُ اَ مِن اللّهِ مَا مِن اللّهِ مُن اللّهِ مِن اللّهِ مِنْ اللّهِ مِن اللّهِ مِنْ اللّهُ وَلَمُ مِنْ مِن اللّهِ مِن اللّهِ مِن اللّهِ مِن اللّهُ مِن مِن اللّهِ مِن اللّهِ مِن اللّهِ مِن اللّهِ مِن اللّهِ مِن اللّهِ مِن اللّهُ وَاللّهُ مِن اللّهِ مِن اللّهِ مِن اللّهِ مِن اللّهِ مِن اللّهِ مِنْ اللّهِ مِن اللّهِ مِن اللّهِ مَن اللّهِ مِن اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِن اللّهِ مِن اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهُ مِنْ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهُ مِن اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ أَلْمُ مُنْ أَلّهُ مِنْ أَلّهُ مِنْ أَلْمُ مُنْ أَلّهُ مِنْ أَلّهُ مِنْ أَلّهُ مِنْ أَلّهُ مِنْ أَلْمُنْ أَلّهُ مِنْ أَلّهُ مِنْ أَلّهُ مُنْ أَلْمُنْ مُنْ أَلّهُ مِنْ أَلّهُ مِنْ أَلّهُ مِنْ أَلّهُ مِنْ أَلّهُ

اگریم ما جا می کرقول باری (والمُدُفِین کی الَّذِینَ اُونُوا اُلکِتاب مِنْ فَبُرِکُمُا سے مرف دہ مو دیں مراد ہیں ہو پہلے تنا بی تھیں پھراسلام ہے ایک میں اکر دو مری ایب یما الله باری ہے اللیکن کو فی کی گئی میں اللیکن کو فی کی گئی میں اللیکن کو فی کی گئی ہوئی ایک میں ہیں۔ اللیکن کو فی کی گئی میں کو اللیکن کو فی کا بیاسے ہو سیدھی وا ویر فائم ہے، واست کو افزائل اور کو الله کو کا اللیکن کو میں اللہ تعالیٰ کی آبات الماوس کو میں ہو کہ کو می اللہ کو کہ ان نول اللہ کو کھا انداز کی کا اللہ کو کھا انداز کی کا اللہ کو کھا کہ کو کہ کا کہ کو کہ کا کہ کو کہ کا کہ کو کھا کہ کو کہ کا کہ کو کہ کہ کہ کو کہ کا کہ کو کہ کا کہ کو کہ کا کہ کو کہ کا کہ کہ کا کہ کہ کا کہ کو کہ کو کہ کا کہ کو کہ کا کہ کو کہ کو کہ کا کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کا کہ کو کہ کا کہ کو کہ کا کہ کو کو کہ کو ک

ان دونوں آبنوں میں وہ نوگس مراد ہیں ہوا ہل کتا ب تھے اور کھی سلمان ہو گئے۔ اسی طرح قول باری (وَالْمُدُعُونَا ہِ مِنَ اَکَدِیْنَ اُوْلُوالْکِنَا کِ مِنْ فَہُلِکُمْ) میں کھی وہ عورتیں مراد ہیں جو پہلے اہل کتا سب تھیں اور پھرسلمان ہوگئیں۔ اس سے جوا سب میں کہا جائے گا کہ ہے بات می دجوہ سے فلط ہیں۔

ا دل برکایل تناب کے فظ کا اطلاق بہدد دنصادی کے دونوں گروہوں برہوتا ہے ، مسلما نوں اقتد دوسر کے تنام کا فرول بر بہتر ہوتا کسی سلما ن بربراطلاق تہدیں ہوتا کہ برائی تناب ہوتا کہ بربرہ دی با عبسائی ہدے ۔ اللہ تعالی نے جب بہ فرما با کہ اسلم کے اللہ کا اس طرح اطلا کے اللہ کہ اس کے اللہ کا اس طرح اطلا کے اللہ کہ اس کا دکر کہ کے اسلم کا اس طرح اطلا کے ساتھ مفید کردیا ۔

بين (ابونكر حصاص) نے بورسے قرآن بي بي درجھا ہے کا بل كنا ب كے لفظ كا جهان كہيں كھي تقديد كے بغيراطلاق بواسيے - وہاں اس سے بہود وافعا رئی مرا در ليے گئے ہيں . دوسری وحد بہر کے اللہ تعالی نے سے فول (دَا لُمُدُوفَعَنَا ہے مِنَ الْمُدُوفَعَنَا ہے مِن الْمُدُوفِعَنَا ہے مِن اللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰ مِن مُن اللّٰهُ وَاللّٰ مِن مَامِ مُومِنَا اللّٰ مِن وَاللّٰمُ اللّٰهِ وَلَيْ اللّٰ اللّٰهِ وَاللّٰ مُن مَامِ مُومِنَا اللّٰ مُن مُن اللّٰ اللّٰ اللّٰهُ وَاللّٰ مَامُ مُومِنَا اللّٰ مُن مُن اللّٰهُ وَاللّٰ اللّٰ اللّٰ

مرکئی مفتیں۔

بوعورنبر کیمین سے ہم ملات کھیں ان پرایسی مومنات کاعطف دوست ہنیں ہو پہلے الی آت محقیس اس لیے قول یاری (کا اُلم تحصنات میں الکّرِین اُو توا اُلکِتاکت عِنْ خَبْ لِکُھُ کُوا اُن کنا بی عورز وں پرجمول کرنا وا سجب سے بوسلال ہیں ہوگی تھیں ۔ نیز اس مسلسے ہیں اگر مہا ہے دخالف کی بیش کردہ ہا ویل کی گئی کشن نکل بھی آئے توہادے بیے دلالت کے بغیرطا ہر آمیت سے سی اور معنی سی طرف مرط جانا دوست نہیں ہے۔

نيز حب به بات معلوم سيك قول باري (وَطَعَامُ الَّهِ بِنَ اَ وَظُعَا مُ الْكِتَابِ حِلَّى كُمُ) بين اليسع ابل ايمان كاطعام مراد نهيمين جوابل تما ب تقط بكلاس سے بيجدد وفصا دلى كاطعام مراد سب قوقول بارى (وَالْمُدْحَفَمَنَاتُ مِنَ الْمَدِينَ اُ وُتُوا الْكِتَابَ) مسيجي كذا في عوزين مراد بيول كي مون عوزين مراد تبين بيول كي -

ایل تما سبعود تول سے دکاح کی تخریم کے قاکلین قول یا دی (وکا تنمسکو اِجعَرِم اُسکو اِخِدِ اِن کے اِخْدِ اِن کے اِخْد اِن کے بواب بیس کہا میکا فرعود تول کے نوبی است کو باقی مت دکھوں سے استدلال کوتے ہیں۔ ان کے بواب بیس کہا جائے گا کہ یہ بات ہو بی عودت کے بارسے ہی دیسے جب اس کا شویم لیان برورہ ہما دی طف اُجائے یا ہے جی مرد کے تنعلق ہے جب کی بری مسلمان برو کا سے تھی وکر کھیلی آئے۔

کنا بی عودنوں سے نگاج کے مسلے میں ایک ورجہت سے انقلاف وائے ہے۔ مصرت ابنِ عباس کا فول سے کہ جیب اہل کنا مب مل نوں سے برمر مریکا رمبوں توان کی عود توں سے تکا ح ملال نہیں ہوگا۔ اس موقع بہر میں نے بیت (تھا تِکوا الکہ ذین کا یک مِثَوْنَ کَ بِالْمَلِهُ وَالْکِیوْ مِرالْکِیوْ

مکم کا فول سے کہ حبب میں نے ارائی تھے سے اس کا تذکرہ کبا نوا تھیں ہے بات بڑی لیشہ آئی۔ حفرت ابن عباس کے سواان صحابہ میں سی جن کے قوال ہم نے اس ضمن میں بیائ کیے ہم کسی نے کبی حربی اور ذی عور آوں کے درمیان فرق نہیں کیا ہے جبکہ کا ہر آییت ان تمام سے نکاح کے جواز کا مقتفی ہے کیونکہ محصن ایس کا اسم ان سب کوشنامل ہے۔

ابوبكردهام كنتے بي كرحفرت ابن عباش مے قول كى ما يد ميں برقول با دى بين كيا جاسكا بسے الكر تجد كہ تو ما كي تُحرف بالله كا كباؤ مراكل خبد في كا تقد من حدالاً الله كرك تو كي الله كرك ال

نکاح دوستی اور دون کو وا جب کردتیا ہے۔ کیونکہ قول یادی ہے (عَکَقَ کُدُونِ اَ اُنْ اَلَٰ اَلَٰ اَلَٰ اَلَٰ اَلَٰ اَلَٰ اَلَٰ اَلْکُونِ اَلَٰ اَلْکُونِ اللّٰکِ اِلْکُرْکُ اِللّٰکِ اَلْکُرْکُ اِللّٰکِ اَلْکُرْکُ اِللّٰ اِللّٰکِ اِللّٰ اللّٰ اللّٰ

اس بیے کہ قدل باری (فیو) فیرون کمن کا کا الله ورسوک کے) کا اطلاق اہل سرب بر میں بونا سے کیونکہ یہ لوگ اس سربے بر بو بہا دانہ بی بہوتا - ہما دے نز دیک بہ بات کو اہمت برمجول بردگی بہا دے اصحاب بر سربیکا داہل کناب کے ساتھ ذکاح وغیرہ کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

بنوتغلب کی عود توں سے نکاح کے معاملے یں سافٹ کے ما بین اختلاف الم ہے ہے۔ مفرت عالی سے نکاح کے معاملے یہ مفرت عا عائم سے نکاح کا عدم ہوا نومنفول ہے کیونکر آب کے فول کے مطابق بنو تغلب کے عیسائیوں کا عیسائیت کے ساتھ حرف مٹراب نوری کی حد تک لگا کہ ہے۔

ابراہیم ورجابرب زیدکا بھی ہی قول ہے۔ سفرت ابن عباس کے قول کے مطابق اس بیں کوئی سرج نہیں ہے اس کے گاریہ لوگس صرف ولائیت اور دوستی کی بنا پراہل کتاب میں سے ہوتے تو کھر تھی بیرا نہی میں سے ہوتے۔

کتابی نوپڑی مسے نکاح کے بارے ہیں بھی اختلاف دائے ہے۔ ہم نے سورہ نسبا دہیں فقہاء کے انتقادت نے فول باک کے درمیان ہے۔ جن مفرات نے فول باک

ری کمی خصکات مین مازی ای ایک ایک ایک ایک می کاری می از در دورتی مراد می سے کفول میں از در دورتی مراد می سے کفول نے نکاح کی اباحث می از در تا می مورثون کر می مورثون کر کھا ہے ا ورمین حفولت نے محدود در کھا ہے ا ورمین حفولت نے محدن ناندسے باکلامن اور عفیفیف نوائین مراد کی ہے اکھول نے کتابی کونٹر کوب کے ساکھ ذرکاح کی ا باحث کر دی ہے۔ دی ہے ۔

التُنزِلْعا كی نے اس آسیت میں بریات نبائی کدام کم تنا بسے دوگردہ میں ۔ اگر مجس ایک تناب میرد نے آئد پھر کرد ہوں کی تعداد تین نہوجاتی ۔

آبِ بنی دیکھنے کر بین فعص یہ دعولی کرناہے کہ فلال برمیرے دو بھتے واجب ہیں تو وہ اس سے دا مکرندول دکا دعولی نہیں کرسکتا - اسی طرح اگر کوئی بیر کہے کہ آج میری ملافات دوا دیموں سے میونی تواس کا یہ قول دو سے زائد کی ففی کرنا ہے۔

حیفرین فیرسے مقل کی ہے اور الفوں نے اپنے والدسے کہ حقرت عرش نے ایک دفعہ فرما یا تھا کہ "فیھے نہیں معلوم کریں ان فیوسیوں کے ساتھ کیا سکوک کروں ، یوا ہل کتاب ہیں ہیں " اس بر حفرت عبد الرحن ہی تعدار کا نہیں ہوئے سنا ہے کہا کہ بیں نے حفود وسلی التعلیہ دسلم کو بہ فرطتے ہوئے سنا ہے کہ ای کے ساتھ ایل کتاب والا طریق انعمیا ایک کے ساتھ ایل کتاب والا طریق انعمیا ایک کے دور اس کے ساتھ ایل کتاب والا طریق انعمیا ایک کے دور اس کا ایل کتاب والا طریق انعمیا ایک کے دور اس کا ایل کتاب والا طریق انعمیا ایک کے دور اس کا ایک کتاب والا طریق انعمیا ایک کے دور اس کا کہ اس کا ایک کتاب والا طریق انعمیا ایک کے دور اس کا کہ دور اس کا لائے کہا کہ دور اس کی اس کا کہ دور اس کا لائے کہ دور اس کا کہ دور اس کے دور اس کا کہ دور اس کا کہ دور اس کا کہ دور اس کی کا کہ دور اس کی کتاب کو دور اس کا کہ دور اس کی کا کہ دور اس کا کہ دور اس کے دور اس کا کہ دور اس کی کا کہ دور اس کا

محفرت عرف نے مارحت کے ساتھ ہے فرا دیا کرچوس اہل تناب نہیں ہیں۔ حضرت ہوار کان ہو عوث اور کان کے حضورت ہوار کے اللہ عوف اور دیگر صحا بیر نے اس بات کی مخالفت نہیں کی . البتہ محفرت عبدالرحل نے مفورصلی اللہ علیہ وسلم سے بدادا بہت بیان کردی کران کے ساتھ وہی طریقہ انتقباد کرو ہونم اہل کن ب کے ساتھ افتیاد کرو تھے ہو۔ اگر مجوس اہل کتناب ہوتنے نوس خصور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمانے کی خردات بیش افتیاد کران کے ساتھ اہل کتاب بعیبا معا ملر کرو۔

بلکہ آپ بہ فرمانے کریہ لوگ اہل کن سب ہیں۔ ایک دوسری دوایت میں ہے کہ ہے ہے ہے کے علانے کے مجوسیوں سسے جزیہ وصول کیا تھا اور فرما یا تھا کہ ان کے ساتھ وہی معاملہ کروہوا ہل کنا کے ساتھ کرنے ہو۔

اگریه کها جائے کہ جب جوس اہل کتاب نہیں ہی نو پھر حفنور صلی الشرعلیہ وسلم نے اسپنے قول استحابہ مستبقہ اھسل المکتاب ان کے ساتھ دہی رویداختیا کہ دوجوا ہل کتاب سے ساتھ کرتے ہوئے کہ فرویجا ان کے ساتھ دیا ہو ایل کتاب کے مساتھ دیا جوال کتاب کے خواب ہی کہ خواب ہی کہ خواب ہی کہ خواب ہی کہ میں استحالی کی استحالی کی کی کی اور دوایت ہیں کہ ہی بیان کی گئی ہے۔

سفیان نے نیس بن کم سے روا بہت کی ہے۔ اکھوں کے حن بن تھے۔ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ جسلم فی بھی ہے۔ اکھوں کے حن بوجا کی تو تھا اسے معنی بیر میں اور فرما یا گراگر نام مسلمان ہوجا کی تو تھا اسے وہی محفوق بیر بھی ہے۔ اسلام کی دعوت قبول بہیں کر ہے گا اس برجزیہ عائد میرکا۔ ان کے دیا تھی کھائے جا ٹیس گے اسلام کی دعومت قبول بہیں کر ہے گا اس برجزیہ عائد میرکا۔ ان کے ذیا تھے نہیں کھائے جا ٹیس گے اور مذہری ان کی عود تول کے ساتھ نکاح کیا جائے گا۔

سفات علی مصرت عبر الداخ اور عکومه سے مجوسیوں کے کیے بہوئے تنسکا دکو کھا تے کی حمانعت مردی ہے۔ یہ بیبزاس خفینفٹ کی موجیب ہے کہ ان حفرات کئے نیزو یک مجوس ایل کمنا ب نہیں گئے۔ مجوسیوں کے اہل کما ب مزیر نے بہ بات ہی دلائٹ کرتی ہے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوم کے بادشاہ کو ان الفاظ میں خط لکھ کو اسلام کی دعون دی تھی (کیا کھ کی اکرکٹ ہے گئی کو الی کلم تھی (کیا کھ کی الرکٹ ہے گئی کو الی کلم تھی اور تھا ہے اور تھا ہے درمیان کیسر کی کو دعون نا مرتج رہے ہا تواس میں درمیان کیسری کو دعون نا مرتج رہے ہا تواس میں اس کی نسبت اہل کمتا ب کی طرف نہیں کی ۔

الديكر حماص كين بين كراس ذ ماني بين بولوك ها يئين مع نام سي بيجاني جاتي بين ان مين كوئى بهي ابن كنا ب نهين بيد و ان سب كا مذه بين ايك بيد و الوك بيوسوال كم علا تفيين بين كوئى بهي ابن كنا ب نهين بيد و المسلم المائح مين بطائح مي علا تفيين اور وه بي واسط شهرك نواح مين بطائح مي علا تفيين المين بين المائح مين المائن المائن المائن المين المائح مين المائد المائح المائد ا

11

نبیادی طور بریسب مبت برست بین الیند جب سے ان برا برا نیول کا غلبہ ہوگیا تھا اله الفول نیال کی حکومت خوا کو کھی، اس وقت سے کھیرا کھی بن کل ہری طور بربت برسی کی جوات بہیں بیوگی کیو کہ ایرانیوں نے انھیں اس سے منع کر دیا تھا۔ بہ لوگ دواصل تبطی کھیا ور عواقیوں کے دورمیان آباد ہوگئے کھے۔ اسی طرح دومی، شامی ا دوابل جزیرہ کھی معالمتین کھے۔ اسی طرح دومی، شامی ا دوابل جزیرہ کھی معالمتین کھے۔ اسی طرح دومی، شامی ا دوابل جزیرہ کھی معالمتین کھے۔ اسی طرح دومی، شامی ا دوابل جزیرہ کھی معالمتین کھے۔ اسی طرح دومی، شامی ا دوابل جزیرہ کھی معالمتین کھے۔ اسی حقیہ اسی وقت سے بہت برسی منت بہت میں مقدم ہوگئی ا دربہ لوگ ظاہری طور پر عیسائیوں کے ساتھ دل مل کئے کھے۔ تام اس وقت سے بہت برسی سے بہت سے ایسے کھی مقدم جھوں نے اپنا آبائی خریر بہت تبدیل بہتی کیا تھا ا درخفیہ طور پر تبول کی ذریعیہ تبدیل بہتی کیا تھا ا درخفیہ طور پر تبول

بهروب اسلام کاغلیه برگیا تو به لوگ عیسائیوں کے ساخه شامل بردگئے اور سلمان ای کے اور عیسائیوں کے ساخه شامل بردگئے اور سلمان ای کے اور عیسائیوں کے درمیان امثیا زنہ کرسکے اس بھے کریہ لوگ بچھپ کربٹ پرشنی کرتے اور بنے عقا مگر کو پوشیدہ سکھنے ہیں سب سے آگے سکھے ، ان کے بیچے ذوا بھی سمجھ وا در برجانے تو یہ لوگ انھیں ختلف کر تو ہوں او درسیلوں سے اپنے عقا مُدجھپیا ئے رکھنے کی تربت دیتے ہے۔

ان لوگوں سے اساعیلی فرنے نے کتمان فرید ہے اس تمام مجوسیوں اور فرنے کی دلوت کی انتہا کھی ان فرید ہے ان مجان کے مذہب پرجا کر ہوتی ہے۔ اس تمام مجوسیوں کا اصل محقیدہ سات شاہ وں کا پرستنش اور ان ستاروں کے ماہین کوئی انفلان بیستنش اور ان ستاروں کے ماہین کوئی انفلان نہیں ہے۔

البتہ سوان کے علاقے بیں لینے والے صابئین اور مبل کے کے علاقے میں دہنے والے صابیبی کے درمیان بعض ندیبی ابور میں مجھوانتدا فات پائے جانے ہیں۔ سکین ان میں اہل کنا ہے کوئی نہیں ہے۔ نہیں ہے۔

میر بے خیال میں صافیین کے تعلق الم م ایون بیفنہ کے فول کی توجیہ یہ سے کہ انھوں نے ان کے کسٹی گروہ کو د مکھا ہوگا جو اسپنے آپ کوعیسائی ظاہر کرتے ہوں گے ا درائجیل بھی پڑھتے ہوں کے ان گوگوں نے انقیس ان گوگوں نے تفییس کے طور بردین میرے اختیا دکر دکھا ہوگا۔ حبس کی تبایدا مام ابر حتیب فرتے اتھیں عیسائی ڈار دیے دیا ہوگا۔

وربزاً كنز فقيها ال سيسيع ققام رسكه في والول برجز ببرعائد كريني كے فائل نہيں ہيں - ان

كے نزديك ان جيسے لوگول سے مرف اسلام قبول كيا جائے گا يا كيم تلوا دست ان كا فيصله كيا جائے گا .

صابئین بین سے جن لوگوں کے عفائد وہ ہیں جوہم نے بیان کیے ہیں ان کے متعلق تمام فقاء کا آفاق سے کے بیائی کتا ہے بہتیں ہیں۔ ان کے ذیائے حلال نہیں اور ان کی معود نوں سے کا جھی درست نہیں۔

مانیکے لیے طہارت کا بیان

تول باری سے دالوا بعب نم نماذ کے پیے الحق نوجا ہیں کہ ایسے المحق کے بعد وہوں کا آخرا ہیں۔

اسے ایمان لانے والوا بعب نم نماذ کے پیے الحق نوجا ہیں کہ ایسے بہرے دھولی کا آخرا ہیں ۔

الومکر جمعاص کہتے ہیں کہ ظاہر آبت نماذ کے بیے الحق کے بعد وہوب طہ دہ کامقتی الومکر جمعاص کہتے ہیں کہ ظاہر آبت نماذ کے بیے الحق کے بعد وہوب طہ دہ کامقتی ہے۔

اس بیے کا اللہ تعالی نے نماذ کے بیا محقے کو طہ دہ کے عمل کے بیے تشرط ذار دوبا ہے ،

نوی کے اللہ تعالی نے نماذ ہے کہ دہ شرط سے متمان میں ویکھیے کہ بوشنی ما بنی بیوی سے بہ کہنا ہے گا اگر تو گھریں داخل ہوئی تو تھے طلاق "تواس موردت میں گھر کے ندواخل بہوئی نوشے طلاق" تواس موردت میں گھر کے ندواخل بہوئی نوشے طلاق "تواس موردت میں گھر کے ندواخل بہوئی۔

بجب سے بہ کہا جائے کہ جب زید سے تھادی ملاقات ہو تواس کا کوام کردی تواس صورت بیں قائل کا بہ فول ملاقات کے بعد اکوام کا موجب سے ۔اس بارے بیں اہل بغت کے درمیا کوئی انقلاف نہیں سے کر ہمی مفہ دم تفظ کا مقتصلی اور اس کی حقیقت سے ۔

سلف سے کے کرخلف کا اس بات بیں کوئی اختلات تہیں ہے کہ نما ذکے لیے اکھنا طہادت کے کیجاب کا سبب بنیں سے بلکہ ظہادت کا وجوب اس کے سواکسی اور سبب کے باتھ متعلق ہے ۔ اس لیے نماذی خاطر اکھنے کے بعد ایجاب طہادت کے لیے اس نفظ ہیں بمرہ نہیں ہے کیؤنکہ کم کا تعانی قبام الی الصلاق کے ساتھ نہیں بلکہ ایک ضمیر لین پوشیدہ لفظ کے ساتھ ہے جو یہاں مذکور نہیں ہے۔ نفظ کے افد کھی کوئی الیبی یات نہیں ہے ہونما ذرکے ہے الھنے کے بہ طہار کے وجوب کی کمرادی موجب ہن سکے۔

اس کی دوو ہو، ہیں۔ ایک وجر تو وہ سے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ کا تعانی ایک پوندیگر نفطر کے ساتھ سے ہوعبا رہت میں مرکور نہیں سے بیکراس بیسی اور نفط کے دربیعے دلالت ماصل

كرينى كى فرودىت بسے -

دوسری وجربہ سے مرح بی ربان ہیں حرف یا کا کرارکو دا جب نہیں کرتا ہے ہیں جہتے ہے کہ مرب ایک میں مرب ہیں کہ ایک درم کے سے مرب ایک دوسر سے مرب ہونیا ہے۔ حب الدیکھ میں داخل ہو تواسے ایک درم درس سے بہتر ایک درہ کا مستی ہوجا تا ہے لیکن دوسری درسری مرب درس کا مستی ہوجا تا ہے لیکن دوسری مرب داخل ہونے مرب ہوتا ۔

اسی طرح حبب ایک شخص آبنی بیوی سے ہما ہے" جب او گھریمی داخل بہرگی تو تھے بطلا نوگھر ہمی ایک دفعہ داخل ہونے براسے طلاق ہوجائے گی ا درا گروہ دو مری دفعہ داخل ہوگی تو اس برکوئی طلاق وافع نہیں بیوگی - اس سے یہ باست نا بت ہوگئی کہ تما ایکے لیے دیام کی مکرار کی وجہ سے طہا دست سے وجوب کی تکرار ہوا ہمیت میں کوئی دلا کمت ہوج دنہیں ہے ۔

اگربہ کہا جائے کہ آب کی توخیہ کی بنا پر بیر فروری قراد با یا کرا کیٹ بخص آبیت کے حکم سمے سخت میں میں میں میں می سخت صرف ایک ہی دفع وضو کرے ہے۔ اس کے جوا سب میں کہا جائے گاکہ ہم نے برواضح کر دباہیے کر آبیت اس وقت کک حلم است کی ایس کی سلسلے ہیں نود مکتفی نہیں ہوسکتی جب کا اس کی میا دست میں ایونشدہ نفط کی مرا دکو بیان نہ کر دیا جائے۔

اس نیم معزم کا به کهنا درست نهی سے کآبیت سے تومرف ایک بهی مرتبه وفلوکر نا لازم برنا ہے کی دکر آبیت معنی کے لی ظریسے حجل ہے استیقفیل وربیان کی خرورت ہے ہیں جس وقت بیان وارد ہوجائے گا ایجا ہے طہا دت کے سلسلے ہیں اسے ہی مراد قرار دیا جائے گا۔ اوراسی کے ساتھ ایک دفعہ یا تکرار کی صورت میں بیان مراد کے منشا و دنقا ضعے کے مطابق مکم کا تعلق ہوگا .

اگرآ بیت کا نفط الیساعمی بونا بواس امریس کام کامفنفنی قرار با گار بس با بری بارسی بارسی بارسی با سے بیاس کا درود مبواسی اور اسی برای کی خرورت نه برقی تواس صورت بیس کھی آ بیت تفظی جہت سے قیام الی انعمالی ہے وقت طہارت کی نکرار کی موجب نه برقی و بلکہ صرف معنی کی جہت سے مجس کے ساتھ و بوب طہارت کو متعلق کیا گیا ہے ، بیز کا از کی موجب مہوتی ۔ اور وہ معنی ہے معدت نہ کہ قیام الی انعمالی ہ

ہمیں اس نفوں نے دوایت بیان کی سے جس بردوایت کے ملسلے ہیں چھے کوئی اعتراض نہیں، انھیں ابٹسلم کرخی سنے اکھوں نے انھیں ابوع ہم نے سفیان سے ، اکھول نے

ij

سلیمان بن بریده سے انھوں نے بنے والدسے کہ حفود میلی الله علیہ وہم نے فتح کہ کے ناکیے حضو سے بانچ نما دیں اور موزوں برمسے کیا - اس بر بحضر نت عرض نے عرض کیا ؟ الله کے دسول اِ اَ بُ مے آج ایک ایساکام کیا بھاس سے پہلے نہیں کو تھے ؟

اس برحفتور سلي الترعليه وسلم نے قرمایا "بیر تے عمرًا ایسا کیا ہے"،

مہیں ایک ایستخفی نے روایٹ بیان کی ش کی روایت بریطے کوئی اعتراض بنیں، انھیں تھے اس کے بیان کی شرکا لاہلی نے انھیں اس انھیں ہے انھیں انھیں

وہ کہنے لگے تھے اسمار نبت نرید بن الخطامب نے بیان کیا کواٹھیں عیدالٹر بن خطار بن الی عامر الغیس کے دونو کرنے کے اسمار نبت نرید بن الخطامب نے بیان کیا کواٹھی حیدالٹر بن کھا نواہ آ ہے الغیس نے تیا با کہ حضود میں الٹرعلیہ وسلم کو ہرنما نہ کے بیٹ تنفیت کا سبیب بن گیا تو آ ہے کو ہرنما ذرہے وفتو ہوئے کہ الم کے ایم شفت کے کہ مساوک کو ایک کو حدیث ان می ہوتا ۔ وفت مسواک کو حدیث ان می ہوتا ۔

تفرت عبدالتربن عرف برنما ذکے ہے وضور سے کی اپنے اندر طاقت محسیس کرنے کھے اس لیے امریک کرتے کے اس لیے موت کی اس کے دور اس کے اس بیٹا اندر طاقت محسیس کرنے کے اس کے موت تک وہ اس بیٹا در اس بیٹا ہیں اس بیٹا در اس بیٹا کے موت کے ساتھ السر میں السر میں السر بیٹا در سے بیٹا کہ اس کے ساتھ ابجاب طہار کا میکم متعلق موت در ہے جس کے ساتھ ابجاب طہار کا میکم متعلق موت در ہے جس کے ساتھ ابجاب طہار کا میکم متعلق موت در ہے جس کے ساتھ ابجاب طہار کا میکم متعلق موت میں اسے در السے بیٹا در السان کی السان کی بیٹا در السان کی السان کی بیٹا در السان کی بیٹا در

دومری روایت میں بربیان ہواکہ دہ پوشیدہ لفظ صریت ہے کیونکہ داوی کے الفاظ ہیں: ودفیع عند الوضوع الامن حدیث (وضو کرنے کا حکم ختم کر دیا گیا الا یہ کہ صدیت لائق موسیکا ہود)

ا بیت کی عبادت میں پوشیدہ نفظ حدث ہے اس بروہ دوا بہت دلالت کرتی ہے جسے سفیال نے جا برسے اکفول سے جب اکفول سفیال نے جا برسے الفول نے جب اکفول نے جب اکفول نے جب اکفول نے جب اکفول نے بیالائند بن علقمہ سے اورا کھول نے اپنے والد سے کہ حضورصلی الٹرع بیہ وسلم حبب بانی بہانے لینی بہانے اور بھرانے در برسے کے مسلم کے جواب میں گفتگوں کرتے ، ہم آپ کوسلام کہتے ہے ہو ہوں کا م من فرانے میں کہ گھریں داخل بروجانے اور کھرنما نے حضوری طرح وضوری ماتے۔

سبب نصن کی آیت الکی نی است و یا تیما الکی نین ایمنوا اخاد خدیم الکی المقد و تو کا تیمی او موه کم است ما ناخرایت مازل بوخی توسم نصاس کے منعلی آب سے نفاکو کی ۔ بیس کوا ہے نے فرا یا گریا است صوات میں نماز کے لیے التقفی پر وضو کے ایجاب کے سیسلے میں نا ذل برو تی ہے ۔ محد میں میں است خص نے دوا بیت بیان کی جس پر جھے کوئی اموز اض بنہیں ہے ، انھیں چیر بن میں است خص نے دوا بیت بیان کی جس پر جھے کوئی اموز اض بنہیں ہے ، انھیں جمہ انھیں میں نرید نے تنا یا کہ سعید بن منصور نے انھیں دوا بیت بیان کی ، انھیں اسماعیل بن ابرائیم نے ، انھیں ایوب نے عبد اللہ بن ابرائیم نے ، انھیں الیوب نے عبد اللہ بن ابرائیم نے انھوں نے مفروس نے محد موسوس کی انتقاب سے کہ حضور صلی الدید کی است انتقاب کے مسلم کے منا نا رکھا گیا اور ایک نے عرض کیا کہ وقو کا یا فی تہ لادو اس برائی نے فرا یا را نہ کا اگر وقت بالوضوءِ اذا قدمت الی المصد کی مجھے اس وقت وقو کوئے ، اس برائی ہے جب میں نماذ سے لیا انتقاب کے بیان کھول کی المصد کی انتقاب میں نماذ سے لیا انتقاب کے انتقاب کے بیان کھول کی انتقاب کے بیان کھول کی انتقاب کے انتقاب کی نماذ سے لیا انتقاب کے انتقاب کی نماذ سے لیا انتقاب کی انتقاب کی نماذ سے لیا کھول کی انتقاب کی نماذ سے لیا انتقاب کی نماذ سے لیا کھول کی انتقاب کی نماذ سے لیا کہ کوئے کی نماذ سے لیا کھول کی کی کوئی کی می نماذ سے لیا کھول کی کی کی کوئی کی کھول کی کوئی کی کھول کی کوئی کی کوئی کی کھول کے کہ کوئی کی کھول کی کھول کی کھول کی کھول کی کھول کے کہ کوئی کی کھول کے کھول کے کھول کے کھول کے کھول کی کھول کی کھول کے کھول کی کھول کی کھول کے کھول کے کھول کے کھول کے کھول کی کھول کی کھول کے کھول کی کھول کے کھول کی کھول کے کھول کی کھول کے کھول کے کھول کی کھول کے ک

الوكر و المركوم المسركية بمي كواس دوايت سے دبات معاوم بوئى كوگوں نے آپ سے حدبت الائق بونے كي صورت بين كھانے كے دفت وفنوكر نے كے متعلق بوچيا كھا آب نے الهين تباياكم حدث كي صورت بين نما ذركے يہ الحقف كے وقت وضوكر نے كا حكم ديا گيا ہے۔

الومعشر المدنى نے سیدین این سیدالمقری سے دوایت کی ہے اورا کھوں نے حفرت الجراثی اسے کہ حفود میں اللہ میں اللہ بوضوء و سے کہ حفود میں اللہ علیہ وسلم نے قرابا (لولاان اشتی علی احتی لا مدیت لیک صلوٰظ بوضوء و مع کل حضوء دیسوالھ ۔ اگر یہ بات نہ ہوتی میرے اس تھے سے امرت مشقنت میں پڑھا تی ترمی ہر میں منافظ میں اس تھے میں کا محمد دیتا)

یہ روابت اس بر دلائٹ کرتی ہے کہ بیت ہر لما نہ کے یہ وضور کے ایجاب کی مقتضی ہیں ا اس دلائٹ کے دو دیوہ ہیں اول میر کہ اگر است اس بانٹ کی موجب ہونی تو آئے ہے۔ یہ نہ فرمانے کہ (لاموت فی کل صلون بوضور)

دوسری دجرہے ہے کہ آپ نے بنا دیاکہ اگر آئیب وضوکا حکم دسے دینے تھا پ سمے حکم سعے نرکی بیت کی روسے ہرنما نسکے بیے دخود واجب ہوجا تا ۔اس سے بیمعلیم ہواکہ آبیت میں ہرنما نرکے لیے دخورکے وہوب کا بیلو توجو دنہیں تھا ۔

ا مام مالک بن انس نے س آبیت کی نفیر کے سلسے میں نریدبن اسلم سے روایت کی ہے۔ گیجب تم مبترسے اکھونعنی عیندسے بیوا د مہر طہادت کمے بغیر سلام کا جواب دینا بھی جمنوع تھا۔ فت دہ نے حق سے اکھوں نے ابوسا سان تعظیمی سے ورا کھوں نے حضرت مہا جو من المبتریش سے بہیں بوبراب قی بن قائع نے دوا بہت بربان کی ، اخیس فھر بن شا دائ نے ، الخیبی معلی بربی ہولی نے ، الخیبی معلی بربی ہولی نے ، الخیبی فاقع نے کہ بن محفرت ابن عمرہ کے سا تھک ہے ہوئت کے ساتھ کا من کے باس کیا ۔ جب آب محفرت ابن عبائش کے ساتھ کا من کم کر سیکے تو ہوئی اس کیا ۔ جب آب محفرت ابن عبائش کے ساتھ کا من کم کر سیکے تو بعد میں اس دن ہوگفتگو ہوئی اس میں درج ذمل بات بھی شامل تھی ۔

"أيك دن محفورصلى الله عليه وللم ماريني كي ايك كلى سے گذرد ہے تھے آب الهي فقل مے ماحبت سے فارخ ہوئے ہے۔ ايك شخص نے آپ كوسلام كيا ۔ آپ نے اس كے سلام كا ہوا ب نہيں ديا بكدا كيك دوررى دفعہ ديوا درميس تحبيلياں ما دكر جہرے كامسے كيا كيم دوررى دفعہ ديوا درميس تحبيلياں ما دكر جہرے كامسے كيا كيم دوررى دفعہ ديوا درميس تحبيلياں ما دكر جہرے كامسے كيا كيم اس شخص كے سلام كابوا ب ديا درميا تحدہى فرما باكہ بين خرما باكہ بين خرما باكہ بين من ايك ميں نہيں تھا "
"بين نے مرف اس بيے ہوا ب نہيں ديا كہ ميں با وفعد نہيں تھا كا بيا بيد فرما يا "بين طہارت بينہيں تھا "
بيجيزاس بيد دلالت كرتى ہے كرسلام كا بواب دينے بين تھى طہارت شرط تھى ۔ تا ہم اس بير بينہ بين بير بينہ بينہ بير بينہ بينہ بير بينہ بير بينہ بير بير كرا كہ بير بير كرا كہ بير بينہ بينہ بير بينہ بير بير كرا كہ بير بير كرا كہ بير بينہ بينہ بير بينہ بير بير كرا كہ بير بير كرا كہ بير بير كرا كہ بير بير كرا كہ بير بير كرا ہيں بير بير كرا كہ بير بير كرا كر بير بير كرا كہ بير بير كرا كر بير كرا كر بير بير كرا ہي بير بير كرا كر بير كرا كر بير بير كرا كر بير بير كرا كر بير كرا كرا كر بير كرا كر بي

اس معاطے بیں مفعوصلی الترعلبہ وسلم کی خصوصیت پر ببریات بھی دلائت کرتی ہے کہ جی اب کہ ببرا اندیشتہ ہوا کہ ببی سلام کا بواب مذرہ جائے تواسی نے بمیم کر کے سلام کا بواب دسے دیااس لیے کہ سلام کے بواب بین تاخیر ہوا ب نہ دبیتے سے منزاد ف ہے ، بیواب دہی ہوتا ہے بوفودی طور پر دیا جاسی طرح ایک شخص کوا گریا ندلیشہ بہرکہ وضوی بم موروف ہوجا نے کی معورت بیں اس سے عید یا بنا زسے کی نما ذرہ جائے گی تواس کے بیے دضو کی با مرتبہ کم کہ لینا جائے بین اس سے عید یا بنا زسے کی نما ذرہ جائے گی تواس کے بیے دضو کی با مرتبہ کم کہ لینا جائے بین اس سے عید یا بنا زسے کی نما ذرہ جائے گی تواس کے بیے دضو کی با مرتبہ کم کہ لینا جائے بین اسے۔

اس بین بریمی گفه نمش به کرحفورهای الله علیه وسلم سے بریمی منسوخ مردیکا بروا وربیمی گفهانش سیسے کروفات مک آب بریره کم لازم ریا برد.

مرنمازی بیے صدوت کے بغیر وطندی الوالی بیاب کی نقی کی نا ٹیر بمیں حفرت ابن عمر مرافور کی اسے مرتم اور کو کی سے محفول کے بعد المسلمانی الوالی الدی سے محفول کے الوالی الدی سے معفول بی الوالی کی محتول کے متعلق کو کی انتقال میں ہے۔ محفود وصلی کا متعلیہ وسلم متعلق کے متعلق کا متعلق کا متعلق کی متعلق کا متعلق کی متعلق کی متعلق کا متعلق کی متعلق کے متعلق کا متعلق کی متعلق کی متعلق کے متعلق کے متعلق کے متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کی متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کے متعلق کے متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کے متعلق کے متعلق کے متعلق کی متعلق کی متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کی متعلق کی متعلق کی متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کی متعلق کی متعلق کے متعلق کی متعلق کے متعلق کے

کیرکی در بنک گفتگوفر ما نے دسیے اور اس کے بعد بانی منگوا کر وضوکیا - اس مرتبہ برعف و بیت تین مرنیہ وصوبا اور فرا با (دھ فرا و خدو فی و و صوء الدنہ بیری من قبلی بر بربرا ور تجر سے پہلے ا انبہا برکا وضو سیے) آب سے یہ فول بھی مرومی سے (الوضوء علی لوضوء نودعلی تور وضور سینے ہوئے ا وضوکر نا نور علی نور سیے)

أكب كادبهادتنا دهي ميم لولاان شنعلى امتى لاموته ويا لوضوء عندكل صلاته.

اگریہ بانت میری امنت کوشقت میں منبالا کرنے کی باعدت نہ ہونی تو میں انھیں ہزما آسکے لیے وضور کرنے کا حکم دنیا)

بہ تمام دوابات ہرتما نہ کے لیے وضو کے استیاب پر دلالت کرتی ہیں نواہ بیہ سے ایک شخص کا دضوبا تی کیوں نہ ہو بسف سے ہرنما ذرکے لیے تخدید دفنو کی جور دایا ت منفول ہم انفیں مجھی اسی مفہوم بیٹھ ول کیا ہوا کے کا محفوات علی سے مردی ہیں کہ اپنے دفنو کیا اور موزوں بیسے مردی ہیں کہ ایک دفنو کیا اور موزوں بیسے مردی ہیں کہ کہ بدفرایا "بیراس تعقیم کا دفنو ہے سے سے مرت لاحتی نہ ہوا ہو" سخفرات علی نے حفنوں ملی لیٹر علیہ وسلے اس بات کی دوابیت کی۔

ورج بالاوصاحوں سے یہ بات نا بہت ہوگئی کہ نول باری (باخا قب تم ﴿ الی المق الْخِینَ بِهِ مِن اللهِ مِن اللهُ مِن اللهِ مِن اللهِ مِن اللهِ مِن اللهُ مِن اللهُ مِن اللهُ مِن اللهُ مِن اللهِ مِن اللهِ مِن اللهِ مِن اللهُ مِن اللهِ مِن اللهُ مِن الله

نوم بین نیندگی وجہ سے دھنوکے ایجاب پر حضور صلی التعلیہ وسلم سے توا نرکی حدیمہ روایات بنقول ہیں بیکھی اس کی دلیل ہے کہ نما نہ کے دیما اس کی دلیل ہے کہ نما نہ کے دیما موضوکا موجیب نہیں ہے اس کے کہ حب نیندگی وجہ سے دھنو وا جب ہوجائے گا نو کھراس کے لیعد فیام ای اکھیا ہ وجب نہیں ہوگا ۔ آب نہیں ہوگا ۔ آب نہیں دکھنے کرجب نیندگی وجہ سے دھنو وا جب ہوجا مے تواس کے بعداگراس نے وضو نہ کیا ہونوکسی اور حدث کی وجہ سے اس برد وسرا وضو وا جب نہیں ہوگا ۔

اگرفیام الی العمالی و دفتوکا موجب به قالی الی الداد سے الی نیمیند کے سبیف سو الی العمالی و دا ایک مشخص وا جب بنه به قرار حسی دوا سباب بی سے برسبی اگر موجب و ضوبروا درا ایک مشخص بیلے سبیب کی بنا بروضنو کر الد و دوسرے سبابی بنا براس بروضنو واجعی نهیں بوگا۔ یہ بات اس بردلالت کرتی ہے گرمن المدّور وہ فقط ہے ہوا بیت میں پونٹیدہ ہے اس بیے اس کی عبارت اس طرح بہوگی ۔ جب نم بنید سے الحق موتا ایک کیے جا ہے ہی ہوا ہے کہ وضو واجب کردین اسلم سے بہ قول منقول ہے۔ اس طرح بہوگی ۔ جب نم بنید سے الحق موتا و نبید ہے جو سے موتا و الی بنید سے دا دوہ مقا و نبید ہے جس سے بیدا دراس برا کر الم بنید سے الحق الدین کر المب کروضو واجب کردینے والی بنید سے دا دوہ مقا و نبید ہے جس سے بیدا دراس کر کہنا و درست بردسکہ بوگر فلال شخص نیند سے الحقا ہے ۔ اس لیے ج

شخص بیٹھے بیٹھے با کرون اور سجد ہے کی حالمت بیں سوگیا ہواس کے شعلی بہمہا ورست نہیں ہوتا کر یہ نیند سے المھا ہے۔ وضوی موجب اس نیندکا اطلاق کی میں کے دلکے پر ہوتا ہے۔ موشوق موجب اس نیندکا اطلاق کی میں کے دلکے پر ہوتا ہے۔ موشوق میں کہ نیندر مود شاہد ہوتی ہوتی موجب ہوتی ہوئے کا غلبہ ہوتا ہے۔

اس نا وبل می صورت بین آیت ہوا فارج ہونے کی دیے سے طہارت کے وہوب پر دلالت کے وہوب پر دلالت کے دیو سے طہارت کے وہوب پر دلالت کرے فارج کی۔ اگر بات ہما در سے بیان کے مطابی درست سے تو کھر آ بیت کے ضمن میں نیندا ور در کے فارج یہونے کی بنا پر ایجاب وضوع رپر دلالت موجود ہے۔ اس سے بینیاب با فانے کی دہر سے وفور کا ایجا بہی مراد لیا گیا ہے۔ بھا بیت بین ایک پوشنیدہ لفظ کی بنا پر سے اس لیے کہ ایجاب وفنو کا کھراکس فول بادی میں مرکور ہے۔ (او کھا کا کھراکس فول باتھ میں سے کوئی قفعائے طاجت سے فارغ ہو کہ آیا ہمین

نا تطلیست دین تو بین او بختی بی دگی جوائیج خرد دیر سے فراغت کے بیے اس کا دخ کرتے تھے۔

یر بات بیشا ب، باخا نر، سلسل البول ، مری ، دم استحا ضرا و دان تمام امودی و مبرسے ابجاب و خو

پر شتمل ہے جن سے فراغت کے لیے ایک انسان دوسر سے انسانوں کی دکا ہوں سے او میں بھلا

مانا ہے ۔ اس بیے کہ لوگوں کی نظروں سے او محبل ہوجا نے اور قفدائے ما جت کو ان سے چھیا نے کے

مین نیسیت مقام پر بھلے جانے تھے ۔ حب سے نما درج ہونے والی ان اشیا دکھا تقالات کی وجر سے

حین بی عادة کہ کوگوں کی نظروں سے پوشیم و رکھا جانا ہے ، اس طرق کا دیں کوئی خرق نہیں پر تما ، الی شاء میں سے بیس سے انسان کی دی خوب سے

میں سسل ابول ، غری اور استحافے کا نون وغیرہ سب شامل ہیں۔

میں سسل ابول ، غری اور استحافے کا نون وغیرہ سب شامل ہیں۔

سلف ا ورفقها عامه ما دکا اس بواتفاق سے کہ جشخص ٹیک دگائے دفر بیٹیم بیٹیم سی موجائے اس پر وخو واجب نہیں ہترا عطار نے حفرت ابن عبائش سے دوایت کی سے کہ حفوصل لندی کی سند کو کوئی کے منازی سائے کہ منازی تا نیم کردی جتی کہ لوگوں کو ندیدا گئی جب لوگ بدیلا ہوئے وحفرت اسے ایک بیندا ہوئے وحفرت اسے کہ لوگوں کو ندیدا کی جب کوئی بیار ہوئے وحفرت اورائی سے کہ لوگوں نے دویا وہ وضوکیا تھا۔

لائے در تما ذریح حفائی ،اس روایت میں بیز کرنہ ہی سے کہ لوگوں نے دویا وہ وضوکیا تھا۔

حفرت انسی سے مروی سے وہ فرماتے ہیں: بہم سے دفیوی میں اکر جاعت کا انتظاد کرنے ہے۔

کچے لوگوں کو نواوٹگھ آ جاتی اورکچے لوگ سوجاتے لکین ہم وضوکا اعادہ نہ کرتے ہے نافعے نے حفرت ابن عرف سے دوایت کی ہے کہ ایک شخص پر سونے کی وجہسے اس وقت تک وضوحاجب نہیں ہوتا جب بیک وہ بہر کے بی ندین پر لیکٹ نہ جملئے اس با دسے بین فقہاء کے انتقلاف کا ہم نے دوسری جگہ ذکر کردیا ہے۔

یر دواییت اس پر دلالت کرنی ہے کہ نیند فی نفسہ صارت ہمیں ہے، اس کی دیم سے ایجاب دیند فی نفسہ صارت ہمیں ہے کہ اس کی دیم سے ایجاب دیند کی مون الے کو فی مون التی ہوگیا ہوا ور السے اس کا احساس نزم کو مکم کو گورٹ کی کام محالمت اسی طرح کی ہونی ہیں ۔ حضور می التی معلی اللہ علیہ وہم سے یہ قول مردی ہے کہ (العین و کا والسه فا ذا نا مت العین استطاق الحکارا محمد میں کا ویشون سے یہ ہوئی ہیں۔ اسکم کی گار میں محمل ما تا ہوئی استعمال کا العین استطاق الحکارا محمد میں ما تا ہوئی المین استعمال الحکارا محمد میں ما تا ہوئی ہوئی ہوئی ہے۔ نیوس کی ما کے قویندھ می کھی ما تا ہیں۔

بیونکن تنیو کے اندر سیم دو تھیل ہونے کی وجہ سے اکثر تاریخ ہوجا تاہے اس لیے نبیدکو تاریخ کا کا کا کیا لیکن یہ بات حرف نوم مقیا د کے اندر ہوتی ہے۔ میں سو نے وا لاا نیا بہہ ہو ندین سے لگا د بیا ہے اولیوط جانے کے بعد لیسے اس کی کوئی خبر نہیں ہوتی کہ سیم سے کیا پیم زمادج ہوئی اولیا سے کوئی سامیرت کا مقی ہوا۔

کین اگروہ بعثیا ہوا ہویا بلا فرودت نمازی کسی حالمت مثلاً قیام، رکوع یا سیدھ کے اندر بوتواس کا دفونہیں کو کئے گا اس لیے کران اموال سطے ندرانسان کو کچھونہ کچھ شعورا دراحساس رہنا سے۔ اگراس حالت میں کوئی حدیث لاحق ہوجا نے تواسے اس کا بتہ جل جا تاہے۔

بنربیربن عبوالرحمن نے قنادہ سے دوامیت کی ہے۔ انھوں نے ابوالعالیہ سے ، اکفوں نے مورت من من ابوالعالیہ سے ، اکفول نے معفوت ابن عبائش سے واکھوں نے حضور میں لئر علیہ ہے کہ استر خت مقاصلہ بوشخص سے کے مالت میں ساجد ا حضوء حتی مفسط جے فا ذا ا ضطجے استر خت مقاصلہ بوشخص سے کے مالت میں موسط سے کے مالت میں موسط سے کے مالت میں موسط سے کے موسلے سوم سے کے مالت میں موسط سے کہ موسلے سام کے اور سے معمول اور میں موسط سے کہ موسلے میں موسلے میں موسط سے کہ موسلے میں موسط سے کہ موسلے میں موسط کے موسلے میں موسلے کی موسلے میں موسلے کا تواس کے مقال اور میں موسلے کے موسلے میں موسط کے موسلے کی موسلے کی موسلے کی موسلے کے موسلے کی موسلے کے موسلے کی موسل

فصل

طهارت كيعز بيزمساكل

ارتهاد باری سے (اِذَا صَمَّمُ إِلَى الصَّلَةِ) إلى بكر جماص كہتے بي كر كُر نست سطور ميں ہا دے بيان كيمطابن آيت كحاندريوشيره لفظ موجود بسع يعني القيام من المنوم" يا" الاخالقيا مرزينيرس تیام، با قیام کا الده) نعنی نما در کے دا در سے سے مدرث کی مالت میں قیام وعیق. اس سے یہ بات ماجب ہوجاتی ہے کہ حدث کی تمام صورتوں سے پاک ہونا نما ذریرتعدم ہے۔ صلوة كانفط اسم منس بها دريه نما ترى تمام صورتول كوشا ولي سعنواه وه فرض نمازين برول يا تواخل، اس سیے براس بائے کامنفتفی سے کہ طہا دست تمازی صحت کی ایک مشرط فراکدی جائے نواہ وہ جنت م کی کھی کیونک میت نے نمازی کسی صورت میں کھی کوئی فرق نہیں کیا ہے۔ تصفور ملی انتدعاید دسلم نطیف ارشا دسے اس کی تاکید تھی کی سے بینانچراب نے فرما یا (لا يقبل الله صالوة بعب عطه ورالله تعالى طهارت كے بغير كئى تماد قيول بنيم كرما) قول باری (خَاعْسِلُوا وَبَعِوهُمُ اپنے بھرے دھولو) فسل معنی دھونے کے ایجاب کافتھی ہے۔ غسل کسی جگرسے باتی گزایسنے کانا م سے تشرط بکدویاں نجاست نرلکی ہورا گرنی ست لکی ہوتھ اس كاغسل يا في يا اس مبسى كوفي ا ورير كذا كرك سيدد وكريس في دريع بركا ـ فل بارى (فَاغْسِلُوا وَ مَجْوَلُهُ مَمْ كَامْفُ مَكْسَى حَكَرِسَ مِا فِي كُرْارْمَا يِسَكِيونَكُ إِس مَكَرِيد الیسی نجاست بہیں لگی ہوتی ہے جسے دودکر با خرودی ہو۔ اس کیے دھونے والے ہواس جگہ کوہا تھے سے منا صروری بہیں ہے - اس بیہ میصروری سے کہ بابی اس طرح ڈالا جلے کا اس کا کروہ گا سسے ہوھائے۔

اس شکے بیں انقلاف کی تین صورتیں ہیں - امام مالک کا قبل ہے کروضو کرنے والے بید اس جگرسے یا فی گزا دنا اورا سے اپنے ما تھے سے منا حرودی ہے - ورندی خسل نہیں کہ لائے گا۔

بولوگ دفتوی جگربریانی بها نے سے ساتھ اسے با تھ صفے ملیا بھی فردی سمجھتے ہیں ان کے ول سے بطلان کی دلیل بیہ ہے کا مام ہے۔ اس بات سی دلیل بیہ ہے کا مام ہے۔ اس بات سی دلیل بیہ ہے کا گور ہے کا مام ہے۔ اس بات سی دلیل بیہ کا گور ہے کا گور ہے کا مام ہے۔ اس بات سی دلیل بیہ کا گور ہے کا گور ہے کا مام ہے تو برخسل سی دلیل میں کا مواد ہا جا سے کو اور اس بیر بیانی گذار نے کی وجہ سے اس بیر کی کا اور الشرقعالی نے می (خافیہ میں کے اور الس بیر بیانی کو اور اس بیر بیانی کو اور اس بیر بیانی کھی دلیلے تو وفعو کورنے دا لا سیب اس بیر بیانی ہوا دے گا۔

آبیت کے فاق اور اس کے موجیب براس کاعمل کمل مہوجائے گا اس کیے کہ جوتنے فس اس مگر کو ہا تھر سے ملنے کی مشر طراسکا کمے گا وہ فلسل بعنی وصور نے کے فعری اسبی جیز کے فسال فے کا سبس بنے گا ہواس کا مجز نہیں ہے ۔ بجبکہ نفس میں اضافہ جائز نہیں ہو الراک کہ اس جیسا کوئی نفس موجود ہوجیں سے ذریعے اس نفس سے نسنج کا ہوا تربیدا ہوسکتا ہو۔

نیزجب اس عگربرکوئی ایسی چیز نرگئی ہوجیے دلک بینی ملنے کے ذریعے و ورکیا جاسکنا ہوتواس صورت میں اس مجگر کو ملنے ا وراس پر ہاتھ پھیر نے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ا ورنہ ہی اس عمل کی کئی حیثریت ہے۔ اس صورت میں اگراس جگہ بر صرف بیانی بہادے یا اس بر ہاتھ کھے کواسے ملے تواس مے حکم میں کوئی فرق نہیں مجے ہے گا۔ نمام اصول کے اندر طہادت کے بیے ایک جگرکو ہاتھ سے ملنے کے عمل کی کوئی جینیت نہیں ہے اس سے اس انتداد فی مسلے میں کھی اس کی کوئی حیندیت نہیں برونی جا ہیے۔

اگرکوئی کے کہ جب بخس یعنی دھونے کا حکم اس تفصد کے بیے نہیں ہے کہ وفلو کی جگہیں گئی ہوئی کوئی چیز دورکر دی جا محے تواس سے ہیں یہ بات معلیم ہوئی کہ غسل ایک امرتعبدی ہے اس لیے غسل بمیں جیب بانی گزا دنا ننرط ہے تواس حاکہ کو ابنے ہاتھ سے ملنا بھی ننرط ہونا چاہیے ورنہ بانی گزادنے وربیانے کی بانٹ ہے معنی ہوگی ہ

اس کے بواب بین کہ جا مے گاکرا صول کے اندرا کی متفام سے نجاست کو دھونے کے مسلط میں اس بیریانی گزا دستے کے میں کی حقیقیت تا بہ دھی ہے۔ اس بیریانی گزا دستے کے میں کی حقیقیت تا بہت بیری ہے۔

يعنى فائت سے ملفے سے علی کوئی سینیں نہ نابت بہنیں ہوئی بلکرنجا ست کے ازا کے سے لیے یں دلک بعنی باتھ سے سلنے کا حکم مونا تونجا سب ۔ اس بلے کواگراس کا کوئی حکم مونا تونجا سب کے ازار کھی اس کا بہی صلم کے ازار کھی اس کا بہی صلم میونا جا بہیں۔ مونا جا بہید ۔

بولوگ ان اعفناء کے معلی کے بوانہ کے باکہ بین تعبین وضویے اندر دھونے کا تھم دیا ہیں ہے۔
ان کا بیتول کا ہم آبیت کے خلاف میں۔ اس بلے کہ انتدنعا کی نے دخور کے دھونے دھونے دھونے دھونے اور کا مسمح کا فی بنیں اور دھونے کا حکم ہے۔ اس بلے جن اعفاء کے دھونے کا حکم ہے ان کا مسمح کا فی بنیں اور دھونے کا حکم ہے ان کا مسمح کا فی بنیں ہوگا کے بیتو کو کہ کا میں میں میں میں میں کہا ہے گئے گئے اور دیم ایا جائے کا اگر میں میں میں میں میں کہا ہے گئے۔
اگر میں میں دھونے والا بنیس کہلائے گئے۔

دوسری طرف مسیح اس عمل کامتفتنفی تہیں ہے وہ تو ہون یا نی کے لگ جانے کے مفہوم کا مقتفنی ہے بانی کا گذا وزما اس کے مفہوم میں وا خل نہیں ہے۔ اس پیے شن کو ترک کر کے مسیح کا فائل ہوجا نا دیست نہیں ہے۔ اگر خسل سے مراد مسیح ہی ہونا تو آ بین میں ال دونوں کے درمیان فرق کرنے کا فائدہ یا طل ہوجا تا۔

اگران دونوں کے درمیاں قرق کرنا واجب ہے تو پھر پہلی واجب ہوگا کہ سے تفسل کے علاوہ کو کئی کہ سے بنا کی لگا دیگا کوئی اور چیز تسلیم کی جائے۔ اس یا جہ جب کوئی شخص وضو کرتے کے لیے جسم سے پانی لگا دیگا اور اسے دھو نے گائیبیں نواس کا یہ عمل کافی نہیں ہوگا اس لیے کاس نے وہ کام سانجام ہی نہیں دیا جس کا سے تکم دیا گیا تھا۔

امں پر ہہ بات دلائت کرنی ہے کہ وضور کے اندر سر کے مسے ہیں وضو کرے واسے کے
سیے یا بول کی پیڑوں کک یا نی پہنچا تا ضروری تہیں ہو تا بلکہ بالوں می ظاہری سطح کا مسے ترا فرد کا
ہوتا ہے بہکر عسل جنا بہت ہیں بالول کی پیڑوں تک پانی پینچا تا عزودی ہوتا ہے۔ اکر غسل
احد سے بوئوں کا مفہوم ایک بہر وجا شے تو عسل جنا ہے ہیں یا لول کا مسے ہی کا فی ہوجائے۔
مصب طرح وضوییں یہ کا فی ہوتا ہے۔ اس بات ہیں یہ دلیل موجود ہے کو خال میں میں پیری ترط
سے مسے اس سے قائم مقام نہیں ہوسکتا۔

اگریبرکہا جا سے کرجب احصلے وضومی کوئی البیم نجاست نہ گی ہوجود صونے کے ساتھ ذائل ہوسکتی ہوتو اس صوریت مقصود یا نی سگا تا ہو تا سے اس لیے ان اعضاء کو دھوتے

پھرالٹرنعائی نے آبت کے اندیخسل اور مسے بیں فرق کردیا ہے۔ اس کیے ہم براس امر
کی بیروی اس کے مقتفی اور توجب کے مطابن لازم ہوگی اس لیے غسل سے عمل کو چھوڈ کرکوئی اور
عمل انعتیا دکرنا جائز نہیں ہوگا۔ و ضو کے اندرجن انحفیا کو دھونے کا حکم ہے ان برج ھونے
مسے عمل کا ہما سے بیا امرنعیدی ہونا ایسا ہی ہے جیبا اس عضو کے مسے کا جس کے متعلی مسے کرنے
کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لیے نقط کے حکم کو توک کرکے سی اور حکم کو انعذی اکر نے کے سیسلے ہی نظر
اورفیا س سے کام لین جائز نہیں ہوگا۔

اگریہ کہا جا کئے کہ وضوکہ نے واسے کے بازوکا کوئی تھنے شک رہ جائے اوراس نے اس کا مسیح کمرلیا اوراس بریا تھ کھیے رکیا تو وضوجا تر برجا تا ہے۔ یہ جزاس پر دلالت کرتی ہے کہ بلارے فوکو کا مسیح اس طرح جا تر بہتے جس طرح اس کے ایک حصر کا اس کے بجائے گا کہ برو تو وہ فسول بعتی دھوٹے بہوئے مصر کے بہتا ہے کہ خشک مصد اگر مکی بہوتو وہ فسول بعتی دھوٹے بہوئے مصر کے میں برقا وہ منس ہوتا۔ مسیم ہیں بہت با لاجاع جا تر نہیں بونا۔

اس کے اندریبر دلائت موجود سے کمسے عسل تعبیٰ دھوٹے کے فائم تھام نہیں ہونا ، نیزمعش سے بہم اجائے گا کہ اگر وضو کے سلسلے میں ہم بر رہے پر لازم آئے گی توغیری جنا بن کے سلسلے ہیں اس جیسی بایت نم رہم کی لازم آ جائے گی۔ والٹراعلم۔

نرت کے تجروضو کا بیان

تفول باری (فَاغُسِلُوا وَجُوهُ کُمُ) فعل لعنی دھونے کے عمل کے وہور کے ساتھ نما ذکے جواز ا کامتنفی سے نواہ اس کے ساتھ نیمت ہو یا نہ ہو - براس یا کے کفل ایک اسم نمری ہے جس کے معلی دست معنی نفاظر سے فائل نہم ہم ہو بعینی دھو کے اعقاء سے بانی گزار نا - یہ یات نمیت سے عبادت بہتے اس یا ہے ہوائی گزار نا - یہ یات نمیت سے عبادت بہتے اس یا ہے ہوائی کردی اس نے گو یا نفس میں اخدا فرکر دیا ہے وہ اس اس ان افراد یا ہے وہ اس ان افراد یا ہے وہ اس سے فاس سے۔

اول یہ کریے ایس کے نسخ کا دوجب ہے اس لیے کہ آیت نے وظا اس کے یہ دھونے کے علی کے وجود بریماز کی ادائیگی میاں کردی ہے اوراس میں نیت کی کوئی شرط عائد نہیں کی ہے۔ اس لیے بوتی خص دخو کی نیب کوئی شرط عائد نہیں کی ہے۔ اس لیے بوتی خص دخو کی نیب کوئیس کے اوراس میں نیت کی کوئی شرط عائد نہیں کا موجب برگا اور بریات اسی صورت بیں دارست بوسکتی ہے جب اس جیب اس جیسا کو تی اور نص موجود ہو۔ دوسمری وجر برہ کے دفور کا انباط کم ہوتا سے اوراس کے ساتھ کو کی ایسا می ملی کوئی اور نمیں ہوتا ۔ وائیس میں کا اس کے ساتھ تعانی نہ ہوجی طرح اس کے کسی ہوتا کا ساقط کو دینا جائز نہیں ہوتا ۔ اگر یہ کہا جا کے کوئیا کی محت ہیں نمیت شرط ہے لیکن الفاظ ہیں اس کا ذکر مرفر وری نہیں ہوتا ۔ کوئیس کے تواس کے ہوائی سے اول یہ کوملا قال کی کوئیس بن کوئیس کی مورد ت ہے ۔ یہ نود کسی کا موجب نہیں بن کا نفط ایک میں اس کا بیان وار درنہ ہو ہوائے ۔

ببونکمایجاب نین کے ساتھ بیان وارد بیوگیا اس کیے ہم نے نین کو واجب فراردیا لیکن وضویں میان بنیں ہے۔ اس بیے کہ دہ ایک نترعی اسم ہے جس سے معنی ظاہرا ورحیں سی مرا د واقعے سے اس بیے ہم جب بھی اس کے ساتھ ایسامفہ وم کمنی کر دیں سکے ہواسم سے مدلول کابی نربوگاس سے نفس بے اضافہ لازم آئے گا ما ورتص بین اضافہ صرف اس جیسے نفس کے ذریعے ہی بہوسکتا ہے۔ دوسری وجریہ سے کہ تمازیس نبیت سے ایجا ب پرسید کا اتفاق ہے۔
اگر صلاۃ کا اسم عموم ہو تا اور حجبل نہ ہو تا تواس آتفات کی نیا پراس کے ساتھ نربت کا اتی بیاب بیاس کے ساتھ نربت کا اتی بیاب بیاب بیاب ہے یہ ایسا حجل سے جس میں اچاع کی جہت سے نبیت کا اثبات ایک نہا ہے۔ ہی مناسب بات ہے۔

نبت في فرضيت متعلق فقها كيا ضلاف كادكر

ا مام الرحنبيفر، امام الديوسف إدرا مام محدكا قول سي كه برائيسي طها دست بحربا في سي دريد. المحداث ما ما الديوسف إدرا مام محدكا قول سي مبين تيم نبيت سي بنير درست نهيس بوقا مع معامان نوري كالمبي يبي قول سيد و ادراعي كا قول سيك ترميت سي تعبر و فسو درست بهوجانا بيد مسفيان نوري كالمبي يبي قول سيد و ادراعي كا قول سيك ترميت سي تعبر و فسو درست بهوجانا بيد تيم في نييت سيم تن يدت من تعلق اوزاعي سيد رواييت محفوظ نهيس سيد.

امام مالک، لیبت اورا ما مالی کا تول ہے کہ وضوا ورغسل نیبت کے بغیر درست نہیں ہوتے۔ اسی طرخ نیم کا بھی کا تول ہے کہ وضوا ورغسل نیبت کے بغیر درست نہیں میں میں میں مالے کا تول ہے کہ دفعوا ورتیم دونول نیبت سے بغیر درست ہوجا نئے ہیں۔ الرحع فرطی وی کا کہنا ہے حسن من صالح کے علا و کسی اور سے نیبت کے بغیر درست ہوجا نے کا فول نقول نہیں ہے۔

الربر بهاص کے بہی کہم نے سابقہ سطوریں نبت سے بغیر وضو سے بواز برا بیت کی دلالت کا دُرکر دیا ہے اور تول باری اوک وجنبا الاعاب دی سکر دیا ہے اور تول باری اوک وجنبا الاعاب دی سکر درائے ہے ہی نبیت کے نعیر اور نہ بنا بت کی حالت میں جب نک عنسل خرکو الا کیکہ داستہ سے گزرتے ہی نبیت کے نعیر عنسل بنا بن کے مالات میں جب نکر ہا ہے۔ اسی طرح تول باری وافحا اللہ میں بالی المقت لوقی خاتی المقت الحق فی المقت الحق فی المقت الله الله میں بیان کہ منافی میں بیان کہ المقت الله کا کہ کا المقت الله کا المقت الله کا کہ کا المقت کا الم

اس بریہ قول باری بھی دلائٹ کرتا ہے (قاننوکت مِن السکاءِ ماعظم و الدیم نے اس بیریہ قول باری بھی دلائٹ کرتا ہے۔
اس بی کی کا دیجہ دیوجائے اس بی باک کرنے کی صفت کا یا جا نا ضروری ہے۔ اگریم اس بی اس بی بی کے میں ماکرکہ دیں تواس صورت ہیں ہم یا نی سے اس می اس صفت کوسلاب کر

اليس كي جس كي ساتهوا لتر ني اسع موصوف كي سي العيني كيك كريف كي صفت.

اس بینیت سے ساتھ مِنٹروط ہوئے کی صوریت میں بانی بزانرمطہ تونہیں رہیں کا البتہ کسی اور چیز کی نشریت سے اس بین نظہر کی بیصف عند بدیا ہوگی۔ حبب کا الشرنعا بی نے اس میں کسی اور چیزی بنٹر کت سے بغیر اسے نظہر سری صفت عطائی ہے۔

اگریہ کہا جائے کہ نمیت کی شرط کا ایسجاب اسے مطہر پروٹے کی اس صفعت سے خارج نہیں کو تا جس کے سے خارج نہیں کو تا جس کے ساتھ الٹرنے کے اس صفعت سے دہدند کرتا جست مشکل محضود دس کے ساتھ الٹرنے کے اس موصوف کیا ہے۔ مشکل محضود دس کے زمین مسجد نبا دی گئی ہے اور طہا دہ میں معامل کو نے کا ذریعہ فرار دی گئی ہے۔ معامل کو نے کا ذریعہ فرار دی گئی ہے۔

اسى طرح آبيكا أين وسب (المتواب طهود المسلم ما لمدعيدا لمداء مسلمان كوجب بنك بافى نرسك المسلم ما لمدعيدا لمداء مسلمان كوجب بنك بافى نرسك المسلم المسل

اس سے بھائیں۔ بین کہا جائے گاکہ مٹی کو طہور (باک کینے والا) بطور مجاز کہا گیا ہے اسے نمازگی ایا سے درائی ایسے مناب فرار دیا گیا ہے۔ اس کی دلیل بہہے کہ مٹی نہ نوصوت کے درائی ایسے مناب فرار دیا گیا ہے۔ اس کی دلیل بہہے کہ مٹی نہ نوصوت کا ازا کہ کرتی ہے اور نہ ہی نجاست کو درائر تی ہے جس سے ہمیں یہ بات معلیم ہوئی کہا سے بطور مجازا وراستعا دہ طہور کہا گیا ہے۔

ایک اور جہت سے خور کریں بھنول کا گذار کے دنتا د (النواب طہودالدسلم) کے دنتا د (النواب طہودالدسلم) کے با وجود تیم کے نزر میں کے اثبات کو نزر کو قوار دین درست ہے نکبن وفعو میں الب کرنا درست ہے اس کی وجر یہ ہے کہ فول باری (ختیب کردیا) نبیت کی الیجا ب کامقتضی ہے درست نہیں ہے اس کی وجر یہ ہے کہ فول باری (ختیب کردیا) نبیت کی الیجا ب کامقتضی ہے اس کیے کہ افت میں نیم کے معنی فصد سے ہیں جبکہ حضور صلی الدعلیہ وسلم کا درج بالاارث المعلم اللہ علیہ وسلم کا درج بالاارث المعلم اللہ کا درج بالاارث المعلم اللہ کا دوار دیرو اسے .

اس بلی فرون سے مرکوایت پرمرتب فرا د دیاجائے بینی آیت کو مقدم اوردوایت کو موخور کھا جائے اس بلے کہ خبروا صکی بنا پرا بیت سے حکم کو ترک کرنا کسی حالت ہیں کھی درست نہیں ہن تا - ہاں البتہ آبیت کی نبا پر خبر سے حکم ہیں اضا فہ درست ہن تا ہے۔ قول ماری را کو انٹ آن اور البیت کی نبایج کھے جسے آب کر ہونتی ن اس طرح نہیں یہ سوایس

قول بای (کا نُسَولُسُا مِنَ السَّمَاءِ مَسَاءً کُھُ خُدِدًا) کی جینیت اس طرح نہیں ہے اس کیے کونس فرآنی میں اضا فرصرف اسی وقت درست ہوتا ہے جب کوئی اس بعیبانص موجود ہوں کے دریعے اس نص کانسنے جائز ہوسکتا ہو۔ اس بہی قول بادی بھی دلالمت کر ناہیے۔ رکٹ بڑو کے عکیتکہ وجن السّکاءِ مَاءً رکیطہ وکم بام اللّہ تعالیٰ کھا در سے بیسے آسان سے بانی نازل کر تکہ ہے ناکواس سے دریعے تھیں باک کرد ہے) اس آ بیت میں اللّہ تعالیٰ نے یہ بات واقع فرادی کہ نمیت کے نغیر تطبیر کاعمل دقوع ندیر ہوسکتا ہے۔

اگری کہا جا بھے کہ (خافیسکوا و جو ہے کہ نا انوا بہت طہارت کی فرضیت کا تنوا بہت طہارت کی فرضیت کا تنوالاندم ہے۔ اس کیے عبی میں فرضیت کا دیجو دہوگا اس کی محت سے لیے نبیت کی تنزطلاندم ہوگا اس کی محت سے لیے نبیت کی تنزطلاندم ہوگا اس کی محت سے دونین ہوسکتا ہے ہوگا اس کی موردیت ہوتی ہے۔ ایک توجا دہت اور کی فرودت ہوتی ہے۔ ایک توجا دہت اور تقریب اللی کی نبیت اور دورمری فرض کی نبیت .

اس کیے جب کوئی شخف تبین کرے گا تو فرضیدت کی صحنت نہیں یا ٹی جائے گا ور اس صوریت ہیں اس کا کہا ہوا فعل اس ہرعا گدنشدہ فرض سے لیے کفا بیٹ نہیں کرے گا کیونکہ اس نے وہ کام نہیں کیا جس کا اسے حکم دیا گیا تھا۔

اس کے بواب میں کہا جائے گاکہ ہو بات معزض نے بیان کی ہے اس کا وہوب ان فرائق یہ ہو اسے یو مفصور بالذات ہونے ہی اور درخض کی اوائیگی کے لیے سبب ہم ہم ہونے لیکن ہو فرائف الیسے ہوں جمعی کسی اور فرض کی صحت کے لیے مشرط قرار دیا گیا ہوان ہیں ور دوامر کی نیا پرمخترض کی کہی ہوئی یا مت کا وہوب نہیں ہونا ۔ وہوب اس وقت ہوتا ہے جب ہوئی دلا مرجے دہو ہونیب کواس فعل کے ساتھ مقول کی دوسے۔

التانقالي تے جب طہارت كونماندكى صحت سے يد مترط فرار دبا اورطہارت فى نفسه فرض نہيں سے اس برطهارت كى فرضيت بھى فرض نہيں سے اس بير كون در اس ميرطهارت كى فرضيت بھى فرض نہيں ہے تا مائل وہ مرلفوجس بركئى دنون كار در الله برائر ہے باجس طرح تيف اور نفاس واكى عورتيں ہوتى ہىں -

دوسری طرف قول باری لرا دَاقَتْ مُمْ الى المصّلة لِخَاعْدِ مُعْلَى الله عَلَى المَّهُ الْحَالِمُ الْحَالِمُ الْحَالِمُ اللَّهُ الْحَالِمُ اللَّهُ الْحَالِمُ اللَّهُ الْحَالِمُ اللَّهُ اللَّلَّةُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ الللْمُلْمُ اللَّهُ اللللْمُ اللللْمُ ال

اس بیے بوتنعوں کہا رہ کی صحت سے بیے نبیت کے دیجوب کا قائل ہے لسے اس کے سوا
سوئی اور دلیل بیش کرنے کی خرورت ہے۔ آب دیکھ سکتے ہیں کہ بہت سی باتیں الیبی ہیں بوفرائض
سے اندر شرطوں کی چننیت کھتی ہیں لیکن نو د فرائض سے عن میں نہیں آبیں۔ بلکوان ہیں اس بات
کی شنجائت ہوتی ہے کہ وہ کسی اور ذوات سے قعل کی تنائج ہوں۔ مثلاً وقدت کو لے لیجیے۔ نمی ادائیگی کی صحت کے لیے نمازی کا کوئی
اوائیگی کی صحت کے لیے نما ذرکے وقت کا ہونا شرط ہے دیکی وفنت سے معاملے نمازی کا کوئی
دخول نہیں۔

اسی طرح عقل وبلوغ کا معاملہ ہے۔ یہ دونوں باتیں ایک شخص کے کلف ہونے کی صحت کے لیے شرطیں ہیں۔ نیکن ان دونوں باتوں میں نو دم کلف کا بناکوئی دخل نہیں ہوتا۔ ہما دسے اس بیان سے یہ بات واضح ہوگئی گائیسی چیز سے متعلیٰ المرکا درود بجسے کسی اورفعل کی صحت کے لیے شرط کی حیث بنو کا ورنہی ان اورفعال کی حیث بنو کا ورنہی ان اللہ میں بنونا اور نہی ان اللہ میں بنیت کی ایجا ب کا قفا فل کو تا ہوں۔

ا به به بین دیجینے که قول باری (و نیبائک که کوچیسی ایسی کیچیسی بین اگریم از مین بین ایسی کی کی بین اگریم از می مجاست سے پیٹروں کوصاف رکھنے کا حکم ہے تیکن اللہ تعالی نیے ان کی نظر سے بیاریک کے بینے بین کا خرص کی سے اور فرض کی سواجی ہے۔ مواجیب فراریم بین دیا بھی کی کری سے دور کرنا فی نفسیم خروض نہیں ہے بیکہ رہسی اور فرض کی ادائیگی کے بیے مترط ہے۔

گویاآ بت کے مفہ وم کوان الفاظ میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ حرف باک کیٹروں بیں اور بتر عورت کے ساتھ نما ندا کرو گاس بریہ بات بھی دلالٹ کرتی ہے کہ ام شافعی ہجا رہے ساتھ اس مسلے بین متنفق ہیں کہ گرا کیٹ نفوں طہا رہ کی نبیت کے ساتھ بارش میں بیٹھ جائے اور بانی اس مسلے بین متنفق ہیں کہ گرا کیٹ نفوں طہا رہ کی نبیت کے ساتھ بارش میں بیٹھ جائے تو یہ اس کے غسل کے لیے کافی برگا جبکہ اس مفسل میں اپنا اس کوئی فعل شامل بہیں برگا ۔

اگریے فی نقسیم فروض ہو تا تواس کا پیفسل اس وفت کے دوست نہ ہو تا جب وہ نوداس میں کر دا دا دا نہ کرتا بیاسی اور کو اس کا حکم دیما اس کیے کہ فرض عمل کا بہی تکم ہوتا ہے۔
اگر رہ کہا جا سے کہ نیم فی نقید قرض شدہ بعنی مفروض عمل نہیں ہے۔ بیکن اس سے با وجو دنیت کے بغیر بید درست نہیں ہوتا - اس سے بر بات معلوم ہوئی کہ نیدن کا ایجا بب عرف ان ذائفن کا محدود نہیں جو بالذات ہوں - اس کے جا اس بی کہا جا گے گا کہ یہ بات لازم نہیں آئی کہونکہ اس

بات دیم نے تکم سے بیے علت کی حیثیبات نہیں دی کدم عنر خن تیم کی مثال دیے کرہم براس کا مناقفہ ا نابٹ کردیے گا۔

ہم نے تو صرف بربیان کیا ہے کہ اگراس بینے کے ادر بے بین جس کی خصوصیبت ہم نے درج بالا سطور میں بازی کہ ہے ، امرکا ورود ہوجائے نونبین کے ایجاب کواس میں بشرط فرار دینے کا قتفی نہو نہیں ہوتا ، البتداس ا مرکے سواکوئی ا ور دلالت موجود ہو جونریت کو بشرط فرار دینے کی مقنفی ہو تواس صوریت بین البیا ہوسکتا ہے ۔ اس وفعاصت سے ہم نے صرف ان گول کا استدلال ساقط کردیا ہے جونریت کے ایجاب کے سلیلے میں امرکے ویدد کو جوت تسلیم کوت ہیں۔

تعمیم کے تفطیح فہن میں نیبت سے ایجاب کی بات موجود ہے کیونکہ فرت میں ہم تھدر کے معنوں کے کیے اسم ہے۔ قول باری ہے (دکلا تیک کی بات موجود ہے کی کا فرق کے احداثم فیسیت ایونی ہری جزر کے کی کی اسم ہے۔ قول باری ہے (دکلا تیک کی کی کی کی کی کی کی کی کی اور کا کا تعقید اس کی دا ہ میں فرج کرنے لگی کیمال (کا تنب ہے مونی کا تقصد اولا فرق میں در اور میں فرج کرنے لگی کیمال (کا تنب ہے مونی کا تقصد اولا فرق میں در ناعر کا شعر ہے د۔

ا كيب اورشاعركتها سبعه اس

مه خان تك خيلى قد احديب حميمها فعمدًا على عين تبيمات حالگا اگرمير سے خالص اور اصل سوارميوان جنگ سي كھيت رہيے توجھے اس كاكوئى غم نہيں كيكم بيس نے قبيلہ مالک کے توگول كو كيا كيسے بيرجان بو تھ كھير ہے ہيں كينے كا تصد كيا تھا۔ اعشى كا نشعر سے نہ

سه تتیسه میت قبیساً و کسو در دنسه من الارض من مهده فری شذن من میست قبیساً و کسو در دنسه من الارض من مهده فری شذن و مین می من فرد بنگل بیا بان ا ورسخت زمین افع سبعه . نافع سبعه .

r, ij

19/

شاعرنے تمین کہ کرفی در کے منی کیے ہیں جب کہ آبیت کے فظ سے فصد کا ابجاب تابت بیونلسے اور فصد اس نربت کو کہتے ہیں جوامر شدہ کام کومیر النجام دینے کسے لیے کی جاتی ہے اس بیے سم نے تیم کی محست سے لیے نبیت کو مشرط فرار دیا ۔ تنجم بم نبینت واجیب کریمے آبیت بیں ایسے اضافے کوٹنا مل کردیا جواس میں موجود توسیعے فیکن فرکورنہیں سے بہمال کر بیٹسل کا تعلق ہے اس کے اندیشیست کے معنی ا واکرنے والا کوئی فہوم موجود نہیں ہے۔ اگر غسل میں نمیت کونٹرط قرار دیسے دیا جائے تواس سے ایت سے مفهوم مين السااضا فه لازم أنابي بواس مفهوم مين شائل نهي سيدا وريه جيز درست نهين بوتي . دفسوا والميم مين نيست كم لحاظ سے فرق كى ايك اورو يركمي سے وہ يركميم كمي وضوكى عِكْرِيا ما تاسيه المرمين عسل كى جنكه - دونول مالتول بن اس كى يفيت كيسان بونى سنه اس بنا بمنیت کی خروریت بیش آئی ناکران دونول کے حکمول کے ما بین خطا ننیا رکھینے دیا جائے اس یے کاندیت کی شرط ہونی اس کے سے کرافعالی سمیا مکام سے مابین تمبر کیا جا سکے۔ حبيتم كالمكم فتنف برقاسي بعني كمهى به وضوى مللة ناسيسا ورسمي عنسل كى ملكرا اس میں نیدنت کی صرورت پڑگئی تا کوشسل کی جگرا نے واستے ہم اور وضو کی میگرانے والے ليمم مين فرق كيا ما يسكه .

ره گیا خسل تواس کا حکم نه تواینی داست کے ای ظیسے خندف برق است ا در در ایسے سبب کے کی اطریسے اس کیسے اس میں نرین کی ضرورت میں جہیں گی گئی اور نہ ہی عنول کی مختلف صورتوں مے درمیان انتہا ندکرنے کی حاجت بیش ائی کیونکر عسل کے حکم میں مفصود ل

سے علی کو واقع کر نا ہو ناسیے.

بيس طرح كوفى بيخكم دسسے گابينے بدن ياكيروں سيے نباست دور كيے بغيرتما ذير براھو" بالسر حورت كم بغير نمازا دا مركروي ال فقرول ميس كوني ايسي بانت نهي مسر بونيت كايجاب كى تقنضى بېھە۔

مر تشتر سطور میں نمیت کے سلسلے میں ہم نے بو گفتگوی ہے اس برسنست کی جہرت سے وه دوابیت دلالت کرتی ہے جسے حضرت دفا عبن دائھ ا در حضرت ابو سررم نے نے حضورصلی اللّہ عليه وسلم سے نقل كى سے اس روابیت سے مطابق آب نے ايک بدوكونما ندي هاسكها يا تھا۔ نبزاب ني فرماياتها ولاشتم صلوة امرئ حتى نضع الطهور مواضعه فيغسل وجهه وميديه ويمسح بواسه ويفسل رجليه كسن تخص كى نمازاس وفت كمكم كمل نهين برسكتى جب مك ده طهارت كواس سيمقامات بدنه كدديسي يعنى اينابيمره ادرد دنون بانده دھیئے، سرکامسے کرے اور دونوں بردھوئے)

آب کے انتا دیسے الفاظ (حتی مفیع الطهور مواضعه) اس بردلالت کرتے ہیں کہ نیمیت سے بغیر وضوع ہی اور قرآن میں اور قرآن میں اور قرآن میں ان کا ذکر آجیکا ہے جو یا آب نے بول فرایا جسی شخص کی نماز کمل نہیں ہو تستی جب کک وہ ان اعفداء کو دھور نہ ہے ۔"

اسی طرح آب کا به این د دفیعسل بدیه و دجلیسه) مجی نمیت کے بغیروضو کے جوازکو دا جب کزرا ہے اس بیے آب نے اس میں نمیت کی نترط نہیں لگائی - ظاہرانفاظہ اس بات کا مقتفی ہے کہ حیسی طریقے سے بھی وہ ان اعفیا م کو دھو ہے گا اس کا وضو ہوجائے گا۔

ایک اور جہت سے بھی اس پردلائت ہوتی ہے وہ یہ کا عراق کی اور ظہارت کے ایک واقع ہوتا کا فالی اور طہارت کے ایک واقع ہے ۔ ایک طہا دت بین نمیت شرط ہوتی تو مفدر صلی التعلیم کا اس کی واقع ترین دئیل ہے کہ نمیت طہارت اس کی واقع ترین دئیل ہے کہ نمیت طہارت سی سے اس کی طلاح دیے بغیر جانے نے ندویتے ۔ بیات اس کی واقع ترین دئیل ہے کہ نمیت طہارت سی تنہ اکھا وراس کے فرائفس میں دافیل نہیں ہے۔

اس بریضد رصلی الله علیه و الم الله علیه و الم الله علیه و الله الله و الله الله و الله الله و الله

البعاء فاحسسه جلدائی سے تعمیں بانی سے تو اسے اپنی مبل کے ساتھ لگائی ایز فرا با اداوجدت البعاء فاحسسه جلدائی جب تھیں بانی سے تو اسے اپنی مبل کے ساتھ لگائی اینر فرا با ان تعدیک شعد تا دیسے البیا کے انداز سے اس تعدیک شعد تا دیسے البیال سے نبیجے تا باکی ہوتی ہے اس البیت بالوں کو نشر کروا ور جہر سے کو صاف کرو) عقلی طور پر کھی فسل جنا بنت کی طرح وضوطہ ادت ا

سے ہو یانی کے در بھے ماصل سے۔

نیز برایسا ذرایعہ سے سے دائے ملاہ کی صحنت تک رسائی ہوتی ہے۔ بین کسی در بھرکا بدل نہیں ہوتی ہے۔ بین کسی در بھرک بدل نہیں ہوتا و اس بیتی ملائم نہیں ہوتا کیوں کہ بیتی اور بھرکا بدل ہوتا ہے۔

ہونے کے شابر ہوگیا ۔ اس برتیم لازم نہیں ہوتا کیوں کہ بیسی اور بھرکا بدل ہوتا ہے۔

اگر نمیت کی مشرط کے قائلین فول باری اور مشاأ مِردُ وَالْالْمِی عَبْدُوا اللّٰهُ مُنْحِلِمِی ہُوں اللّٰہ مُنْحِلِمِی کے اللّٰہ مُنْحِلِمِی کے اللّٰہ مُنْحِلِمِی کا کہ ما کہ دہ اللّٰہ کی دہ اللّٰہ کی دہ اللّٰہ کہ بیادت

مرین کے سے استدلال مریں جا کی اس کا مقتفی ہے کید تکہ ایجا ب نیت اضلامی کا کم سے کم در جر بیت تواس کے بواب میں کہا جا مے گاکہ بہلے یہ تا بت کیا جا نہ ہے کہ آیا وضوع اور ت ہے بیاسی کا تعلق دین سے سے۔

بیاسی کا تعلق دین سے سے۔

کیونکریم کہنا دیست ہے کہ عبادات وہ امور میں ہوتعبد کے اندیر تقصود بالذات ہوئے ہیں لیکن ابیسے امور ہومقصود یا لذات نہیں ہوتے ملکہ سی اور فرض کی خاطران کا سم دبا جا ناہیے، یا یہ منزط یا ذریعے کمے طور بیر مسرانج م پانے ہیں ان کوعبادت کا اسم شامل نہیں ہوتا۔

اگرطهادت کرده و نیا در نبیت کا ناکک افتد کے بیے اخلاص کا اظہا کرنے والا نہ ہونا نو نجاست کودھونے ورستر عورت کونے کے اندونبیت کے نادک پرہی حکم لگا نا واجب ہونا۔ جسب بیر بات درست نہیں کران کا موں کے اندونبیت سے نادک کو غیر مخلص فرا مددیا جائے کیونکرا سے نماز کی خاطران کا موں کا حکم ملتا ہے تو پھر طہا دت کے اندونبیت کے ناکٹ کا غیر کا ور پیرائیں بہونا بھی دوست نہیں برونا حاسے۔

نیز موشخص اسلام کا عقیده انقبیاد کرلیا سے وہ عیادات بیالا نے بی الترکے لیے فلص بونا سے کیوند وہ نبیت بیں الترکے ساتھ کسی اورکوشا مل نہیں کرنا ۔ اس کیے کرا تحلام کی فعدا فتراک ہے۔ اس کے حب وہ الترکے ساتھ کسی اورکوشا مل نہیں کرنا تو وہ فف عقیدہ ایمان کی بنا پرانی تمام عیا داست میں اس وقت تک محلص بوتا ہے حب تک وہ اللہ کے ساتھ کسی اورشا مل نہیں کرتا ۔

ان مفرات نے حضوصلی المتعلیہ وسلم کے اس ارش در انعا الاعمال بالنیات تمام اعمال کا دارد ما اندینوں بر سر ما سے بھی استدلال کیا ہے میں انقلافی سے استعالی میں استدالی کیا ہے۔

استدلال ورست تہیں ہے - اس کی دجرہ ہے کہ اس سی دجرہ ہے کہ اس سے معتقب کے اس کے معتقب ہم توقوت ہوتا ہے جب کہ ترت نہر انسے سے یا دہے دعمل کا وہ دیہوجا تا ہے۔

اس سے ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کے صورصلی انترعلیہ وسلم نے اس سے تقیقی معنول کا اوا وہ نہیں کیا ملکہ آپ نے اس سے بوشیرہ معنی مراد سیے ہیں ہوا تفاظ میں مرکور نہیں ہے۔ اس کیے اس مدیث سے عموم سے استدلال کرنے والے غفلت اور کو نا بئی فہم کے شکار ہیں۔

اگریہ کہا جائے کہ صدوسی الترعیدہ سم کے اس افتاد میں عمل کا مکم واد ہے بعتی علی کے حکم کا دارو ما رزیب ہے ہے کہ حصور اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ مدیث میں حکم کا نفط موجود نہیں ہے۔ اگر طا سرفط سے استدالل ان ادرست نہیں ہے۔ اگر طا سرفط سے استدالل ان کی سے استدالل ان کے سرویا جائے کہ حقود مسلی الترعید وسم کے کلام کا کسی فائد ہے سے خالی ہوتا جائے ۔ اوریہ کہا جا گا ہے کہ حقود مسلی الترعید وسم کے کلام کا کسی فائد ہے ہے کہ اس سے عمل کا حکم مراد نہیں گیا ہے تو کھریے واجب ہے تہیں بہتا اوریہ یہ معلوم ہے کہ آمیب نے اس سے عمل کا حکم مراد لیا جائے۔

اس سے ہوا ب ہیں ہما جائے گا کہ اس میں بیراختال ہے کہ آب نے عمل کی فضیدت مراد لی ہو، عمل کا سکم مراد نہ لیا ہو۔ یعب دونوں باتوں کا اختمال بیدا ہوگیا تواس صورت بیراس سے معنی مراد سے اتبات سے لیکسی دوسرے ذریعے سے دلائت کی ضرورت ہوگی اوراس سے

استعلال ساقط بهويما متركا -

لیکن جس بیر کا الفاظ میں ذکر نہ ہو بلکہ وہ لوشیدہ ہوا ورا تھا طیسے اس کی تعبیر نہ کی اس ہواس صورت بیر سی سے ہیے یہ کہنا دیست نہ بڑگا کئی ہی اسے عموم برجمول کر تا ہوں "اس ہواس صورت بیر معنوں کا اطاحہ کر زیا جا کر نہمیں ہوگا۔ کیونکہ اگر فقسیلت مراح کی جائے توسیریت مفہ جب یہ بدوگا "عمل کی قفیدت کا دارو مراز نہیت ہے ہے" یہ یا ن عمل سے حکم سے اثبات مقد قنی ہوگی ناکہ نہیت نہ ہونے کی وجہ جسے اس فیسے فقیلت کی تفی کر نا درست ہوجا ہے ۔ اس سے عمل کا حکم مرادلیا جائے گا تو معیم کی نفسیدت مرادلیتا جا تر نہیں ہوگا جبکہ صل ہی منتقی ہریہ

اس مے ایک بی انفط سے یہ دونوں معنی مرا دلینا جائز تہیں ہوگا کیونکاس کی گنجائش نہیں ہے کہ ایک میں نفظ اصل کی نفی اور کمال کی نفی دونوں سے معنی ادا کر ہے۔ بنزید بھی رست نہیں ہے کہ خبرا حاد سے ذریعے فران سے حکم میں اصافہ کر دیا جا سے جبیبا کہم اس کی بہلے وفعا حت مرائے ہیں یا درسے کہ زیر سے ت مدین نجروا حد سے۔

فصل

وضوس جہرے کی صربندی

قول باری سے (وجہ قد مسرے الر بر میں ایک ہے ہے۔ کہ اورایک کان کی توسے دو میرے کان افول ہے کہ بینے بات کے بینے بین کر بینے ہے۔ اس مقبوم کے الدوں سے مقولہ کی سے اس فول کی حکامت کی ہے۔ اس مقبوم کے متعلق بہیں فقہاء کے ما بین کسی انتقاد ن کا علم تہیں ہے۔ نیا ہراسم بھی اسی مقبوم کا مقتضی ہے۔ متعلق بہیں فقہاء کے ما بین کسی انتقاد ن کا علم تہیں ہے۔ نیا ہراسم بھی اسی مقبوم کا مقتضی ہے۔ کی متعلق بہیں فقہاء کے ما بین کسی انتقاد ن کا علم تہیں ہے۔ نیا ہراسم بھی اسی مقبوم کا مقتضی ہے۔ کی متعلق بہی سے کہ دی کے مسامتے آتا اوراس کے بالمفایل موقا ہے۔ اس کے مطابق ایک انسان کے سامتے آتا کہ دوسر سے انسان کے سامتے آتا کا دواس کے بالمفایل موتا ہے۔

اگربه کها چا منے کاس مدیندی کی بنا پردونوں کان کھی جہرے کا مصر بہت کا ہمین نواس سے جواب یہ کہا جا ہمین نواس سے جواب یہ کہا جا اس مدیندی کی بنا پردونوں کان کی جہرے کا در اور کوبی وقیرہ کے اس میں کہا جا اور کوبی وقیرہ کی وجہ سے تھیب یہا تھے ہیں جن طرح انسان کا میبند ہجیبا دمتیا ہے حالا تکہ جیب وہ طاہر بہت اسے تواسعے بالمتنا بل بین بین میں اس کے سامنے ہوتا ہے۔

ہم نے ہیر سے کے گئی کرنا اور ناک کا در دائی ہے دہ اس پردلائٹ کرنا ہے کہ کئی کرنا اور ناک میں با نی طوا انداو نی سے ہے کہ کئی کرنا اور ناک کا انداو نی سے ہے کہ جمز نہیں ہے اس میں بالم نام میں ہوئے ہوائی سے با منفایل ہونا ہے۔

جب آیبت ان ددنوں آندرونی حصولی کودھ ذیا واجب بہنیں دقی اور مرف ہما ہے سامنے اوریا لمقابل آنے المان دنوں آندرونی حصولی کوداجب کرتی ہے ، توجو کو کسطی کرنے الے ورناک میں یا فی اللہ کا میں جواس میں سے محالے کے ایسا اقدام میا گذر جہیں ہو اس میں سے اس توسیح کا دہوی لادھ آنا ہے۔ بہن ہو نا کبورکاس سے اس توسیح کا دہوی لادھ آنا ہے۔

ر مشر ا _ا اگریرکها جائے مرحفورصلی انتدعلیہ وسلم کا ارشادہ (بانغ فی المهفه خسنه والاستنشاق الدان تکون صائمه اگرتم روز ہے واریز ہو تو اس بین کلی کرنے اور ناک میں باتی طحالے نے سے عمل میں خوب میالخہ کرد)

نیزاعفیائے وفنوکوا بیب ایک مرتبہ دھونے کے بعد آپ کا بیر قولی (ھذا وخدوء لا یقب لی الله الصدائے الا دلہ یہ وہ وضو ہے ہے کی بغیار نشر نماز قبول نہیں کو قا)مضمضا ور ارتبین یم عقب یک دوسر ہے تارید

استنشان كى قرقىبت كولازم كرديباب،

اس کے بُواب میں کہا جائے گاکر جس دوا بہت میں بیمنقول سے کرا ہے نے ہوت اسے موقعا عے فقو ایک ایک مرتبہ دھونے کے بعد فرما یا (ھذا حضوء لا بقیدل الله المصافيۃ اللہ به اس میں بیات مرکورنہیں ہے کہا ہے گئی کی تقی اور ناک بیں با نی ڈالا تھا۔ اس میں نو مرف آپ کے فقی اور ناک بیں با نی ڈالا تھا۔ اس میں نو مرف آپ کے فقی اور ناک بیں با نی ڈالا تھا۔ اس میں نو مرف آپ

بجبکہ وضوان اعقبار کے دھونے کا نام ہے ہوائندگی تناب ہیں نرکو ہمیں بہجی گان
ہے کر کہ نیا ہے کہ بین نظریہ بات تھی

مراوگوں کو فرض وضور بین ضمفہ وراسنشاق نریا ہو اس لیے کر اب کے بیش نظریہ بات تھی

مراوگوں کو فرض وضور تبلاد ہیں جس کے سوا کوئی اور دفعو کا نی نہیں بہوتا ، اس لیے اس مدبت کے کہا ندر مضمفہ اوراسنشان کے دبوب برجس کا معترض فائل ہے کوئی دلالت موجود ہمیں ما فعافہ

اگر آب سے مصفہ فراد راسنشاق کا عمل نا بہت بھی ہوجا آتا تو بھی آبیت کے جم ہمی افعافہ

کرنے کا بجائز بہدا نہ ہوتا ۔ اسی طرح آب کے بہلے ارتبا در جانع فی المضمضة والاستنشاق

اگر ان تکون حسا شماً کی کے دریعے قرآن کے عمین اضافہ جائز تہیں ہوتا ۔

عائز نہیں ہے کیونکہ نیم والوں کے ذریعے قرآن کے عمین اضافہ جائز تہیں ہوتا ۔

بهیم عمالهاتی بن قائع نے دوابت بیان کی سے النیس اومیم محدی المحد برالعلائے النیس عیدالاعلی نے النیس کے بان میمون بن عطا بر سے النیس اومیم کے وقعو کی بیفیت دریافت وہ کہتے ہیں کہیں نے حفرت عاقشہ نے سے حفور صلی الله علیہ دسلم کے وقعو کی بیفیت دریافت کی تواب دیا : محضور صلی الله علیہ دسلم کے باس یانی کابر تن لا یا گیا ۔ آئ نے نے اس سے اپنے ما کھول برایک مرتبہ یا تی انڈ بلا ، ایک مرتبہ جہوم مبا ایک دھویا ، ایک مرتبہ اینے دونوں با تدود ھو کے اور کھور ما الله علیہ نا بیروں وضور سے جوالت نے دونوں با تدود ھو کے اور کھور ما یا کہ دھو کے اور کھور ما یا کہ دھو کے اور کھور ما یا کہ دھو کے اور کھور ما یا کہ دونوں باتد و دھو کے اور کھور ما یا کہ دونوں باتد و دھو کے اور کھور ما یا کہ دونوں باتد و دھو کے اور کھور ما یا کہ دونوں باتد و دھو کے اور کھور ما یا کہ دونوں باتد و دھو کے دیا ہے کہ دونوں باتد و دھو کے دار کھور کیا ہے کہ دونوں باتد و دھو کے دونوں باتد و دھو کے دیا ہے کہ دونوں باتد و دھو کے دیا ہے کہ دونوں باتد و دھو کی دیا ہے کہ دونوں باتد و دھو کے دیا ہے کہ دونوں باتد و دھو کے دیا ہے کہ دونوں باتد و دھو کے دونوں باتد و دھور کے دیا ہے کہ دونوں باتد و دھور کے دونوں باتد و دیا کہ دونوں باتد و دونوں ہور کے دونوں باتد و دونوں ہور کے دونوں ہور کے

بھرآب نے دوبارہ اسی طرح کیا ورفرایا رمن ضاعف ضاعف الله ل بی تضفی دوم تربیر ایساکر سے کا انتر تعالی میں اسے دو کنا دے گا۔

بهرائید نیوسری دفعر بی عمل لو تا یا اور فرا یا رهذا وضوء نا معشد الا نبیاء خسن الدخت نا دفعر بی عمل لو تا یا اور فرا یا رهذا وضوء نا معشد الا نبیاء خسن الدخت اساع، به به گروه انبیاء کا و فسوسی، بوشخفر اس بی اضا فدر سے گا وه بیرا کریے گا بحضرت عائش نے مضورت کا گلاعلیہ دسم کے وضو کی بوکی فیرین بیان کی وہ ضمضا ور استنشاق کے بیان کا الدہ کیا تھا اکر مضمضا وراستنشاق بھی فرض بونا تو اسے بی فرود اورا کریتے۔

دارهی دهونااوراس کاخلاکن

فل بالی سے (خَاغِسلُوْ اُوسِیُ هُ کُمْ) ہم نے بہر بیان کردیا ہے کہ جہرہ انسان کے کہ وکو کہتے ہیں جہرہ انسان کے بہر ہے کا کہنتے ہیں جہ تھا دسے سامنے آئے ہیں ہے یہ استعال سے کہ دائھ ہی انسان کے بہر ہے کا ایک تصدیعہ اس لیے کہ رہ کھی اس انسان کے سامنے آجا تی ہے ہو تھا دسے بالمقابل کھوا ہو تا ایک تصدیعہ اس لیے کہ رہ کھی اس انسان کے سامنے آجا تی ہے ہو تھا دسے بالمقابل کھوا ہو تا ہے اوراکٹر اسوال میں طوعلی ہو تی نہیں ہوتی ہے۔

جس طرح بہر سے کا یا تی محصہ ڈھکا ہوا نہیں ہونا یک کھلا ہونا ہے۔ اسی طرح ہوب کسی انسان کی دافر ھی آجاتی ہے تو کہا جا تا ہے تھ دج دیے ہے ۔ (اس کا پہرہ نکل آبا) اس بتا ہواس ہی کوئی انتیاع نہیں کرداڑھی کو جہر ہے کا حقد تسلیم کرلیا جائے۔ اس صوریت ہیں دارے بالا قول باری دھنو بیں اسے بھی دھویتے کا مقتمی ہوگا۔

اس بین برهبی اختمال سے کہ دا ڈھی ہیرے کا محمد نہ خارد دباجائے اورانسان کے بشرے بعنی اوھؤٹری کا حرف دبی محمد بہرہ کہ الم عے بوتھا دے سامتے کھلا ہو، طوعکا بہوا نہ بہو۔ اس بیرق ہ بال ذاخل تہ بہوں جو دا ٹرھی کی شکل ہیں انسان کے جہرے برانکے بہد نے بین جنجب اگر جما ف کہ دیا با نے قویمر سے کا بہو صدیدا منے ایجائے۔

اسى طرح بچېرى بىد با بول كا اگ تا ئاس مصى كىجىر سے سے خارج نهيب كذنا . ئىكن يولۇگ

المواده کوجہر سے اس میں ہم ہیں کہ تنے وہ سے ہوال اور کواڈھی کے بال بین اس طرح فرق کرتے ہیں۔

ہیں سرکے بال بیجے کی بیداکش کے قت سے سربرا کے ہونے ہیں۔

اس یا ان بالوں کی وہی تیٹیت ہوگی جا بروکی ہے اوران بین شرک ہات ہی ہے سوان بین سے ہرا کی ہے اس کے برعکس واڈھی کے سوان بین سے ہرا کی۔ اس کے برعکس واڈھی کے بال بیدائن کے قت موجود نہیں ہوتے بلکر لولد میں اس کے بر بیہر کے احمد تہیں بال بیدائن کے قت موجود نہیں ہوتے بلکر لولد میں اس کے بر بیہر کے احمد تہیں میں اس کے بر بیہر کے احمد تہیں میں تاریخ

وفویم والم می دهونے، اس کامسے کرنے اوراس کے بالوں کا خلال کرنے کے منعلی سلف سے انقلاف رائے تنقول ہے۔ اسرائیل لے جابر سے روابت کی ہے وہ کہنے ہیں کہ میں نے قاسم مجا بر، عطاء اون عبی کواپنی اپنی دائر صبوں کامسے کرنے یعنی ان بریا فی اسکا تے دیجھ ہے۔

طاؤس سے بھی بہی مردی ہے۔ مویز نے نہیں عبدالرجمان من ای لیا سے روابت کی ہے اسے روابت کی ہے کہ ان ای لیا کی سے روابت کی ہے کہ ان کا بنائی کو و فلوکر نے دیکھا ہے بعنی انفیس طاؤھی کا خلال کرنے ہے واڑھی کے بالوں میں انگلیاں بھیرتے نہیں دیکھا۔ اس موقع براین ای لیا کہا کونے کہ میں نے حفرت عالیٰ می اسی طرح و فلوکر تے دیکھا ہے ۔

بنس ہے ہیں کہتے ہیں کہ ہیں سے ابو معفر کو ڈاٹھ ھی کا خلال کرتے نہیں دیکھا۔ ان تمام حفرات سے نزدیک کوبا دا ٹھ ھی دھونا دا جب نہیں تھا۔ این جریجے نے نافع سے دوایت کی ہے کہ حفرات این عمرہ ابنی دا ٹھ می کے بالول کوان کی مجڑوں تک ترکمر نے تھے دراہنی انگلیاں بالوں کی جڑوں تک وافعل کر دینے بہاں تک کہ دا ٹھ ھی کے بالوں سے کثرت سے قطرے ٹیکٹے رہتے۔

عبیدبن عمیر ابن سبرین ،سعیدبن جبرسے بھی اسٹیسم کی رواست منقول ہے۔ ان تمام حفارت سے دالم مفی دھونے کی بات منقول ہے لیکن ان سے یہ بات تا بت نہیں کہ وہ اسے واجب مفی محقتے محقے عمر میں طرح جیرے کا دھونا ما جب لیجنی منروری ہے۔

سفرت ابن عُرِرُ طها رت محمل ملے بی مجھنٹ دوا فع ہوئے، دفواد نفسل میں آپ اپنی استحدیث میں میں ایس ایس ایس استحدا آنگھوں میں بھی باتی داخل کرتے اور ہرتما نہ سکے لیے دخور نے تھے۔ نبکن آئید کا بیمل استحبا استحبا کے مطور تہدس تھا۔

نقرباء امصارکے درمیان اس مسلے میں کوئی انتقلاف بہنیں ہے ، داڑھی کا خلال داجب بہتیں ہے ، داڑھی کا خلال داجب بہتیں ہے بعضور مسلم سے مردی ہے کہ آپ نے داڑھی کا خلال میں بھا بحفرت انسٹ

نے روابت کی ہے کہ خصورصی اللہ علیہ ویکم دا کہ ملی کا خلال کیا کہ نے کھے اور بیر فرما نے کہ مجھے میرسے رہا۔ دیاس کا حکم دیا ہے۔ رہا ہے۔ رہا ہے۔ اس کا حکم دیا ہے۔

معنی معنی از در ایر می کا میں اور میں اور میں اور میں اور میں اور میں اور میں کی ہے کہ آب نے دوسے اندر دا ار می کا خلال کیا تھا۔ دوسوسے اندر دا ار می کا خلال کیا تھا۔

الوبرجماص نہتے ہر کرمقدر میں اللہ علیہ وسلم ہے دفعو کی بیقیت کے بیان ہیں ہوہت سی دوسری دفایا ت بھی متفول ہیں وان میں دائرھی کے بالول کے خلال کا ذکر نہیں سے ایک موریث عبد نوبر کے خلال کا ذکر نہیں سے ایک موریث عبد نوبر نے مفرت میں دوا بہت کی سے وابت کی سے وابت کی دوا بہت کی دوا بہت کی دوا بہت کے بہت دکرکیا ہے کہ صفود صلی انٹر علیہ وسلم کے بین فرزیہ جہرہ میارک ھویا مقا ۔ ان محفوات نے تعلی کے بہت کر کہا ہے کہ صفود اسلی انٹر علیہ دسلم کے بین فرزیہ جہرہ میارک ھویا مقا ۔ ان محفوات نے تعلی کے بہت کو کہا ہے کہ میں کہا ۔

آبیت کی کو سنظیل کے بہا ایجا ہے با اسے دھونے کولازم فاردینا درست نہیں ہے اس کے کہ اس مصلے کا نام ہے ہوتھا ہے اس مصلے کا نام ہے ہوتھا ہے اس کے کہ آبیت نے قدمرف چہرہ دھونالا ذم کیا ہے ،اا ور چہرہ اس مصلے کا نام ہے ہوتھا ہے سامتے ظاہر ہواس کے دالم ھی کا اندرونی مصلہ چہرہ نہیں کہلا می گا مندلاً مندا ور ناکس کا اندرونی مصد چیر کہ چہرے میں داخل نہیں سمجھا جا تا اس لیے وضوییں و بجرب کے طوریان تولوں کے نظر پر نہیں کی جاتی ۔

اس کی وجربیب کے دجیب آبیت بیں واڑھی دھونے با اس کا خلال کونے کے وہوب بہ کوئی دلالمت موجو دہنیں ہے تو بہا رسے لیے خبرد اُصلی بنا پر آبین کے مفول میں اضافہ کرنا جائز نہیں ہوگا۔ وہ تمام روا تیس اخبار آصادی صورت میں مفول ہو تی ہرجی ہی حفول معلی انٹر علیہ وسلم کا اپنی دائے ھی کو خلال کرنے کا ذکر سے ان کے ذریعے نص فرا نی میں ا منا فہ

درست نہیں سے۔

نیز خلاک برنا د هوتے کے ترا دف نہیں ہے اس لیے ایت کی بنا پراس کا دیجب تابت بنیں ہوگا - پھر حب حضوصی اللہ علیہ وسلم سے تخلیل کی بذنا بت ہوگی آ تواس سے ساتھ بربات بھی نا بت برگئی کہ دافرھی دھونا واجب نہیں ہے اس لیے کہ اگر غسل کی بدوا جب ہونا تو آپ دھونا تھے وٹرکر خلال براکنفانہ کرنے ۔

تخلیل مجیدا در منبی کی بر کے مشلے میں ہمارے اصحاب سے درمیان کھی انتقلاف را سے ہے۔ المعلی نے مام الدیوسف سے نقل کیا ہے، وہ مہتے ہیں کہ بن نے الد حذیف سے وضو میں کی سے المحلی نے الد حذیف سے وضو میں کیا ہے۔ سے متعلق سوال کیا تو اکھول نے ہوا ہے، دہا کہ دالہ حسی کا خلال نہیں کہ ہے گا۔ اس کے لیے یالوں کی سطح میدا نیا ہاتھ کھے رلینا کا فی ہوگا۔

اس میے کہ وضو سے متفامات مرف دہی ہیں ہو گا ہم اور کھلے ہوں اور بالول کا خلال وضو سے کہ وضو سے کہ وضو سے کہ ابن ابی بیالی کا کھی ہی قول سے کہ کی امام ایسف کہتے ہوں امام ایسف کہتے ہوں اور کھا ما سے ان سے نوا در کے ہیں کہ میں تو داکھ ھی کا خلال کرنا ہوں ۔ بشرین الولی نے امام ابولیسف سے ان سے نوا در کے ضمن میں بیردوا بیت کی ہے کہ دار دھی کے طاہری سے کا مسیح کی اجا کے گا۔ شواہ وہ عریف کو شہر کی ہے گا۔ شواہ وہ عریف کو شہر کے اگر دھنوکر ان ما ایا دہ کہ ہے گا۔

ابن شي عرف مسا ودا هول نے دفر سے دوا بیت کی ہے کہ جب کوئی شخص صفو یس جبرہ دھونے لگے تواسے اپنی دائر ھی بیر سے بھی یا نی گزار دینا بھا ہیں۔ اگر دائر ھی سے تہائی با بچر تھا تی مصے کو بانی لگ جا شے نوکا فی ہو بیا ہے گا کیکن اگراس سے کم مقدار کو یا تی کھا ہو نا وضو بھا کر نہیں ہوگا۔

ا ما م الدِ تنینفه کا کھی کہی فول سے اود حس نے کھی کہی مسلک اختیاد کیا ہے۔ ام الولد کا فول سے کہ وضوکر نے والا جب ا بیا ہرہ و صوبے تواگر دالد صی کھے سی حضے کو کھی یا فی نزلگا ہے۔ اس کا وفنو مکمل میود چاہئے گا ۔

این شیاع کا کہنا ہے کہ ومنوکر نے والے برجیب واڈھی کا دھونالازم نہیں ہے نوداڈ کا اکنے کی سادی سیکہ بہرے کا حصد قراریائے گی جس طرح سرکی صفیتین ہے کاس کادھ ذیا واب نہیں ہوتا - اس لیے جس طرح سرکامسے واجیب سے اسی طرح واڈھی کامسے بھی واجب ہوگا۔ اور سرکے سے کی طرح ہوتھائی واڈھی کامسے کا فی ہوجا مے گا۔

2

ابو کبرجیماص کہتے ہیں کرداڈھی با توجہ سے کا حصہ بوگی بابیم سے کا حصہ بہیں ہوگی بہیا معددت بیں اسے دھونا بھی اسی طرح واجب بہوگاجی طرح بہرے کا سی جڑی کا جس بریال اسکے نہیں بہوتے۔ دوسری صورت بیں آبت سے دوسے نہاس کا دھونا فرودی ہوگا اور نہی اس کا مسے لازم ہوگا۔ حب اسے نہ دھونے پرسب کا آف ق ہوگیا تو یہ دلائٹ ماصل ہوگئی کہ داڑھی جہرے کا حصہ نہیں ہے اس کے کہ اگر دہ بہر کے اسحد مرح نی تواس کا دھونا واجب برقا ۔ حب اسے دھونے کا مکم سا قط ہوگیا تواس کے مسے کا ایجاب جائز نہیں ہوگا اس سے آبیت بیں اضافے کا اثبات لازم آبا۔

حیں طرح مضمف اور استشاقی کا ایجا ہے بھی اسی بھے درست نہیں ہے کواس سے بھی تھی کتا ب بیں افعا فہ لازم آتا ہے۔ اگراس کا مسے وا جب بہتا تواس سے ایک ہی عضو بعنی بھرسے بیں وھونے اور مسے کرنے کے وفوں افعال کا اثبات لازم آتا ، مجبکواس کی کوئی فہرورت نہیں ہے۔ بہبات اصول کے فلاف ہے۔

اگریرکہا باعے کو بعض او فاسٹ ابب ہی عضویں دھونے اور سے کو خصال کا اجماع ہو جا تاہے۔ مُنگا ایک شخص کے ہاتھ کی بٹری ٹوسٹ گئی ہوا دراس نے فیری ہوڈیٹ کی خاطراں حصے پریلیسٹر بہر چھا یا ہوا ہو سجسے جب ہو کہتے ہیں تواس صوریت ہیں ہمیرہ برمسے خرض ہوگا اور ہاتی محصے کا دھو نالازم بردگا۔

اس کے جاب لیں کہا جائے گا کہ بیصورت ضردرت اور عدر کی بنا بیروا جب ہوتی ہے ہے جب کہ داڑھی کے اسے جب کہ داڑھی کے اسے بہوئی کے اور کے بیادی کے دائی ہے دا جب کردی ہے۔ اس کیے اس میں بلا فرورت دھونے اور مسئے کرنے کے ان کیا گائے جب ہوجا نا جائز نہیں ہوگا۔

برینزام ما بویسف کے اُس نول کی تقتضی ہوگی جس میں کہا گیا ہے کہ دالتہ هی دسونے اوراس میں سے کو فرندیت سا قطر سے البتہ دفور نے دفعت اس بربانی گزاد نامنخیہ مہوگا .

قول باری سے (دَا نَیدِ مَکُوْ اِلْیَا الْسَرَا فِقِ اور اِلْمَقُول کوکہنیوں تک الوکور عمام محتصبی کدئیڈ کھاسم کا اطلاق بازوبرکٹ سے سے سوت سے اس سی دلیل بہدے منفر شکا نے کندھے کمٹ تیمیم کیا اور فرایا کرسم نے حضور اسلی لندعلیہ وسلم کے ساتھ کندھوں تک تیمیم کما تھا۔

اس لیے فول باری (خانمسخوابی جود کا کید کیک میسٹے اسپے بہروں اور با کفول کا پاک مطی سے سیح کرد) مغنت کی جیت سے کسی نے حقرت عادر کی اس بات براعتراض بنیں کیا، بلکر سفرت عادن و دابل مغنت مختے او وان کے نردیک کیگر کاعف کوئدھے نک نفا ۔ اس سے بہ بات نا بت بیرڈی کماسم کیڈ اس محفولو کن ھے تک شامل سے ۔

سب اسم کے الملاق کو بیرتفاض کو اور درسری طرف متی بارکا در کر سرگیا اور مہنی کو اس کی انتہا قرار دیا گیا تورد و دہوہ کی بنا برکہنی کا ذکر اس سے ما ورا دسھے کی اسفا طربیموں برگا - ایک ورز دیا گیا تورد و دہوہ کی بنا برکہنی کا دکر اس سے ما ورا دسھے کی اسفا طربیموں کے لیے برگا - ایک وحرز دیا ہے کہنے دو کا کیونکر اس کے سفا وطرکی کوئی دلالت موجود نہیں ہے۔

دوسری وجریسے کرتی ایست اجعنی دفتہ تعبیا بین داخل ہوتی سے اور بعض دفعہ داخل نہیں ہوتی ۔ بین مواقع برنی ایست مغبیا بین داخل سیسے وہ شلا بہ بین (وَلَا تَقَد بُوهُ فَتَى كُنّی كُنّی بَعِیْ اِن کَ قَریبِ نه جا کُر) اس بین میں میں کہ کھے قدیک بجب تک وہ وہ مغیا لین شرم جا تیں ان کے قریب نه جا کُر) اس بین میں میں میں کی امال میں میں میں میں میں ابا مست کے لیے طہر کے وہود کو شرط فراد دیا ، اس طرح عا بہت بعنی طہر کا ویو د مغیا لینی نفال کے جمانعت بین داخل ہوگیا ۔

اسی طرح قول باری سے (کفتی تشکیح دُوھی غَیْنگ جب تک وہ طلاق دینے والے شوہر کے سواکسی اور سے نکاح کر کے وہد کو پہلے شوہر سے الکاح کی ایاست کے میں اور سے نکاح کے وہد کو پہلے شوہر سے الکاح کی ایاست کے بیے شرط قرار دیا گیا ۔ مرف ھنٹی اور ہوف را لی دونوں غابیت کا مفہرم اوا کو بین بین مواقع برغابیت مغیامی داخل ہیں ہونی ال میں سے مثلاً ایک برسے کورات کے دانت تک پوراکرد) کا ہر ہے کورات کو دانت تک پوراکرد) کا ہر ہے کورات کو دانت تک پوراکرد) کی ہر ہے کورات کو دانت کی اور کی ایک ہر ہے کورات کی دونوں کے قوات سے فارج بیے۔

آبت زیر کجت بین کھی صورت مال ہی ہے۔ بوئد اس عقومیں صدف کا ہوتا لیقینی امر ہیں۔ اس لیے اس کا ارتفاع کسی قینی امر کے ذریعے ہی ہوسکتا ہے اور وہ لیفینی امر دونوں کہ بیدل کا دھونا ہے۔ اس کیے کہ کہنیوں کو فایمت قرار دیا گیا ہے۔ اور فایمت کا معامل اس کا فاطر سے معنوں کے لیقینی سے مشکوکے ہے۔ اس کیے میراث کے لیقینی میں ماشکوکے ہے۔ اس کیے میراث کے ارتفاع کو لیقینی بنانے کے بیے کہنیوں کو د صوفے کے حکم میں داخل فرار دیا جائے گا۔ مفرت جا بڑنے نے حقود اصلی التر علیہ وسلم سے روا بیت کی ہے کہ جب اکپ وضو کہتے ہوئے

معرف با برسے سور ی معرفید کا معرفید کا معرفید کا بہت کا بہتل وہوب کی بنا پر تھا۔اس کہنبوں کا بہتے توان بریا تی ہجیرتے۔ ہمارے نودیک آئی کا بہتل وہوب کی بنا پر تھا۔اس میل کا درود بیان کے طور بر ہروا ہے۔

کبونکہ فول یا دی لوائی المسکا خیزی ہیں دونوں احتمالات موسود کھے کہ سے دھونے کے حکم میں داخل ہم، اوردانوں نہیں بھی ہیں اس بناء بر ریجی بن گیا تھا اوراسے بیان دیفھیں کی ضرور پیش آگئی تھی ۔ متصود صلی التدعلیہ دستم کا پیفعل حیس سے داوی محضرت بھا بڑ ہیں اس مجیل کے

بیان کے طور بر وارد ہوا اس میسلسے ویوس برجمول کیا جلسے گا۔

کہنیاں دھونے کے حکم میں داخل ہی اس بہارے تمام اصحاب کا اُنقاق ہے۔ البتہ نفراس باست کے قائل ہیں کہ بدوھونے حکم میں داخل نہیں ہی شخنوں کے مسلے میں ہما ہے افغان ہیں ہی ہما ہے بھی ہما ہے بقیداصحاب سے ندفر کا بہی اختلاف ہے۔

قل باری سے (وَا مُسَعُوا بِدُو وَ اُسُمُ اورائیف سردن کاسی کرد) او بکریها ص کہتے ہیں کرمرکے میں کے سلے میں فقہا دکے دائیان یہ انقلاف دائیے ہے کہ آ بااس کے تعیق سے کا میں دائیں ہے دائیان کے انقالاف دوردانییں ہیں ۔ ایک دوایت تو ہوتھا کی مرہے اوردوسری دوایت تین العکیوں کی مقالہ ہے ۔ مسی کی ابتدا بین فی کی طرف سے کی میاسے گا۔ میاسے گا۔

من بن سام کا فول ہے کہ سرمے تجفیلے منصے سے سے کہ اوزاعی اور لیسٹ کا فول میں کہ سرکے گئے تھے ہیں جماع کیا جا سے گا۔ امام مالک کا فول ہے کہ دورے سرکا مسی خرقس ہے نمین اگر بھوڈ اسا مصدرہ جائے نواسم پھالی گنجائیش ہے۔

امام ننافعی کا قول ہے کہ سرکے بعض معصے کا مسیح قرض ہے، اکھوں نے اس بیفس سے اس کی تحدید نہیں کی ۔ فول بادی (وا مسکو اس فرائی اس کے بیٹر کے بیٹر کی میر کے بیٹر کی میر کے بیٹر کی میر کے بیٹر کی میر کے بیٹر کو میں اس بیے جیسے ہما ہے ہے کہ ان کا دو کے لیے ان کا استعمال ممکن ہمو تو انھیں ان فوائد کے لیے ان کا استعمال ممکن ہمو تو انھیں ان فوائد کے لیے ان کا استعمال ممکن ہمو تو انھیں ان فوائد کے لیے اس کا استعمال کرنا واجب ہمو تا ہیں۔

الربعض موافع مي صلة كلام ك طور ميان كا دخول جائز برونا بها ودان كالبيكوئي

معانی بنیں ہوتے۔ شلاً سرف من کو سے مجیے۔ اس کے سی معانی ہیں جن سی اس کا استعمال ہذنا ہے۔ یتبعیف کے عنی دیتا ہے۔ بعض دفعہ یہ کلام میں داخل ہونا ہے کیکن زائر ہونا سيعينى اس كماين كوفى معنى نهيس موتها وركلام مين اس كا ويودا ورعدم بوابر بوتا س ليكن حب تكساس كيسي معنى كافائده حاصل كيطور براس كا استعمال مكن بهوء نيزيه ابینے معنی موضوع کئر ہیں استعمال ہو سکے اس وفت کا کہا گئے ولینی اسسے يه عنى قرار دينا جائذ نهي مروكا-اسى نبايرهم بيركية بيرك بيت بي حرف بالتبعيض مع عنى دبنا سے اگر جربر کہنا کھی درست سے کہ سیت سی اس کا وبودملغی بعنی کسی عنی کم لغیرسے: يبعيض كمعنى دنبلس اس بربات دلاست رقى سيكرجب آب مسعت يدى يا لحائط (مين نے باتھ سے ديوار كائسے كيا) كہتے مي تواس سے بي بات مجدمي آئی مے كرديوار كي لعبض مصر كالمسيح بهوا مع سارى ديوا ركانهيس وليكن آميد تع الريم سعن العاكم كالم بونا نواس سے بیات مجھیمی آتی کہوری دبواد کامسے میاکبا ہے :صرف لعق مصلے کا بہیں۔ ان دونون شالون سي كلام بين مون باع دانفل كرنيجا وربزدانفل كرني كامعنوى فرق واضح موكيا عرف اور تغت مع لما اطسع فرق بالكل واضح سع بجب بات اس طرح س توسمار سے بینے فول باری (وامسی و اور کی دیسی کویر کے بعض مصلے می کھول کرنا دا جدب بركية ناكهم اس حرف مواس سے ماصل مرف والصعنوى فائدے كا يورا بورا درسكيں ا دراسے دا تربینی ہے فائرہ فرار مزیں کہ کلام میں اس کا دخول اور عدم دخول دوزوں مکسال فراریا سرف با واکر جدالصاق سم معنی اواکر نے کے لیے کلام میں داخل ہوتا ہے . مثلاً آپ کہتے ہیں کتب بالقدم (میں نے فلم سے لکھا) یا موریت بزیدی (میں ندیکے بابس سے گزیا) سے الساق مے معنی ادا کرنے کے لیے کلام میں اس کا دخول اس مے ساتھ ساتھ تبعیض مے عنی دا سمینے سے مثافی نہیں ہے۔ بم دونوں میں اسلے سنعمال کرسکتے ہیں بعینی ندیجیت ایت میں برحرف سرکے اس کیفی عصے کے بیا تھا ق کے عنی میں متعمل بردگا جس کی طہارت فرض کی تنی ہے۔ تبعیض کے حتی ادا كرني بدوه روامت بھی ولالت كرتی سے عمن علی بن تق م نے اساعیل بن حما دسے قل

كيد الفول نبليف والرحادسا ودالفول ندا براهم سعكرول بارى وكأمست الترقي

كى تُدوس أكرا يك شخص مرك بعض عص كامس كريت سي تولياس مع يدكا في بركا-

ابراہیم نے مزید کہا کہ اگر ابیت کے لفاظ کا مستحل کہ گئے دسٹم ہوتے تو کھرسادے سرکا
مسے لازم ہوجا تا - ابراہیم نے بہ کہ کر دواصل ہوبات تبائی ہے کہ حرف با و تبعیف کے عنی ادا
کر دیا ہے - ابراہیم ایل نہ بال تھے اس لیے اس باد سے میں ان کی دائے تابل قبول ہے۔
ایریت ذریکے ہے میں حرف با و تبعیف کے عنی داکر دیا ہے اور ہی معنی مرا دہیں اس پر
دیا تی کہ تی ہے کہ اگر سرکا کھے تصدیم سے بو نے سے دہ جائے توسید کے نزدیک ہے دریت
مروجا کے گا۔ اس حرف کو تبعیف کے معنوں میں استعمال کہ نے کا اس کے سواا ورکوئی مقہوم
نہیں ہے۔

بما میر خالف نے سرکے اکثر عصے کے سے کو داجی قرار دے گرگویا است بعیف کے منوا بما استعمال کرلیا ہے اوراس سے دہ اپنا ہی ہو با بہ بی سکا ہے ۔ البقد اس کا یہ دعوی ضرور ہے کہ مسیح سے دہ ویویدار سے ۔ مسیح سے دہ ویویدار سے ۔ مسیح سے دہ ویویدار سے ۔

حب سب سے اتفاق سے بربات نا بت ہوگئی کر دورے سرکامسے مراد نہیں ہے۔ سب سے سب محصد مرا درسے تواب اس مقدائد کو نا بہت کر تھے کے لیے جس کی ہما رہے نجا لف نے تی رید کی ہے کسی دلالت کی فرددست بیش آھے گی .

اگریکها بیائے کر ترف بارا گرتبعیض مے منی ا داکرنا نویدفقرہ درست نہر تو المسحت بدلاسی کلے کا رئیں نے سا درست نہیں ہے مسحت بعفی اور سے کا کہ میں کے سا درست نہیں ہے مسحت بعفی دائسی کا کہ می کے گزشتہ سطور میں یہ دا منے کر دیا ہے کہ اس کے جواب میں کہا جا کے گا کہ می کے گزشتہ سطور میں یہ دا منے کر دیا ہے کہ اس کے خواب میں کہا جا کے گا کہ می کے گزشتہ سطور میں یہ دا منے کر دیا ہے کہ اس کے خواب میں کا مقتضی اطلاق کی صورت میں معینی کا بہتو ہا ہے۔

اس کے ساتھ اس کے ملفی لعنی ہے قائرہ ہونے کا بھی استمال موجود ہوتا ہے۔ جب
کوئی شخص پرکہتا ہے کہ مسعت بواسی کلے " تواس سے ہمیں پرمعلی ہوجاً تا ہے کواس نے
موف بار بہال ملغلی مراد کیا ہے لیکن جب فقرے کی ساخت یہ نہ ہوگی تو ہمیں معلوم ہوائے گا
کرجوف باء بہاں ابنے حقیقی معنوں بوجمول ہے جس طرح سوف رمن تبعیض سے بیے ہوتا
ہے ہی اس کرحقیقی معنوں ہو جمول ہے جس طرح سوف رمن تبعیض سے بیے ہوتا

نیکن بیف دفعر بر کلام ہیں صلہ کے طور بریمی استعمال ہو تا ہے اوراس صورت بیں ملغی ہونا سے جس طرح یہ قول بادی ہے (مالکٹم مِنْ اللہ عَمْ اللہ عَمْ مَنْ اللہ عِلَمْ مَنْ اللہ عِلَمْ مَنْ اللہ عِلَمْ مَنْ اللہ عَمْ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهِ عَلَمْ اللّٰهِ عَلَمْ اللّٰهِ عَلَمْ اللّٰهِ عَلَمْ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ مَنْ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ مَنْ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ مَنْ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ الللّٰهُ اللّٰهِ الللّٰهِ اللللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللللّٰهُ اللّٰهِ الللّٰ

آناكهم برتفام بإسكسي دلالست كوبغير لمغي قراد دين -

سرکے ایک تعصے کے مواز پر بھیباکہ مہادا قول ہے بسلف کی ایک جاعت سے
دوا بین منقول ہے۔ ان بی مفرن ابن عرفی بھی شامل ہیں۔ نافع نے ان سے دوا بت کی ہے کا نافو
نوا بینے مرسے انگلے مصے کا مسمح کیا نفا۔ حفرت عائستہ سے بھی اسی قسم کی دوا بیت بست بشعبی کا قول
سے کہ مرسے ہی میں کہ لوکا فی ہوجائے گا۔ ابراہیم تعمی نے بھی کہی کہا ہے۔

کسی سے پر چینے کی فرورت نہیں ہے کیو کریں نے نود حضور صلی الترعلیہ وسلم کو یرکرتے ہوئے دیکھا سے ۔ یس سے کے ساتھ اکی سفریس تھا، آپ قفدائے حاجت کے بیے سواری سے اترے ، کھر

، به بیران به دایس به کرونسو کیا اوراینی بینیانی اور عما مرکع د ونول میانب سرکامسی کیا .

سیمان التیمی نے یکربن عبداللہ المرنی سے روابیت کی ہے ، الفول نے حقرت مغیرہ کے ایک میں میں اللہ المین بیٹنائی ا بیٹے سے اورا کفول نے لینے والد سے کہ صفورصلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں برسنے کیا ، اپنی بیٹنائی کامسے کیا اورا بنا ہا تھو مگرمی بیرد کھا یا یوں کہا کہ مگرمی کامسے کیا ۔

بسیرعببالٹرین الحسین نے دواست سان کی، انھیں محربن سیمان الحفری نے، انھیں کے دوس بن المحدیدین حجفر نے علا وین کردوس بن ابی عبرالٹرنے ، انھیں کم دوس بن ابی عبرالٹرنے ، انھیں کہ مائی بن عبرالٹرنی نے ، انھیں عبرالٹرنی نے ، انھیں کے دوس بن المحدیدیں حجفر نے علا وین ابی بیشاتی اور سے ، انھوں نے حضرت ابن عباس سے کہ صفود صلی کئے دوس کے درمیان ایک ذیعہ سے کیا ۔

درج بالاسطُوريين من في بو تجريبان كياب اس سكتاب وسنعت كى رونسنى بين بربات المست بيركي كالمسح فرض بيد - " ما بت بيركي كريسر كي معتقد كالمسح فرض بيد -

الكربيكها بيائے كراس بات كا خفال سے كرحفود وسى الترعابدوس نے ضرودت كے تحت بينيانى كے مسے برا فتھارى ہويا آب نے حدث كى بنا برب وضور كى ہو۔ اس كے بواب بين كا بيائے كاكر اگر بير بات ضرورت سے تحت ہوتى نوصحا يہ كوام اسے فترون تفل كرتے جس طرح دور م به کهناکراب نے صربت کی نبا برب وضونہ یں کیا تھا ایاب سافط تا ویل ہے۔ اس پہلے کہ سحفرت منیرہ بن نشعبہ کی دوابیت میں یہ دکر موجود ہے کہ اب نے قفا کے عاجت کے لعدوضو کیا مختاج سی بندائی کا مسیح کی تھا۔ اگر بیٹیا نی کے مسیح کے متعلق اس ناویل گئی نباکشن ہوتی توموزو برمسے کے مسیح کے متعلق اس ناویل گئی نباکشن ہوتی توموزو برمسے کے مسیح کے متعلق اسکتاکہ آب نے فرودت کے تحت موزوں برمسے کیا تھا یا آمیہ کا یہ وضوں ویٹ کی نبایر نہیں تھا۔

بولوگ سادس سرکے سے خاک ہی وہ اس دوایت سے اسدلال کرنے ہیں جس ہی فکر دونوں معدول کا مسیح کیا تھا ۔ اگر سرکے افکر اور سیجھیے دونوں معدول کا مسیح کیا تھا ۔ اگر سرکے الکو اور سیجھیے دونوں معدول کا مسیح کرنے والالانوی ایک سیم مسیم کو اندوا ہوں کا مسیح کرنے والالانوی طور برصر سے نئے والاکو ہلا تا کیونکہ حضور مسی کا کٹر علیہ دہلم سیم تنفول ہیں کو آپ نے وضو مسیم عضاء تین وقعہ دھور سے اور فرما یا را من ذاح نقد اھت میں وفط کو میں سے سے کا ور فرما یا را من ذاح نقد اھت میں وفط کو میں سے نامکہ وفید دھور ہے کا ور فرما یا وار کا می ذاکر سے کا اور فرا میا اور کا می ذاکر وفعہ دھور ہے کا وہ میں سے اور کرے کا اور فرا میا اور کا می ذاکر ایس کے کا دوس کے ایک کا دوس سے نام کو کا دوس کے اور فرما کا دوس سے نام کو کا دوس سے نام کو کا دوس کے کرنے کے کا دوس کے کر کے کا دوس کے کہ کو کا دوس کے کا دوس کے کا دوس کے کہ کو کے کہ کو کے کہ کو کا دوس کے کا دوس کے کہ کو کو کھر کے کے کہ کو کا دوس کے کا دوس کے کا دوس کے کھر کے کو کو کو کو کے کا دوس کے کا دوس کے کا دوس کے کو کھر کے کو کے کو کھر کو کے کہ کو کھر کے کا دوس کے کہ کو کھر کے کا دوس کے کا دوس کے کا دوس کے کھر کے کو کھر کے کا دوس کے کو کھر کے کا دوس کے کھر کے کا دوس کے کا دوس کے کھر کے کھر کے کو کھر کے کو کھر کے کو کھر کے کا دوس کے کھر کے کو کھر کے کھر کے کو کھر کے کو کھر کے کو کھر کے کو کھر کے کھر کے

اس کے جواب ہیں ہے کہاجائے گاکواس میں کوئی اختیاع نہیں کہ ہمرکے بعض مصبے کامسے نوفن ہوا در را در سے مرکامسے مستون ہو یعیں طرح اعضاء وضوکوا کیک د فعہ دھوتا فرض ہے و زمین نیمن د فعہ دھونامنوں ہے ۔ اس کیے فرض کی مقال سے زائد مرتبرا عضاء دھونے والا حرسے سی ورکونے والا نہیں کہلائے گالبشر طیب کہ وہ اس کے ذریعے سفت کو اینائے۔

میس طرح موزوں کے بالائی محسوں کے تعفی جد کامسے نوفرض سے تی اگر کوئی شخص ان کے فا میراور را طن معنی بالائی اور زبری دونوں حصوں کامسے کرنے نودہ صریعے ورکرنے والا قرار نہیں یائے گا۔

یامس طرح تمانی مهارے نزدیک ایک آیت کی فرات فرض سے اور ہادے نیافین کے نزدیک سورۃ فانخدکے ساتھ کجیا و د قرات مسنون میں این کی اس کے ساتھ کی کرنا اور سے ایس کے ساتھ کی کرنا اور سے ایس کے ساتھ کی کرنا اور ناک میں باتی کھی ان میں کے ساتھ کی کرنا اور ناک میں باتی کھی ان مین باتی کھی ان میں باتی کھی اور کامسے میں کا میں باتی کی ان ایس کے ساتھ کا توں کامسے میں کا قول ہے کہ سرکے اکثر جھے کامسے خرض ہے اور کھی فرا ساتھ میں کا قول ہے کہ سرکے اکثر جھے کامسے خرض ہے اور کھی فرا ساتھ میں کھی کھی کے در بیا جا میں۔

الكرونى تتعفى سادى مركامى كدنے نوده صيسے وزكر نے والا بنيں كهلائے كا ، بك

درست کام کرنے والا فرار با مسکا - اسی طرح ہم بہ کہتے ہم کہ کر سے کیعف مصبے کا مسے فرض سیساور پورے سکوالمسے مسنون سیسے -

بهار ساصحاب نے بیرکہ ہے کہ فین انگلیوں کی مقداد مسیح فرض ہے۔ یا اسل بینی مبسوط کی دوا بہت ہے ہوں بن ریا دی دوا بہت سے مطابق اس کی مقداد میج نفائی مرہے ، تین انگلیوں کی مقداد مرقد ذرکہ نے کی وجہ یہ ہے کہ حب بہمار سے گزشتہ بیان کی دوشتی ہیں مرکے بعض مصے سے مسیح کی فرضیت نابت برگئی اور آبیت ہیں اس معان کی مقداد کا ذکر نہیں ہے تو مہیں اس کی مقداد معان کی خرفیدت نابت برگئی اور آبیت ہیں اس معان کی صفرورت بیش آگئی۔

معری رہے ہے۔ سے بدروا میت کی گئی کہ آپ نے بینبانی کامسے کہا تھا تو آب کا بیمل بیان کے طور بروا در میوا میں بیان کے طور بروا در میوا ۔ جب حضور صلی الترعلیہ وسلم کا کوئی علی بیان سے طور بروا در میوتواسے وجوب میرکھول کریا ہے اللہ علی میں آب کا عمل بیان سے طور بروا دور میں آب کا عمل بیان میرکھول کیا جا تا ہے۔ بیس طرح دکھنوں کی تعدا دا وراس کے فعالی سے مسلم میں آب کا عمل بیان سے طور بروا دور اسے وہوب برجمول کیا گیا ۔

چنانچرارسا معاب نے بیٹیا نی کی تفعاد تین الگیبال منفرد کی محفرت ابن عیاش سے مردی سے کہ اس نے بیٹیا نی ا ورسر کے کنارے کے درمیان مسے کیا ،

اگریم ہا جا کے کہ یہ دوارین کھی موجود ہے کہ آب نے دونوں ہا مقول سے مرکاسے
کیا۔ آب بہلے دونوں متھ بلیوں کوسا منے کی طرف ہے آئے اور کھیے بھی کے طوف کے گئے۔
اس یہے ہی واجوب ہونا جا ہیں۔ اس کے جوا سب ہی کہا جائے گا کہ بیریانت واضح ہے کہ حضورصلی افت عابد وسلم مفروض عمل کو نزک نہیں کہا تھے اولاس بات کی گئے انس ہے کہ بست کہا ہا کہ ایک نوری ہیں کہا ہے کہ بست کہا ہے۔
مندوصلی افت علیہ وسلم مفروض عمل کو نزک نہیں کہتے سے اولاس بات کی گئے انس سے کہا ہے۔
مندا کی نوری فروض عمل اس بنا ہو کہ یہ مندون ہے۔

تجب آپ سے برمروی بیے کہ آپ سے ایک سالت میں مرف بیشانی سے میں براقتھا اسی اور دوری سانی سے براقتھا اسی اور دوری سانی کی مالیت میں اور دوری سانی کی مالیت میں اور دوری سانی کی مقدا دکو فرض فرار دیں گئے کیونکہ آپ سے یہ مردی نہیں کہ آپ سے بیشانی سے ایم مقدا دکو فرض فرار دیں گئے کیونکہ آپ سے یہ مردی نہیں کہ آپ سے کیا تھا۔ اور بیشانی سے آل مرمقدا ارکوم منون کہیں گئے۔

اس بردلالت كمة المب كريشاتى كى جگرى مقدا دخرض سے.

اگریہ کہا جائے کہ حفد وصلی انٹر علیہ وسلم کاعمل اگر بیان کے طور پر وا و د برتا نو کھر بینیا نی کی علیم بر فرض سے ضروری برتا - سرکے سی اور حصے ہیں اس کی اوائیگی تہ بہوتی جس طرح ا بیانے بیشنانی کی جگہ کو مقدا د کھے بیان قرا د دیا کہ اس سے کم کی مقدا دیا تر نہیں ، لیکن دوسری طف بیشنانی کی جگہ کو مقدا د کھے بینے میں کی فرضیت سے فائلین اس بات برتمفتی بہو گئے کہ بیشنانی کے مسے کو خریب میں اور حصے کا مسے کیا جا سے تواس سے یہ دلالت ما صل برقی کہ خود و مسلی کہ تھی کہ مسلم کی منفداد مسے کا مسے کیا جا میں ماری کے مسلم کی منفداد مسے کا مسیم کیا جا میں میں ہے۔

اس اعتراض کے بواب میں برہا جائے گا کہ حقور صلی اللہ علیہ وہم کا ظاہر علی اسی بات کا متعافی ہونا اگر میں دلالات فائم نہ ہوجا تی کہ بیٹیا نی کہ چھوٹ کر رسر کے سی حصے کا مسیح بیٹنا نی کے مسیح کے قائم مقام ہے اس میے بیٹیا نی کے مسیح کے اندر فرض کی تعبین وا جب بہیں ہوئی اور مسیح کے مقام ہے اس میں میں ایپ سے علی کا کا ماسی طرح باقی رہا حیں طرح علی کے ذریعے آپ کا ظاہر بیان متقافی تھا .

اگریه کهاجائے کرجب فول بادی (حا مُسَحَقًا بِدُوْ سِلَمَ) مرکے بعض مصر سے کا کھی تھے۔ نول بادی (حا مُسَحَقًا بِدُوْ سِلَمَ) مرکے بعض مصر سے بواب تھا نوظا ہم بین کہاجائے گا کہ جب سے مرکا بعض محصر کے بواب بین کہاجائے گا کہ جب سرکا بعض محصر جہول تھا تو بہجی سے کا میں ہوگہا اور معترض کی بیان کردہ توجید سے بہ ابجال کے مکم سے نمارج نہیں ہوں کا .

آب نہیں دیکھنے کم قول بادی رخت مِنْ اَسُوالِهِ عَصَدَقَةً) اور (وَالْوَالذَّكُوّةَ) نیز (کیکُنوْتُ الدَّهُ هُدُوَ الْفِقْتُ لَهُ کَلَا بَنْفِقْ وَلَهُ آفِی سَبِینِ اِللّهِ) ہیں سب فقرمے جمل ہی اس ہے کہ جب ان کا ور ودہوا تھا اس وقست ان کی مقدادیں جبول تھیں۔

اسکسی کے لیے سہ بھائز نہیں کہ وہ ان متفا دیر بیروا قع ہونے وائے اسم کا اپنی طرت سے اغتبار کہ ہے ، گھیک اسی طرح نول بادی (ہے ہے ہے ہے) گرج ہمر کے بعض صفے کے مسے اغتبار کہ ہے ، گھیک اسی طرح نول بادی (ہے ہے ہے ہے) گرج ہمر کے بعض صفے کے مسے کا متفاقی ہے ہیں می بعض مصبح بلکہ ہما دے بیر مجہول تھا اس بیے اسے مجبل قرار دبنا اور اس کے مسلم کو شرکی بنت کی طرف سے وار دہ دبر نے اللے بیان پر موقوف رکھا وار دہ واللہ تھا کی طرف اس سیسلے ہیں ہو عمل وار دہ واللہ تھا کی اس سیسے میں ہو تھا ماعقائے وضو ہیں کی اس سے مراد کا بیان بن گیا۔ اس کی ابیا ور دبیل ہی ہے وہ بہر تھا ماعقائے وضو ہیں کی اس سے مراد کا بیان بن گیا۔ اس کی ابیا ور دبیل ہی ہے وہ بہر تھا ماعقائے وضو ہیں

جنب مفردض محصول کی منفدارول کا تعین کردیا گیا نواس سے لازم ہوگیا سے سے کی منفدار کا بھی نعین ہوجائے کیونکہ مرکھی اعضائے دضوییں داخل سے۔

اس دلیل کے زولیے امم کا لک۔ اورانام شافعی کے تعلان سجیت قائم کی جا سکتی ہے سے اس دلیل میں اور المام مالک میں کے اس کو جب از السیم کا مسم واجعب قرار دینے ہیں اور قلبیل حصے کے ترک کو جب از اسم کھنے ہیں جب کی بنا برمفردض محصے کا مفدار سے کی ظریسے کی ظریسے کی ظریسے کے والم المان میں بیاب کہ ہروہ منفدار جا مخدول ہوتا لازم ہم اس کا طلاق میں مسلم کا اطلاق میں مسلم کے اسم کا اطلاق میں مسلم کا المان میں اسم کھی منفدار کا مجہول میں کا لازم ہم تا لیہ ہے۔

دوسری طرف بها در اصحاب نے بین انگلیوں کی جومقداد مقرد کی ہے وہ جمہول نہیں بلکہ معلوم سے اسی طرح ایک اور دوایت کے مطابق ہج تھائی سرکی مقداد کی بھی ہی کیفیدت ہے۔ بہا الاید موفوف اعفدائے وضو کے کام کے عین مطابق ہے جیس کی تحد سے ان اعفدا دمیں مفرق مقداد نجہ دو نہیں مکارٹ ہے جب کرما در سے ان اعقدا میں مفروض مکم مقداد نجہ دو نہیں مکدمعلوم ہے جب کرما در سے ان اعقدا میں محدوث ملکم مقداد نجہ دو نہیں مکدمعلوم ہے جب کرما در سے ان اعقدا میں مقداد نے وضو کے مفروض ملکم کے فالان سے د

اس کی کھی گنجائش ہے ذہر کے دشہ مسکہ ہیں ہماری ذکر کردہ یات کو ذہبل کی ابتد انسیام کی معلم کی ابتد انسیام کی معلم کے اور اس ہیں کہ ہیں کہ معبب دوسرے تمام معلمات واس ہیں ہیں کہ معبر کے مقدا رکا اعتباد نہ کیا جائے اور ہم اور کی معبر کے مقدا وضی کی مفرد من مقدار کا تعیین کھی فرد دی ہوگیا ، کی ہم السے سوا کسی نساس کی مقدار تمین انگلیال یا ہوتھا کی مرفور کی نواسی مقدار کسی نساس کی مقدار تمین انگلیال یا ہوتھا کی مرفور کی نواسی مقدار کما مفرد من مؤرد کی فواسی مقدار کی مفرد من مفرد کی فواسی مقدار کی مفرد من مفرد دی فرا دیا یا ۔

اگریے کہا جائے کہ اکسے ہواس یات سے کیوں انسال ہے کہ اس کی مقدار تبہی مال ہوتواس سے جواسب میں کہا جائے گا کہ یہ بات محال سے اس کیے ڈیمی بالوں کا مسیح ممکن ہی نہیں ہے بجزاس کے کہ دوسرے بال بھی اس کی تردیس آ جا ئیں ، اور یہ بات تو دیست ہی نہیں کہ مفرق مقدا دائیسی ہوجس برا قنقا رمکن ہی زہو۔

نیتر بین آلگلیول کی مفدار کو مورول کے سے بر قیباس کیا گیا ہے، مورول برمسے کی مفالہ کا تعین الگلیول کے ذریعے بہوا ہے اور سنت کا درود بھی اسی کے ساتھ ہوا ہے۔ اور یہ سے بھی بانی کے دریعے بہوا ہے۔ ان با تول کو مانظر کھتے بہو نے بہضروری برگیا سر کے سے کی بھی ہی کہا کمفیت ہو۔ بونهائی سرکے معفی کی موایت کی توجیہ یہ بہے کہ جب یہ بات نابت ہوگئی کہ مفروض سے مرکے معفی صحفے کا بہتو نا ہے۔ اورا کیا بال کامسے اس کے بلے کا فی نہیں بہتو نا تواس صورت یں اس مقداد کا اعتباد کرنا واجب بہوگیا جسے اسم کا اطلاقی شامل بہتو ناہے جب است خص کی مسبت سے دیکھا جائے ، یہ تقداد رابع کی بی کھائی ہے۔ اس لیے کہ آ سید کھا جائے ، یہ تقداد رابع کی بی کھائی ہے۔ اس لیے کہ آ سید کھا جائے ہیں گدایت کے ذیل میں آ ناہے فلائٹ میں کو دیکھا) وہ حصد جو آ بید سے تصل بہتو ناہیں اور آ بید کی دوایت کے ذیل میں آ ناہے بوتھائی بہتر نامیں۔

ہمادے اسی بنا پراگرکسی میں اسے موٹر نے براحوام نہیں کھلنا۔ اسی بنا پراگرکسی معنوں نے ماکت اسی بنا پراگرکسی منعفس نے ماکت اسی میں برحوکت کی تو منادے اصحاب اس بردم بینی برمانہ کے طور برقر مانی

دىيا لازم فرار دسيتے ہيں۔

ایک انگی سے مرکے سے کمتعلی فقہا رہی انقلاف کئے ہے۔ امام الوینیفر، امام الویوبیف امام محکم کا فول ہے کہ بین انگلیوں سے مرکے ساتھ مسے درست نہیں ہوتا۔ نواہ دہ ایک انگلی کے ساتھ مسے کرنے یا دوا نگلیوں کے ساتھ اور انھیں سربیاس طرح کھنچے کہ دہ بچر تھائی سربر پھر جائیں۔ یہ مسے جائز نہیں بوگا.

سفیان نوری، زوا و دا مام شافعی کا قول سے کا بیبامسے جائز سے ناہم زوکے نزدیا ہوتھائی
سکا اعتباد ہے کہ اس سے کم کامیح درست نہیں ہونا ، اس مسکے کی بنیاد بیرسے کہ مسے کی فرضیت
کی ادائیگی میں یا تی کو ایک مصبے سے دوسر سے سے کی طرف منتقل کرنا جائز نہیں ہوتا ،
اس لیے کہ اس میں مسے والے سے کہ یا تی کے ساتھ مس کرنا مقصود ہوتا ہے اس پر انی گزاد اللہ مقصود نہیں ہوتا ۔ اس لیے جب مسے کونے والا اپنی ایک یا دوانگلیاں مسے کے مقام پر دکھتا
مقصود نہیں ہوتا ۔ اس لیے جب مسے کونے والا اپنی ایک انگلی یا دوانگلیاں مسے کے مقام پر دکھتا
سے تواس کی انگلیوں میں گئے ہوئے یا نی سے اس مقام کی صد تک مسے کا عمل نعتم ہوجا تا ہے ۔
اب اس انگلی کو مسے کے دو سر سے مقام پر لگانا درست نہیں رہتا اس لیے بانی تو بہلے بہنی اس اسے کے نواس کا تواس کا

یجمل درست نہیں ہوگا - اس بردھونے کامفہوم اسی دفت وجد دیں ائے گاجب اس عضور بانی گزر سے اور اس کے ایک معصر سے دوسر سے مصلے کی طرف منتقل ہوجائے۔

اسی بین عفوک ایک مصبے سے دور سے مصبے کی طرف اُتھال کی صورت بیں وہ یا فی تعل بہبر کہلا تا مسیح کی مسورت بیں اگر موضع سے کو یا بی کے ساتھ مس کونے برا قتصار کر لیا جا تا اور اسے سخوا ملانہ جا تا تو بیعمل جا نمز بہوجا تا بجب ا دائے فرض کی صحت کے مسلطے میں مسیح مصنور یا بی گزار نے کی فرد دست نہیں ہوتی اس بیے اس بانی کوعفر کے کیا ہے حصے سے دور سرے حصے کی طرف منتقل کرتا جا مُر نہیں ہوا۔

اگرباعتراف کیا جائے کا کیٹ تحق اگر اپنے سربریاس طرح بانی بہائے کردہ یا نی تین انگلبول کی متعادمہ کے حصے سے گزرما ئے نواس کا بیعمل سے کے بیے کافی ہوجا کے کا حالانک اس جورت میں بانی سے کے عفید سے گزرما نے نواس کا بیعمل سے دو سرب حصے کی طرف منتقل ہوا ، جب آ ب کے نودیک میں بانی مسیح کوفید کے دالا بیمن میں کو تھا تی سربر سے کو ایس میں دورت کو کیوں دورت قرار نہیں دیتے ہوں ہیں مسیح کوفے والا اپنی ایک انگی کو بی کھا تی سربر گزاد کو مسیح کوفیت سے۔

اس کے جاہب ہیں کہا جائے گا کہ مودیت اس لیے جائز نہیں کہ بانی انٹر بینا ورہائے

کو دھونا کہتے ہیں اسے سے نہیں کہتے۔ وھینے کیاندر بانی کا ایک مصبے سے دوسر بے حصے کی
طرف منتقل ہونا درست ہو تاہید بیکن اگر کوئی شخص کی ہے جصے برا بنی المگلی دکھو دئیا ہے نویہ سے
کہلائے گا اب اس کے لیے اسی انگلی سے دوسر بے حصے کو بینی اور باقی نہیں دہے گا۔
ایک اور جہت سے دیجھا جائے تو معلوم ہوگا کہ بانی انٹر بینے اور باقی نہیں دہے گا۔
میں بہنے والا بانی عفید کے اس لیو اسے حصے میں کھیل جا فار مسے بی کا دھونا فرض ہو تاہیے مسیح کی
میں بہنے والا بانی عفید کے اس لیو اسے حصے میں کھیل جا فار مسے بی کا دھونا فرض ہوتا ہے مسیح کی
میں بہنے والا بانی عفید کے اس لیو اسے حصے میں کھیلنے گی گئیا کمش
میں بہتے والد بین موف ایک انگائی مقداد کو بانی دگا ہونا ہے۔

جب سے کرنے والااس انگلی کوا کیس منصص سے دوسر سے صفے کی طرف منتقل کرسے گاتو وہ متعلی یا جی کو دوسری میکراستعمال کونے والا قران یا سے گااس بنا بیاس کے لیے الیساکونا جا گذ نہیں ہوگا۔

یا و ک رصونے کا سال

قول باری سے در والمسکوا بروجی سر کھ کا کہ جھاکہ الی الکفیک استے میں وال کامسے میں وال کامسے الدین میں میں میں میں کہ میں کامر ہم وہ اور اسے بیروں کے مسے بیٹے ولی کہ اور اسے بیروں کے مسے بیٹے ولی کہ اور اسے بیروں کے مسے بیٹے ولی کہ استی کے مواہد کے

حن بقبری سے سن کی روابیت ہیں مستند بات یہ ہے کہ سے کے ساتھ لید دیے ہیں دل کا احالہ کولیا جائے بسلف ہیں جو مفرات ہیروں پر مسے کے قائل ہیں ان ہیں سے مجھے ایک کھی ایسایا دنہیں حبس نے حسن بھری کی طرح پورسے ہیروں یا اس کے تعینی محصول کے مسے کی شرط لگائی ہو۔

البتد کچه لوگول کا یه فول فردر سے کہ بیروں کے بین مصول کا مسیح بھی جائز ہے فقہ الم مسا کے مابین اس باید ہے بی اختلاف نہیں ہے کہ آبیت ہیں بیروں کا دھونا حرا وہے ججرور امین اس باید ہے بی اختلاف نہیں بیان کا آبین از ان بی نازل ہوئیں ، اورا مرت نے حفید رصلی کئند علیہ وہم سے امین ماسل کو کے آنے قبل کے گوک کی طرف منتقل کر دیا ۔

ا بل نفت کا بھی اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ دونوں قرا توں میں سے ہرا میں سے المار سے اللہ مساندار مستح کا اختال کھی ہیں جب برا میں استحال ہے مستح کا اختال کھی ہیں جب برخطف کردیا جائے اور پہھی استحال ہیں کراس اعفدا دیرجن کے دھونے کا حکم آبا ہے استحطف کر سے اس پرکھی دھونے کا حکم عائد کردیا جائے۔

کردیا جائے۔

و داس طرح کر قول بادی (کاکرجہ کرنگی) کواگر منصوب پڑھا جائے تواس صورت ہمی یدراد لبنا ہائر سے کہ اپنے بسرد صولی او در بھی جائز ہے کہ اسے در ہو جو توسیم کا بچطف کر کے اس سے سے مراد لبا جائے اگر ہے بہنجو دمنصوب پڑھا جائے ۔ اس صورت ہم نفط براس کا عطف بہیں ہوگا معنی ہر برگی اس کے کرجس ہے کہا ماسے کہا جائے گا وہ مفول بر فراد باسے کا حبی طرح شاعرکا قول ہے ۔۔

معادی اننا بشد فاسجے فلسنا بالجبال ولاالمددیا اسے معاویہ! ہم کھی انسان ہی اس بیسے مارے مما تھ گفتگو کا ہجر ذرا نرم رکھو ہم کوئی بہاڈیا لویا نہیں ہی کمھاری گری مردی برداشت کرتے دہیں۔

تنسوس مدیکا نفط منصوب بسے اور معنی کے لحاظ سے نفط الجبال بمعطوف ہے۔ قول باری (فَاکْ جُسُلُکُو) کی مجرد تذراً مت کی صورت بیں بیا حتمال ہے کہ اس کا ما قبل (بدیجی سے کہ برعطف ہوا وراس سے سے مراد لباجائے اس میں بیھی احتمال ہے کہ عسل بعنی دھونے ہے مفہوم برعطف ہو۔ اس صورت میں برمجا ورت بعین بیروس کی نبا برمجرور برگا۔

انجس طرح ببنول باری سے انگیو فی عکیر کے دکہ داک می خکہ دون کا اس کے بعد فرایا ، (کے شخور عین) دول سے مجا ورت کی نیا پر مجرد کرد یا جب معنی کے لحاظ سے اس کا لفظ لولدان برعظ ہفت ہے ، اس بیے کہ سوریں جبرد گانے والی ہوں گی ، ان کے گرد میکر نہیں لگا یا جائے گا۔ یا جس طرح نتا عرکا بر شعر سے ، ر

سه فهلانت ان ما ثنت انانك راكب الى ال السطام من فيس فعاطب

اگریکھادی بیری مرطائے تو کیا تم اپنی گرهی بیرسوا ریکورسیط مین فلیس کے تماندان بین پنج سیا و گے اور سینیا م تکاح دو گے ہ

بہاں شاعر نے نفظ ضاطب کو مجا درست کی بنا پر مجر در کر دیا جبکہ براکب ہوم فوع ہے، اس برِ عطوف ہے اور پوری نظر کا قافیہ مجرور ہے۔ اس کے انگلے تنعرکو دیکھیے۔ سه خنل مشلها فی مشله ما و خلمه م

سه خنل منتلها فی مثنله ما و خلمهم علی دادهی بین لیسلی و غالب او دخله می میران جیسے لوگول میں اس صبیبی خانون سے لکارچ کرنے یا میر (محدیث کا نام) کے کھریں بیٹے کر کو دیا گا و دغالب کے گھروں کے درمیان ہے اکنیس مراکھ لاکہہ۔ میں درج بالا وضاحت کی روشنی میں یہ بات نابت ہوگئی کہ دونوں فرانوں میں سے بھا دی درج بالا وضاحت کی روشنی میں یہ بات نابت ہوگئی کہ دونوں فرانوں میں سے

ہرایک کے اندامسے کرنے اور دھونے کا اختال مربع دہدے۔ اس لیے بہان بن مورتوں میں سے
ایک صورت من مردنسیم کرتی ہوگی۔ یا تو ابیت زیر بحبث بین سے اور غسل دونوں مراد ہیں اس صورت من وضو کے نے والے برسے کرنا اور دھونا دونوں یا تیں لازم آئیس گی با بھران دونوں میں سے ایک مراد ہوا ور دھنو کرنے والے کو ان میں سیکسی برعمل کرنے کا اختیاد دے دیا جا جا ہے تا ہم رہے گئی کرے گا اس سے وضو کے انداز مفرق میں میں میں میں ہو جا کے انداز مفرق میں ایک بیاب ہمراد ہو، اختیا دنہ ہو۔

اب بهلی صورت تو در ست بنیس برسکتی اس کیے کوسب کا اس کے تعلاف انفاق ہے۔ دوسری صورت بھی جائز تہیں ہے۔ اس کیے کرآبت نمیں تخییر کا ذکر نہیں ہے اور نرہی اس بر کوئی دلالت موجود ہے۔ اس کے با وسجود بھی اگر تنجیبر کا اثبات بھائز ہو تا نواس میں نفط جم فذکورنہ ہونے کے با وسجود جمعے کا انبات بھی جائز ہوجا تا.

اس وضاحت سے تخییر کا لطلان نابن برگیا خوب مدکوره بالا د فول صوریم نتینی برگئی نتین گری خوب مدکوره بالا د فول صوریم نتینی مرکز برگئی نواب تبییری موروت بری بافی ره گئی لیعنی مسیح ا ورغسل میں سے ایک بعین در مراد بسے دوال میں ایسے کوال میں سے کوال میں میں مولوں میں مولوں کورنے کی فروان میں میں دلیان تلاش کورنے فروان برگئی ۔

ان بیں سے خسل لینا مراد ہے ہے ہراد نہیں ہے۔ اس کی دلیل میہ ہے کہ سب کا اس رانفاق ہے کہ دفلوکرنے والا سبب یا کول وصوبے گا تو فرمتیبت ہجا لائے گا اور معنی مرا د برعم اس کے ہے گا ، نیز رہے کہ ترک مسیح بیروہ ملامت کا نشا نہ نہیں بنے گا ، اس سے ببر بانت نابت ہوئی کا تین میں غسل معنی وصود نامرا دیہے۔

ایک اورجہت سے اس برغور کریں تو معلوم ہوگا کہ نفظ ترکیب کام ہیں اس طرح وافع ہے کہ اس میں وونوں معنوں میں سے ہرائیب کا اضال ہے اورسا تھ ساتھ اس برجی تفاق ہے کہ دو توں معنی مرا د نہیں ہوسکتے ، صوف ایک معنی مرا د کیا جاسکتا ہے۔ اس صورت مال کے نخت برنفظ مجل کے حکم میں ہو جائے گاجسے بیان اور تفصیل کی خرورت بیش ائے گا۔ اس بیے حب مجھی حضور وسلی الشرعلیہ وسلم کی طرف سے قول یا فعل کی نشکل میں اس کے بیان وار د مہد جائے گا تو ہمیں اس سے برمعلوم ہوجائے گا کہ الشرکے نز د کیا۔ کھی بیم معنی اور موسورت مرا دہے ۔ معضور وسلی الشرعلیہ وسلم سے قولًا و فعلًا غسل مین میں برجھونے کا بریان وار د مہد جائے گا تو ہمیں اس سے برمعلوم ہوجائے گا کہ الشرکے نز د کیا۔ کھی بیم معنی اور موسورت مرا دہے ۔ معضور وسلی الشرعلیہ وسلم سے قولًا و فعلًا غسل مینی میں دھونے کا بریان

دارد بردیکا سے ، آب سے فعلااس کا ورودان روا بات کے ذریعے بروا ہسے بن کا درجہ مشتفیض اور منوانزردا بیت کے برابر سے وہ میکر حقور صلی الشرعلیہ دسم نے وصوبیں اپنے ہیر دھو شے ہیں ،

اورائمن کے اندر کھی اس با دسے ہیں کوئی انقلاف نہیں ہے۔ اس طرح آب کا یہ عمل میں ان کے طور پر والد دیمو تو اسے وجوب میان کے طور پر والد دیمو تو اسے وجوب بیان کے طور پر والد دیمو تو اسے وجوب پر مجھول کیا جا تا ہے۔ اس سے بربانت نایت ہوگئی کر آبیت ندیجیٹ ہیں بیر دھو ناہی التد کی مرا دسے ۔

پہلی صدیت ہیں آمیب کا فول (دیل للاعقاب من الناد) المیسی وعیر ہے ہیں کامشی مرف دیں ہوں الناد) المیسی وعیر ہے ہی مرف دیں شخص ہوسکتا ہے ہیں نے فوض ترک کردیا ہو۔ یہ بات بورے بیرکو دھونے کی مردیب ہے اور اس سے ان توگوں کا فول باطل ہوجا تا ہے ہو بیر کے ایک مصلے کی طہادت کے بیرائے قائل ہیں ۔

اسی طرح آب کا ارتفاح (اسبغوا الوضوء) اوربیر دھولینے کے اید آب کا قول (هذا المفور من لانقبل الله الله عدم الله الاجه) ده نوب بیروی کو پورسے طور بیردھوتے کے موجب الله اس کیے کہ دفتو من معنی دھونے کے کی گزار نے اللہ اس کیے کہ دفتو مسے اس کا مقتصلی میں ہوتا ۔

دومهری رواست میں برتا یا گیا سے کوائٹر تعالیٰ الیسی تمائر کو فیول نہیں کہ ما ہے وضوی ہے: دصورتے بغیر رہ بھی گئی ہو۔ اگراس صورت میں سے کا جوا زکھی ہو تا تو حضور وصلی اللہ علیہ وسلم است بیان کے بغیرندر میں کی اللہ مسی کھی اللہ کے نزدیک اسی طرح مرا و ہوتا حس طرح عسل مرا دہیں۔
اس کے مفدوصی اللہ علیہ وسلم کا مسیح کرنا آب کے بیردھو سے کے ہم بلید ہوتا کیکن حیب کی سے مسیح کاعل بیردھونے کے ہم بلید ہوتا کرا گئر کے ہاں مسیح کامسے مسیح کاعل بیردھونے کے کار کا گئر کے ہاں مسیح مرا دنہیں ہے۔

ایک اور بہت سے دیکھیے، دونوں فرانیں دوآ بنوں کی طرح بیں کا اب بین سے کا حکم ہے اور دوسری بیں دھونے کا حکم ہے اور دوسری بیں دھونے کا حکم - اس بیے کر دونوں فرانیں ان دونوں با نوں کی مختل ہیں۔ اس بیے اگر دو استیں اس طرح وار دہوتیں کرا کیک مسیح کو واجعی کرتی اور دوسری عنسل کو تو بھی عنسل کو چھو کہ کرمسے کو ان اجعی کے خسل کی صورت ہیں ندیا جو کام مرانی مردیا جا تا جس کے غسل کی صورت ہیں ندیا جو کام مرانی مردیا جا تا جس کے غسل کی صورت ہیں ندیا جو کام مرانی مردیا جا تا جس کے غسل دالی ایمین منعنق ہے۔

اس صودت حال کے تحت ان دوباتوں میں سے ایک بات پڑی داجب ہوتا جس کا فائدہ نیا وہ ہوتا اور جس کا حکم ذیادہ عام ہوتا - اور ظاہر سے کریہ بات بجس کی پیرد ھونے کی صورت میں یا تی جاتی ہے اس کے کہ بیر دھونا مسیح کو بھی شامل ہے کیکن مسے میں دھونا نہمیں یا یا جاتا ۔

نیزجب استان نے آئی نے آئی فول (کا تجلگ الی انگفبین) کے دریعے بیروں کی تحدید کردی جس طرح (کا کیک ٹیک فراکی لیک و آئی کے دریعے بازود ی کی تحدید کردی تواس سے بیروں اور بازود ی کی تحدید کردی تواس سے بیروں اور بازود ی دولوں کے استان کا میں اور بازود ی کا میں مطرح دولات جامل ہوگی جس ما کا کری ہے دولوں بازود ی کو دھونے کے حکم میں اما کو کو یہ بردلائت عاصل ہوئی۔

اگریر کہا جائے کہ حفرت علی اور حفرت ابن عبائق دونوں نے حضورصلی لٹرعبدوس رہے ہیں۔ کی ہے کہ آب نے دھو فرط با اور اپنے فدموں اور ہو توں پڑسے کیا تو اس کے جواب میں کہا جا کئے گا کروووجوہ کی بنا پراس بارسے میں اخیا را کا دکو قبول کرنا جا گزنہیں ہے :

ایک وج توبہ سے کواس سے آبت کے موجوب بعنی غسل کے کامین اعتراض کی صورت بیدا ہوتی ہے، جیسا کی مہیں دلائل کے ساتھ وف حت کوائے ہیں کا بیت بیں اللہ کی دارغسل مینی پیرول کا دھونا ہے۔ دومری وجربہ ہے کواس جیسے مشکے میں انعبالاً حاد قابل نبول نہیں ہیں اس سے کولوں کوکٹر ت سے اس مشکے کی فنرورت بیش آتی ہوگی حس کی نبا براس با سے بیں کٹر ت سے دوایت ہونی جاسے۔ اگربرگہا جائے گہمیم کی ورت نیں مرکے مسے کی فرضیت کی طرح بیروں کی فرضیت بھی سا قبط ہو جاتی سے اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سری طرح بیریھی سے کے تحت آنے ہیں ، وھوٹے کے محک کے تخت تہیں آئے۔ اس کے جواہب میں کہا جائے گاکہ اگریہ بات آسایم کہ بی جائے تواس سے لازم آئے گاکہ آبیت میں وھوٹا مرا دہی نہ ہو۔

مالا بمکاس با رہے ہیں کوئی انتقالات نہیں ہے کہ وضوکرنے والے نے اگر سردھو ہے تو اس نے فرض میں کرلیا ۔ اس کے ساتھ بہمی ایک حقیقت ہے کہ متضور صلی التعلیہ وسلم سے پہرس کو دھونے کی دوایات کے اندرامت ہیں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

اسے ایک اور بہوسے دیکھا جائے وہ پر رہنا بت کی مائٹ میں بانی نہ ملنے پڑیم کرنے کی صور میں ببدے ہم کو دھونے کا حم سا قط بہوجا تا ہے اور صرف دوعفو بہریم کاعمل جیم کے تمام اعضاء کو دھونے کے قائم مقام بہوجا تا ہے ۔ اسی طرح یہ جائز ہے کئیم کاعمل دونوں بیروں کو دھو کے فائم مقام بن جا بھے اگر جہاں بڑیم حاسیب نہیں بہوتا ۔

فميل

محببل فيخنول تبخفيق

کعین بینی مختوں کے بارسے بی انقلات رائے ہے۔ بہا اسے بہدوا میجا ہے اورا ہی ماکا ول سے کہ قدم اور بیٹر لی کے بولر بردونوں انجری ہوئی جراوں کو شخنے کہا جا تا ہے۔ سنتام نے اوا محد سے نقل کیا ہے کرشخنہ باؤں کے اس پوٹر کو کہتے ہیں جو قدم کی بنیت کی طرف نسمہ باندھنے کی جگہ برو تا ہے۔

نیکن بہلی بات درست ہے ہیں بیالٹر تعالی نے خوا یا رکا کے کھولگی کھیائی بہ تول باری اس بردلا بمت کر تا ہے کہ ہڑتا گئے۔ ہیں دوشےنے ہوتھے ہیں۔ اگر ہڑتا نگ میں ایک گئے نہ ہوتا تو قول باری میں کعبین بعنی شغید کی بجائے کھا ب معنی شجع کا نفظ استعمال ہم تا۔

اس پیرده دوابین کھی دلالت کرتی سے جوہی ایک نظر داوی نے منائی ،اکفیں عبالات بن محکن شیر و بین نے انفیں ایک نظر اوی نے بند ملاب الجا بعد اسے ،اکفیل انفیل من بولی نے بند ملاب ندیا دبیا بی الجود سے ،اکفول نے باز ملاب کے مادی من منا دسے اورا کفول نے طادی بن عبالات المحاد ہی سے ، وہ کہتے ہیں کسی نے مفاول نے علیہ وسلی انٹر علیہ وسلی انسان کو دی المجا نے کے بازاد میں دیکھا تھا - اس وقت آمید نے مرخ جبر بہن دکھا تھا اور برخ ما الناس خولوا لاا کے الااللہ تقالم دوا اے لوگا الات و دورانیت اور اس کی معبود برب کا قراد کو فلاح باجا ہے گے۔

یں نے ایش نعص کوا ہے ہے ہے جہانا ہوا دیکھا ہی آب کو پیفر دل سے مار دہا تھا جس کی دہہ سے آب سے دونوں بیطے نحون الود ہوگئے نقے، وہ شیخوں سا نفرسا تھ بہ کہ اور ایٹری کے وہر کے دونوں بیطے نحون الود ہوگئے نقے، وہ شیخوں سا نفرسا تھ بہ کہ ایک انتخاص سا نفرسا تھ بہ کہ اور ایس کی جانت نہ ما نو ، یہ المعلل میں جھوٹا ہے " میں نے لوگوں سے پوچھا شیخوں کون ہے ؟ لوگوں نے کہا کر پر عبد المعلل ب کے بیٹے ہیں ۔ کھر میں نے لوگوں میں بیار کہ میں ہے ہوگا ہے اور سے اور ایسے ایسے اور ایسے ایسے اور ایسے ایسے ایسے اور ایسے اور ایسے اور ایسے اور ایسے اور ایسے اور ایسے ایسے اور ایسے ایسے اور ایسے ایسے ایسے اور ایسے اور ایسے اور ایسے ایسے اور ا

ید دامین اس بیردلالت کرنی ہے کھنداس ٹمری کا نام ہے ہوق دم کی جانب میں ابھری ہوئی ہوتی ہے اس لیسے کہ اگر میلنے والے سے پیچھے بچھرا رسے جا تیں نووہ فدم کی پیشنٹ برنہیں گئیں گئے۔

جماعت بس تخف سطخنه أوركند صف سي كندها ملانا

تقدادی نے بیان کیا کہ میں عبدالترین محرب شرویہ نے دوایت بیان کی الفیں اسلی
نے الفیں دکھے نے ، الفیس کے بابن ابی فائدہ نے قاسم الجدلی سے ، وہ کہتے ہیں کہ بس نے
مخرت نعمان بن بشرکو یہ کہتے ہوئے من تھا کہ حضور صلی التہ علیہ وسلم نے فرما یا تھا دائنسو دن صفود کم
ا دلید خالف الله دیس قلو کی او دجو ھی تم فرو دا بنی صفیں سیدھی کہ لو در نہ اکٹر تعالی مخصا دے
دوں میں دیا بہ فرما یا تمحا دے ہیں وں میں عوم نواز دن پیدا کہ دے گا)
حضرت نعمان مزید فرما تے ہیں کاس کے لعب میں نے لوگوں کو دیکھا کہ نہتے تھی البید ساتھ
کھے ہے ہوئے دوسر شخص کے فیم عنی ہیں ہو ہم نے بیان کہے ہیں ۔ والنداعلم ۔
اس پردلالت کرتی ہے گئے کے وہی عنی ہیں ہو ہم نے بیان کہے ہیں ۔ والنداعلم ۔

موزول برسے کرنے کے بارے بی اختلاف کاؤکر

بهمانسيط مسحاب بسفيان نورى بهن بن صالح ، او زاعى او دا مام ننا فعي كا فول سيسے كمقبم ا بک دن ایک دات او دیمها فرتمین دن تمین دات موزون برمسی مرب گا-ا مام مالک اورلییت بن سعد سے مروی ہے کواس کے لیے کوئی وقت منفرد نہیں ہے۔ ایک شخص حبب وضو کی حا میں موزیے ہین سے نوجیب کک اس کی مرمنی ہومیے کرنا رہے

امام مالك كا فول سے كاس معلم مين مقيم ورمها فرد ونوں كيها ليب واصحاب مالك کا فول سے کیا ن کامیح مسلک بہی ہے۔ ابن انفاسم نے امام مالک سے برکھی روا بہت کی ہے کہ ما فرسے کریے گا اور مفیم سے نہیں کر ہے گا - ابن انفاسم نے ایام الک سے یہ بھی دوایت کی ہے كالحفول في مؤرول يمسح كي تضعيف كيسے-

الوير حصاص كمتت بي كرحف وصلى الشرعليه وسلم سع موزول بيمسيح كى بإت اليبى دوا بإت سع نابت بوجكى سب جوتوا نزا وراستف ضركى حرمك بنليج على بي ا وران كى حيثيبت يرسع كدبير علم کی موجب ہیں ۔اسی بنا پرا ما م الولومسف کا فول ہے کرسنت کے ذریعے قرآن کا حکم صرب سے مورت ين نسوخ بروسكا بساكراس سننت كا ورود اسى طرح بول بوجس طرح موزون برسن كى سندت استفاضه کی شکامی دا دہوئی ہیے۔

جہال مک میں معلوم سے سی صحابی نے موزوں پیسے کی بات رد نہیں کی اور نہی کسی کو اس بارسے میں کوئی شکسہ تھا کر حفور صلی الله علیہ وسلم نے موزوں پر مسیح کیا تھا -البند خالیاللہ عليه وسلم كمصبيح كمحية فتت كمح متعلن اختلات كفاكه ايا يسورهٔ مامده كمخنزول سيفيل بنروع ہوایا اس کے نزول کے بعد۔

مقیم کے کیسائیک دان ایک دانشا درمسا فرکے لیے تین دن نین دان کی تحدید کے ساتھ

حضورصلی الله علیه وسلم سیمسی کی دوا بیت کرنے والول میں حضرت عرز ، حضرت علی صفوات بن عيدال، نخه برين تا ميت معدف بن ما تكرف محضرت ابن عبائش أ ورحضرت عائمننه شامل بي-وفت كى تتحدىد كي تعريضه وصلى الترعليد وسلم سي كى ووايت كي في والول مي حفرت سعدين ابي وقاص ، حضرت جربين عبدالله البحلي ، حضرت خالف باليمان ، حضرت مغير بن سعبر. حفرت ابدا دیب انصادی ، حفرت مهل بن سمند ، حضرت انس بن مالک ا در حضرت أو یا ان شامل ين، ان كے ملاوہ عمروس الميه نے لينے والرسے، اورسليان بن بريدہ نے اپنے والندسے ا ورا کفول نے حفورصلی الشرعلیہ وسلم سے اس کی روابت کی سے -اعمش نيا براسيم سے، الحفول نے سمام سے، الحقول نے صفرت بربرین عبار لندسے کی سے، دہ کینے ہیں کرمیں نے حصور صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے وقت موروں برمسے کرتے سمے دیکھاسے۔ اعش کینے ہی کا اوا ہم کہا کرنے کھے کولگ حفرات جو بڑکی اس دوایت موسبت بيندكرت عقاس بي كرحفرت جرية سورة مائده مح نزول كريساسلم للم كقه يتوكد موزون بيسيح كى روابتيس استقا ضركي صوريت مي واربيوني بي ا وردا ولول كي فاح اس فدرزيا ده بيكراتني بيلي تعدا د كالحهوث برشفق بردها نا، باسهوا وزغفلت كاشكار برد جانا ممتنع بصاس كيے أيت كے حكم كے ساتھ ساتھ ان دوا بتول بول كرنا بھى واجب سے. سم پہلے بیان کرائے ہے ہے کہ ابت دخوریں بیروں کے سے کا کھی احتمال موجود ہے اس کیے ہم نے بیردں بیمسے حکم براس حالت میں عمل کمیا حبیب بیروں میں موذیبے ہوں اوربیروھو سے کی براس مانت ہی عمل کیا جب سروں میں موزسے نہوں ۔ اس كيےاس سے كوئى فرق نہيں بڑنا كر حقىدرصلى الله عليه وسلم نے مسورة ما تدہ كے نزول سے بہلے یا نزول سے بعض کیا تھا۔ اس کی وجربہ سے کہ اگر آب نے آبت وضو کے نزول سے پہلے مسے کیا تھا نواسیت مسے سے حکم رپوزنب فراریائے گیا وراس حکم کو مفسوخ نہیں کہ نے گئ اس لیے کا بیت بی اس معنی کاکھی احتمال سے ہو تموند سے پیننے کی حالت میں مسے کے حکم کی موا

نیزبرکراگراییت میں صدیت کی موافقت کا اختمال موسود نہ کھی ہونا نواس صدیت کی بنا بر ایست کے سکم کا مخصوص ہوجا تا بھی جائز ہوتا۔ اور اس طرح بیردن کو دھونے کا حکم اس حالت سے ساتھ خاص ہوجا تا جب بیروں میں موزے نہ ہونے، موزے ہونے کی صورت سے ساتھ

اس مكم كاكوئي تعلق نديهوتا.

گرنوفیبت باطل بروجا مے تومسے بھی باطل ہوجائے گا اورا گرمسے نما بہت بروجائے تولویق بھی نا بہت ہوجائے گی۔

اگر ہمارے مسلک کے نما تفین اس سلسلے ہیں حفرات عمرائی اس دوا بیت سے استدلال کریں میں در کر ہے کہ عقد برن عائم موب ب حقود صلی النّدعلیہ وسم کے باس اُ کے توانھیں موزوں بر مسلح کرتے ہوئے کی ایک جمعہ گزر مرکبا تھا ، آب نے اس موفعہ بران سے فرہ یا گرا دیا کر کے غم نے سنت کو یا لیا ہے۔ ا

اسی طرح وه دوایت بهی سیمیس کے داوی حادین زیدیں، انھوں نے کتیرین تنظیرسے
اورانھوں نے حتی سے کہسی نے ان سے سفریں موزوں برمسے کے تنعلیٰ سوال کیا تو وہ
فرملنے لگے ہم لوگ مفدوسلی انٹری بیدوسلم کے معا بر کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے۔ برحفارت موزوں
پرسے کی توقیت نہیں کرتے ہے۔

اس کے بواب میں کہا جائے گا کہ سعید بیل کمسید نے مفرت عرف سے روایت کی ہے کہ آب نے اپنے مفرت عرف سے روایت کی ہے کہ آب نے اپنے مفرت میں مفرت مورٹ میں مفرت سے مورٹ سے مورٹ سے مورٹ سے مورٹ سے مورٹ سے مورٹ سے اپنے انکھا دسے جیا بعنی مفرت سے دھے کہ سے برط ھا کہ دبی کی سحبور کھنے ہی مقیم کے لیے ایک وات اور مما فر سے بیے نین ون تین وات کی مسیم ہے "

اسی طرح سویدین غفلہ نے حفرت عرف سے روایت کی ہے کرمیا فرسمے لیے نبن دن بین دات اور تقیم کے بیے ایک دن ایک دات کک کامسے ہے۔ حفرت عرف سے ہماری ذکر کردہ توفیت کے مطابق وفت کی تحدید نابت ہو تکی ہے۔ اس ہے مضرت عقبہ بن عامرُ کوحضور صلی الله علیہ وسلم کا ہے فرما ناکہ تم نے ابب کر کے سندی کو الیا ہے ۔ اس میں احتمال ہے کہ آب کی مرا داس سے بر ہوکہ تم نے مسیح کرتے ہیں سنت بڑمل کیا ہے ۔''

سوفرت عرفر کابر کہنا کہ عقد نے ایک جمعہ سے کیا تھا بداس برجمول سے کا کھوں نے جائز طریقے پر ایک چید سے کیا کھا حس بریک ڈی شخص بر کے گئر میں ایک ماہ تک موزوں برمسے کرنا دہا ؟ تواس سے اس کی مرا دب ہرتی ہے کہ میں ایک ماہ تک جائز طریقے سے موزوں برمسے کرنا دہا ؟

اس بنے کہ حفرت عمر کی روابیت میں بنریات واضح ہے کواس سے بیم فہوم مراد نہمیں ہے سے مقید نے ہوئے کا سے بیم اور نہمیں ہے سے مقید نے ہمیت کی موابیت میں بنریات واضح ہے کا نام نہمیں کوئے سے بیم اور سے کہ میں سے کہ دہ اس وقت مسیح کرتے گئے جب انھیں سے کرنے کی فرود ست بیش آتی کھی اسی طرح الفول نے اس سے وہ وقت مراد لیا ہے۔ بیم میں مسیح جا گذر ہوتا ہے۔

سب طرح آب کیتے ہیں ۔ بین نے مکہ کور ہیں اب ماہ ماں جمعہ کی نمازیں بڑھی ہیں " نو
اس سے آب کی مرا دیہ ہوگی کہ ان اوقات میں بڑھی ہیں جن میں جمعہ کی نمازا دا کرنا جائز ہوتا ،
حس بھری کا یہ قول کہ انھوں نے مفدر صلی انٹرعلیہ وسلم سے صلی ہے سی بہا تھ اس میں ان کی مراد ۔

یہ صفارت بوزوں پرمسے کے لیے کسی وقت کی با بندی نہیں کہ نے تھے ، اس سے ای کی مراد ۔
والتداعم ۔ بہرہوسکتی ہے کرین خوارت معفی دفعہ دو یا بین دنوں سے درمیان موزے آنا دیتے کہا ورمیان موزے آنا دیتے ۔
تھے اورمیک کی بین دنوں تک ان برمسے نہیں کرنے گئے ۔

بسرطرح لوگوں کی عادیت بھنی کہ وہ ابینے اپنے موزیے تمین دنون مک آ ما دیے لغیر سیمنے نہیں ویتے تھے اس کیے اس روا بیت میں ایسی کوئی دلائمت موجود نہیں ہے جس سے بیمعلوم ہو کہ بر سفرات نین دن سے زائد مرت مک موزوں برمسے کرنے کھنے ۔

اگرکوئی سرمی که مفرن نوز بمرس ما من فی نے مضور صلی الدعلیہ وسلم سے جدوایت کی ہے اس میں آئی کے بیا اس میں آئی سے اس موزوں ہے اس میں آئی ہے اس میں اس

اسی طرح محفرت ابوعمارہ کی روابہت ہیں ہے کوانفوں نے محفودصلی کنٹر علیہ وسلم سے عمل کی ": انٹد کے دسول ابیس موندوں پڑسے کولوں ؟ آ سیب نے انتبات میں جواب دیا ، کیوعرض کیا : "ایک دن تک" آپ نے فرمایا بی نے شک دو دنون کک کوئے رہو" کھر عرض کیا : تین دنون کک کوئی گئی دنون کک کوئی کا ایک کوئی گئی اس میک جب تک جا ہے۔ ا

ایک دوایت بی بسی کم آمیب نے درت بر ها تنے بات دن کا انفیں مسے
کہ ان کی اجازت دے دی ۔ اس کے جا اب میں کہا جا مے گاک حفرت نیز کروا بیت کی الفاظ کہ آگریم مفود صلی اللہ علیہ وسلم سے س مرت بیں افعا فد کے طلب گا دیج تے تھائی افعافہ کہ دویت ، دواصل داوی کا اینا گھان اور زنیال ہے ۔ جبکہ گھان کی بنا برکوئی مسکد نا بت نہیں بہوا ۔ حفرت ابوعارہ کی دوابیت ہے تھا کہ اگیا ہے کہ دیا تھے کہ باگیا ہے کہ دیا تی تھا کہ کی دوابیت کے تعالی کہا گیا ہے کہ دیا تی تہوں اللہ علیہ وسلم کے فوال بلکم کی سند بی اختلاف ہے۔ اگریہ حدیث تا بت بھی ہوجا کے تو حفود صلی اللہ علیہ وسلم کے فوال بلکم حب تک سند بی احتمال فی میں دوری کی حقیق ہی ۔ میں دوری کی حقیق ہی ۔ ایک خوابیت کے ذریعے ہیں ۔ ایک رافین کی بیا جا ساتھ میں میں کئی محافی کا احتمال موجود ہے اور دور مری طرف کرت سالسی دوری کی بی جو صفود صلی اللہ علیہ جا کہا تو فیدن کو تا بت کہتی ہی۔ دوا یا ت موجود میں جو صفود صلی اللہ علیہ جا کہا تو فیدن کو تا بت کہتی ہیں۔ دوا یا ت موجود میں جو صفود صلی اللہ علیہ جا کہا تو فیدن کو تا بت کہتی ہیں۔

اگریم کها جا محے کرجیب نوزول برمسے کا جواز نابیت ہوگیا نوفیاس اور نظر کا تقاضا ہے کہ میں کہا جا گئے کا جواز نابیت ہوگیا نوفیاس اور نظر کا تقاضا ہے کہ مرکسے میں کہا جائے گا کہ جس کسی مسئلے مستحلی انرامینی دوابیت موجود بہونواس میں نظرا و رقیباس کی کوئی ما شکلت نہیں ہوتی ا و درنہی کسس

سی کوئی کھی کشش ہی سروتی ہے۔

اگر آذمیت برشتل دوا بات نابت بین توان سے بوتے بوئے نظر سافط ہے اور اگر یہ دور بری طرف دوا بات میں دوا بات نابت بین نوبی نوبی کے اثبات برگفتگو جونی جا ہیں ۔ دوسری طرف دوا بات مستفیف کی بنا پر توفییت کا نبوت برو کی اسے اور اسے دو کر تامکن نہیں دیا ہے عقلی طور برکھی مسرکے سے اور موزوں برسے کے دومیا ن خرق دافی جسے وہ یہ کسرکامسے فی تفسہ خوض ہے اور کسی غیر کا بدل نہیں .

اس کے برنکس مسے علی انتقابی نفسل الرحبین کا بدل سے بجب اصل کی بھی گنجائش ہوتی ہے اور بدل کی کوئی فرور دیست نہیں ہوتی - اس کیے اس کا عرب اسی نفدار کا بدل ہوتا جا مز ہوگا عبس کا تعیین توقیب کی تشکل میں کردیا گیا ہے۔

اگربه كها جائم كرجبه و برسي كابواند قيبت كريني بواسي كريمس فسل بعني دهوني

کے عمل کا بدل سے نواس سے جواب بیں کہا جائے گاکا مام الوحنیفہ کے مساک کے مطابق بیروال سافط سے اس بیے کہ وہ بجبرہ برمسے کو واسعیب فرار نہیں دینتے بلکر ترک مسے ان کے زدیک مستحب سے اوراس سے وضویر کو تی نفق بیدا نہیں ہونا .

ا مام الوبوسف ا درا ما مجھرکے فول بڑھی ہے اعتراض لازم نہیں ہوتا کیونکہ ان سے نزدیک بہسے ضرورت کے تحت کیا جا تا ہے۔ جب طرح تیم ضرورت کے فقت کیا جا تا ہے جب کمسیح علی انتخصین بلافہ ورت بھی جا گزیے اس یکے سے کی دونوں صورتیں ایک دوسرے سے مختلف ہوگئیں۔

اگردیکہا جائے کہ آب کواس پرکیا اعتراض ہوسکنا ہے اگرموزوں بمسیح کا جوازہ فسفر کی حالمت کک محدود رکھا جائے اس لیے کواس با رسیج بہنقول روایا ت کا تعلق سفر کی حالت سے ہے اس بیے حفر کی حالت میں اس کا جواز نہیں ہوما چاہیے۔

کیونکرایک دواکیت کے مطابی سفرت عاکمت نوسے سے سختری عالمت میں موزوں میرسے کے متعلق دریا قت کہا گیا تھا کہ بہ مسلم علی (دیشی اللہ عنہ) سے جا کر دیجھوکیونکہ تقدول اللہ علی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں برد ہا کر تھے۔ یہ روا سیت اس پردلالٹ کرتی ہے کہ صفور صلی اللہ وسلم نے سفر کی حالت ایس کو ترون کی موزوں برمسے نہیں کیا کیونکہ اگر آب ایس کو تن نوس خورت عاکشہ سے یہ بات یو شیرہ نردہ سکتی۔

اس کے بواب بیں کہا جائے گاکواس روابیت بمیں یہ احتمال ہے کہ حضرت عائشہ فسے مسافر کے بیارے کی توفیرت عائشہ فسے مسافر کے بیارے کی توفیرت عائم کی طرف مسافر کے بیارے کی توفیرت عائم کے مسافلہ بھی دیا ہوکوان سے جا کہ لیچھ لوکیو نکہ اکثر سفروں ہیں وہی صفعود صلی اللہ علیہ دیلم کے سافلہ مسے تقے ۔

نیز مفرت ماکنتهٔ ان دادیوں سے ایک بین جفوں نے ممافرا ور مفیم دونوں کے سے کی توفیت کا دکر ہے ان اونین کے سے ای ان مافر کے بیان کا دکر ہے ان میں مما فر کے لیے سے کی توفیت کا دکر ہے ان میں مما فر کے لیے میں توفیت ہوگی تو مقبم کے لیے کئی توقیت مرکور ہے ۔ اس لیے اگر توفیت مما فر کے بیے تابت ہوگی تو مقبم کے لیے کئی تابت ہو جائے گی۔

اگریرکهاجائے کرحفنور صلی الشعلیدوسلم سے آوا ترکے ساتھ حفری حالت میں باق ل دھونا تابت ہے۔ اسی طرح آب کا برارشنا دکھی سے (دیاللاعقاب من الناریف وہ ملنے والی ا براید رسے بیے جہنم کی آگ کی نیا پر بریادی سے) نواس کے جواب میں کہا جلنے گا کران تمام دوا باست واس صوريت برهمول كي جامع كاجسب برول بين موزيد نيون -

أكربكها جائي كربهوسكنا بينتحقيف كابرتكم سفركى حالت كع ساكل مخصوص بروجف کے ساتھ اس کا تعلق نہ ہوئیں طرح تمازیس فھرکرنے ، روزہ کھنے اور ہم کر لینے سما حکامات

تخفیف کے طور پریسفری حالت کے ساتھ مختف یں ۔

اس کے جانب میں کہا جائے گا کہ سم نے مقیم یا مما فر کے لیے قبا س کے طور پرمسے کی آبا نہیں کی سے بلکہ تاروروا بات کی بنا پرسم اس کی ایاست سے قائل ہوئے ہیں۔ بہ آنادوروایا سفراور حضرد ونوں میں کیال طور برسے علی الخفین کی متقاضی ہیں۔ اس لیے اس یا رہے میں قیاس سے کام لینے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

مسيعلى التفيين كيسليك بيرابك اورجبرت سيهي اختلاف لأمريح بهاسطامها كا تول سے كردب كوئى تنفس يا وُل دھوكر روز سے بين كے اور مود شد لاستى بونے سے قبل وضوتی تجبل کرنے تواس کے لیے حدث کی صورت میں ال موزوں برسے جائز ہوگا سفیان نوری كالجي بهي قول سے امام مالك سي بي فول منقول سے -

طی وی نے امام الکسدا و اوا م شافعی کا بہ فول مقال کیا ہے کہ وضعہ کی تحییل کے بعد اگر موز بہن کے گا توان برمسے کرسکتا ہے ورز بہیں۔ بہا رے اصحاب کی دبیل حفور معنی التدعلیدوسلم کے اس ارتناد کاعموم سے کر رئیسے المقیم یومگا ولیلّه والمسا فوزیلانته ایا مولیالیها) آب ہے وضوى كيل سيقبل وتكبل كي لعد موزس ليق مين كيت مين وعي فرق نهين كيا .

سبعى تے حفرت منفره بن شعبہ سے روابیت كى بسے كر حفد رصلى لله عليد وسلم نے وفوكيا ين أكبيه كي وزيد الله الله الميد الله الميد نع فرما يا (مده، فعانى المتعلث القدمين الخفين وهما طا هرتان يوكو، مين نع يسرول مين بيموند سعاس وقت عواك مين جب ياؤل ياك تقياس كي يعد آسي في موزول يوسي كرايا .

محفرت عرض سے مردی ہے گرجب تم البیبی حالات بین موزیے بینو حب باموں پاک ہو توان پیرسے کرلو " برتشخص ابینے پائول دھولے گا تو دوسرے تمام اعفیا کی طہارت تی کمپیل بهلاس معددندی بازن پاک بردهائیں سے حس طرح کہا جا ناسید فلاں نے اپنے دونوں بار دمعديية باحس طرح كها جا تاسية فلان تعنى في ايب ركعت برهدى " تواه الجي كسن

تمانسكىل نەمبوقى بېو-

نیز بوس فرات اس سورت کوچائم فرار نہیں دیتے وہ وضوکر نے والے کو بوزے آتا دنے اور کھیر پینے کا تھی جس کے - اگر مسیح تک بیر موزے اس سے بیروں میں رہی نواس کا کھی ہی تکم برونا جا ہیں اس بیے کے مسلسل بینے رہنے کی وہی تنقیقت سے بوا تبدائی طور پر بیننے کی ہے .

جرالول برسح كرف برانفلاف الممه

سرابوں پرمسے کے تعلق فقہاء ہیں انتقلان المعقے ہے۔ امام ابوسنیفه اورا مام ننا فعی نے اسے جائز فراد نہیں دیا الینداگر محبّد ہول نعین ان برجیر ابیطہ ھا ہو تذہ کھران برمسے جائز ہوگا۔ طعاوی تیے امام مالک سے برنقل کیا ہے کہ جراب اگر مجدّد کھی ہوں ان برمسے کونا جائز نہیں ہے۔ امام مالک کے بعض اصحاب نے بردوایت نقل کی ہے کہ اگر مجلب موزول کی طرح مجدّد ہوں نوان برمسے کونا دوست ہوگا۔

سفیان نوری، امام او بوسف، امام محدا در حن بن صالح کا قول ہے کہا گر ہواب موشے ہوگا اور میں مسلطے کی بنیاد بہ ہے کہا دے سابقہ ابنا نور محکد نہ ہوگا ۔ اس مسلطے کی بنیاد بہ ہے کہا دے سابقہ ابنا نات کی دوشنی بین بربات تا بت ہو جی ہے کہ است وضوییں باؤں دھو فا مراد ہے۔

اگر موزوں برسے کے جواذ کے قائل نہ ہوتے ۔ جب اس با درے بیں جی دوا بات منقول ہوئیں نہ بہوتیں نور میں کے جواذ کے قائل نہ ہوتے ۔ جب اس با درے بیں جی دوا بات منقول ہوئیں اور ابنا تا میں ہوئیں خودت بیش آگئی تو ہم نے ان براس طریقے سے عمل کہا ہوا میں بہا و سے آبیت کے مطابق تھا کہ آبیت میں بھی سے کا احتمال موجود ۔ بو نکہ جوالوں پر مسے براس طریقے سے عمل کہا ہو اس بہا و سے آبیت کے مطابق تھا کہ آبیت میں بوئیں جو نکہ جوالوں پر مسے اس جواذ کے با دے بین اس بہا نے بر روا یات منقول نہیں ہوئیں جو سے کہا تھی کہا اور اس کے مراد بین با دوں دھو تھے سے تکم کو باقی دکھا اور اس کے سلسلے بین منقول ہوئیں تو ہم نے آبیت کی مراد بین با دوں دھو تھے سے تکم کو باقی دکھا اور اس کے سلسلے بین منقول ہوئیں تو ہم نے آبیت کی مراد بین با دوں دھو تھے سے تکم کو باقی دکھا اور اس کے سلسلے بین منقول ہوئیں تو ہم نے آبیت کی مراد بین با دوں دھو تھے سے تکا کہا ہوئیں کہا ۔ اس حکم کو دو بار سے منتقل تہیں کہا ۔

ارم المربیکیا ما کے کر مفرات مغیرہ بن شعبہ اور مضاب ایور بینی اشعری نے صفور صلی اللہ علیہ دستی اللہ معید کرتا ہے۔ کہ مفرات مغیرہ بن بھا ایوں اور بچھوں کیا متعالی کے بوایس کے بوایس کے بوایس میں بنا بران مثنالی ہے کہ شا بیر مورا ہیں مجدد کا کہ اس بنا بران مثنالی ہے کہ شا بیر مورا ہیں مجدد کا کہ اس بنا بران مثنالی ہے کہ شا بیر مورا ہیں مجدد کا کہ اس بنا بران مثنالی ہے کہ شا بیر مورا ہیں مجدد کا کہ اس بنا بران مثنالی ہے کہ شا بیر مورا ہیں مجدد کا کہ اس بنا بران مثنالی ہے کہ شا بیر مورا ہیں مجدد کا کہ اس بنا بران مثنالی ہے کہ شا بیر مورا ہیں مجدد کا کہ اس بنا بران مثنالی ہے کہ شا بیر مورا ہیں مجدد کا کہ اس بنا بران مثنالی ہے کہ شا بیر مورا ہیں مجدد کا کہ اس بنا بران مثنالی ہے کہ شا بیر مورا ہیں مورا ہیاں مورا ہیں مورا

نکنے کے بارسے بی اس روایت کے اند کوئی دلالت موجود نہیں ہے۔ کیونکراس بی لفظ کا عمدم نہیں سے ملکہ رہائی سے ملک کی حکا بت ہے۔ کا عمدم نہیں سے ملکہ رہائی حکا بت ہے۔ کا عمدم نہیں ہے۔ میزید کھی اختال ہے کہ آکیا نے بروضو صرت لاحق ہونے کی بنا پر ذرکیا ہو ملکہ وضو پر وضو کی انہیں ہو ملکہ وضو پر وضو کی انہیں ہو ملکہ وضو پر وں پر سے کہ ایک دفعہ ہروں پر سے کے لیے فرما یا تھا (
یواس شخص کا وضو سے میسے حاریث لاحق نہ ہوا ہو)

عقلی اور فیاسی طور مربا گردیکا جائے نوسب کا اس پراتفاقی ہے کہ باؤل کو اکسی چیز سے
لیریط دبا جائے اور نفاخے کی تشکل بن جائے تواس برسے کا جوا زخمننع ہوتا ہے۔ اس یہے کہ عادہ وہ اس طرح لیٹی ہوئی چیز کے ساتھ جلتے کیھر نے نہیں ہیں۔ ہرا بوں کی بھی بہی کمیفی یہ سے کا تھیں
ہیں کولوگ جیلتے کھرتے نہیں۔ اس یہ ان یمسے کا ہوا زکھی خمتنع ہے۔

لیکن اگریم می گذیری توان کی میٹیت موزوں کی طرح ہوتی ہے اور انھیس ہین کر حیلا بھرا جاسکتا ہے۔ اور پر برموت کی طرح ہوتی ہیں جے موزے کے اوپراس کی حفاظ مت کے یعے پہنتے بیں اعوام اپنی زیان میں اسے کا لوش کہتے ہیں)

آبی دیچه سکتے ہیں کرجواب جب کمل طور پر مجلد ہوتواس پر سے ہوا ذکے بارے بیرسے کے بوا دکے بارے بیرسے کا تفاق ہے۔ اگر بواب چلنے بھر نے اور دوسرے تعرف کے اندر موزوں کی طرح ہو تو بوا و بیر کمکی طور برجی کد ہرول یا ان کا تعق مصر محمد مجار ہرو تو اس سے مسے سمے حکم ہیں کوئی ذق نہیں پڑتا۔

ر بگرطهی بیسرسے

عامعینی گیری برسے کے بارسے بن فقها کا انتقلاف سے بہادے اصحاب، امام مالک معنی بن مسائے اورا مام شافعی کا قول ہے کہ گیری برسے ہائز نہیں ہے اورنہ بی دوبیٹے بر۔ منفیان نوری اورا وزاعی کا قول ہے کہ گیڑی برسے ہائز نہیں ہے اورنہ بی دوبیٹے نولی محت کی مربی بہتے نولی محت کی مربی قول باری دو کا مسکونے بیٹے ہیں کا قول ہے کہ گیڑی برسے کے ساتھ بانی لگایا ہوئے مارب بوتنے می گیری برسے کرے گا وہ اپنے سرکامسے کونے والانہیں کہلائے گا واس کے ساتھ بانی کا وہ اس کے ساتھ بانی کا وہ اس کے ساتھ اس کی نماز ہائز نہیں ہوگی۔ اس سے کے ساتھ اس کی نماز ہائز نہیں ہوگی۔ اس میں کے ساتھ اس کی نماز ہائز ہوئی تو اس کے ساتھ اس کی بیٹ تو اس کے ساتھ اس کی بیت اگر عامر برسے کا جواز ہوتا تو اس کے نماز ہوتا تو اس کے ساتھ اس کی بیت اگر عامر برسے کا جواز ہوتا تو اس

سے منعلیٰ بھی اسی ہیانے ہوا تما دمنقول ہونے جس ہیانے پرمسے علی النحفین کے منعلیٰ منقول ہیں ، حبب حفود صلی اللیمنلیہ وسلم سے توا تر سے سانھ عما مربر سے کی دوایا سنہ منقول نہیں تو د دوجہ ہ سے اس پرمسے جا تُرنہ ہیں ہوگا۔

ایک وجاتو بہدے کہ میت الرکھ سے کی مقتقی ہے اس سے بٹنا عرف اسی صورت

یں جائز ہرسکتا ہے جب اس کے تعلیٰ الیسی دوا بات موج د بروں بوعلم کی موجب بننی ہوں۔
دو مری دجریہ ہے کہ لوگوں کو بگر کی بیمسے کی عام فرددت تھی۔ اس بیے اس کے بواز کے
بیے صرف منز اتر دوا یا سے فابل قبول ہوں گی۔ نیر حفرت ابن عمر نے مصورہ ما یا اللہ علیہ وہم سے
بردوا بیت کی ہے کہ آپ نے وضو کرتے ہوئے اعتماء و فوا ایک ایک دفعہ صورکر فرما یا (ھا فا ا

بربات معلیم ہے کہ بہ نے سرکاسے کیا تھا اس بیے کہ عامہ بہرے کو وضو نہیں کہا جا تا۔

مجھ آمیہ نے نما نرکے جوا اُرکی نفی کر دی الا یہ کاس طرح وضو کہا گیا ہو۔ حفرت عائمتہ ہم کی دوایت

میں ہیں جیسے حس کا ہم پہلے ذکر کر آئے ہم کہ حضور صلی استدعلیہ وسلم نے وضو کرتنے ہوئے عفد بوضور ایک ایک مرتبہ وھو کرا و دس کا اسے کرنے ہم کر فرض کر دیا ہے۔

علیہ نایہ وہ وضو ہے جے التر نے ہم پر فرض کر دیا ہے)

اس ادنتا دسمے وربیع آب سے یہ نباد بائد بائی کے ساتھ سرکا سے کرتام مربی فرض کرد باگیا سے اس کیے اس کے بغیرنماز درست بنیں ہوگی .

اگر گیری برمن کے بوانسے فائلین اس دوایت سے اسدلال کریں بو حفرت بلال اور معرف بلال اور معرف بلال اور معرف میں مع مقرت منیرہ بن شعید نے مفدوسلی الشرعلیہ وسلم سے تقل کی ہے کہ آب نے مودوں اور گیرٹری بر مسیح کیا تھا ، اسی طرح واشد بن سعو نے حفرت نوبائے سے نوبائی سے کہ حفدوسلی الشرعلیہ سلم سے کیا تھا ، اس بر منز کیا ہویں کو سردی لگ گئی جب بر لوگ حفدوسلی الشر سنے کہ اس میں منز کیا ہے ہویں کو سردی لگ گئی جب بر لوگ حفدوسلی الشر کیا ہوں اور سربر بندھی ہوئی ٹیروں برمسیح کرنے کا معکم دیا ۔

اس سے بواب میں کہا جائے گاکدان دوابات کی اسانید میں اضطراب ہے۔ ان سے داویو ا بین لیسے لوگ موجود میں جوجہول ابحال میں - اگران کی اسا نبدا ضطراب سے باک بھی ہوتین تو بھی ان عبيسى روا بامن كواميت كيه منفا ملهين ميين كمدنا جائز نهرونا .

سم نے مغیرہ بی شعبہ کی روابیت ہیں ہواضے کردیا ہے کہ اس کے بعفی طرق میں بیانی ظر بیں گذا ہے نے اپنی بیٹنا نی اور مگیری کا مسے کیا یہ بعض ہیں ہے گہ آ ہے۔ نے اپنی مگیری کے کما اے
کامسے کیا یہ اور ایعفی ہیں یہ ہے گہ آ ہے۔ نے عما مربرا بنا باتھ دکھا یہ اس طرح حفرت مغیرہ نے
یہ بیتا یا کہ آ ہے نیے بیٹنا نی بیرسے کر کے فرضیعت کی ا دائیگی کرلی اور بیکری کا بھی مسے کرلیا ، ہما ہے
نز دیک بیصورت بیا ترہیں۔

ایک احتمال به بھی ہے کہ حس بات کی حفرت بلاگ نے روایت کی ہے وہ حفرت مغیرہ کی روایت کی ہے وہ حفرت مغیرہ کی روایت بیں واضح کر دی گئی ہے ، رہ گئی صفرت نوبائن کی روایت نواسے بھی حفرت مغیرہ کی روایت نواسے بھی حفرت مغیرہ کی دوایت کے معنی پیٹھول کمیا جا گئے گاکہ لوگوں نے دراصل سرکے بعض صفوں ا در بیگر کی کامسے کہا تھا.
والتداعلم-

وضرب اعضائے وضو کوایک ایک مرتب دھونا

نول بادی سے (فَا غِسِلُوا وَجُوهِ کُمُ) تا آخرا بیت ، اس کا ظاہر لفظ ان اعضا کو ایک فیعہ دھونے کا منفقفی سے کیونکہ اس بین تعدا دکا دکر نہیں ہے ۔ اس سے بین کرا دفعلی کا موجب نہیں ہوگا ۔ اس بنا بر سجت نفول ان اعضا کو ایک موجب نہیں ہوگا ۔ اس بنا بر سجت نفول ان اعضا کو ایک موجب مسلی انڈ علیہ دسم سے کھی ان ہی معنول ہیں دوایا ت منفذل ہیں ۔

سخفرت ابن عباس اور حفرت جا بغ نے نصور صلی الشرعلیہ وسلم سے دوا بہت کی ہے کہ اب نے ایک ایک موضور میں اور ایک ایک موضور میں اور ایک ایک موند کی اعتقار موسور میں اور ایک ایک مرند بھی ۔ نے تین نین مرند بھی اعتمامے وضو و صور میں اور ایک ایک مرند بھی ۔

الوكروهاص كبنة بب كاس آيت بن النونعالي نه نقناً بوكير بيان كياب وه فرض وفنو سه جبساك مم يهد بيان كرائد من من وفنوس بهبت سه افعال منون بين جفين صورصل لند عليه ولم نه جارى كياب -

بنين عبدالندن الحسن في دوا ببت بيان كى ، الفين الجمسلم في ، الفين الوالوليد في ، الفين المائدة في الفين فالدين علقم في عبدالخبرسك وحفرت على في في كى نما ذيبر صفى صحن يا بينيك بين المسكم كيم المين في المراب في المسلم سع يا فى الا في كوب كيا ، غلام الك برتن اودا بك طشت في آيا .

عبدالخبر كية ، بي كهم بيطة مروع آب كي طرف و يجد رست في ، آب في اين والمين با تقد عن با في كا برتن با في المرتن با تقد برحه كا ديا بهر دونول كف دست دهو ليد ، كيم دا مين با تقد من با في كا برتن با تقد برحه كا ديا بهر دونول كف دست دهو ليد ، كيم دا مين با تقد برحه كا ديا بهر دونول كف دست دهو ليد ، كيم دا مين با تقد من با تقد برحه كا ديا بهر دونول كف دست دهو ليد ، كيم دا مين با تقد سن با في كا برتن با في كا برتن با في كا برتن با تقد برحه كا ديا بيم دونول كف دست دهو ليد ، كيم دا مين با تقد برحه كا برق با تقد برحه كا ديا بيم دونول كف دست دهو ليد ، كيم دا مين با تقد با مين با تقد برحه كا ديا بيم دونول كف دست دهو ليد ، كيم دا مين با تقد با كله بين با تقد با تعد با تقد با تقد با تعد با تعد

بزن كيك كربائي بالتصبيرا نكربلا وردونول كفب دست دهو كيه السطرح تنبن دفعرايني دونول متنصیلیاں دھولیں۔ پیما نیا دایاں ہا تھ سرنت میں ڈال کر حلو کھر لیا اور کا کی نیز ناک میں بھی یانی خُدالا اور بائیں مائھ سے ماک صماف کی ، تین مرتبہ ایسا ہی کیا ، کیزئین مرتبہ اپنا جہدہ دهویا ، مهردایان ما تفرکهنی سمیت نین مرتبه دهویا ، مهربایان با تفرکهنی سمیت نین مزنید دھویا، کھر دونوں ماتھ برنن میں ڈال کراتھیں ہے ری طرح ترکر لیا ، کھر برنن سے ہا کھ نکال کر سكے بوستے يا فى سميت دونوں با محقول سے سركامسے كيا ، كيودائيں با مخف سے دائيں مام برياني وال مرسع بأيس ما تقد سے تين مزنيه دهويا ، بيردائيس ما تھ سے بائيس فام بيديا في وال رئاب الم تهرسيه استين مرتبه دهويا ، كيرانك تي ويمركن فيش جان كريبا اور فرما با إ: بوشخف حضور صلى الترعليه وسلم كا وضود كيفنا لين كرتما بهووه اس وضوكو در يجه ف يهي آب كا وضو كفا. متضرت علی رضی اکتر عند نے حضور صلی الته علیہ دستم کے دفسوی جوکی قبیت بیان کی بہی ہمارے اسحاب کا بھی مسلک ہے۔ اس روایت بیں بہذکر ہے کہ حفرت عائم نے سے بہتے بزنن سے بانی اندیل کراہنے دونوں مانھ نین مزنیدد صویدے بہا رے اصحاب اور دوسرے تمام نقهاء کے نزدیک میستوب سے، واجب نہیں سے ، اگرکوئی شخص ما تھ دھوتے بغیر برتن بن قدال سے نواس سے باتی فاسد نہیں ہوگا بشرطیکہ یا تفدں بیں کوئی نجاست د نویرہ نہ لگی سیھ

سس بھری سے نقول ہے کہ اگر کوئی شخص ہاتھ دھوئے بغیریا نی کے برتن میں ہاتھ ڈال دے گا تو دہ اس با نی کو بہا دیے گا اوراس سے وضونہیں کریے گا ہمن سے اس نول کی کچھ لوگوں نے منابعت می ہے ہولائن اعتبنا ، نہیں ہیں۔

لیمن اصحاب حدیث سے بریات نفل کی جاتی ہے کہ الفوں نے دن کی نیزواور دات
کی نیزدین فرق کیا ہے اس لیے کہ دات کی نیزد کے دوران معفی دفعہ سے کیڑا ہر ہے جاتا
ہے اور یا تھے کا استنجا کی جگر بیٹر سیانے کا اندلینیہ ہوتا ہے لیکن دن کی نیزد کے دوران حبم
سے کیڑا تہیں ہمتنا اور حبم برسند ہونے کا اندلینیہ نہیں ہوتا .

الو کبرهاس کہتے ہیں کہ صفرت علی کر وابیت بیں حضورصلی اللہ علیہ وسلم کی جس طرح کی مفیدت بیان کی گئی ہے۔ اس کی بنا بیددن اور داست کی نیند کے فرق کا اغتبارسا قطع دیا آئیے۔ بیروابیت اس بات کی تعتقنی ہے۔ اس بے دونوں ہاتھ دھولینیا وضو کی سندت ہے۔ اس بے

كيحضرت على نب فبحرى نمازا دا كه نب سے بعد معاضرین كی علیم كی خاطر وضوكیا تھاا ور ہا تھوں كو برتن ميں النے سے بہلے الحفیس دھولیا تھا۔ تحصنورصلی الشرعليدوسلم سيميد روايين بھي سيسكر آب نے فرط با زا ذا استبقظ احد كم من منامه فليغسل بيديه فبلان بدخلهما الإناء شلاتاً فانع لابيدري بين باتت بدلا تم ای سے کوئی حبب نیندسے بیار ہو تو یا فی کے برتن میں ہا کھ ڈالنے سے پہلے اسے تین مرتب دھوں کے کیونکر وہ نہیں جا تنا کواس سے باتھ نے دات کہاں گزا دی سے محدبن المحسن نے کہا ہے کہ لوگ بیچھ وں سے کو وں سے استنجا کو تھے ، اس لیکسی کو اس بات كا اظمينان نبيس بونا تفاكه بيندك دوران اس كا باته استنجاسي جگهنه يورك بهوا وريسينه. وغیرہ کی تری اس کے ہا تھے کو نہ لگ گئی ہو۔ اس بیے اس بنجا سنت سے احتیا طر نے کا حکم د باگیا ہو مکن سے راسنی کی جگہ سے اس کے با کھ کو لگا گئی ہو۔ تاسم فقدا برکااس برا تفاتی سے کہ یہ ایک مستحب مکے سے یعن بھری کا بوقول ہم نے نقل کیا ہے دہ ایک شاذ قول سے اور ظاہر آبت اس کے الیجاب کی نفی کہ ماہیے . قول ہاری سے داذا فَكُمْ ثُمُ إِلَى الصَّالُونِ قَاغُسِلُوا وَجَوْهَ كُوْوَا يُدِيَكُوا كَيَالُمُ الْمَرَافِقِ ظ برآیت یا نی کے برتن میں ہاتھ داخل کرنے کے بعدد وزوں ہاتھوں اور جبرے کو دھولے کے دیجوب کا مقتقی سے بنکن بی تخص سلے دونوں کف دست کودھو لینے کے وہوب کا ماک سے وہ آیت ہی ایسے مفہ م کا فنا فرکر رہا سے جو آمیت کا بحد نہیں ہے۔ برا فوام مرف اس دّفت ديست بنوما سم حبب السعبيه كوئى تص يوجود بهويا اس برا مرت كا آنفا ق برو - الرت بين ان تهام لوگوں کے لیے عموم سے بونیندسے بیدا رہومے مہوں با پہلے ہی سے بیدارہوں۔ اس کے ساتھ بر روابنے کھی سے کرآبیت کا نذول ان لوگول کے پارے میں ہوا تھا ہونیند سے بدار سوئے تھے تاہم آمیت کا تمام صور توں میں اعضائے دصو کو دھونے سے ہوا زباطلان مرواب - اوراس مین سی مسورت کے اندر پہلے دونوں تھیلیوں کو دھو نے کی قبرتہیں ہے۔ عطاء بن ليها دين حفرت ابن عياس سع بينقل كيا سع كرآب في توكول سع فرمايا: و کیاتم یہ بات بیند کرد کے کریں تھیں دکھاؤں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم س طرح و منوکرتے تقعة لُولُول لنها تبات مين بحاب دباء اس يرآب نع برتن ميں يا في منگوا با اور دائيس لا تھے سے

تُعَلِّو كَهِرَكُولَى كَى اور مَاك بين يا تى ڈالا- بيمرا يك مُجلّو با في بے كہ دا بان ہا تھەد ھولىيا بيمرا مك جلو مے م

ولا

بدكر

بایاں باتھ دھولیا (آماکنے ہورمیش) اس دوامیت سمے مطابق محفرت ابن عیاس نے دنوں ہاتھ دھونے سے پہلے انفیس برتن میں داخل کردیا ۔

بہ یات اس بردلالت کرتی ہے کہ بزئن ہیں ہاننہ واضل کرنے سے پہلے انفیں دھولینا مستحب
ہے، واجب نہلی ہے۔ حقرت علی اورحفرت الوہ برنرہ کی روا بتوں ہیں ہانخہ بہلے دھونے کا
ہودکر ہے وہ استحبا ہے برخمول ہے بلکہ حفرت الوہ برنرہ کی دوابیت توافنے طور سے اس بردلالت
سوتی ہے کہ اس سے ایجاب مراد نہیں ہے۔ صرف اس بات سے احتیاط کا ادادہ کیا گیا نفا کہ ہو
اس کا ہاتھ استنجا کی جگر ہونہ برگھ گیا ہو۔

پیمیز حضور میلی افتد علیه وسلم کے اس فول سے واضح سے کہ (فاته لابدری) بن بانت یددی اس میں ایپ نے یہ بنا باکرنجا سے کا باتھ میں گا۔ جا ناکوئی تقینی امرنہیں ہے ۔ یہ بات نومعلوم ہی ہے کہ تنید سے پہلے اس کا باتھ باک تھا۔ اس لیے اسے اس کے اصل برد کھتے تہوئے باک تعاداس کے اس کے اصل برد کھتے تہوئے یا کہ تسلیم کیا جا اس کے اس خصور کے برونے کا یا کہ تسلیم کیا جا تا ہے جسے اپنے وضو کے برونے کا یقین برقاسے۔

معفور میلی الله علیہ وسلم نے اسے بہتم ویاک نیک بیدا ہوجانے کی صورت میں طہارت کے یقینی امریز ناکر سے اور نیک کا الغامر کردے۔ یہ بات اس پر دلائٹ کرتی ہے کہ نمیندسے بیار میکوکر ترتن میں یا نفر دلائٹ کو الغام کے طور پر دیا تھا، میکوکر ترتن میں یا نفر دلائے سے پہلے یا تھ دھو کینے کا سم آپ نے استحباب کے طور پر دیا تھا، میکم و ہوب کے طور برنیس تھا۔

التبعقی نے بھی محفرت الو مرشمیرہ سے یہی یا مت بوجھی بننی کہ مفرت آ اوکھای کی صورت بن اکب کیا کریں گے ہے تو انھوں نے ہوا ہے میں فرما یا بھا بڑیں جال او د بھی رہے سے الٹرکی بناہ میں آتا ہوں جمعرت ابن مسخود کے دفقاء نے مفرت الوہ ریمی کی جس یا ت کو نائیند کیا بھا دوان کا دبی عقیدہ نفاکہ وضور شرد ع کرنے سے پہلے او د برنن میں یا تقطید النے سے قبلی ہا تھ دھو تا

والحسيديد

اس بیے دیں ہات سب کرمعلوم کھی کہ مدینہ منورہ ہیں ہوا دکھئی یا بکا ڈکی کھی اس سے سب کو کو حضورہ میں ہوا دکھئی یا بکا ڈکی کھی اس سے بیا کہ کا دیا ہے کہ دیا ہے کہ کہ کہ مارینہ میں اور آب سے بعیری وفسو کرنے تھے لیکن کسی تحف کے ایک دیا ہے اسکتا تھا ۔

اس بیے حضورت کو بالٹر کے دفقاء نیاس اعتقاد کو نالیند کیا کہ پہلے ہاتھ دھو نا دا جدب سے حالانکہ لوگ اس او کھئی ہیں ہا تھ طوال طوال کو تجد کھے اور کو تی کسی کواس سے دوکنا مہیں تھا ، حضرت عید التر کے دفقاء نے بہارہ نے بالدے کھا بی دوایت کا انکا د نہیں کیا تھا ۔
مرف و سے سے عقاد کونالین کہا تھا ۔

كانول كأمسح

دونوں کان کے میں کے بادیے بیں اختلاف دائے ہے۔ ہمارے اصحاب کا قول ہے کہ کالوں کا تعدیق مرسے سے اس لیے مرسے کے ساتھ ال دونوں کا بھی مسے کیا جائے گا۔ امام الک فارشی اورا وزاعی کا بھی بہی قول ہے۔ امام مالک سے اشریب نے بیروا بین کی ہے۔ ابن انقامم نے دوری اورا وزاعی کا بھی بہی قول ہے۔ امام مالک سے اشریب نے بیروا بین کی ہے۔ ابن انقامم نے بھی امام مالک سے بہی دوا بین کی ہے کیا اس میں بیرافعا فہ کیا ہے کہ ان دونوں کا نئے یا فی سے مسم کیا جائے گا۔

حن بن صالح ذكا سكركا نوں كانجلام صد جرب كے ساتھ دھويا جائے گا ددا وہ كے تھے كاسكے ساتھ مسے كباجائے گا۔

ا مام شافعی کا قول سے کونے یا نی کے ساتھ ان دونوں کا مسے کیاجا کے گا-ان دونوں کا مسے کیاجا کے گا-ان دونوں کا مسے الگ سندت سے طور میرست تقلاکی جائے گا-ان کا تعلق نر نویج رے سے ساتھ ہے اور نہ سی ممرکے ساتھ۔

 كالمسيح كيا اور قرما يا (الا ذ نان من المرأس دونوں كا نوں كا سركيرساتھ تعلق سے

بهیں عدالیافی بن قانع نے حدیث سنائی، انفیں اسی بن النفری بھرنے، انفیں عامری سے دخور سنان نے انفیں عامری سے دخور سنان نے انفیس نما دبن علاقہ نمے عوالی سے دخور مسان سنان نے مفرت انس بن مالک سے دخور مسلی الله علی الله فارن من المداس ماا فبل منه مدا د بود و وزر کا نون کا مسلی سن مسائل سنا کا مسلی مسائل سنا کا محصد کھی اور ان کے ساتھ تعقیق سے ان کے سامنے کا محصد کھی اور ان کا محصد کھی اور ان کے ساتھ تعقیق سے ان کے سامنے کا محصد کھی اور ان کا محصد کھی)

معفرت ابن عباس الدر من الدر مرزون الدر مرزون الدر المرائد الدر المرزون الدر المرزون المرزون المرزون المرزون المرزون المرزون الدرون المرزون ال

دوسری وجدیہ بسے کر حقور صلی التّدعید وسلم نے فرا یا (الاف نا ن من الرّاس) اس ارتباد سے آب کی مراد با تو بر مقی کرا ب بہیں مرکے ساتھ لگے ہوئے کا نول کا موقع و محل تبا نا جا بننے تھے ۔ باآب کی مراد برکھی کرکان سرکے تابع ہیں اور سرکے ساتھ ان کا کھی سے کیا جا تا ہے۔ باآب کی مراد برکھی کرکان سرکے تابع ہیں اور سرکے ساتھ ان کا کھی سے کیا جا تا ہے۔

بہلی صورت تواس میں درست نہیں ہے کہ بات واضح اور بین ہے اور مشا ہرہ کی بنا برسب کو معلوم ہے۔ دوسری طرف محقود صلی الشرعلیہ وسلم کا کلام فائد سے سے نفالی نہیں ہوتا اور ظاہر بیسے کرا بکہ معلوم اور واضح بچیز کا موقع ومحل تبانا ہے فائدہ ہوتا ہے اس کیے بہات نابت ہوگئی کردوسری صورت مراد سے۔

اگریکها جائے مکن سے آئی یہ نبانا جا ہے گاکہ ہے ان ایجا ہنے ہوں کہ ہری طرح کانوں کاسے کیا جا تا ہے، نواس کے ہواس بین کہا جائے گاکہ ہے بات دوست نہیں ہے اس لیے کہ ہرا و دکان و ول کوارک و ول کوارک و دول کوارک کوار

اس سے دیات تابت ہوئی کہ مب کے ارشاد (الافدنان من الداس) سے مرادیہ ہے کہ کان مرکے ہوئی کہ مب کے ارشاد (الافدنان من الداس) سے مرادیہ ہے۔ دہ یہ کہ کان مرکے ہوئی طرح ہیںا وراس کے تابع ہیں - اسے ایک اور جہتے سے در جھا جا گئے - دہ یہ کہ مواث من تبعیف کے لیے آنا ہے۔ آ

اس بنا پرآپ کے ارشا درالا ذفان من المسائس) کے قیقی معنی برہوں گے کردونوں سر سما تعیف تعینی حصہ ہیں۔ آگہ بدیات اس طرح بہوجائے تو بدوا جیب ہوگا کہ سرکے ساتھ الن دولوں کا ایک ہی یا فی سے سے کیا جائے جس طرح مرکے نمام البحاض تعینی حصوں کا ایک ہی یا فی سے سے سمیا بھا تاہیں۔

حفور ملی الله علیم سے مروی ہے کہ آپ نے فرما بارا ذا مسے المتوضی بواسه خدمت خدمت المدنوضی بواسه خدمت خدمت المدند و الذا غسل وجهه خدمت خدمت المدند من تحت المدند و الذا غسل وجهه خدمت خطا بالا من تحت التنفاد عبد نیده بوب وضور نے والا اسے سرکامسے کرتا ہے تواس کے گنا ہ سر سے نکار اس کے کا نور کے نیجے سے حظم جاتے ہیں اور جب وہ ا بنا جہرہ دھوتا ہے نواس کے گنا اس کی انگھول کی ملکول کے نیجے سے حظم جاتے ہیں اور جب وہ ا بنا جہرہ دھوتا ہے نواس کے گنا اس کی انگھول کی ملکول کے نیجے سے خارج ہوجا تے ہیں)

محضوصلی انتیمدیدوسیم نبے دونوں کاندل کی سرکی طرف افعاقت کی حیس طرح آنکھول کو

جهرے كاسمعة وارديا -

اگریرکها جائے کے معقوصلی الشرعلیہ وسلم سے مروی ہے کہ آمید نے فرما با بی دس باتیں فطرت التین منازی میں معتمد می تعنی سنت مسے تعلق رکھتی ہیں ، ان ہیں سسے باسنج سرمے اندر ہیں یہ آمیب نے اس ختمن میں مضم فیڈوں ، استنشاق کا ذکر فرما یا لیکن اس سے بیر دلالت شاصل تہیں ہوئی سر برد وفول با تیں سرمے حکم ہیں داخل ہیں ۔

یہی بات آب کے ارتبا در الاخدان من الداس کے ندر کھی بائی جاتی ہے۔ اس کے بور الدخدان من الداس کے ندر کھی بائی جاتی ہے۔ اس کے بور اب بین کہا جائے گاکہ حفد والسال اللہ علیہ وسلم نے بہترین فروا کا کہ مندا در الک سریس سے ہیں ، بیکہ صرف بیز فروا یا ہی باتیں سرکے اندر ہیں گئے ادر کھی سرکے اندر کی جانے دالی الن باننج بانوں کو بیان کر دیا ،

بهم بین نین بین ان سب کا مجد عدم که به ناسب ا در بها را قول سے که نکھیں ہی ممرک اندا بین - اسی طرح مندا در ناک بھی سمر سے اندر میں ارتئا دِ باری سے (کُوڈوا ڈوڈو سکھ فی ابنے سر بھیر لیتے بین) اس سے مرادان تمام کا مجمد عرب - علاوہ ازیں معترض نے ہو نکندا گھا یاسے وہ ہمار سی میں بیا تا ہے اس لیے کہ صفور وسلی استرعلیہ وسلم نے جب اس عضو کو سرکا نام دیا جواس مجمد عرب پشتی ہے نوکا نول کا سربی سے ہونا ضروری بھی ا

ع به ما ما ما ما المان الم المان ال

16

ادوال

أمية

يبتر .

جیز فارج نہیں کی جاسکتی سبب الترتعالیٰ نے بیر فرمایا روا مستحقہ بدخہ سکھی) وربہ یا ہے معلوم منی کماس سے چیرہ مرا دنہیں ہے اگر چیر وہ سرکے اندر ہے مبکراس سے مرا درصرف وہ حصہ ہے جو کا نوں سے اوپراوپر ہے۔

بهرضور صلی المترعلیه وسلم نسے فرط با (الاخذاب من المرأس) اس ارشاد کے دریعے پربات بنلادی مئی کرکا اس سرسے تعلق سے حبن کامسے کبا جاتا ہے۔

اگریہ کہاجائے کہ حفوصلی اللہ علیہ وسلم سے مروی سے کہ آپ نے کا توں کے سے کے لیے تیا یا فی کیا تھا ،

المربیع بنت مئوذ نے دوایت کی ہے کہ صورصای اللہ علیہ دسم نے سماد دکنیلیوں کا مسیح کیا .

برجیز کا نوں کے سے کے بیے نیا یانی لینے کی تفتقی ہے۔ اس کا یوا ب یہ ہے کہ معرض کا یہ کہنا کہ

آب نے کانوں کے بیے نیا یا تی لیا ہوگا تر واسی بات ہے ہیں کے تعلق ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ

مسی قابل اعتماد دریعے سے مروی ہوئی ہو۔

اگریہبات درست بھی سیم کی جائے تو معترض کے قول براس کی دلالہت نہیں ہوسکتی اس کے کا گرکا نول کا سر کے ساتھ لعنی ہے تواب نے سنے سر سے سے جو بانی لیا کھا یہ وہی با نی ہوسکتا ہے کو گور اس صورت میں کہنے دالے کے ان دونوں قول میں کوئی فرق نہیں ہوگا کہ آب نے دونوں کا نول کے بیے نیا بانی کیا تھا ا وہ آب نے ہرکے لیے بیا یا نی کیا تھا جب کہ دونوں کا نول کے بیے تیا بانی کیا ہوا بانی کا نول کے بیے بیا یا نی کیا تھا جب کہ دونوں کا نول کے ساتھ تعلق ہے اور سر کے لیے کیا ہوا بانی کا نول کے بیے بیا یا فی ہو۔ انسری برند موذ کے سن قول میں کو آب نے مرکاسے کیا کھرکا نول کا مسیح کیا ، اس بات برکوئی دلالت نہیں ہے کہ آب نے مرکاسے بیا فی لیا تھا اس لیے کہ سرح کا ذکر کا نول کے لیے بانی کی نی برند نے کی صورت میں بھی اس عمل پر دائع ہونا ہے۔

مرکاس طرح می کیا که دونوں بن فلیا کو سیھیے سے آگے کی طرف ہے ہے اور کھرا کھیں بھیے کی اس طرح میں کیا کہ دونوں بن فلیا کو سیھیے سے آگے کی طرف ہے ہے اور کھرا کھیں بھیے کی طرف کے آپ کے اس سے بہیں یہ معانیم بہوگیا کہ آپ بن میں کا ایک کا اس سے بہیں یہ معانیم بہوگیا کہ آپ بن میں کا ایک کے طرف ادار بھر بھیے کی طرف میں کے اس سے بانی کی تنی رواج یہ بنیاں ہوئی ۔

اسی طرح کا نوں کا معا ملہ کھا کیونکہ بہت دقت سرکے سا کھ کا نوں کا مسیح میں بنیں ہے۔

حس طرح سرکے انگلے ورتھھلے مصول کا بھیل وقت مسیح ممکن نہیں ۔ اس بید سر کے مسیم کے بعد کا آدن کے مسیح کے ذکر کی اس بات پر کوئی ولالہت نہیں ہے کہ ان کے لیے نیا یا نی لیا گیا ہوگا اورسر اس بین ثبائل نہیں میوا ہوگا .

اگرفتانفین حضور ملی اندعلیه و می اس دوایت سے استدلال کریں حب کے مطابق سی رے کی مالت میں برخوا یا کریا تھے (سجد وجھی للذی خلفه و شتی سمعه وبعدی میرابیمواس ذات کے سامنے سی و این برگیا جس نے اسے بریا کیا اوراس میں سمع و ابعدی سننے اور دریھنے کی دائیں بریا کیں)

آبی نے بی کو بھرسے میں سے قرار دیا ۔ اس کے جوامب میں کہا جائے گا کہ آب نے دہم ، اسے دہم اسے دہم اسے دہم اسے دہم اسے دہم اسے موسوم سے میکہ آب کی مرا دبیرے کہ انسان کا سار بالواللہ ۔ کے آگے سی دونے ہوتا ہے صرف بچرہ نہیں ۔

بیس طرح بداد نساد ماری ہے (گُلُ شَیْ کَمَالِكُ اِلْاَ دَجَهَ کَهُ بہرین بِلاک ہمنے والی ہے کی اس سے مراد ذات باری ہے۔ نیز مدبیت برسمے کا ذکر ہے اور کان سمے نہیں ہی اس سے مراد ذات باری ہے۔ نیز مدبیت برسمے کا ذکر ہے اور کان سمے نہیں ہے۔ نساعر کا قول ہے:۔ اس بیسے اس بی کا نوں سے کم بیرکوئی دلالت نہیں ہے۔ نساعر کا قول ہے:۔

مد رالى ها منه قد د فرالضرب سمعها دليست كاخرى سمعها مراج قدر

السبی کلدویلی کی طرف حبس کی سماعت کو فریب نے او کھیل یا بہراکردیا ہے اور دیکھ وہیری کسسی اور کھو بیٹری کی طرح نہیں ہے جس کی سماعت کو او کھیل یا بہرا کہ کردیا گیا ہے۔

شاعرتے کی افعا فت کھو بڑی کی طرف کی ہے۔ ہمرکے ساتھ کا نول کاسے مابعے کے طور بیر کریا جا تاہے۔ اس بر میہ بات دلالت کر تی ہے دامول کے بحاظ سے بولھی منون ہوا ہے۔ وہ فوش مسے کے فار سے طور بر کریا جا تاہیے۔ آب دیکھتے تہیں کہ توزول برمسے کا سندت طریقہ برہے کہ باول کی انگلیوں کے مادول سے فیٹر کی کی پڑھی کی طرف مسے کہا جا کے مالا کو خرش مسے عرف اس سے ابلا کی مقدار اور خالفین مسے عرف اس سے ابلا ہوں کے مقدار اور خالفین اس سے ابلا ہوں کی مقدار اور خالفین کے مقدار اور خالفین کے مقدار اور خالفین کے مقدار اور خالفین کے مقدار اور خالفین کی مقدار اور خالفین کے مقدار اور خالفین کے مقدار اور خالفین کے مقدار اور خالفین کی مقدار اور خالفین کے مقدار اور خالفین کی مقدار اور خالفین کے مقدار اور خالفین کے مقدار کی مقدار اور خالفین کے مقدار کی مقدار اور خالفین کی مقدار کی مقدار اور خالفین کی مقدار کی کا مقدار کی کی مقدار کی کی مقدار ک

عید توبر نے حفرت علی سے دوایت کی ہے آپ نے سرکے لگا ور تجھیلے حصے کامسے کیا پھر فرما یا کہ تھا اسے میں کیا جھر فرما یا کہ تھا اسے میں نے دفتو کیا جسے دی حضورصلی التّرعلیہ دسلم کا دفتو ہے بولیالتّہ بن زیالمازی اور تقدام بن معد بکریب نے دوایت کی ہے کہ حضورصلی التّد علیہ دسلم نے دونوں یا تھوں سے سرکا '

مسے کیا تھا۔ دونوں ہاتھوں کوآ گئے پیچھے ہے گئے تھے۔ سرکے انگلے سے سے ابزاکی اور پھردونوں ہاتھ وں کومر کے چھلے مصابع بی گدی کسے لیے کھے کھالتھیں اسی جگہ بروائیں ہے آئے ہماں سے سے کی ابزداکی تھی .

یہ بات تومعلوم ہے کہ قفالیعنی گُدی فرض سے کی جگرنہیں ہے اس لیے کہ کانوں سے تیجے کی جانب کے مسے سے فرضیت کی اوائیگی نہیں ہوتی ۔ امپ نے صرف فرض مسے کے نابع کے طور پر اس مقام کامسے کیا تھا۔

اگر بیر کہا جائے کہ جب کان خض سے کی تگہیں نہیں ہی نومنہ اور ناک کے اندرونی مصول کے ساتھ ان کی مثنا بہت ہوگئی ۔ اس بیمضم فداور استنشاق کی طرح ان کے بیدیمی نیا بانی بیاجائے گا۔ اس بیمے ان کامسے منتفلا انگ سند سمعے طور بربر کا ۔

الگدى سركت مابع سے فرض سے كى جگرنہيں ہے

اس کے جواب بین کہا جائے گاکہ ہم بات علط ہے۔ اس لیے گرگری فرض کی جگہ ہم ہم کی جگہ ہم ہم کی جگہ ہم ہم کے جواب کے کا دور کا معالم ہے۔ اس لیے گرگری فرض کی جگہ ہم کا دور کا معالم کھی اسی طرح ہے۔ وہ گیا مضمف اور استنتاق توان میں سے ہرایک اپنی حکہ سنت ہے اور اس کی دح رہے کہ مندا ور ناک کے اندور نی حصے سی بھی صوریت میں جہرے کا جُرز نہیں بنتے اس کے در بہیں قراد دیے جائیں گے۔

اس بیان کی خاطر نے سریے بیائی ایکن کان اورگذی ہو کہ سب کے سب کے سب سے سے اندوہ مرکے نابع قراریا کے سرست معلق رکھتے ہیں گرم کے مواقع نہیں ہیں ۔ اس بیمسے کے اندوہ مرکے نابع قراریا کا گرم کہا جائے کہ کا نول کا تعلق اگر سرکے ساتھ ان کا تواح ام باندھنے والانتخص ان کا گل کے احوام کھول دیا فیر کے ساتھ ان کا حلق کو احوام کھول دیا فیر کے ساتھ ان کا حلق کی کا نول کا مؤید نامنون فرار نہیں دیا گیا اول تھیں مونڈ نے براح ام نہیں کھاتا ۔ اس ہے کہ عادہ کا کو کا نول بنیں ہوتے ۔ حلق مریم سنون ہے موند نے براح ام نہیں کھوت ہوتے ہیں ۔ بہاں عادہ گالی کا نول بنیں ہوتے ۔ حلق مریم سنون ہیں ۔ بہاں عادہ گیاں کوج دہوتے ہیں ۔

بونککانوں میں بال کا وجود شافر و تا درہی ہن تا ہے اس کے کانوں مے تا کا کا ما قط میں قط میں میں کا کا میں تعلق کا کا میں میں کا میں کا میں میں کا میں میں کا میں کا میں کا میں کا میں کا میں کا میں کی کو میں کا میں کا میں کا میں کی کا میں کی کا میں کی کا میں کا میں

الدير

192

116

2.

/.·

in No

ź

اصل ورستفل نهين بمن جيساكهم تحفير سطودين بيان كرائي مهر

آپ نہیں دیکھنے کریم سرکے نغیرصرف ان دونوں کے سیج کوجائز فرارنہیں دیہتے تو پھرہم پر بركس لازم آسكاب كريم على كا ندر الفيس اصل اوميتقل فراردين.

معن بن صالح كاب قول كركا أول كم تخلف مصيح بهر ب سميساته دهوم تح مائين مكا وادير دا مے حصوں کا سر کے ساتھ مسے کیا جائے گا ، ایک بلاوج بات سے - اس بے کراگران کے نجلے مصيغل كي تنت آفي نوان كابجرك كساته تعلق بذما . بجران كا دهونا واحب بوما . كجريب محسن بن صالح كا نول كے ادبروالے حصول كاسر كے ساتھ مسى كے سلسلے ميں ہما ديروا فق ميں قواس سے بیرولاست ماسل مرفی کیان کا تعلق سرکے ساتھ ہے۔

ينزبهي كونى عضواليسانهين ملاكماس كالكيب مصدرتير سكيسا تفرتعلن وكفنا بروا وردوسرا

ہمارے اسما سے کا فول ہے کہ اگر کوئی شخص ابنے کا نوں سے نجلے مصول کا مسیح کرے گا تد اس كا خرض سى بيرا بنين بهرگا- اس بيركريگنري سي تعلق ريكني بي اورخ ض سي كي تفا مات سے ان کا تعلق نہیں ہے۔ اس لیے ان کامسے کا فی بنیں بڑگا ۔ آپ نہیں دیکھتے کہ اگر کسی تنحص کے سرکے بال بڑھ کرکندھوں بر بڑ رہے ہوں اور وہ تعص سری بجائے ان بالوں کامسے کہلے تواس کا بیمسے درست بہیں ہوگا - اورسر کے مسے کی تفایت نہیں کرنے گا۔

وفنو كيمل مين تفرنق كرنے بينى ذفق وال كراكب وفنو كمل كرنے كے معلق نقها رمين تعلا للته سبع المام الوحنيف، المام الوليسف، المام محدر تدفر الدناعي ادرا مام شافعي كا فول سعكم 'نقرلن ميائز<u>ئے</u>۔

ابن ابی لیان امام مالک، اورلیبن بن سعد کا قول سے کو اگراس نے وضوی شکیل میں طالت اتمتياكرلى يا وضو كے دوران سى اوركام بين شغول بوگيا تو شے سرے سے وضو شروع كرے گا. بهارسے قول کی معت کی دلیل می نول باری مسے (فَاغْسِلُوا وَجُوْدَة عُمْ الْآخِرا بت سبب کی رو سے کوئی شخص اعفیائے دفتو کو دھونے کاعمل جا سے میں طرح کھی کرنے وہ فرض سے سیکدوش ہوجائے گا۔ اگریم بے دریے اوائیگی اور ترک نفراتی کی منرط عائر کریں گے تواس سے نص کے مفهوم بين اضافح كاأثيات لازم المفي كالبواس كينسخ كالياعيث ينع كا

اس بيرقول بارى (مَا بُرِيْدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَكَيْ كُدُ مِنْ حَدِيحٌ وَلَكِنْ مُويْدَ بِالْيُطَقِّدُ كُمُ النَّذَلِعَالَى

نہیں جا ہتا کہ تھا اسے سے کوئی تگی پیلی ہوجائے لیکن وہ تھیں باک کرنا جا ہتا ہے) سرج نگی کوئیتے

ہیں اللہ تقائی نے یہ نیا و یا کہ اس کا مقد مرحل ادت کا مصول اور نگی کی نفی ہے۔

ہما السے مفانفین کے قول کے تیجے ہیں ہوج کا اثبات ہو تا ہے جو اس بی اور کیٹو کی علیک کو موالات

مے وقوع بذریہ ہونے کی صورت میں بیلی ہوجا تا ہے۔ اس بیزقول باری اور کیٹو کی علیک کو موالات کی مائے لیکھی کے فوا اللہ تعالی تم میر اسمان سے بانی آنا تراہی نا کہ وہ تھیں باک کردے)

مائے لیکھی کی فوا الانٹر تعالی تم میر اسمان سے بانی آنا تراہی نا کہ وہ تھیں باک کردے)

اس آمیت میں یہ تبایا گیا کہ بانی کے ذریعے نظریہ بہوجا تی ہے۔ اس میں موالات کی کوئی شرط عائد نہیں گئی ۔ اس بین جو الابن جائے گا۔

یہ مطہر بینی باک کر دینے والابن جائے گا۔

یہ مطہر بینی باک کر دینے والابن جائے گا۔

اس برده دوابست بھی دلاست کرتی ہے جوہیں جبدالباقی بن فائع نے بیان کی، انفیب علی
بین جی بن ابی انشواریب نے، انفیب مستدر نے، انفیب ابوالا سوس نے، انفیب خور بن عبیدالدنے
حسین بن سعدسے، انفول نے بینے والدسے اورا کھوں نے حفرت علیٰ سے کہ ایک شخص حفور
مسلی الشکلیوسلم کی خدمت بین آبا و درعوش کیا کہ میں نے فیسل جنا بہت کرنے کے بعد قجری نما تہ
بیر ھی ہے جب سورج کی دوشتی کھیل گئی تو میں نے لینے با زوکو دیکھا کرنا خون کے برابراس کا ایک
حصد خشک دہ گیا ہے۔ آب نے فرما یا جا اگر تم اس جگری بریا تھ کھیر لیتے اوراس کا مسے کر لیتے
تو تمھا دے لیے کافی سوما آبائی

اس دوابیت کی گوسے آب نے اس نعف کوکا فی و قدت گردیجا نے کے یا وجوداس خشک بھر ہے ہے کہ ایمان خشک بھر ہے تھے کی ایمان مت وے دی تھی ا دواسے نئے سرے سے بھانے کا کام نہیں دیا تھا بھر معنوالٹین عرف اور دوسر سے مقالت نے حضور صلی الله علیہ وسلم سے موابیت کی ہے کہ آب نے کہ کے لئے کاکھا کی ایک نے کہ کے لئے کاکھا کی ایک کے کہ کے کہ کاری کے کہ کے کہ کاری کی ایک کے کہ کاری کی ایک کے کہ کاری کے کہ کاری کی ایک کی دوسر سے فرایا اور دیل للاعقاب من النا داسبقی الوضور نے کے مالی ایم ایمانے دالی ایم ایون کے لیے ہم کی آگ کی دوسر سے فرایا اور دیل للاعقاب من النا داسبقی الوضور نے کہ مالی میں کا گی کی دوسر سے فرایا اور دیل للاعقاب من النا داسبقی الوضور نے کہ میں ایمانے دالی ایم ایون کے لیے ہم کی آگ کی دوسر سے

W

درازر مبلیه مبلیه

5

y.

pa

٦,

, , (

1

بربادی سے، دصولوری طرح کرد)

اس بیرحفرت دفا عربن مافع کی روایت کھی دلاست کرتی سے جس عی حضور صلی کنرعایہ م نے یہ فرایا (لاتنم صلونا احد کے حنی نفیع العضوع مواضعہ تم میں سے سی شخص کی نمازاس وقت کک مکمل نہیں برسکتی جب تک وہ وضو کو وضو کے وضو کے مقا مات برند دکھ در ہے کعنی جب کک یوری طرح وضو نہ کر ہے .

اگرکونی شخص و فعول میں تفریق کر نا اور و ففر خوال کرا بخیبی بورا کر ناہیے تو دہ درج بالا مدین کے مقامات پر دکھ دیا درج بالا مدین کے کم سے فارح نہیں ہو تا اس بیے داس نے و فنو کو و فو کے مقامات پر دکھ دیا بیان درج بالا مدین کر گئی ہے۔ ان و و فنو کے مفامات تواس کے دہی اعضاء ہی ہیں جن کا قرآن بین ذکر آیا ہے، نیکن اس میں موالابت اور ترک نفراتی کی نشرط عائد نہیں کی گئی ہے۔

اس برخفوره الدختی المسرم کے وہ الفاظر دلالت کرتے ہیں جو ایک اور طربی سے دوی میں ہے ایک اور طربی سے دوی میں ہے ایک اور طربی سے دوی میں ہے اور طربی سے دوی میں ہے اور اسے دیغہ الدجلید المبین کے فرا بالاحتی المبین کا المبین کی ایک کروں اور دونوں با محمد و معربی مرکامسے کرسے اور ابیاج ہوا ور دونوں با محمد و معربی مرکامسے کرسے اور ابین دونوں یا تحدد ونوں یا تحدد ونوں یا تحدد ونوں یا توں دھوئے کہ سے کروں ا

اس رواست میں ہے در بیا قعال وضور رانجام دینے کا ذکر نہیں ہے اس ہے وضور را ا دو لول صور لذی میں درست ہوگا نواہ وضور کے اقعال کے در میان وقف دال دے بانواہ مسلس ا در بے کر کردیے۔

اگریہ کہ جا سے کہ حیب قول باری رفاغیسکی اعظی گھ کا جبد کی ایک امری صورت میں سب جہ فوری طور پر بھل ورا مرکا مفتقتی ہے۔ اس لیے فی الفوراس کی ادائیگی فروری ہے۔ جب وہ اس طرح اس کی ا دائیگی فروری ہے۔ جب وہ اس طرح اس کی ا دائیگی نہیں کرے گا تو سیم جھاجا مے گا کراس نے گویا اس امر مرجمل ہی ہی کہا۔ اس کے بوا سے اس کی اور اسے گھر کر مرومے کا دلانے می حدث میں ان وہ نہیں ہے۔ بیں ما نع نہیں ہے۔

آب بہیں دیکھنے کہ چیننخص سرسے سے ہی وضوکا ٹادک ہونا ہے اگرا بک مدت گزاد کردہ فوق کرلتیا ہے نواس کا وضو درست ہونا اور فائسد نہیں ہونا ہے۔ یہی صوریت حال ان تمام اوامر کی سے چکسی وقت کے ساٹھ مقید نہیں ہونے ۔

الكرائية فعن السيادامرياس وفت عمل بهي كدياجب ان كا ورود بهويا سع نوظهركوان

برعمل کے نے کی صورت میں اس کاعمل فاسد نہیں ہوتا اور نہ ہی درمیان میں وقفے کا آجا نا اسس عمل می صحت کے لیے مانع ہوتا ہے۔ اس مفہوم کی نبیا دید مرکورہ بالا قول یا دی کا ہمارے قول کی صحت کی دلیل بننا اولی ہے۔

بلاوا

المراز

بى تۇر

وه اس طرح کراس عفر کا ده ولینا جیسے فرری طور پر ده دیا گیا ہے۔ ہم اور ہما اسر بنی افیان سب کے نزد کی در دسور نے ایس باقی اعفرا مرکے نزدھور نے سے دھورتے ہوئے عفر کے معمر میں کوئی تبدیلی آئی نہیں جا ہیں اس کا اعادہ برن کا عادہ میں کوئی تبدیلی افور سے مفہوم کو ماطلی کردین الازم آنا سے۔

ا درسا تفهی اس بر وقفی سے ساتھ تعلی سرائی م دینے کا ایجاب بھی لازم آتا ہے۔ اس کیے ضروری ہے کو سے اس حکم بریر خرار رکھا جائے کواس نے ابندا ہی میں علی انفورا یک عضوکو دھولینے کا ہوگا م سرانحام دبایتھا وہ درست تھا .

بولوگ وضویس موالات کے فائل ہیں وہ حضرت ابن عمر کی اس دوابیت سے بھی استدلا میں میں نہ کر میں کہ کا لات کے فائل ہیں وہ حضرت ابن عمر کی اس دوابیت سے بھی استدلا میں نہ کر سے کہ حضور صلی النّد علیہ وسلم نے اعفعا مے وضوا کیک ایک مرتبہ و حصور فرما بالا الله کے صلیٰ کا الاسے)۔
(هذا وضوء من لانقیال الله کے صلیٰ کا الاسے)۔

ان حفرات کا کہنا ہے کہ دسٹ کے بیان کی روشنی میں ہے بات معلیم ہوتی ہے کہ آئے نے وضوکا بیٹمل ہے در بیے کہا تھا۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ برمرف ابک دیوری ہے کہا ہے ۔ یہ کہاں سے بیتہ جلاکہ آب نے بیر وضو موالات اور متا بعبت کے طور پر کبیا تھا۔

اس میں برگنجائش میں کا بید نے ابنا جہرہ دھولیا ہوا ور کھی ساعتوں کے بعد اسینے بائر و دھوئے ہوں اور اسی طرح با تی اعفا رہی گئم برگئم کر دھوئے ہوں تاکہ دیکھنے والول کو بہ نیا با با سکے کہ وضو کے افعال کو کھی کھی کھی کھی کھی کھی کھی کہ دھوئے ہوں تاکہ دیکھنے والول کو بہ نیا با با سکے کہ وضو کے افعال کو کھی کھی کو کو اور کر کہ ناجا کہ دیو اب بردلالت علیہ دیم نے بردلالت نیاں کہ ارشا دکا یہ نفظ (ھدا وضوع) و ھونے کے عمل کی طرف انتادہ نہیں کہ تا ۔

اگریہ کہا جائے کہ جب وضو کے تعین اجز العین کے ساتھ مٹانی ہو گئے بیٹنی کو مجمد عے کے بغیر بعض کے لیے کوئی تکم دیرسٹ نہیں ہوتا ، کہ وضونما نہ کے لیے مثنا بہ ہوگیا۔اس کے ہجاہے ہیں کہا جائے گا کہ بیاصول مجے کی صورت ہیں ٹوسٹ جا تا ہے۔اس کیے کہجے کے تبین خوالجی بعض

کے ساتھ معلق ہوتے ہیں۔

متلاً آب بنیں دیجھنے کو گرایک شخص و فوت عرفہ نہیں کرنا تواس کا اسوام اور پہلے سے
کیا ہوا طواف دونوں باطل ہوجا نے ہیں۔ اس طرح سے کعین اقبال تعین کے ساتھ معلی تھتے
ہیں لیکن اس صوریت سال کی وجہ سے اس شخص پر سچے کے افعال بیے در ہیے کرنا واجب بہیں ہوگا۔
بنیس ہوگا۔

نیزونسویر بعض اعضائد کو دھونے کے سلسلے میں ایک حکم نمابت ہوتا سے لیکن وہ کم دوسر اعضاء کے لیے نا بیت بہیں دیکھتے کہ اگر وضو کرنے والے کے با دوکہ کوئی اعضاء کے لیے نا بیت نہیں بیونا مثلاً آپ نہیں دیکھتے کہ اگر وضو کرنے والے کے با دوکہ کوئی عندرلاسی مبوجا تی ہے ۔ نما ترکے عندرلاسی مبوجا تی ہے کہ اس کے تمام افعال ایک دوسرے کے مما تقداس طرح معلی ہنے اندر بہ بات نہیں بہتی ۔ اس کیے کہ اس کے تمام افعال ایک دوسرے کے مما تقداس طرح معلی ہنے ہیں کہ جس حالت بیں ان افعال کی اوائیگی محمن بہتی ہے۔ اس میں یا ترسا و سال منافی میں بیا ترسا و سال میں ان افعال کی اوائیگی محمن بہتی ہے۔ اس میں یا ترسا و سال منافی ہوجا تے ہیں بیا سادے تا بت رستے ہیں۔

اس بیے مقرض نے حین دا ویہے سے نما نہ کے ساتھ وضوی مثنا بہت کا ذکر کیا ہے وہ غلط نا بہت کا ذکر کیا ہے وہ غلط نا بہت ہوگیا ، ماں البتہ اس میں بین بین کے بعض عف اعظما در است کے ساتھ مثنا بہت ہوگئی ہو بہ ان سب کا وہوب کے دفنو کی نما نہ ندگوہ اور دوسری حیا داست کے ساتھ مثنا بہت ہوگئی ہوب ان سب کا وہوب کسے سے ساتھ مثنا بہت ہوگئی ہوب ان سب کا وہوب کسسی بیر مکی ابر جائے ، کھراس کے لیے ان کی نفریق جائز میو تی ہے۔

ا بب اور جہبت سے دیکھا جائے تو معترض کا اٹھا با ہوا نکتہ غلط نا بت بڑگا۔ وہ بیکنماز بین کسی فنس کے بغیرافعال کو بیے در بیے ادا کر نا اس بیے لازم ہو نا ہیے کہ نمازی تربیہ کے دیئے ۔

مازیم واضل ہو باہے اور نما نہ کے افعال کی بنا پراس تحربہ کے بغیردیست نہیں ہوتی جس کے انتخاب کی وجہ دہ نمازی کفتا کو کے ایسے اور نمائی کے دو نمازی کفتا کو کے اور نمائی کہ وجہ سے کے میک کو جاتھ کی دیم کے بالک کا تواس کے بیائی کے بغیر نمازی کفتا کو جادی کے فعاد درست نہیں ہوگا ،

اس کے برعکس طہا رت بعنی وضویر کسی تخریمیہ کی ضرورت نہیں ہونی آ ب در کھے سکتے ہیں کے وضویات کا بیات ہونے ہیں ا کروفنو کے دوران ایک شخص کے بیے گفتگو کونا ، نیز دوسرے تمام افعال درست ہونے ہیں اور ان سے اس کا وضو باطل نہیں ہوتا ۔

حن توگول نے ومنوکے با در میں درج بالا بات کہی سے کفول نے ومنوکے اتما م سے بہلے

مرف عفوکے خشک نہ ہونے کی نشرط لگائی ہے۔ ہم کہتے ہیں کردفعہ کے حکم میں عفود کے نظامہ ہوانے کا کوئی اثرا ور دخل نہیں ہوتا ۔ بعینی آگرا ہیس عضو خشاک بھی ہوجا ئے تنب بھی دضو کاعمل ممل ہو جاتا ہے۔

آب بنبی دیگیے کروضوکر نے کے لبداگر سارے اعضا وضائد بہرجا ہیں تواس سے طہار سے دختو وضوضتم بندیں ہوتا مکی ہاتے اسی طرح اگر لبض اجزاد نقسک ہوجا میں نواس سے دصنو بی کو تنقص ببدیا بندی ہوتا - ایک اور کہا ہے سے بھی معترض کی بات خلط تا بت ہوتی ہوتی ہے۔ دو میں کر آگر نما ذرکے ساتھ دو میں کہ شاہیت درست بھی ہوجا تی اور نما زیر دو ضوکی قباس کر بادرست بھی ہوجا تی اور نما زیر دو ضوکی قباس کر بادرست نہروتا گا۔ بھی ہوجا تا تو بھی اس مسکے میں بیرط ان کا ردرست نہروتا گا۔

اس کی وجہ ہے۔ کہ تیاس کے فرالعین میں افعا فہ کرنا دیست نہیں ہوتا ہے۔ کس سے اس منے بین قباس کو کئی دخل نہیں ہے۔ اس برا بکہ اور بہوسے توریحیے۔ اگرا بک نتخص دھورہ بین قباس کو کئی دخل نہیں ہے۔ اس برا بکہ اور بہوسے توریحیے۔ اگرا بک نتخص دھورہ بین بیٹھ کر وضو کر دما ہوا و داعفا اس کے وضو ہے دورہ اس کے دونو کے اگر بہالا عفر خشاک ہوجائے تو بہم درمیان میں وہ کا عمل جھور کے دورہ بین میں بین بنتی ۔ بہی کا ماس صور دین کا بھی ہے جب درمیان میں وہ کو عمل جھور کے دورہ دورہ سے دورہ بین کا بھی ہے جب درمیان میں وہ کی کا عمل جھود کے دورہ کے کہ بہلا عفر خشاک ہو دیکا ہم وہ دورہ سے دورہ برا کے دورہ کی دورہ کے دورہ کے دورہ کے دورہ کے دورہ کے دورہ کی دورہ کے دیرہ کے دورہ کے دو

قصل

وضوسے پہلے ہم اللہ قرض ہے یا نہیں

تعفل سی اس الی دبیت سے بینفول ہے کوان کے نددیک وضوی بیم اللہ برا فرض افران کے نددیک وضوی بیم اللہ برا فرض افران کے ندوی اللہ برکہ کر دیے گا توف اللہ الکہ بھوٹر دے گا توف اگر میان بوگا ۔ اگر کھوٹر دے گا توف اللہ بھوٹا ۔ اگر کھوٹر دے گا توف اللہ بھوٹا ۔ اور مم نے اسان سے میں میں اللہ بھا تا ما گا کہ اللہ بھا تا ما کہ دیا اللہ بھا تا ما کہ دیا اللہ بھا تا ما کہ دیا اللہ بھا کہ تا ہے ۔ ایک کرنے والا یا تی اتا وا) دلائے کہ تا ہے ۔

الندنعائی نے طہارت کی صن کو وضو کے فعل کے ساتھ معانی کردیا اوراس کے لینے ہمیہ کسونٹہ و کے طور پر ذکر نہیں کیا۔ اب بوشخص نسمبہ کی نشرطرعائد کرنے گا وہ ان آبات کے محم برائیں بہتے اور اعتصابے وضود صولیتے کی بنا پرنمانہ کے بنا پرنمانہ کے دونو دھولیتے کی نظر کے دونو کا ۔

1/4

معفرت دفاعرب لانع کی دوایت کے مطابق آب نے ایک تیکر و کونماز کے یک وضو کی میم دیستے موسے فرمایا (لانت م صلو تا احد کے معنی دسینع الوضوء فیغسل وجھے و دید دید) تا آخر حدمیث اس میں آب نے سمبد کا ذکر نہیں کیا۔ مفرت علی مسخرت عثمانی محفرت عدالتین فریڈ وغیر ہم نے مفود صلی الشرعلیہ وسلم کے وصنو کی نفیدت میان کی ہے کیکن ان میں سے سی کے تسمید کی فرضیت کا ذکر نہیں کیا۔ سب نے کہا ہے کہ مضاور صلی التّدعلیہ وسلم نے اسی طرح وضو کیا تھا۔

اگروفوی تسینہ خون ہن نا تو بیر مفارت اس کا ضرور دکر کرنے اوراس بارے میں نوائز کے ساتھ اسی بیجانے میں تعدید کے اسی بیجانے میں ہے اسی بیجانے میں میں نوائز کے ساتھ اسی بیجانے ہے میں من مقاول ہوئیں ہے میں کے مورد کیا ہوئی کے مسلم میں کہ دورہ میں کیونکہ کورل کوعموی طود براس کی خرورہ بیش کا تی ہیں ہے۔

اگر مفرت الوم رئیره کی اس روایت سے استدلال کیا جا مکے جس میں اتھوں نے مضور صلی اللہ علیہ دستم کا بیار شنا ذلقل کیا ہے (لا و صدوله سن الدریا کہ کہ را سدوا دلا علیہ ہے وقت عصر وفعو میں اللہ کے تام کا ذکر نہیں کرتا اس کا وضو نہیں ہوتا) نواس سے ہواہ ہیں کہا جا ہے گاکہ نص تر آن میں افعا فد جا تر اس میں افعا فد حرف ایسے نص کے ذریعے ہو کہ ایسے حس کی وجہ سے اس نص کا منسوخ مہوجا نا جا ئز ہوتا ہو۔

اس بیے معرض کا بربوال دو وہ و سے ساقط ہے۔ بہتی وہ تو وہ ہے میں کام نے اہمی فرکریا دو مری وہ بہ ہے کہان مسائل میں اخبارا حاد فابل فیول نہیں ہیں جن ہیں عمرم بلوی ہو لیعنی لوگوں کو دورانه ای سے سالقہ بڑتا ہو۔ اگراس رواست کو درست بھی سیلیم کرلیا جائے تواس میں بیاستمال موجد درسے گا کراپ نے اس سے نفی کمال مراد ہی ہے۔

تواس میں بیاستمال موجد درسے گا کراپ نے اس سے نفی کمال مراد ہی ہے۔

تواس میں بیاستمال موجد درسے گا کراپ نے اس سے نفی کمال مراد ہی ہے۔

ومن سمع المت داء ف لم جب فیلا صلواتھ لم میں بیس می نماز مرف مسید میں میں ہوتی) اور سے اور جو شخص افران کی آواز سن کو نماز کہ میں بیس می نماز نہیں ہوتی) اور اس کو خود کی دومری روایا ست۔

اگریکہا جائے کہ جیب وضوص دت کی وجہ سے باطل ہوجا تاسیے تواس کی اندا بین ہم اللہ بیرا دلتہ بیرا دلتہ بیرا دلتہ بیر بیرا میں کے بواہ میں کہا جائے گا کہ معنرض کا بیر بین کہا جائے گا کہ معنرض کا بیر بین اللہ بیر کہنا غلط ہے کہ صدف میں کہنا غلط ہے کہ صدف میں بیر کہنا غلط ہے کہ صدف لاحق ہوئے کے ایسا نہیں ہوتا اس کیے کہ صدف لاحق ہوئے کے یا وجو دنما نہ کا یا تی دہنما جا گرزیں ایسا کہ در بیا ہے۔

ایسانتخف وفنوکریے گا اوراس کے ابعاز نما آیہ وہیں سے نشرد رع کر دیے گاہماں مدست لاحقی

ہونے کی دج سے نماز چھید کر وفئوکر نے کے لیے جلاگیا تھا۔ نیز نماز کی ابتدا میں اللہ کے ذکر کی ماحت کی معادت نہیں ہے کہ معادت نما کہ کہ معادت نما نہیں ہے کہ معادت نما نہیں ہے۔ فرض ہوتی ہے اور قراکت کے بلے معمالات ماجھی جاتی ہے۔

نیزیم دفتوکوتی ست کے دھو نے براس کی اطریعے قیاس کرتے ہیں کہ یہ کی طہادیت ہے۔ اس
بیے نجاست دھونے کے لیے حس طرح سبم اللہ برطر صفا فرودی نہیں اسی طرح وفعو کے لیے کھی سبم اللہ
برطر صفا عنروری نہیں۔ نیز بھا دیے مقافقین اس نکتے برسم سے تفق ہیں کہ کھول کوسیم اللہ تھیوٹر دبین ا طہادیت یعنی دفعو کی صحت کے لیے مانح نہیں ہوتا ، اس کو افقت کی نبا برہا دیے فی افعین کا فول دو
ویوہ سے باطل ہموگیا۔

ابب دیم بیہ بسے کہ تخربیہ کے ذکر کا جان بوجھ کریا بھول کر جھوٹر دینا نما نہ کے بطلان میں کیسال حکم کے کھنا ہے۔ دوسری وجربیہ سے کہ گرتسمیہ خرص ہونا تونسیان کی بنا پرسا فط نہ ہوتا۔ اس لیے کہ طہادت کی دوسری تمام ننرائط کا حکم ہے۔

فصل

آ بأنرك تنجاسي نمازجا تزيه

قول بادى (باخدا في منهم الى المقلل في ما في المعلمة و مجة هد الله المنه السن بدد لالت كرناسية ولي بادي (باخدا من المنه الله المنه ا

استنجا کے مسلے بین فقہاء کے درمیان انقلاف لائے ہے۔
ہما در سے اصحاب کا قول سے استنجا کے بغیر نما نہ رہا ہما تر ہو جائے گی اگر جہ ترک استنجا بری بات ہے۔
الام شاقعی کا قول ہے کہ اگر کسی نے سرے سے استنجا نہ کیا تواس کی نماز جائز نہیں ہوگی ۔ ظاہر
ایٹ بہلے قول کی محت پر دلالت کر دہی ہے۔ اس کی تفسیریں بیمردی ہے کہ اس کا مفہ وم بر ہے
نبیب تم نما ذرکے بیے اکھے اور تم می دش کی مالت بیں ہوئے۔
المیمی تم نما ذرکے بیے اکھے اور تم می دش کی مالیت بیں ہوئے۔

سلسلاً من به خوا بال و جاعات گذاری الفاله الموری الفاله الموری الفاله الموری الفاله الموری ا

اس کے با دبودسب کا اس براتفاتی سے کریہ است عیرمنسوخ ہے اوراس کا حکم تاب

اور قائم ہے۔ اس برسب كا آلفاق استنجاكى فرضيت كے قائلين كے قول كو باطل كردتياہے۔ دوسرى ديماس قول بارى كى ولالمت سے (اَدُ جَاءَ اَحَدُ كُوْمِنَ الْخَالِيْطِ) تا آخر آبيت.

الترتعالی نے دفع حاجب سے آنے دالے شخص برتیم داجیب کردیا ۔ آیت سے الفاظ دفع حاجب کے دیا ۔ آیت سے الفاظ دفع حاجت سے کنا یہ بین ۔ الترتعالی نے استنجا کے بغیر صرف تیم کی نبیا دیرا پیسٹخص کے لیے نماز کی اباحت کردی ۔ بربات اس مید دلالت کرتی ہے کواستنجا فرض نہیں ہے ۔

سنن کی جہت سے اس بیروہ روابت دلامت کم تی ہے جس کے داوی علی بن میلی بن مقلاد ، بیب الفول نے اپنے جا دوا کافول میں الفول نے اپنے جیا بی مقال میں الفول نے اپنے دالدسے اودا کافول نے اپنے جیا بی مقال میں دوا بیٹ کی ہے کہ اپ نے فرط یا الات تم صلو تا احد کو دینی بغسس وجھہ و بید بیاہ و بیسے بواسلہ و لیغسل دجلیه میں آب نے ترک استنبی کے یا وجودال اعضا کے دھولینے برتما زکی ایا حت کردی -

اس برائعمین الحرانی کی دوا بیت بھی دلالت کرتی ہے جیے انھوں نے ابوسعید سے اور
انھوں نے حفرت الو بر نریم سے نفل کیا ہے کرحف وصلی الترعلیہ وسلم نے فرما یا (من استجبر
فلیونزیمن فعل فقد احسن و من لا خلاحرج و من اکتحل فلیونز من فعل فقد احسن
و من لا خلاجرج ، بینخص و صیلے استعمال کر ہے اسے جا ہیں کرائ کی تعداد طاق ر کھے بینخص
الیا کر ہے گا وہ بہت اسم بیا ہیں کہ طلاق مر نبرسلائی کھیے ، بینخص الیسا کر ہے گا تو اس میں کوئی گناہ نہیں ، جو
شخص سر دلکا مجا سے جا ہیں کہ طلاق مر نبرسلائی کھیے ، بینخص الیسا کر ہے گا وہ بہت اجھا
سے جا ہیں کہ طلاق مر نبرسلائی کھیے ، بینخص الیسا کر ہے گا وہ بہت اجھا
سے بیا ہیں کہ طلاق مر نبرسلائی کھیے ، بینخص الیسا کر ہے گا وہ بہت اجھا
سے بیا ہیں کہ طلاق مر نبرسلائی کھیے ، بینخص الیسا کہ ناہ کی نفی کردی اس

اگر کوئی بہ کے کہ مورج باگناہ کی نفی اس شخص کے لیے گئی ہے ہو دھیدل کی بجائے ہے اس کے اس کا کہ استعمال کر دار ہے اس کے استعمال میں کہا جائے گا کہ بیر بات دو وجوہ سے فلط ہے ایک کے استعمال میں کہا تھا کہ استعمال میں کہا تھا۔ کا کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔

اس ہے اگر کوئی شخص میے دیوئی کرتا ہے کہ اس سے دھیلے تھیوڈ کر با فی سے نسنی کرنا مراد ہے۔ ' نووہ کسی دلالت کے بغیر مدیث کی تخصیص کرتا ہے۔ دومری دیور یہ ہے کہ اگر مقرض کی یات فہول کر لی جائے تواس سے حضورصلی لیٹر علیہ جسلم

4

بغكرر

کے ادشادکا فائدہ ساقط ہوجائے گا اس لیے کہ بہتوسب کہ معلیم ہے کہ دھیلے استعال کونے کی بنسیت یا نی سلے شخا کہ زا افقیل ہے۔ اس لیسے ففل طریقے کو اختیا اکرنے والے سے گناہ کی بنسیت یا نی سلے شخا کہ زا افقیل ہے۔ اس لیسے ففل طریقے کو اختیا اکرنے والے سے گناہ کی فقی کرد بینے کی بات کم اذکم مفدوسی الشعلیہ وسلم کی ذات سے نونا مکن بلکہ محال ہے۔ اس لیسے کہ یہ کلام کولیے موفع استعال کونے کی ایک بہت ہی کھونڈی شکل ہے۔

اگریہ کہا جائے کہ حفرت سلمان کی روامیت میں سے کہ حضورت بال سعلیہ وسلم نے مہم بنیں سے کم مقد تعنی کئی میں اسے کہ مقد تعنی کی مقد تعنی کے خوا بالے است مقد تعنی کے خوا بالے است مقد تعنی کے خوا بالے کہ است است مقد کے مقد بالے مقد تعنی کے خوا بالے کا مقد تعنی کے خوا بالے کے خوا بالے کا مقد تعنی کے خوا بالے کا مقد تعنی کے خوا بالے کے خوا بالے کے خوا بالے کا مقد تو بالے کے خوا بالے کا مقد تو بالے کی بالے کے خوا بالے کا مقد تعنی کے خوا بالے کے خوا بالے کا مقد تعنی کے خوا بالے کے خوا بالے

معندوسی الترعلیہ دسم کا امروج ب برخول ہوتا ہے اس بھے گزشتہ میریث بیں آپ کے فول (فلاحدج) کوالسی صور مت برخمول کیا جائے گاجس سے امر کے ایجاب کا سقوط لازم نہائے۔ وصورت یہ بہوگی کہ آب نے ایسٹن فس سے گناہ کی نفی کردی جس نے طاق تعداد میں ڈھیلے استعمال نہ کیے بول میکدان کی تعداد حیفت کردی ہو .

اسپ نیے کیسے تعقی سے گناہ کی نفی نہیں کی ہومسرے سے ڈھیلیے استعال ہی نہیں کر مایا آپ کے اس فول کو اس صوریت پرچمول کہا چائے گا جس میں ایک شخص ڈھیلیے تھیوڈ کر بیانی سے استعما کر لیتا ہے۔

نیکن اگرمعترض کا بیان کرده مفهوم بیا جائے تواس کی وجہسے ان دونوں صور تول بیسے
ایک کا بالکلیاسقا طلازم آجائے گا۔ خاص طور برسیب کہ (فیلاحدے) کی ہماری دوا بیت
آبیت کے تنفیمن معنی کے موافق بھی ہیں ہیں ہیں۔ اس بردلائٹ کرتی ہیں کہ ترک استنجا کے
باوجود نما ذکی ادائیگی کا بوا زموسو دسیے .

استنجاكه ما فرض به بسم اوراس مح بغير معي نما زكامجوا زيها سيربه بات دلانت كرتى مع كما كرماني موجود مرو نه تحصيا وبودا يب شخص وصيلول سع استنجا كريتا بسعريا بلا فرورت

بانی چیده از کا میروناتی به توسب کے نزدیک اس کی نماز جائز ہوجاتی ہے۔

الکی جیدہ کا دور کی بات کا تو کیے دوسیاں کی کیا ہے یا نی سے کرنا واجب ہوتا جس طرح جسم میں کسی جگہ بہت زیادہ گئی ہوئی نے است کو دھیلو کسی جگہ بہت زیادہ گئی ہوئی نے است کو دھیلو کے دور کردیا جائے اور یا بی سے صاف ندکیا جائے نونماند درست نہیں ہوگی ، بشرطیکہ بانی درست نہیں ہوگی ، بشرطیکہ بانی درست نہیں ہوگی ، بشرطیکہ بانی درست بہت ہوتا ہے اور یا بی سے صاف ندکیا جائے تونماند درست نہیں ہوگی ، بشرطیکہ بانی درست بہت ہوتا ہے۔

بانی درستیا ہے وہ اس مسئلے میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ تھوڑی مقداد میں لگی ہوئی نجاست کی دلیل موجود ہے کہ تھوڑی مقداد میں لگی ہوئی نجاست کی دلیل موجود ہے کہ تھوڑی مقداد میں لگی ہوئی نجاست کی دلیل موجود ہے کہ تھوڑی مقداد میں لگی ہوئی نجاست کی دلیل موجود ہے کہ تھوڑی مقداد میں لگی ہوئی نجاست کی دلیل موجود ہے کہ تھوڑی مقداد میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ تھوڑی مقداد میں لگی ہوئی نجاست کی دلیل موجود ہے کہ تھوڑی مقداد میں لگی ہوئی نجاست کی دلیل موجود ہے کہ تھوڑی مقداد میں لگی ہوئی نجاست کی دلیل موجود ہے۔

میں کیڑا باک ہوجا تا ہے کہ آب کے نزدیب نشک می کوکیڑے سے کھرجے دینے کی صورت میں کیڑا باک ہوجا تا ہے سکن یہ جیز کثیر مفدار میں لگی ہوگی منی کے ساتھ نماز کے جواز پر دلا نہیں کی ۔ اسی طرح استنجا کی جگہ اس حکم سے ساتھ بخصوص ہے کہ اگر ڈھیلوں کے در کیجے اس حکمہ سے نجاست کا ازائہ کر دیا جائے تو نمار جائز بہوجائے گی ۔

اس کے بچاب ہیں کہا جائے گاکہ ہم نے منی کے سلسلے میں بچانہ کا بوئم گھادیا ہے۔ اگریجہ منی کھی کا بیا ہے۔ اگریجہ منی کھی کئیں بنائی منی کھی کئیں بندرت نہیں بلکہ نرمی ہے۔ منی کھی کئیں مندرت نہیں بلکہ نرمی ہے۔ اس کے منی کھی کئیں جائے اسے دہاں سے کھرج کرصاف اب دیکھ سکتے ہیں کہ منی کھرج کرصاف سے دیکھ میں کھی گئی جائے اسے دہاں سے کھرج کرصاف سے دیکھ میں کھی دیا جائے ہیں کہ منی کھرج کرصاف سے دیکھ میں کھی گئی جائے ہیں کہ منی کھرج کرصاف سے دہاں سے کھرج کرصاف سے دیکھ میں کھی کا من دیا جائے ہیں کہ منی کھرج کرمیا ہیں جائے گئی ہیں کہ دینا جائے گئی گئی گئی ہیں کہ دینا جائے گئی ہی گئی گئی گئی گئی گئی ہیں کہ دینا جائے گئی ہی کر بھی گئی ہیں کہ دینا جائے گئی ہیں گئی ہیں کہ دینا جائے گئی ہیں کہ دینا ہے گئی ہیں کہ دینا ہے گئی ہیں کہ دی

نین جہاں تک جیم انسانی کا تعلق ہے تواس سلسلے میں یا فی یا مائے بعنی بہنے والی شے
کے بغیر منی کی نجا ست کا اوالہ جائے نہیں ہے اوراس بار سے میں اس کے عکم ہیں کوئی فرق نہیں
سے اسی طرح استنبا کی جگہ میں گی ہوئی نجا ست کا حکم سے کواس کے اذا لے کے متعلق حکم کے اندیشتہ
سے اسی طرح استنبا کی جگہ میں گی ہوئی نجا ست کا حکم سے کواس کے اذا لے کے متعلق حکم کے اندیشتہ
سے دی طرح است کوئی فرق نہیں ہے۔ اس کیے استنبا کی جگہ میں گئی ہوئی تباست اور بران کے سی صف

میں گئی ہوئی نجاست کے حکم میں کوئی فرق نہیں ہونا جا ہیں۔ اسی طرح اگر ہم سے بہ بی جیا جائے کہ ذی جرم نجاست بعنی ایسی نجاست ہو جسم اکھتی ہوا گرموز سے میں لگی ہوئی ہوتی خشن سہوجا نے براسے اگر زمین بیردگر سمرد ودکر دیا جائے تو موزہ پاک ہوجائے گالیکن اس فسم کی نجاست اگر بدن کولگ جائے تو دھوئے بغیر پاک

نېيىم مۇگى-

توسم اس کے جواب میں کہیں گے کوان دونوں صورتوں کے حکم میں انسانی حیم اور موندے ، کے جم کی حالتوں میں انتقلاف کی وجرسے فرق بڑا ہے۔ اس کے کرموزے کاجم باطبیم کی ایونیا سے ادراس برگی ہوئی نے است کی دطویت کو اسنے اندر بورب تہیں کرتا ہے۔ بجبکہ نہیں سے کا ہرم باست کا ہرم باست کا ہرم باسم کر دوادر دوربیان سے تخلف یا بوبلام و تا ہے اور موزے برگی ہوئی دطویت کو جذب کرنیا ہے۔ اس بیرا گراسے کھرج دیا جائے تو ہمیت تھوڈی مقدادی موزے بریا تی دہ جا تا ہے ہوفائل نظرا نداز ہوتا ہے۔

اس کے نگر منے کے گرمی نے کو جینے اور دھونے کے ایکا مات کا تعلق یا تونفسی نجاست کے ساتھ اس کی نرمی اور خفت کی بنا پر مہت ماس ہے یا اس بجر کے ساتھ ہوتا ہے جسے نجاست لگ گئی ہواور یا فی کے نغیر اسے نائل کر دینے کا امکان ہوتا ہے جس طرح تلوار کے بارے بیں ہما را قول ہے کہ اگر اسے نبون گگ ہوئی کہ دینے سے تلواریاک ہوجا تی ہے ۔ اس لیے کہ تلوار کا جسم نجاس کے اگر اس کی سطح پر نگی ہوئی نجاست کو معاف کردیا ہوئے و اس لیے اگراس کی سطح پر نگی ہوئی نجاست کو معاف کردیا ہوئے ۔ اس بیاری کا ویاست کو معاف کردیا ہوئی کہ تا ہوں کو تھی ہوئی نجاست نگی دہ جائے گئے جس کا کوئی حکم نہیں ہوگی اور اس کی کئی حیث نہیں ہوئی۔ اس بیاری کا کوئی حکم نہیں ہوگی اور اس کی کئی حیث بین ہوئی۔

فصل

أيا وضويس ترنيب عفها فردرى سع

تول باری (فاغسلوا و مو هک می نا تو آیت سے ان لوگوں کے قول کے بطلان براستدلال کیا ؟
ما تا ہے جو دوند میں ترتبیب کے دیوب سے فائل ہیں ،اسی قول باری سے دونو کے افعال کی تقدیم و ان جرکے ہواز ریکھی استدلال کیا جا تا ہے ، دفنو کہ نے والے کواس تقدیم و تا نیمر کا افتد باری جو اس تقدیم و تا نیمر کا افتد باری تواہی ہم ایسے ، دفنو کہ نے دالے کواس تقدیم و تا نیمر کا افتد باری تواہی ہم ایسے ، مام مالک، لین بن سعدا و دافذائ کا بہی فول ہے ۔

ا مام نتاقعی کا قول سے بہتے بائول ام نتا فعی، اجماع سلف اوراجماع فقها رسے بہلے بائول دھولینا با بازود و سے بہلے بائول دھولینا جائز نہیں ہے۔ اس قول می بنا پرا مام نتا فعی، اجماع سلف اوراجماع فقها رسے کھے کہ رہ گئے ہیں۔ وہ اس طرح کرمفرت مائی ، حضرت عیدا مندا ورحضرت الوہر نرو سے یہ قول مردی ہے سے موسو کی میں وضو کی کروں تو مجھے اس کی بیروا ہ نہیں ہونی کریں نے ابنے کس عضو سے وضو کی انتالی کھی۔ انتالی کھی۔

بهان که بهی علم میں ملف اور خلف بی سے سی کھی فرد سے امام شافعی جیسا قول منقول بہیں ہے ۔ نول باری (اِ کَا قَعْتُم ُ اِلٰی الصّلوع کَا غَسِلُوا وُ جُو ھَ ۔ کُھی ناآ خوا بیت ، نین وجوہ سے نوز بیسے کی خطاب رابت کا است کی خطاب رابت کا منقبطی بیر بیسے کا عقب ایمے دھو کینے پر نماز کا بھا زیروجا تا ہے اور نوتیب کی نشرط بہیں بوتی ۔ اس منقبطی بیر بین مراو وقعلی السما و زنوتیب کی نشرط بہیں بوتی ۔ اس کے کا آیت میں ندکورہ حرف وا کو ایل فعت کے نددیک نوتیب کا موجب نہیں ہے ۔ مرداو وقعلی دونوں نے میں ندکورہ حرف وا کو ایل فعت کے نددیک نوتیب کا موجب نہیں ہے ۔ مرداو وقعلی دونوں نے میں بات کہی ہے۔

انفول نے مزید کہا ہے کا گرکوئی شخص بیہ کہتا ہے ' ڈائیت دیگا وعدولا میں نے زید ا اور عمروکود کھا) نواس سے اس فول کی وہی جینتین ہوگی اگروہ یہ کہے دائیت الزید بن بارایته م رس نے دونوں زید کو دیکھا با میں نے دونوں کو دیکھا) ابل لغنت کی اسی طرح کہنے کی عادت ہو آ ہے۔ آب نہیں دیجے کہ گرکوئی شخص کے بین فقرہ سن ہے۔ البیت نبیدًا دعدوًا تو وہ کہی بہیں سوچے گاکہ کہنے والسے نبیک دنیور کھا ہے۔ ملک برکاک کا کہ کہنے والسے نبیک دنیور کھا ہے۔ ملک برکاک کا کہ کہنے والسے کیا ہوا تھا ہو۔ ما تھ دیکھ لیا ہو نازید سے پہلے عمرہ کو دیکھا ہو۔

اس سے بہ بات نابت ہوگئ کرم ف دا دُنرتیب کا موجب نہیں ہے۔ فقہ مرکا اس مسئے
میں اُتفاق ہے کہ اگر کو ٹی تنفس یہ کہے یہ بیں اگر گھریں داخل ہوگیا تو میری بیوی کو طلاق میرا غلام
اُندا دا ور مجھ برصد قہلانہ میں مجھروہ گھریں داخل ہوجا سے تواس برمہ نینوں جنریں سکے دفت لازم
میرجا کیں گی۔ ایسا نہیں ہوگا کہ ایک بچنر دوسری جنرسے پہلے لازم ہوگکہ

یهی صودت مال بران کھی ہے اس برخصود صلی استرعکی وسلم کا برخول دلاکت کرتا ہے (لا نفو لوا ما شاء الله دشت کے برند کہوکہ ہجا اللہ دشت کے برند کہوکہ ہجا اللہ فی سے اللہ نفو لوا ما شاء الله نفو کے مار شاء الله دشت کے برند کہو کہ اللہ کا کہ مرف وائو تر تبیب کا موجب بنونا تو یہ مرف کے بالم برک کا موجب بنونا تو یہ مرف کی مرف کا مربو با الا ورحف ورصلی اللہ علیہ وسلم کوان دو نوں کے دومیان فرق کرنے کی فرد رسین نما تی ۔

جب بربات نابت ہوگئی کہ ایت میں ترتیب کا ایجاب نہیں ہے تو ہوشخص اس کے ایجاب کی بات کرئے کا وہ آبیت کا مخالف شاد ہوگا اور آبیت میں ایسے مفہ می کا اضافہ کرنے والا بن جائے گا ہوا بیت کا مُرز نہیں ہے۔ یہ بات ہما دیے نزد بیب آبیت کے سنج کی موجب بنتی ہے اس لیے کہ آبیت سنج کی موجب بنتی ہے اس لیے کہ آبیت سنج برکی ابا حدت کی مقتفی ہے و جوب تر نریب کا فائل اس کی مما لندن کر دیا ہے۔ بجہ اس میں کہا انقدالات نہیں ہے کہ اس آبیت میں نے نہیں ہے۔

اس بیسے ترشیب کے بغیر وضو کے افعال کی ا دائیگی کا بھانہ تابت ہوگیا دوسری وجرقول باری ا حامشہ خواب گوئی کے بغیر وضو کے افعال کی ا دائیگی کا بھانہ ہے۔ فقہاء امرصاد کے درمبان اس بارے میں کوئی انقبلاف بہیں ہے کہ باعوں دھوٹ نے کے محم میں داخل ہے اور معنی کے بحاظ سے یہ قول باری ا وَاکْدِدِیْکُمْ) میں مطوف ہے۔

مِنْ حَدِج وَلَكِنْ شِرِنْ وَلِيكُ الْمِنْ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ال

دومری وجربیر نول باری سے ذول کئی جُبرین کُیرین کی الکرتھا کی شیاس اس ایس بیں تبا دیا کہ ان اعفداکو وصوفے کے ذور یعے طہا دست کا مصول اس کی مراد ہے ، نوئزیب کی غیر بودگی بیں مصدل طہا دست اسی طرح ہے جس طرح تر تربیب کی موجودگی میں اس کا معصول ہے کیونکہ اسٹر کی مرا و توان اعفدا دکا وحون اسے -

اگریه کها ما میری که بهای تفصیل کید مطابق هم آب کی یه بات نسیم کرنے بی که بروف واؤ نزننی کامر حب نہیں ہوتا - لیکن آبت اس کے ایجاب کی تفتقی ہے اس کیے حوف فاتعقیب کے معنی اواکر یا سے تعنی ایک بچیز دوسری چیز کے بچھے آئے، اہل نفٹ کواس ارسے میں کی انقلا نہیں ہے۔

ایک وجرنویسبے کہ قول باری راخہ اُقیت کی القک لفظ کے ہے۔ اس بھے کہ ہاں ہوناقا اس بالفاقی سے کہ ہا تھے۔ کہ ہاری الفاقی سے کہ کہ انہ کے بھے قیام کے بھارتھ کے بعد وفعد کو کھا گھا ہے۔ اس کے بعد وفعد کو کھا گھا ہے۔ اس کیے تیم الحالی کہ کے دوسرے معنی مرا دیے ہیں۔

اس بین ایک پوشیده نفط موسود سے حس بریم گزنسته الحالب بین روشتی دال آئے ہیں۔ اس یا بیش بندن کا کا کیونکر یا بیش بندن بندن بری برگا کیونکر اس سے اسدلال درست بہت برگا کیونکر اس سے اسدلال درست بین وہ میاند برگا کا بجاب اس سے داخل بردنے کی ویرسے بیرہ دھونے کا لیجاب

اس امر پرمرتب نہیں ہوگا ہوآ بیت میں م*ذکو رہے کیو تاکہ جس امر بریج بہرہ* دھویے کا نرتنب ہوگا دہ دلالت پرمونو دن ہے تومغترض کا سوال سا فط ہوجا کے گا .

دوسری وجربہ سے کا گریم مغرض کے اس قول توسیم کریس کرفقط کے خطابن ترمیب کا عنیا مرکز ایا جائے توہم اس سے بیکہیں گے کوجی بریات تا بہت ہوگئی کہ حوف واؤ ترتیب کا موجی نہیں ہے کوجی بریات تا بہت ہوگئی کہ حوف واؤ ترتیب کا موجی نہیں ہے توہم اس سے بیکہیں گئے کوچی کے دیوں موگی اُ ذا تعدیم الی المصلوفا قا غسلوا هذه الاعف اور حب تم نما ترکے لیے جاتو ان اعضاء کو دھولی اس طرح تمام اعضاء کا دھونا قیم الی الصلاق پرم تمب ہوگا، صرف جہرہ تماص تہیں ہوگا،

ترتیب کے منفوط برقول بادی (مَا تَنْدِکْتُ اِمِنَ السماء هَاءً طَهْ وَدَا) ہی دلالت کو ناہیں۔ طہوں کے معنی مطہر کے ہیں یعنی پاک کرنے والا ، اس بیے میں جگہ یمی یا نی ملے اسے مطہر ہونا جا ہیے ، اوراس کے اندر بوری طرح وہ صفت موجو دہوتی جا ہیے جی کے ساتھ النّہ تعا الی نے اسے مصوف کیا ہے۔

اب بوتنعص نرنیب کودا جدب قرار فیے گا وہ با فی کی اس صفت کواس سے مدب کرے گا۔ الّا یہ کر بانی کے اندراس صفنت کوسلاب کرنے وائی کوفی اور دجہ پیداے دگئی ہو۔ نزنیدب کی بنا پراس مقت کوسلاب کرلینا درست نہیں سیے ۔

ترتبیب کی عدم وضیت پرسنت کی جہت سے وہ حدیث ولالت کی ہے جے مفرت دفاعہ بن دائع نے ہے جے مفرت دفاعہ بن دائع نے معروسی الله علیہ وسلم سے دوایت کی ہے جس میں آب نے ایک بروکو وضور کریا سکھا مخا اوراس سے فرما یا کھا الملات حصالی لا احدمن المناس حتی بضع المد ضدوع موا خدو ۔ مقا الدائل کی محمد الناس حقی بید کی جو مفرکواس کے تما ما تحدید کی الماس وقت ماک بوری نہیں ہوگی جیت مک وہ وضو کواس کے تما ما برندر کھے کھراللہ اکم کہا واللہ کی حمد و تناکر ہے) ما تقریبات ،

معفور می الله علیه وسلم تے یہ تبا یا کہ جب کوئی شخص وضوکواس کے منفا است بیں دکھ دے گا تواس کا دضوج ائز ہوجائے گا - وحتو کے تفا ماست دہ اعتماء دخو ہی جن کا بت دخود کے اندر ذکر سے اسے - آئی نے ان اعتماء کو دھو لینے پر تما نہ کی اجازت دے دی اور ان کے دھونے

ين كسى ترميك كا ذكر نهيس كيا ـ

برجیزاس بردلالت کرتی بے دان اعفاء کو دھولینا وضوکی کھیں کا موجب ہے۔ اس
یے کہ دھونے والے تیخفی نے اس کے ذریعے وہوکواس کے دھونے میں ترتیب کا محاظہیں
اگر سرکہا جائے کہ حیب وضوکر نے والے تے ان اعفا کے دھونے میں ترتیب کا محاظہیں
دکھا آدگویا اس نے حضولواس کے مقامات میں نہیں دکھا اس کے بواب میں کہا جائے گا کہ دیکہنا
فلط سے۔ اس یے کہ وضو کے مقامات معلوم ہیںا ورکتاب اللہ میں نہور کھی ہیں ۔

اس بے جس طور برکھی یا عفاء دھو لیے جائیں وضوکواس کے مواضع میں دکھنے کا عمل
اس بے جس طور برکھی یا عفاء دھو لیے جائیں وضوکواس کے مواضع میں دکھنے کا عمل
معمل ہوجائے گا اور اس عمل کی بنا پر حضور وسلی اللہ علیہ وسلم کے دشتا دیے مطابق اس کی طہادت

نظاور قیاس کی جہت سے ہما رہے فول بریہ بات دلالت کرتی ہے۔ اگرکو ٹی شخص بازودھو یم کہنی سے ابتدا کر کے با کھ کے گئے کی طرف سے جائے تر اس کے دضو کے بچا نہ برسب کا تفاق ہے۔ حالا نکہ قول باری ہے (کا کیڈیڈٹٹ الی المدرافِق) لفظ کے نفینقی معنی کے مقتقالی کے کی اظریسے بچرجبز مرتب ہے جب اس میں ترتب واجب بہنیں ہوئی توجس جزر کی ترتب کا لفظ تفاضا ہی نہیں کرتا اس کا جائز ہوجا نا نہ یا دہ مناسب بات سے۔

برا کیب الیبی واضح والات سے کہ اس کے ہوئے ہو گئے سی علت کے ذکر کی فرورت نہیں بوان دونوں صورتوں کی جامع بنتی ہو۔ اس لیے کہ اسے سیان کی دونشنی میں بربات نابت مہوکئی ہے کہ کہ ایسے کہ اگرالیسا ہو تا تونفظ جس جزکی نوتریب مہوکئی ہے کہ اگرالیسا ہو تا تونفظ جس جزکی نوتریب کا مقتضی تفااس کا مزنب ہوتا اولی ہوتا۔ نبزاس طرح بھی قیاس کرنا درست ہے کہ لینی اور المحتفظی تفاس کا مقتضی تفااس کا مزنب ہوتا اولی جو با ایک میں نرتریب سا قط ہوگئی تو دوسرے میں ترتیب کا ساقط ہوگئی تو دوسرے میں ترتیب کا ساقط ہوگئی و دوسرے میں ترتیب

نیز جب نما ذا و درگارہ میں ترتبیب واجیب بہیں ہے کیون کال میں سے ہرا کی کے لیے
یہ جا کر سے کوا میک کا سفوط مہوجا ہے اور دوسری کی فرضیت باتی رہے تو وضور کے ند ذرتبیب
کا بھی ہی کم ہونا جیا ہیہے۔ کبون کاس میں بھی بہجا کر سے کہسی ہمیاری کی بنیا پر دونوں بیروں
کو دھونے کا حکم ساقط ہوجائے اور جہرے دنیے وہ کے دھونے کی قرضیت باتی رہے۔ نیز جب
اعتصا کے وضو کو دھونے کے اندواکٹھا کو بینا کو ٹی اعراجال نہیں تو یہ فرودی ہوگیا کا ان مے ھونے میں

تزتیب کا دیود ته بوسی طرح تما زا ورزگؤه مین ترتیب کا دیوب بنیس بونا -حفرت عنمان سے بیمروی ہے کہ سپ نے اس طرح وضوئیا کہ پہلے بجرہ ، با زوا ورہا کوں دصوبیے اور اس کے بعد ممرکامسے کیا ، بھر فرما یا : میں نے سفنود صلی الشرعلیہ وسلم کواسی طرح وضو کمرتے دیکھا ہے "۔

اگرترتیب کے فائلین اس روایت سے استدال کیں جس مرکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعفدا میں مرکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعفدا میں ایک ایک مرتبرد صوفے کے بعد فرما یا (هذا وضوء من لابقب لا للہ اللہ حساوۃ الا سب نے اواس استدالال کے جواب میں یہ کہا جا ہے گا کہ صربیت میں کوئی المیسی بات تہیں ہے جو ترتبیب برولائت کرتی ہو۔

یرز بالعی کی روایت ہے ہوا کھوں نے معا دبہ بن قرم سے نقل کی ہے اورا کھوں نے حفرت ابن عمر سے کرحفور صلی النوع کیہ دسلم نے اعفائے وضو ابید ایک دھونے کے بعد درج بالاجملہ ارشاد فرایا۔ اسی روایبت یں یہ بھی دکر ہے کہ آئید نے بھر وفعو کیا اور اس مرتبہ اعفائے وضود و دو دفعہ دھوئے اس کے بعد زید العمی نے پوری دوایت بیان کی کبکن یہ ذکر نہیں کیا کہ حضور سے مسلی اللہ علیہ دسلم نے ترتبیب کے سانھ اعفائے وضودھوٹے بھے۔

اس میں کوئی اغناع بنیں کہ آب نے پہلے دوٹوں بازو دھوئے ہوں اس کے بیرجہ دھویا ہویا اس سے پہلے سرکا مسیح کر کیا ہو، جوننعص یہ دعوئی کر تا ہے کہ اکب نے تر تربیب کے اتھا عقبا وضود ھوئے تھے اس کے بیے کسی روا بہت کے تغیراس کا اثبات ممکن نہیں ہے.

کیس طرح آسید نے مغرب کی نما نما کیا۔ دفعہ موٹو کرکے بار هی نفی اور یہ بات تعلیما کی گئی تھی جبکہ برس سمے با رہ جہیئے مغرب کی تمانر بین معجیل ستعیب ہوتی ہے۔

اگربیکها جائے کرجیب آبیب نے تنبیب کے ساتھ وضو نہیں کیا تھا تواس سے بہ ضروری مرکبا کہ غیر مرتب طریقے سے وضو کرنا واج سب سرجائے۔ کیونکرآب نے فرمایا نفا (هذا و خدو من کا دفت کے من کا دفت کے اور کا دار ہے۔ کا دفت کے من کا دفت کے دونا کا اللہ است من کا دفت کے دونا کا دلت کے سب و خوا کے دونا کے دونا کا دفت کے دونا کا دفت کے دونا کا دفت کے دونا کا دونا کے دونا کا دفت کے دونا کا دفت کے دونا کا دونا کے دونا کا دونا کے دونا کا دونا کا دونا کے دونا کے دونا کا دونا کا دونا کا دونا کے دونا کے دونا کر دونا کے دونا کے دونا کے دونا کے دونا کا دونا کا دونا کی دونا کے دونا کا دونا کا دونا کے دونا کے دونا کر دونا کے دونا کے دونا کے دونا کے دونا کا دونا کے دونا کر دونا کے دونا کی کردونا کے دونا کے دونا

تواس کے ہوا ب بین کہا جائے گاکاگریم یہ بات قبول کر ہینے اور اس کے ساتھ یہ کہتے کہ لفظ اس طریقے سے وضوی اور اُنگی کے دیجوب کامقتقی ہے جس کی طرف معزم نے انتارہ اس طریقے سے وضوی اور اُنگی کے دیجوب کامقتقی ہے جس کی طرف معزم سے الکا کو ساقط کر دنتی سے بعنی ترتیب کے بغیر اکیکن ہم نے ایک دلالت کی بنا پر سی معزم سے روال کو ساقط کر دنتی سے دفسوی ترتیب سے دفسوی ترتیب کی طرف داد خور ایک کی اس تول (ھذا دخور) بیں انتارہ اعتبا نے وضو دھ د نے کی طرف سے زکر ترتیب کی طرف اس بنا براس بین ترتیب کو رفس ناس بنا براس بین ترتیب کی کے دنمل نہیں سے دکر ترتیب کی طرف اس بنا براس بین ترتیب

اگریه حفرات اس دوابت سے استدلال کربی حیں میں منقول ہے کہ حضور صالی الدعلیہ وسلم

نے کوہ صفا پر جیڑ عدکر فرما یا (نید آ جیس) اس میں کی اور لفظ حدونوں کی ترتیب کاعموم سے نواس

جہاں سے اسٹر تعالیٰ نیے ابن اکی سبے اس میں کی اور لفظ حدونوں کی ترتیب کاعموم سے نواس

سے بہوا سیبر کہا جا نے گا کہ یہ بات اس پردلاست کرتی ہیے کہ برف وائ ترتیب کا موجوب بیں

سے اس سے کہا گریہ ترتیب کا موجوب میں آئو حضور صلی المندعلیہ دسکم کوما فنرین سے سے بیان

سے اس سے کہا گریہ ترتیب کا موجوب میں آئو حضور صلی المندعلیہ دسکم کوما فنرین سے سے بیان

سے بیان خفرد ارت بیش نداتی جبکہ دہ سب ایل زبان تھے۔

اس حدسی کے الفاظیم صفا اور مروہ کے درمیان ترتیب پرکوئی دلالمت نہیں ہے تو دوسری با نوں میں ترتیب پراوئی دلالمت نہیں ہے تو دوسری با نوں میں ترتیب پراس کی مس طرح ولائمت برسکتی ہے کہ مدین بیں زیادہ سے زیادہ سے دویہ سے کر آب نے اس کام کی خردی ہے جو آب کرنا چاہتے تھے ہے ہے ۔ ماس کام کی خردی ہے کہ اس کی خردین وجو ب کامقتقتی صفا ہے سعی کی ایت آباد و رہے کا مارنے کا المادہ دیکھتے گئے اس کی خردین وجو ب کامقتقتی منہ سرتا۔

سیس طرح آئی کاکونی کام کرلینا وجوب کامتندنی نہیں ہن نا سے۔ علاوہ ازیں اگرآ ہے کا یہ ارتنا دوجو سے کامنتقنی مہذ تا تواس ایجا ہے کا دامرہ صرف اس کام کے محدود ہوتا جس تی اب نے تہردی اور پھرا سے سرانجام دے دیا۔

ij

اگری کی بیا نے کو تونوں میں التوعلیہ وسلم کا ارتشاد (منبدا بسما بدہ الله به) دراصل اس بات کی اطلاع بے کرائٹر تعائی نے نوظا میں امر کے ساتھ ابتدا کی بینے معنی کے لحاظ سے محبی اس کے ساتھ ابتدا ہوتی تو آپ یہ نہ فرط تے میں اس کے ساتھ دہی ایش ایش کی ایش اس طرح نہ ہوتی تو آپ یہ نہ فرط تے کہ ار نیدا بسا بدا الله به آپ یہ نے یہ کہ کہ صف سے سمی کی ابتدا مراد ہی ہے۔

بیریزاس امرکوشفمن ہے کہ آپ نے داصل بر تبایا ہے کہا لٹرتعالی نے مکم کے اندریجی اسی طریقے سے ابتدا کی ہے من طریقے سے الفاظ بینی قول باری المتن الصّفا دَاکم رُوتاً مِنْ شَدائِواللهِ بے تک منفا اور مردہ اللہ کے شعا ترمیں سے ہیں) ہیں کی ہے۔

اس کے جاب میں کہا جائے گاکہ یات اس طرح نہیں ہے جس طرح معترض تے قیال کیا ہے۔ اس کی وجر بر سے کاس صورت میں کھرا ب قرمانے بہتندا بالفو کی فیر کے سے داس کی وجر بر سے کاس صورت میں کھرا ب قرمانے بہتندا بالفو کی آب دا الله فی ال

نیزیما در نودیک اس بی کوئی انتشاع بہیں کہ آپ نے تفط کی ترتیب کے دریعے فعل کی ترتیب کے الاوہ کیا ہوئیکن اس سے سی دلالت کے تغیر نوتریب کے ایجا ب کا مفہ م لینیا درست بہیں ہے۔

ایس بہیں دیکھتے کہ مون ندھ کے فقیقی معنی نواخی کے ہم بیکین معنی وفعہ کلام کے اندر برہوف واؤ کے سے معنی بھی ادا کرمیا قا ہے مندلا فول با ری سے افزاد گائ میں الکے دالوں میں سے ہوا ، ایکھ وہ تخص ایجان للے دالوں میں سے ہوا ، بہاں معنی ہم اور وہ خص ایمان لانے دالوں میں سے ہوا ،

اسى طرح نرير بحيث أبيت بين حوف وائوست ترتيب كيم عنى عراد يبينے بين كوئى انتهاع نہيں نيكن اس صورت بين حرف واؤم باز ہوگا اور است كسى دلاكت كے بغيراس معنى برجمول كرنا درست نہيں ہوگا.

ابن عباس سے بیسوال ذکرتے -اس کے بواب بن کہا جائے گاکواس سائل کے قول سے سوج و استرالال درست برسکنا ہے جب کہ وہ اس آیت سے ناوا فق نظرا تا ہے جب میں ترتیب موجود سے اوراس کے تنعلق اہل لغت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں وہ آمیت یہ قول باری ہے (فیمی ترقیب کر است کے ایک انداز کی استراک کوئی انتقلاف نہیں وہ آمیت یہ قول باری ہے (فیمی ترقیب کر انتقلاف نہیں وہ آمیت یہ قول باری ہے (فیمی ترقیب کر انتقلاف نہیں وہ آمیت کے انتقالی کوئی آمریک عمرہ اور کرنے کا فائدہ المھالے)

برالفاظ لا محالے عمرہ بَر ہے کیا دائیگی کی تر نہیں۔ اور جے برعمرہ کی نقدیم کو داجیب کرتے ہیں۔

برخت موں سات سے جاہل ہو تو تول باری (کا نہ ہوالہ کے کہ کا لوٹ کرتے کا بیاں سے معام ہوگیا کہ سائل منعاتی اس کی جہالت کا کوئی شکوہ نہیں کیا جاسکتا۔ مجرمعترض کو یہ کہاں سے معام ہوگیا کہ سائل ابن بھا اس کی جہالت کا کوئی نعلق نہ برو۔

ابل آبان تھا، ہوسکتا سے کہ وہ کوئی ٹوسلم جمی بہوا وراہل زبان سے اس کا کوئی نعلق نہ برو۔

ابل آبان تھا، ہوسکتا سے کہ وہ کوئی ٹوسلم جمی باس اولی ہے ، حضرت ابن عباسی کا قول کو لفظ اب کی ترتیب کی موجب نہیں ہے بااس سائل کا فول ، اگر ترتیب کے قائمین کے قول کو سافط کرنے کے بیے حضرت ابن عباس کے اس قول کے سواا ورکوئی دہیں نہ بوتی کھر کھی آب کو سافظ کرنے کے بیے حضرت ابن عباس کے اس قول کے سواا ورکوئی دہیں نہ بوتی کھر کھی آب کو این قول ہی اس کے لیے کا قی ہو جو اتا ۔

معنود سی انتر می میرفلیدو هم کا ادام کی معنودت کمی سی جواس جیز سے ابتدا کرنے کا معنی سی میں سے انتدا کرنے کا معنی سی جوس سے انتدا کی دیا گئیسے فی ایک کی ایک کا میں اسی ترتیب سے الفاظ کا ورو د مہوا ہو۔ اسی ترتیب سے الفاظ کا ورو د مہوا ہو۔

اس کے ہوا سے میں کہا مائے گاکہ حفود صلی اللہ علیہ وہم کا ادشاد صفا اور مروہ کے بالیے بیں وارد ہوا ہیں۔ مافرین میں سے تعق نے لورا وافعہ درست طریقے سے نقل کردیا اور تعق نے ورد میں اس ارشا و لاید کا احداد الله کے مرف سب کے وکر کو با در کھا اور حضو وصلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشا و لاید کھا اور حضو وصلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشا و لاید کھا ایر کھا اور کھا ورد اس میں کوروا میٹ کردیے براکشا کر لیا۔

اب بارس ميسي مائزنبين كراس دوالك الك روايت قرار دين اوراس دوالك الك

:1

Up.

مالتول کے اندوسفورسلی الترعلیہ وسلم کا قول تا بت کریں الا برکہ کوئی دلاست موجود ہوجواس کی موجب
بن رہم تھی اسی بیترسے ابتدا کرتے ہیں جس کے ساتھ اللہ نے ابتدا کی ہے۔
ہمارے اور تحالفین کے درمیان کوش اور ہوتی ہے۔ اس یعے قروری ہے کہ تم یہ ساتھ ابتدا کی گئی ہوکیا قعل کے اندو بھی اللہ کی مرا د بہوتی ہے۔ اس یعے قروری ہے کہ ہم یہ تابت کر دیں کہ کم کے اندو بھی ترتیب اللہ کی مرا د بہت ناکہ ہم بھی اس کے ساتھ ابتدا کہ بی ۔
تابت کر دیں کہ مکم کے اندو بھی ترتیب اللہ کی مرا د بہت ناکہ ہم بھی اس کے ساتھ ابتدا کہ بی ۔
تول بادی او آئیے تھے کہ لائے کا بھی ہی جواب ہے۔ اس یکے کہ پر مصنے بیں اتباع کا مقہم ہے ہے کہ مربم قران کی ایتدا اس کی ترتیب اس کے نظام او تسلسل کے مطابق کریں ۔ ہم میر یہ واجب ہے کہ سم قران کی ایتدا کہ بی ۔
سم قران کی ایتدا اس کی ترتیب و نویرہ کے سلسلے میں اس کی مرا د ومنشا کے مطابق ابتدا کہ ہی ۔
کی مقتمی نہیں بوتی تو ایسا کر کے وہ (وَ اَنْ اَنْ ہُمْ فَدِیْنَ کُونَ کُونِ ک

اگرم کہاجائے کرفران تالبغب الفاظ ورحکم دونوں کا نام ہے اس کیے ہم بردونوں باتو یمن اس کی اتباع لازم ہے۔ اس سے ہواہ میں کہاجا مے گاکہ فران دواصل اس بیر کا نام ہے جس کی تلاویت کی جائے نوا ہ حکم ہویا نیراس کیے ہم بیر تلاویت سے اندواس کی انباع دا جسے ہے۔

سین نفطی ترتبیب کے مطابق فعلی ترتبیب مرادلینا نواس کا مرجع دراصل وہ امر بہتو ماسیے بولغت اور ندبای کامقتقلی ہولیکن لغت میں لفظی ترتبیب کے مطابق اس فعل کی ترتبیب کے مطابق اس فعل کی ترتبیب کا ایجاب ہمیں ہو اس کے کہنے کا حکم دیا گیا ہو۔ آپ تیاں دیکھے کہ قرآن مجی کا ایک براحصہ احکام کے منازل ہوئے۔
براحصہ احکام کے منازل ہوا بھراس کے بعد دو مرسا احکام بھی نازل ہوئے۔
میکن تلاوت کی تقدیم نازل بندہ احکامات بر بہتے احکام کی موجب ہمیں بنی او بہت نے تقدیم تازل بورسے سے میں ترتبیب میں ہوئی تغیرہ تنبیل مرجب ہمیں بہت نہیں ترتبیب میں بیان کردہ احکامات میں اس ترتبیب کی موجب ہمیں جائز ہی تہیں اس ترتبیب کی موجب ہمیں میان کردہ احکامات میں اس ترتبیب کی موجب ہمیں سے جو ترتبیب ان آبا سے تی تلاوت کی جو ب میں دھا حت سے مقتر من سے سوال کا سفوط کھل کرسا جنے آگیا۔

أكربه كها جائے كآب نے حرف وا وُكے ذریعے نوتریب كا انبات كياہے، اگركو كی تنفس

ا بنی بردی سے کیے اُنت طائن وطائق وطائق (تجھے طلاق، لملاق اور طلاق ہے) بیبکا بھی خول نہ بردا برد مین خادت سے برکا موقعہ میسرنہ ایا مہو تواس صورت میں آب بیلی طلاق کا اِثبات کہ دینے ہیں اور کیم دو مری اور تیسری طلائی کو واقع نہیں کرتے۔

اس طرح أمب سوف والوكو نفظ مع مكم سع مطابق مزنب تسليم كرت بي امسى طرح قول بارى رِدَا تَعْسِلُوا وَيَحْدِهُ كُولِ مَا التَوْاكِيت بِينِ ان اعضاء كانطام تلادت كي نرتبيب كم مطابق إياب ترتبيب آب يرلادم آباس - اس كيواب من كما جائي كاكرطلاف كمينكي مي مع مع من کی دکرکرده وجه کی بنا برکر حرف وا دُ ترتبیب کامفنفی سب دومری طلاق سقیل بهای واقع بنیس کی-سم نے دوسری طلاق سے قبل بہلی طلاق صرف اس بنا بروا فع کی کہشو ہرنے بہ طلاق کسی ترط کے سا تو من دولکے بغیرا ورکسی وفت کی طرف اس کی نسبت کے بغیردی تقی -اس صوربت میں دى ئى طلانى كاحكم بربرة باسب كروه وأقع بروجاتى بسيدا دراس بريكسى اورهائت كا انتظار نبيي كباجاتا وحبب بيلي طلاق واقع بيوكئي اوروا تع بجي اس وجرسي بردي كراس ني القاظ ميراس کے ساتھا تبدای تھی، بھردوسری طلاق واقع کردی توبددوسری طلاق س براس فن واقع ہوئی جب وه اس كى زوىجىينت سے كىل كى كفتى ، اس يہے بىر دوسرى طلاق اس بىر فاقع تېدىن بهرى كى دوسرى طرف فول بارى لفاغسِلُوا وعجة هَكُون كَ دريع يجرب كا دهونا بازودهوني سے قبل داقع نہیں سواا ور نہیں یا ندو کا دھونا سر کے سے سے بہلے وہودین آیا اس لیے كاعفائ وضوس سيلعق كاوهولتباب فائده بوناسي اوزنمام اعفعاء وهويين كميابعد ہی اسے کوئی حکم لاحق ہونا ہے۔ اس طرح تما م اعضاکا ایک سا تھ د صولینا لفظ مسے حکم کے تحت دا جيب قرا ريايا اس بيے نفط تر نزيب كالقنفني نہيں ہوا۔

آب نها به ویجفت که گرشوبر به به دونسری او تنیسری طلاق کوسی تم طی ساین و طی تما اور ایسی می اور تنیسری طلاق کوسی تم طی ساین و طالق اگر تو گھر میں داخل به وقی آفر گھر میں داخل به وقی به و دوسری کے ساتھ دگائی گئی جس طرح اعقالی به می ساتھ دخول کی وہی شرط عا مگری تفقی جو دوسری کے ساتھ دگائی گئی جس طرح اعقالی و فنویس سے به عفور کے تعویف کے ساتھ دوسر ساعضا دوسر نے کی نشرط لگی به وئی ہے۔ وفنویس سے به عفور کے تعرف ان دخلت ابلی عنم کا اس تعمل کے متعلق کوئی اختلاف کہ بی ہوی سے کہا ان دخلت اور اس گھر میں داخل به وئی تو تھے طلاق) ا

ر. جي آول

لإلا

عودت دومرے گھری داخل ہوئی کھر پہلے گھریں داخل ہوئی تواسے طلاق ہوجا ہے گا دو تنویم
کا گھدی دھڈ کا کا تول اس بات کا موجیب نہیں ہوگا کہ حس تشرط کے ساتھ ننو ہر نے طلاق بطانے
سوشروط کیا ہے اسے پوراکرنے کے بعے بیوی کا پہلے گھریں پہلے داخل ہونا خرودی ہے۔
اگریہ کہا جا ئے کہ حفوصلی الشرعلیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرما یا دلا ہے بہل اللہ ملا فیا اللہ ہے کہ ایسے کہا ہے نے فرما یا دلا ہے بہل اللہ ملاحق اللہ ملی سے کہ ایسے کہ آپ نے فرما یا دلا ہے بہل اللہ ملی حداث موجہ کہ نہ حدید یہ خوا میں اللہ ہوں موجہ کے معامل موجہ کہ نہ حدید یہ خوا میں موجہ کے اسے کہ اس کے اور کھر بارگوں حدیث کے دونوں با نور کھر بسرکا مسے کہ سے اور کھر بارگوں حدیث کے مورن نہ نہ تو تو اور کھر بارگوں حدیث کہ موجہ کہ نہ موجہ کہ نہ موجہ کہ کہ اس کے جواب ماری کہ اور کھر کو کہ دونوں با نور جائل ہے جاہوں اور کھر کو کہ دونوں با نور جائل ہے ہے اور اس میں کہ ہوا میں ہوا کہ کہ کہ کہ دونوں با نور جائل ہے جاہوں اور کھر کو کہ دونوں با نور جائل ہے ہے اور اس کے کا کر اس کا میں کہ بیا جائے گا کر اس بات کا فائل با نور جائل ہے کہ اس کا میں کہ ہوا دو اسے کہ مرا خالمی کر دوابیت دی ہے ہوا کہ کہ کہ دونوں کی بینے کے اور کو موسے نوالی کے موبید ہوں کہ کہ کو کو میں تو کھر کو دوابی کے کا کو کہ کو کہ کر دوابیت دی ہے ہو دوابیت دی ہے ہوں کا دوابی خوالدا دوا کھوں تو ہے کہ دونوں بین دافع سے نقل کی ہیں۔

به مدین کی ادرطرق سیمی روابن ہو کی ہے ، کیکن کسی ایک میں ہی معزفن کی وگرکردہ ترتیب مدکور بندی ہے اور رہی اعفائے وضوکوا کا دوسرے برحوف آسے کے ذریعے عطف کیا گیا ہے۔ اس روامین میں زیادہ سے زیا دہ ہو بات کہا گئی ہے وہ بہرے (بفسل دجھه دید یه ویسی بواست و دجلد الی ال کعدین ۔

ایک سند کے واسطے سے روابت کے انفاظ بیر ہیں (حتی بیف عالطہ و واضعه)
یہ انفاظ ترک ترتیب کے وائے فقتعنی ہیں۔ بہاں تک اعفاٹ نے وضو کو سوٹ انگری کے ذریعے ایک ووسرے برع طف کرنے کا تعلق سے توکسی نے کھی اس کی روابت نہیں کی سیا در نہیں کسی ضعیف با قوی سند کے وابسطے برد وابت ہوئی ہیں۔

علاوہ ازیں اگر حدمیت کے ذریعے بہ ہات مردی بھی ہوتی نواسے قرآن کے بالمقا بائیش کر کے اس کے ذریعے نص فرآنی میں اضافرا وراس کے نسخ کا ایجاب جائز نہ ہوتا اس لیے کہ یہ بات نابت ہوتی ہے کہ قرآن میں نرتبیب کا ایجا ہے نہیں ہے اس لیے نیروا حد کرے ڈریعے ترتبیب کا نبات ہما دیے بیان کردہ اساب کی نبایر جائز نہیں ہرگا۔

عرابان كابيان

بحثابت کی حالت واسلے کوجنبی کا نام اس بیے دیا گیا ہے کہ اس بیغسل کرنے تک درج بالا امورسسے اجننا ب کر تالازم ہوتا ہے بغسل کرنے کاعمل اسسے بہرحال پاک کر دیناہے۔ لفظ جنب اسم ہے اوراس کا اطلاق ایک، ہرا ورجع بریجی ہوتا ہے۔

اس كى دىجە بىر بىر كى بىر بىنى ساخت كى لحاظ مىسەم مەدرسىيى بىس طرح لوگ كېستى بېل دەن. علىك اور قوم عدل نىز كىر خول نى دور اور قوم درول الله بىكە يەلفظ زيارت سە ما نو قرب اس طرح الفظ بىزى بىر كى دور بوگيا، لفظ بىزى سەيد بدا نعال ما تو دېس ئا جنب الدجل، دىجەنىپ دا جننىپ "را دى دور بوگيا، اس نىچىلى بىجايا، اس نى استىناب كيا، اس كام مەدر" الحينى ابق " اور "الاجتنى اب سے آيت میں جن بت کا ذکر سبے اس مے دوری اور استناب مراد سبے جید اکر ہم نے ذکر کہا ہے۔
قول باری سبے (کا کجا لہ فری القول کی کا کھنٹ ، اور پڑوسی دستنہ دار سے اور اسجنی ہم ابر
سے ابیتی الیسا ہم سا ایر ہونسب کے کھا قل سے بعید بہو۔ اس طرح ستر بیت بیس بھابت ندکورہ بالا امور
سے استان اب کے لزوم کے لیے اسم بن گیا جبکہ اس کے اصل معتی کسی بھیز سے دور رہنے کے بیس
برصوم کے لفظ کی طرح سے ہو شریعت میں بہت امور سے در سے در سے در سے کے لیے اسم بن گیا ہے۔
برصوم کے لفظ کی طرح سے ہو شریعت میں بہت ما اس کے اصل معنی مرک رہنے کے بیس و لیک تشریعت میں
بر سیکہ لغت میں اس کے اصل معنی صرف امساک بعنی در کے رہنے کے بیس و لیک تشریعت میں
کر دیا گیا ہے ، ان امور کے سا بخونمنص بیں جن ہر ان کا اطلاق سب کے علم میں ہے۔
اس بے ان اسمار سے وہی معانی سے جن ہر ان کا اطلاق سب کے علم میں سے جن کے اندر جنا بت
عمل میں ان بچکا ہے اس سے الٹ زندالی تے اس شخص پر طہارت واج ب کوری سے جس کے اندر جنا بت

بینانچه ارتناد باری سے (حَالَیُ کُنْمُ جَنِیا خَاطَهُ وَ ایک دوسری آیت میں ارت ادہوا.

(کر کفت دُنِو) الفک لوٹک کو کا کُنٹم جنیا خاطه کو کا کھو کو کا کھو کو کا جنیا اِلَّا عَا بِوجی سَدِیْ لِ اللّکَقْتُ دُنُو) الفک لوٹک کی کا رہے جنیا کا رہے کہ جنیا اِلَا عَا بِوجی سَدِیْ اِللّا عَالِم بِیْ اِللّا عَالِم بِیْ اِللّا عَلَیْ بِی سَدِیْ اِللّا مِی اِللّا مِی اِللّا مِی اِللّا مِی اِللّا مِی اللّا مِی اللّاللّا مِی اللّا مِی اللّا مِی اللّا اللّا مِی اللّا مِی اللّا مِی اللّا اللّا مِی اللّالِمُ اللّاللّٰ اللّالِمُ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّاللّٰ اللّاللّٰ اللّاللّٰ اللّٰ ال

نیز فرمایا دکینی عکینگرما گیده می کیند هی کار نیم برباتی از میک عنگری نیم کار کار در می برباتی از را است ناکداس کے دریا تعلیم باک کر دسے اور نم سے شیطان کی گندگی دور کر دسے اور نم سے شیطان کی گندگی دور کر دسے در را در ایک کر دسے اور نم سے شیطان کی گندگی دور کر دسے در یہ در ایک کے در یہ دو ایک کو جنابت لائتی ہوگئی الٹر تعالی نے بارش برسائی جس کے در یہ ان مین جانا فرض ہے انہوں سنے انرکو دور کر دیا یفسل جنا بن میں جسم کے ہراس صفے تک بانی بہنایا فرض ہے انہوں سنے اس بے کہ نول باری رکا تھی دی میں عموم ہے۔

اس ایم آنتور غسل کے اوجود اس کی صحت کے لیے وصو کی شرط عائد کرے کا وہ آبت کے اندر البی بات کا اضافہ کر دے گا ہو آبت کی حزنہ ہیں ہے ، اور بربات سی طرح بھی درست نویس ہوتی سیساکی تراس پرکئی منا الت میں روشنی ڈال آتے ہیں .

اگر برکدار استے کہ حضور ملی الٹ عاب وسلم نے عسل سے بہلے دضو فرما یا تخدا تواس کے جوار بین کہ اسرائے گاکہ آ ہے کاعمل استی اب پر دلالت کرنا ہے اور اس کی نزغیب دی گئی ہے اسر یہے کہ آ ہے کا زلا ہرفعل ایج اب کا مفتضی نہیں ہم تا۔

غیل بین است بین کلی کرینے اور اک بین با نی ڈالنے کی فرضیت سے بارسے میں نفہار ا ما بین است الات رائے سے ۔ امام الوسند فیہ امام الدیوسف ، امام محمد ، زفر ، لبت بن سعدا درسف ا نوری کا قول ہے کہ اس غسل بین بیہ دونوں یا نبس فرض بین ۔ امام مالک اور امام سٹا فعی کا فول ہے کے بہ فرض نہیں ہیں۔ فولِ باری (وَان کُشِیم جُنبٌ فَا ظُلَّهُ وَ ایمیم کے ان تمام سعوں کی تطہبر کے ایجاب سکے سیارے عوم سے بھنہیں نظم برکا حکم لاحق ہو تاہے اس سیان ہیں سے سی سے کے جھوڑ دین جائز نہیں ہوگا۔

1/1

آگربرکہا جاستے کہ پختی میں نہ کرسے اور نہ ناکہ بیں پانی ڈالے اور اس کے بغیر خسل کر سے وہ طہارت کا اسے پورا سے وہ طہارت کا اسے پورا کر بیت نے اس پر ہوعمل فرض کیا تخا اسے پورا کر سنے والا کہ لاسے گا اور آ بیت نے اس پر ہوعمل فرض کیا تخا اسے پورا کر سنے والا نثمار ہوگا ، اس کے ہجا اب بیس کہا جائے گا کہ اس صورت ہیں وہ اسپنے میں مسکے بعض مصول کو یاک کر سنے والا نہیں شمار ہوگا .

جبکہ آبت کا عموم پورسے جبہ کی تعلیم پر کا مقضی ہے۔ اس بیے جبم کے بعق محصوں کو پاک کوسکے وہ لفظر کے عموم کے موجب پر حل کو سنے والانہیں بنے گا۔ آب نہیں دیکھنے کہ قول باری المحتند کے الدی شکرین کو تنا کی مشرکین کو تنا کی مشرکین کو تنا کی مشرکین کو تنا کا اسم مرت بین مشرکوں کو شامل ہے اس بیے کہ جمعے کے اسم کا اطلاق کم از کم بین پر ہوتا ہے ہے کہ فیریت قول باری (فاظف و کو ا) کی بھی سبے جدیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں بوس طرح بہ جا مزنہ ہیں کہ کوئی تخص مشرکین سے قبال کے سلسلے ہیں صرف بین مشرکین سے نبردا زما ہوجائے اور صرف نیمن میں مشرکین کو اس بنا پر منحص محصے کے مشرکین کو تا اس جع صرف تیمن کو ہی شنا مل ہوتا ہے۔ بہر اس سے جا کر نہیں کہ عموم نما مشرکین کو شنا مل ہوتا ہے۔ بہر اس سے جا کر نہیں کہ عموم نما مشرکین کو شنا مل ہے۔ اسی طرح قول باری (فاظم ہے وال

براس کیے میائز نہیں کرعموم نمام منٹرکین کونٹا مل سبے اسی طرح نول باری (قَاطَهُ وَا) بھی بورسے میم کی طہمارت کے سبے عموم سبے اس کیے مسم سکے بعض مصول پرافتصار کرلیہا میائز۔ نہیں ہوگا۔

یہ بات جائز نہیں کہ ان دونوں پر اس آیت کے تحت عمل کیا ہوا ہے جس کا حکم زیادہ نواص ہو اس سے جس کا حکم زیادہ نواص ہو اس سید کہ اس صورت میں کسی دلالت کے بغیر تحصیص لازم آئے گی۔ اس میں تعقیم کی کہ سید اور زاک بیں یا نی ڈال سید وہ جی مغنسل نہا لینے والا

کہلائے گا اس بیے بہلی آبت ہیں اغتسال کے ذکر سسے دوسری آبیت ا حَاثُ کُنٹم حَبْبًا خَاطَعَ وُلُا کے مقتصلیٰ کی نفی نہیں ہوتی ۔

سنت کی جہت سے کے ماکک بن دینار سے روابت کی ہے ، انہوں نے محد من سبرین سسے اور انہوں نے مفرت الوسری مرد مسے کے مفود صلی الٹ علیہ وسلم نے قرما با (تحت کل شعری جٹا بہتے فیلوا الشعدی نقوا البنشری ، سہرال کے نہجے نایا کی سبے اس بہے بالوں کونز کروا ور مجلد کی سطح کوصاف کرو) ۔

خما دبن سلمہ نے عطابی السائٹ سے روابت کی ہے ، انہوں نے زا ذان سے انہوں فرا بنہ سے روابت کی ہے ، انہوں نے زا ذان سے انہوں نے حضورت علی سے کہ حضورصلی الٹر علیہ وسلم نے قربایا (من نزرائے موضع نشعد ہ من جندا بنہ لہر دینے سلم اک فا دک قدا من النسا۔ بجس شخص نے خسل بجنابت کے اندر بال محصر کہ کھی دھو سے لی بھر گڑ ہو گڑ دی ہو جہتم کی آگ بیس اس جگہ کو فلاں فلاں مسزادی جاستے گی محضرت علی فرمانے ہیں ? بہی و معرب کہ مجھے اسپنے بالوں سے وشمنی ہوگئی سے "

سی عبدالباتی بن فانع نے روا بیت بیان کی ، انہیں احمد بن النظر بن مجرا وراحمد بن عبداللہ بن سابور العری نے ، ان سب کو برکہ بن محدالحلبی نے ، انہیں بوست بن اسباط نے سفیان آوری سے ، انہوں نے خالد الحدّ ارسے ، انہوں نے ابن سیرین سے ، انہوں نے حضرت الوہ بریم ہ سے ، انہوں نے حضرت الوہ بریم ہ سے کہ حضورصلی الشہ علیہ وسلم نے بینی کے لیے تیبن مرنتہ کلی کرنا اور ناک بیس پاتی ڈالنا فرض فراد دیا ۔ سحضورصلی الشہ علیہ وسلم کا ارشا و رتعت کی شعدۃ جنا بہ فی خیا الشہ دوا نقوا المستدی ، وو وجوہ سے بھارے نول بر دلالت کر رہا ہے ۔ ایک نوبہ کہ ناک بیں بال بھی موتے ہیں اور جدی بی بال بھی موتے ہیں اور جدی بی جہ منہ بیں صرف مجد بہ وسلم کی روا بیت بھی ناک اور منہ کے اندرونی محصول کو دھونے کے وجوب کی مقتضی ہے بصرت علی کی روا بیت بھی ناک کے اندرونی مصے کے دھونے کے وجوب کی مقتضی ہے بصرت علی کی روا بیت بھی ناک کے اندرونی مصے کے دھونے کے وجوب کی مقتضی ہے بعضرت علی کی روا بیت بھی ناک کے اندرونی مصے کے دھونے کے واج ب کی مقتضی ہے بعضرت علی کی روا بیت بھی ناک کے اندرونی مصے کے دھونے کے وجوب کی مقتضی ہے بعضرت علی کی روا بیت بھی ناک کے اندرونی مصے کے دھونے کے واج ب کی مقتصی ہے بعضرت علی کی روا بیت بھی ناک کے اندرونی میں کے دھونے کے واج ب کی مقتصی ہے بعضرت علی کی روا بیت بھی ناک کے اندرونی مصے کے دھونے کے واج ب کی مقتصی ہے بعضرت علی کی روا بیت بھی ناک کے اندرونی مصے کے دھونے کے واج ب کی مقتص کے اندرا ال ہونے ہیں۔

اگریہ کہا جائے کہ آنکھ میں بھی توبال موستے ہیں تواس کے جواب میں کہا جاستے گاکہ ایسا شا ذونا در مونا سہے جبکہ بھم کا تعلق ان باتوں کے سامخد ہوتا ہے جوزیا دہ عام اور اکتربینی آستے والی ہوں مثیا ذوتا در میں بیروں کے سامخد حکم کا تعلق نہیں ہوتا۔

علاوہ ازیں ہم نے اس سکم سے اجماع کی بنا پر آنکھوں کی نخصیص کردی ہے۔ نا ہم تخصیص کی وجہ دلالت پر بجت کرنا دراصل زیر ہجت شنلے بسے ہا ہرنگل بجانے کے منزا دف سبے ہ دومسری طرمت جرب تکشخصیص کی دلالت فائم نہیں ہوسانی اس وفت نکے حکم کاعموم اپنی جگہ وظررسے گا۔

اگریہ کہا مجائے کہ حضرت ابن عمر عنساں جنابت کرتے وقت اپنی آنکھوں ہیں یاتی ڈالا کرنے سے فقت اپنی آنکھوں ہیں یاتی ڈالا کرنے سے فقاد سنتھ تو اس سکے بواپ میں کہا جائے گا کہ آپ کا فعل وجوب کے طور برنہ ہیں ہوتا تھا۔

1

طہارت کے معاملے ہیں آپ نے اسپنے اوپر البسے امور لازم کررکھے نظے جہیں تو دواہ ب نہیں سمجھتے شخصے اور اس معاملے ہیں تکلیف بی جھیلنے کے عادی شخصے ۔ مثلًا آپ سمزی از کے لیے وضو کرنے سختے اور اسی طرح اسخنیا طاً بہت سسے دوسرے افعال کرنے ، وہوب کے طور برہیں کرنے سختے ۔ لوسف بن اسباط کی جس روابت کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ مضمضہ اور استنشان کی فرضیت کے ایجاب برنص سے .

اگریہ کہا بھاستے کہ اس روابت ہیں مذکور سبے کہ صفورصلی الٹیملیہ وسلم نے تبن و فع کلی کہنے اور ناک میں بانی ڈالنے کو فرض فرار دبا ہے جبکہ آب اس کے فائل نہیں ہیں نواس کے جواب ہیں کہا جائے گاکہ ظامبر حدبت بین دفعہ کی فرضیت کا مقنصی ہے لیکن دو دفعہ کی فرضیت کے سفوط پر دلالت فائم ہو جبی ہے اور لفظ کا حکم صرف ایک مزتبہ کے لیے یافی رہ گیا ہے۔

نظراور قباس کی جہرت سے بھی اس بر اس طرح د لالت ہورہی ہے کہ غسل برنا بن بہر جسم کے ان ظامر و باطن حصوں کو دصونا فرض سے جنہیں نظر کی کامنی ہونا ہے۔

اس کی وجہ وہ دلالت سے ہواس ہان کی مفتضی سبے کرنہانے واسے برا سبنے الوں کی جو مورت میں انہیں بھی نظم ہر کا حکم الاحق ہوتا جو کی صورت میں انہیں بھی نظم ہر کا حکم الاحق ہوتا سبے۔ اس علیت کی بنا پر میندا ورناک کے داخلی حصوں کی نظم ہر بھی نہانے والے پر لازم ہوگی۔

اگریبرکہا جاستے کہ اس علت کی بنا برآ نکھوں کے اندرونی سے کے نظہ پر بھی ضروری ہوگی تواس کے بچاب میں کہا جائے گاکہ اگر آنکھوں کے اندرونی سے کونجا سست لگ بجاستے تواس کی نظہ پر لازم نہیں ہونی ۔ ابوالحسن اسی طرح کہا کرنے شخصے نینر آنکھوں کے داسلی سے میں لینٹرہ بعنی جبڑی اور بملدنہ ہیں ہوتی بجد کہ جتابت میں جلد کی تظہر صروری ہوتی سیے۔

اگریبه کہا مجاستے کہ مجیب آنکھوں کا دائن کی سعصہ آنکھوں کا باطن سبے اور غسلِ سبنا بست میں اس کی نظم پر ضروری نہیں ہوتی تو اس سبے بیدلازم ہوگیا کہ مندا ور ناک کے اندرو تی حصوں کی نظم پر مجی صروری اور فرمن قرار مذدی مجاسئے۔

اس، کے بچداب میں کہ اس استے گاکہ آنکھوں کا داخلی حصہ آنکھوں کا باطن کہاں سے میں گیا۔ اگرمعترض إطن سسے و محصد مراد اینا موحس سردولکیس سرموتی ہیں نوبرات لغاوں کی صورست بیں بھی یا بی حاتی سے اس کیے لغل کا حصہ وہ موزا ہے جس برماز دسم کے بالمفایل حصے سے جہا ہوا ہو را ہے ۔ ا در شاہر ا بن میں ان کی تطہر کے لزدم میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ سم سنيغسل جذابن بين مضمضه وراسننشان كودا جب قرار ديا سبع-اس سيرسم بروضو میں بھی ان کے ایجا کہالزوم عارز نہیں ہونا اس کی وجہ بیسیے کہ ایجاب وضو کی آبیت عرف جبرہ دھونے کی مفتضی ہے اورجہرہ اس محصے کو کہنے ہیں جونھ ارسے سامنے آنا ہواسس لیے جہرہ وصویالے کام کم مندا در ناک کے اندرو فی محصوب کوشاال نہیں سے۔ جبكيغ سلي جذا بدن كي آبت نے بورسے جسم كى تطہير لازم كردى سبے اوراس بير) كوئى تخصيص نہیں کی ہے اس لیے ہم نے ان دونوں آبندل براسی طرح عمل کیا جس طرح بہ وارد ہوئی تھیں، نظرا ورفياس كى جهنت سيدان دونون بين فرق يدب كه دضويس ظامر كا دهونا فرص سبد باطن كانهيس اس كى دلالت يد بي كروضويين مم بربالون كى بجرٌ دن نك يا نى بېنجانا لازم نهين مونا اس لے منہ اور ناک کے اندرونی حصول کی تطہیر لازم نہیں۔ بجبکہ جنابت میس بشرہ تعنی جمطری اور جلد کے باطن کی تطہر بھی صروری ہوتی ہے۔ اس کی بنیا داس دلالت برسپے کہ اس بربالول کی جڑوں

کی بانی بہہ پانالازم ہوناسہے۔ اس بنیا دیرہم حضورہ کی الٹدعلیہ وسلم کے اس فول اعشہ من الفطرۃ خسد فی السواس وخسی فی المیسدن، دس با ہم سفت ہیں سے ہیں ، پانچ سر ہیں اور بقیہ پانچ بورسے سیم ہیں ہیں) کی تا دیل کرنے ہیں آ ہے سنے سروالی پانچ بانوں میں مضمضہ اور استنفاق کا ذکر کیا ہے ،ہم اس فول کو طہارت صغری بینی وضومیں اس پرخمول کرتے ہیں کہ بیمستون ہیں اور وضوا ورغسل جنابت سکے درمہیان اسی بنا ہرفرق کرنے ہیں ، والٹداعلم ،

منعم كابران

اس میلے برلفظ محدث سے کتابہ ہوگا اور نول باری (اَوْلائِمَمُ النِّسَاءَ) یا نی نہ ملتے کی صورت بیں جنا بیت سے حکم کو بیان کرتا ہے ، انشا رالٹ ہم اس استدلال برمزیدرونٹنی ڈالبی کے ظاہر تول باری (اِق کُرِفِمَ مُرَحْنی) اسپنے عموم کی بنا پرتمام مربعنوں سے بیم کی اباحت بردلالت کرتا اگر بعض مربعن مراد سلیتے بردلالت قائم مذہوجا نی بیتا نج حضرت ابن عیا سے ساور تا بعین کی ایک جھائے من موای سے کہ اس سے جی بیس مبتلام ریض اور ایسے مربعن مراد بیس مربعن مراد بی بین سکے لیے یا نی کا استعمال نفصان دہ ہونا ہے۔

نَعَلَوْ نَجِدُوا مَا مَا عُد فتي مَنْ الْوَالِ

التدتعالی نے پانی کی عدم موجودگی کی شرط لگائے بغیر مربیق کے لیے تیم کی اباحت کردی ۔ پانی کی عدم موجودگی دراصل مسافر کے لیے شرط سے مربیق کے لیے نہیں ۔ اس لیے کراگر پانی کی عدم موجودگی مربیق کے میں مربیق سے فکر کا فائدہ سا نقط ہوسا سے گا اس سے کہ گرکا فائدہ سا نقط ہوسا سے گا اس سے کہ اگر پانی کی عدم موجودگی مربیق اور مسافر کے ساخت کرکا کوئی فائدہ نہ ہونا کہ بونکہ ساخت موجودگی سے ذکر کا کوئی فائدہ نہ ہونا کہ بونکہ شہم کی اباحت اور غالبونکہ شہم کی اباحت اور غالبونکہ شہم کی اباحت کے تیم کی اباحت کی مالیون کی عدم موجودگی کے ذکر کے ساخت مربیق سے ذکر کا کوئی فائدہ نہ ہونا کہ بونکہ کی اباحت کے ساختہ منعلق ہونا ۔

اگریدکہا جاستے کہ بوب بانی کی عدم موجودگی کے سانخدسقر کی حالت کا ذکر ہوائز ہوگیا اگر جینیم کے حکم کا تعلق سفر کے سانخد نہیں بلکہ بانی کی عدم موجودگی کے سانخدسہے اس لیے کہ مسافر کو بانی سلنے کی صورت میں نیم کرنا ہوائز نہیں ہونا نواس میں مجھرکوئی انتراع نہیں کہ مربق سکے سیفے نیم کی اباسوت بانی کی عدم موجودگی کی موالت برمونوت کردی جائے گی۔

اس کے بواب بیں کہا حبائے گا مسا فرکا حرف اس لیے ذکر ہوا کہ عام سالات اور اکٹراوفات کے اندر سفر بیس بانی معدوم ہونا ہے۔ اس لیے سفر کا ذکر دراصل اس سالت کا اظہار ہے جس بیں اکثر او قات اور عام سالات میں یانی موجود نہیں ہوتا۔

بس طرح حصورصلی السرعلیہ وسلم کا برارشا دسبے (لاخطع فی النسد حتی با دبہ الجدین ، جیب کا کا اسب کے درخون کا مجب کا کا اسب کے درخون کا مجب کے اسلام کا درخون کا مجب کے اسلام کا مقدیر نہیں سیسے کہ اگر مہی مجبل کسی کو گھڑی با ممکان سکے اساسطے میں رکھ دسیتے ہوا تیں نوان کا محکم بھی ہیں ہوگا .

بلکه آپ کا منفصد ریر بینے که درخوت بین سلکے ہوئے کچل پختگی کی حالت کو پہنچ ہوا ہیں ، کھانے کے فابل ہوجا ہیں اور در بینے ہوا ہیں اور در جھے وہ محفوظ منام بر بہنچ دسیتے ہوا ہیں ، کھالیان ان کے لیے محفوظ منام بر بہنچ دسیتے ہوا ہیں اور در جھے اس کا دکر کر دیا۔ یا بس طرح آپ کا یہ اونٹنا دیے ان کے لیے محفوظ منام بوتا ہے اس لیے آپ نے اس کا ذکر کر دیا۔ یا بس طرح آپ کا یہ اونٹنا دیے (فی خدس وعشد دین مسئل منام کی احض ، بیجیس اونٹوں کی ترکواۃ میں ایک بندت مخاص دی سجائے گا) اونٹن کا ہو مادہ بیچ نرکواۃ میں دیا جا ہے اس کی مال کو دروزہ ہوا ور وہ بیچ ہینئے والی ہو ملکہ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اس مادہ بیچ کا ایک سال پولا ا

مویجا مواوراس وفت وه دوسرسه سال مین مور

31.6 311:

الر

بونکه عام محالات بیں دوسر سے سال کے دوران اس بہج کی مال دوسر ابج بجننے والی ہوتی میں سے اس بیجے کی مال دوسر ابج بجننے والی ہوتی میں سے اس بیجا ہے۔ نیے بیٹ خاص کے لفظ سے اس کی نعبہ رکی ۔ اسی طرح زیر بج بٹ ابت میں بانی کی نغیر تو بودگی کے ساتھ مسا فرسکے ذکر کا وہ فائدہ سے جس کی طرف ہم سے درج بالا سطور میں انشارہ کیا ہے۔ مربق کے ساتھ یہ بات نہیں ہوتی کہ ون کی عدم موجودگی کا اس کے ساتھ کوئی تعلق تہیں ہوتا۔ اس سے ہم بات معلوم ہوئی کہ اس سے مراد وہ ضرر اور نقصان ہے ہو باتی کے است میں بہ بات معلوم ہوئی کہ اس سے مراد وہ ضرر اور نقصان سے ہو باتی کے است عالی کی وجہ سے مربین کو بہنے سکتا ہے۔

ا بیت کے لفظ کا عموم مربی سے بیئے مہرحالت بین بیم کے بواز کا مفتضی ہوتا ۔ اگرسلف سے بہر مروی نہ برت کے لفظ کا انتقالات نہ ہوتا کہ الیسی بیماری جس کے بوتے ہوئے یا نی کا استقالی تعصال دہ نہیں ہوتا ، اس بیس مرلفیں کے لیے تیم ہوا کر نہیں ہوتا ہے ۔ اسی بنا برامام الوحنیف اورامام محمد کا فول ہے کہ بین خص کو غسل کر سنے کی صورت میں محفظ لگ سجا سنے کا نورنشہ ہوا سے بیم کر لینا مجانز ہے ۔ کیونکہ البینے خص کو عشر رہے ہے کا اندلیشہ ہوتا ہے ۔

سخفرت عموین العافق سیے مروی سے کہ انہوں نے پانی موجود ہونے کے با وجود گھنڈلگ مجانے کے خدستنے کے بین نظر تیم کر لیا تھا بعضورصلی النہ علیہ وسلم نے بھی ان کے اس نعل کوجائز قرار دیا تھا اور ایس کی تر دید نہیں قرما تی تھی۔ فقہار اس پر متفق بیں کہ سفر کی موالت میں تھفڈلگ مجانے کے اندیشنے کے بینی نظر پانی موجود مونے کے با وجود مسافر کو تیم کر لیننے کی اموازت سے موجود ہوتی اس لیے نیام کی موالت میں بھی اسی حکم کا ہونا واجوب سے کہونکہ اس موالت میں بھی وہ علت موجود ہوتی سبے۔ کہونکہ اس موالت میں تھی کی ایاس ت کا اس موجود ہوتی سبے یا نی کے استعمال کی صورت اندر بیماری کے حکم میں کوئی فرق نہیں ہوتا اس موجود کی وجہ سے پانی کے استعمال کی صورت میں صرفر ہینہ ہے کے استعمال کی صورت میں موتا ہوتی ہیں جم ہوتا ہوا ہیں ہے۔

قول باری (اَوْ جَاءَ اَ حَدُ کُوْ مِنَ الْغَائِمِ طِلَى بَیْ سِی حرف اَوْ سِی و اوَ کے معنوں ہیں ہے۔ عبارت کی نمر تبریب کچھواس طرح ہوگی" وا ت کنتم موظی اوعلی سفو و جاء احد منکو من العائیط" داور اگرنم بیمار مبویاس فری سوا ورنم بیں سیسے کوئی رفع ساجوت کر کے آیا ہو) یہ بات مربین اور مسافر کی طرف راجع ہوگی جس وقت انہیں صدت لاحق ہوگیا ہوا ورنماز کا وقت بھی آ بہنچا ہو۔ مسافر کی طرف راجع ہوگی جس وقت انہیں صدت لاحق ہوگیا ہوا ورنماز کا وقت بھی آ بہنچا ہو۔ مسافر کی طرف راجع ہوگی جس وقت انہیں صدت لاحق ہوگیا ہوا ورنماز کا وقت بھی آ بہنچا ہو۔ مسافر کی طرف راح وَ کَا مَا مَدُ کُوْرُ مِنَ الْخَارَ الْخَارَ الْخَارَ الْحَدِی اللّٰحَدِی الْحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحِدِی اللّٰحِدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحِدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰمِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰمِی اللّٰکُ اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحِدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحِدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحِدِی اللّٰکُ اللّٰحَدِی اللّٰحِدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰکُ اللّٰمَا اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰمِی اللّٰکُ اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدُی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰمِی اللّٰکُ اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰحَدِی اللّٰحَدِی اللّٰمِی اللّٰمِی اللّٰحَدِی اللّٰمِی اللّٰ

بیں اس سبلے لیاسہ کے گاگر بیمنی نسیلے جا ئیں نور فع صابحت سسے آنے والاشخص مربین اور مسافر کے علاوہ بیسرانشخص ہوگا۔ اس صورت ہیں مربین اور مسافر برد وجوب طہارت کا تعلق صدی نہیں ہوگا جبکہ بہبان معلوم سہرے کہ مربین اور مسافر تونیم کا سکم صرف اس وفت ملنا سہر ہوہ بہبیں معدن لاحق ہوجیکا ہو۔

اسى طرح نول بارى سبے دائ بنگن غَنِیاً اُوْ خَقِیْواْ فَا لَدُّ اَ وَلَىٰ بِهِمِهِ اَلَّهُ اَوْلَىٰ بِهِمِهِ السَّالِيَ الْعَلَىٰ اللَّهِ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ الللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّ

.)

صن بن صالح کا نول سبے کہ آگرکسی نے شہوت بیں آگرابنی بوی کا بوسہ ہے لیا تواس پروضو و ایسے ہوگا۔ اگراس نے شہوت بیں آگرابنی بوگا لبیث بن سعد کا وابعی ہوگا۔ اگراس نے لذت اندوزی کی خاطر کیٹر وال سکے او برسے بھی بوی کوئمس کرلیا ہو تواس پروضو و فول سبے اگر شوم ہوگا۔ امام شا نعی کا قول سبے کہ اگرکسی نے مورت کے حبم کو با کف لگا دیا ہو تواس پروضو وضوکر تا لازم ہوجا سے کا نواہ اس نے برکام شہوت بیں آگر کیا ہو یا شہون سکے بغیر کیا ہو۔

Ųι

اس بات کی دلبل که عورت کو با عفرانگانانواه جس صورت بین بهی بهو صدرت کا موجب بنهبی بهزا. وه رواببت سیسے جس کی روای محضرت عالکنند بنی اور حختلف طرق سسے بیدروابت منتفول سیسے کہ محضور سالی الشدعلیہ وسلم سفے ابنی لعض ازواج کی نقبیل کی بھروضو کتے بغیر نماز اداکر کی حب طرح بہ مروی سیسے کہ آب روزرسے کی معالت میں بھی ازواج مطہرات کی نقبیل کرسے ہنتے سنتھے۔

بردونوں إنبن ایک ہی روا بیت بین منقول بین اس لیے اسے اس معنی پرجمول کرنا درست نہیں سبے کہ آپ ابنی بعض ازواج کی دو بیٹے بالباس کے اوبر سے تقبیل کر لینئے سخے۔ اسس کی دو وجوہ بین ۔ ایک نویہ دلالت کے لغیر لفظ کو مجازی معنی پرجمول کرنا ہوا ہمز نہیں ہوتا اس بی دو وجوہ بین ۔ ایک نویہ معنی نویہ بین کہ جب آپ نے تقبیل کی ہوگی نوجلاسے مس ہوا ہوگا۔

میں کہ سے فالف نے جس نقبیل کی بات کی سبے وہ دو بیٹے کی نقبیل ہوسکتی ہے ۔ دوسری معرب سبے کہ بھراس بات کو نقل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں نیز پہی ایک حقیقت سبے کہ صفور کی اللہ معلم ات کے درمیان کوئی خفگی یا نفرت و نفیرہ نونہ بین کفی کہ وہ آپ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات کے درمیان کوئی خفگی یا نفرت و نفیرہ نونہ بین کفی کہ وہ آپ

سے پردسے ہیں رہنی ہوں اور آپ ھرف ان کی اوڑھنبوں کا لمس کر بانے ہوں۔

حضرت عائن کی روا بت ہے آپ قرماتی ہیں " ہیں سنے ایک رات بحضور صلیٰ اللہ علیہ وہم

کر ہا تخفر سے تلاش کیا تو مبرا ہا تخف آپ کے تلو ہے ہر بڑا آپ اس وفت سجد ہے ہیں سنظے اور بدد عا

مانگ رسیعے تنظے داعوذ لعفول کے من عقوبتا کے وجد حضائ من سخط کے ،اسے اللہ بہیں نہری

مانگ رسیعے تنظے داور نہری نارا فسکی سے نہری رضائی بنا ہ ہیں آتا ہوں "اگر محفزت عائن ہم کا منا من سانے کی وجہ سے آپ کو حدث لاحق ہوجا تا تو آپ ایتا سجدہ حجا ری در کھتے۔ اس مائے کہ معدت لاحق ہو اور نہری ہوجا تا تو آپ ایتا سجدہ حجا ری در کھتے۔ اس مائے کہ معدت لاحق ہو اور نہری ہوجا تا تو آپ ایتا سجدہ حجا ری در کھتے۔ اس میسے کہ معدت لاحق ہو ایک کے معدت العاص کو انتھا ہے کہ محضور صلی اللہ علیہ وسلم اما مہ بزین العاص کو انتھا ہے ہوسے نہری خواسے نہا تھا دیتے اور بوب ہوسے نماز بڑھ میں سید سے بیں جانے تو بی کو زبین پر بڑھا دیتے اور بوب

سجدسے سسے فارخ ہونے تواسے انتھا لینے۔ ظامبرسے کہ نما زکے دوران آب کا ہا تفر طرور بچی کے سے سے لگتا ہوگا اس سسے بہ بات نابت ہوگئی کہ تورن کو ہا تفر لگانے سیے حدث لائی نہبں ہوتا۔ بدروا بات ان لوگوں برجی بنا ہولمس کو حدث فرار دینتے ہیں نواہ یہ لمس شہون کے نحت ہو یا شہوت کے بغیر ہو۔

ان دونوں گروہوں کے خوالات مجوجیز لبطور جی بنتی کی جاسکتی ہے وہ ہے کہ عور تول کو شہروت کے شہروت کے شہروت کے خور تول کی فنکل میں تفایعتی اکنر و بیشنز صور تول میں شہروت کے شہروت کے تعت ہی عور تول کا لمس کیا ہا تا عفاا وریہ بات بیشاب با تفافے وغیرہ کے عموم بلوی سسے بھی زبا وہ عام تھی اگر لمس صدت کا سبب ہو نا سجس طرح بیشاب با خانے کی صورت میں صدت لاتن موجاتا ہے توصف ورصلی الشر علیہ وسلم امرت کو اس کی اطلاع دیتے بغیر مذر ہتنے کیونکہ عوام الناس کو اکثر بہصورت بیش آئی تھی اور لوگوں کو اس کے حکم سے واقف اس سے معام صرورت نہیں ہوتا کہ کچھ لوگوں کو اس سے حکم سے واقف کر انے برا قنصاد کر لیا جاتا ور دومہروں کو اس سے نا واقعت رکھا جاتا۔

1/2

کے سیے بہ بات بین محضور صلی النّدعلبہ وسلم کی طرف سے اس کی اطلاع ضروری نہیں تھی جس طرح وضور کے انبات سے انبیات معلوم سے کہ اصل کے لیاظ سے لمس کی اسلام کی اسلام کی اسلام کے انبات معلوم سے کہ اصل کے لیاظ سے لمس کی بنا برد ہے بنا برد صفو واحیب نہیں تھا اس لیے مکن سبے کہ صفور صلی النّد علیہ وسلم نے لوگوں کو اس بات برد ہے دیا ہوجو ان کے علم میں تفی لین کمس کی بنا بر وضو کا وجوب نہیں ہم نا ۔

بوب التُدنعالى سنے لمس ببن ایجاب وضوکاتکم دسے دیا تواب بہ بات درست نہیں رہی کہ آب لوگوں کواس کی اطلاع دستے بغیرہ مجاستے میکہ آب کواس کا علم منا کہ لوگوں کا اس بارسے یی بر روب ہے کہ وہ وضو کے ایجاب کی نفی کے فائل ہیں اگر آپ انہیں اس کی اطلاع نہ دسینے توری اس سے بات لازم آئی کہ لوگوں کواس جیبر برفائم رہنے دیا جاستے ہجوا س امر کے خلات ہے جس کا انہیں سکم دیا گیا ہیں۔

لبکن بوب ہم اُحِلِّ صحابہ کرام کو دیکھتے ہیں کہ انہیں بہ معلوم نہیں کہ عورت کو جھونے سیسے وضولانم ہوجا تاہیں قوات کے جھونے سیسے وضولانم ہوجا تاہیں قوات سیسے ہیں ہے ہوئے کہ دراصل محصورصلی النّد علیہ دسلم کی طرف سیسے اس بارسے ہیں کوئی بدا بہت نہیں دی گئی تھی۔

اگرکہا جاسے کہ بیمکن ہے کہ مضورصلی الشہ علیہ وسلم کی طرف سے اگر اس بارسے بیں کوئی برا بین بہیں دی گئی نوہم ظامر فولِ باری (اَقْ کَنَسُتُمُ الدِّیسَ فَی بِراکننفا مرکربیں اس لیے کہ اس کے تفیقی معنی ہا تھے با جسم کاکوئی معمد لکلنے ہے ہیں اس کے بیواب بیں کہا جاسے گا کہ آبیت ہیں دونوں معنوں دونوں معنوں بیں میں ایک برنص نہیں ہے اس لیے کہ اس بیں لمس اور ہم بستری دونوں معنوں کا احتمال ہے۔

بہی وجہ ہے کہ ملامست کے معنی کے متعلق سلف بلی انتظاف راستے بیدا ہوگیا اور دیمعلی کرسنے کے ابیا استے بیدا ہوگئی کہ ون سے معنی مرادیں ۔ اس لیے یہ بات واضح ہوگئی کہ وف سے معنی مرادیں ۔ اس لیے یہ بات واضح ہوگئی کہ وف سے مسلی النّدعلیہ وسلم کی طرف سے وضو کے ایجاب کے سلسلے میں کوئی ہدا بیت نہیں دی گئی ہو کہ لوگوں کو عام طور براس بدا بیت کی ضرورت تھی ۔ نیز حصرت علی مصرت ابن عماس اور حصرت ابن مسعود تا وبل کے مطابق ملامست سے مراد جماع بعنی ہم بستری ہے اور حصرت عمر نیز مصرت ابن مسعود کی ناوبل کے مطابق اس سے لمس بالیکڈ مراد ہے۔

ان روا ننوں کے مطابق اس لفُظ میں و ونوں معنوں کا احتمال موبود ہے۔ دوسری طرف مجب حضور صلی الشرعلیہ وسلم سے یہ روا بہت ہوئی کہ آپ سے بعض الرواج کی تقبیل کی اور بھروضو

سكية بغيرنمازا داكرلي تواس لفظرسے الله كى مرادكى وضاموت بوگتى ـ

ایک اوروں کی بنا پر بھی ہے دلالت ہوہی ہے کہ ملامست سیسے پہنٹری مرادسہے وہ بہ کہ الامست کے حقیقی معنی اگر بچہ لمس بالبہ بم بہ بہ اس کی نسبت عورتوں کی طرف کی گئی سیسے تواس سیے جماع کے معنی مراد لینا وا جب ہوگیا جس طرح وطی کے حقیقی معنی فدمول سے بیلنے کے بہ لیکن جب اس کے معنی مراد لینا وا جب ہوگیا جس طرح وطی کے حقیقی معنی فدمول سے بیلنے کے بہ لیکن جب اس کے نفط کی نسبت عورتوں کی طرف بجاسے تواس سے جماع کے سوا اورکوئی مفہوم اخذ نہیں کہا جا سکتا ملامست کے سیاسلے میں بھی بہی بات سے۔

اس کی نظیریہ قول باری سہے (کا ٹ کھنٹے تھی کھنٹ مِٹ کُٹیا اُٹ کٹھنٹے کھنٹ ، اُگرتم ابنی ہولیں کو ہا نخونگا نے سے بہلے انہیں طلاق کو ہا نخونگا نے سے بہلے انہیں طلاق دسے دو اور اس سے مراد بیرکہ ہمبستری کرسنے سسے بہلے انہیں طلاق دسے دو نیپڑھفورصلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سسے بنبی کونیم کرنے کا سکم دینا ان روایات سسے نئا بت سہے جوا سنتھا صنہ کی سوزنک بہنے تی ہیں۔

جب حضورصلی الٹی علیہ وسلم کی طرق سے کوئی البسائے موارد ہوبے اسے بھی موجود لفظ مشتمل ہوجے مفروری ہوبے تا ہے کہ اس سلسلے میں آب سے صا در مہونے والا فعل بھی کتاب الٹری بنا پر صا در ہونے والا فعل نسلیم کر ایرا بچائے بھی طرح آب نے بجب ہور کا ہانے کا کھا کے دبا ور کتاب الٹری بنا پر کھی البسالفظ موجود کھا جو ہا خفر کا مفتضی تھا تو اس عمل کے متعلق بہی دبا ور کتاب الٹریس کھی البسالفظ موجود کھا جو ہا تھے کا مفتضی تھا تو اس عمل کے متعلق بہی سبمھا جائے گا کہ آب نے آبیت کی بنا بر البساکیا تھا۔

اسی طرح تنربعت کے وہ نمام اسکامات بہر سمن پر حضورصلی النہ علیہ دیم نے عمل کیا اور ظاہر کناب بھی ان اسکامات کو منعفی نفا سجیب بربات نا بہت ہوگئی کہ ملامست سے عہبنتری مراد سے نواس سے لمس بالبیڈ کا مفہ ہم منعفی ہوگیا بیس کی کئی وجوہ بہرں۔ ابک نویہ کرسلف کا منروع سے بہی اس بیر انفاق سے کہ اس سے دونوں معنوں میں سے ایک مراد سے ۔ اس لیے کہ حضرت علی محضرت ابن عبارش ا ورحفرت ابوموسی ختے ہویہ اس لفظ کی نفسیر جماع سے کی نوان حضرا المعامل المبار میں بالبُدُ سے نفی وضوکو واسے بہیں کہا۔

د و مری طرن حضرت عمر اور حصرت ابن مسعود نے بہیاں کی تفسیر لمس بالیڈ سے کی اور انہوں سے کی ایک سے کی اور انہوں سے کی اور انہوں سے بیات بر منفق ہو اور انہوں سے ایک مراد ہے۔ اب جوشخص اس لفظ سے ان اس سے کے کہ اس لفظ سے ان اور انہاں معنوں میں سے ایک مراد ہے۔ اب جوشخص اس لفظ سے ان اور انہاں معنوں میں ہو جا ہے گا۔ ا

نیز وہ صحابہ کرام سکے اس اجماع کی مخالفت کا مزکدے ہوگا کہ اس لفظ سسے دونوں معنوں بیں سے ایک مرادسہے۔

بلار

1/25

بعالم

محضرت ابن عمر است جوبہمروی ہے کہ شوں ہرکا ابنی بوی کی تقبیل ملامست کی ایک صورت ہے وہ اس پر دلالت بہیں کرنا کہ آپ دونوں معنوں کے فائل شخے اور آبت سے دونوں معنی مراد لیتے شخے بلکہ اس سے بربات معلوم ہوتی ہے کہ اس سلسلے میں آپ کا مسلک بھی وہی تخا اس سلسلے میں آپ کا مسلک بھی وہی تخا اس مستعود کا تخاراس روابیت بین نوبہ بات بنائی گئی ہے کہ لمس صوت بوسطنرت عمر اورہم بستری وغیرہ کے ذریعے ملس بالیکٹریک محدود نہیں ہے ، لمس تقبیل کے علاوہ ہم آخوشی اورہم بستری وغیرہ کے ذریعے بھی ہوسکتا ہے۔

ایک اور و صب سے جھی ہر دلالت ہو رہی سے کہ آبت سے دونوں معنی مرادلینا درست نہیں ہے وہ برکہ ہمارے فالفین کے نز دیک لمس بالیڈ صرف وضو کا ہوجب ہونا ہے ادرجاع فسل کا موجب ، لیکن ایک ہی عموم کے سا عقر دو تونتلف حکموں کا متعلق ہو جو نا ناجا کر نہیں ہونا ۔

آب نہیں دیکھتے کہ تولی باری (کا دشار تی کا دشار تی کہ) کے لفظ میں عموم ہے۔ اس لیے بہ جا کر نہیں کہ اس کے ایسے دو جو را ہجا ہیں جن عیں سے ایک کا ہا کفر دس درہم کی مقدار ہے ترجب ہماری برفطع کر دیا جا اور دو مسرے کا ہفر پانے درہم کی مقدار جراستے ہو بہا ہماری برفطع کر دیا جا سے اور دو مسرے کا ہفر پانے نا بہت ہوگئی کہ آبت میں جماع مراد ہے۔ اور بیفسل کی ہوجب ہماری موضا سے نواب اس مفہوم میں لمس بالیڈ کا دخول منتفی ہوگیا۔

اگربرکہا جاستے کہ لفظ سے لمس بالیڈا ورجماع مرا دیلنے کی صورت میں نفظ کے موجب کے سکم میں کوتی فرق نہمیں بڑ سے گا۔ اس سیلے کہ ان دونوں صورتوں میں نیم کا وسوب ہوتا ہے ہوں کا دامن میں تیم کا وسوب ہوتا ہے ہوں کا در تعبادل صورت فرکما بیت میں آبا ہے۔ اس کے حواب میں کہا جائے گا کہ نیم توایک بدل اور تقبادل صورت سیے اوراصل بانی کے ذریعے حاصل ہونے والی طہارت سے۔

اب بہ بات محال سبے کہ بدل بعثی ہم کا ایجاب اصل بعنی بانی کے ذریعے ساصل ہونے والی طہمارت سکے دہوی سکتا کہ آیت بیں طہمارت سکے دہوب سکے بغیر کر دبا جاسئے ۔ اس سلے بیسی طرح درست تہبیں ہوسکتا کہ آیت بیس مذکور لمس ایک سال کا۔ مذکور لمس ایک سالت بیس نو وضوکا موسم بیں جائے اور دوسری صالبت بیس غسل کا۔

نیتراگریچ نیم کی اوائیگی کی صورت ایک ہوتی ہے لیکن اس کاسکم مختلف ہوناہے اس سیاے کہ ایک نیم نولچ دسسے جسم کو وصوستے ہے فائم منقام ہوتا سیے جبکہ دوسرانیم بعض اعضار کے د صوبے کے فائم مفائم بننا ہے، پہلی صورت بینا بن کے اندر تیم کی ہے اور دوسری صورت سیدن کے اندر تیم کی سبے -

اس سیے بہ جائز نہبیں کہ ابکہ ہی لفظ دونوں معنوں پڑشتمانسلیم کر لیا ہجائے ہوب لفظان دونوں معنوں پڑشتمانسلیم کر لیا ہجائے ہوب لفظان دونوں معنوں پڑشتمانسلیم کر لیا ہجائے دوسیا ہے اس سے ایک معنی ہرنص کر دیا اورگویا یہ فرما دیا کہ لمس جماع ہے اس سیے اس سیے اس انفظر کے مفہوم میں لمسس بالیند داخل نہیں ہوسکے گا۔

ایک اور وجہ سے جھی ہے دلالت ہورہی ہے کہ آبت سے دونوں معنی مراد نہیں ہوسکتے وہ برکہ اگرلمس سے بہستری مراد لی سجائے نوبہ لفظ اس مفہوم کے لیے کنا برہوگا اور اگر لمس بالبُدُ ہونو بر لفظ اس مفہوم کے سیے صربح ہوگا معنی اسی طرح کی ہونو بہ لفظ اس مفہوم کے سیے صربح ہوگا معنی اسی طرح کی روا بہت ہے کہ ان دونوں معنرات نے فرما یا ! کمس جماع ہے لیکن کنا برکی صورت میں ہے یہ بہ بات نوکسی صورت میں جو اور مربح ہی درست نہیں ہوسکتی کہ ایک سالت میں ایک لفظ کنا بیجی ہو اور مربح ہی اس میں اختیاع ہے وہ برکہ جماع مجازا ور کمس بالبُدم تعیق ہی درست نہیں ہوسکتی کہ ایک ہوائے ہی موالت میں ایک لفظ محقیقت ہی ہو بربات کسی صورت میں بھی درست نہیں ہوسکتی کہ ایک ہی صالت میں ایک لفظ محقیقت بھی ہو جائے اور مجاز بھی درست نہیں ہوسکتی کہ ایک ہی صالت میں ایک لفظ محقیقت بھی ہو ہو سے ایک موسل کا در مجاز بھی ۔

اگربه کہا جائے کہلس کے اندرعموم کیول مذیبے لباح استے اس لیے کہ جماع کے اندریجی کمس ہوناسہے ۔ اس طرح برلفظ دونوں معنوں لینی کمس یا لبُدُ اور جماع کے بیارے حقبقت بن جائے۔ اس کے ہجواب میں کہا جائے گا کہ ہر باٹ کئی وجوہ سے متنع سبے:

ایک درجہ نویہ سہے کہ مصفرت علیؓ اور صفرت ابن عبائش سسے مروی ہے کہ لمس کا لفظ جماع سسے کنا بہ ہے۔ بہ دونوں حضرات اس فائل سے بڑھ کر لغت کا علم رکھنے واسے نتھے۔ اس بہے فائل کا یہ تول ہاطل ہوگیا کہ یہ لفظ ان دونوں معنوں کے بہے صریح ہے۔

دوسری وحدوہ سیسے جوگذشتہ مسطور میں ہم نے بیان کی سے کہ اُبک ہی عموم کا اپنے تحت اُنے والی کس صورت کے منعلن دومختلف حکموں کا مقتفی ہونا ممننع ہیں۔ ایک اور وہے رہجی سبے کہ اگر کمس سیے جہانی طور بہر کرنا مراد ہونوعورت کومس کر سنے ہی جماع سسے بہلے نقف طہارت وفوع بَدیر ہوجا ناسیے اور آبیت میں مذکورہ ہیم داسیب ہوجا تا سہے اس سلے کے تودت کے جبر کومش کرسنے سسے بہلے جماع کا وقوع بذیر ہونا محال ہونا ہے۔ اس صورت ہیں جماع آبیت، بیں ندکورہ نیم کاموجب نہیں ہتے گاکیونکہ بیٹم فرجماع سے پہلے عورت کے عسم کومَس کرنے کی بنا پر واجب ہوئیکا ہے۔

مفال

012

ملامست سے جائے مرادسے کس بالید نہیں اس پر بہ بات دلالت کرتی سے کہ ارشادِ باری ہے راخا ہے کہ ارشادِ باری ہے راخا ہے کہ ان افران کرتی ہے کہ ارشادِ باری ہے راخا ہے کہ ان افران ہے کہ ان کا کھوٹوں باری ہے دریا ہے اللہ تعالی نے بانی کے دبود کی صورت میں صدت کا بیان فرمادیا۔ بھر اسس بر اکران گذیمہ میں مدت کا بیان فرمادیا۔ بھر اسس بر اکران کی نیم مدین کا بیان فرمادیا۔ کو ان کی نیم مدین کا میں مدت کے مکم کے ذکر کا اعادہ کیا۔

اس سے بہات والب ہوگئی کہ فول باری (اَوْکَهُ اَلَّهِ اَلَّهِ اَلَّهُ اَلَٰہِ اَلَٰہِ اَلَٰہِ اَلَٰہِ اَلَٰہِ اَلَٰہِ اَلَٰہِ اَلْہِ اِلْہِ اللّٰہِ اللّٰہ

اس بیے آبت کو دوفا ندوں برجمول کرنا اسے صرف ایک فائدے نک محدود کر دینے سے

ہم ہنرہ سے بیجب بی بات نابت ہوگئ کہ ملامست سے جماع مراد سے قواس سے لمس بالیُڈ مرادلینا

منتقی ہوگیا جیساکہ ہم نے واضح کر دیا ہے کہ ایک ہی لفظ سے یہ دونوں معنی مرادلینا ممتنع ہے۔

اگریہ کہا جا اسے کہ ملامست کو جماع کے معنوں نک محدودت میں یہ بات معلوم ہوجائے
گی کہ مس صدت سے لیکن اگر ملامست کو جماع کے معنوں نک محدود کر دیا جائے تو بہ بات معلوم نہیں ہوسکے گی واس کے مطابق کہ آبت کو دونوں معنوں برجمول کرنا والی ہے۔ ملامست کو دونوں معنوں برجمول کرنا والی ہے۔

اس سے بہ بات معلوم ہوجائے کی کہ لمس صدت ہے اور بریجی معلوم ہوجائے گا کہ جنبی کے سبے تیم کرلینا جا کز سبے ماگر اس لفظ کو دونوں معنوں برخمول کرنا اس وسے سے جا کز نہیں کہ سلف کا اس پر انقاق سبے کہ دونوں معنی مراد نہیں ہیں اور ایک لفظ کا بیک و فت حقیقت اور مجاز ہونا باکنا بہاور مربح ہونا ممننع ہے تولفظ کو لمس بالبئہ برخمول کرکے نیزاسے اس کے مقیقی معنوں ہیں باکنا بہاور مربح ہونا ممننع ہے تولفظ کو لمس بالبئہ برخمول کرکے نیزاسے اس کے مقیقی معنوں ہیں استعال کرکے ایک نیز اسے کہ ہم بلہ ہوگئے ہیں۔ استعال کرکے ایک نین کے جانبات سے ذریعے ہم آپ کے ہم بلہ ہوگئے ہیں۔ اب ذرابہ بنائیں کہ جنبی کے بیاضت سے ذریعے جس فا مدے کا اثبات آپ نے اس خوات کے ذریعے جس فا مدے کا اثبات آپ نے اس خوات کے دریا ہے جس فا مدے کا اثبات آپ نے اس خوات کے دریا ہے جس فا مدے کا اثبات آپ نے اس خوات کے دریا ہے جس فا مدے کا اثبات آپ نے اس خوات کے دریا ہے جس فا مدے کا اثبات آپ نے اس خوات کے دریا ہے جس فا مدے کا اثبات آپ نے اس کے دریا ہوں کا مدین کے دریا ہوں کی باباص سے کے دریا ہوں کی کے دریا ہوں کو دریا ہوں کی ایک کے دریا ہوں کی کے دریا ہوں کی کریا ہوں کے دریا ہوں کا کو دونوں کی کو دونوں کی کریا ہوں کی دریا ہوں کی کو دونوں کی دونوں کی کریا ہوں کو دونوں کی دونوں

کباسیے وہ کس طرح اس شخص کے نا بن کروہ فا ندسے سسے بڑھے کر ہوگہ باہجواس نے کمس بالبُرُد کو معد ٹ نا بن کر سے کباسیے ۔ اس کے متواب ہیں کہ اجاسے گاکہ اس کی وحبر بیسے کہ قول باری لرا خانجہ شخص آئی المقائد لوچی بانی کی موجودگی ہیں معدت کی صور نوا ، کا محکم بیان کرنا ہے اور اس کے دسانخف سانخف جزا بت کے میکم بربیزنص بھی ہے ۔

اس لیے بہترصورت برہے کہ فول باری (اُہ یک عَدَّمَ مُنَّکُومِنَ اَلْعَالَمُعِلَ) تا فول باری (کُوکنٹ جُنِمُ الْجِسَاء) سے سلسائہ نر نبریب مہی ہو بات کہی گئی ہے وہ بانی کی غیرموجودگی میں معدت اور جنا بہت دونوں سے صکم کا بیان بن مجاستے ہمں طری ای آیت کی ابتدا ہیں بانی کی موجودگی کی موت بیں معدت اور جنا بہت دونوں سے حکم کو بیان کردیا گیاہیے۔

آین کاموضوع محدت کی تفعہ بلارت برای نہیں کر ناہے۔ اس کاموضوع توہ دف کی صوراؤہ کے اسکام وضوع توہ دف کی صوراؤہ کے اسکام بیان کر ناہیں۔ اگر آ ب لمس کو محدث کے بیان پرتھول کربی سکے تواج سے اس سے اس کے مفتضیٰ اور اس کے الحا ہر سیسے بڑنا دیں سکے۔ اسی بنا پر جو بھم نے بیان کیا وہ معنرض کی بیان کر دہ تا دیل سے بہتر ہے۔

14

کا ہج مروا در مورنٹ سکے درمیان سرانجام با ناسیے۔

بالزر

،گزر

بال

) ويعرو

اس پربربات بھی دلالت کرنی ہے کہ آب کسی شخص باکپرسے دغیرہ کوہا کف لگائیں نواب بہنہ بس کہ بین سکے "لامست المتوب" اس بلے کہ اس کا بدفعل آب نے بہن کہ بین سکے "لامست المتوب" اس بلے کہ لمس کا بدفعل آب نے بہن کرنے طرفہ طور برسرانجام دیا ہے۔ بربات اس بردلالت کرنی سبے کہ نول باری (ا ڈکا کھٹے ہے) کے معنی بیس" ا وجامعتم المتساع "(باتم سنے تورنوں سسے بمبنتری کی ہو) اس بنا برا س لفظ کے فید فی معنی جماع کے ہوں گے۔

سبے اور میں دومعنوں کا اِحتال ہوتا ہے وہ منشابہ کہلاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ (اُڈ کمکٹ میم کی فرات ہیں کمس بالبدُا ور جماع دونوں کا احتال ہے نواس صورت ہیں استے اس نا دبل پر محمول کرنا واس ہوگا ہیں ہیں ون ایک معنی کا احتال ہا یا جاتا ہو۔ اس بیے کہ جس لفظ ہی صرف ایک معنی کا احتمال ہوتا ہے وہ محکم کہلاتا ہے اور جس میں دومعنوں کا احتمال ہوتا ہے وہ منشا ہر کہلاتا ہے۔

التذنعالى سنے ہمیں بیکم دیا ہے کہ منشا بہ کو مکم پر محمول کریں اور اسے محکم کی طرف اٹرائیں ۔

ہنانچ ارشادِ باری ہے (کھوالڈی آندک عکبُ کے اکتباک آلیک ہے اس میں محکم آیا ت ہیں ہو کتا ب

عُلْحَدُ مُنتَّالِهِ اَسِّى الرہٰ کی فات نے آپ ہر کتاب نازل کی ہے اس میں محکم آیا ت ہیں ہو کتا ب

کی اصل ہیں اور مجھ منشا بہ کو محکم ہم محمول کوسنے کا سم موسے دہا اور اس مخص کی مدمت فرما کی ہو منشا بہ کی ہمین فرائی ہو منشا بہ کو محکم ہم محمول کوسنے کا سم موسے دہا اور اس مخص کی مدمت فرما کی ہو منشا بہ کی اس طرح ہیں دری کرتا ہے کہ اسے محکم کی طرف لوٹا ستے بغیر نبو واس کے حکم ہرا فتصاد کر لیتا ہے ۔

کو اس طرح ہیں دری کرتا ہے کہ اسے محمل کی طرف لوٹا ستے بغیر نبو واس کے حکم ہرا فتصاد کر لیتا ہے ۔

ہونا نجی ارشا د ہوا (فاکما الگذی ہی فی قائد دھ ہو کر دکئے تھی تربو می کہ اس سے سے دو این آیات کی ہیں وہ معنوں کا اضال دکھنا ہم اس ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو کہ کہ میں اس سے سے دو این آیات کی ہیں وہ معنوں کا اضال دکھنا ہے فرید منشا بہات ہی اس سے سے دو این آیات کی ہیں وہ معنوں کا اصفال دکھنا ہے فرید منشا بہات ہی منا بہا ہو کہ کہ ہو کہ کہ کہ میں وہ اور اور اس کے کہا ظر سے ایک معنی تک محدود ہونے کی بنا ہر محکم ہے اس سے اور فاکم کا فار اس ہر مہنی ہونا وا ہوب فراد یا یا ۔

سیاح منشا بہ کے معنی کا اس ہر مہنی ہونا وا ہوب فراد یا یا ۔

اگریه کمها جائے کہ جب آبت کی دو فرات بین جن کا آپ نے ذکر کیا۔ ایک فرات صرف ایک معنی کا است کے دوسری فرات کمس بالیداور ایک معنی کا استال رکھنی سہے وہ لاڈک کو مَسْتُ عَمْ ایک فرات سہے جبکہ دوسری فران نوں کو دوا بنین فراد جماع دونوں فرانوں کو دوا بنین فراد جماع دونوں فرانوں کو دوا بنین فراد بریں اس میلے کہ ایک بیں جماع سے کتا یہ سے ہم اسے جماع کے معنوں بیں استعمال کریں۔ اور

صرت لمس بالبدكے بيے صرزى بيے اس بيے ہم اسے صرف لمس بالبدكے معنوں ہيں استعمال كريں اور اس سے جماع مرادندلين -

اوراس طرح دونوں لفظوں میں سے سرابک اسپنے اسپنے نفتھیٰ لیبنی کنابہ اورصر بے ہیں اسنیا ہوگا کہونکہ ایک لفظ ابک ہی محالت میں حقیقت اور مجازیا صربح اور کنایہ میں استعمال نہیں ہوتا اس کے سائھ بہمی ہوگا کہ گوبا ہم نے دونوں فرائوں کے حکم کودوفائڈوں سکے لیے استعمال کیااور دونوں فرانوں کو صرف ایک فائڈے نک محدود نہیں رکھا۔

اس کے بجواب بیس کہا مجاسے گاکہ الیساکر تا جا کتر نہیں سیے اس لیے سلف بجوصد رِا وّل سے ہیں آ بہت کی مراد ہیں اختلاف راسے رسکھنے ہیں انہیں ان دونوں فرا نوں کا علم مخفا کیونکہ ابکہ لفظ کی دوفراً نس اسی وفت ہونی ہیں جیب ان کے متعلق صفورصلی الٹہ علیہ وسلم کی طرف سیے صحائبہ کرام کی دوفرائر سے دوفوں نسر میں ہو۔ حب صحائبہ کرام ان دونوں فرا نوں سے واقعت شخصے کیک انہوں سے ان دونوں کے سیاسے ہیں اس نا ویل کا عندبار نہیں کیا جس کا معترض نے اعذبار کیا ہیں۔

ا وربوصفرات آس کی بنا پروضوکے ایجاب کے قائل ہیں اُمہوں نے بھی ان دونوں قرآنوں سے است است است است است معترض کے قول کے بطلان کا علم ہوگیا۔ علاوہ انرب ان تضرا نے ان دونوں قرآنوں کو دومعنوں برخمول بھی نہیں کیا بلکہ اس پراتفاق کیا کہ اس لفظ سے دومعنوں میں سے ایک مراد سے اوران دونوں معنوں بین جماع اور اس بالبُر کے متعلق اختلاف راستے رکھنے والے حضرات ہیں سے سرگروہ نے اسے اس معنی برخمول کیا ہج دوسرے گروہ کے محمول سکتے معنی سے معنی سے متناف کھا۔

اس سے یہ بات نا بت ہوگئی کہ یہ دونوں قرآ تیں سیاسیے سے صورت سے بھی دارد ہوئی میں ان دونوں معنوں کے مجموعے کی مقنفی نہیں ہیں اور مذہبی ان ہیں سیے سرفراً تن الفرادی طور بیں ان دونوں ہوئوں کو دوا بنیں فرار نہیں دیں کہاں اسلامی مقنفی ہے۔ ان محضرات نے ان دونوں فرانوں کو دوا بنیں فرار نہیں دیں کہاں اسلامی بنا برسرا بت کو اس کے بالمقابل معنی میں استعمال کرنا واسے ہوجا سے تینراسے اس سے مفتفلی اور موجب برجھول کرنا صروری فرار دیا جائے۔

ابوالحسن کرخی اس کا ایک ا ورتبواب دیا کرنے تقصے دہ ببرکہ دوفرا توں کی صورت دو آ بنوں کی ا صورت سے خنلف ہونی سبے اس لیے کہ دو قرا کوں کا حکم ایک ہی حالت میں لازم نہیں ہوتا بلکہ اس وفت لازم ہونا سبے جب ایک فراکت دوسری فراکت سکے قائم منقام بنا دی جاستے۔ اگرہم الإ دونوں فرانوں کو دوا بیبی فرار دسے دیں تو بھر نلاوت کے اندران دونوں کوجے کر دیا ۔۔۔۔

بیر مصحف اور نعلیم کے اندران دونوں کو اکھا کر دینا واجی ہوگا اس لیے کہ دوسری فرات بھی فراک کا ایک صحب ہوگا اور اس سے یہ بھی فراک کا ایک صحب ہوگا اور فراک سے کے سی صحبے کو سا فط کر دینا ہوا کر نہیں ہوتا اور اس سے یہ بھی لازم آئے گاکہ صرف ایک فراک برافتھا کرسنے والا پورسے فراک برافتھا رکر نے والا بن مجاسے گا بلکہ وہ فراک کے بعض محصوں برافتھا رکر نے والا بن مجاسے گا۔ اس سے بہ بھی لازم آئے گاکہ مصاحف میں پورا فراک جمع نہیں ہے۔

لازل

(10

زلرير

یدسب با نیس اس صورت حال کے خلاف بہی میصنے نمام اہلِ اسلام ابنائے ہوئے ہیں اس سے بدبات نا بن ہوگئی کہ دوفرائنیں حکم کے لحاظ سے دوآ یتیں نہیں ہو نہیں بلکہ ان کی اسس لحاظ سے فرآت کی جانی سبے کہ ایک کو دوسری کے فائم منفام مجھا جا ناسبے ان کی اس لحاظ سے فرآت نہیں کی جانی سبے کہ ایک کو دوسری کے قائم منفام سمجھا جا ناسبے ان کی اس لحاظ سے فرآت نہیں کی سبانی کہ اور کام کو بھی جمعے کر دیا جاتا ہے۔ بلکہ جس طرح ان دونوں فرائوں کو جمع مہیں کہا ورصحے نہیں ایک سانے لکھا نہیں ہیا تا۔ اسی طرح ان کے اسحام کو بھی کیجا نہیں کیا مات کہ اسکا میں ایک سانے لکھا نہیں ہیا تا۔ اسی طرح ان کے اسحام کو بھی کیجا نہیں کیا ماتا ہے۔

کمس محدث نہیں ہے۔ اس ہربہ بات دلالت کرنی ہے کہ جو جبز رحدث ہوتی ہے۔ اس کے حکم بیں مردوں اور بو دنوں کے درمیان فرق نہیں ہوتا۔ اگر کوئی بحورت کسی عورت کو ہا ہے لگا دے توریحدث نہیں ہوگا۔ اس بنا ہر توریحدث نہیں ہوگا۔ اس بنا ہر اگر کوئی مردکو ہا تھ لگا دے نو بہ حدث نہیں ہوگا۔ اس بنا ہر اگر کوئی مردکو ہا تھ لگا دے نواسے بھی محدث نہیں ہونا جہا ہیئے۔

ہماری اس ہان بر دو وجوہ سے دلالت ہورہی سہے ۔ ابک دسے تو بر سبے کہ ہم نے برد کھے لیا ہے کہ محدث کی صور توں میں مرد وں اور عور توں سے در میان کوئی فرق نہیں ہم تا ۔ ابک ہجیز ہو مرد کے سامے مود ت ہم تا ہے مورث کے سامے مود ت ہم تا ہم در کے سامے مود ت ہم تا ہم در کے سامے وہ عورت کے سامے مود اور سامے مود اور سامے مود اور سامے مود اور عورت کے در میان فرق کر سے گا اس کا قول نھا رہے عن الاصول ہوگا ۔

ایک اور بہت سے اسے دیکھا جائے تومعلوم ہوگا کہ اگر عورت ، عورت کو ہا تفذ لگائے بامرد مردکو چھوسے نواس کے بعد ناکسے بامرد مردکو چھوسے نواس کے بعد ن ایک سے بہت کہ بہ مبائنرت نوسیے بینی ایک سے جسم کا دوسم سے سے کہ بہ مبائنرت نوسیے بینی ایک سے جسم کا دوسم سے سے سے داس بیے مردکا عورت دوسم سے سے ساتھ لگنا نو با با گیا میکن اس بیں جماع موجود نہیں سہے ۔ اس بیے مردکا عورت کو ہانے نے لگا نے کا محکم لگنا بچاہیہ ہے۔ کو ہانے نے لگا سے کی صورت میں اس علمت کی بنا برب دن لاحق مذہونے کا محکم لگنا بچاہیہ ہے۔

اگربرگہا مجائے کہ اہم الوم نبیف نے اس صورت میں وضو واجب کر دیاہہ جب کوئی شخص ابنی بوبی سے بریم انفیاب کی شخص ابنی بوبی سے بریم انفیاب کی انتخص ابنی بوبی سے بریم انفیاب کی کیفیدن بریدا ہوجائے ۔ ظا سر سے حورت کو اسے حجو نے اور اجتے جسم سے جھوتے کے درمیان کو کی فرق نہیں ہے ۔

اس کے بجواب میں کہا ہواسے گا کہ امام الہر صنیفہ سنے اس صورت میں صرف ہم آغونشی اورمبا نشرت کی بنا ہر وضو وا جرب نہیں کہا بلکہ اس دفت وضو وا جرب کیا جرب مردا درعودت وونوں کی مشرم گا ہیں ایک و دسرسے مل ہا بمیں بیکن دنول مذہو۔

ا مام محدسنے امام الور خدیفہ سے ہی روابیت کی ہے۔ اس کی درجہ یہ ہے کہ انسان جب سخیر مذی با ودی سخیر مذی با ودی سخیر مذی با ودی سخیر مذی با ودی دخیرہ کی نشکل ہیں خوارج ہوئی ہے۔ اگر رجہ اسے جنسی طلاطم ہیں تھی بارے کھا نے ہوستے اگر رجہ اسے جنسی طلاطم ہیں تھی بارے کھا نے ہوستے اس کا احساس کے کھی نہیں ہوتا ۔

اسی بلیدا مام الوسنیف نیداسنیاطاً اس بردضو دا سربکر دیا اور اس کیفیت پر صدت کاسکم دگادیا بس بید امام الوسنیف برسدت کاسکم دگادیا بس طرح نیند کیدا ندر اکثراسوال بین سرت کاست بوسی سیا ناسید اس بید نید بر سروضو سرت کاسکم عائد کر دیاگیا اس بلید درج بالاکیفیدن اورصورت بین امام الوسنیفی کار سروضو کا ایجاب عورت کو ما مخدلگانی کی نیا برنهبین کیاگیا - والشداعلم -

بانی توجودند ہونے کی صورت میں کم کا وجوب

قول باری سے (فکو تعجہ قا مَآء فکیسکہ اسے دیود کی منرط ایک مختلف فیہ بات ہے البت منی سے میم کرلو) الو بکر بجھا ص کہنے ہیں کہ بانی کے دیود کی منرط ایک مختلف فیہ بات ہے البت ہمارے اصحاب کا بھی جینر پر انفاق سے وہ بہہ کہ بانی کے دیود کا مفہوم اس کی اس مقدار کا استعمال سے جواس کی طہا رت لینی وضو کے لیے کانی ہوا وراسے کسی نقصان کا اندلینہ بھی مزہور اسے کسی اس کے باس بانی وضو کے لیے کانی ہوا وراسے کسی نقصان کا اندلینہ بھی مزہور اسے کنیر اس کے اگر اس سے الزم نہیں اسے کئیر اسے بیانی کی دستی ہو با اسے کئیر کرنے بر بانی دستیاب ہوتا ہوتوان صور توں ہیں وہ نیم کرنے گا۔ اس بر بیل مواسے جس سے کہانی کی دستیابی برکنیر فرم صرف کردے ۔ البتہ اگر اسے بانی اس فیمت بر مل مواسے جس برخور نہ سے کہانی کی دستیابی برکنیر وقم صرف کردے ۔ البتہ اگر اسے بانی اس فیمت برمل مواسے خرب ہوتون نہور دست کے بغیر فرو خوت ہوں ہوتو کی واسے خرب سے لیکن اگر اس کی فیمت اس سے زیادہ برفور نہ خرب دے ۔

ہمارسے نمام اصحاب نے بانی سے وہودئی بیرننرط مقرد کی سے کہ اس کی مفدار آننی ہو کہ اس سے بچرا وضوم ہسکتا ہو۔ اگر اسے بیعلم ہوکہ کجا دسے میں بانی موجود سیے نوآ با بہ اس کے وجود کی ننرط سہے بانہ بیں اس بار سے میں انخذلات راستے ہے جنم عنقریب اس برروشنی والیس سکے ہ

پانی کی نلاش سے وجب بیں بھی انتقلات رائے ہے ۔ اور آیا ایک شخص بانی نلاش کر سیسے سہلے بانی نلاش سے وجب بیں بھی انتقلات رائے ہے ۔ ہم نے چربے کہ اگر ایک شخص سے سیسے سہلے بانی نربوکہ اس بانی سے والا فرار دیا جا استعمال سے بعد اسسے بیاس کا سامنا کرنا براسے پاس بانی ہولئوں اس بروضوفرض کے ذریعے اللہ کی طرف سے اس بروضوفرض کا نوا بسائنخص بانی نہ بانے والا شمار ہوگا جس کے ذریعے اللہ کی طرف سے اس بروضوفرض کی بنا برضر رکا اندبشہ لاسی ہو

نیزبیمی فرمایا رئید نیگ الله بیگه اکیسته دکای نیگریگوانعشک، النه نعالی نمه مارسے لیے
اسانی پیدا کرنا بچام تنایت کی اورشکلات بیدا کرنا نہیں جا بہتا بہ نوعسر بینی ننگی اورشکلات بیدا کرنا نہیں اسے صرر بہنچنے بابجان بجانے کا اندلیشہ ہو۔
مورت ہے کہ بانی استعال کر سلے جس کے نتیج میں اسے صرر بہنچنے بابجان بجانے کا اندلیشہ ہو۔
ایپ نہیں دیکھنے کہ اگر کوئی شخص بانی ہینے پر مجبور ہو بجائے اورا و برسے نماز کاوفت
اسجائے اور اس کے باس وضو کرنے کے لیے اس کے سواا ورکوئی بانی نہوٹو وہ اس بانی
کوئی لینے اور وضو کے لیے استعال مذکر ہے کا با بند ہوگا۔ اسی طرح اگر ہے مرسے سے بانی
استعال کرنے پر اسے بیاس کا خدشہ مو تو اس کا بھی بہی حکم ہوگا۔ حضرت علی جمفرت ابن عبائش
حسن اور عطار سے است خص کے بار سے میں بہی قول منقول ہے۔ بعصے بیاس کا خدشہ مو تو اس کا خدشہ میں اور عطار سے ۔ بعصے بیاس کا خدشہ میں اور عطار سے ۔ بعصے بیا س کا خدشہ میں اور دی

ہم نے ہو بہ بنرط لگائی ہے کہ اگر اسسے بانی فیمت وسے کر دسنیا ب ہولیکن وہ فیمت اس سطح کی ہوجس برصر ورن کے لغیر بانی فرونوت ہونا ہونو بھے دضو سے سیے اسے خرید مکتاہے وریز نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ بانی کی عام قیمت سے جوزا کرقع دہ خرج کرسے گا اسے وضو کی خاطر تلف کرنے کا کوئی استحقاق حاصل نہیں ہوگا کیونکہ اس کے بالمقابل کوئی بدل حاصل نہیں ہوگا اس طرح وہ اپنا مال ضالئے کرنے کا مرکب قرار یا ہے گا۔

مثلًا ابک شخص ابک درہم کو دس درہم میں خرید ناہے نو وہ اجنے نو درہم ضائع کرنے والا شمار موگا ہوبکہ حضورصلی الٹ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع فرما باسے -

بانی کی عدم موجو دگی میں نجس کیٹر ہے کو کا ٹنا نہیں جائے۔ اگر کسٹی خص کے کبڑے برنجا سن لگی ہو جسے دور کرنے کے لیے اس کے پاس بانی نہو نونماز کی نما طراس سجگہ سے کہٹرا کا شے کرعلبے دہ کونا اس برلازم نہیں ہوگا بلکہ اسے اسبازت ہو گی کہ اس نجاست کے ساتھ نما زادا کر لے کیونکہ خاموں دضو کے سیے کہڑا کا مطر کا بہری صورت مہنگے واموں دضو کے سیاب بیں اسسے نقصان بہنچے گا۔ بہی صورت مہنگے واموں دضو کے سیے پائی نور بدکر وضو کرنا حروری البندا گراسیے عام فیمت بربانی مل دہا ہو تو بھراس کے لیے پائی خرید سنے کی صورت میں ہوگا۔ نیم کرنا جائز نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام قبرت بربانی خرید سنے کی صورت میں مال کا کوئی ضیاع نہیں ہوگا۔

اس سیے کہ جو دام وہ لگائے گا اس کے بدل کے طور برابک جیبزاس کی ملکیت ہیں آ سجائے گی بعنی وہ پانی جو وہ بیسے دسے کرخر بدر ہاسہے اس سیے اس پرلازم ہوگا کہ اس فنیت برپانی خرید کرا میں سے وضو کرسے ۔

اگرکسی کے پاس اتنا پانی ہوہواس کے وضور کے بلیے کا فی مذہونواس بارسے بیس فقہار کے درمیان انتخاف رائے ہے۔ ہمارسے تمام اصحاب کا فول ہے کہ اس صورت بیس وہ ہم کرے گاا وراس پراس بانی کا استعمال صغروری نہیں ہوگا اسی طرح اگر وہ جنا بہت کی سالت بیس ہوادر اس سے باس صرف وضو کرنے کی مفدار ہانی ہوا ورفسل کے بہتے بہ کھا بہت مذکرتا ہو تواسس صورت میں جوہ کہ کرے گا۔

بغیر درست نهیں ہوگی اس سے بمیں بر ان معلوم ہوئی کہ باتی وہ یا نی نہیں ہے جس کے ساتھ عہدا رین سائسل کرنا فرض فراردیا گیا۔ ہے اس سالے کہ اگر ایسا یا نی موجود ہونا تو بھر تماز کی صحت نیم کے نعل کی ادائیگی برونون نہ کردی جاتی ۔

اگریہ کہا جاسنے کراٹ تعالیٰ نے فرمایا (ککٹر نجے ڈٹ کٹ کا اس کے ذریعے بانی کی عام مودگی بیس نیم کی است کردی لیکن آبت ہیں یا نی کواسم نکرہ کی صورت ہیں ذکر کیا ہیں کی بنا پر بدلفظ یا نی سکے مبرجز کوشا مل ہوگا نواہ وہ وضو سکے لیے کا نی مجد با نا کا فی ہو اس بلیے اننی متقدار میں ہجھ د ضو سکے ساجے ناکا نی ہی با نی کی موجودگی کی صورت بین نیم کرنا ہما انزنہیں ہوگا

اس کے ہوب میں کہا ہوا ہے گا کہ اس تا دہل کے فسادی دلیل برسے کہ سب کا اس ہد نفان سے کہ الب برسے کہ سب کا اس ہو نفان سے کہ الب سے فواہ وہ یا نی استعال کہوں مذکر سے اگرا بت کی گرد سے اس منفداریا فی سکے استعال کا وہ یا بند مونا نواس کے ساتھ اس برہم کرنا لازم مزم و نااس سے اس منفدار بیس ہے کہ التٰ نعالی سنے اس منفدار بیس ہے کہ التٰ نعالی سنے اس منفدار بیس یا نی موجود بند ہوجس سکے فرریا ہے اس منفدار بیس یا نی موجود بند ہوجس سکے فرریا ہے اس کی نماز درسان ہوسکتی ہے۔

اگریب کہا جائے کہ ہم ہمی البیشخص کے نیم کو صرف اسی صورت میں بھا کر ذرار دینے بیں سجب بانی استعمال کر سیف کے بعد اس کے باس بانی بانی بندہ بجے ،البی صورت میں دہ نیم کرسے اللہ اس کے بیان کیا اگر بہ بات اس طرح ہموتی جس طرح معترض نے بیان کیا ۔۔۔۔ نووہ تخص اسیف باس موجود بانی استعمال کر کے تیم سے بیے بروا ہموجانا اور اسے تیم کرنے کی صرورت یا نی مذربتی ۔۔۔۔

نبنرجب بربهائزنہب کہ ایک پیپرنو دھولیا جاستے اور دوسرے پیر *ربڑے ہوتے ہوئے ہوا*ے پرمسے کرلہا جاستے ناکہ مسے دھوسنے کے عمل کا مدل بن جاستے اس طرح عسل اور مسے کوجمع کرنا جائز نہیں سہے تواس سے بہ بات واج ہے ہوگئی کہ اس علت کی بنا برایک نتخص کے لیے بعض اعضا کو دھونا اورلیعض کا نبیم کرلیزا بھی جا کزنہ ہو نیز نبیم سحد نٹ کو دورنہیں کر ناجس طرح مسے بسروں ہر سسے صدت کو دوزنہیں کرنا اسی ہلے صدت کو رفع کرنے والی اور رفع نہ کرنے والی جبتر کومسے بیں یکجا کردیتا ورسنت فرارنہیں یا تا۔

مٹیک اسی طرح اعضائے وصورکے اندونسل اور تیم کواس بنا برحیح کر دینا درست نہیں سبے کہ یہ دونوں جبزی وضور کے فرض ہیں داخل ہیں . نیز تیم نمام اعضار کے دھوسنے کا بدل بنتا ہے اس بلے بہ جائز نہیں کہ تیم لعض اعضار ہیں بدل کے طور پر وفوع پذیر ہوجا سے اور بعض اعضار ہیں بدل کے طور پر وفوع پزیر بنہو۔ آپ نہیں دیکھنے کہ تیم نوکہی غسل کے قائم نما ا ہوزا ہے اور کہی وضور کے۔

علاوہ ازیں وہ ان اعضار کے قائم مقام ہوتا ہے جن کا دھونا صدت کی بنا ہروا ہوہ ہوتا ہے۔ اگر ہم ابکی شخص ہران اعضا کو دھونا وا جب ہوتا ہے۔ اگر ہم ابکی شخص ہران اعضا کو دھونا وا جب کر دیں جن کا دھونا ممکن ہوا دراس کے ساتھ با فیما ندہ اعضا رکا نیم ملازم کر دیں نواس صورت میں نیم یا توبعض اعضار کے عسل کا فائم مقام ہم کا یانمام اعضار سکے دھونے کا فائم مقام فرار یا ہے گا۔

اگرنیم ان اعضار کے قائم مقام ہو جائے گا ہو وھوے بنہ جاسکتے ہوں نواس صورت میں بعض اعضا رکی طہارت کی صورت ہیں واقع ہو گا لیکن پرابک محال امر ہے اس لیے کہ نئیم میں نبعض نہیں ہوتا بعنی اس کے بعض حصوں کو بعض سے حبدا نہیں کیا جا سکتا جب بہ صورت باطل ہوگئی نوصرف ایک صورت بانی رہ گئی وہ پر کہ تیم نمام اعضار کے قائم مفام ہونا ہے۔ اس صورت باطل ہوگئی نوصرف ایک صورت بانی رہ گئی وہ پر کہ تیم نمام اعضار کو دھوستے ہوئے اعضاء میں منوضی بعنی وضوکر ہے والا اور بعض کا نیم کر سے والا تو رہ بی منوب کے دھولتے ہوئے اعضاء بیں منوضی بعنی وضوکر ہے والا اور بیا ہوجا تا ہے گا ہو کہ البسا ہونا محال ہے اس لیے کر دھولتے ہوئے عضو سے صدت نودھونے کی بنا برزائل ہوجا تا ہے اس لیے تیم اس کے قائم مقام بن بہوں کتا ہے۔

اس سے بہبات نابت ہوگئی کہ وجہب سکے اندرغسل اور نہم دونوں کا جمع ہونا جائز نہیں سہے۔ غلاوہ از بب امام نشافعی اس شخص کا اس بانی سے اپنا جہرہ اور دونوں باز و دصونا لازم کرتے بہن اور اس سکے سانخہ سانخہ دہ ان دونوں اعضار کا تیم بھی کرسے گا اس طرح نیم مان دونوں اعضار اور بانی ماندہ دواعضار کے فائم منفام ہو جاسے گا۔ اس طرح امام مثنا فعی نے جہرہ اور اعضار اور بانی ماندہ دواعضار کے فائم منفام ہو جاسے گا۔ اس طرح امام مثنا فعی نے جہرہ اور

دونوں بازومیں دوطہارت لازم کردی سیے

ان دونوں دصورتے ہوئے اعضار بین نجم کس طرح طہارت بن ہے گاہ کہ طہارت بن ہوائے گاہ کہ طہارت بن ہوائے گاہ کہ طہارت بن ہوئے ہوئے اس میں کربھی وہ رفع سعدت کا سکم باقی رہ تناہیں اور تیم کے وجود کے ساتھ صدت کا سکم باقی رہ تناہیں سے اس کے بیات تیم کا وقوع بذیر ہونا کیسے جا کڑ ہوگا ہو بکہ وہ ان اعضار سے بھی رفع سعدت نہیں کرسکتا جن بیس یہ وفوع بذیر ہوا ہے۔

اگریدکہا جا سنے کرجب آپ یہ بات کہ ہیں گے تو آپ برہی اعترامی عائد ہوجائے گا۔ یہ بات اس صورت میں بہنب آستے گی جبکہ ایک شخص ناکا فی بانی سے بعض اعضار وصورے گا اس ساہے کہ اس صورت میں اس بزیم کا لام آستے گا اور تیم پر دسے اعضا مروضو کی طہارت بن مجاسمے گا۔

اس کے جواب بیں کہا جائے گاکہ بہ بات ہم پرلازم نہیں آتی اس نے کہم ہانی ناکافی ہونے کی صورت بیں استخص براس کا استعمال واجب نہیں کرنے اس لیے اگر وہ شخص اس ناکافی بائی کو استعمال کو بائی کو استعمال کو بائی کو استعمال کو جائے کو استعمال کو واجب قرار دینا ہے جس طرح ہم نمام اعضا رکے وضو کے لیے کافی بانی کی موجود گی میں اسس واجب قرار دسیتے ہیں۔

معترص کے قول کی روشنی بین بونتخص اسپنے اعضا ر دصوسلے گا وہ گویا اس تخص کے کم بیں بوجائے گاہی نے وضوکر لیا ہوا وراہتے وضو کی تکمبل بھی کرلی ہو۔ اس لیے اس صورت بین بھیم کاکسی محف و کے فائم منفام بنتا ہائز تہیں ہوگا۔

اگرمعنزص بیر کیے کہ آپ کے نزدیک تھی وضوا و تہم دونوں کو بکیا کونا ورست بیے اور اس صورت اس شخص کو پیش اس صورت اس شخص کو پیش آئی ہے بہر ہوئے بیاس اورکوئی پانی مزمور آئی ہے بہر سے کہ سے اس کے سالی ہی بہر بس سے بیاس اورکوئی پانی مزمور آئی ہے بہر اس کے بیاس اورکوئی پانی مزمور اس کے بیاس اورکوئی پانی مزمور اس کے بیارت اس کے بیارت کی اس کے بیارت کی اس کے بیارت کی دوہ وضو اور تیم میں سے ایک بچیز اس کے بیارت کہ وہ وضو اور تیم میں سے بہر بی کہ اس کے بیارت کے دوہ وضو اور تیم میں سے بیر بی کہ اس کے بیارت کی دوہ وضو اور تیم میں سے بیر بیر کے ساتھ ایندا کرنا بچا ہے کرسکتا ہے۔ اس لیے کہ ہما دسے نزویک اور تیم میں سے بین کی میں سے بیارت کی فرضیت اور تیم میں بیر کے میں سے بین کے منعلق شک بونا ہے۔ اس لیے شک کی بنا پر طہارت کی فرضیت ساقط نہیں ہوگی۔ اس بیاب سے ایک دونوں جینے وہ ان دونوں جینے وں کو کی کی کونونوش این میں سے ایک ساقط نہیں ہوگی۔ اس بیاب سے ایک میں سے ایک ساقط نہیں ہوگی۔ اس بیاب سے بیاب سے ایک ساقط نہیں ہوگی۔ اس بیاب سے بیاب سے ایک دونوں بینے وہ ان دونوں بینے کونونوں این میں سے ایک دونوں بینے کونونوں ایک کونونوں این دونوں بینے دونوں کونونوں کونونوں اس بیاب کونونوں این دونوں بینے دونوں کونونوں کونونوں این دونوں بینے کونونوں کونوں کونونوں کونوں کونونوں کونونوں کونونوں کونونوں کونوں کونوں کونونوں کونوں کونوں کونوں کونونوں کونوں کون

1

7/

پیبزبوگی بیس طرح سب کاید نول به که اگر ایک شخص با نیج فرض نمازون پیس سید ایک کو اگر ایک شخص با نیج فرض نمازون پیس سید ایک کو ایس ایک کو ایس نمازی کون سی نمازسید اس صورت بیس وه با نیون نمازین برسط گاتاک بین خود بر اس نمازی ا دا تیگی موسواست برواس سیده گئی تنی صالانکدانس برصرف ایک نمازلازم تنی با نیون نمازین لازم منه بن نحوین -

الا

186

بهی صورت زبر بجت مسئلے کے اندریجی سبے بجکہ معترف کا نوبال سبے کہ اسس مسئلے کی صورت بیں وضوا ورثیم دونوں فرض ہیں نیبز جیت ہم بانی کا بدل سبے جس طرح روزہ غلام از دکر سنے کا بدل سبے لیکن روز سے اورغلام کے لیعن مصوں کی آزادی کو بکیا کرنا ہجا کرزاہم کے لیعن مصول کی آزادی کو بکیا کرنا ہجا کرزاہم یہ اسی طرح تیم اور بانی کو بکیا کرنا ہجا کرنہ ہیں ۔

اگربرگہا ہا کے کہ نابالغ لڑکی کوطلاً فی ہوجانے براس کی عدت مہینوں کے صاب سے ہونی سبے اگر ان مہینوں کے اختتام سے پہلے اسے جین آجائے توعدت کے لیے جیت گذار نا واسج یہ ہوگا۔ اسی طرح سبفن والی عودن اگر ایک جیف گذار نے کے بعد اکسر ہوجائے بعنی اس کا جیف ہجینے ہوگا۔ اسی طرح سبفن والی عودن اگر ایک جیف گذار نا واسج ہے نوچھ گذر ہے ہوئے بعنی اس کا جیف ہجینے جائے وروہ سن ایاس کو پہنچ ہا ہے نوچھ گذر ہے ہوئے سے مین کے سہا تھ بافی عدت مہینوں کے صاب سے گذار نا واجب ہوگا۔

اس طرح ان صور تول میں تیف اور مہینوں کے در مہیان جمع لازم آگیا اور ان دونوں کو کی کردیا گیا اسی طرح وضوا ور نیم بھی بکیا ہو سکتے ہیں۔ اس کے بواب میں کہا میا ہے گاکہ عدت کے انتخذنام سسے بہلے اگر معترص کی ذکر کر دہ صور تیں بیش آبجانی ہیں تو بچر گذر ام واز مار عدت کے اندر شمار ہونے سے سے خوارج ہوجانا سے جبکہ معترض وصورتے ہوئے اعضا مرکوطہارت سے خارج نہیں کرنا۔ اس طرح نیم کی صورت ہیں بھی معترض کا بہی روبیہ ہے۔

اس بنا پرمعنزص کا اعظایا ہوانکتہ باطل ہوگیا اس مسکے کی ایک اور دلبل بھی ہے بیصنور قاالیں علیہ وسلم کا ارتشا دسپے (النظب طھول لمسلم حال حد ببعید الداء ، ایک مسلم) ن کوسب نک علیہ وسلم کا ارتشا دسپے (النظب طھول لمسلم حال حد ببعید الداء ، ایک مسلم) ن کوسب نک بانی منہ مل سجا ہے اس وفت نک مٹی اس کے لیے طہارت کا ذریعہ ہے ۔

محضورصلی الندعلیه وسلم کے ارمثنا دکایہ صفہ (حالم عید المداء) دلالت کی بنیا دہے۔
بہاں المداء ، میں الف لام داخل کیا گیاہے ، اس کی وحبر باتویہ ہے کہ بیرجنس ما رکے انتخاق
کے معتی دسے رہا ہے با ببر معہود کے معنی اداکر رہا ہے .

اگرمهابی صورت مراد موتوعبارت کامفهوم کیجهاس طرح ہوگا "مٹی طہارت کا در در بربنی رہے گا

جسب نک وه ساری دنیاکا با نی حاصل ندکریدگا" اگراس سے معہود اور متعین پاتی نہیں سے جس کی طرف کلام کارخ بجیرا بواسکے سواستے اس پانی کے جس کی طرف کلام کارخ بجیرا بواسکے سواستے اس پانی کا دحود نہیں ہا گیا اس لیے ظاہر خرر وضوی نگمبل ہوسکتی ہم و بہار ہے اس مسئلے ہیں اس بانی کا دحود نہیں با پاگیا اس لیے ظاہر خربر کی روشنی ہیں تیم ہوائز ہوگیا و

کجا وسے میں بانی کی موجود گی کا علم آیا بانی سے وجود کی مشرط ہے یا نہیں ہواس بارسے میں فقہا رکے درمیان اختلاف راسے ہے۔ امام البرحنیف اور امام محد کا فول ہے کہ آگرا بہ شخص سفر کی حالت میں کجا و سے سے افدر رہا فی دکھ کر بھیول گیا ہوا و روز تیم کر کے نما ذا دا کرنے تونمائدی اور اس کی جا سے کہ افدر در ہی وقت کے اندلاس نما ذرکا اعادہ کرے گا اور نراس کے لیو۔ اور آئیگی ہوجا کے ۔ اور نرسی وقت کے دوران اسے بادا گیا تو وضور کے نما زکا عادہ کر سے گا۔ امام ابولیسف اورامام شافی کر سے گا۔ ایکن وقت گزیوا نے کے لیوراس کا عادہ نہیں کرے گا۔ امام ابولیسف اورامام شافی کا تول ہے کہ با دا مبالے بروہ ہر موروت تماز کا عادہ کرے گا۔

نیز تول ہاری ہے (فاغیب کا فی کھی کھی اور طاہر ہے کہ برخطاب کھیے ہے ہوئے انسان کی طرف متنو بہتہ ہیں ہوتا اس لیے کہ کھیو ہے ہوئے انسان کی طرف متنو بہتہ ہیں ہوتا اس لیے کہ کھیو ہے ہوئے انسان کو کمکلف قرار دینا در میسن نہیں ہوتا حرب ایسا انسان اعفا وصوبے کا یا بندا و دمکلف تہیں تو کھیر وہ تیم کرنے کا لامحالہ یا بند ہے۔

کیونکہ امکان کی صورست بیں دولوں جنریں تعنی وضوا و تیم اس سے ساقط ہیں ہوسکتیں ایس طرح اس سے ساقط ہیں ہوسکتیں ایس

نبزفقہا کا اس مسلے میں کوئی انتقلاف نہیں ہے کہ اگرا بک شنخص کسی تنبکل بیا بان میں ہو اور وننوکے لیے بانی تلاش کرنے کے با وجوداسے یانی نر ملے پھروہ تیم کرسے تماز براھ سے ا اس کے بعداسے میں ڈھکے مبوئے کنویں کا علم ہوجا ئے تواس صودت میں اس برنماز کا اعادہ فا

تېيى سېدگا .

11.

مار مار

ر بارکی

بانی کے دبود کا حکم اس محاف سے نختاف نہیں ہوتا کہ دہ اس کی ملکیت ہیں ہویا نہریں ہو یاکنو ہیں ہیں یجب کنویں کے اندر بانی کے بارے ہیں اس کی فاوا قفیت اسے وجود کے حکم سے فارج کردیتی ہے تواسی طرح کیا وسے ہیں موجود بانی کے تعلق اس کی فاوا قفیت اسے وجود کے حکم سے فادرج کردیے گی۔

اگریم کہا جائے کہ وضوکرنا یا نماز بڑھنا مجول جاناان دونوں یا توں مے سفوط کا سبب نہیں فیم اس کے جواب بنتا اسی طرح یا تی کے بارسے میں مجبول جانا یا نی کے سفوط کا سبب نہیں بن سکتا ، اس کے جواب میں کہا جائے گاکہ حضور صلی الله علیہ وسلم کا ارشاد سبب (دفع عن ا منتی المنقط اء و النسبیان میری امنت سے خطا اور نسیان کی نیا برم در نے وائی دُنا ہمیا ل معا ف کردی گئی ہیں کہ النسبیان میری طور براس کے سقوط کا منفقتی ہیں۔

سیم بربھی کہتے ہیں کرمین تخص بہتم تنے یا دا ہجانے کی صورت میں وغو با نمازلازم کردی ہے وہ ایک اور فرعن ہے بہتا ور فرعن ہے بہتا ور فرعن ہے ایک میں ہے جول جانے وہ ایک ہے جول جانے دھن ہے ہے ہے ہوں جانے دھن ہے ہے ہوں جانے دھنوگی ا دائیگی کسی ا ور دلا است کی بنا پر لازم کی ہے۔ در نسیان قضا کو بھی اس سے سا قط کر دیتا اگر بید دلائت موجود نہ ہونی .

نیزاکیلے نسبان کا فرض کے سقوط میں کوئی اثر نہیں ہونا جب اس کے ساتھ کوئی اورسبب نرمل جائے مثلاً سفر جو بانی کی غیر موجودگی کی جا اس نے ساتھ نسبان بھی ننا مل ہوجائے تو بہ دونوں ہائیں بانی کے بھی کے سنقوط کے لیے غدر بن جائیگی لیکن وصوبا فرائٹ یا نمائے کا تھول جا نا تو اس سے ساتھ کو ڈی ا ورسبب شامل نہیں ہوا کہ بہ دونوں ملک دان فرائفس کے سفوط کے لیے غدر بن سکیس ۔

ایک اور جہت سے در کھا جائے تو معلق ہوگا کہ ہم نے نیبان کو بدل کی طرف منتقل ہو کے کہ عند نظار دیا ہے۔ لیکن جن کے سے عند نظار نہیں دیا ہے۔ لیکن جن ماٹل کا مقرض سے ذکر کیا ہے ان میں اصل فرض کا استفاط ہے بدل کی طرف انتقال نہیں ہے۔ اس سے عند نقول یا تیں ایک دو مرب سے فتلف ہوگئیں۔

اگریہ کہا جائے کا بینے کجا دیے ہیں بانی رکھ کر کھول جانے والا بانی کو بلنے والاسمجھا جائے تواسمجھا جائے تواسمجھا جائے تواس کی کہا جائے گاکہ بانی کے دہود کا تھا ہم

ا دانبیں کرنا جبکاس کے سنعمال نک دسانی کا مکان نہ ہوا درسا تھ ہی ساتھ کسی فررسے لائتی سیونے کا اندئیشہ کھی نہیو۔

آب نہیں دیکھتے کا بیشندس کے باس اگر یانی موجود مبر لیکن اسے استعمال میں ہے آنے کے اجدا سے بیاس کا سامنا کرنے کا اندلیشتہ ہونواس کے بیٹے ہم جا کر سرح با ناسے حالا نکہ وہ بانی کا دابا یعنی یا تھے دالا ہم قا سے داس کیے ناسی یعنی کھول جانے دالا انسان بانی کے وجود سے زیادہ دو اس بیت اس کے استعمال نک اس کی درسائی متعدد ہمونی سے۔

آب نہیں دیکھتے کہ ایک شخص کے کجا و سے ہیں بانی موجود ہموا وردہ کسی نہر کے کنارے کو ا ہو تو اسے بانی کا بانے والا شمار کیا جائے گا اگر جہ وہ اس بانی کا مالک بنیں ہے۔ اسے بانی کا بانے والا اس میے نشار کیا جائے گا کہ اس بانی کے استعمال تک اس کی دسائی ممکن ہے۔ اس سے ہمیں بربات معلوم ہونی کہ بانی کے ویو دکا ممفوم برسے کہسی ضرو کے لائق ہموں نے اندائیں۔ کے انتظام اس کی دسائی ممکن ہو۔

تراب نہیں دیجینے کہ اگر کسی تخص کے کا و سے میں یا نی موجود ہوئیکن کوئی ما تع اسے اس با تی سے روک دیے تو الیسی صورت بیں اس کے لیے تیمہ جائز ہوجا کے گا۔ اس سے بہی بربات معلیہ بہروئی کہ با فی کے وجود کی وہی نتر طریعے جب کا بہر نے دکر کیا ہے لینی اس کے سنتعمال تک کسی خرائر میں اس کے لین تعمال تک کسی خرائیں ہے۔ کے لغیر رسائی خمکن بہو۔ ملک یہ ہے اس میں نتر طریعیں ہے۔

اگریہ بوجھا جائے کا سی خص کے متعلق آئب کا کیا فتوئی ہے جس کے کبڑے میں نجاست اگری ہوا ہور ہے بغیر اگر نما از الم اللہ مسلے کے معرف کا کہ بوا ہو اور کیا ہوا ہوں کے بال کے بواب میں کہا جائے گا اس مسلے کے متعلق برا ہو سے نوکیا اس مسلے کے متعلق برا ہو سے سے سی دوایت کے مقوظ ہونے کے بارے بیں بہی کو کا علم نہیں ہے۔

اما م الوضیف کے فول کا فیاس ہے کہتا ہے کواس کی نما زیرجا نے گا ۔ اس طرح الولحن کو کا کہ اس میں کہتا ہے کواس کی نما زیرجا نے گا ۔ اس کے برمیتی مما زادا کرئی جا اور کی برمیتی مما زادا کرئی جا تھے کہ ہوتے کے برمیتی مما زادا کرئی جوا و لاس نے برمیتی مما زادا کرئی جا تواس کی نما زیردجا نے گا۔

اگرسی خفس کے اس ماس بانی نرہوا ور وہ باتی کی نلاش کرے نوا یا یہ خف باتی کا نہا۔ والا خرار دیا جائے گا؟ اس مارسے میں فقہا کے در میان انقبلات رائے ہے ہمارسے اصحاب کا قول سے کواگراسے باتی ملنے کی توقع نہ ہوا ورکسی نے اس کی لامنمائی بھی نہی مرتواس بر با کال امام تنافعی کا قول سے کاس پیانی کی تلاش لانم سے ۔ اگر تلاش سے بہلے وہ تیم کر لے گا تواس کا تھ میں ان فی کا قول سے کاس پر یانی کی تلاش سے بہلے وہ تیم کر لے گا تواس کا تیم وائن نہیں ہوگا بہا ہے اصحاب کا قول سے کا گر بائی ملے کی پوری نوقع ہو باکسی ان نواس کا تیم وائن نہیں ہوگا ہو اگروہ جگرا کی میں بااس سے نا گر فی صلے پر ان ان نے والے نے اس بیاس میں نواس کی جگر کا بیت نیا فروری بہیں ہے اس سے کر دیا ہوا نے کی نبا بروہ این سے کھڑ کا اندکیشنہ سے وہاں جانے کی نبا بروہ این ساتھ وہ سے کھڑ ایرواشت کرنے اور نقصان بہنے کا اندکیشنہ سے وہاں جانے کی نبا بروہ این سے تھڑ کے ادران سے بیچے دہ جائے گا اس کے ساتھی اس سے آگے تکل جائیں گے۔

اگدفا صداکی میں سے میں میں اور اپنے کا وقدہ وہاں پہنچ کریائی سے وضورے کا بشرطی ہے رول میں بادندوں کی وجہ سے اسے اپنی جان اور اپنے مال ومتاع سے ضیاع کا نقطرہ نہونیز ساتھ ہوں سے کہ سے اسے اپنی جان اور اپنے مال ومتاع سے ضیاع کا نقطرہ نہونیز ساتھ ہوں کے لیے کہ سے کا اندلیشہ کھی مذہورہ ہما در سے اور بانی کی تلاش ضروری تہیں ہے تواس کی وجہ یہ ہے کہ ایسا شخص ورحقیقت بانی نمی مائز نمائی کا ادنیا دہ ہے (فکھ تھے کہ فاکھ اگر کا ادنیا دہ ہے۔ اللہ نمائی کا ادنیا دہ ہے (فکھ تھے کہ فاکھ اگر کا ادنیا دہ ہے۔ اللہ نمائی کا ادنیا دہ ہے (فکھ تھے کہ فاکھ اگر کا ادنیا دہ ہے۔

المصداق ہے۔

التُدتعالى تعقلام آذا وكرت كرسكسكين فرايا (فَكَ تَدْ يَجِدُ فَصِيام شَهُ رُبُرِ مُتَنَالِعَ يُنِ جَنِ تَعَص وَعَلام ميسرنه وه لكا تا ردوجهين روزي ويك اس محمعتى بيب المغلام اس كى ملكيت ميں نهروا ورزبى اس كى قيميت كى مقدار دقم كا ده مالك ہو، يهفهوم نہيں كما ولئر تعالى نے اس بيرغلام كى تلاش ا ورطلب واجب كروى بھے۔

اس بهصب وسجة كامفهوم طلب اورتلانش سمے تغيريا ياجا ماسے تواليسانشخص عبر كم ا ددگرديا ني نه بهوا دريه مهي است اس كاعلم به توره يا في كا واحدييني يا لينے والا قرار نهيں دياجائے گا. حب لفظ کا اطلاق الیسے شخص کونٹائل ہونا ہے توہما دے بیے بیرجا نزینیں ہوگا کہ مہم اس اطلاق میں طلب اور تلاش کی فرضیت کا اضافہ کر دیں اس بیے کواس کے نتیجے ہیں آبت کے حكم مين أيك اضا في مفهم كالحاق لاذم أناب الصداورييات جائز نهين س اس برحضوصلی الشرعلیه دسلم کابیرا رشاد کھی دلائٹ کرتا ہے کہ ایجعلت لی الادھ ب مسجدًا وطهوًلا بمرسيس بيرى روش رمين سي دنيا دى كمى سي اوراس طها ريت مال، كرنه كا درىية تبا دياكيا سے نيزاب كا اشادس (المتواب طهود المسلومالو يجداله ابك مسلمان كو حب تك بإتى منه ملك س وقت تك ملئى اس كى ظهارت كا در ليعيب) آب نعصرت الوور سع فرما يا كفا والمتواب كافيك ولوالى عشر مجع فافدا وجدت ال فامسساء جلدلا مِشي تماس يسكافي سينواه دس سال كيول نركز ريائي كورب تميير بإنى ال عاف اسابين است سيمس كداو وجود طلب او درالش كامقتقى نهيب ساس يد یہ بات میں ولالت کرتی سے کا کی شخص سی اسبی جنر کا داج العینی با نے والا کہلا اسے بواش كے باس اس كى طلب اور تلاش كى بغير بنے جائے سواہ وہ يانى ہو باكوئى اور ييز-استنخس كم تعلق يركها جا ناس كر تنهذا حاجدالرقبة (يرغلام كاوام لعني ركفنوا بسے عبر اس کے باس غلام ہوج د ہوتو اہ اس نے اس کی طلب نہ بھی کی سرو -أكركوني كينے والاي كيے كرائي كيون اس سے انكاد كرتے ہيں كو مكي شخص جس جيزكو طلب تركرے اور وہ چنراسے مل مبائے تواس كے تعلق بيكن درست بيونا ہے كروہ فلال بيز کا داجدسے بینی دہ چزاس سے پاس مرجد سے ۔ نیکن ایک بینری طلب اور نلاش کے بغیرسی كوغيروا جدكهنا درست نهيس سونا. اس کے جواب میں کہا جا کے گا کرجیب وجود طلب کا مقتقی نہیں ہے اور طلب معتما تلاش دبنود کے مفہدم کی منرط بھی نہیں ہے تو تعنی وجو دیھی اسی کی طرح مہرکا اس کیے جس بینر میرو^{سا} كا طلاق درست سوكا اس كے عدم بيركھي وه اطلاق جا تر سوكا۔ آب نس دی کھنے کرے کمنا درست سے "ھوغیروا جدلالف دیت دروہ ہزارد بنار

دا بدنهیں سے نوا واس سے پہلے اس کی طرف سے سرار دبنیا رکی طلعب اور مبتج سر میں موال

اگراس کا مال ضائع بیوجائے تو بیر کہنا جائز ہوگا گراسے یہ مال نہیں ملا تواہ اس می طرف سے اس کی طرف سے اس کی طلب نزیجی بیو فی میو۔

سب سرطرح بركبنا ورست سع ده فلان بيركا واجديني يان والاسب تواه اس كاطرت سع اس بيرك طلب نهي بهو في بهواس يب و بودا و داس كي نفي اس لحاظ سع يكسان بيركوان يين سع برايك براسم كاطلاق كاتحلق طلب بإحسنجوا و زيلاش كرساته نهين بوتا .

تول باری ہے (کا کو کھ کا لاکٹنر ہِ فوٹ عَصْدِ قات کو کھ کا اکٹنر کھ کھا ہندین کا میں ہے اکثر کو استی ہی یا با) اس میں نے اوال میں سے اکثر کو استی ہی یا با) اس میں نے توان میں سے اکثر کو استی ہی یا با) اس آسٹ میں وجود بعنی یا ہے کا اطلاق جس طرح نفی کی صورت میں ہوا اسی طرح انبات کی صورت میں میں ہوگیا۔ بعبکہ و و نوں صورت وی میں طلب معدوم ہے۔

اگریہ کہا جائے کہ سی تخص کے ساتھی کے پاس یاتی ہوا وروہ اس سے با فی طلب کیے احداس کے بیش یاتی ہوا وروہ اس سے با فی طلب نہ کیے احداس کا نیم کر سے تواس کا تیم مردست نہیں ہوگا جب کہ وہ اس سے یا فی طلب نہ کیے احداس کا دفیق اسے یا فی حلیب نہ کیے سے انکار نہ کرے ، یہ بات طلب کے وجوب بردلائٹ کرنی ہے اس کا دفیق اسے یا تی مرزی کا کیون سے موقی سے مربی کہا گیا ہے کہ حضور صلی الٹرعلیہ وسلم نے جن اس کرت اس کرت اس کی داشت محفولت این سنے در ما با بھا ہم کیا ہم اس کی داشت محفولت این سنے وہ ما با بھا ہم کیا ہم اس کی داشت محفولت این سنے در ما با بھا ہم کیا ہم اس کیا تھا۔

میں مال قات کی داشت محفرت این سنے در ما با بھا ہم کیا ہم کا درے یاس با نی سے با اس طرح آپ نے ان سے با فی طلب کیا تھا۔

اس کے بواب میں کہ جائے گا کہ اکبشخص کا اپنے دفیق سے بانی طلب کہ نا نواس بالے بیں ام الدخنیف سے بانی طلب کہ نا نواس بالے بیں ام الدخنیف سے مردی ہے کہ اس کی نما ذیم کے ساتھ جائن ہوجائے گی نوا ہ اس نے بانی طلب نہ کھی کیا ہو۔ لیکن امام الدیوسف اورا مام کھر کے قول کے مطابق اس کی نما زجا نونہیں ہوگا۔ حب نک وہ اس سے یانی طلب نرکر سے اوروہ یانی دینے سے انکا دنہ کردے .

ہمادے نفردیک بیاس بوٹھول ہے کرجب اسے اس بات کی امید ہوکواس کا دفیق بانی اس کے بیے مرت کردیتے برتبالہ ہونیائےگا۔ اگر اسے برا مید مذہبرو تواس کے بیے بانی کی طلب مترودی نہیں اس کی نظیر وہ صورت ہے جب ایک فیتی موجد گی کاعلم موجد گی کاعلم ہویاکسی تبنا نے والے نے اسے بر تبا دیا ہو، ایسی صورت بین بم کرنا جا کر نہیں ہوگا اس لیے کواس جیسی صورت میں عالمب گان لفین کے خاتم مقام ہوجا تا ہے۔ کواس جس طرح اسے اس بات کا غالب گان بہر کرا گروہ نہر بر پہنچ جائے، جب بہراس کے حس طرح اسے اس بات کا غالب گان بہر کرا گروہ نہر بر پہنچ جائے، جب بہراس کے حس طرح اسے اس بات کا غالب گان بہر کرا گروہ نہر بر پہنچ جائے، جب بہراس کے حس طرح اسے اس بات کا غالب گان بہر کرا گروہ نہر بر پہنچ جائے، جب بہراس کے

がイン

د فرا

ئ<u>ى</u> ئى

.

Sell Sell

学に住

神第

خرمیب ہو، نواسے درندہ بھاڑ ڈالے گا یا کوئی ڈاکواسے پکھے گا ۔ اس صورت میں اس کے بیتے ہم جائز مہوجائے گا نیکن اگراس کا غالب گمان بہ ہو کہ نہر رہے بہنچ کر دہ زیرہ سلامت رہے گا تربیراس سے لیے ہم جائز نہیں ہوگا ۔ اس ہے یہ یا مت ان لوگوں سے لیے اشدلال سے طور پر قائمہ مندین جوطلب سے کیا ہے اس کے فائل ہیں ۔

رگئی حفرت عبالترین سنود کی دوایت اورده ندوسی الترعلید و کی این سے باتی کی علاب نیز حقوا معلی الترعلید و کی حفرت می ماری مقاریم کا باشد علی در کا منظر مناز کی ماری ماری کا با نامی کا نامی کا با نامی کا نامی کا

الرسط والمربيري الماس مورست بين طلب اوزنلاش كى بات ساقط مبوعا مركى اس بيم كه السياسي يربي الملاب كام كلف بنا فا درست نهين بهر كاحمه واجرليني حاصل كريين والاسبع اگر و وغير واحد سركا نواس كانيم فول بارى (فكه ترجد أوا مساء كنير مهوا) كى دوسه جائز سرط بي كارس كابيمل مفعود من الترعيد والمارك والمولالسلم بنراس كابيمل مفعود من الترعيد والمراسلم بالمرسوع بالمرسوك كاكر والمتواب كلهولالسلم ما مدوعي بالمرسوك كاكر والمتواب كلهولالسلم ما مدوعي بالمرسوك كاكر والمتواب كلهولالسلم ما مدوعي بالمرسوك المداء -

اگریکها جائے کہ جب ہم کے جائے کی شرط بانی کی عدم موجودگی ہے تو پھر بر مفرودی ہے کہ اسکا اسکانی ہم اس کی شرط کے دجود کا تقیمان نہ ہوجائے جب اس کی شرط کے دجود کا تقیمان نہ ہوجائے جب اس کی شرط کے دجود کا تقیمان نہ ہوجائے مان کی نزط وقت کا ایسے تقیمان نہ ہوجائے اس وقت کے دنول کا اسے تقیمان نہ ہوجائے اس وقت تک نماز کی ا دائیگی اس کے لیے جائز نہیں ہوگی .

اس کے جواب میں بہ کہا جا ئے گاکہ دولوں تعور توں میں قرق کی نبیا دیہ ہے کہ اس مبسی جگہ یعنی خیگل بیابان میں نبیادی طور بیریانی معدوم ہونا ہے۔ اس جگہ بیرجانے والے انسان کو بھی اس کا تقین ہو تا ہے۔ اسے صرف بہ نہیں معلوم ہونا کہ آباکسی دوسری جگہ بانی موجود ہے ہیا اگروہ الان کہ سے گا تو بانی اسے تل جا ہے گا یا نہیں ؟

اس بنا پراس کے لیے خرودی بہتی کردہ ایسی چنر کی بنا پر اسٹے بہلے تقین سے ہوئے جائے میں کے متعلق وہ کچھ بہتی جانتا اور اس کے متعلق اسٹے شک سرد ناسے میں اُرکا وجوب بھی موجود ہیں ہو ااس لیے شکے بنا پر تماذ کی ادائیگی اس کے قیماس دفت مک داست نہیں ہوتی حب بھک اسے دفت کے وجود کا بغین نرا جائے اس جہت سے دونوں صور نیں مکساں ہیں کوان ہیں اس تقین پربٹا کی جاتی ہے بچواصلی اور بندیا وہوتا ہے۔

اگریہ کہا جائے کہ قول ہاری ہے (کا غیب کو اُہ جُوھ کُٹُ کُٹُ کا قول ہاری (اَکَ کُوْتَ کِیدُ وَ اِمَا مَّ اَنْکَیتَ مَنْ مُوَا) اس کی دُوسے اس پراعف ائے وضودھو ناہمیننہ واجیب ہجگا اوداس کے لیے با تی کے دسائی ہرمکن طریقے سے ضرودی ہوگی ۔ اس بیے اگر تلاش کے ذریعے پانی کا سوائی ممکن ہوتی اس کی ملاش اس پر خرض ہوجا نے گی۔

اس کے بواب میں کہا جائے گا کہ جمن فات باری کا بہ کم ہے (خَاخْسِ لُوا) اسی ذات کا بہ فول کھی ہے (خَاخْسِ لُوا) اسی ذات کا بہ فول کھی ہے (خَاخُونَ مَبِ دُورِ اِ مَا گُونَدَ مَبِ اُلَّ اِ مَنْ اِللّٰ اِللّٰ اِللّٰ اللّٰ اللّ

منالف کا گمان مرف برہے کہ اگروہ بانی تلاش کرہے گا تو ممکن ہے کہ با نی اسے مل جائے کی ک مہر بہر ہیں گے کہ تھم کی ا باحث کی شرط وجود ہیں آگئی ہے بعنی یا نی کی موجود گی نہیں ہے اسے ترک کردینا اس کے لیے درست بہرس ہوگا اس لیے کہ ممکن ہے یا نی مل جائے ا در بر بھی ممکن ہے کرنہ ملے۔

مخالف نے ہوبات کی ہے وہ اس وقت الذم ہونی اگراسے بانی ملنے کی نوقع ہوتی ا در اس کے وجود کا است عالمب گمان ہونا یکسی تبا نے والے نے اسے اس کا بتہ بنایا ہونا ۔ لیکن جب ان بیس سے وہ صورت نہ بائی جائے تو کھے آمیت کی تشرط اس طریقے سے پوری ہوجائے گی جوتھم کو مباح اور بیا مُن کرد سے گا۔ اس لیکسی کواس شرط کے استفاط او داس کے سواکسی وسبب با مفہم کے اغذباد کی اجافیت نہیں ہوگی۔

ہماں اسے اصحاب نے ابتہ ہا دیمے طور رہانی کے استعمال کے نزوم کے بیے ایک میل سے مفاصلے کا زوازہ منفرد کیا ہے گراسے اس فاصلے کے انڈر بانی کی عبگہ کاعلم ہوجائے اوراس سے وہود کے بارسے بیں اس کا کمان غالب ہو تو تعیم نرکیا جائے۔

ان تقرات نے ایک میں بااس سے دائد فاصلے بربا فی کے استعمال کواس کیے داجب خرار بہتی دیا ہے نیز میل دہ بیا بنہ سے حیں کے در میے مما فنوں کی بیائش بہوتی ہے اورعا دی ایک میں سے کم فاصلے کی بیمائیش بہیں ہونی ۔ اس بیمان حفرات نے اس مسلے میں ایک میل یا اس سے زائد فا کابیا نه مفردکیا اوراس سے کم فاصلے دنظرا ندا نہ کردیا سے طرح ہم نے امام ابویسٹ کے اس قول کے شخلق کہا ہے کہاں کے نزدیک اسکتیر الفاحش کا اندا ندہ بہہے کہ اس کی کمیا تی ایک باشت اور سے ڈا تی ایک بالشت ہو۔ اس کیے کہا کی مربع بالشت ہی وہ کم سے کم مفدا رہے جس کے دربع کسی چیز کی سطح اور حبم کی سے کیشش کی جاتی ہے۔

عادةً اس سے كم كى مقال كونظ انداكى كرديا جا نا سے (ا ما ما يولوسف كايە قول عبم ياكورے برگى ہونى نجاست كے تعين كے سلسلے میں سے)

نافع نے مفرت این عمر سے روابیت کی ہے کہ حب آب سفری مالت میں یانی سے دو یا بین غلوہ (وہ فاصلہ ہوا کے انہ ہوری طاقت سے حیلائے جانے برطے کرنے ، فرلانگ ایعنی دو یا بین فرلانگ کے فاصلے بر ہونے آو تیم کر کے تما زیر طرح لینے اور یاتی کی طرف کرنے فرکرتے ۔ سعید بن المسیب سے مردی ہے کہ جوا سے اور یاتی کے درمیان دویا بین مبل کا فاصلی سوا ور ماذکا و قست ای جا کے تو وہ ہم کم کے نما تربر طرح سے رحص اور ابن میر بن کا قول ہے کئی مسئوں کو وقت کے اندویا فی کی دستیں بی کی ا دب ہر وہ ہم بنیں کرے گا۔

اس شخص کے تعانی نقہام کے مابین انتخالات رائے سے جسے بانی تومل جائے کیکن راند سنتہ ہو۔
سے اگر وضوی لگ گیا تو تماز کا وقت کی جائے گا آیا بیشخص وضوی بجائے تیم کوسکناہے ہما سے محالاً با بیشخص وضوی بجائے کے مرد و میں ہوا سے تعلیم میں ان توری اوزای اورا مام شانعی کا قول ہے آگر کوئی شخص تھیم بامسا فرشہر کے حدو و میں ہوا سے تعلیم اسے ہوگا کا دفت نکل جائے گا اس کے سے کہ کہ اس کے اسے بہرجال وضور کا بڑے گا ، اس کے اسے بہرجال وضور کا بڑے گا ، اس کے اسے بہرجال وضور کا بڑے گا ، اس کے اسے بہرجال وضور کی بین نا

کے مم کا و فی سواز نہیں ہے۔

ام ما کاک کا قدل سے کا گردفت نکل جانے کا اندنینہ بہذکو وہ وضو کی بجائے ہم کر کے تمازا فا کر ہے۔ لیب ن سعد کا قول سے کو اگر دضو میں لگ جانے کا ندلیشہ بوتو وہ وضو کی بجائے کا ندلیشہ بوتو قتیم کر کے نمازا داکر ہے اور وقت نکل جانے کے بعد وضو کر کے نماز کا اعادہ کر ہے۔ اس منطے میں نول باری (فکہ تنجد کو اھا ا خدید ہوا) بنیا دسے۔ التحد تعالی نے بانی کی موردت میں اس منا کو میں کی صورت میں اس منا کو میں کی طوف منتقل کرنا میں ہود دھونے کا کا کہ موردت میں اس منا کو میں کی طوف کو دھونے کا منا میں کہ اس منا کو میں کی طوف کو دھونے کا منا میں کہ اس منا کو میں کی طوف کو دھونے کا منا میں کہ اس کا کو میں اس کا کو میں کی طوف کو دھونے کا منا میں کے بیان کی موردت میں اس کا کو میں کی طوف کو دھونے کا منا میں کے بیان کی مورد کی کے مورد میں اس کا کو میں کی خود دھونے کا منا میں کے بیان کی میں کا ترین میں لگا تی ۔ دیا تو اس کے بیے تھا ئے وقت اورا داراک صلی تا و نوری تبدر نہیں لگا تی ۔

J,

اس پیے بہ مکم وقت کے اندرا وروقت کے بعد کے کاظ سے مطلق سے اور کسی قسم کی شرط ماقید سے مشروط اور مقید نہیں ہیں۔ ول باری ہے (کا نَفْ وَبُوا المقد الوَّةُ وَالْمَ مُسُكَالِيٰ حَتَّى تَفْدَرُوا المقد الوَّةُ وَالْمَ مُسُكَالِيٰ حَتَّى تَفْدَرُوا المقد الوَّةُ وَالْمَ مُسُكَالِيٰ حَتَّى تَفْدَرُوا مَا تَفُولُوْنَ وَلاَ حَبُرُ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّه

سنت کی جہت سے جوالی سے ماروں ہولا کہ سے جوالی در ہے ہے۔ خافا و حبد تنا المساء خاصس البخد کو الوالة و الموری ہے۔ خافا و حبد تنا المساء خاصس المبلا الله الس المشاد کی روسے جب بھی ایک شخص کو بانی مل جائے اس براس کا استعال وا سویہ بہائے گا اس المشاد کی روسے جب بھی ایک شخص کو بانی مل جائے اس براس کا استعال وا سویہ بہائے گا ہی جو المنظم کا در المنظم کا در المنظم کا در المنظم المداخی اس نفر صفور المسلوم الدی در المنظم کا در المنظم کی منظم کے المنظم کے در المنظم کی منظم کے المنظم کے در المنظم کا در المنظم کی در المنظم کو در المنظم کی در المنظم کی در المنظم کو در المنظم کی در المنظم کو در المنظم کا در المنظم کو در المنظم کی در المنظم کی در المنظم کی در المنظم کی در المنظم کو در المنظم کو در کا در المنظم کو در المنظم کو

آگرمعترض بیر کی ترجیم طهادت مهل کونے کا فدلجہ سے نواس سے کہا جائے گا کہ بہ اس وقت فدانوں سے کہا جائے گا کہ بہ اس وقت فدانیو بنتا ہے جب یا نی موجود کہیں ہو فاہد میں بہ طہود نہیں بہوتا جس موجود گی میں بہ طہود نہیں بہوتا جس موجود کی میں بہ طہود نہیں بہوتا جس می شرط ما مگر میں بہوتا ہوں کا میں میں موجود کی میں ہے۔ کہ سے۔ کی سے۔

اس بنا برم فنرفن کوسب سے پہلے برجا ہے کہ دہ اس بات کی کوئی دلالت بیش کرے کہ بانی کی کوئی دلالت بیش کرے کہ بانی کی موجو دگی میں بھی جب کا مدلست سال کی وجہ سے سی ضرار کے لاحتی مجد نے کا امدلیشہ تہ نہو یہ مٹی طہور ہوتی ا در تیم جا تر ہو ناہے بھاس دلالت براہینے اس مسلک کی نبا کرے کہ وضو کیے بغیر تیم کرکے وفت كا ندرتمان يرشط بين والاوفت ك ففيدت ماصل كرلتياس .

الركوثى بركي كما فركم لينتمم كالاحت مرف اس ليك كائي سے كداس تماز كے قت كے اندر تماز سل كا موقعه كل موقعه كل جائے ، ياتى كى عدم موجود كى كى بتا يرتيم كا باست نهيں ہوتى ہے۔ اس كے جواب بين كو جائے گا كواكر ماست اس طرح ہوتی تو كھر با تى كى عدم موجودگى كى حالت بیں ایک شخص کے بیے اول وقت میں تیم کرنا جائز نہ ہونا اس کیے کہ نماذ کمے اول وقت میں اسے نما آرکے فوت ہوجانے کاکوئی ندلشہ رز ہوتا جبکہ سب کا اس برا تفاق سے کا ول وقت میں بنیم کرے تما ذکی ادائیگی جائز ہے یہ اس با نے کی دلیل ہے کتیم کے جا دکی شرط نما نے فت کے وس سونے کی وجرسے ہیں ہے۔

اگرکوئی سرکے کرمانی کی عدم موجودگی اگرتیم کی شرط ہوتی تدیم مرلف کے لیے نیزاس نحص کے بیے مصيبياس كاخطره موتا بإنى كى موجود كى كى صورت مين تيم جائز نه سوتا ـ

اس کے بواسب میں کہا جائے گا کہ ہم ایسی صورت بین ہم کے بواز کے اس لیے قائل ہیں كرويود ماءكا مفهوم برسي كما كاستعل كم ليكسى ضردك المدنية كم يقراس كاستعمال مكن ہو۔ نیزاس کے استعمال سے بیے اسے سی شفت کا بسا منابھی نہ کرنا پڑے اس بیے کرا لیٹر تعمالیٰ نے مرتفن اور مسا ذکا ذکری سے جس میں دوج بالاامری طرف رمنہائی موجودہے۔

بإنى كاموج دنسخ ما على الاطلاق شرط بسا وداس كاستعمال كى وجر سيمسى ضراركم لا حق ہونے کا خوف بھی ایب نثر طرہے۔ دوسری طرف معترض نے وقت کا اعتبار کرتے ہو سابت کی طرف توم کی سے زمرسی کی طرف مجبار قرآن وجد میث دونوں معترض کے قول کے بطلا

اگریت کهاجائے کہ خوت کی حاکمت میں تما ذکیا دائیگی کے اندرانے حانے ،اور قبلے کے سے بہت کر جانتے نیز سوار سوکرنما زادا کرنے کا ہوا زمرف وقت کے اندیذ بما زاد اکرنے کی نما طر ہے بعنی اس میں صرف ا دراک وقت کو مذنظر رکھا گیاہے یہ باست اس بید دلالت کرتی ہے کہ فوت ہوجانے کے اندیشے کی صورت میں تم کرکے نمانہ سے جوا زمیں وفت کا اعتبار واجسیا اس کے جواب میں کہا ما مے گاکہ جا کفٹ کی نمازی درج بالا شکلوں میں ایا حت مرف شوت کی نیا پرسے دقت کی نیا پرنہیں۔اورزری کسی اورسبب کی نیا پر جبکہ شوف موجود ہو-

اس کی دسل ہے ہے کہ ول دفت ہیں صالحة الخوف ادا کرلینا جائز ہے یا دہود کرنے الدیک کان ہے ہوکہ وقت ایک میں میں کا دہر کا دہر کا کہ اسے میں کے دہر کا دہر کا کہ اسے والیس ہوجائے گا۔

براس یات کی دلیل بے کھ کو الخون کی ایا حت نوف کے سبب ہوتی ہے، اوراک دخت کے سبب ہوتی ہے ، اوراک دخت کے نہیں ہوتی ہے ۔ تیم کے ساتھ مسلوۃ الخوف کی عدم موجود گی کی باہر ہوتی ہے۔ تیم کے ساتھ صلوۃ الخوف کی مما تندہ ہوتا ہے کہ موجود نہ ہوتا تیم کم مرا جائز ہوتا ہے کی صلاۃ النے موجود نہ ہوتا تی ہے۔ جب یا نی مل جائے تواس کی میں تیب نوف ذائل ہوجا نے کی حالت کی طرح ہوجاتی ہے۔ اس معودیت میں نما زمرف اسی طریقے سے جائز ہوتی ہے جس طریقے سے امن کی حالت بی بی جس موجود کے سے امن کی حالت بی بی جس موجود کے سے جائز ہوتی ہے۔ جائے ہے۔

ملاۃ النوف کی وہی جندیت ہے ہوسافر کے لیے دو دہ بچے وارنے اور مردوں پرمسے کہنے کی اس منصر من کا تعلق ایم منصوص حالت کے ساتھ میں وفت نوت ہو جائے اللہ منظم من من ہوا ۔ نیزا گرکسی خصوص سے وضوی مشخصیت کی بنا برنما ذکا وقت تو مردوا نے اور سروا وقت مرجو دہوتا ہے اس کے بحضور وسی الشر ملیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ نواس کے بیا ایک دو ہم اوقت مرجو دہوتا ہے اس لیے کہ مضور وسی الشر ملیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اوس کے بیان ایک دو ہم اوقت مرجو دہوتا ہے اور اور اور اور سے سے سی مناز ہا و فسیدھا فلیصله اور اور کرھا فال دلا وقت ہی اس نماز کا وقت ہے اس میں میں دو ہوتا ہے ہوتا ہے کہ مورد سے سے سی نماز کا وقت ہے کہ مورد سے سے سی نماز کا وقت تھا ، بوتا ہو ہے کہ مورد سے سے سی نماز کا وقت ہے اور اس سے بیا گزر موانے والا وقت اس تمان کا وقت تھا ،

تجب اصل وقت نوت برجا نے کے باوجود نماز کا وقت موجود رہنا ہے نواہ قضا ہی کی کا میں کیوں نہ ہور قضا ہی کی کا میں کیوں نہ ہور قضا کے قت میں کیوں نہ ہور قضا کے قت میں بہتے ہوا کے قت میں بہتے ہوا گئے گئی باقی کے ساتھ ذرک طہارت جائز تہیں ہوسکتا .

توس شدہ نما زاور وقت کے ندادای جانے والی تمانے درمیان ترتیب کے دہوں برام ملک ہا درسی شرھ کر دقت کے ساتھ فام ملک ہا درسے سرھ کر دقت کے ساتھ فام ملک ہا درسے سرھ کر دقت کے ساتھ فام میں ہوتی ہے ہوئی کہ کوئی شخص اگر فوت شرہ نمازا دا کو جا دہی ہوتی کہ کوئی شخص اگر فوت شرہ نمازا دا کو سے پہلے وقت نماز برجھ نا تروع کر دیے تواس کی بینماز جائز نہیں ہوگی .

اگر وقت کے وت ہوجانے کا اندلیت کسی شخص کے لیے تیم کی ایادت کا سبب بن سکتا آو فیت مکل جا نے کہا میں جو بی ایادت کا سبب بن سکتا آو فیت مکل جا نے کہا جو ہے ہوگا ہے۔

کے بعد سرآنے والا وقت اس نماز کے بیے ذفت ہو تا ہے اور نمازی کے لیے اس وقت سے اسے موٹٹرکرنے کی گنجائش نہ سوتی ۔

اس سے امام مالک پر بہ بات لاذم آئی ہے کہ جب کہ جب کی نما ندرہ کئی ہو دہ اسے کسی وقت تیم کرکے نوت شدہ نما نوا دا کرنے کی اجازت دے دہی اس کیے نوت شدہ نما نوا دا کرنے کی اجازت دے دہی اس کیے نوت شدہ نما نوا دا کرنے کی اجازت دے دہی اس کے نامویوب بن جب کے نامط ایک شخص کا وضو میں شنول ہوجا نا نما ذکواس وقت سے موثور نے کی اسے می انعت ہے ۔ جا کے گاجس کے اندر وہ اسے ادا کرنے کا بابند سے اور حس سے ہوئو کرنے کی اسے می انعت ہے ۔ بعب اس امریس کا انفات ہے کہ بانی استعمال کرنے میں شنولیت کی بنا پراس وقت کے انکل بانے کے ٹوٹ کی دجہ سے جس میں وہ فوت شدہ نما تدریج جسے کہ بانی کے ساتھ وضو ہوئے کہ تھم کر کے نما زاد اسے یہ بات درست ہوگئی کہ بانی کے ساتھ وضو ہوئے کہ تھم کر لینے ہی ونت کو کہ کی دخل بنی سے ۔ تواس سے یہ بات درست ہوگئی کہ بانی کے ساتھ وضو ہوئے کہ تھم کم لینے ہی ونت کو کہ کی دخل بنی سے ۔

ره گیا لبن بن سعد کا بیز فول که دفت کی نگی می صورت بین ایک شخص تیم کو کے وقت کے اندر نماندا دا کو بے گا کچھر وفنو کرکے وقت گز دھا نے کے بعدنما ذکا عادہ کر لے گا تو بہایک بیم مینی بی کہ بینے کہ بینے تو واضح ہے گا اس طرح بیٹر ھی بوئی نما نمہ کی کوئی میں نہیں بہوتی تو ہی ہے کہ اس طرح وضو کے فرض کو مونو کر دینا ایک بہوتی تو ہی ہے کہ اس طرح دھو کے فرض کو مونو کر دینا ایک بینوسی میں اس بینے کا تھی دینیا ایک بینوسی بات ہے اسی طرح دھو کے فرض کو مونو کر دینا ایک انہوسی میں کہ میں کہ میں کہ میں کہ میں انہوسی میں کہ میں انہوسی کر ان کم ان کا دی برالازم ہونا ہے۔

اگرکوز تنخفس سی گذری میگریم میموس به دیمها ب است نربانی بل سکتابها و دنه بی باک مشی نواید شخص نما دکس طرح بیر صفرامی بار سے بین فقه اسے دربها بن انقبلات تولئے ہے ۔ امام ابوسند فقه امل محمد و زوفر کا قول سبے کر حبب کک اسے باتی ماصلی کرنے کی فدرت نہ بہو وہ نما ترنہ بی رہے ہے گا، بشتر طبیکہ وہ شہر کے اندر میر سفیال نوری او دا وزاعی کا بھی بہی نول سے۔

 ایک کیسے تعلی کا بوتما ذہبیں کہلاسکنا اس بنا برسم دنبا کے معنی بڑھ کا کاس برنما ذوخی ہے۔
امام ابربوست نے بہ کہا ہے کہ دہ انتبا سے سے نما تربط ھے کا پھر اس کا عادہ کر ہے گا۔
انھوں نے انتبارہ سے بڑھی جانے والی نما ذکو کوئی جننبیت نہیں دی اوراس کے عادے کا حکم دیے تاہد وسے دیا ۔ اگراس کی بڑھی برڈی بینما ڈھینفٹ تما ذہوتی تواس کے عادے کا حکم نہ دینے ۔ آب نہیں دیجھے کرچشخص نما زیبی مکوئ اور سے برے کی قدرت نہ دکھتا ہو وہ انتارہ سے نماذ بڑھنا ہے اورا سے اس نماذ سے اعادے کے نہیں کہا جاتا ۔

رم

اگریبکہا جائے کہ جب کوئی نتخص کسی صاف ستھرسے کان بیں مجبوس ہو ہہاں ایسے بانی میسر نربرو آوا وا حالجو یسف ایست خفس کو تیم کر کے نما زبر صف اور کھے نما ندلو کا لینے کا حکم دینے ہیں کسس طرح تیم کمرکے نما ندر کے مصالفتے سے اعا دے کا دیجرب اس سے ساقط انہیں ہوا۔

اس کے بچانے بیں کہا جائے گاکہ سی بن ابی مالک نے مام بیسف سے اور انفول نے امام ایسف سے اور انفول نے امام ایسفنی سے دوایت کی سے کالین تخص فر تیم کر ہے گا اور نہ بی نما زبڑ سے گا بہاں تک کہوہ اس گیر سے نکان ایسے کہ اس طرح اس اصل برمسکے کا تسلسل قائم دیا جمیس وطبی وکر سے کہ وہ تیم کر کے تما زیر مسلے گا اور پیجال نما دول کا اعادہ کر سے گا.

میسوط بن اس مسئلے کے تعلیٰ سی انتقلاف کا ذکر نہیں ہے۔ مکن ہے کہ روان ام الدی کو تا ام الدی ہے۔ مکن ہے کہ روان ام الدی تعلیٰ کے نما نہ کو کہ المان ہو۔ اگر رہیں ہے کا قول ہے تواس کی توجیہ رہیں کا ام الدی نبیفہ کے نزددی تنمی کر کے نما نہ صوف ایک حالت ہیں ورست ہوتی ہیں سے اور وہ بانی کی عرم موہودگی کی حالت سے یا خردلائن ہونے کا اندلیشہ ہو۔ فکورہ بالانتخص ہے نکہ بانی کی دستنیا ہی سے حروم ہوتا ہے اس لیے دہ تمیم کرسکتا ہے۔ فیاس کا نفا فعاتی یہ تھا کہ ایسے تعفی کو اس مسافر کی طرح سمجھا جائے جس کے قریب ہی بانی ہو کی اس میں دائی میں اس کے لیتے ہم کر کے نما زادا کر لیکن اسے دوندے یا جورول کا خطرہ لائتی ہو۔ اس صورت میں اس کے لیتے ہم کر کے نما زادا کر لین مائز ہوتا ہے اور نما نہ دوئی نا اس کے لیے خروری نہیں ہوتا ۔

تیاس کا تفاضا تو پیمی کفالیکن ا مام ایونیفی نے قیاس ترک کرسے اسے ا مادے کا کا دیا۔
اور سفراو در حضر کے درمیان فرق رکھا اس یہے کہ حضر کی حالت میں بانی موجود ہوتا ہے۔
کی دستیا بی میں کوئی آ دمی دکاوٹ بن جا تا ہے لیکن اس جیسی صورت بیری سی دمی کی دخل اندازی فرض کوسا فط نہیں کرڈی۔

آب نہیں دیجھنے کہ اگر کوئی تعص کسی کونما زیر صفے سے ندبردستی روک دے بار کوع اور

سی رے سے منے کرد سے اور و فقص اشار سے سے نمازاداکر یے نواس موریت بیں وہ اس نماز کا عادہ کر ہے گا۔ اگر دکا در ہے النازی الی کی جانب سے بوئی ہو شگا ہے ہونتی طاری برگئی ہویا ای طرح کوئی اورصورت بیش آگئی ہوتواس سے در فنیدت ساقط ہوجا تی ہے۔ اگر و شخص بھا ہوتودکوع اور سی دہ اس سے ساقط ہوجا تا ہے اور اس کی بجائے انسادے

اگرده محص میار تو تورکوع اور سبیده اس سے ساقط بهد جاتا ہے اور اس کی بجا کمیے انتفادے سے تمازا داکی جاتی ہے۔ اس طرح الترتعالیٰ کی طرف سے بیدا بونے دالی مرکا وسط اور کسی آدمی کی میدا کردہ رکا وہ کے بین فرق آگیا۔ معضر کی حالت کا مجمی بیری حکم ہے۔

بیونکاس حالت میں بانی کا درجود ہوتا ہے اس کیے سی آدمی کے دوکتے کی وجہسے اس کے استعمال کی فرضیت ساقط نہیں ہوگی۔ اسی ہے ایسے نیم کرے نما زبچہ ھو لینے اور کھراس نماز کے نا دیے ماتکہ ویا گیا

امام ابر تغذیفه سے بہلی دوایت کی توبید سے می محبور تشخص کو نما نہ بھر صفے کا اس بے حسکم منہ بہر دیا گیا کا اس بے عنی ہے۔ منہ کی کوئی حقیقی کوئی کوئی حقیقی ہے۔ اس کی ادائیکی کا حکم و بنبا بے عنی ہے۔ اگر سے کہا جا گیا کہ آب اس مجمع کوئیس کے مسر بربال نہ بروں اور وہ اس اس کھولنے کا ادادہ کرے اپنے مسر برا منرہ کھیرنے کا ملکم و بنے بہن ماکہ اس طرح مر مرفید نے والے جوم کے ساتھ اس کی شا بہت اس میں من مرفید نے کا عمل نہیں کیا ۔

آپ اس مجیس کے جسے نہ وضوکے نے قدرت سے اور نہ تیم کی ، نماز بڑھنے کا کیوں حکم نہیں دیتے ناکر نما نہ پڑھنے والوں کے ساتھواس کی مشابہت قائم ہوجائے اگر حیح تقیقة وہ نماز پڑھنے دالانہیں کہلاسکتا ، باجس طرح آب گزیکے کواستجاب سے طود پڑللبیہ کے ساتھوا بنی زبان بلائے تہ کا کا حکم دیتے ہیں جبکہ دہ حقیقت گئیں کہنے سے عادی ہونا ہے۔

اس کے بواب میں کہا جائے گا کہ ان دونوں بانوں سے مابین فرق کرنے والا سیب بہرہے کہ منا مکب جے کے افعال اس خصیریت کے حامل ہوتے ہیں کہ بعض حالات کے افد دومرا آدمیان افعال کی افتال اس خصیریت کے حامل ہوتے ہیں کہ بعض حالات کے افدو مرا آدمیان افعال کی افتال کی افتال کی افتال کی امان کی میں اس ودسمرے افعال کی افتال کی افتال کی افتال کی مانٹ کھی اول سے۔

اس بیے یہ جائز سے کہ کتھے انسان کے سر مراً بندہ کھیں فاصلت کے قائم متھا م ہوجا کے حب اور کوئی دوسرا آ دی اس کی طرف سے کھے کرتے کی صورات میں ابنے سرکا حالتی کوالیتا کہے اورا سسے کا میں ایسے اورا س حالم متعام ہوجا تا ہے۔ اسی طرح کسی دوسرے اُ دی کا اس کی طرف سے تلیبہ کہنا ا مام ا او حقیقہ کے نزدیک اس وفت کافی ہوجا تا ہے جب اس پر ہے ہوئٹی وغیر کا دورہ پڑگیا ہو ۔ اس لیے اگر مُحُمُ گونگا ہونی تلبیہ کہنے سمے ہے ابنی زبان بلاتے رہنا مستعب قرار دیا گیا اگر جہت قیدہ تا لیکنے سے عادی ہوتا ہیں۔

Silv.

(2)

اس ليسان افعال كوا دا كريا الدراد المريا دونون كيسان حبنتيت ركھنے ہي اور بيمعني ہي اس بيسان فعال كما دأئيكي كوسنخون فرارنه ميں ذياكيا -

اگریجا دیسے نی افین اس دواست سے استدلال کریں جس بی دکرہے کہ موفرت عائند کا ہاد کم ہوگیا تھا ، حفود صلی الدعلیہ وہم نے مجھ لوگوں کو ہا زنلائش کرنے کی غرض سے بھیجے دیا۔ ان کوکون وفعوا ورشیم کے بغیر نماذا واکی اور محفود صلی الدعلیہ وسلم داس کی اطلاع بھی دی ، پھر آبیت نیم نازل ہوتی بعفود صلی الدعلیہ وسلم نمان کیاں کے اس فعلی پر تھی نہیں ہے۔

اس مے جواب میں کہا جائے گا کہ جب ان حقرات نے اس طرح نما ذادائی تھی اس وقت است ہم نازل نہیں ہوئی تھی اور ہم واجب نہیں ہوا تھا۔ نیزان حقرات کو نما زکے اعادے کا حکم بھی بہیں دیا گیا تھا۔ اس کیے مناسب بات تویہ ہے کواس وافعہ سے یہا سندلال کیا جائے کہ جب ایک شخص کو بانی اور مٹی نرطے اور وہ وضوا و رتیم کے بغیر نما زیر صدیے نواس برنما نہ کا اعادہ لازمرنہ س ہوتا۔

کین جب ہما دے خالفین ایسے شخص کواعاد ہے کا تکم دینے ہیں تواس سے ہربات معلوم ہوگئی کردیر کیجیت لوگوں کا تکا ان حفرات سے تکم سنجھ تھے۔ محروم تھے نبکن مٹی سیے محروم نہیں تھے جبکہ بہارے منا نفین ان جیسے لوگوں کے بارہے ہیں اس تھم کے قائل نہیں ہیں۔

نمازی وقت کے دخول سے پہلے تھے کے جواز میں انفلان سے بہارے اصحاب کا فول سے کہ جواز میں انفلان سے بہارے اصحاب کا فول سے کہ جواز میں انفلان سے بہلے تھے کہ لینا ہوا کہ زیرے اس کے بینے نماز کا وقت آنے سے پہلے تھے کہ کرون تا اور اما م نما فعی کا قول سے کہ اُجانے بیدوہ اس بھے کہ خول وفعت سے بہلے تھے کہ اور اما م نما فعی کا قول سے کہ دخول وفعت سے بہلے تھے مجائز نہیں ہے۔

بهاری دلیل به نول باری سے (اَوْ جَاعُ اَحَدُّ مِنْ کُوْمِنَ اَنْعَا يُطِا وَلَا مَسْتَمْ النِّسَاءُ ذَكَدُهُ يَجُدُّوْا مَاءً فَتَسَيَّهُ مَهُ وَاحْدِيثَ الْحَلِيّبُ) بإنى نه طف كى صورت بين مون الاحق بهونے بريم كا حكم ديا اور وقت كے دنول سے قبل كى طالبت اور وفقل كے يعدى حالمت بين كوئى فرق نہيں دكھا گيا۔

نبزفر مایا (یا خانقه می ایک مقدالونا خانفید کونا و جوده که میم نے تناب کی ابتدا بین اس بردبیل فائم کردی تقی که آمیت کے عنی بین بجب تم قیام الی الصلون کا الادہ کرد اور تحصین حد لاحق بهرو بھراس حکم برتیم کے حکم کوعطف کیا اوراس خالت میں اس کی ایا حت کردی حس میں یانی ملینے کی بٹرط برد صور کا حکم دیا تھا۔

نیز جسب النیزنعالی نے بہ قرابا (اقیم القیلونا فیڈٹو الظامیس) اوراس ایت کے سوا دوسری آیت بیس نمازیر طہا رہ بی تقدیم کا تھیم دیا اور طہا رہ وصورتوں بیشتی تھی بانی کی معودیت بیس جبراس کا وجود ہوا ورمٹی کی صوریت میں جبکہ بانی موجود زیرہ نو نور بینے دنول وقت پر شیم و مقدم کرنے کے بھا اوکی مقتنفی ہوگئی ناکتیم کرنے والا اول وقت بین آیت کی شرط کے مطابق نما ذا داکر نے کے قابل ہوجائے۔

اگر فول با دی (اَ وَجَاء اَحْد کُ مِنْ کُو مِنَ اکْفَ آمِطِ) سے ہادے استدلال کی نبرت ہم اجا کہ سے ہادے استدلال کی نبرت ہم اجا کہ سے بیاری ایس میں ایک کہ بین فول باری لہا کھا اُحْد کُم اِلْی الفالونی بیرمعطوف ہے وراس میں ایک بوشیدہ لفظ کھی ہوئی دہرے۔ اس یکے عبارت کی ترشیب کچھواس طرح ہوگی ۔ احاقہ تقدیم الی الفالونی وجاء احد کہ مِنْ کُو مِن الغا تُط (حبب تم نماز کے لیے اکھوا ورثم سے کوئی شخص دفیج احباب کے ایم استدی میں اور میں الغا تک الفالونی ہوسکتی ہے۔ اور میں ہوسکتی ہے۔ آیا ہم کی اور ملا ہرہے بیرمسورات و نول وقت کے لیے دہی ہوسکتی ہے۔

 صورات بیں ایجاب وضوکامفہوم ا داکرنے بین خود مکتفی مینی خودکفیل سے۔ کیوائٹ آنی الی نے با فی نریا نے دالے دائے ا یا نی نریا نے دالے کا حکم ایک حجام متنا نفر سے ذریعے بیان کیا۔

اس سے یہ بات واجب ہوگئی گئیم کی اباحت کے لیے دفع حاجت سے والیہی ٹی سرط کوابتی حکر برفرار دیہنے دیا جائے وراس کے ساتھ کسی اورفقر سے یا حالت کی تقدیم کا جی با نیزجس طرح نماند کے فقت کی المرسے پہلے دفورکر لینا درست بہذا ہے نو فروری سے کہم کا تھی بہی حکم ہواس کیے کہ اس کے فراسے جو طہا دہ حاصل ہوئی ہے اس کے لیمذ نا دیڑھئے تاکہ سوئی حدیث لاحتی نہیں ہوا۔

اگربیکها جا شیک داستی فده الی عورت نماند کے وقت سے پہلے کیے گئے وہو کے دیلیے نماز دانہیں کوسکتی نواس کے جواب ہیں کہا جائے گا کہ بہ یا ت بہا دے نزدیک جا کرنے ہے۔ اس کیے کا کہ بہ یا ت بہا دے کا کہ بہ یا ت بہا دفت نسکنے اس بیلے وضو کر کیا ہو تو وہ اس وفعد کے ساتھ طہر کا وقت نسکنے تک نما تا داکوسکتی ہے۔ تک نما تا داکوسکتی ہے۔

کیک اگراس نے طہر کے قت کے اندر وضوکیا ہوتو اس سے عمری نمازہیں بیٹے ہوسکتی کیونکہ دفتو کے کے بعد کھی سیلان خون موجود تھا اور وقت کی صورت بب اسے عدیت کے با وجود نماز کی ادائیگی کی دخصدت کھی جب وفت نکی جانے کے ساتھ دخصدت بھی ختم ہوگئی نو آنے والے عدیث کے ساتھ دخصدت بھی ختم ہوگئی نو آنے والے عدیث کے کے ساتھ دخصدت بھی ختم ہوگئی نو آنے والے عدیث کے کے کے اس می وضور وابریب ہوگیا .

الكيميم معة وفرض نمانين برهي عاسكتي بي

ایک نیمی کے ساتھ دو فون نوازوں کی ادائیگ کے جواز میں اختلاف دائے ہے یسفیانیوں محصن کا دائیگ کے جواز میں اختلاف دائے ہے یسفیانیوں بھرھنا محسن سالے ، لیعث بن سوکا مسلک دیسے کا لیک دفعہ تیم کرنے کے لیعن نیمازیں بھرھنا جائے وہ میں ان کے کہ مدیث لاحق بہوجائے یا یا نی مبسر آجا ہے۔ ابراہیم نخعی ، صاد بن ابی شمہ اور من فعری کا بھی ہی مسلک ہے ۔

ا مام الک کا قول ہے کا کیا۔ نیم سے دوفون تمازیں نہیں بڑھ سکتا۔ نیز نفل تما رکتے ہم سے دخن نماز نہیں بڑھ سکتا البتہ فرض بڑھنے کے اب اسی تیم سے نفل بڑھ سکتا۔ ہے۔ فتر کے بن عبدالند کا قول سے مرماز کے یہ تیم کرے کا وا مام شاقعی کا فول ہے کہ ہرفرض نماز کے لیتے ہم سے رہے کا اور ایک تیم سے فرض ، نقل اور نماز بینازہ بڑھ ہدیکتا ہے۔

بها رسے قول کی صحت کی دلیل حضور میں الترعلیہ وسلم کا بدا دشتا دسے دالمتواب کا فیدات ولو الی عضور حجج خاخ ا وسعدت المساء خاصسسه جلدائ ایو و داملی تھا اسے بیا کی سیسے نواہ دس سال کا عمد کیوں نرکز رحائے مجھوب تھیں جاتی مل جائے تواسے اپنی جلد کے ساتھ مس کرد) نیز آمیب نے فرایا دالت والمسلومالم عید المداء مسلمان کوجب تک پانی نہ ملاس قت بیک مسلم مالم عید المداء مسلمان کوجب تک پانی نہ ملاس قت سے مسلم کا درایوں ہے

آب نے مٹی کو طہارت ماصل کرنے کا درایعۃ فوا ددیا اوراسے نما ڈی ا دا گیگے کے ماتھ موقت

نہیں کیا آب کا انتاد (ولوالی عشد حجج) تاکید کے طور پہنے اس سے تقیقت وقت مراز ہیں اسے اس کے مثال یہ نول باری ہے (ان تشکیفی ڈیکھٹم سینعی بن میں کا شکن کیفیف کا کلاف کھٹم اسیعی بن میں کی تفایل کا لاف کھٹم کا کا ان کے یعے مستر دفعہ کھی بنش طلب کریں سے اکتدا نھیں نہیں سیننے گا) یہاں مذکورہ عدد کا تعین اوراس کی تحدید مراد نہیں ہے بلکٹیشنش کی نفی کی تاکید دوا دہے۔

اکر بہ کہا یا شے کے مفنورصلی الندعلیہ وسلم نے لینے ارشا دہیں صربت کا ذکر نہیں کیا حالا تکہ وہ بھتے تھی ہے۔ بینی تھی ہے صوربت ہونی جا ہیے کہ تیم کرکے تمازی کا وائیگی کی بھی بہی صوربت ہونی جا ہیے کہ تیم کرکے تمازا داکرنے کے بعد سمیر ختم ہوجائے۔

اس کے بھاسب بین کہا جائے گا کہ حدث کی دجہ سے بیم کاختم ہوجا نااس حدیث کے سامین کومعلوم تھااس سے اس کے ذکر کی ضرورت بیش تہیں آئی ۔ آپ نے ابنے ارشا دمیں اس بھیڑکا ندکر فرما یا بھو گوگوں کومعلوم نہیں تھی ا ور کھر بیہ فرما کراسے ا در موکد کر دیا کہ بیا تی سلنے تک تیمم باقی دمیما ہے۔

ینزا بتدایس ترمیم کے ذریعے نمازی اباست کا سبب بانی کا دستباب نرمیونا نقااب نما یر صفر کے بعد کھی یا نی دستباب بہیں ہے اس میصاس کے تیم کوکھی باقی رہنا چاہیے ، بیونکہ ہر مورت بیں بب ایک سے اس کیے ابتدا در نفا کے بحاظ سے وقی فرق نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اباقی کی عدم موجودگی ہی دونوں صور نوں بیں سبب ہے۔

اس مے بوامب میں کہا جائے گاکہ اگر جاس جہت سے فرض اور نظی نما نہ وں میں فرق ہے اس لیے اس کے اندا کوئی فرق نہیں ہے کہ ہرائی کے بیے طہا دت مشرط ہے۔ اس لیے جب اس تیم کے ساتھ فرق نما ذا دا کی گئی ہو تو اس کے ساتھ فرق نما ذا دا کی گئی ہو تو اس کے ساتھ دوسری فرض نما ذریعی جائز ہوئی جائے ہیں جہاں کا سواری پر مسوا دہ وکر یا قبلہ کی طرف سے اس میں نما کر نفل کے جوانہ کا تعلق ہے تو فرودت کے وفت فرض نما زبھی اسی طرح اوائی جاسکی ہے لیکن جہان تک طہادت کا معا ملہ ہے اس میں بنیا دی طور پر فرض او دنفل کے دومیان کوئی فرق نہیں ہے۔

اس کے بچاہ بین کہا جائے گا کہ بیر بات علط سے اس کیے کہ قول باری (اخراف ہے) لغت کے لئا طست مکراد طہارت کی مقتضی نہیں ہیں۔ ہم نے اس برگر زند تہ صفحات میں سیرحاصل بیث کی بھا طرح نیم کی ہے۔ ہم نے اس برگر زند تہ صفحات میں سیرحاصل بیث کی ہے۔ اسی طرح نیم کی ہے۔ اسی طرح نیم کی ہے۔ اسی طرح نیم کی ہودت کی ہے۔ اسی طرح نیم کی معروب سے ۔ اسی طرح نیم کی معروب سے ۔ علاوہ اور اس الت زندالی نے اس ما است میں تیم کو واجب سے ہے۔ علاوہ اور اس الت زندالی نے اس ما است میں تیم کو واجب سے ہے۔ اس ما است میں اگر

بانی مرح دستر ما تواس کا استعمال واسب برد ما - بیتر تم کو بانی کا بدل قرار دیا اس بیتیم کا وجوب بهنی اسی طرح مهوما جا بسیت س طرح اصل معینی یا تی سے استعمال کا وجوب بهوا تھا۔

بهان کساس کے سوا دوئری حامت کا تعلق سے توآمیت ہیں اس کے اندر ہم کے ایجاب کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اگر اس دفت یا تی مرج دہوٹا توا کیس نمازا داکر نے کے بعد دوسری نمازکے رہوٹی نوکر نہیں ہے۔ اگر اس دفت یا تی مرج دہوٹا توا کیس نمازا داکر نے کے بعد دوسری نما نرکھے ہے۔ اس کیسے کے دوسری نما نرکھے ہے۔ اس کی سے دید لازم نہ ہو۔
متی ددلازم نہ ہو۔

اگریہ کہا جائے کہ ہم مدن کو رقع نہیں کرنا اس پے اس کی حیثیت یا نی حبیبی نہیں ہوئی ہیں ہوئی ہیں ہوئی ہوئی ہوئی ک حبس کے ڈریعے حارث رفع ہوجاً لمب جب ہم کہنے کے با وجود حدث باتی رہنا ہے نواس کی تجدید کھی واجب سہوکئی ۔ اس کے جواب بیں کہا جائے گاکہ حدث کا یا تی رہنا ہم سے نکرا دکے ایجا ب کی علمت نہیں ہے اس ہے کہ اگر بیریات ہوتی نوایس علمت کی بنا پر ہمیننہ تمازی وافل ہو

سے بہلے تمم کا کرار واجب ہوتا.

نیکن جب بہ جائز ہے کہ دارت باقی رہتے کے با وجو دہم کے دریعے بہی نمائی ادائیگی درست کے بہتے ہے۔

ہوجاتی سے تو دوسری نما زکا بھی بہی حکم ہو ناجا ہیے اگرتیم لجدنیہ اس حدث کی وجہ سے کیا گیا ہے جو اس کی خاطرتیم کرنے والا ہنے او ترتیم واجی کرنا ہیے ، اس پر بدایجا ہے ایک دقعہ واقع ہو تیکا ہے ہو۔

یہ دوسری دفعہ اس کا دافع ہو نا واجب تہیں ہوگا ۔ نیز بعدت موندوں برسے کی صورت میں ٹوط جاتی ہے دوسری دفعہ اس کھ جاتی ہو تا واجب تہیں ہوگا ۔ نیز بعدت موندوں برسے کی صورت میں ٹوط جاتی ہے۔

جاتی ہے کیونکہ سے کے با وجود باک ہیں حدث باقی رہتا ہے نیکن اس مسے کے ساتھ کئی نما زیں ادا ،

اسی طرح بیندسته اس صورت بین کیمی تفتنین بروجاتی ہے جس میں بہارے مفالف فرض کی ادائیگی کے لین استیم سے نفل کی ادائیگی کی کینی اجا زیشت دسے دینتے ہیں حالا نکہ اس حودیت ہیں حدث موج دہرت ماسیے ۔

جا در المار المار

کیا ہواس ہے بیقیاس فاسد سے سے علادہ ازیں استی ضے والی تورت ادر ہم کرنے الیان ان کی صورت ابیس بیسی نہیں ہے۔ اس کے کا ایسی تورت کا وہوکر نے کے لید کھی صدرت باتی رہن ہے ور اس اس اس اس اس اس اس کی مورت کی دوجود اس میں نما نرکی دفیوت ہو فرد کے ہواس کی طہارت کے لید وجود بین ایسی کی مورت کی بنا پر بھروف کے ہواس کی طہارت کے لید وجود بین ایسی کی مرف والے کے لید تیم کے لید موروث کا وجود نہیں ہوتا اس کے اس کی طہارت ماتی در ہے۔ کی اس کے اس کی طہارت ماتی در ہیں ہوتا اس کے اس کی طہارت ماتی در ہیں۔ گا۔ مورد ہیں ہوتا اس کے اس کی طہارت ماتی در ہیں۔ گا۔

الرُمْتَيج ورانِ تمازياني بإسے توكيا كرے

17.71

بالماز

(/|

اگریم کرنے والے کو دوران نما زبانی مل جائے نواس صورت کے ننعلی نفہا رہیں انقلاف الے سے دامام الجرمنیف ما ما اورد فرکا قول ہے کاس صورت بیں اس کی نما زباطل مہر جائے گی۔ دہ نما ذبی وضوکر سے گا ور کھرسے نما زنتر درع کر سے گا۔

امام الک اورا مام شافعی کا قول ہے کہ نما زیباری دکھے گا و داس کی نماز درست ہوجائے گ۔
ابوسلم بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ گرنماز بشردع کر تی سے پہلے بھی اسے بانی مل جائے تواس بہر وضولازم نہیں ہوگا اور تیم کے ساتھ ہی نماز بڑھ سے کا کرنماز بڑھ سے کا کہ بندن تا ذہیعے بلکوسندت اور ایسان میں مناز دیسے بلکوسندت اور ایسان کے بھی مخالات میں مناز ایک میں مناز ہوئے کہ ایک میں مناز کے دور کے میں مناز کے دور کے میں مناز کی میں مناز کے دور کی میں مناز کی دور کی میں مناز کی میں مناز کی میں مناز کو جھوٹھ کے اور کا میں مناز کی مناز کر کے دور کی میں مناز کی میں کہ کو کہ کہ دور کر کا مناز کی مناز کی میں کہ کو کہ کو کہ کا مناز کا مناز کی کہ کا مناز کا مناز کی کہ کا مناز کا مناز کا مناز کی کہ کا مناز کی کہ کو کہ کا مناز کا مناز کا کو کہ کو کہ کا مناز کا مناز کا کہ کو کہ کا مناز کا کہ کا کہ کا مناز کا کہ کو کہ کا مناز کا کا کہ کا کہ کا کہ کا مناز کا کا کہ کا کو کہ کا کہ کا

اس آیت کی مورت بین اس وجوب کومٹی کی طرف منتقل کردیا جبکہ یا نی موجود ہو،ا ورکھر یا فی کی موجود ہو،ا ورکھر یا فی کی موجود ہوگا ظاہر عدم موجد دگی کی مورت بین اس وجوب کومٹی کی طرف منتقل کردیا اس بیے جب یا فی موجود ہوگا ظاہر آیت کی کوسے وہ اس کے استعمال کا مخالف بنے گا ۔ علاوہ افقط کی خفیقت قیام الحالم العمالی آء کے بعد خسل اعقال کے وجوب کی مقتقنی ہے ۔ اس بیے نما زجی وافل ہوجا نایا فی کے استعمال کے لزوم سے مانع نہیں دسکتا .

تبزاس بارسے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ باقی کی موجودگی ببی غسل اعضاء کی خونبیت کا آپ یں دیا گیا تکم نما نرمیں داخل ہونے کے بعدیجی اس بیزفائم رمہتا ہے اس بیے کہ اگر نما ڈی حدیث کی بنا برائی نما زفاسد کرلیت ہے نواس برا بہت کی روسے بافی کا استعمال لازم ہوجا تا ہے اس سے یہ باست تا مبت ہوگئی کہ نما زمیں داخل ہو نے کی نبا پر غسل اعظما کی فرضیت اس سے ساقط نہیں ہوئی . اسی طرح آئیت کے تکم کا خطا ب بھی اس کی طرف تنوجردیا ۔اس ہے آ بیت کے تکم کی کہ وسے بانی کا سنتمال اس بروا جب ہوگیا کی نکہ اس سے ستعمال کی فرضیت اس بربا تی دہی ۔ نبز قول باری لافکا تھے ہے جالی الفک لوقای سے باتو وہ حالت مرا دہے ہی میں نما تھ کا اس طرح و بود بروکراس کا ایک جزادا جہ یک بر یا حدث کی حالت بیں قیام ای العداد ہ کا ادارہ مرا و ہے .

اگراس سے نمازی کے بعد بازی کا وجود مراوی بیات بیانی کے سعمال کے نزوم کی تفقی ہے۔

مورت مراد ہوا و لاس جیز کو بازی کا وجود ہو جائے اس ہے کا بیت کا اقتصابی بیج ہے۔ اگروہ کا صورت مراد ہوا و ولاس جیز کو بازی کے استعمال سے لاوم کی شرط قرار دی مائے تو بینشرط وجود میں آگئی اس سے بازی کا استعمال اس کے بلا وائی اس سے بازی کا استعمال اس کے بلا وائی کا سبب موجود میں پر برجیزا س سے مان ظر نبیب ہوگی اس بینے کا اس جیز کے ساتھ اس کے متعلق ہونے کا سبب موجود ہوائے گا دراصل بانی کی عام موجود گی اس بینے کو مان تظریر نے والی تھی اس بینے جب بھی بانی موجود ہوائے گا ۔ دراصل بانی کی عام موجود گی اس بینے کو مان تظریر نے والی تھی اس بینے جب بھی بانی موجود ہوائے گا ۔ دراصل بانی کی عام موجود ہوائے گا ۔ دواس سے مان تقطیما رہت لازم ہوجائے گا ۔ دواس سے مان تقطیما رہت لازم ہوجائے گا ۔ اورائی سینے میں بین موجود ہوائے گا ۔ دواس سے مان تقطیما دوئی کو گوئن کو کو جنب آجا ہے ۔ اگرائی شخص جنا بیت کی صالت میں ہوا در اورائی استعمال کا نام ہو جا اس کا استعمال کا دو جا ہو جا ہے گا ۔ دواس کا استعمال کا نام ہو جا اس کا ۔ موجود جا اسے گا ۔ کا استعمال کا نام ہو جا اس کا استعمال کان میں جو جا ہے گا ۔

اگریہ کہا جلئے کہ خطاب کے منطاب کے منطاب کے منطاب میں میں قول باری بھی ہے (کواٹ گئٹے میں مقطی اُوٹ علی سفید) اقدل باری ﴿ فَلَمْ بَجُدُ وَا مُلَا تُحَدِّی مُنْ اُواس کے جواب میں کہا جائے گا کران دونوں میں سے ہر ایک بیراس کی نظرط کے مطابق عمل کیا جائے گا ۔ تیم بانی کی عام موجو دگی کی صورت میں واجب سیوگا اور غسل عفعا یا تی کی موجود گی کی صورت میں واجب ہوگا ۔

یا نی کی موجددگی کی صورمت بین غسل اعف کا استفاط جا کند نہیں ہوگا - اس کیے کہ ظاہر آیت اس کی موجد دگی نماز میں داخل ہونے ا کی موجد سے - آبت میں اس محاظر سے کوئی فرق ہمیں ہے کہ بیا فی کی موجودگی نماز میں داخل ہونے ا سے قبل ہوئی تھتی یا داخل ہونے کے بعد - اس موجف و رصلی استر علیہ وسلم کا بیا و شاد کھی دلامت کرنا سے کہ دالستواب طھود المسلوم الدیج بدالمہ ای سی نے مٹی کویا فی کی عدم موجودگی کی مشرط برطم ہولیہ ا مور دو یا جدب یا فی کا وجود مہوجائے گا قدمٹی طہا دیت کا سبب یفنے کے تھے سے خالہ ج ہوجائے گی۔ سخواہ یا فی کا وجود و دو دان نما فر ہو یاکسی اور حالت میں اس محاظ سے اس محم میں کوئی فرق نہیں۔

کیا گیا ہے۔

جب با نی کو دبیم کواس کی طهادت باطلی مرد جائی نو بھراس کے بیے اپنی نماز جاری دکھنا ہوائر نہ ہوگا ، نیز صفور صلی انشر علیہ وسلم نے فرا با (المعاء طهودالمسلم بانی مسلمان کی طهادت کا ذریعہ ہے نیز فرا با (افرا وجد ت) لماء فا حسسه جلد الم جب تمیں یا نی مل جا تے تواسے اپنی جلد کے ساتھ مس کر لی استان مرکی ایعن طرق میں ہے (کا حسس کے بیشد ندائ اور اسے اپنے جہرے کے ساتھ مس کر لی اس اور شاد کی دو وجوہ سے ہا درسے تول ہر دلائت ہی درہی ہے .

ایک وجرتوره سے بوہم نے بیان کیا کر حضور میں اندیا ہے وسلم کا ارشا و سے دالمات کا المسلوما لو عجد المساء اس ارتفاد کے ذریعے آپ نے اس حالت کی اطلاع دی حس میں مظی طہارت کا ذریعہ بن جا تی عدم موجودگی کی حالت ہے۔ آپ نے نما زمیں داخل ہونے سے ذریعہ بن جا تی عدم موجودگی کی حالت سے درمیان کوئی خرق نہیں کیا ، جب آپ نے جب آپ نے بانی کی عام موجودگی کی حالت سے ساتھ مٹی کی طہارت کو خاص کردیا کسی اور حالت کے ساتھ نہیں ۔ توجیب ایک شخص بانی کی موجودگی میں نماز براحظ الله جائے گا وہ طہادت کے بنا تھ نہیں ۔ توجیب ایک شخص بانی کی موجودگی میں نماز براحظ الله جائے گا وہ طہادت کے بغیر نماذا داکر فی حالا جائے گا وہ طہادت کے بغیر نماذا داکر فی حالا جائے گا وہ طہادت کے بغیر نماذا داکر فی حالا شمار بردگا۔

دومری وجریرب کرحضورصلی الترعلیہ وسلم نے فرمایا (خاذا وجدت المهاء فامسسه جلدك)
ایک نے اس میں نما فدیں وافل ہونے سے پہلے اور دافل ہونے کے لیمد کی صورت سے درمیان کوئی فرق نہیں کیا اس سے بیا فی مبیسرا جائے تو دونوں حالتوں میں اس براس کا استعمال لازم برجائے گا۔ آپ کے ظاہر قول کا بہی تفاضا ہے۔

اس پر بریات بھی دلائٹ کرتی ہے کہ مام کا اس براتفاق ہے کہ کسی تھے کہ کہ مہے کہ ہے کہ مام کا اس براتفاق ہے کہ کسی تھے کہ کہ میں کر میں اور برین بروع کرنے سے پہلے یا نی میسرا جائے تواب وہ نما ذیخر وع نہیں کرسکتا بجس طرح میرٹ نماذکی ابندا کرنے ہیں مالے ہے اس طرح نماز جاری رکھنے میں بھی مانع ہوتا ہے گی ۔ حس طرح صرف کا وجو دنماز شروع کرنے میں مانع ہوتا ہے اور نماز جاری رکھنے میں بھی مانع ہوتا ہے۔ اس لیے کو خوارث شرط ہوتی ہے۔

نبزایک خفی کانماند کے اندر ہوتا اس سے بیے طہارت کے لزدم سے مانے نہیں ہوتا۔ اس بیے کا گرنماند کے اندر اسے صدت لائق ہوجائے تواس سرطہارت کا ذم ہوجا نی سے اسی طرح بھور اس کے لیے ان تمام فرائف کے لزدم سے مانع نہیں ہوتی ہونماند کی نتر طبی ہیں مثلاً برسنہ سے بیے اس کے بیے ان تمام فرائف کے لزدم سے مانع نہیں ہوتی ہونماند کی نتر طبی ہیں مثلاً برسنہ سے بیے

炒

3

如

ریم اؤ ریم اؤ م

> بور رور روم

ÿ

'. . -

;·

ار

356

200

کیبرطوں کا وبودا ورا زا دہوجانے والی نوٹڈی کے بیے سرطر ھا نیننے کا نزدم اورموزوں برمسے سروقت کاگر رہانا دغیرہ اس بیے بہلی وا جب ہے کسی شخص کا نمانہ کے اندر بہونا یا نی میسر اجانے پیراس کے بیے نز دم طہا رہے سے مانع نرہر۔

نظرجیب یانی کی موجودگی مین تمیم کے ساتھ تحریمہ جائز نہیں ہونا کیونکہ اس صورت میں وہ نماز کا ایک ہونکہ اس صورت میں وہ نماز کا ایک ہتر یا ای کی موجودگی کے با ویو دہیم کے دوسیعے اوا کر ناسبے او مربہ جائز نہیں ، بعینہ ہی صور نماز میں داخل ہونے کے بعد کھی موجود ہر تی ہے ۔ اس کیے ضروری ہوگیا کہ بہ صوریت اس شے کیا تا ہوئی مانے بن جائے .

اگریکیا جائے کہ تما اُکے کہ تما اُکے کہ تما اُکے کہ تما اُکھ اِندر مورث الاحق ہونے کی صورت میں وف کو کینے پرآ پ سے نزد کی ما اُند کا ایک کے اندھنے کی فردرت نہیں ہوتی۔ فردرت نہیں ہوتی۔

تواس سے جواب میں کہا جا کے گاکدان دونوں صونہ نوں میں کوئی فرق بہنیں ہے کہ
اگراس نے مدت لاحق ہونے کے لیعد طہا دہت سے پہلے نما ڈکاکوئی سے داوا کر کیا تواس کی سادی
نما ذباطل ہو جائے گی ہم سے صرف وضو کر لینے کی صورت میں باقی ما ندہ نما فرکو جا دی دکھنے کی
ا بہازت دیتے ہیں جب کرمغزض اسے بافی کے در لیے طہا دہ مال کرنے سے پہلے ہی باقی ما ندہ نمساز
ہوادی دکھنے کی اجا ذہت دیا ہے۔

اگریم کی باکے تیمیم کی صورت میں نماز نتروع کرنے سے پہلے کی مالت اور نماز نتروع کرنے کے بعد کری است میں اس وجہ سے اختلاف سے کہ نماز نشروع کر بینے کے بعد بانی کی نلانش کی فرنسیت اس سے ساقط ہو باتی ہو ناتی ہو کہ نماز نتروع کرنے سے ساقط ہو باتی ہے کیونکہ نماز کر نمازی کی فرنسیت اس برخا کم دمہتی ہے اور اس بنا برنماز کی ابندا کرنے سے بہلے یانی میسرا بھانے کے براس کے یہے وضو کر نا لازم ہوجا ناسے۔

اس کے بواب میں کہا جائے گاکہ معرض کا یہ کہنا غلط ہے کہ تم کرنے والے کے لیے غار خرد ع کونے سے پہلے بانی کی تلاش کی فرضیت فائم رہتی ہے۔ اس پرہم سابق میں میہ حاصل مجت کوئے بہیں اس کے با وجو واگر ہم اسے سیلم بھنی کسی تومو ترض کے اصل ہراس کا انتفاض لازم ہا تا ہے۔ وہ یہ کہ بانی کی تلاش کی فرضیت کا باتی رہنا معترض کے نز دبیت نما زرشروع کونے کی صحت مانع ہوتا ہے۔ اگر کوئی شفق لائن سے با وہو دیا نی نہ منے برہم کم کریتا ہے۔ نواس صورت ہیں با توبانی کی نلاش اس بریاتی رہنی ہے یا اس سے سا قط ہوجاتی ہے۔

اگرینی صورت بونو میم خردی سے کاس کا تما زنتروع کر کینا درست فوا در دیاجا مے کیونکہ معترض کے مطابق نلاش کی فرخنیت کا باقی رہنا نماند کی صحت کے بیے منافی ہوتا ہے۔ اور معترض کے اصلی پر بیر صورت بونو کھی منافی ہوتی ہے۔ اگر دوسری صورت بونو کھڑ خرض معترض کے اصول کے مطابق تیم کو لینے کے لیم نماز شروع کو نے سے قبل بانی میسرا جانے کی صورت بیر اس میاس کے استعمال کا کنوم واجب نہ ہو۔

اگریہ کہا جائے کہ جمعے کہنے والے کواگر تین دن روزہ کھنے کے بعد ہدی بعنی فربا فی کا جالوں مل جائے اوروہ احوام بھی کھول جیکا ہوتواصل موجو دہونے کے با وجو داس کے لیے با فی ما ندہ سا دنوں کا روغہ کھفا تھی جا مُرزہے۔ اس کے جواب بین کہا جائے گا کہ یہ تین روزے ہدی کا بدل ہوت ہوتے ہدی کا بدل ہوت ہیں اس لیے کہان کے ذریعے وہ احوام کھول لنبتا ہے، باقی ما ندہ سات روزے ہدی کا بدل بنیں ہونے اس کے داحوام کھول نبتا ہے، باقی ما ندہ سات روزے ہو بری کا تھا۔ بنیں ہونے اس کے کہا حوام کھول ان سات روزوں سے جہلے ہی واقع ہو بری کا تھا۔

19%. W.

1. S. C. 18. C.

: :

Je

. . .

<u>;</u>,

ر 'د

ζ

ţ

اگریہ با جائے کہ نمازی مالمت طہا دہ کی مالمت کی مالت کی طرح نہیں ہوتی اس کیے اس بربانی کا استعال لازم نہیں ہوگا۔ اس کے جواب ہیں کہا جائے گاکہ اگریہ با نت سے نو کھ نما نرسے دولان سے کا توقت ختم ہو دلے نہاں کے لیا گاؤت براس کے لیے بروھونا لازم نہیں ہونا جا ہیے اور نرسی استعاضے والی عودت پر نما نے کے اندر حادث الائن بہروہ اندر حادث الائن ہیں دضولازم ہونا جا ہیے ، اسی طرح نما نہ کے اندر حادث الائن ہیدنے کی صودت میں طمادت کا از وم نہیں ہونا جا ہیے ،

اگر برگر مفورصی الترعلیه وسلم کے اس ارشا دسے استدلال کریں (فلا پنصرف حتی لیم مورق مورق اور بردی کے اوا فرنس سے با اس کی بوسنے کی اوا فرنس سے با اس کی بوسنے کی اوا فرنس سے با اس کی بوسنے کی اور فرنس سے با اس کی بوسنے کا کہ حضورصلی الترعلیہ وسلم کا برادشاد اب کے کلام کی ابتدا نہیں ہے کہ اور اس کے ساتھ متعمل فقرہ بر سے دافیا وجد احد کم حوکت فی دبولا حب میں سے کوئی شخص اینے مقعد میں کوئی حرکت محسول کرے اوا بی نما ذرنہ چھو تر سے جب کی حرکت میں کہ کے کہ وہ کہ کا وازرنس سے باس کی لومسس ناکہ ہے۔

اسی طرح آب کا ادنشا دسے (ان الشیطان بغیل الی احد کو ان فیل احد ت خیلا بنصرف حنی سیم صوتا ا دبیعید دبیعیا نبیلان ای بشخص کے دل بی برخیل بیدا کرد تیاہے کو اسے عدت کا حق برگیا سیم اسی صورت بی موان میں وہ اپنی نما زنر چیو گر سے جیسے مک بروا خادج بردنے کی آ داز رس کے یا اس کی او محسوں نرکر سے

تعفی طرق کے الفاظ بہم رلا دھو الامن صوت ادر ہے وضومرف ہوا فارج ہمدنے کا اوازس کر باس کی بڑھی کر اس کے واجب ہونا ہے اسکین معترض کی بیان کردہ دوایت (فلانیمہ حتی ہیں عصوتا او بیجہ دیجا) کوسی نیاس طرح روا بت نہیں کی کرا ب کے ارتشاد کی ابندا اس سے ہوئی ہے۔ اسے اگر تسلیم کھی کر لیا جائے نواس تعفی کے متعلق ہے۔ اسے اگر تسلیم کھی کر لیا جائے نواس تعفی کے متعلق ہے۔ اسے اگر تسلیم کھی کر لیا جائے نواس تا ہیں ہوگا کہم اسے ان لوگوں برجیا کر دیں جھیں مارکھیں مارکھیں مارکھیں ہوگا کہم اسے ان لوگوں برجیا کر دیں جھیں مارکھیں مارکھیں مارکھیں مارکھیں ہو۔ کے بادے برا ہوا وداسے یا نی میں ہارگیا ہو۔

علاده ازیر آب کا ارشاد (لا د ضوء الا من صوت اود بچ) اس کا ظاہر با نی میسرآنے بر د ضوے ایجاب کا مقتضی ہے۔ اس لیے کروہ حدیث جس کی بنا پرطہارت وا جب ہوگی تقی وہ انھی تیمیل و حبر سے رفع نہیں ہوئی .

اکر بر بوجها جائے کرا مکٹ خص اگرتم کر سے بنا ندسے یا عبدی نماز میں ننا مل مہوگیا ہوا ور

بھراسے یانی میسراً جلئے تواس کے متعلق آب کی کیارائے ہے اص سے بواب میں کہا جائے گاکاس کاتیم ٹوٹ جائے گا اور تما زجا دی دکھنا جا گزنہیں ہوگا اور پانی کا استعمال مکن ہونے پراس کی نما ذیا طل ہوجائے گی- اس کے اطریعے ای دونوں نما ذوں اور فرض نما ذوں کے درمیا ن کوئی فرق نہیں ہے۔

معترض نے استدلال کے طور پر جوروایت بہان کی ہے اس کا ایک اور جواب بہت کے بہد اور جواب بہت کے بہد اس میں کا بیک اور برا برا کا بیک کاس روایت کا میں بروسکتا ۔ اس بیا کہ کاس روایت کا مفہدم بہت کہ مار دی ہے بکہ اس سے اس کے فاص مفت سے کہ کے مار دی ہے بہت کہ مار دی ہے بہت کے مار دی ہے بہت کے مار دی ہے بہت کہ مار دی ہے بہت کہ مار دی ہے ہے بہت کے مار دی ہے بہت کے مار دی ہے بہت کے مار دی ہے بہت کہ دور کی ہے بہت کہ مار دی ہے بہت کہ مار دی ہے بہت کے مار دی ہے بہت کے مار دی ہے بہت کہ دور کی ہے بہت کے مار دی ہے بہت کی مار دی ہے بہت کے بہت کے مار دی ہے بہت کے دی

بخرج .

اس پیےاسے سی دلائن برموقوف دکھنا خردری سے اگر منی لفین اس سے عمیم مرادلیں تواس کی دلائیت ہم اولین تواس کی دلائن ہم دوایت کو اسے گا نوطا ہر دوایت کی دوسے اس کے دومیان کوئی کی دوسے اس کے دومیان کوئی فرق نہیں دکھا گیا ہے۔ دومیان کوئی فرق نہیں دکھا گیا ہے۔

فصل

تول بارى رائدا فَسَمْمُ إلى الصَّلُوعُ فَاغْسِلُوا وَجُوهُكُم اللَّهُ الرَّاسِ سَ عَمَدُ فِي السَّعِ ینی موا مشروب کے ساتھ دھنو کے بھا زہرا سندلال کیا گیاہیے۔اس اسندلال کی دھ دیوہ ہیں! ول يت ول يارى سے (قاغيلوا و فولفكم) اس بين مامها تعات بعنى بهنے والى چزوں كي يعمم سے اس بےان مانعات سے اعضائے وضود صوفے والانماسل کہلا ہاسے۔ اكبندان سے وہ مالعات نمارج بمي حن ميمتعلق دلالت قائم ميو حكى بہو۔ نين قم ان ميم اكاست سينيس يت كاعمى شامل ب. دوم قول بارى (فَكُوْ نَجِدُوا مَاعٌ فَتَكِيمٌ مُول) اس يع كما لندنغان نے اس صورت ميں تيم كى ايا حت كى مصحب يا فى كاكو فى بيزىمى دستياب نه ببوا ور إنى نام كى كوكى بنتے يسى ندملنى "بو-ائس ليے كما بہت بين لفظ كھاء كره كى صورت بين وا دو مبول كم جویانی کے سر ہزکو شامل ہے۔ خوا د وہ کسی اور سے کے ساتھ ملاہوا ہو یا خامص تشکل میں ہو۔ تیسید تمرکه یانی سینے مرکسی کوانتناع نہیں ہے۔ سیب یاست اس طرح ہے تو پیمز طا ہر آبین سے رو سے بین تمرک موجود کی بین سم جائز نہیں ہے ۔اس پر بیات کھی دلانٹ کرتی ہے کرحفور کی اللہ عليه دسلم نتيميم كي آسيت كے نزول سے يہلے مكر مرمين اس كے ساتھ وضوفر ما يا تفا- اس آيت كے نزول سے ملے بانی کے ساتھ دفتر کرنے کا حکمسی بدل کی طرف منتقل نہیں ہوا تھا۔ به بات اس بردلامت كرنى ب كه نبيند تمرس يانى كالحكر بافى ديا ، يانى كم مدل كے طور إن يا - اس يميك آب نياس وقت اس كي سائد وضوفر ما يا لحما بيب طها دمت مرف يا في ئىك مىدودىنتى - اىس مىركەنى اور چىز داخل نېبىر برونى تھى - بىم نىياس مئىلىے برا بنى كتا بول <u>كىما</u> ندىر ئى مرا قع بريخوث كى ہے.

يجلى بن كتير نے عكريم سے روابيت كى سے اورا كفوں نے حضرت ابن عباش سے گھاس نبيذ

مسحس میں نشہ کی یفین نربی ام مئی ہوا سنخص کے لیے وضو سے بھے بانی نہ ملے ' کارمہ کا فول ہے ' بعید وضو ہے جہدا ور نسطے ' ایوجھ فارلائری نے دہیج برانس مسط و داکھ دی نے ابوالدالدہ سے دوارت کی ہے ، وہ کہتے ہیں جہیں نے حضو رصائی لئد علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ سمندری سنفرکیا تھا ،ان سحفرات کے یاس موجود یا نی ختم ہوگیا تو اکفول نے بنبہ سے وضوکہ لیا او دسمندری سنفرکیا تھا ،ان سحفرات کے یاس موجود یا نی ختم ہوگیا تو اکفول نے بنبہ سے وضوکہ لیا او دسمندر کے ممکین یا نی کو استعمال کرنا ہیں نہیں کیا "

المبادك بن ففاله نے حفرت انسی سے روایت کی ہے کہ وہ نبینہ سے وفنوکر نے بیں کوئی وہ نہیں تھے۔ ان صحابہ کوام اور تا بعین عظام سے نبینہ کے ساتھ وفنو کا بوازم وی ہے ور دوسرے حفرات سے ان حفرات کے اس مسلک کے خلاف کوئی رواییت منقول نہیں ہے۔ نبینہ تمر کے ساتھ وفنوکر نے کے سلسلے میں امام الوسنیفہ سے تین روایات منقول ہیں:

بہی دوامیت جومتنہ وسیسے اس کے مطابق تبینے سے وضور کہا ہائے گا او تیم نہیں کی جائے گا۔
دفر کا کبی بہی فول سے ۔ دوسری دوابت کے مطابق تبینے اس کے ساتھ دفتو کھی کیا جائے گا اوراس کے ساتھ دفتر کا کبی بہی فول سے ۔ دوسری دوابت کے مطابق امام اپر حفیدہ نے نبیذ ساتھ تھی کرلیا جائے گا ۔ امام محمد کا بہی فول سے ۔ نوح کی دوابیت کے مطابق امام اپر حفیدہ نے نبیذ کے ساتھ وضو کرنے خول سے درج دع کرلیا تھا اور فرایا نظام السبی صودات ہیں وضو کرنے کے ساتھ وغر کرکہا جائے تھی کہ کہا جائے گا۔

امام مالک، سفیان توری ، امام الدیوسف اودا مام شافعی کا تول ہے کہ نبیبر کے ساتھ وقو نہیں کیا جائے گا بلکتیم کر کیا جائے گا۔ حس بن نوبا دیسے امام الدیوسف سے نقل کیا ہے کہ نبیز کے
ساتھ دفتو کر کیا جائے گا او تیم نہیں کیا جائے گا۔ المعلی نے بھی ان سے بہی رہ این کی سے ،
حمید بن عبد الرحمان الرحمان الرحمان الرحمان ساتھ وفتو سے دفینی تھے ، قول ہے کہ بانی کی موجود گی میں اگر

المجم كيفيت كابيان

آول باری ہے افکیکہ مُوْا صَعِیْتُ اَطَیِّیْبُ کَامُسَمُنُو، بِوَجِوْ دِسکُھُو اَسْدِ دِیکُهُ مِنْ کُهُ یاک مٹی سے تیم کردا دراس سے ابینے چیروں اور یا نزووں کامسے کروہ تیم کی کیفیت کے تتعلق ففائے ماہن انقلاف دلے سے .

ہما۔ یا اسی اب کا قول بسے تھم دوفرب کا نام ہے۔ ایک فراب جہرے کے لیے اور ایک فرب بہرے کے لیے اور ایک فرب بنیون تک دونوں ہا تھ ما دونوں ہا تہ وال باز دوں کے لیے۔ مٹی پرایک دفتہ دونوں ہا تھ ما دے گا اور تھیں لیوں کہ مٹی پرا کے بیجے بے جائے گا کھر دونوں ہا تھ جہنا اور کی ساتھ اپنے جہرے کا می کرے گا۔ نیدا نے دونوں کن دست دو با رہ مٹی پر ما رہے گا اور انجین آگے بیچے ہے جائے گا بچرا کھیں ٹی اسے بنا کر جھا اور کی طاہر و با لحن کا بہن کہ مسے کور گا، اسے بنا کر جھا اور کی طاہر و با لحن کا بہن کہ مسے کور گا، اسے بنا کر جھا ان کے بیچے ہے جائے اور دونوں کے بیا دونوں کا باز اور دونوں کی ہے کہ اگر مرف ایک دونوں کے بیا دونا بیا کی دونوں کی ہے کہ اگر مرف ایک دونوں کے بیادی برائی میں کہ اگر مرف ایک شدے اسی طرح کی دوایت کی ہے کہ اگر مرف ایک ذرب کے ذریعے کوئی تم کر بنیا ہے تو اس کا تھم جما مز بہوجائے گا ۔

امام مالک سے بی نفی نقل کیا گیا ہے کہ تمریم نے والا کہنیدن نکر تیم کرے گا۔ اگراس کے کوئ لیسنی ا انٹی نیسے کی طوٹ بن دست کے کنا رون نک تیم کرلیا تو تیم بہنیں لڑا تھے گا۔ اوزاعی کا قول سے کہ ہجرہے ا اور مینوں بند دست کے بیسے ابکہ ہی ضرب کا نی ہے۔ عطا دسے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔ نوہ رکا کا قول سے کوئی کی دوایت ہے۔ نوہ رکا ان قول سے کردونوں ما ذو وں کا بغلوں تک مسیح کرنے گا۔

ابن ابی بیانی اوردس من صالح کا قول ہے کئیم سمے یہے دود فعہ ما تفرمارے گا ہرز قعہ ما تفرمارے گا ہرز قعہ ما تفرمارکم ا ایتے ہیں سے باز دول اور کہ تابیوں کا مسیح کرسے گا - الجیز عفر طحاوی کا کہنا ہے۔ ہیں ان دونوں حفرات کے سوا احد کسی کا فول نہیں ملائیس کی ورسے ہر فرب کے ساتھ بہریہے، دونوں یا موں اور کہ نیوں کامیے کیا جائے گا:

عببدالترین بدلالتر نے مفرون این عباس ، اکفول نے عاقر سے اور اکفول نے حفود وصلی التر علیہ وہم سے دو فرب کی روایت کی ہے۔ بدر وایت اولی ہے اس لیے کاس بیں ایک زائد با ان با این فول ہے اور زائد کا روایت کی ہے۔ بدر وایت اولی ہے اس لیے کاس بیں ایک زائد کا دوھونے کے ہے اور زائد کربات بی بیانی دوایت اولی بہت اور زائد کی بیانی فروری ہوتا ہے ہے ایک بیانی فروری ہوتا ہے ہے کہ وقو اور تیم کا دولی میں ایک کروفو اور تیم کے دونوں طہا دت مامس کرنے کا دولی بی ایک بین ایک بین ایک میں ایک میں اعتمال کرے کی موروت ہیں بہونی سے ود دوسرے بیں اعتمار دھونے کی موروت ہیں ،

اس کی وجہ حفرت ابن عرف کو دوں بیمسے کونے کے لیے ہر با کول کے بیمنے سرے سے بانی کینے کی فرودت ہوتی ہے۔ اس کی وجہ حفرون کا تسمیم کی بات ہی ہے۔ اس کی وجہ حفرت ابن عرف کی دوا بہت ہے۔ اسی طرح اس کی وجہ حفرت ابن عرف کی دوا بہت ہے۔ اسی طرح الاسلام کی دوا بہت ہے۔ اس کا دونوں حقرات نے ان دونوں حقرات نے ان دونوں حقرات نے ان دونوں عقرات نے ان دوا بہوں میں بہنیا یا ہے کہ تممیم کہنیوں یک۔ ہوتا ہے۔

البته تنم کم کمیفیت کے تعلق محفوصلی النه علیہ وسم سے حفرت عائدی دوانیوں میں اختلاف ہے مشعبی نے عبدالرحمیٰ بن ا بزئی سے ورائفوں نے حفرت عمار سے دوا بیت کی ہے کہ حف وسالی لیو علیہ دسم الم المد خقید کہندوں مکت نیم کو الکرد) نے فرقا یا لاوفوا التبہم الی المد خقیدی کہندوں مکت نیم کو الکرد)

 شعبہ نے کہاں ہے، اکنوں نے زوہ مصبین سے ، اکفوں نے عبدالوکن ہن ابزی سے ، اکفوں نے عبدالوکن ہن ابزی سے ، اکنو نے لینے والدسے اورا کفوں نے حفرت عمی اسسے اس کی دوا بہت کی ہے کہ اکفوں نے دونوں ہا کند مٹی برطا دکران بر کھی ذک مادی اور کھران کے ذو لیعے ابیے جہرے اور کہنیوں کے اپنے کفی دست بعنی باز دُول کامسے کو کیا ۔

نربيرى نے عبيدا للدين عبداللدين عنب سے اولا مفول نے حفرت عما وسے دوايت كى ہے كراكب وفعرب براين دوس وفقاء كرسا تق حضور الما للمعليه وسلم معبت ميس محقة توان حفرات نے مثی برجیرے کے سے کھیلے ایک فرب الگائی تھی اورکندھوں اورلیغاون مک مارود کے مسے کے بیسے دوسری ضرب دگائی تھی معفرت عما ترسے مروی دوایا بت میں برانقبلاف ہے اور دومری طرف سرب کا اس برا تقات سے کہ کندھوں ا وربغلوں تک مسیر کا کا من بنیں ہے۔ علاوه اذين حفرنت عمار أتم اس كي بت حقود وسالي الته عليه وسلم كي طرف نهيس كي مبكراين دَاتَى نَعل كوبيان كياب تواس سے كندهول كك نيم ناست ننيس بوا نام اس كے ليے احتمال كے طوريوا مكب وجهموسي دسسا وروه يركن تدسخوت عاديرات اس معامل بيل حفرت الوبررين كا مسلك انعتيا ركيا بهومجود فعويس بازؤول كولغلول مك دهوني كما وهوان كالم عقد ال كالم على مبالغ کے طور مرتی اس بیے کہ مفسود صلی النّرعلیہ وسلم کا ادشا دیجا (انکوالغرجی جلوں میں اُ شادا لوضوع فسن الاحات يطبيل غرنشه فليفعي ل- وضوك ترسيقها وي بيثيا تيال اود بالقريادي میک رہے میون گے اس کیے توشنوں اپنی مینیا نی کی حیک طویل کرنا چاہیے اسے اسے ایسے اپنیا کولینا جا ہیے برسن كرحفرت الونهر رأد مع فرط با نفا بي اپني عيشاني كي ميك كوطويل كرنا ليه تدكر تا بيون ياس مواببت كے علاوہ معفرت عائل وہ روابیس بافی روگیس جن كى نسبت الادل نے حضور صلى لله عليه وسلم كى طرف كى تقى- ال سي جهرك دونول كفف دست اوركمندول تك نقيف بازوكا ذكريه-اس میسین توگوں نے حضرت عمالت کوندوں مک کی روایت کی ہے ان کی روایت دوروں

ijΙ.

التر

سے متھا بلہ ہم، اولی ہے۔ اس کی کئی وجوہ ہیں ، ایک وجہ تو ہے ہے کہ یہ دوسروں کی روا بات کے تفاہم میں زائد ہے۔ دوسری وجہ بیہ ہے کہ ایک کے تفاہم میں زائد ہوں کے ایست اولی ہوئی ہے ۔ دوسری وجہ بیہ ہے کہ آبیت کندھوں تک دونوں با نہ ڈووں کی مقتنفی ہے اس بنا ہر دسیل کے دونوں اس اسم کے تعدت آتے ہیں۔ اس بنا ہر دسیل کے بخیراس ہیں۔ سے کوئی حصد خالہ جے تہیں مہرگا۔ کہتیوں سے اوپر والے حصوں کے تما دج ہونے پر دلیل تفائم ہوئی ہے۔ اس بیتیم کا حکم کہتیوں تک با تی رہ گیا۔

این ای بی اورون با نوی کا به قول که به فرا که مرفرب کے ساتھ چہرے اور و ونوں بازی وں کا مسے کرے گا توان تمام روایات کے خالف ہے جوتیم کی بیفیت کے بارے بیں حضور صلی الشریایہ وسلم سے منعول بیں ۔ اس کیے کہ بعض روایا من بیں دو فررے منقول بیں ایک چہرے کے لیے اور دوسری کہ بیو تک بازی وں کے لیے اور دوسری کہ بیو تک بازی وں کے دونوں بازی وں کے لیے وں کا دونوں بازی وں کے اس میں جہرے کے بیے فررے کو دونوں بازی وں اور دونوں بازی وں کے لیے فرب کو چیرے کے بیے فرب کو دونوں بازی وں کا دونوں بازی وں کے لیے فرب کو چیرے کے بیے فرب کو یک کا دونوں بازی کے ایک میں میں جا دونوں کیا ۔

لیمن اور ایست میں سے کرتیم سے اور ما ذروں کے پیما کیا ہے۔ اس لیے ابن ابی ایک اور سے اس لیے ابن ابی ایک اور سے اس کے کام سے خارج ہے ۔ علاوہ ازی یہ میں اور سے مالی اور دون کے کام سے خارج ہے ۔ علاوہ ازی یہ میں اس لیے کو تا اس میں کی ہوا اس میں کی میں اس کے میں میں کی میں اس کے کہ اس میں کی میں اگر تکو اور اس میں کی کو میں اور اس میں کی کار بھی میں ہونی ہوئی ۔ کو تکو ایست کی میں کی کو میں کار کی کے میارے اصحاب نے کی کی کھیں ہے کہ میں کہ کہ ہو جا کے اور لور می طرح دونوں ہر کو کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کہ کہ کہ کہ کو کہ کہ کہ کو کہ کہ کو کہ کہ کو کہ کو کہ کو کہ کو کہ کہ کو کہ کہ کو کہ کو

معفرت عافرسے کی تقی مرکودہ ہے کہ حضور صلی الترعلیہ دلم نے زبین پرا بنیا ہاتھ ما وا کھا اور دونوں کف درست پرکھیوں کے ماری کھی ، الاسلع کی دوابیت ہیں ہے کہ آمیب نے ہردفد اپنے ہاتھ جھا کہ دب سے ہے۔ آمیب کا دونوں کف دست پرکھیوں کے مارنا اور ہاتھ جھالٹر دینا اپنے وست مہارک سے مٹی دورکوئے کے لیے تھا ،

اس میں بددلانت موجود سے کتیم میں مینفد مونین ہوتا کر جہرے مک مٹی بینیا کی جائے یا جہرے برمٹی لگ جائے ۔ اس لیے کراگر عفور پڑٹی لگ جانا مقصود سہتا توائپ ابنے ہاتھ نر بھا ڈینے ۔

معمر من برول كما كوكياك

قول باری ہے (فنیج می اکر میں است کے جائے۔ باک کی سے بیم کرد) جن ہیزوں سے ساتھ تیم ماکز ہے۔ امام ابو منیفہ کا قول سے کہ مراس ہیزرکے سے ان کے منعلی فقہا کے درمیان اختلاف رائے ہیں۔ امام ابو منیفہ کا قول سے کہ مراس ہیزرکے ساتھ تیم جاکز ہیں کی میں سے ہوئی مٹی ، دبیت ، بیٹھ ، بیٹر ال ، بیونے کا بیھر ، سرخ مطی ، اورسنگ مردہ (ایک مرکز بال می ہوئین مین کا نگا اور سیسے میں کرنبتا ہے۔ بنران کے مشا یہ اور سندس میں کرنبتا ہے۔ بنران کے مشا یہ اور سندس میں کرنبتا ہے۔ بنران کے مشا یہ اور سندس میں کرنبتا ہے۔ بنران کے مشا یہ اور سندس میں کرنبتا ہے۔ بنران کے مشا یہ اور سندس میں کرنبتا ہے۔ بنران کے مشا یہ اور سندس میں کرنبتا ہے۔ بنران کے مشا یہ اور سندس میں کرنبتا ہے۔ بنران کے مشا یہ اور سندس میں کرنبتا ہے۔ بنران کے مشا یہ اور سندس میں کرنبتا ہے۔ بنران کے مشا یہ اور سندس میں کرنبتا ہے۔ بنران کے مشا یہ اور سندس میں کرنبتا ہے۔ بنران کے مشا یہ اور سندس میں کرنبتا ہے۔ بنران کے مشا یہ اور سندس میں کرنبتا ہے۔ بنران کے مشا یہ اور سندس میں کرنبتا ہے۔ بنران کے مشا یہ اور سندس کرنبتا ہے۔ بندان کے مشا یہ اور سندس کرنبتا ہے۔ بندان کی کرنبتا ہے کہ کرنبتا ہے۔ بندان کی کرنبتا ہے۔ بندان کی کرنبتا ہے کہ کرنبتا ہے۔ بندان کی کرنبتا ہے کہ کرنبتا ہے کہ کردنبتا ہے کردنبتا ہے کردنبتا ہے کہ کردنبتا ہے کردنبتا ہ

بین امام محداد رز فرکا قرل سید - اسی طرح سرمیاود بی ایسٹ جیسے کوسے دیا گیا ہو، کے ساتھ
کیمی ان دونوں مفرات کے قول کے مطابق تی می جائز ہے - امام حیر نے اس کی روایت کی سے بحن بن
زیاد نے بین امام الوحینیفرسے اس کی روایت کی ہیں ۔ اگر کسی نے بورن (بور کا دھنی ، ایک نیم کا کمک
با لاکھ یا نمک و تو م کے ساتھ ہم کر کہا تو ان سب کے نز دیا سیتم میائز نہیں ہوگا یسو نا اور جا ندی
کا بھی ان مفرات کے نزدیک ہی کم ہے - امام الولوسون کا قول ہے کہ ہم حرف ملی یا رہت کے ساتھ
جائز ہے ۔ اگر سی نے بیٹ ان یا دیوار بر باتھ ما والو تو تیم کر کیا تو تیم میائز ہوجائے گا شواہ ان پرمٹی ندھی
مہو۔ یہ امام البر عنیف کا قول ہے - امام البولوسون کے قول کے مطابق اس صورت بین تیم جائز نہیں ہوگا
مہو۔ یہ امام البر عنیف کا قول ہے - امام البولوسون کی جنیب کو گرسی نے ایسی زمین بریا تھ ما داجس برشی نہ ہم تو تو اس کے ساتھ اس کا تو رس کے ساتھ اس کی تو رسی کی جنیب سے دوایت کی جنیب ہوگا۔
کا دوسرا قول ہے ۔ سفیان توری کا قول ہے کہ طرال اور ہو نا اوران میسی چیزوں تیز ہر اس چیز کے ساتھ ہم عائز بہت ہو ایسی میں سے ہو۔ ایسی نہیں ہم کا روسرا قول ہے ۔ سفیان توری کی خونس میں سے ہو۔ ایسی بیسی ہی ہیں ہم کا۔
ساتھ تیم میائز بہت ہو زمین کی مٹی کی حینس میں سے ہو۔ ایسی سے ہو۔ ایسی نہیں ہیں کی اوران میں ہوگا۔
ساتھ تیم میائز بہت ہو زمین کی مٹی کی حینس میں سے ہو۔ ایسی سے ہو۔ ایسی میں ہیں ہیں ہوگا۔

ا مام مالک کا قول سے کرسگریزوں اور پہاٹر نے ساتھ تیم مائز سے۔ ہڑ نال اور بونے وغیرہ کے ماریک کا دیم مالک کا یہ بھی کے ماریک کا یہ بھی امام مالک کم اس نے این سے جوانری روا بیت نقل کی سے ۔ امام مالک کا یہ بھی

نول ہے کہ آگیسی نے برف برتیم کیا جبکہ بہ ف ادین کے ساتھ نہ لگی ہو آو بھی تیم جا ٹنہ ہوگا۔اسی طرح نخنگ گھٹا می برنشہ طبکہ تھیسلی ہوئی ہرتیم ہا ٹر سہے۔اشہر یب نے امام مالک، سے دوایت کی ہے کہ برف کے ساتھ تیم نہیں ہوگا۔امام تنافعی کا قول سے کہ مٹی سے مسا تھے جواس سے ہاتھ سے لگ جائے تیم کرے گا۔

الوکر مساص کیتے ہیں کہ مبدالتہ تعالیٰ نے فرایا (فقیہ کمواصیت کا کویسی کی اور صعیب در این کا نام سے تو آیت ہواس میں کے ساتھ تیم کے جازی مقتضی ہوگئی ہوزیمن کی صبس ہیں سے ہو۔

ایس تعدیب کے خلام ابی عمرونے تعدیب سے اور اکفوں نے ابن الاعلیٰ سے جردی سے معید زمین کا مشی ۔ قیا ور در است کو کہتے ہیں ۔ اس نیے ہروہ چیز صعید سے جوزی کی حبس میں سے ہو۔ اور ظاہ ۔

آیت کے کہ وسے اس کے ساتھ تھم ہمائر سے ۔

اگریه کها بها نے که نشرتعالی نے تسعید طبیب کے ساتھ تیم کم یا باست کی ہے اورا بض طبیب دور در بن سبے جہاں کوئی جزاگتی ہو گر کے اور مرز قال وغیرہ میں کوئی جزراگ نہیں سکتی اس بھے بیرجیت در اللہ بنیاں کہ اس بھے بیرجیت در اللہ بنیاں کہ لاسکتیں ۔ المیب سینی یاک نہیں کہ لاسکتیں ۔

الوطبیان نے دفدت این عاش سے روایت کی ہے کہ صعید بنجر کو کہنے ہیں یا اول فرما یا کصعید بنچرز مین کو کہنے ہیں۔ ابن ہمریج کہنے ہیں " ہیں نے عطاء سے قول باری (فنٹی مقاصعید اَطبیباً) کے ہمتعاتی لوجیا آوا مفول نے خوا یا تمفال سے الدد گردسی سے پاکنرہ عبکرہ" اس برحقور ملی الشریلیه و سلم کا بیا دنتا دهی دلالت کرتا سے اجعلت لی الارض مسجدًا حطہ ورا میرسے بیے پوری روئے زمین سجدہ کا اور طهارت کا ذریعہ نبا دی گئی ہے۔ آئی کا برارشاد و وجوہ سے ہماری دی کرروہ بات بر دلالت کرتا ہے۔ ایک تو بر کرآئی تنے تیا دیا کرند بین طهور ایعینی باک اور باک کردسینے والی سے اس میساس روایت سے قتفالی سے بموجب ہردہ بیزیا کی کرنے والی ہوگی جوزمین کی

1/2

دومری دیمبیسے کا نٹرنعائی نے دیمن کے جن محصول کومبید بعینی سیرہ گاہ فرارد باہے ان کومی طہولیعنی طہالات حاصل کرنے کا ذرایعہ بھی نیاد باہے ۔ ادبر جن جنروں کا ذکر ہوا بعنی مطی ہونا، دہت وغر وہ سب ندمین کی جنس میں سے بین ا در زمین مسی لعبنی سیرہ گاہ ہے اس بے اس بے اس سے کرم کے کروسے ان جنروں کے ساتھ تیم مبائز مرکا .

عمروبن دنیا استے سعیدین المبیوب سے اودا کھوں نے حفرت ابوہر ترج سے دواہت کی ہے کہ کچھے میں فرصورہ میں اللہ میں استے اورع فرسی کیا : اللہ کے دسول ، سم لوگ ان دیگرا دوں میں سبتے نے مہیں ، ہیں ، ہیں ، ہیں نین نین جا دج دہمین کا کی خدمت میں انسان کے حیف ونفاس والی عورتمیں کھی ہوتی ہی اوری میں سے کام اور کھی ہوتے ہیں "آب منے ہوا ب میں ادندا دفر ما با (عدید کو یا دخد کہ آ اپنی زمین سے کام لو)

اکب نصاس ادشاد کے دریعے ہارس چیزسے ساتھ تیم کے بوائی تجردی ہوزین کی حنیس میں سے بہوئی نے بدا کی تجددی ہوزین کی حنیس میں سے بہوئی نے ایدا کے ایک تعدد کے عموم کی بنا پہنچھرا در دیوا در کے ساتھ تیم کوجا کر خراد دیا ہے اس کے کہ وہ کھی نرمین کی حنیس میں سے بہیں۔ زمین مختلف انواع کی چیزوں پڑت تی ہوتی ہے انواع کی بینروں کرتے دا کہ سے خادج نہیں کرتا ،

قول ماری سے اختصر بین کے صوفی کہ الدکف کے بیر یہ بہوجائے گی حکنی سیا ہے) بعنی السی حیک نی سیا ہے اللہ تعلیہ ک سیا ہے زمین جس بیرکوئی جنر نر بہو یحف و دصلی الله علیہ وسلم نے فرما یا رعین دا انساس عوا کا حفا تا فی صعیب لہ واحد پر لوگوں کو بر بہنہ اور دسر باؤل سے نشکے ایک سیا ہے تا ہیں ایسی اللہ تا ہیں جو اور اور سیا بھے زمین میں کوئی چیز نہیں بردگی ۔ مہوا دا و در سیا ہے زمین حس بیرکوئی چیز نہیں بردگی ۔

سیس طرح به نول باری ہے۔ کھرندین کو میتیل میدان جیوٹرسے رکھے گا کواس میں نہ تو کوئی نام مواری دیکھے گا اور نہ کوئی مبندی) اس لیے اس زمین میں میں میرمٹی ہوا ورجس پرمٹی نہ ہوتیم کے جوا زمیں اس لحاظ سے کوئی فسسرن نہیں پڑے گاکدان برعلی الا کھلاتی ارض کا فام واقع ہوتا ہے۔

آگریہ کہا جائے کہ کچی ا بنیٹ اگر جہ زمین کی منبس میں سے ہوتی ہے کئیں کھٹے ہیں کی جانے کہ وہ سے وہ زمین کی طبع اور اس کی جنس میں منسقل ہوجا تی اور اس میں مٹی کی طام بیت بدل جاتی ہے۔ وہ اس با نی کی طرح ہوجا تی ہے۔ جس میں خوشبو بابت اور ذبگوں کی آمیزش ہوجا تی ہے۔ اور اس طرح وہ کؤی اور خیس میں باتا ہے۔ اس میر بانی کے لفظ کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا یا جس طرح شیشہ ہوتا ہے۔ جس اس لیے کی اینسلے کے ساتھ تھم جائز نہیں ہونا ہیا ہیے۔

اس کے جواب بین کہ جائے گاکہ معترض نے جس باتی کا حوالہ دیا ہے اس کے ساتھ جم جے اس کے ساتھ جم جے اس کے ساتھ جم ج اس سے بائز نہیں ہو تاکہ اس ہید دوسری جیزیں اس تعدیفا لب آجاتی ہی کہ وہ باتی نہیں رہتما اور اس سے بینام زائل ہوجا نا ہے سکین کی ایندہ کے ساتھ کو کی البیسی جیز نہیں ملتی ہواس برغالب آکراسے زمین کی ہما اوراس کی صنبس سے فادج کر دہتی ہواس میں مرف محظے ہیں جلائے جانے کی دجہ سے تعتی بیدا ہوجاتی سے جس کی نبا ہر وہ سخت ہوجاتی ہے۔ اس لیے اس کے ساتھ تھے کرنے میں کوئی دکا وہ طف نہیں ہے۔

منفرت ابن عرفی دوابیت کی بے کر مفروسل اللہ علیہ وسلم نے و یواد پر ہا تھ ما رکڑیم کرلیا تھا نیز یہ بھی کراہے ۔ یہ جی دوابیت ہے کہ آپ نے اپنے ہا کھول کو مٹی پر دکھتے دفت انھیں جھاٹ کیا تھا نیز یہ بھی کراہے ۔ نے ہاتھ وں پر نیمیؤ کہ ماری تھی ۔ اس سے ہوتی ہے ۔ یہ تھ مدنہیں ہو کا کراس ہے کا کھیں مصد چیرے ۔ مقدم و حہ قدا ہے ہوز میں کی منس میں سے ہوتی ہے ۔ یہ تھ مدنہیں ہو کا کراس ہے کا کھیں مصد چیرے ۔ اگر یہ تعدم دستر قدا تھا کہ اور ہی کہ اور ان وقول کو کھو کے دھونے کا مکم رہے جس طرح و فنو کے اقدر ہا تھ میں بانی ہے کہ جہرے اور بازووں وغیرہ کو دھونے کا مکم رہے۔ تاکہ یا تی ہیرے برائے والی میں جائے۔

حب آپ نے با تھ بنیں مٹی لینے کا حکم نہیں دیا بکیا ہے۔ نے اپنے یا تھ تھا گھ دیے اور ان ہر میں کے باری تو ہیں اس سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ نیم میں چہرے اور یا ذکروں برمطی لگا تا منف د نہیں رسوزیا :

اگر کہا با ہے کہ قول ماری (فَتَنَیّمَ مُوّا صَعِینُا طَیِّبًا فَا مُسَمِّقُ اِجْ جُوْهِ کُهُ کَا مُدِدِیکُمُ مُنِهُ اس امرکا مقدنتی بسے کہ میں جیزے ساتھ تیم کیا جائے اس کا کچھ مقدیم ولیے اعضاء کو کھی لگ وا ما جا سیے س کے جواب بیں کہا جا مے گا کہ جت سے نبیت کے وجوب می ناکیدکا مفہدم معلوم ہوا ہے اس بے کہ حرف من کہمی تما بیت کی ابتدا کے مفہ م کوبیان کرنے کے بہے آتا ہے حس طرح آبہیں خرجیت من الکوف نے یا ہذا کتا ہ من فلان الی فلان (میں کوفہ سنے لکلا یا یہ فلاں کی طرف سے فلاں کے نام خطہے)

نانے بلے

برل

اس بنایراس کامفہوم بر ہوگا کہ باک مٹی کو لینے کی اندا زبین سے ہم ذی جا ہیے ہماں کاک کو وہ ہم ہے اور اس خوال کاک کو کیا ہے کہ کے اور اس دوران کوئی ایسی بات نہ ہو ہو گئے ایسی بات نہ ہو ہو گئے ایسی کرنے کے دور میں کے دوراس کو تیا ہے کہ اور اس کو میں کا میم منقطع ہو مبائے نواس کی تجدید کی خردرت مرسائے۔

اس کی مثال اس فول کی طرح سے " توضاً ت من النهد رس نے دریاسے وضوکیا) بینی بانی لینے کی ابتدا دریاسے وضوکیا) بینی بانی لینے کی ابتدا دریاسے کی احد مبلکسی فصل کے وہ بانی اعضائے وضو کک بنیج گیا ۔ آب نہیں دیجھتے کو گئر کوئی شخص کسی برتن میں دریاسے یا فی مے کروضو کرنے اس وقت اس کا یہ فقرہ درست نہیں ہرگا کہ اس نے دریاسے وضوکیا ہے .

معفود ملى الترعليه وسلم سے جب ركا زكم متعلق بو جيا گيا تواكب بند فرايا (هواله فله القصفة اللذان خلفه ما لله تعالى في الارض بوم خلفت ركا زسونا اور جيا ندى كو كهنه برج به بي بيار من كو كهنه برج به بي بيار كش كو كهنه برج بي الله تعالى من تى مدوف سے الكار تعالى الله تو تا كار بربار كر ديا تھا) موتى مدوف سے لكتا بسے اور عدون سے الكار بربار كر ديا تھا) موتى مدوف سے لكتا بسے اور عدون لي مدون سے لكتا بے اور عدون لي مدون سے الله تا كا جانور سے .

داکولکڑی وفیرہ سے بنتی ہے اس کے بہ جزیں زمین کی جنس میں سے بہیں ہوتیں اور دہی
زمین کے جوہر سے ان کا تعلق ہوتا ہے۔ برف اور خشک گھاس آٹے اور دانوں ہینی غذائی اجناس کی طرح ہیں اس بیدان کے ساتھ تھی جائز نہیں کیو نکہ رہے ذمین کی جنس میں سے نہیں اور انفیر صعید کا نام نہیں دیا جاتا ہے۔ جو جیز سے بدل کے طور بیر مقرد کی گئی ہوا سے نز لیونت کی طرف سے کھا میں بوایت کے لئے کہ جی جیز سے بدل کے طور بیر مقرد کی گئی ہوا سے نز لیونت کی طرف سے کھا تھی ہوا ہے۔ نز لیونت کی طرف

ائندنوائی نے جب سعید کویاتی کا بدل نباد با تواب ہمادے بیے تشرکعبت کی طرف سے دسنمائی اور ہدا میت کے بغیر اسے سی اور چیز سے بدل لینا جائز نہیں ہوگا۔ اگر برف اور نشک گھناس تیجم کی خاطر ہاتھ مارنا ورست ہونا تواس کیجرے بربھی درست ہونا جس برکوئی گرد وغیا رنہ ہوا ور بھر اس کے ساتھ ہم کرلینا جائز ہوتا۔ اس طرح روکی اور دانوں بعنی غذا کی اجناس برباتھ مادکر تیم کرلینا ورست ہونا۔ جب برحض ورصلی انتدعلیہ دسلم کا ارشا و بسے العجلت بی الادھ مسجد الله علیہ دسلم کا ارشا و بسے العجلت بی الادھ مسجد الله والد

نبز قرما یا (و تداید المناطه و اس کی متی بها دے یے ظها دس ماصل کرنے کا فرالیہ بنا دی گئی ہے ، سربرس کا اتفاق ہے کا گربر ف اور فتک کی کے اس نربین کے ساتھ لگی ہوئی ہوئی ہوئی اس سورت میں اس کے ساتھ تیم کا جواز ممتنع ہوگا۔ اگراس صورت میں اس کے ساتھ تیم کا تواخ مطی کے وجود کی وجہ سے ہائز ہو با تا۔ عدم ہوا نہ کی وجہ سے کرمٹی کے ساتھ تیم ایک بدل سے اس یے اس کے دیور کی وجہ سے ہائز ہو با تا۔ عدم ہوا نہ کی وجہ سے کرمٹی کے ساتھ تیم ایک بدل سے اس یکے اس کی پولیٹ کسی اور میرکی طرف منتقل نہیں ہوسکتی ۔

مگرگیجه جائے کہ برف زمین کے ساتھ لگی ہوئی نہ ہوتو وہ ہڑنال ہچونے کے بیتھوا دوگیرو کی طرح بہوگی جب نیم کرنے دالے اوز دبین کے درمیان بر بیزیں حائل ہوں ۔اس کے بواب بیں کیا جائے گا کر بڑنال اولاس طرح کی دوسری جیزی زمین کی منبس سے ہوتی ہیں اور الن کے ساتھ تیم کا جوا نہ ہو تاہے خواہ ان بیرمنٹی ہویا نہ ہو۔

نیز بیر مال دغیرہ بہارے اورزبین کے درسیان حائل نہیں ہونے بلکہ اکڑا ہوال میں ان کے
ا درہا درسے درمیان زمین حائل ہوتی ہوئے اس سے بہ پیزیں کس طرح برف اور شک گھا س سے
مثابہ بوسکتی ہیں۔ آکرکسی نے کیا سے کیا نمدے کے گرد دخیار کے ساتھ تیم کو کیا جبکہ پیلے اس نے اس کیڑے اور نمدے کو بھاڈ لیا ہو نوا مام الجو حنیف کے نزد میک اس کا تیم جائز ہوگا تیکن امام الولیسف اسے
تسایم نہاں کو نے۔

المم الديسف كايرا مندلال سي رييز على الاطلاق منى نبيس كهلاتى اس يعاس مع ساتقيم

جائز نہیں اسی بنا بدان کے نزدیک بیں زمین برطی نہ داس کے ساتھ ہم جائز نہیں اورا کھول نے اسلاس

jį.

امدول کے مطابق ایسی ذین کو می قرار دیاہے۔ "قنا دونے نافع سے ، ایفوں نے مضرت این عمرت کی ہے کہ مفرت عرض نے برف کی سلمیر بوالنمیں کہیں سے مل گئی تھی، نما زاد اکی تھی، آب کے دفقاء نے تیم کرنے کا الادہ کیا کیکن انھیں کہیں تھی مٹی تظربیں آئی آئے۔ اب نے ان سے فرایا کہ اپنے کیوے یاسوادی کی 'ربن کو چھاڈ توا وراس کے ساتھتم کرکو۔

ہتا م بن صان نے من سے روا میت کی ہے کہا تھوں نے کہا ؛ سب کسی تحص کو ہا نی سر ملے اور ندین کی دئی تک بھی (برف دغیرہ کی تنہ کی حرب سے) مذہبے سکے تواینا ہا تھ ندے ما ذین برماد کرنیم کہے۔ تول بارى (فَا مُسَمَّوُ إِبِوَ عِنْ الْمِنْ عِنْ وَالْمِيدِ يَكُمُ مِنْ فَي الْجِيكِرِ عِما ص كِيتَ مِن كَرَطَا مِراكِيت، يجرك دوباز وك كيفن صول كمسركا مقتقى سے بيك مين فرل بارى (د) مستحوار و و سردو تی تغییری بیان کیا ہے برف با تبعیل کا مقتفی سے ماہم فقها راس برتنفق بن کرجے سے درباز دُوں کے کھوڑ سے معنوں میں کرلنا جائز بہیں سبے۔ ملکان اعضاء کے زیاد دسمفوں برسے کرما فروری سے۔ الوالحن كرخى نع بهاد ساصحاب كى طرف سے يربناين كباب كا كرنىم كرية والے نے تيم كے مقامات مين سع تقورًا يا زياده مصر تعيد ورديا توتم م جام زنهين مركا وسن بن زبا د نيا م الده معد تعيده سع روايت كي سب كراكر تفوظ سا محمد ده كميا توتميم بوجائي كا- بردوايت المام الوهنيف كم ملك كي رُوسيم و للسبع. اس لیے کران کا مسلک اس بین کے ساتھ تیم کے سواند کا قائل سے سس میر کوئی گردوغیا وز سے و اور تیم کرنے والے بریقورمے وربعے اپنی انگلبوں کا خلال تھی ضروری نہیں۔

به چیزاس بردلالمت که تی بهے که اگر مقور اساس صدره می جائے نواس سے بم میں کوئی نقون بی بيدا بوكا - انتدته لي كادشا دس (حَلْيَطُو فَوَا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْق اور لُوك بدان هو بين فانه كعبد كانوب نوبطاف کریں)اس امر میں کوئی انقلاف نہیں سے کربیدے ہیت المند کوطوا ف کے گیرے ہی لینا واحبب سے اوراس کا کوئی مستمعی تصور ناجا مرز نہیں ہے (مدکورہ بالا ایت الوائس کرخی کی بیان کردہ بات كى دلىل سے يعنى تميم كوئے دالى كے فرورى سے كاعضائے تميم كا بودا احا طركوب - اكرمصنف اس ایت کا ذکرالوالحن کرخی کے فول کے ساتھ کردیتے تو مناسب بہونا عمشی

مَوْل لِادى بِسِى (مَا يُعَوِيْبُ اللَّهُ لِيكِبُ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٌ وَ لَكِنْ تُعَوِيْدُ لِيعَكَمْ مُرَى النَّرْتُعَا بَيْ تَحْالِسِ لِيَتِينَكُمْ بِيدَاكُولِ فَي كَالأَوْهِ وَهُمْ بِي كُرِّيَا لَكِينَ وَوَهُمَّيْنِ بِإِكْ كُرْمَا جِابِينَا ہِي الدِينِينَا کہتے ہی کہ حربے نگی ہو ہے ہیں او اوالٹر تعالی نے اپنی ذات سے ہما دے ہے نگی بدا کرنے کے ادادے کی نفی کردی ہے تواس سے نخاف فی سے ایک کے لیے کی نفی کوری ہے تواس سے نخاف فی ہو ہو دہسے ۔ نظا ہر آبیت سے ان کوکوں ہو جیت قائم کی جا سکتی ہے ان اسکام ہیں حرج اور نگی بدیا کرنے والاسکاک اختیا دکھتے ہیں ۔ سکتی ہے جا ان اسکام ہیں حرج اور نگی بدیا کرنے والاسکاک اختیا دکھتے ہیں ۔

جَن طَرَا رَشَا دِبَارِی سے (کُوا نُ کُنتُم جُنگُ کَا نَظَمَ اُکُونِی اِن اِن بِرِیمی ارشاد سے اوکی وّل کُندگی مِن السّان سے بانی نازل کُرنا عَلَیْکُوْمِنَ السّامِ الْمُلْطَقِرُ کُمْ بِهِ کُنِیْکُومِ عَنْمُ دِنِیْ الشّائِ اللّه اللّه اللّه بِرَاسان سے بانی نازل کُرنا سے ملی اس کے در کیے تھیں یاک کر دستا ورتم سے شیطان کی گندگی دورکر دسے) ہم آیت جنابت سے ملی رہت اور نجاست سے طہاوت کے معنوں پرشتل ہے۔

اسی طرح قول با مری ہے (حرتبا بلا کے فطیق اولائی کیٹرول کوباک کرد) جب ایت نیری و دونوں منہ دن کا استمال رکھتی ہے تواسے دونوں معنوں برخیول کرنا وا جب ہے۔ اس کیے اس سے اس مراد ہوں گی ۔ جب اس سے مصول طہا دن مراد ہوں گی ۔ جب اس سے مصول طہا دن مراد ہوں ہے۔

ہے تو آ بیت وضو میں ترتب کے اعتباط و رہنیت کی فرمنیت کے سقوط بر دلالت کرتی ہے۔

اگر رہے کہا جا کے کہا لائے تعالیٰ نے جب ہی کے کرکے فوراً لیعد تعلیم کا ذکر فرما یا تو کھر استیم میں نہیت کے سقوط بر دلالت کرتا ہے۔

بین نہیت کے سقوط بر دلالت کرنا چا میں جس طرح سے و فعو میں نہیت کے سقوط بر دلالت کرتا ہے۔

بین نہیت کے سقوط بر دلالت کرنا چا میں جس طرح سے و فعو میں نہیت کے سقوط پر دلالت کرتا ہے۔ اس کے جاب میں کیا جائے گاکہ جب نفظ نیم اپنے قنفیٰ اور مدنول کے بی ظریب کیا ہفیاد کا منتقافی ہوئی۔ انٹر تعالی نے اس جزیعنی نمیت کے اسفاط کا منتقافی ہیں نورا ہاجی نمیت کے اسفاط کا اورہ نہیں فرما ہاجی بریفظ مشتی ہے۔ اس کے بعکس وضوا ورغسل نیت کے قنفی نہیں ہیں۔ اس کے بعکس وضوا ورغسل نیت کے قنفی نہیں ہیں۔ اس کے بعکس وضوا ورغسل نیت کے قنفی نہیں ہیں۔ اس کے بعکس وضوا ورغسل نیت کے قنفی نہیں ہیں۔ اس کے بعکس وضوا ورغسل نیت کے عموم کا اعتباد واجب ہے۔

علادہ انہ من قول یا دی (کما جب بیاد الله لیکجفک عکیر کھی من کے کہ وہ کہ کہ اللہ ایک اسکسی لیسکھی ایک کھی کے اسکسی اوراس کے بیا اس کے اس کے موال کے اس کے موال کے اس کے موال کا عتبال درست بسے جن بواس کا مرک کلام کی دلائت ہورہی ہے۔ البت جن امور کی خصیص کی دبیل قائم ہوجائیں گے۔

نال

قصل

اجتها دواستنباط

الوكبر حیسا میں كہتے ہیں كراس آست كے اندر ندكورہ احكام كے سلے میں جہاں كر سادے علم كى دساتی ہو تى وہ ہم نے بیان كرد ہے ،اسى طرح آست كے من میں موجودان دلائل كا بھى تذكرہ سبو علم كى دساتی ہو تى وہ ہم نے بیان كرد نے ،اسى طرح آست میں اختمال كى الن وجود كا بھى ذكرہ ہو كا كھي دكرہ ہو كا بھى دكرہ ہو كا بھى دكرہ ہو كا بھى دكرہ ہو كا بھى دا نے دفوات كئے بین اورسلوت نیز فقل دامص دمیں خطان وجود كا تعرف والت كئے بین اورسلوت نیز فقل دامص دمیں خطان وجود كا بھى منے فائد واللہ من مناز فقل دام من مناز فقل ما دمیں خطان وجود كا بھى مناز فائد كر كر دیا ۔

التُرْف فی نظمی است کو اسیا افاظ کا جامر بینا کرنا زل فرما یا جن میں ان معافی محافقالا اور از قام بیرد لاست کی صورتیں موجود میں اور کھیں ہیں ان نمیا عقبا را ور الن سے استدلال کا حکم ہے دیا ۔ جنائیے تول باری سے احتوالیہ الّک بین کیسٹر بطانی کئے منتھے تو وہ ایسے دوگوں کے علم میں اسی جوال کے درمیان اس ما سے کی صلاحیت رکھتے ہیں کواس سے سے نتیجا نور کرسکیں کی مسلاحیت رکھتے ہیں کواس سے سے نتیجا نور کرسکیں کو سان اس ما سے احتراف کرسکیں کو اس

نبزادشا و بوا (قائنهٔ نِنَا إِبَيْتُ النَّهِ كُولِنْبُ مِنَا سِيمَا نُسِرَّ الْمِيهِ عُولَعُلَّهُ مُولَ الْمَي نَشْفَتُ وَى سِم فَي مَهَا وى طُولُ وَكُرْتِعِنَى قَرَا نَ مَا لُولُ كِيا تَاكُمْ مُوكُول سِيم وه المحكم بيان كروسِ ان كوف نازان كيم كُنْ بِي او دِشَا بِيكه وه خوره فكركرين الشّرَلُعا في في بي وكريمي قراسين فورقكر كرف والعالم .

نیز درست نتائج اخذ کونے اور موانی کی گرانیوں میں اتر نے کی تحریک بیم ایک بہر میں مربی سمجد سے کا کا کہ میں اور کا م کے اور آک کی سعی میں ایک دو مرسے سے سبقت مے جائیں اور ایل نظر علما و وست بطین کی صف عیں شامل میروبائیں ۔ النزنوی کی نے ایسی آئیوں فارل فرمائیں سبت میں ایک اور ای کے معانی کے رسائی کا سائع میں ایک اور ان کے معانی کے رسائی کا سائع کے سواا ورکو تی وسیل نہیں نظا۔

ایسی بات ناندل فرا کو انتدنعا کی نیان اسکام کی منبی اور طلب کے بیدا جتہا دگی نبی کشیر بال فرط دی اور پراشا رہ کر دیا کہ ابتی اور ی میں قدم رکھنے والا بین قدم سے دالا بین میں بات سہنے کا مکلف ہے جسے میں براس کی دائے اور نظراً کر کھی کھی ہوا ورا بینے این ہاد کے تیجے ہیں وہ اس کا قائل ہوگیا موبلکہ وہ نو دیجی اس برنجی نہیں رکھنے والا ہو۔

الترتعالی مرفخبند سے بہی بیا متمائے کی وکد بھادے بیا ایک طرف التہ کی دادمعاہ کرنے کا سماع کے مواد کوئی ذریعہ بہیں تھا ، دوسری طرف بطریق نظر برخج نہا کے حیا اورک کر ہے ہے ہویات جا کر گفی کے دہ اس عکم کی بجا آورک کر ہے ہے ہوا سے بہنیا دیا میو ۔ اس نبا بر بیر فرد دی برگیا کہ دہ اس عکم کی بجا آورک کر ہے تھا معانی کے اضالات کی موجودگی برختہ کے بیا س اختال کوشروع کر اس بیاس کے نزدیک آبیت کا مضمون دلاکت کرتا ہوا ور سوخطا ب کے فیمن میں موجود نیر اس کا مقتلی بروء دئی ہرائے۔ اس کے خیمن میں موجود نیر اس کا مقتلی برو۔

مسأئل وضوكا خلاطته كلام

سابقہ منفی ستیں جن امور تیفصیلی روشنی ڈوائی گئی تھی ہم بیاں ان کا انتصار بیش کرتے ہی تاکہ مختصرا در می دور ہونے کی تبایر فارئین سے فہم سے ندیا دہ قرب بہوجا ئے۔ ہم اللہ سے نوفیق کے طلبگاریمی ۔

ول بادى دراخا قص عطلى المقسلوقي مين سي

ا- يهلكم وهسيس كالقطيب الثمال موجود سي عنى الأده قبام الى العملة .

٧- دوسرا کم میام الی المصلاة كے دب اعضائے وضوكو دھونے كاليجاب أبن كالفاظك

ا میساری نیدسے بیدار سرور قیام ای انصارہ کا سے آبت میں اس میم کا اس بنا براتھال سیسے کربر آبیت اسی حالمت کے بارسے میں نازل ہوئی تھی ۔ ہ ۔ چونقی مان برکرآ میت اس نیندسے ببلار مین نے برایجاب وضوکی فقصی ہے ہو عادّہ نیند ہوتی سے اور حیں کے متعلق برکہا جاسکن ہموکہ فلان شخص نیند سے الکھاہے۔

۵ - بانچیس بات برکر بزماند کے لیے دسو کے الیجاب کا تھی اختمال سے اور آبیت میں بیکھی اختمال موسی بات بات برکر برزماند کے ایک دفعہ دندون کو کرکے گئی نمازیں بڑھی جاسکتی ہیں جب کے کسی دفعہ دندون کو کرکے گئی نمازیں بڑھی جاسکتی ہیں جب کے دور میں دفعہ دندون کو کرکے گئی نمازیں بڑھی دیا ہے۔ اور ایک کا دور میں دور کرکے گئی نمازیں بڑھی دیا ہوں کا دور کا دیکھی کا دور کا دور

٧- تَعِلَى بانت برب كرآست بين اس كا اضال موجود ب كردا دُا تُنهُمُ مَ إِلَى الصَّالُولَا) سِيُّ اذا ددّ ما القب عرد النّم محد نُسوت " رحب تم قيام الى الصلَّوة كا الأده كروا و ديمنين حدث لات سبى كي ني يسيح البين -

ے۔ ساتویں مات ہے کا بیت کی اس بر دلائٹ مبورسی ہے کواعضائے وضویر بانی گزاد نے بر وضو کا بچانہ ہوجا تا ہے اکلیں باتھ سے ملنے کی کوئی طرورت نہیں تا ہم ہوجھزات باتھ سے منے کو فہودی تھنے ہیں ان سے تن ہیں کھی آیت کے اندرائٹ مال موجود ہے۔

۸- آکھوں بات یہ کا بہت اپنے فا برکے لخاظ سے اعضائے وفنوبر بانی بہانے کے ایجاب پردلا کرنی ہے - باخی کے ساتھ ان اعضا کو با تھ ڈکا نا جائز نہیں سے جدیبا کہ ہم بابن کراتے ہیں ۔ اس حرج ہو حفہ ان پودے اعضائے وفنویس مسم کے قائل ہیں ان کے قول کے بطلان پر کھی آیت دلالت کرتی ہے ۔

٩٠ نوري بات بركزنديت كرينيروفنو درست بهوجا ماسے .

۱۰ دسویں بات برکر ہیرہ دھونے کے سلے میں قول ہاری او جو کھ گٹھ کی بنا پر آیت کی مرف انسے جی حضے کے دھونے کی فرضیت پر دلانت ہورہی سے بو وضو کرنے دالے کے ہجرے می سے بیا درضا شنے آتا ہواس لیے کہ وج تعنی ہجرہ کہتے اس سعصے کوہی ہو تھا در سے سامنے آجا نے نہزیہ کہ کا کہ دانما وضو کے اندروا جدیا ہیں ہیں ،

۱۱- کیادھویں مات بیک آیت داڑھی کے فعال کے عدم و ہوب بیر دلالت کرتی ہے اس لیے کم داڑھی کا اندرونی معصد چیرہے میں شائل نہیں ہے -

داد ہیں الدوری سے بہرسے بی من میں ہے۔ ۱۱- بارھویں بات کے کا بیت و مترس سیم التر بڑھنے کے عدم وجوب پر دلالت کرتی ہے۔ ۱۲- تیرھویں بات کے کا رؤوں کے دھونے میں کمینیوں کے داخل موتے پر کھی اس کی دلالت میں اسکا دلالت میں اس کے دلالت کا میں داخل نہوں ۱۲- بودھویں بات یہ کہ آبیت میں یہ کھی استمال سے کہ کہنیاں دھونے کے حکم میں داخل نہوں دا۔ پندرھ دیں بات یہ کو سرکے لیمن حصے سے مسے میراسیت دلالت کرتی ہے۔ 11- سولہویں بات ہے کہ بہت میں پولے مرکم سے کے وجوب کا بھی اختال موج دیسے۔

J.W.

۱۷- سترهویی بات برکم آبت بین سرکے معیف سطے کھا ختال موبود ہے نواہ وہ بعض سحد،

ترکا سو تھی محصد ہو۔

۱۸ ایفاروری بات بیکی بیت اس برولالت کرنی ہے کہ سرکے فرض سے بیں صرف تین بالوں کا مسے جائز نہیں ہوتا جس براقت فعاد جائز نہیں ہوتا جس براقت فعاد مکن ہی ندمین تاہو۔

19- انبسوی بات برکرا بیت می دونوں باؤں دھونے کے وجوب کا اضال موجود ہے.

۲۰ بیسویں بات بیر کر ہولوگ باؤں کا مسنے کے ذریعے اصاطر کر لینے کے ایجاب کے قائل ہیں ان کے قائل ہیں ان کے قائل ہیں ان کے قول کے بیار میں کے جوازیر دلالمت موجود سے .

ام- اکیسوی مات سی مجودگگ قول ماری (رائی) نگفت ین کی نبا بر باؤل کے تعفی مصول کے مسیح کو جائز تواردیتے ہیں ان کے قول کے نظامان یہ میت دلائت کررہی ہے۔

۲۲۰ بائیسویں بات پرکراعفهائے دفهویں دھونے اور مسی کینے کے عمل کو مکی کرنے کے عدم ایجا برآ بیت دلاست کر دہی ہے نیز ریر کران میں سے ایک واحب ہے۔ اس پر ففہ اوکا اتفاق ہے۔

سا ۱- تنگیسویں بات مرکم موزہ ببننے کی حالت بیں آبیت موزوں بیمسے کے ہجا زیمہ دلائمت کرنی ہلے ور موز سے زمونے کی صودت میں باؤں وھونے کے دمجوب براس کی دلائت ہے۔

۱۷۷- پوبنسویں بات برکا بہت موزوں برمسے کے ہجا ذیر د لائست کرنی ہے جب ایک شخص پاؤں دھو کرنموز سے بہن کے اور دور دلائت ہونے سے پہلے وضو کم کی کرنے ۔ اس کیے کہ این جس طرح مسیح کے ہجا ذیر دلائٹ کرتی ہے اسی طرح تمام اسوال میں اس کے ہجا ذیر کھی اس کی دلائٹ ہے ، البقہ وہ صورتیں اس سے خارج ہوں گی جن کے با رسے میں دلائٹ فائم ہرگئی ہو۔ ۵۴- بچیسویں بات یہ کرجو لوگ جرموق ار موزوں برائ کی حفاظت کے لیے بہنی جانے دالی چنز

پیمیدی بات به کم جو لوگ جرموق الم زرول بران کی صفاطت کے بینے بہنی جانے والی چیز اسے کا لوش کھی کہا جا تا ہے) برمسی کے جوا زیسے قائل ہیں ان کے قول پر کھی آئیت کی دلالت ہورہی ہے اس بیے کہ آئیت موزول برمسی کے جوا زیر ولائٹ کرتی ہے اور موزول نیسٹر جرموقوں برمسی کرتے والے کے متعلق برکہا جا سکتا ہے کہ اس نے بیرول کا مسے کیا ہے جس طرح اکیب موزے بیڑھائے ہوئے انسان کے بادے میں میزفقرہ کم ہسکتے ہیں گڑھ احدیث دجليلة (سي نياس كي برون يرقرب لكافي بير)

۲۷- چھبیسوں بات برکہ جرا بول پرمسے کے جواز مرکھی آبیت کی دلالت ہے، اس فول کے بلے كأيت بس جوالوں برسى مراد بنس سے ديىل ميني كرف كى فرددات سے.

٢٠- سنائيسوس بات يركومر كم مسيح بين مركم سائف ما تعد ككنا فنرودي ميد آبيت كي اس بر دلانت ہدرہی سے اس کیے گڑی اور دوسیطے یرمسے کا ہوا نا من کی دفسے متنع سے۔ اگريكها عائے كم اگريكي كي ميسى كے ليلان ميردلائس بيورسي سے توقول مارى (كَا دُجُكُمْ) کی بنا برموزوں کے مسیح کے نظلال بریھی اس کی دلالمت مہوریں سے - اس کے بواب میں كما عائے كاكر عبب آيت مي غسل او مسى دونوں كا اختال سے اور سالدے ليان دولوں برعمل مکن بھی سے اس لیے ہم نے دوحاننوں کے اندران ددنوں برعمل کیا ہے۔ اگر جے ایک يرعمل بطوله مجاز ہے ناكال دونوں ميں سيكسى كاسقوط لازم به آئے۔ اس كے برعكس ول یاری روًا مسکفوا بدوسیم میں میں دی عنی کینے کی کوئی ضرودت نہیں تھی اس کے ہم نے و مال مسى كے حقیقی معنوں موجل كيا سے۔

٨٧- الحقائيسوين باست بيكه وضوعين اعضاءا كاب وكك مرننية وصوف برآييت ولائت كرنى بيد، الك سعيندا ندم نتيه وهيه ما تطوع تعني نفل موكا.

۹۷- انتیابسوی بات آئیت سے بیمعلوم ہرتی سے کاستنجا خرض نہیں ہے، اس کے لیفر کھی نماند ھائن ہونی سے جولوگ ہوانی رچ ہونے پریشی استنجا کے فائل ہم ان کمے قول کے مطلان یرکھی آبیت ولالت کرتی سے ۔

سار تیسوی بات بیکروشو کے برتن میں یا تھ کا لنے سے پہلے یا تھوں کو دھونا ترض نہیں ، بولور اس کے فائل ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر کسی نے دھو مے لغیرا بینے ہاتھ برتی میں ڈال دیے نوس يانى سے دفنو جائر ئېبىر برگاكىيت بىراس فول كے قلاف دلاين بو بود بىر.

الله التبيوير بات يه به كركانون كالمسح فرض نهيل سه-آيت بين ان لوگوں كے فول كا ترديد میں توجد سے من کے نزد یک مرف کاتوئ کامسے کافی ہے ، سرکے سے کی فرور ت نہیں ہے۔ المه ويتيسي بان به سي كراً ميت ونسوك فعال وقفة ذال كرا داكر نه كي بوازير دلالت كمة في سي نيز اعفائے وفنوش طرح بھي وطوئے جائيں اس کے ساتھ نما ذعي اباحث

بعوجاتی ہے۔

سام جیننیسوں بات برکر ہو گوگ وضومی ترتیب کے دہوسے کے قائل ہی آیت میں ان کی تردید کی دلالت موجود ہے۔

س ا بو تتبسوب بات برکم بیت غسل جنابت کے ایجاب کی تقنفی ہے۔

Ž,

۵۳- پنبتیسویں بات یہ کہ بولوگ نفظ منا بت سے اجتنا ب کے معنی لیتے ہی این اس بر دلائٹ کرتی ہے یہ نفظ اس معنی کا کیمی نفتقی ہے کیونکر نفظ منا بت میں ان جزیروں سے مجانب سے کی کی مفہوم شامل ہے جس سے یہ نفظ بر ہر نزکر نے کا مفتقنی ہونا ہے یہ بہتریں وہ ہی جن کے احکامات اس ایت کے سوا دوسری ایتوں میں بیان کردیے سوا دوسری ایتوں میں بیان کردیے

۱۳۹ - مجھتنیسویں بات بیر کو خسل کے اندر پورسے بھے دھو نے کے عمل میں داخل کرنے نیر کئی کرنے اور کا کو کے انداز کا کرنے کے دلالت ہورسی میں اس کیے کا رشا دیاری ہے لوگائی گئی میں جھٹی کے اکھی وقال کا کھٹی کو گال کا کھٹی کو گال کا کھٹی کو گال کا کھٹی کو گال

۱۳۶ سینتیسویں بات برکر حبیب حبم باک ہوجائے تو تمازی اباحث مردجاتی ہے۔ نہیں ہوتا۔

۳۸- انٹنیبویں بات برکر ہانی عدم موجودگی ہیں جب حدمث لاحق ہوجا ہے تو تیم واجب ہوجا ماہے۔ ۳۹- انتالیسویں بات یہ کہ مرکفن کواگر بانی استعمال مرنے میں خردلاحق ہونے کا اندلیشہ ہوتواس کے بیتے بیم کرنا جائز ہزا ہے۔

یم - بیالیسویں بات یہ کونیم درمفن کے لیے گھنٹرلگ جانے کے اندلیشے کی صورت بیں تیم کرنا جا ترہے اس بھے کہ مرمض کی حالات میں تیم کے جواد کا سبب آسانی سے تیم میں آجانے والی بات بینی فرر لائن بہدنے کا نوف سے اور بہی سبب گھنٹر لگ جانے کے اندلیشے کے اندر کھی بایا جاتا ہے۔

الم - الخالیسوی بات به کرمنبی کے لیے تیم کے جواز برابیت کی دلائت ہورہی ہے اس لیے کہ قول باری را و کلا مست می النسک عنی میں نفظ ملامست سم بستری کے معنوں کا کھی احتمال کہ کھتا ہے۔

۲۲ مر بیالیسوی بات برکر ایمن می خورت کو با تفولگانے بر و منو کے ایجاب کا کھی اضال ہے اس کیے کا کیسی اس کیے کا دومس بالید دونوں منول کی مختمل ہے۔

۳۷- تبننالیسویں بات یرکذآبیت کی دلائت کی روسے اگرکسی تفق کواپنے باس موہود یا نی کو دھنو محصیلے استعمال کو لینے می صورت میں پیاس کا سامنا کرنے کا از لیشنہ ہے: نواس کے لیے تم ہم رُنا ماہ بهاس يدك بياشخص اس انسان كى طرح بهة ما بسيس يا فى كاننمال سے فراودتعهان كا اندينشريز للم يعين ساوا ور زخى انسان .

۱۹۷۰ بوالیسویں بات برکہ بوتھ کے ایسانسخص بانی کو کو کو کھی ہواس کے لیے تیم کے بھانہ براس کے لیے تیم کے بھانہ برآبت دلالت کرتی ہے اس میے کہ ایسانسخص بانی کا داج دینی باتے درعاصل کونے دہو۔ نہیں ہونا اورا لئدتما کی نے بانی کے استعمال کی شرطاس دفت دکھی ہے جب بانی موجود ہو۔ دم وہ بینتالیسیں بات برکہ آبیت کی دوسیعی شخص سے باس دفنو کے لیے ناکا فی بانی موجود ہونو اس بیاس بانی کا استعمال واحب بہیں ہے۔ اس لیے کا اللہ تعالی نے اعضامے دفنو کو دھونے کا حکم دیا ہے کھیر فرایا ہے (خواتی کہ تھے کہ ڈوا مساعی) لینی ان بانی بوالی عفیا کہ دفاو کو دھونے کا حکم دیا ہے کھیر فرایا ہے (خواتی کہ تھے کہ ڈوا مساعی) لینی ان بی بوالی عفیا کہ دھونے کے ایک ان بی بی کو دھونے کے ایک کا میں بی بی کو دھونے کے بیکی فی بیو۔ نیز بر کو اس میں کوئی انتقال دے نہیں کہ ایستی خوش ہے۔ اس سے رہا ہت معلوم ہوئی آ بیت ہیں دفنو کے لیے ناکا فی یا فی ماد بہی نہیں ہے۔

۱۳۹ - سچیبالیسوی بات بیکرآئیت بیران لوگوں کے استدلال کے بیے بھی اُتفال موجود ہے بو بہت بیر کر ہے بیری کر قول باری اُلے کھو تیجہ کہ اُلے گئے تھی اُلی کے ہر جزکی عدم ہوجودگی کا ذکر ہے اس بیا بیر جب بانی کا ہر برجز غیر موجود اس بیا بیر جب بانی کا ہر برجز غیر موجود مرکا تو کھر تا ہوگا تو کھر کا اگرا سے کھوڈا سا کھی یا فی مل جائے تو حرب تیم مرا قتصاد کرنا جائز تہیں بیری میں اُلی مائدہ اعتصاد کرنا جائز تہیں گئے کہ میں اور ماتی مائدہ اعتصاد کرنا جائز تہیں گئے۔ کو میک اور ماتی مائدہ اعتصاد کا مائد ہوں کے اور ماتی مائدہ اعتصاد کا میں کھی کھر ہے گا۔

یه- سینتالیسویں بات بیرکہ بانی کی نلاش اور طلب کے سقوط بیرکھی ایس ولالمت کرتی ہے اور اس سے مللب کو واجب قرار دینے والوں کمے قول کا بطلان ہونا ہے۔ اس لیے کہ دیو داور عدم دولوں مللب کے فتان نہیں ہوتے۔ اس کیے طلب کے بوجب این بی ایسے مفہوم کا جزنہیں۔

۸۸ - الد تالىيسوسى مات بيكرائيت اس بر ولالت كرتى بيد كرخس شفض كو د ضويمي ممعروفيين كي نباير نمازكا د فت تكل مياني كا اندسننه بهواس كے ليے تيم مبائز نيئب سے مي كولاس كے ليے بانی موجود سے اورا لئر تمالى كا اسے حكم ہے كہ بانی موجود برون نے بردفود كرے جنا نجدارشا دسے (فاغیس گؤا) اس میں دقت كاكوئی ذكر نہیں ہے۔

۹۹ - انجاسوب بات به كرايت اس بردلالمت كرنى بسكد الكركونى شخص محبوس موا دراس بانى نه عندا در ندس باكد الدريك من الدوه مما زينه برير صف كاس كيد كالتدنيط سع ابيت بين بانى ادريك

معی بین سے ایک پیزاستمال کرنے کا حکم دیا ہے۔

۵۰ پیاسوی بات به کرایت به مجنوس کے لیفتیم کے جواز کا احتمال میں جب اسے پاکے ملی ماجائے۔
۱۵۰ اکا ون وی بات دیم کہ نماذ کا وقت داخل ہونے سے پہلے تیم کر دین جائز سے کیو کا اللہ تعالی ماجائے کے در ایم کا اللہ تعالی ماجیم کے کہم کے کہم کے کہم کے کہم کے کہم کے کہم کا انداز کی عدم ہوجود گی کے مساتھ معلق کر دیا ہے۔

۱۵۰ بادن وی بات به که آیمت دلانت کرتی ہے که ایک تیم کے ساتھ کئی فرض نماذی ادای بها مسکتی ہیں جب کہ سخت کا بائی نہ مل جائے ۔ جنانچ ارشاد ہے درا کہ اسکتی ہیں جب کک معرف الای الحقی الای الحقی الای الحقی الوی الحقی المحتم المحتم کے بھراسی سیاتی نوطا ب میں بیہ فرایا (فَتَ الْمَ اللهُ ا

۵۰ ترین ویں بات برکہ جبت بھی کر نے الے کے لیے ثمانے کے دودان بابی کا وجود ہوجائے تواس پروضولان م بوگا اس یہ کہ ادفتا د باری سے داخا قَدْمَمْ الی المقد لوق کا غیر لوا) مرکورہ بالاا مربی ایست کی ولالت کی ہم نے بچھلے صفحات میں وضاحت کردی .

۷۵۰ بیون دیں بات یہ کتیم میں جہرسے اور دونوں بازؤوں کامسے کیاجائے گا اور مسے کے ساتھ ان اعف کا احاطہ کیا جائے گا۔

۵۵- یجین دیں بات یہ کمسے کہنبون کک کیا جائے گا اس یہے کہ قول باری (وَاکْدِدِیْکُمُ اِلَیْ لَمُواْفِقِ) دونوں کہنیوں کامقتفی ہے اوران سے او برکا حصہ دلیل کی بنا پرمسے اورغسل سے کام سے فارج بہواسے .

۵۹- مجھین ویں بات یہ تھم براس جر بے ساتھ جائزے جوز مین کی بنس سے برواس لیے کہ قول باری میں افتا بھی اُس میں اُس کے اور میں اور میں کو کہتے ہیں ۔

۵۷- مشاون وبی بات بیکه نا باک ملی سقیم باطل سونا سے اس کے دولِ یاری سے رکھیتیا) اور نا باک سیر طبیب بنیں ہوتی

泥

المال المال

·/

,

ないない

;

۵۵ - انسٹیویں بات بیر آبیت میں اس کا اختمال ہے کوئی کا کچے متصداس سے جہرے اور بازووں کو کک بمائے اس کیے کہ تول بادی (مِنْدُ) ہیں حرف مِنْ تبعینس کے لیے ہے ۔

، ۱۰ سا پھویں بات یہ کہ جولوگ برنسا ورخشکے گھاس پڑیم کے بچا ڈسکے قائل ہم کا میت ان کے منبل کے بلیلان بردلالٹ کرتی ہے اس کیے کہ ہر دونوں چیز بی صعیدلعنی ملی کی مبسس میں ہے۔ نہیں ہیں۔

۱۱ ۔ اکسٹیوں بات میرک تول باری (اکرکھا کا کھٹا کھٹا کھٹے ہوئ اُلگا ٹیطے) سبیلین تعنی فرج تو ہیں ا اور تفعد سے تسکلنے والی چیز بیرطہا دت کے ایجاب بردلالت کرنا ہے۔ نیز یہ کہ استحاضے کا نون سلسل لبول اور ندی وغیرہ وضو کے توجیب ہیں اس کیے کہ غا ٹسط لبیت زمین کو کہتے ہیں جہا دگر قفاہ نے حاصت کے لیے جاتے ہیں .

کا سرکہ دیفیرہ کیونکہ ان جیروں میں بسرعال بابی ہوڈ ناہیں۔

م۱- بونستهوی بات یک مجولگ متحافسر کوایک و فید کے ساتھ دوقرض نمازیں بیر حضے کی اجازت
نہیں دمیتے آیت ان کے حق میں اس پر دلائت کرتی ہے کہ کی فرض تما نہ کے ایسے اسے
دوبا دہ وفنو کرنا ہوگا اس بیک تول باری ہے (اِ کَا قَدْ اَتُمْ وَ اِ کَی المقسلونی) اوراس کی فیر میں
بیمعنی عروی ہیں افا قست موانت میں ہوتی ہے اس کے کہ وضو کے بعالیہ استی فی کے نون کی موانت میں نما نہ کے لیے
انظو استعاف مورث کی حاکمت میں ہوتی ہے اس کے کہ وضو کے بعالیہ استا فی کے نون

90- سمرستھوں باست میں کہ آبیت بڑھ کی مائت میں عبوس کے لیے تیم کے جوازا وراس کے ساتھ نمائی کے اور اس کے ساتھ نمائی کے جواز دونوں کے اتماع بعد دلالت کرتی ہے۔ اس بیے کہ قول بادی ہے لوگان گذائم کہ نے نوبی اور کا کہ ایک سفیداً وُجاء اُحکہ مِنْ کُورِی اُنْکُ نُمْ کُھُوا صَعِیْدُ کُما) اللہ تعالی سفیداً وُجاء اُحکہ مِنْ کُورِی ایک دو بانوں کی شرط عائد کردی ایک بیادی اور دوسری مسافرت بربی بانی میسرنہ ہو۔ اس بیے گرانسان مما فرنہ بیں ہوگا بلکمقیم بیانی دستیا ہے در با ہو تو تعم کے ساتھ اس کی تا نہ بین برد کا بائم نہیں بردگا مرکبس اور قبیدی وجر سے اسے بانی دستیا ہے در باجو رہا ہو تو تعم کے ساتھ اس کی تا نہیں بردگا ۔

اگریم کہا جائے کرایساشغص یا نی کا دامیدا وریاصل کرنے دالانہیں کہلاسکتا اگر ہے وہ قلم بی کیوں نہ ہد نواس مے جواب میں کہا جائے گا کہ مرکورہ شخص کی میفیدت بالکل ہی ہوتی سے مگر ا شرتعائی نے ہوا زتیم کے کیے دو بانوں کی شرط عائد کی سبے۔ ایس منورس کے ندراکٹراحال میں بانی دستیا ہے۔ ایس منورس کے باندراکٹراحال میں بانی دستیا ہے۔ ایس منورس کے بانی کی عدم موجودگی مسافر کے لیے تیم کی ایا معت اوراس کے ساتھ تمارکی اوروس کے کہ موجودگی متعاد ہونے کی نبا برکہ کیا سے اس سے کہ مفرکی ساتھ اس کے کہ موجودگی متعاد ہونے کی نبا برکہ کیا ہے۔ مالت اس کے اس عذر کی مرجعب مہدتی ہے۔

سفری حالت اس کی موجب بنیں بہتی اس کے کہ کتر ابوال میں مفرکے اندر بانی بموجو دہوتا ہے۔
اسے جہوں کو ____ اگر بانی میسٹر بیتی تواس میں کسی آ دمی کے فعل لینی اس کے ایکا وسط بنینے کو ذمل بنی سر آ اگر بانی میسٹر بیتی تواس میں کسی آ دمی کے فعل لینی اس کے ایکا وسط بنینے کو ذمل بنیں میو قا جبکہ عا دان یعنی اکثر ابوال میں حضر کے اندر بانی کی عدم موجود کی نہیں ہوتی .

۸۷- اڑسٹھوئی بات برکر قول باری (مَائیبوٹی اللّٰه کی بُخت کی تَکُومِتُ تَحُوج) ببراس بینرکنفی برد لالت کرنا ہے جو حرج اورنگی کی موجب بننی ہو۔ اس کے ساتھان کوگوں کے فلاف انسالل کیا جا سکتا سے جوانقلانی مشاول میں نگی بیدا کرنے کے مسلک موانیا شے ہوئے ہیں۔

بہ ایت ہم کے ہوا نہ پر دلائٹ کرتی ہے جب ہم کرنے والے کے پاس صرف اس قدر بافی ہو ہم اس کے بیٹنے کے کام اسکتا ہو اوراس کے ساتھ وضوکر لینے کی صورت میں لسے بیاس کا سا مناکر نے کا افریشہ بوشی نیا بواس نے اسے بیٹنے میں استعال کونے کے لیے دکھ لیا ہو۔ اس لیے کہ اس کے اکسس طرز عمل سے ہوج اور تنگی کی نفی ہوتی ہے اس لیے اس صورت میں تیم کرنا جائز ہے۔ اس طرح آیت ترتیب طرز عمل سے ہوج اور کے ایجاب کی کے ایجاب کی اوائی نیز نیت اور اس طرح کے دوسرے امور کے ایجاب کی افعال کی اوائیگی نیز نیت اور اس طرح کے دوسرے امور کے ایجاب کی افغال کی اوائیگی نیز نیت اور اس طرح کے دوسرے امور کے ایجاب کی افغال کی اوائیگی نیز نیت اور اس طرح کے دوسرے امور کے ایجاب کی افغال کی اوائیگی نیز نیت اور اس طرح کے دوسرے امور کے ایجاب کی افغال کی اوائیگی نیز نیت اور اس طرح کے دوسرے امور کے ایجاب کی افغال کی دولائی نیز نیت اور اس طرح کے دوسرے امور کے ایجاب کی افغال کی دولائی نیز نیت اور اس طرح کے دوسرے امور کے ایجاب کی افغال کی دولائی نیز نیت اور اس طرح کے دوسرے امور کے ایجاب کی افغال کی دولائی نیز نیت اور اس طرح کے دوسرے امور کے ایجاب کی افغال کی دولائی نیز نیت اور اس طرح کے دوسرے امور کے ایجاب کی افغال کی دولائی نیز نیت اور اس طرح کے دوسرے امور کے ایجاب کی افغال کی اور اس طرح کے دوسرے امور کے ایجاب کی دولوں کی دولوں کی دولوں کی دولوں کے دولوں کی دولوں کی دولوں کی کا مسلم کی دولوں کی دولوں

۱۹۹۰ انجزوی بات بر کرفن باری ا دکرن نیر دید لیک اس مرد لالت کرنا ہے کہ اصل مقد و است کا مصل مقدن نوطهارت کا محصول ہے اور مقد سے بھی حاصل ہوجائے لینی ترتب ہویا نہوا نہوا افعال وننو ہے در ہے ا دا کیے گئے ہوں یا نہ کیے گئے ہوں ، نیب کا وجوب ہوا ہو با نہوا منہوا منہ نا منہوا منہ

بهرويميره ويحيره -

. - سترویں بات بر کر قول باری و فَاظَهُ عُوها) اس پر دلائت کر ناہے طہا دت کے معدل کے بیم بانی کا آزا نرہ مقرر کر نے کی بامت سا قطالا عندیار ہے۔ اس کیے اصل مقصد تو نظم پر بینی طہات حاصل کرنا ہے نیز آئیت کی اس پر کھی دلائت ہورہی ہے کہ مقدوم ملی المتدعلیہ و کم کے ایک مناع بانی سے یوغسل فرمایا کھا اس کا اعتبار مترودی نہیں ہے۔ ا> اکتبروی بات برک قول باری (خَامْسَ مُحُطَّ بِدُ کُوسِکُمْ) میں اس امریر دلائت توبود معکواس سے بانی کے ساتھ مسیح کرنا مرا دہسے اس کیے سیح نی تقبید بانی کامفتقنی نہیں ہوتا لیکن جب انشرات الی نے یہ فرطا دیا (خَدَ مُحَ نَجُ لَدُ اَحَدَ اَحْدَا مُرَا اَلَّى اَلَّهُ اَلَّهُ اَلَّهُ اَلَّهُ اَلَّهُ اَلْمُ اَلْمُ اِللَّهُ اَلْمُ اللَّهُ اللَّ

الغرض اس ایک آبیت کی نخلف معانی اورا حکام بردلالتوں کی بیصورین ہیں ان میں سے کچھ

تومنعوں ہیں اور کچھ اضالات کے درجے ہیں ہیں ان سب کا تعلق طہا دت کے مسلے کے ساتھ ہے ہے

نما تربیم نفرم کیا جا تا ہے اور پیونما ندی الیسی مترط ہے جس کے بغیر نما ز درست نہیں ہوتی ۔

ہم بہاں اس امر کا اعترات بے بغیر نہیں روسکتے کہ آبیت زیر بحت میں بہت سے ایسے

دلائل اورا سم عتمالات باتی دہ گئے ہیں ہو ہا در سے مامی رسائی سے با ہر ہیں بجب کبھی کوئی صاحب وفیق
اور باسم مت عالم ان کی تلاش وسنتی کے در سیاسی کی اور اگری نظر سے ان کا مطالعہ کوئی سامی کے در سیاسی کی اور اسمی کا دورات اس کے دوراک میں جاوی کے مروجا کیں گئے۔ واللہ المدونیق ۔

اور اسمی الات اس کے دوراک میں جاوی کو موجا کیں گئے۔ واللہ المدونیق ۔

كواسى اورانصاف فالمم كريا

نُول إرى سے اليا نيما الَّهِ بْينَ أَمْنُوا كُوْ أُولَا تَحَوَّا مِنْ يَالِهِ نَسْهَكُ أَعْرِبِالْقِسُطِ اسے لوگرا بجر ا بمان لائے سمیا نشرکی خاطرداستی مرزمائم رمینے واسے اودانھا ن کی گواہی دینے والے بنی اس کے مهتني مبس ان نما مرمعا ملامت مبرحن بربة فاتم مرميناتم برلا زم سيلجبنيا مربا لمعرد ف ونهي عن المتكرا ويد منكرات سيصاحبتناب وننبرذ تمها نتعركي خاطريني اورداستني بيرقائم دسيني والمصبن جاؤء اسي كالمام النَّهُ كِي مَا طَرِيقَ مِيدَ فَاتَّمُ رِمِنِهَا كِنْهِ.

تول بادی انشهداء بننه بالفِسط می قسط کے منی مدل کے میں شہاوت کے متعلق کہا تم باسے کاس سے ماد توگوں مے متفوق کے سلسلے میں دی جانے والی کو مہماں میں بھن سے بہمردی ، بة قبل إرى اس آبيت كى طرح سب ركو لوا حَقَ امِينَ بِالْفِيسِطِينَ هَدَاءَ لِلَّهِ وَكَوْ عَلَى الْفَيِسِ مُو الفعاف سے علمہ دارا در زرا واسطے کے گواہ بنوا گرہے تھا دسے انصاف اور تماری گاہی کی زدخو دتھواری وات بر

بى كىيول نىرىكى تى م_ىدى -

ا یک نوں سے کہ اس سے وہ گراہی مرا دہسے وگاگوں کے خلاف ال کے معاصی بردی جاتی ہے مس طرع به قول باری سے (مِتَكُوْ أَوْ اللَّهُ عَلَى النَّدَاسِ مَاكَفُم الدُّول بِرَكُوا وبن عامَة) اس عن آميت ك عنى تا بدل كئے كرتم ان ایل عدالت میں سے مین حیا وسین کے متعلق الشار كا حكم سے كروہ قبامت كے دن لوگواں برگوا ہنیں گھے۔

ا بك قول بسيرك اس سع مراد و أكوا بن بصيروالله كما دام كم يا دس مين دى جا في بسكة بريق بي - درج بالاتمام معاتى كايهال مراد بونا دوست سے اس كيے كونفط كے اندوان سب كا استمال موتود سے ۔

تول باری ہے (دَلا بَیْجِوِمَنَّ کُو شَدَ کَ تَوْمِ عَلیٰ اَکْ لَاَتَفِ یِدُوا کسی گروہ کی دَثمنی تم کو

اننامنتعل نذكردم كما نصاف سے بھرجاؤى الكيد دوابت سے كرابيت كانرول بہودبوں كے بارے يىں بيوا تفاحيب كيب ايك دىيت كى سلسلے ہيں ان توكوں كے پاس تشريف ہے گئے اور كيھ إن توكوں نے کی جان کینے کی مطال ای کھی۔

حس کا خول سے کرابیت کا نزول قریش کے بارسے ہیں مرا نھا جیب ان لوگوں نے سلمانوں کو مسيد حرام سے روک دیا تھا۔

الوكيره عماص كنفي من كرا للتوتعا لئ في است كا ذكراسي سورت بي ابن اس فول محا ندر كيابِ (وَلاَ يَجْدِمُنَّ كُوْشَنَا نَ قَوْمِ لَانَ صَدَّ وَكُمْ عَنِ الْمَسْجِيدِ الْحَوَا مِراَنُ تَعْتُ لُ وَار ايك كرده نع جوتمفار سے يعيم بيروام كالاستنرنيد كرديا سے نواس برقمهال غفيہ كا تناشتعل مركز

دے کہ تم بھی ان کے متفایلہ میں نا دوا ندیا دیتاں کرنے لگ جائے) حن نمے اسے بہائی بہت مے معنوں بر

محمول كمدديا .

بہتریا ست بہی ہے کہ بین کا نزول فریش کے سوا دوسروں کے یا وسے میں مان بیا جلئے تا کہ بمرا دلا زم نهائے الیت زیر کیٹ کی خمن میں حق پرست اور یاطل پرست دونوں کے ساتھ عداکہ تے كاعكم مد سجود سے اور میہ ہوامیت ہے كا فروں كا كفرا و دان كاظلم وستم ان سے ساتھ عدل كرنے كى داھيں حائل نربرو جلئے۔

نیزیدکان کے فلان جنگ کونے اور الفیں نہ تین کونے بین اس مدسے نے ور مرکبا جائے حب کے وہ ستحق بیں اور اس کا دائرہ صرف ان کے خلاف ستھیا را طلنے ، انھیں گر فنار کرنے اکت غلام نیانتے کے محدود کرکھا جائے ،ان کا مثلہ نہ کیا جائے اور نہ ہی انھیں ا ذیتیب دی چائیں۔ نہ ہی انھیں میرموں سے دوجا رکوتے اور دھی بنانے کے الاد سے سے ان کی او لادا درعور توں کوفنل کیا جا معضور صلى التدعليه والم نع جيب مضرت عبداللدبن روائه كوائ خير مع عيدول كى يبدا واركا انداندہ مکانے کے بلیان کی طرف تھیجا تھا ا درا تھوں نے زلودات وغیرہ جے کرسے حفرت عبداً للدکو اس نیت سے دینے کا ادارہ کیا تھا کروہ بیدا وارکا تحیید دلگانے ہیں مجھ تحقیق کردیں تواس نے ان كوكون سيريكي كها تھا۔ يبروام سے تم ليف اس سا زوسا مان كى وجرسى يرے سيے بندرول ورسوروں سے بھی ذیا دہ قالب تدیدہ ہو ایکن متھاری بہ حرکت میرے ہے تھا دے ساتھ انصاف سے بنیل نے کی دا ہیں جا کی تبین ہوگی الدیس کوان بہودیوں سے کہا تھا ﴿ زبین واسان کا قیام اسی انصاف کی برولست ہے'' اگریم کیا جائے کو انٹر آبھالی نے فرما یا (هو اُفور کِ اِلتَفَعُولی العماف تقوئی سے ریا دہ قربیب سے ہوں کا ہے کہ ایک سے ہوتو واسس کی دائیں سے ہوتو واسس کی دائیں سے ہوتو واسس کے دائیں سے فوار دیا جائے۔ اس کے جاہد میں کہا جائے گا کہ اس کے عنی ہیں، انصاف اس با خوار دیا جائے۔ اس کے جاہد کی جاہد کی کے کہ اس طرح مرکو دہ عدل تمام مور سے ذیا دہ فریب سے کہ تمام مسینتا ہے سے اجتماع کرنے تھے ہو ۔ اس طرح مرکو دہ عدل تمام مور میں انعال سے کہ عمل جنم داخل میں انعال سے کہ عمل جنم کا ۔ بریمی اختال سے کہ عمل جنم کی آگ کہ میں جائے کا افراب در لیعی سے اجتماع کو داخل ہو کہ کا افراب در لیعی سے کہ عمل جنم کی آگ کہ میں جائے گا افراب در لیعی سے اجتماع کی آگ کہ میں جائے گا ۔ بریمی اختال سے کہ عمل جنم کی آگ کہ میں جائے گا افراب در لیعی سے ۔

نول با دى رئه كا أَسْرَبُ بِلْتَنْ وَى عِي هِمْ مِهُمُ واس معسدرى طرف واجع مع جس برنيعل (اغد أوا) دلاست كرا سب بكريا يوان فر ما با عمد ك نقوى سعند باده فرميب سع يسيس عن مورك كوفى نشخص مير كمي يسمن كذب وَن نُدَدًا كُون أَنْ مَا اللهُ عَلَى مَعْ وَبُول فَعْ بُو مِنْ كُلُّ تَوْمِيا س كے يعنى مرابع كام بعنى كليور ها بولنا اس كه سعد مرابع كام

تول باری سے اوکفیڈا کے کہ اس سے بخت عبد لیا تھا وران میں بارہ نقیب مقام کے کا سی مقاب کے کا سی مقاب کا میں اس مقاب کے میں اس مقاب کے کا سی مقاب کے کا سی مقاب کا میں اس مقاب کے کا سی مقاب کے کا سی مقاب کا تول ہے کا سی سے بیا مراو ہے اس میں انتقال من ہے تھاں کا تول ہے کا سی سے میں لین کھیل اور فرمہ دار مراو سے بیا مراو سے بیا کا سی سے میں کا تول ہے جوانین قوم کا مگران ہو۔

ا کید فرل سے کہ نفط تغیب نقلب سے مانوز سے حب کے معنی کم سے سوراخ کے ہم کسی کو اقریب القوم اس کیے کہا جا تا ہے کہ وہ ان کے احوال بیزنظر دکھنا ہے اودان کے لیوشیدہ خیالات میں انوز سے کہا جا تا ہے کہ وہ ان کے احوال بیزنظر دکھنا ہے اودان کے لیوشیدہ کو ایس کے مرحا طلات کی دلیجہ کھال کرنے والوں کے مردار کو نقیب کہا جا تا ہے۔

صن الله المراد من المراد الله المراد المرد المراد المرد ا

تناده کا به فول کماس سے مگران مراد ہے من کے قول سے فرسیہ ہے۔ اس سے کرنفیب اپنے متعلقہ کوکوں پرامین مزنا ہے اور اِن کی سرگر میوں رہز نظر کھفٹا اور اِن کے معاملات کی مگرائی کرتا ہے۔ حفنود صلى التدعيبه وسلم سنى تقييول كا دوبانول كى بنا پرتفرد فرما يا كفا - ايك توبيكواس كے دريعے لاكوں كے اسحال اوران كے مورسے دابطہ رہے اور حضورصلى الله عيبه وسلم كواس كى اطلاعات ملتى مي "اكدائي اپنى صوايد بدكے مطابق ان كے شعلق تدار براختريا دكريں -

ودسری بات بیکتی کرجیب لوگول کواس کاعلم بیوتا که ان برایب نگران نقیب کی صورت مین نقرر سے تو دہ سلامت دوی سے زیادہ قریب ہوجانے کیونکا تھیں معلوم ہوجا نا کہ ان کے نمام معاملات حفل علی اللّه علیہ دسلم مک بینجیا دیے جائیں گے .

نیزبیری شخص صفور میں التعظیہ وسلم سطیف معاملات اور مفروریات کے سلسلے میں باہداست مخاطب بہونے سے جھجکتا تھا اس کیے اس کی طرف سے نقیب اس کی معروضات صفور میں الشرعلیہ وسلم کی خارمت میں بینش کو دتیا تھا۔ بہ جائز نہیں کرنقیب ان محے کیے بہوئے وعدوں اور مبنیا فی کو پولا کرتے کا ضامن اور فدمہ دارین بوانا اس کیے کہ بہ معامل الیہ اسے کہ اس میں نقیب کی ضمانت درست بنیں ہوتی نرہی ضمین بہ کام کرسکتا اور نرہی اسے قائم دکھ ہسکتا ہے۔ اس سے بہیں یہ بات معلوم ہوئی کرنقیب بہلے معتی رہے کول برق ما ہے۔

اس آمت من تبردا حالیتی ایک آدی کے ذریعے دی گئی نبرکوفیول کر لینے کی دلالت ہوجود سے اس بیے کہ ہرگروہ اور قوم میں تقدیب اس کے منظر کیا جا آنا تھا کہ وہ ان کے حالات کی اطلاع حضور صلی ائٹ علیہ دیم یا وقت کے امام المسلمین مک پہنچا دسے ۔ اگر اس ابک فرد کی دی گئی تیم نابل قبول نہ ہوتی تواسے اس منصیب میرتھ کرکے تکا کوئی خاکمہ نہیں تا۔

اگریہ کہا جاستے کہ ایت کی کرونسے با کہ افراد کی دی گئی جرفا بی قیدل ہوسکتی ہے ایک فرد کی نہیں تواس کے جوالب میں کہا جائے گا کہ یہ بارہ افراد سنی اسائیل کی پوری توم برتقرب نہیں نبائے گئے تھے بلکہ ہرتقیب عرف اپنی فوم اورانیے فبیلے کا نقیب مقرر کیا گیا تھا۔ بنی اسائیل کے دوسر بے جبیلوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا۔

تول بادی سے روفائت البھود والنّصادی مَحْن ایناء اللّه کا جبناء کا جبناء کا میودونصاری کینے ایک میم النّد کے بین اوراس کے جبنتے ہیں) حفرت ابنِ عباس کا فول سے کہ یہ بات بہدولوں کی ایک جماعت نے کئی تقی جب حضورصلی النّد علیہ وسلم نے انھیں النّد کی مزا وُں سے ڈورا با تھا، انھوں ایک جماعت نے کہی تقی جب حضورصلی النّد علیہ وسلم نے انھیں النّد کے جینے ہیں۔
مند جات بین کہا تفاک آ ب بہیں فرد لوئ کا بیزی کی کوئر کی النّد کے جیئے اوراس کے جہنتے ہیں۔
مندی کا قول سے کہ میرد دیوں کا بیزی ال تھا کہ النّد نِعا الی نے حقرت بین و کی جبی تھی کہ مندی کا قول سے کہ میرد دیوں کا بیزی ال تھا کہ النّد نِعا الی نے حقرت بین و کی جبی تھی کہ

تخفاداً بینادد حقیقت دی پرگایوس سے پہلے پیلی ہوگا بینی وہ تمطاری طرح ہوگا و تم سب سے خریب سے خریب سے خریب سے خریب سے خریب سے خریب سے فریب سے کئیل میں میں ہور کا خیال بر تخا کہ دہ لوگ الندسے ذربیب ہیں۔ تصاری کے متعلق کیا گیاسے کئیل کے مطابق کے متعلق کیا گیاسے کئیل کے مطابق کے مطابقہ کی مطابقہ کے میں ایسے اور تھا در ت

یک فول بہ سے عیسائیوں نے جب سے کہا کوسیج اعلیالسلام اللّٰہ کے بیٹے بین نوائھول نے برکہا شرد ع کرد یا کہ ہم انتہ کے بیتے ہم یعین ان میں سے سے سے نیر کہا کہ دوسرے توک تھی اس کے ہم زمان بن سُنے ، اس تاویل کی نبا بھراً بیت میں تقال سردہ ان کے قول کا مفہوم بر برگا کہ التیر کا بنتیا (حفرت عمیلی

عابدالسلام عمري سے

ان ہ یہ قول اہل عب کیے سی وصے سے طابق سے کی هذیل شعر اُ قبیلہ ہولی شاعرہے) اس کا نفوم یہ ہے کہ قبیلہ نہ بی میں سے شعراء ہیں۔ یا بیسمبکہ کرٹر نی دھط مسیلہ اور وہ سیمہر کے گروہ میں سے)

تول إدى ب النف فَ لِهُ تَبِيدُ نَبِ كُوْ بِهُ لُوْ بِكُوْ الْهِ الْمِدِيمِ كَا وه كِيمَ تَصِينَ تَصَالِيمِ الْمَا اللهِ مِن اللهِ وَمَا بِهِ اللهِ وَمَا اللهُ وَمَا اللهُ وَمَا اللهِ وَمَا اللهُ وَمِنْ اللهُ وَمَا اللهُ وَمَا اللهُ وَمِنْ اللهُ وَمِنْ اللهُ وَمِنْ اللهُ وَمُؤْمِنِ اللهُ وَمِنْ اللهُ وَمُواللهُ وَمِنْ اللهُ وَمُؤْمِنِ اللهُ وَمُؤْمِنُ وَمِنْ اللهُ وَمُؤْمِنُ وَمُ اللهُ وَمُواللهُ وَمُنْ اللهُ وَمُؤْمِنُ وَمُنْ اللهُ وَمُنْ اللهُ وَمُؤْمِنُ وَمُنْ اللهُ وَمُؤْمِنُ وَاللّهُ وَمُنْ اللّهُ وَمُن اللّهُ وَمُنْ اللّهُ وَمُنْ اللّهُ وَمُنْ اللّهُ وَمُنْ اللّهُ وَلّمُ اللّهُ وَمُنْ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَ

نوں باری ہے و کہ تعکیاتی آفرگا و تھیں ملیک بعنی فرما نروا بنایا) حضرت عبداللہ بن عمر اللہ بن عمر اللہ بن عمر ا مربی اسم اور حسن کا قول ہے کہ ملک اس تعمل کو کہا جا تا ہے جس کا ابنا گھر بردی اور نو کر جا کر ہر ان مجر روست خدات کا آب کے ملک اس تعمل کو کہا جا تا ہے جس سے باس اتنی بدنجی اور آتنا سامان مہر سعید سے بعد میں کہ دیمہ کے نکلیف اٹھا نے اور معاش کے لیے شقتیں ہر دانشت کر نے سعے رہے مائے۔

معند من این عیاش ا ور میا بدکا تول سے کوانفیں من وسادی دنی اسراشلی کوان کی وشت گردی کے دوران طنے والی شوراک) سر مریسایہ کرنے والے با دل اور بارہ جیتے بہانے والے بیان کی بنا پر الفیس موک کہا گیا۔
کی بنا پر ما کیک قراد دبا گیا ، دو سر سے مقوات نے کہا ہے کہ مال و دولت کی بنا پر الفیس موک کہا گیا۔
مین کا قول ہے کرا ہنیں ما وک کے نام سے اس ہے موسوم کیا گیا کہ جب الفول نے لینے آگیہ کو

مهر كقبطيون سي هراليا يخفول ني الخبين علام بنا دكها مقا توانبی دات مي اب ماك بهو گئے سدى كا قول سے كان بير كئے الله كا قول سے كوان ميں سے مراكيب اپنی دان اور اپنے اہل دعيال نيز ابنے مال كا ماك تھا۔ فنا دہ كہتے بيرى كرين امرائيل بيلے لوگ مختصوں نے فوكر جاكر در كھے محقے۔

نول باری سے لیست کوئیں سے کی مواقع کے مواقع کام اللہ کی تولیف کوئی اللہ کھیرکہ کے بات کوئیں سے کہ بیس سے کہ بی وہ دوطرح سے کلام اللہ کی تحریف کرتے تھے۔ ایب تو غلط تادیل میں کہ کے اور اس کے اور اس کے الام اللہ کی تحریف کرتے تھے۔ ایب تو غلط تادیل کرکے اور خوس کے داور دوسری الفاظ میں السطن پھیر کرسے ، ہو بھیر کلام یا تحاب کی صورت میں لوگ کے اندوعام ہوجائے اور کوگوں کے مانفوں میں بنیج جائے اس کے الف ظمین المط پھیر نا حکن ہوجا تا ہے۔ اس کے اللہ بی بات برخان ہوجا تا ہم تاہد ہوتا ہے۔ اس کے اللہ بی بات برخان لوگوں کا متنف ہوجا نا محتین ہوتا ہے۔

کیکن جس کماب کی گوگوں کے دومیان انشاعت نہ ہوئی ہو بلکاس کا علم مرف ای ب خاص طبقے کے کس محدود یہ دس سے العظر کے دومیان انشاعت نہ ہوئی ہو بلکاس کا علم مرف ای بالفاظال کے کس محدود یہ دس سے العظر کے بھی اور تعلی میں ایسی کناب کے انفاظال اس معاقی میں العظر کے بھی کا بیال انفاظ کی جگہ اینے الفاظ نہ دکھ دیے ہوں۔
دیے گئے ہوں۔

کیکن الیسی کہ انسا عنت بھی ہوئی ہو اس بین علط تا ویلات کے ذریعے ہی تحرفی ہوسکتی ہے جس طرح فرقہ جبریہ اور فرقہ قدریہ نے متنا بہ ا بات کے وہ معنی بہنا کے جن سے ان کے باطل عقا مُرکی تا ئید ہوتی تھی اوران سے الیسے مفاہم افذکر نے کا دعویٰ کیا ہوان کے اعتقا دات کے مطابق ہوتے انھوں نے منا بہ آیات کو محکم بات کے معانی مرحیٰ کیا جوان کے اعتقا دات کے مطابق ہوتے انھول نے منا بہ آیات کو محکم بات کے معانی مرحیٰ کی کوشنش نہیں کی۔

تم نے ہور کہاہے کہ ہوگتا ہے عام بوگوں نک بہنچ گئی ہوا و دعوا م انناس کے در میان کھیل گئی ہواس کے انفاظ میں المط بھیر کے ذریعے تحرکفی واقع ہو نافکن نہیں ہونا تو اس کی دھر یہ ہے کم بہتحرکفی مرف اسی صورت میں واقع ہوسکتی ہے جب سب بوگ اس پر متفق ہوجا ئیں۔

اگریہ بات ممکن ہوتی تو کیھر حھوٹی احا دیث ا در بے بنیادر دایات گھڑتے پر کھی ان کا اتفاق میوسکتنا تھا اوراگرالیسا ہوجا تا نواحا دیث وروایا ت کے ذریعے دیں کیکسی بات کا کھی میچے علم م کک نہ بنیج سکتا ۔ اس اضطاری نیا پراس فول کا بطلان سب کے علم میں ہے۔ اس اصطاری کی حقیقات

تول باری سے اکھرن الّذِ اُنِیٰ خَاکُوالِنَّانُصَا دِیٰ اَحَدْ نَا مِیْنَاتُھُ ہُوا وَلان تُولُوں سے ہم نے مہدایا تقابویہ کہتے بین کرہم نصاری ہیں)

عن سے بن اک بربمعابم برجائے کا ان کوکوں نے نظر اِنّا نصب دی فرا با اور بہیں فرا یا گرم نصاری اور سے بن اللہ بربمعابم برجائے کا ان کوکوں نے نظر نیت کے عقائد کھڑے تھے اور ایت آب کواس نام سے موموم کیا تھا ۔ برگوک ان کوکوں کے طریقے پر نہیں جلتے تھے ہو حفرت علیا علمالیسلام کے دما نے میں ان کی بیردی کرتے اور حواری کہلانے کھے ۔

ینی حواری معقبقت میں نصادی مخفے۔ نتام کے ایک گائوں نا عره کی طرف ان کی نسبت تھی بعد میں آنے والے گوگوں کی طرف ان کی نسبت تھی بعد میں آنے والے گوگوں کی طرف اپنی نسبت کی الرج و و ان کو کوں میں سے نہیں کففے۔ اس لیے کہ وہ لوگ تو سید پرست اور الی ایمان کفے اور یہ ایک کفے اور یہ انگرک اور تنابیات کفے اور الی ایمان کفے اور یہ بیگر منز کی اور تنابیات کفے۔

کفرتی شتریج

ا پنادین سمجھتے تھے، انھیں اس کا عثقاد تھا اوراس کی صحبت کا آفراد کرتے تھے۔ اس بیے کہا گروہ یہ بات دوسرے لوگوں کے عقیدے کی حکایت کے طور پر کہنے اور خود اس کا انکار کرتے تو کا فرقرار نہ دیے جانے .

کفر حیبا بینے اور بیردہ طحال دبینے کو کہتے ہیں۔ ہم نے ان کی بوبات نقل کی ہے اس میں دود ہوہ سے طحق میں ایک تونعت کا انکا ارکور کے کفران نعمت کے معنی بائے جاتے ہیں۔ ایک تونعت کا انکا ارکور کے کفران نعمت کو میں اوئر کی طرف منسوب کو دینا حب کی الوست کے بہ دی طرف منسوب کو دینا حب کی الوست کے بہ دی وسے دار تھے۔ الوست کے بہ دی وسے دار تھے۔

دوسری بیر کانٹرنعالی کی ذات سے جائل ہونے کی نبا براس کا انکار کر دینا ، اللہ کی ذات سے جائل کا فرہنونا ہے ، اس بیسے کہ وہ اس جبل کی بنا برا لٹر تعالی کی دی ہوئی نعمنوں کا سق ضائع کر دیا ہے۔ اس کی حقیدیت اس بیٹے کہ وہ اس جب اوراس طرح اس کی حقیدیت اس بھول کی طرح ہو جاتی ہے۔ مرحانی سیسے جوان معمنوں کی نسبرت نجیرا لنڈ کی طرف مرحانی سیسے جوان معمنوں کی نسبرت نجیرا لنڈ کی طرف مرحانے۔

تول باری (فَسَنْ کیمُلِكُ مِنَ امَّلُهِ مَشَیْتُ اِنْ اَدَا دَا دَا کَ کَیْهُ لِكُ الْمُسِیْجَ اَبْنَ مَنْ کیم معنی بی کاگرائٹ تِعالیٰ مِسے این مرم اوران کی مال کو بلاکس کرنے کا ادا دہ کر بیتا توا نٹرکو اسپنے اس ادادسے سے با ذرکھنے کی مجال کس کو بوتی ۔

به تول محفرت سے علیالسلام کے اللہ نہ ہونے کی واضح ترین او دیتی ترین دمیل ہے اس کے کا گرفقرت مسے علیالسلام اللہ ہونے تو وہ الندکواس الدوسے سے پاند کھ سکتے کم بکن جب محفرت مسے علیالسلام اور و در و مری تمام مخلوفات اس کے اطریعے میں ان ہیں کرسب پر موت اور ہلاکت کا درو دمین ہے تو یہ یات درست ہوگئی کہ صفرت مسے علیالسلام اللہ نہیں ہیں کیونکہ نمام لوگ اللہ نہیں ہیں کیونکہ نمام لوگ اللہ نہیں ہیں اور ہلاکت کے جواز کے لی اطریعے دو سرے اللہ نہیں جی اور ہلاکت کے جواز کے لی اظریعے دو سرے لوگوں کی طرح ہیں۔

الضمنفرس

قول باری سے (کا فور الحظ فوالا لا فرض المقد الله الله کا کتب الله لی سے مراد سے مقرت اسے براوال قوم اس مقدس مرزین میں واض بروجا و بجا الله فارے بیے لکھ دی ہے) مقرت ابن عباس اور سری کا قول ہے کہ بیسرزین

طور ہے۔ قتادہ کمنے ہیں کہ ہدارفیں شام ہے۔ ایک فول ہے کراس سے مرا ددمشق ہے فلسطین اور اورن کے کچھ صصے میں ،

مفدنسه مطهره کو کہتے ہیں اس لیے کہ تفدنس کے معنی تطویبر کے ہیں۔ انتدتعالیٰ نے اسے اوض مقدس اس لیے کہا کا سے بہت سی منرکیات سے باک رکھا گہا تھا اور اس سرزیمین کو انبیا، اور ایل ایمان کا مسکن اور جائے فرار بنا دیا گیا تھا ،

لفط جباري تشريج

نون لانیگاں عبانے ورخو بہالا ذم نہ بہدنے کو تنبار کہا جا تا ہے اس کیے کہ اس کے ذہر بھی زیر نیستی کے معنی باشے جاتے ہیں۔ لمبے کھیجود کے درخونت کو حبن مک ما تھ منہ بہنچے سکے بوبارہ کہا جا تا ہے اس لیے کہ وہ بھی جہادا نسان کی طرح ہو تا ہیے ۔ جہادانسان است خص کو کہا جا تاہے ہولوگوں کو اینے مقصدا ورمطلب پر محبور کر دنیا ہے۔

الترتعالي سم يدلفظ جهار مدح كى صفت سا و نغرادتك يصفت دم سه-اس

ايترا

یے کو خوالندایسی چیری تا پریٹرا بنتا ہے جواس کی اپنی نہیں یو تی میکا دلتری دی ہوئی ہوتی ہے، جب عظمت اور بڑائی صرف التدکی ذات کے یہے ہے وہی جبا داود صاحب عظمت ہے اور ہمینشدر ہے گا۔

سبب الله کے بیے جیاں کی صفت کا اطلاق کیا جائے نواس کے حتی ہوں گے اللہ تعالی عادف بائتہ کو این تعالی عادف بائتہ کو اینی واسے میں ہے دورت دیتا ہے۔ بہتا داور قہادیں بیر فرق ہے کہ فہار کے ماتھ ذشمنی کے ماتھ دشمنی کے ماتھ دسمی میں ہو۔

نوف كي بوت سروت الله في كي عظمت

تول ما مدى سب لا خَالَ رُجُلانِ مِنَ السَّدِيْنَ كَيْحَاجُوْنَ الْحَدَمُ اللهُ عَكَيْهِمُ الْدُخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَا بَ إِن حُرْدِ نَهِ وَالوَن مِن سے دوشخص لیسے بھی تضعین کوالٹا تعالی نے اپنی نعمت سے توازا تقا ابھوں نے کہا کہ ان جباروں کے متفایلہ میں دروا فروی کے اندرگھس جائی

قنا ده سے مروی سے کہ قول باری (کیفافی کا سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ اللہ سے درتے کھے لیکن اس شوف اور کھے ، لیکن دوسر سے بل کا قول ہے کہ وہ لوگ ان جبا دول سے کہ رہے کہ قضی لیان اس شوف اور طورتے نے انھیں کلم مردیق کی تعربیت کو اس کیے اللہ تنا اللہ نے ان دومردیق کی تعربیت کی میں بیرین خون اور اس کی منز دست پر دلالت کی میں بیرین خون اور اس کی منز دست پر دلالت کرتی ہے۔

معنورسلی الترعلیدوسلم کا ارتباد بسے (لا بیمنعن احد کر ه فاف اکساس ان بیشول المحق الما کا وعلمه فانه بعد معن الزقاد لا بید نی من اجل تم بین سیسی کو کوگول کانوف کام خی کہنے سے بازنر کھے جب وہ سی کو کو اپنی آنکھوں سے دیکھ ہے اوراس کا علم اسے ماصل ہو جائے اس کی کہنا ت نداسے طنے والے ازق سے دورکہ ستی ہے اور نہی آنے والے اجل سے خیر سے دورکہ ستی ہے کہ بات نداسے طنے والے اجل سے خیر کے کہنا ت نداسے طنے والے اور ترق سے دورکہ ستی ہے اور نہی آنے والے اجل سے خیر کہنا تھیں۔

اَمِيْ نَهُ مَعْرِتُ الدِّنُوسِ قَرْما بِالْحَمَّا لَ وَإِن لايا خَذَكَ فِي الله لومْ لَاثُمَا وديهُ وَمَلَى ال كى ملامت التُدكي بايس عين تمحما و مع داست كاركا وبط قربنن بليرًا يعيب آب سيرا فضل ترين بها دكي بارس مين بيرهيا كيا توا ميد في فرا با لكلمة حق عند سلطان جاشة ظالم سلطان كيساف

کلهٔ حق که بنا ففسل نرین جها دسیے) . . . فوم دوسی کا حبکی تعا و ان سے الکا ر

تول باری بس (فَا لُوْا بِهُوسی إِنَّا اَنْ مُنْدُ عَلَهُا اَجَدُهُ اَ مَا مَا اَهُوْا فِيهُا فَاخْهَ اَ مَرْ اَ مُول اِللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ الْمُلْالِلْمُلْمُ اللَّهُ الْمُلْمُ اللَّهُ الْمُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلْمُ اللَّهُ الْمُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلْمُ اللَّهُ الْمُلْمُ اللَّ

نول بادی (فَاذْ هُبُ اُنْتُ وَرَبُّاكِ کَفَاتِلا) میں وومعنوں کا اضال ہے۔ ایک تو بہکا کھو نے بہ بانت بطور مجا ذکہی کھی لیٹنی تم جاؤا ورتھا دا دیسے تھا دی مدد کرسے گا۔"

دوسرے یہ کہ ذیاب بین اکی سے کہ سے دوسری گی منتقل ہوجا تا اپنے حقیقی معنوں پر فیموں ہے۔ اس صورت بین ناتل کے اس کو اس کے تفرا دوا دار اللہ تعالی کی ذات کو جیما ورجب نیات کے مشابہ فرا دوبین برخمیل کیا جائے گا۔ بیمونی کوام کے مفہم کے مذاطرا و لی ہے اس لیے کہ برکلام ان لوگوں کی ترد بدا و دان کی ہمالت برا ظہار تعجری کے مرقوعہ میں وار دہمواسے۔

انسان اینے فس کا کہاں مک مالک ہے

تول باری سے (خَالَ دُبِ اِتِّی کُوا مُلِکُ اِلَّا مُلِکُ مَلِمِ اِللَّا مُعَلِمَ اللَّهِ اِللَّهُ مُلِمِ اللَّهِ اللَّهُ اللْمُلْكُ اللْمُلِلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْ

ا دربہ بات مجال ہونی ہے کہ کو تی تنفس اپنی ذات بہ یا اپنے مجائی بر قدرت رکھا ہو کھر بلک کے سم کا تعرف کے معنوں براطلاق کیا گیا ا دراس طرح ممارک کواس شخص کے حکم میں کر دیا گیا جو بوری طرح تا بومی مہو۔ اس میسے کہ تا ہو یانے والا انسان یعنی آخالینے عملوک کواسی طرح اسیف انشادوں برطبانہ ہے جس طرح استی خص کو بولیوری طرح اس سے قابو ہیں ہوتا ہے۔ اس جگرا بیت سے معنی ہیں کر حفرات موسئی علیدالسلام سے الٹر تعا کی سے برعرض کر دیا کہ دہ اس کی اطاعت میں اپنی ذرات کو جس ڈخ برجا ہیں جبلا سکتے ہیں۔ آپ نے اپنے مجائی بر بھی کس کا اطلاق کیا اس بے کہ آمیہ سے کھائی آب کے حکم برجائتے اور آب کی بات بر قائم میستے گئے۔

الوبكر كي المن المات كالتصوير في الما المات فرما با

اسی طرح محفود ملی الترعلیہ وسلم نے ایک نتیخوں سے فرمایا کھا (انت و مالك لابيا ہے تواور تبرا مال سب مجھ تیرسے باب کا سبے) آب نے بہاں ملکبت کے حقیقی عنی مراد نہیں کیے تھے۔

تتحريم مبنى بندش ونجيره

قول ما رئی ہے (فَا نَهَا مُحَدِّمَ هُ عَلَيْهِ مُواَدِّ لَعِينَ سَنَدَةً بَيْنِهُ وَ نَ فِي الْاَرْضِ. الجِها تو دہ ملک چالیس سال مک ان بر حوام ہے یہ زین ہیں مارے مارے کھریں گے) اکترا مل علم کا قول ہے کہ بر تحریم النیس دوک دسنے کی معودت ہیں تھی اس کیے کہ حس جگہ یہ نشام کرتے گئے وہیں ان کی صبح برقتی تھی۔

اس مقام کی مساحت مجھ فرسنے یا اکھا دہ میل تھی۔ بیض ہر علم کا قول سے کر میر کھی درست سبے کر میں تخریم نعبد کے طور بر کھنی بعنی اسے مجالا نا ان بر لازم تھا۔ اس میے کہ تخریم کے اصل معنی نبدش اور منع کے بین .

مه حالت لنصدعتی فقلت لمهااقصی انی امریخ صرعی علیا کی حدا مر برگرزامجھ نیچ گرانے کے کیے الوس نے سے کہاکہ کھیرجا کو، میں نوابیا شخص مہور جے نیچے گرا دنیا تھا دے لیے حوام بعنی ممنوع ہے۔

تول باری انحقیفت عکیگر المبینی دالدگریم بیمردارا در نون حرام کردید کیئے ہیں میں تخریم کم دید ایک بین تخریم کا انتہا کا معتبی میں میں ایک بین میں اور آب کے طور بر نہیں ہے۔ ایک بین میں تخریم تعدد در تو ایک بین تخریم تعدد در تحریم منع کا اجتماع محال می قاسے۔

ائں کیے جمنوع نسے کی نربیارش درست ہوتی ہے اور نہ ہی اباحث اس لیے رہیے رمفدوں کے اندر نہیں ہوتی بہتر مفدوں کے اندر نہیں ہوتی بہتر مفدور اور اباحث کا تعبق ہادے افعال کے معامقہ ہوتا ہے ہوتا ہے ہوتا ہے ہوتا ہے معامقہ ہوتا ہے ہوتا ہے معامقہ ہوتا ہے ہوتا ہے معامقہ ہوتا ہے۔ اگر یہ ہما دے تقدور میں نہونا والی کا جم سے وقوع یار برسونا نا حکن ہوتا ہے۔

ہابسار قابس کی قربا فی

نول باری سے (و آن عکہ بھر آ نہا) بئی ادم پالیکی اِ ذُقتی اِ ذُقتی کا اُلادر دراا المنبیں اُدم کے دوبیٹی کی تحریب این دونوں نے قربانی کی سفرت بن بنا اور قدا بن بیا سا دو جب این دونوں نے قربانی کی سفرت بن بیا سفرت عیدالندم کے سفرت عیدالند بن عمر می مجاہدا در قدا دہ کا قول سے کر بیر دونوں سفرت و می علیہ السلام کے صلیبی بیٹے بختے ، بابیل اور قابیل - بابیل مومن تھا جبکہ قابیل کا فر کھا - ایک قول سے کہ وہ ایک براانسان نفا-

سی کا فول سے کر مید دونوں بنی ا مراتبیل میں سے کتے اس کیے قربا فی قبول ہوئے کی نشانی بنی اسرائیل سے پہلے نہ تھی۔ فربان با فربا فی اس کا رِخیر کد کہتے ہیں جس میں اللّٰد کی دھمت سے فرب مقدم و میونا ہے۔ فربان قرب سے فعلان کے ولدن بیر ہے جس طرح فرقال کا لفظ فرق سے ہے۔ باعدوان کا نفظ عدوسے اور تفران کا نفط کقرسے بناہے۔

ایک تول سے کردونوں بھا ٹیول میں سے ایک کی قربا نی اس کیے قبول نہیں ہوئی کواس نے ایک برنزین مال سے قربا نی دی تھی۔ ایک کی قربانی این بہترین مال سے قربانی دی تھی۔ ایک دوسرے نے ایپنے بہترین مال سے قربانی دی تھی۔ ایک فول سے ہے کہ اس کی قربانی اس کیے دد کردی گئی کہ وہ فا ہو تھا۔ بھی کہ انتر تعالی صرف پر مہی کا دوں کی بیش کردہ فربانیاں قبول کرتا ہے۔

ایک تول ہے کہ قربانی کی قبولیت کی علامت یہ تھی کہ کیک آگے۔ آئی اور مقبول فربانی کو کھا چاتی کا ایک آگے۔ آئی اور مقبول فربانی کو کھا چاتی نامقیول قربانی کو کھوٹر جاتی ۔ اسی امرکا ذکر اس فول با دی میں ہوا ہے ا کے جینا بقائد کا ناکھ کے ان کا کہ کہ وہ ہما ہے باس الیسی قربا تی ہے کہ آئے جیدا کر کہ کہ کہ کہ کہ اسکے حیدا کر کہ کہ کہ کہ اسکے کہ اسک کے ایک کھا جائے۔

فول باری ہے (کمٹن کسفٹ اِلی میک اظ کِتفت کی ما اَ نَا بِبَا سِطِ تَیدی اِلَیْكُ اَلَیْكُ مَا اَ نَا بِبَا سِطِ تَیدی اِلَیْكُ اِلَیْكُ اِلَیْکُ اَلَّهُ وَمِی تَصِی فَتَلِ کُرِیْ کِی اِللَّهُ نَهِ اِللَّهُ اِللَّا اُلِیْکُ اِللَّهُ اِللَّا اُلِیْکُ اِللَّا اُللَیْکُ اِللَّهُ اِللَّا اَللَٰکُ اِللَّهُ اللَّهُ اِللَّهُ اِللَّهُ اللَّهُ اِللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اِللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللِّهُ اللَّهُ اللللِّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللِّهُ الللِّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّه

دوایت سے کہ اس سے دھوکے سے قتل کر دیا تھا۔ حبب وہ بیندیں تھا اس برا کہ بڑا بتھ کڑھ ھے کا دیا حب سے اس کا سریافت باش ہوگئا۔ حسن اور دی ہرسے یہ روا بہت ہے کہ ان پر بہ فرض کر دیا گیا تھا کہ حبیب کوئی کسی کے قتل کا اوا دہ کریے نو وہ اسے ایسا کر لیبنے دے اور اینا دفاع نہ کریے۔

الوكبر معلام كہتے ہم كا مقلى طور براس كا بوانہ ہے كراس جيسے كا ورو دبطور عبات موان ہوئے ۔ اگر ميلى تا ويل لى جائے نواس ہيں اس بات كے جواند بركوئى دلالت نہيں ہے كر ہوتھ فق كسى كوفتال كا الدہ كوفت بريات ہيں كروہ اپنى طرف سے اقدام متى ميں ہيں نہ كوسے ۔

آگر دو سری ما ویل کی جائے توسی لامحال منسوخ سے جمکن سے کہ بعیض انبیاء تمنف مین کی ترابیت کے دریعے اس کا کم کوئٹ میں کا کھیا ہوا و ربہ بھی تھی ہے دریعے کہ اس کا نسنے ہما رہ بنی کہم صلی المنتر علیہ دستم کی تتربعیت کے دریعے عمل میں آیا ہو۔

من من الترعليه وسلم كى نتركعيت ميں مير تشكم اب باقى نہيں ہے، نيز يركھيں تخص كوكو نی تخص "فتل كردينے كا اوا وہ كرہے اس بروا جب ہے كربس چلنے برہ ہ اسے قتل كردہے اس سمے ہے اسے نتى ندكر نے كربس جلنے كى حدّ كہ كوئى كنجائش نہيں ہے۔

اس بریر قول بادی دلالت کر ناسیم (وَاِنْ کَلَا اُلَیْ اَلْهُ وَ مِنْ اَلْهُ وَ مِنْ اَلْهُ وَ مِنْ اَلْهُ وَ اَلْهُ وَ اَلَّهُ وَالْمُ وَاللَّهُ وَالللَّ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللّهُ وَالللّهُ وَاللّهُ وَلّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ

التی تعالی نے باغی گروہ سے خلاف قتال کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی بغاوت نہیں جی سکتی کراکیب انسان نامتی دو مرسے انسان کی جان کے درسیے ہوجائے۔ بہآیت نامتی کسی انسان کی بیان کے درسے ہوجانے والے کونتل کر دینے کی منشنفی سے۔

تول اری سے اکر کئی فی انفیصک جس کیلوگا تھاص لینے کے اندوتھارہے یعے ذیر گی ہے،
التر تعالیٰ نے بیر تباد یا کہ قصاص لینی فائل کو قبل کردینے کے حکم کے ایجا میں مہا دے ہے زیر گی ہے،
سے ماس بنے کہ الحق سے کے قبل کے دریے ہوجانے والے کوجیب بیمام ہوگا کہ اس سے فصاص لیا
جانے کا آنہ وہ فقال کے فعل سے یا درہے گا۔

یہی است اس ورت بین موجود سے حس میں ناحق فتل کے دریے ہوئے والے شخص کو تشار کر دیا جائے دریا ہے ہوئے والے شخص کو تشار کر دیا جائے کہ اس طرح اکیک بیے گن ہ شخص کی جان ہے جاتی اوراسے ندندگی مل جاتی ہے اور تشاد باری ہے اور گئا ہے گئی کہ سنگ کوئ فی نشنگ ہوئی کہ ان کے خلاف جنگ کروستی کہ ارتباد باری ہے افتار تنا ای نے فتنہ ختم کرنے کے لیے فتنی کا حکم دیا ۔ کسی کی ناحق جان لینے کا الادہ کرنا بھی فتندا ورفساد کی ایک صورت ہے۔

یسی عبدالباقی بن قانع نے دوابیت بیان کی انفیل سماعیل بن فقیل نے ،اکھیں حین بن سے ،اکھول نے ،اکھیں حین بن سے ،اکھول نے سے ،اکھول نے معرب اللہ بن طاؤس سے ،اکھول نے معرب اللہ بن الفول نے والد ہے اوراکھوں نے معند بنت الجائز برہ سے کہ مفود صلی اللہ علیہ دسکم نے فرما با (من شہر سینے والد ہے اوراکھوں نے مداد جن تعمل نے ابنی نکوا ربائدی اور کھرکسی کی جان سے کی نواس کا نواس کا کو گی تو نبہا اوا نہیں کا نوون وائیگاں مائے گا) بعنی اس قائل کو کوئی اگر فتل کرد سے قواس کا کوئی تو نبہا اوا نہیں

ر کیا جائےگا۔

صفود سلی التر علیہ رسم سے صداست قاضہ کو پہنے والی روایات بین منفول ہے کہ آپ نے قرایا (من فقت کدون الله خهوشهید ومن فقل حدث ما الله الله خهوشهید ومن فقل حدث ما له الله فهوشهید بی می می کا کا دفاع کون فیل الله وه شهید ہیں۔ بی می کا کا دفاع کون کے میں اور بی خوال کا دفاع کرتے ہوئے ما داکی وہ شہید ہے اور بی خوال الله وہ شہید ہے اور بی فی کا کا دفاع کرتے ہوئے الله کی وہ شہید ہے ا

عبدالدربن الحسین نے عبدالرحمن الاعراق سے روامیت کی ہے، انھوں نے محفرت ابوٹر روسے کے محفرت ابوٹر روسے کے محفود میں الدین مالیہ حفائل فی منظم کے مارا یوارہ من الدین مالیہ حفائل فی منظم کے مارا میں منظم کے مارا جائے تو وہ شہیدہے) کی کوشنش کی جائے وروہ مقا بلر کر تنے ہوئے مارا جائے تو وہ شہیدہے)

محفور صلی الترعلیہ وسلم نے بہ تبایا کہ جو شخص اپنی میان ، اسینے ایل وعببال اور اینے ، ال کا دفاع کرنے ہوئے ما دانیا سے وہ شہید میز ناہے ۔ ایک شخص کی اینے ، ال کے دقاع میں اس وفت میان مواتی ہے دہ مال کی مفاظمت کی تما طرم تفا ملہ کرتما ہے۔

حضورصلی الشرعلیه وسلم نے برائی کوطاقت کے ذریعے بدل ڈالنے کا حکم دیا اوراگرفتن کے اس بغیراس برائی کو بار کی کوطاقت کے متعقبی ہے اس اسے قبل کر دیا جائے ، اس مسلے میں سنے ان ملاف کا علم نہیں ہے کہ اگر کسی نے نامتی کسی کوفتل کرنے کی نیبت سے تلوا را کھائی نو مسلمانوں میراسے قبل کرزا دا جدب ہے۔

اسی طرح میں شخص کے فنل کا اما دہ کیا جائے اس کے لیے فنل کے در ہیے انسان کوفنل کر دبنا جائز ہے۔ خارجیوں نے جیب لوگوں کوفنل کرنے کا ادا دہ کیا تو حفرت علی رصنی السّرعنہ نے کھیں تہ تینع کیا جا ہے۔ کے ساتھ دیگرصحا ہے کام کھی کھے اوراس معاطعے ہیں سب کوآپ سے انفاق کھا۔ حفدر شاکاردینا داجب قرار دیا گیا ہے ۱ کان میں سے ایک مدین وہ ہے جس کی حفرت ابوسعیدی دی اور حفرت انس نے روات کی ہے۔ آپ کا ارشاد ہے :

رسیکون فی متی اختلات دفرقه نیده فومر بیستون انقول ویسبینون العمل برتو من سدین کسد بیستی السهده من المدمیت طوبی نسمن قتاله ها وقت او کام عقریب بری امت میں جگی سے کا حربوں کے اور تفرافہ کیسلے گا ، ان بی الیسے لوگ بیدا ہوں گے جو ہاتیں تو ہڑی ایجی کریگے سکن ان کے اعمال مُرسے بہن گے ۔ دین سے وہ اس طرح نکل جا بیں گے جس طرح نیرنشانے سے بار نکل جا تا ہے ۔ نوش نجتی ہے اس خف کے لیے جوا سے لوگول کو قبل کر سے با ان کے با کھول قبل سرونا نے) ۔

اہیں ہبت سی شہور دوایات ہیں سلف نے ان دوایات کونہ صرف قبول کیا ملکان جیسے وگوں کے خلاف جنگ کونیزان کے قبل کو داج دیسے جتے ہوئے ان برعمل بیرا کھی ہوئے ۔

ا بو بمرین عیاش نے دوا بیت بیان کی ، انھیں ایوالا سوص نے ساک سے ، انھوں نے قابوی بن ابوئمنی تن سے انھول نے بنے والدسے کہ کیکٹنیفس نے عرض کیا : اللہ کے دیٹول اِ ایکٹنفس میرامال بوئنے کے بیے میہ نے پاس آ باہے ، بین اس کے ساتھ کیا سلوک کردن ؟

آت نے ذیا با اسا اللہ یا درلاد" عن کیا": اگر وہ اللہ کو یا درکر ہے" فرما یا": تو کھیاس کے منا بلہ کے بیسے اردگر در اینے والے سامانوں سے مرد طلب کرو" عرض کیا": اگر میر ہے اردگر در اینے والے سامانوں سے مرد طلب کرو" عرض کیا": اگر میر سے امرد گرد میں ان نہ بین کروں کا فرمایا نام جو فرط کو ایک کروں کا کروں کا ایک مال محفوظ کو کو المنان میں مقا بلہ کروں کا کہ اینا مال محفوظ کو کو مال کے دفاع میں مقا بلہ کروی کا کہ اینا مال محفوظ کو کو المنان میں نہاں ہو کہ این مال محفوظ کو کو مال کے دفاع میں مقا بلہ کروی کا کہ اینا مال محفوظ کو کو مال کے دفاع میں مقا بلہ کروی کا کروں کا کہ اینا مال محفوظ کو کو اللہ کے دفاع میں مقا بلہ کروی کا کروں کا کہ اینا مال محفوظ کو کو کا کہ کی کا کہ کا کہ کا کا کہ کہ کا کہ کو کہ کا کا کہ کا کہ

کیجہ بے عمرا ور ناسیج لوگ اس مئیے کے قائل بین کراگر کوئی شخص کسی کے قبل کا ادادہ کرسے تو اسے اس اور اسے قبل کر سے تاکی نے دبین آنے والا شخص نرا سے قبل کر سے اور نہیں اپنی جان کے دفاع میں اسے کیجہ کیے حتی کا س کے یا کفول اپنی جان گوا جیٹے ۔ انموں نے اس آبیت سے بیات کرا سے بیان کرا سے بی کا بیت بیل کوئی البیلی ولا است نہیں ہے جس سے بیات کرا سے بیان کرا سے بیل کرا بیت بیل کوئی البیلی ولا است نہیں ہے جس سے بیل میں موقع ملنے براسے قبل کو اس کے الا دیے سے با زر کھنے کے لیے کچھ کرے اور ابنی جان کے دفاع میں موقع ملنے براسے قبل کوئی کرے۔

آئین ندهرف اس پردلالت کرتی سے کروہ قتل کے فعل میں بہل نہ کرے ۔ جس طرح محفرت ابن عباس سے اس کی برتقیہ مروی ہے ۔ اگران گوگوں کے دعوے بہا بہت کی دلالت تابت بھی ہو مبائے توہم نے فران دسنست او دسمانوں کے تفاق کی روشتی ہیں ہویات بیان کی ہے اس کے ذریعے برحکم منسوخ سیجھ لیا جائے ۔

وہ باست برہے کہ نمام لوگوں بھر برواجی ہے کہ ایک بے گناہ کی جان بی نے نقل کے لیے فقل کے ایک بے نقل کے ایک بے نقل کے الا دے سے آنے والے تشخص کواس معے دور کردیں نواہ اس میں اس کی جا ن ہی کیوں زلینی طیب اس گروہ سے تفویو صلی المتر علیہ وسلم مسے مروی جہ ارحا دیبٹ کا وہ فقہوم بیان کیا ہے بوان کے سے دعوے کی تائید کر قاسیے۔

معن نیاسند بین الدین کی ہے وہ کہتے ہیں ہیں نے مفرت الورک کو ہے فرماتے ہیں ہیں نے مفرت الورک کو ہے فرماتے مہر م مہر مے سنا ہے کہ بی نے مفدوصلی المئر علیہ وسلم کی زبان میا دک سے بدادشاد سلہ کے در اخرا التقی المسلمان بسیفیہ ما خالفا تل والمقتول فی النا دجب دومسلمان اپنی ابنی تلوا رہے کو ایکے مسر کے مقا بلد بہرا ترائیں تو قائل اور مقتول دو تول جہنم میں جائیں سے کا میں نے عرض کیا کہ قائل سے جہنم میں جائیں سے کا اور میں میں آئی ہے میں آئی ہے مقتول کیوں جہنم میں جائے گا ؟

ارشا دہرا را نه کان حودیدگا علی قت ل صاحبه اس بیے داس نے کھی اپنے ساتھی کی معان لینے کا دشاہ ہے کا دشاہ ہے مان کینے کا دشاہ ہے کا دشاہ ہے مان کینے کا دشاہ ہے کا درشاہ ہوئی کا درشاہ ہے کہ درشاہ ہے کا درشاہ ہے کا درشاہ ہے کا درشاہ ہے کہ درساہ ہے کہ درشاہ ہے کہ درشاہ ہے کہ درساہ ہ

اران ابنی آدمرضد بامتنلا کمه ذکا الامنهٔ فخذوا بالند پرمنهها، آدم کے دوبیٹیوں نے س است کے بیے ایک شال نائم کردی ہے اب تم اس بلیٹے کے دوبے کوا بپاؤ میوان دونوں میں سے محیلا تھا)

معرف الوعمان البحوني سے دوریت كی ہے انھوں نے عبداللرین الصامت سے اورانھوں نے عبداللرین الصامت سے اورانھوں نے حضرت اورزیت كی سے دوریت كی ہے فرمایا"؛ البرذر ابس وقت كیا كروگے حب اس نتهر مدینہ میں تشرکا باندا در گرم ہوگا ؟ حضرت البود تر تسے عرض كیا"؛ كيرس كجى البنے مجھ با دیا ندھ لول گا، الشارے الله كا الله كے دساتھ شامل سمجھے جا دُسكے ؟ عرض كيا ! الله كے دسول! بھر بھے كا كرما يا جہے ؟ عرض كيا ! الله كے دساتھ شامل سمجھے جا دُسكے ؟ عرض كيا ! الله كے دسول! بھر بھے كيا كرما يا جہے ؟

ارتبا دیوا ؛ اگر تحسین الدستید بهوکه تلوادی حجک تمصاری آنکون کو میکا بچرند کردے گی تو این کی برای الدینا اور جب جا بین قبل برجا نا ناکه تمحا دا قاتل قیامت کے دن تھا را ورا بنا دونوں کا بوجوا تھا ئے بہدنے آئے ؟ ای توگوں نے درج بالاآ تا رسے لینے دی تھا را اور ابنا دونوں کا بوجوا تھا ئے بہدنے آئے ؟ ای توگوں نے درج بالاآ تا رسے لینے دعوے پرا شارلال کیا بیسے ها لا تک ای اور دوا یا ست میں این کی تائید میں کوئی دلات بہتے ہوئی دورو با بات میں این کی تائید میں کوئی دلات بہتے ہوئی دورے پر تالواد بہتا جب کے دوست مفہوم بہتے کہ جب دوسم برتبالا نے والے کوگوں کی طرح ازر دی خطم ایک دوسم برتبالواد کی بین آئی ہیں تا در فقت ول دونوں کو استجام جہتم ہوگا۔

عند شن معدین مالک کی عربیت کا مفہ می نبہ ہے کہ مسلمانوں کی آپیں کی خانہ جنگی اورفننہ وفسا کے ذمانے بین قتیل و قتال سے ابنا ہا کا دوک ابنا جاسئے اور نشہر کی بنا بیرکسی کی جائ نٹر لی جائے۔ آگر کسی نے کسی ایسے تنفوس کے فتیل کر دیا جو واقعی قتل ہونے کا مشخق تھا تو یہ باسٹ سسب کو معلوم ہے کر مندورسلی اللہ عابد دسم نے اس کی نفی نہیں فرما ٹی ہے۔

اگرید وگر موئی مسلم الترعیبه وسلم کیاس ادتها دسے استدلال کریں جس میں آئے فرمایا لا بچدل دمرا صوئی مسلم الا با حدی نتلث کفوبعد ایسان ، و ذنا معد احصان و قبل نفس یعیدنفسی کسی سلمان کا تون صرف ان تین با توں بیر سے ایک کی نبا بیر حلال ہوسکت ہے۔ بازایما لانے کے بعد کا فراور مرتد ہوگیا ہم یاصفت اسمان کے مصول کے بیدا س نے ذیا کا اذبیکا ب کیہ لیا ہو یا ناستی کسی کی جان ہے کی میں ہ

اس دوابت کی روسے قتل کا الادہ کرنے والا جب تک قتل کے فعل کا اڈدکا ب نہ کرے اس وقت تک استخص کو یا گار نہیں ہوگا اس سے کہ حضور صلی اللہ علیہ دسلم نے صرف ندکو ڈوالا نین اسباب سے سواکسی اور وجہ سے اس سے قتل کی نفی کردی ہے ۔ برشخص قتل کے اواد سے سے نین اسباب سے سواکسی اور وجہ سے اس سے قتل کی فی کردی ہے ۔ برشخص قتل کی اس سے کا اس سے جوا زروئے کا ۔

اس کے بواب میں کہا جا سے گا کہ وہ تنفی کے جا نے کا اور ہ کہ لیا تھا ہم نے کہ اس نے ایک اس نے ایک اور ہ کہ لیا تھا ہم نے اس میں اس ایک در کے بیا تھا ہم نے اس میں اس کے بات نہ ہے سکے اور اس میں اس طرح ہم نے کسان نہ نے سکے اور اس طرح ہم نے کسان نہ نے سکے اور اس طرح ہم نے کسان نہ نے سکے اور اس طرح ہم نے کسان نہ نے سکے اور اس طرح ہم نے کسان نہ نے سکے اور اس طرح ہم نے کسان نہ نے سکے اور اس طرح ہم نے کسان نہ نے سکے اور اس طرح ہم نے کسان نہ نے سکے اور اس طرح ہم نے کسان نہ نے سکے اور اس طرح ہم نے کسان نہ نے سکے اور اس طرح ہم نے کسان کہ کے اپنا مقدم مصل کہ کیا ۔

اگریمعاملہ سی کروہ کے مسلک کے مطابق ہوتا لیعنی از دوئے طابق کی کا در سے آئے ،
والے شخص پر ہاتھ اٹھانے کی ممانعت ہوتی ۔ یہاں تک کا سے ایک ہے گئا ہ کے بتون سے
ہانچہ دیگئے کا موقع مل جائے اور وہ اس گھنا کو نے فعل کا ازدکاب کرکے جاتا بنے تو بھر یہ کو طریق کا موقع مل جانے اور وہ اس گھنا کو نے فعل کا ازدکا ب کرکے جاتا بنے تو بھر یہ کا طریق کا دوسری تمام خطولات کے سلطے میں اپنا تا واجب ہوتا بعنی جب کوئی فاجرانسان ان مخطولات بین سے سی معلی شاکر ان کا دی ، زبرد سنی کسی کے مال پرقسفد وغیرہ کے اذرکا سب کا اطاحہ کوئی سے کی کھلی جوئی دے دی جاتی ، حب کے نتیجے میں ایک طرف احربا بمعروف اور نہی عن المنکہ کا سا واعمل کھی ہوجاتا۔

تودوسری طرف فاستی و فاجرا و د ظالم قسم سے لوگوں کو اور کِسنے کا موفعہ مل جا آبا و راس طرح شریعیت کے آنا رونشا ناست مرف کررہ جانے ۔ میں نہیں سیجنت اسلام اورایل اسلام کواس مسلک کی وجہ سے خینا نقصان بہنچا نشا برسی کسی اور سلکسے بہنچا ہیں۔

اسی با طلمسلک نے فاسنق و فاجولوگول کوسلمانوں کے معاملات بہ حیبا بہانے اوران کے معاملات بہ حیبا بہانے اوران کے م شہروں او برعلافوں پرنسلط جمانے کا موقعہ فراہم میا حتی کدان لوگوں نے اپنی میں مانی کی اور اللہ کے احکام سے نفا ڈموجیبوٹر کو ایپنے اسکا مانت جا رہی کہے۔

اس کے نتیجے کے طور بر مرموات کی حفاظت کا کام بھی کھیے ہوگیا اور فیمنوں کوسلمانوں

کے علافوں برقبیضہ کرنے کا موقعہ مل گیا کہ برنکہ علیام ان اس اس مساک کی طرف ما کمل مہو گئے ہے۔ اور اس مساک کی طرف ما کمل مہو گئے ہے۔ اور اس کے نتیجے بیں باغی گرد و کے فیلا فٹ صعن اوا بہونے ، امر بالمعروف اور نہی عن المناکہ کرنے سے کنا وہ کشن ہو گئے کھنے اور میں کہ کہا تھے ہے۔ وکا میٹ میں کہا ہے تھے وہ دول اس کی خلط دوی برگو کما کہی تھے وہ دول اس کے تنا بہی اللّٰہ میں سے مدوکی ور تواسست سے ۔

اس! رسے بیں جہد سکے قول کی صحنت برنیزاس برکرا ندو نے طلم قبل کے اوا دے سے انے والانتخص قبل کے اوا دے سے انے والانتخص قبل کا متحق مبردادی عائد

س بین این این ولالت کرنا سے دھوٹ اُخلِ ذیاف گنبنا عَلیٰ بنی اِسْکَ اَسْکَ اَسْکَ اَسْکَ اَسْکَ اَسْکَ اَسْکَ ا نفس بغیر نفیس اُخ فَسَدِ فِی اُلاُدُوسِ کُسُکَ نَسْمَ قَتْسَکَ اِنْکَ اسَ جَبِهِ بِیْعًا۔ اسی وجہہ سے بنی سرایس بہم نے یہ فرمان لکھ دیا تھا کر حس نے سی انسان کونٹون کے بیسے یا زمین میں فسا د کیسلانے کے سواکسی اور وجہ مستقال کیا تواس نے گویا تمام انسانوں کوفتل کر دیا۔

آیت کے شہون بین زمین کے اندیفساد می نے والے انسان کے قتل کی ایاست کا حکم موجود ہے اور سنت کا حکم موجود ہے اور سنت والی بنے کناہ جائن ہیر ہاتھ طحدا کنا فساد فی الارض کی بھیبا مک تربین صورتول میں سے ایک سے اس سے بہ بانت تا بت مہوکئی کہ کم کی تبا ہر جیب کوئی تنحص کسی کی جائی ہے در بید بیا نے تو ووقع کی کا مستخی فراریا تا ہے اور اس کا شون جائز سے دجا تا ہے ۔

الیوبر بساعی کتے بین کہ ابن رسم نے امام می سے اورا کفوں نے امام الوضیفہ سے دوابت
کی ہے کہ قب کہ والے بیمی کہ ابن رسم نے امام می سے اورا کفوں نے امام الوضیفہ وسلم کا ارتبا
سے (من قت ل دون مالے فہوشہ بید بیرشخص لینے مال کے دفاع میں ما داگیا وہ شہید ہے)
ابسا شی مرف اس ویہ سے شہید سے کا سے حتی الاسمان مقا بلر کرنے کا کم دیا گیا ہے۔

یری اس کم کو جس نے کہ موقع ملنے کی صورت میں مال کے مالک پراس نقل نول کو است میں کہ دانت
کرد بنا واجب ہے ۔ اس طرح اس خوں کے بارے میں امام البرضیف کا قول سے حس کے دانت
اکہ بیا نے کا دیل ایا دہ کرے اور بیشخص کے بارے میں امام البرضیف کا قول سے حس کے دانت
میں ایک بیا دورت میں اپنے دانتوں کے دفاع میں دہ اسے قتل کو سکت کے بلا بھی نہ مکتا : دیواس شورت میں اپنے دانتوں کے دفاع میں دہ اسے قتل کو سکت کے۔

ا بو کا بین اص کہنے ہیں کہ دانت اکھ شنے کا معاملہ الی جھین لینے سے بط حدکہ ہے۔ جب ایک شقول پنے مال کی مفاطعت کی نیا طرحمل کورکونس کرسکت سے تو دانتوں کی مفاظمت کی نفاظم حملہ در

كوقتل كردينياا والي سركاء

ا دور بوع کرتے ہیں قول باری ہے (فکلو عَتُ کَهٔ نَفْدْهُ هُ تَنْ کَلَ اَخِیْدِ، اَنْ کَا داس کے فنس نے اپنے کھائی کا قتل اس سے لیے اسان کر دیا) مجا ہر کا فول بیٹے اس کے نفس نے لینے کھائی سے فتل کا معاملہ برے سجے اور منقش انداز ہیں بیش کیا۔

قناده کا قول ہے۔ "اس کے نفس نے لینے بھائی کا قتل اس کے سامنے مرتبی کر سے بیش کیا" ایک قول ہے۔ اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل کے معاطعے میں اس کی مساعدت کی" میں اس کی مساعدت کی میں اس کی میں اس کی میں اس کی اس کی میں اس کی اس کی میں کیا تھا اس کی کواس نے نما لین دنہیں کیا تھا۔

اکیب قول سے کہ عرب کہتے ہیں گلاع لھ ندی الظیب ندا صول الشعبدیا" طاع لھ ندی الظیب فرا میں گل الشعبدیا" طاع لھ ندی و در فرا نیردا دیموگئیں، یا دہ فلاں شخص کا فرا نبردا دیموگیا) بیر فقرہ اس وقت کہا جا تا ہے جب کوئی کسی کے پاس بخوشی آیا ہو۔" اخطاع"

کے عنی س انقاد رفرانبردارسو کیا)-

اسی مفہوم کی نبا برتما ورسے بین طوعت لمنه نفسته کہا جا گاہے اطاعت له نفسه نہیں کی جانا۔ اس بیسے کر فنظ اطاع اطاعت کر اطاعت کر بیا سے الدر سے کامقتقی ہے جو وہ امراد در مکم کے افار سے کہ بیا اس بیسے کے وہ امراد در کامقتقی ہے جو وہ امراد در مکم کے افار سے کے دل میں کے مفہ میں کا اس بیسے کے دل میں مدوجو نہیں تقی جس نے ایسے جائی کوفنل کیا تھا۔ لیکن طوع کے لفظ میں نیر مفہوم یا یا نہیں جاتا۔ اس بینے کہ نیاف ذاکسی امرا ور تکم کامقتنی نہیں ہونا۔

نبزیر با نزیجی نتین کرکونی شخص اینی فات کوکسی کا م کا امرکرے باکسی کام سے لرک تانے کا تکر دیے اس بیا کہ احرا در نبی میں اصل بان بیہ ہے کہ امر با بنہی کرتے والا مرتبے میں اس سے دخوا بردیجے بیرام بازنبی کرنہ ہائے سے -

ایکن بی به دوست بند، بے سی انسان کی طرف الیے فعلی کی نسبت کردی جائے ہو س کی وُ، ننے کوئن کل بوکسی او مدکی طرف متعدی ند برو مثلاً آب بہ کہیں تحدولت نفسہ " یا قتن نفسہ " (، س نے اپنے آپ کو بلایا یا اس نے اپنے آپ کوفنل کردیا) جس طرح یہ آبیا درست بنے تحدولتے نابی کا فتال غیراہ فراس نے دوسرے شخص کو بلایا یا دوسرے شندس توقیل کردیا)

ا فول بارى افا صبح مِنَ الْحَاسِونِيَ بِينَ لَوَى ولالت نبين كُوْفَلَ كايه وْقُوعِمِلات كَودَقَتُ جوا بَقَى بِيُوا سِيسَ ابِكِهُ : هِم وقت مرا دہے ہوسکا ہے كمريات كا دفت ہوا ور ہوسكنا ہے كم ان لا وقت ہو - جوم طرح شاعر كا قول ہے .

اصبحت عاذ لتی مون له می و است که وفت کون والی مورت بهار برگرگئی - بریان در این مورت بهار برگرگئی - بریان در در بریان که وفت که وفت کهی دارد بهوسکتا سے مایک اور شاعر

أأنا ست

مه بیکوت علی عوادلی بیلجیدنی والومهنده بیری ملامت گروی تعنی بهرت زیاده ملامت شروع کردی تعنی بهرت زیاده ملامت شروع کردی تعنی بهرت زیاده ملامت شروع کردی اوراس کے بواب بیر بیری کھی انفیل صلاقیں نا آ اربا ۔

یہاں نتاع نے نفط کی ت سے دل کا اندائی حصہ تعنی سوبرا مراد نہیں لیا ، اس نقط سے دن کا آخری حصہ یا کوئی اور حصہ بھی مراد برسکت ہے۔ عرب کے لوگ عام طور نیرا لیے انفاظ کا اطلاق کرکے مہم وقت مراد لینے سقے ،

مردول کی ندفین

انول باری سے افیکٹ اللہ عُدا با یہ منت فی الاکون لم یہ یک گوی سی کا اخیام کی سی کا اخیام کی سی کا اخیام کی سی ا کیما انت نے ایک کو اجھے اس ور مین کھور نے دگا تا کہ اسے تبائے کہ اپنے بعانی کی لاش کیسے جھیائے کہ معلی سے حفہ ت ابن عبا بن ، حفہ ت ابن مستور ، حجا بار ، ستدی ، قباده ا ورضی کی کا قول ہے کہ اسے معلیم نہیں تھا کہ اس لائن کو کیسے فیکا نے تکا نے حتی کہ ایک کرتا نمو دار ہواجس نے زمین کھود کو کیا ۔
مدود کو سے کو دفعا ما شہروع کردیا۔

اس بین حسن بنبری کے اس تول کے بطلان کی دسیل موجود ہے کہ حقات اوم علیالسلام کے بنیوں نے بنیوں اس بین اسائی کے دوا فراد میں۔ اس لیے کہ اگر ہے بات الیسی برقی توم در ہے کود فعالے کی بات سے اس واقعہ سے بہتے علیم بہتی اس لیے کہ لوگوں میں سے اس واقعہ سے بہتے علیم بہتی اس لیے کہ لوگوں میں سے اسما و دیما دت موجود کھی ۔ ممرد دس کو دفنا نے کا ایسی طریقے تھا ۔

تول باری (سُواً قا کینید) کی دو تفسیری کائی بین ایک این بین بی لاش اس کیے که اگروه اس لاش کیا سام کا سیار مین ایک کا سی کیا ہوجا تا تواس بی سواق اگروه اس لاش کیا سی طرح بیری دیسے دنیا بیال مک کواس میں تعفن پیدا ہوجا تا تواس بی سواق کی مشرم گاہ " بہاں دونوں مفہوم مراد لین درست سے اس کیے کنقط میں دونوں کا احتمال ہے۔

مسوءة کے افعل معنی تکرہ بینی نالمینندیدگی کے ہیں۔ اگر کوئی شخص ایسا کام کہیے ہو دوسرے کو ناببند سموا و داسے بُرا کھے آواس موقعہ برکہا جا تاسے" ساءی دیسوء کا ، سوعاً "اللّٰہ تعالیٰ نے یہ وافعہ منصوص طور بیاس کیے بیان کیا کہ ہم اس سے عبرت حاصل کریں اور قاتل کھائی نے ہوروبر اختیاد کیا تفا اس سے پرہنرکریں .

معن سے مردی ہے کہ صنور صلی اللہ علیہ وسلم سے آب کا بداوشا دمنقول ہے (ان الله ضوب لکھ اینی ادم مقتلی الله فاحد م لکھ اینی ادم منسک فضف وا من خدید ہدا و دعوا شدھا اللہ تعالی نے تھا رسے لیے آدم کے دو بینی کی منال بیان کی ہے اس بیان میں سے ہے مجالا تھا اس کا طریقے اختیار کروا ور مرسے کا طریقے مجھول دو۔

قول باری سے (فَاصَیعَ مِنَ النَّادِمِیْنَ اس کے بعد وہ اپنے کیے پر بہبت کجیتیا یا) ایک قول سے کواسے قتل کے فعل بہندامت ہوئی ہوتقرب اپنی کے سواکسی اور مفقہ رکھے تو ت وع بہر ہوا تھا۔ اسساس کی منزا کا بھی نوف پیدا ہوگیا۔

اس کا پینا مااس بنا برتھا کرمیں مفقد کے تقداس نیاس فیل کا اڈکاب کیا تھا وہ منقد کھے اس نیاس فیل کا اڈکاب کیا تھا وہ منقد کھی اٹھا تا منقد کھی السے ماں باہب کی طرف سے تقصان بھی اٹھا تا پرا۔ اگروہ کینے کہے براکٹر کے بتائے ہوئے طرفقے کے مطابق تدارست کا اظہار کرتا توالٹ تیا لیاس کی توریخ بول کر دتیا۔ کی توریخ بول کر دتیا۔

قول باری ہے (مِن اَجُل خُلِك كَتُبْنَا عَلیٰ بَنِیْ اِسْسَادُیّتِ لَ اسی وجہ سے ہم نے کا اُلی بر برخرمان کھ دیا تھا) نا اخرا بین۔ اس میں اس بات کا اظہار ہے جس سے سبب بنیاسرائیں ب وہ فرمان لکھ دیا تھا جس کا و کوانیت کے اندر ہے۔ یہ اس لیے تھا کہ بنی اسرائیل سے کوگ آبس بب ایک دوسرے وقتل نرکویں .

بیامراس پردلالت کرنا ہے کہ تبین اوفات نصوص ایسے معانی ہے کہ وار دہر نے ہیں جن کا احکام کے انبات سے سلطے میں دوسری چیزدل کے اندریسی اعتبار کرنا واجب ہونا ہے اس کے انبر تبین اعتبار کھی اعتبار کھی واجب ہون کے بین قباس کے انبرات کی دہب موجود ہے نیزیہ کہ ان معانی کا اعتبار کھی واجب ہے جن کے ساتھ احکام کرمعاتی کردیا گیا ہے اور جنیس ان احکام سے بیے عمل اور خشانا ت کا درج دے دیا گیا ہے .

فسادی بھی قابل گردن رونی ہے

قول بادى بصرائم فى تَفْسَا يِكَ يَيْ نَفْسِ الْخَصْرِ نَفْسِ الْحُ فَسَادِ فِي الْأَدْضِ، حِس فَي سى انسان كَ

نون کے بدلے بازین ہیں فسا د بھیلانے کے سواکسی اور وجہ سے قتل کر دیا) بیاس پر دلالت کرتا اسے بہوتنخص جان کے بدلے سی کی جان سے لیاس پر کرئی گرفت جہیں۔ نیز برکہ سی تخص ناحتی سی کی عان لیے لیے سے کان میں بی عان لیے لیے دلالات ببوریسی ہے کہ اور میں بی عان لیے لیے انداد وہ سبب موجود ہے جس کی بنا برفسادی فابل گرون زونی قرار دیا جا تا ہے۔ فسا و بھیلا نے کے انداد وہ سبب موجود ہے جس کی بنا برفسادی فابل گرون زونی قرار دیا جا تا ہے۔ تول بادی ہے (فکا کسا قبل کا انتا کی جانی ہے۔ اس نے گریا نمام آنسانوں کو قبل کر دیا) اس کی نفسیر میں کئی وجو ہ بیان کے گئے ہیں۔ ایک بیراس فی کے خراک بربیشے والے ہو تھو کی سنگی کا اظہار ہے۔

ایساورد جربہ بیان گئی ہے کو آسانوں کے بہرقائل کا گناہ اس بریٹے ہے گا اس بید کے اس بیا کا اورکا سے کہ اس کے اس کی ایس کھول دیں اورکس فعلی کو آسان بنا دیا اس بیاس کی میڈیس کے بہراس کی میڈیس برگئی۔

فعل کو آسان بنا دیا اس بیاس کی میڈیس نے بہرگئی گرکویا قبل کے بہرم میں اس کی میڈیس برگئی۔
معنور سلی استرعیب دسم سے مروی سے کر آب نے فرمایا اسمان قائل ظلما الا وعلی ابن آکھ مرکف کفل میں انقال میں برقال میں کو قبل کو قبل کو قبل کے میں فائل کو کا اس کے گناہ کو ایک مصلم اللہ میں فائل ہوئے کا اس کے گناہ کو ایک مصلم الموں کا بیاس کے گا اس کے گناہ کا کہا گئی کو قبل کو طریقہ جا دی کہا گئی)

آب کا برنی ارتباد ہے (من سق سنة حسنة خله اجد خا واجد من عمل بنیا الی نیم القیامة - القیامة و من سق سنة سیشة فعایه و در ها و ور رمن عمل بها الی نیم القیامة - حیات خوس نے سی سی بی کی ایتدا کا اسع اس کا اجر طے گا اور قیامت تک اس نیم برعل کرنے والول کا اجر ہی اس می برعل کرنے والول کا اجر ہی اس می بائی کی ابنا کی اس براس کے گنا و کا لوج برسی اس می برای کی ابنا کی اس براس کے گنا و کا لوج برسی اس برائی بر جلنے والے لوگوں کے گنا بول کا لاجھ بھی اس برقالا جائے گا اس برائی برحلنے والے لوگوں کے گنا بول کا لاجھ بھی اس برقالا جائے گا اس برائی برحلنے والے لوگوں کے مناونت کا زم مبرتی ہے - بیان کی گئی ہے کہ تمام لوگوں تو میں اس جات کا میں اور برصورت بن جاتی ہے کہ قا تل سے بولد ہے بین اور برصورت بن جاتی ہے کہ قا تل سے بولد ہے بین اور برصورت بن جاتی ہے کہ قاتل کے گو با ان تمام کوگوں کے آ دمیوں کو قسل کر دیا ہے ۔

تفاتل گروه سيقصاص ليبنا واجب سے

ہے امراس بردلاست کرنا ہے کا ایک گروہ نے مل کوسی کوقتل کردیا نواس پورے گروہ

سے فعاص لینا واحیب ہوگا اس لیے کہ اس گروہ کی تنتیب برہوگی کرگویا اس نے تما م انسانوں توقیل کردیا ۔

مین اس نور باری (وَ مَنْ اَحْیاهَا حُکانُهُ اَ حُیاالنَّاسَ جَرِیْحًا اور سِ نے سی کوزندگی تجشی س نے سی کورندگی تجشی س نے سی کویا تمام انسانوں کی زندگی تجشی دی ہم با برکا نول ہے کہ (مَنْ اَحْیاهَا) کے معنی میں نے سی کی زندگی بلاک ہونے سے بیا کی "

عن کا قول سے ایسے طریقے سے سے سی کی جان لینے سے باذر کھا جس میں اسے زندگی مل جائے؟

ابل علم کا قول ہے ایسے طریقے سے سی کی جان لینے سے باذر کھا جس میں اسے زندگی مل جائے؟

ابو بکر جعماص کہتے ہیں کر آمیت میں میر اختمال ہے کراھیاء لینی زندگی نیش دینے سے بہ مراد ہیے

کر مقتول کے دلی کی بورمی معا ونت کی حائے تاکہ وہ قائل کو ختل کر سے مقتول کا قصاص ہے ہے اس لیے کر قصاص لینے میں زندگی ہے جبیبا کو ارتبا د باری ہے رک گئے فی الیق میں زندگی ہے۔

اس لیے کر قصاص لینے میں زندگی ہے جبیبا کو ارتبا د باری ہے رک گئے فی الیق میں زندگی ہے۔

لیے قصاص لینے میں زندگی ہے۔

اس آبین سطحتهادی مسائل کانفلاصه

برا بن احکام برکئی طرح کے لائل کو منفتی نہیں۔ ایک تو برا بیت کی اس امر بردلائٹ ہے کہ احکام ایسے معافی اورعلل کے ساتھ وار د بہونے بری بن کی موجودگی کا اغتبار واجب بہوتا ہے۔ بہتے و قیاس کی صحبت بردلائٹ کرتی ہے۔ دوم جان کے بدلے جان لینے کی ابا حت ، سرتم جس شخص نے ناحی کسی کی جان کی ہووہ سرا ئے موت لینی قتل کا متوجب بہوتا ہے۔ جہار م بوتحص کسی سلمان کو ظلماً قتل کرنے کا اوار کو کرتا ہے۔ وہ قتل کا مستوجب بہوتا ہے۔ اس لیے کہ قول بادی امن قتل کا مستوجب بہوتا ہے۔ اس لیے کہ قول بادی امن قتل کا میں موجوب بہت طرح جان کے بدلے جان کے جو ب

محارين كى ماحتى مرا

قول باری ہے (رائنہ کے ذائج اگذین بیکار بون الله کرسٹوک کی کیکھون فی الاُضِ فسکا ڈااک بیفت کو ااکو ٹیک بھونا کو تفظیع آئے دیو بھے ہواکہ کی کھٹے ہمن تحکافی آؤینفوا مین الاُنقی بھولی انتراوراس کے رسول سے بڑت ہے ہیں اور زمین میں اس بیخ مگ و دو کرنے بھرتے ہیں کہ فسا دہر باکریں ان کی مترابہ ہے کہ فتل کیے جائیں باسولی بریخ ھائے جائیں باان کے باتھا ور باؤں نی لفن سمتوں سے کا مطرف الے جائیں با وہ حبلا وطن کر دیے جائیں بان کے۔

الدیکر بھیاں کتے ہیں کہ قول باری (مجار کہوں) اللہ مجازی معنی برجمول ہے بحقیقی متی برجمول ہے بحقیقی متی برجہ و برنہ براس بیے کہ اللہ سے الحہ اامر محال ہے۔ اس میں دومعنوں کا انتمال ہیں۔ ایک برکہ ہو لوگ طاقت بیار کر کھام کھلا اسلواسنعال کرنے اور لوسط ما رہے لیے نکل آئیں اکھیں محاد بین کے نام سے موسوم کیا گیا اس بیے کہ ان کی حیث بیت است خص جدیدی ہے جودو مربے لوگوں سے الحرائے مجھڑنے برکم لبت ہوجا کے اوران کے لیے کرکا وہیں پراکہ دیے۔

انفیں برسر بیکا دلوگوں کے مثنا بہ قوار دسے کو معادین کے نام سے موسوم کیا گیا جس طرح برارتنا دباری سے اور ایک با تھے ہے آتھ کے انتقاد کی انتقاد کی انتقاد کی انتقاد کی انتقاد کی انتقاد کی معالفت کی نیز فرما یا دات الدو ایک التوا در اس کے دسول کی مخالفت کی نیز فرما یا دات الدو ایک کی معنی برین کر فریقین میں سے ہر فرانی دو بسر اس کے دسول کے ساتھ دیمئی کرتے ہیں مشاقت کے معنی برین کر فریقین میں سے ہر فرانی دو بسر فرانی مخالف جانب ہو۔

محادّت کے معنی یہ ہیں کہ ہر فرننی دو مرسے فرنتی سے علیحدگی کی بنا پراکیک کنارے ہوہو۔ یہ بات اللّٰہ کی ذات کی نسبت سے ما ورائے بات اللّٰہ کی ذات مکان اور مکانیت سے ما ورائے اس کے ذات مکان اور مکانیت سے ما ورائے اس کیے ساتھ نرمنا قشنت ہوسکتی ہے اور نہی محادّت مزہی اس کی فرائت سے بیے مباینت اس کی فرائت سے بیے مباینت

محادین کی به معامت عرف ندگورہ بالاگردہ کے ساتھ اس بیے خاص کردی گئی کہ طاقت بکونے کے بعد بیا انڈر کے اس کا افت کے بالاگردہ کے بعد بیا انڈر کے اس کا م کی نمائشن کے بعد بیا انڈر کے اس کا فرانی کی نمائشن کے بینے کہ ود طاقت بیا کا اس بیے کہ ود طاقت اور تورت کا فرانی کرنے اور ڈول کے میں کا فرانی کرنے اور ڈول کے ڈالے کے کا طریعے اس درجے برہم بین کیا گیا اس بیے کہ ود طاقت اور تورت کی کے نے اور تا در اور کا در ایس کے کہ اور کا در ایسے کہ کا طریعے اس درجے برہم بین کیا گیا اس بیے کہ ود طاقت اور تورت کی کے دول کے در اللے کے کہا طریعے اس درجے برہم بین کیا گیا۔

دوسه احتمال سے بیم ان سے مرادوہ لوگ بوں جوانتر کے دوستوں اوراس کے درسول سے برسر کیا بوتے اور الات بین میں طرح سارشا دیا ری ہے (اکسیڈئین کیڈو ڈوک اللّٰہ کوہ لوگ ہوا مشر کواذیت بہنچا تے بین اللّٰہ کے دوستوں کوا ذیب بہنچا نے بیمی۔

اس برب بات دلائت کی ہے کہا گر برلیگ النترکے درسول سے برمبر رہے کا ہوت ہوت النظر برد النفوں نے دونوں النے نامید وسلم سے محار بن کا اظہار کیا ہے الحقیس مزید فرا در ہے دیا جا نالیکر ادراس کے رسول کے ساتھ محاد بہت کے لفظ کا اس نیمفس براطلاق درست برتونا ہے ہو کھا کھلالمحصیت اوراس کے رسول کے ساتھ محاد محاد بہت کے لفظ کا اس نیمفس براطلاق درست برتونا ہے ہوکھا کھلالمحصیت اس کی دمیں دور وہا بی سے کیوں نہ ہو۔
اس کی دمیں دور وہا بیت ہے جے زیدین اسلم نے اپنے والدسے نقل کی ہے کہ حفرت برنے خوات مرف کی وہد لوجی احقرت محاد گراہے ہوئے وہا کہ برنے من خوات میں خوات میں خوات میں خوات میں خوات میں خوات میں خوات کے المید میں الدیا شرائے ، من عا دی اولیا درون نوں سے دشمنی کی اس نے گریا النہ ترف کی کو جنگ کے لیے للکا دا)

حضوره ما یا نشر علیه و ما نیا پیشنخص پرمی دبت کے اسم کا اطلان کیا اودا د تدا د کا ذکر بنیں کیا۔ بنشن کے سی سلمان کا مال بیسننے کی غرض سے اس کے ساتھ دلڑائی کرے گا وہ الشرکے دوستوں سے۔ دشمنی کا مرتحب بہوگا دراس بنا پرائشر تعالیٰ سے برمبر رہیکا یہ قرار پاکسےگا۔ اساط نے سری سے دوایت کی ہے ، انھول نے حضرت ام سائے کے غلام ہیں ج سے ، اورائھوں نے حفرت ندید بربن ارقم سے کہ صفوصلی اللہ علیہ دسلم نے حفرت علیٰ ، حضرت فاظم نم اور حفرت حن وحقرت مسے کہ صفوصلی اللہ علیہ دسلم نے حفرت علیٰ ، حضرت فاظم نم اور حضرت حلی کردگے میری حسائے فرما یا (افاحوب لمین حادیثم وسلم کردگے میری میں اس کے ساتھ حبلے ہے ہے اور حس کے ساتھ حبلے کردگے میری اس کے ساتھ حبلے ہے ہے اس طرح ان حفرات کے ساتھ جنگ کرنے والا المتداد داس کے دسول کے ساتھ حبگ کرفے والا المتداد داس کے دسول کے ساتھ حبگ کرفے والا المتداد داس کے دسول کے ساتھ حبگ کرفے والا المتداد داس کے دسول کے ساتھ حبگ کرفے والا المتداد داس کے دسول کے ساتھ حبگ کرفے والا المتداد داس کے دسول کے ساتھ حبگ کرفے والا المتداد کا مستی بردگی کہ والم المت

تعنی در برن بوهی اس اسم تعنی محارب کا اطلانی مجذا سے .

اس بوده دوا بین بھی دلالت کرنی ہے۔ اس بے استان نے شعبی سے او داکھوں نے سعد بن بی سے تقل کیا ہے کہ حا دفتہ بن بعرانے المٹرا دراس کے دسول کے سا نظر بنگ کی اور زمین بین فساد بربا کرنے کے بینے گئے اللہ بن المبری ہے۔ المٹرا دراس کے بیلے تو یہ کر کی مضرت علی نئے بھیرہ بیں اپنے گورٹر کو لکھا کہ حارثر بن بدر نے اللہ اوراس کے دسول کے ساتھ می دیبت کی اور دیجا دیے قالوم کا نے سے بہلے تو برکر کی اس سے کوئی تعرف نر کروا ور کھلائی سے بیش آگہ۔ حفرت علی نے اس خوس برمی درب کے اسم کا اطلاق کھیا ، جبکہ بیر مرزند نہیں بہوا تھا اس نے صرف در برنی کی تھی۔ اطلاق کھیا ، جبکہ بیر مرزند نہیں بہوا تھا اس نے صرف در برنی کی تھی۔

به دوایات اور بهادی بیای کے مطابق آیت کا مفہ ماس بات کی ولیل میں کہ جی رب کا اسم دہزنوں کو کھی لائت ہوتا میں اگر جریکا فرا ور منٹرک نرکھی ہوں ۔اس کے ساتھ بہ بات کھی کو فقہ پائے المعلی سے اگر جریکا فرا ور منٹرک نرکھی ہوں ۔اس کے ساتھ بہ بات کھی کو فقہ پائے المعلا رحم کی احتمالی سے کھی اس کے مابین اس ا عربی کوئی اختلاف والے بنیں ہے کہ رہ کا مرتدین کے ساتھ خاص نہیں ہے کھی ان سے کو ایس سے کوں نہوں .

ایک ان کو ک کے بارسے میں ہے جو دہزنی کو تے ہمی خواہ وہ اہل ملت میں سے کیوں نہوں .

تعفی تماخرین سے ہوکسی طرح نجا بی اعتبا نہیں ہیں یہ منقول ہے کہ بیم کم مرتدین کے ساتھ خاص ہے۔ لیکن یہ قول نہ صرف مساقط اور در کر دبینے کے قابل ہے مبکہ بر اکیت اور مسلف خلف کے اجماع کے بھی خلاف ہے۔

ان اوگوں سے مراد ایسے دمین میں ہوملت اسلام سے نعلق رکھتے ہوں اس بریہ قول باری دلالت کرا سے (الگا آگذ بن تنا بُوا مِن فَبْ لِل اَنْ نَصَّهُ وَدُو اَعَلَیْهُمْ مَا عَلَیْهُمْ مَا عَلَیْهُمْ مَا عَلَیْهُمْ مَا عَلَیْهُمْ مَا عَلَیْهُمْ مُراحِ اور الگا آگذ بین کا اند معاف کریے کہ اللہ معاف کریے دالا و درجم فرما نے والا ہے ،

به بات معلیم ہے کہ مرتدین اگر قالویمی آنے سے پہلے با اس کے بعد تو ہرکسی توان سے بمزا مُل جاتی ہے اس محاظ سے ان مے حکم میں کوئی فرق نہیں بھے تا جبکہ المتد تعالیٰ نے آمیت کے اندر قالوی آنے سے پہلے یا تعالیمیں آنے کے بعدا لیسے لوگوں کی نوب میں فزی دکھا ہے۔ نیزا کی شخص کے مسلمان ہوجا نے سے وہ حدما قبط نہیں ہوتی جو منزا کے طور میراس پر جاجب ہوگی ہو۔

اس سے بہیں بہ بات معلیم بہوئی کان گوگوں سے دا ہزن مرا دہیں جن کا تعلق اہل ملت سے
ہوتا ہے۔ ایک بیہ دیا ہی آنے سے بہا ان کی توبان سے سزاکوسا قطرکر دیتی ہے۔ ایک بیہ دیکی بات
ہے کہ مرتد نفس اندنداد کی بنا پرفتل کامنتی مہوجا تاہے۔ الترا وداس کے دسول سے لطیف کی بات
کاکوئی تعاقی نہیں ہونا ۔ جبکہ آیت ہیں جن گول کا ذکر ہے وہ محاد مت بعنی الترا ودا س کے دسول سے دری بنایر قتل کے ستی قراد بانے ہیں۔

اس سے ہیں ہے بات معلوم ہوئی کہ آیت میں مزندین مراد نہیں ہیں۔ نیز آ بت بیمان لوگو کی عبلا وطنی کا ذکر ہے ہوقا لوعی آنے سے پہلے تو بہنیں کونے ، جبکہ مرتد کو جبلاوطن نہیں کیا جا تا - اس سے سہیں یہ باست معلوم ہوئی کہ آبیت کا حکم ایل ملست تعینی سلمانوں سے اندریعادی ہوگا -

اکید اور مہبہ کھی ہے وہ ہرکواس مسلے ہیں کوٹی انتظاف نہیں کہ کوئی سننقس کفری نبا ہم ما بھا ور بائوں کاشے جانے کا منزا وار نہیں مہونا نیزیہ کہ مزندیں ہیں سے کوئی قیدی اگر میاہے ہا تھا جائے نواس ہواسلام بینیں کیا جائے گا۔ اگر وہ سلمان ہوجائے تو فیہا ور مذاکس کی گردان اٹرا دی جائے گی۔ اس کے باتھ بائوں کا شے نہیں جائیں گے۔

ایک در بہبوسے دیکھا جائے نوف ہر بوگا کہ آبیت نے محادب کے ہاتھ باؤی کا طفے
کو واجعب قراد دیا ہے اوراس کے ساتھ کوئی اور سنرا واجب نہیں کی ہے جبکہ یہ بات معلی
ہے کہ مرتدکو ہاتھ یاؤں کا مطر دینے کے بعد بھیوٹہ دینا جائز نہیں بکہ اسلام قبول نہ کرنے کی
صورت بیں اسے قتل کر دیا جائے گا - دوسری طرف الٹر تعالی نے ایک صورت بیں صرف باتھ
یاؤں کا شنے تک سنراکو می و در کھنا واجب کر دیا ہے اس کے ساتھ کوئی اور سزائجویز نہیں گئی۔
ایک اور بہادی ہی ہے۔ سولی دینے کی سزاکا مرتدین کے حکم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے
اس سے بیس بریات معلوم ہوتی کہ آبیت ان لوگوں کے بارسے میں ہے جوم روین کے علاوہ ہی۔
اس سے بیس بریات معلوم ہوتی کہ آبیت ان لوگوں کے بارسے میں ہے جوم روین کے علاوہ ہی۔
اس سے بیس بریات معلوم ہوتی کہ آبیت ان لوگوں کے بارسے میں ہے جوم روین کے علاوہ ہی۔
اس سے بین بریات معلوم ہوتی کہ آبیت ان لوگوں کے بارسے میں ہے جوم روین کی ماقید سکف

اگرکوئی شخص یہ کہے کرقتا دہ ، عبدالعزیزین مہیب اور دوسرے مفارت نے مفرت انسی سے دوایت کی ہے کرقتا دہ ، عبدالعزیزین مہیب اور دوسرے مفارت نے مفرت انسی سے دوایت کی ہے کہ تھیں ہے کہ کے دور کے کھوں کے گلوں کی طرف تکل جاتے اور ان کا دور صاور بنتیاب ان سے فرمایا : اگرتم کوگ ہماری ہے اور ان کا دور صاور بنتیاب بی کینے (نویتھا دی بیاری دور برویا تی "

چنانچران لوگوں نے الیسا ہی کیا ، جب وہ صحتیا ب ہوگئے نوا کھوں نے حفد رصایا لٹرعایہ کم کے مقرد کردہ بچرداہی کونشل کردیا اور کفرا ختب د کرنے سے بعد حضور صی اکٹرعلیہ وسلم سے افتاری کے ماتوں کوئی میں میں کا لیے گئے۔ آب نے ان سے پچھے آدمی دوڑا ئے جن نچروہ بجٹرے گئے آب نے ان کے ہاتھ باکول کا ٹینے اوران کی آنکھیں کھوڑ دیسینے کا ممتم دیا ، اس سے بعد انھیں سرہ کے مقام برجھوڑ دربا گیا بہاں دہ سب مرکئے۔

اس کے ہوا بیں کہا جائے گا کہ عربیہ کے ان اوگوں کے تتعلق روا بات میں انتقالاف سے یعفی دا و پول نے محفرت انسن سے وہی دوا بیت بیان کی سیے جس کائم نے ابھی ڈکرکیا ہیے اوراس میں یہ اضافہ بھی سے کہ آبیٹ کے نزول کاسبب ہی واقعہ ہے .

کلبی نے ابوما کے سے دواہت کی ہے، اکھوں نے مفرت ابن بوبائش سے کہ آبت کا نزول ابریزہ اسلمی کے ساتھوں کے بارے بیں بوا تھا ، ابوبرزہ نے مفدور صلی اللہ علیہ دسلم کے ساتھ امن کا معاہدہ کردکھا تھا ۔ اس کے ساتھوں نے لیسے لوگوں کو لوٹ لیا ہوا سلام لانے کے دا درے سے آرہے مقے ، اس بریرا بیت نا ذل ہوئی ۔

مفرت ابن عمر سعم دی سے کہ ایت قبیلہ عربینہ کے لوگوں کے بارسے بین فا دل برد کی تھی لیکن

اس دوا بن بن ان کے ارتداد کا ذکر نہیں ہے۔ اوپر کی و فیاحت سے بنتیج نکانی ہے کہ آبت یا قبیلہ عربینہ کے ایس کا بت کی تعدید کے دالوں کے بارسے بین نازل ہوئی تھی یا امن کا معا بدہ کرنے والوں کے بارسے بی نازل ہوئی تھی یا امن کا معا بدہ کرنے مقے تو پھران سے بارسے بیں تھا اور یہ کہ وہ مرتد ہوگئے تھے تو پھران سے متات کا معروک سے کا معرب نہیں ہے۔ نزول اسے عرف ان کی ذات مک می دوک رئے کا معرجب نہیں ہے۔

اس بیے کہ ہما رسے نز دیک سیب کی کئی سینیت ہیں ہوتی بلک نفظ کے عموم کا اعتباد مہونا ہے اللہ کہ کوئی دلائن فائم ہوجائے ہوتھ کواس کے سبب بک می ودکروں - ایک ہیا ویرکھی سبب کہ می ولائروں نے کہا سبے کہ ایٹ سرائیس کے ایس کے میں نازل ہوئی اکفول نے یہ ذکر مہیں کی کہ خوار میں کا در سے میں نازل ہوئی اکفول نے یہ ذکر مہیں کی کہ خوار دیا میں اکفیل مرہ کے نزول کے لید کھے کیا ہم ۔ آب نے س اکفیل مرہ کے منام بر چھے وردیا جمال دہ مرکئے .

اب بربات محال ہے کہ بہت ان لوگوں کے ہاتھ بائوں کا طبیح کا کھم کے کرنازل ہوجن کے ماند ل ہوجن کے ماند کی بیادی کے بیٹے بیٹے بان لوگوں کے قتل کا حکم نے کواٹر مے ہو پہلے ہی قتل ہو چکے کتے اس سے ہیں یہ بات معلوم ہوئی کیا بیٹ میں قبیبہ عربیٰہ کے لوگ مراد نہیں ہیں۔

دوسری وجدیہ بسے کہ بہت ان نمام لوگوں کے لیے عام ہے بیفیں مجاربین کا اسم شامل ہیے

ا دریہ حدیث مرتدین تک محدود نہیں ہیں۔ بہمام نے قتا دہ سے ، اکفوں نے ابن سبرین سے دوامیت

میسے کہ عربیہ والوں کا واقعہ حدود کے نزول سے پہلے بیش آیا گا، اس طرح ابن سیرین نے یہ

اطلاع دی کہ یہ واقعہ آیت کے نزول سے پہلے کا ہے۔

اس بیریم بات بینی دلالت کرتی سے کر حضور صلی الته علیہ وکم نے ان کی کھیں کھوڑنے کا حکم دیا تختا اور یہ حکم حضور صلی الته علیہ وسلم کے اس ارتباد کی بنا پر منسوخ ہردگیا تختا جس میں آپ نے متنلہ کرنے سے سے نع فرما دیا تھا۔ نیز حیب اس کا نہ دل عربیا ہے واقعہ کے بعد مہوا تھا اور اس ہاتھیں کھوڈ نے کی بات کا ذکر نہیں تھا توگو یا آنکھیں کھوڈ نے کی بات کا ذکر نہیں تھا توگو یا آنکھیں کھوڈ نے کی بات کا ذکر نہیں تھا توگو یا آنکھیں کھوڈ نے کہ اگر آنکھیں کھوڈ نا بھی سمز ایس داخل ہوتا تو اس کا نہ ور ذکر مونا۔

اس كى شال وه روايت سے مس كى راوى حفرت عيادة ميں اس ميں ارشاد سے (فالبكو بالبكر بالبكر البكر البكر بالنيب بالنيب بالنيب بالنيب بالنيب بالنيب بالنيب بالنيب بالنيب بالبلد والمد عيم، اگركنوراكنوارى كيما تھ

برکاری کا اقد کا اب کرے آوان کی مزا سوکو گرسط و دائی سال کی جلاو کمنی ہے۔ اور نتا دی شدہ مرد شاوی شدہ مور سناوی شدہ کے ساتھ مذکا لاکر سے توان کی سنرا کو گرسے اور سنگساری ہے)

جواس کے بعدا کنڈ نے برایت نا دار فرائی اوالا اپنے والوانی فاجلدوا کل واحد منها ما مقہلہ ہوئی ورکو کورے ایس طرح آیت میں مسے سرایک کوسوکورے دگائی اس طرح آیت میں مادولا منزا زناکی حدیث کی منا ایس کی حدم خور نہیں ہوئی۔ عبد وطنی کی سنرا آیت کی بنا پر منسوخ ہوگئی۔

نیر کجن آئیت عرفی بین کے یا رہے بی بہیں ہے باکدان کے واقعہ کے بعد نا ذل ہوئی اس پر یہ بات دلائٹ کرنی ہے کہ آئیت میں قتل اور سولی کی سزا کا ذکر ہے نیکن آٹکھیں کچھوڈ نے کی سزا کا ذکر بہنیں ہے۔ اب یہ بات ورست نہیں ہوسکتی کہ آئیت کا نزول ان لوگوں پر کھم جاری کرنے کے بعد ہوا اور آئیت ہیں ہی کوگ مراوییں۔ اس بیے کہ اگر ایسی بات ہو تی تو صفور صلی التدعلیہ وسلم ان پر آئیت کا حکم جاری کرتے۔

اس بایسے میں احتلاف کا ذکر

سلف اورفقہائے امصاد کے مابین ابت کے حکم سے متعلق کئی پہلؤوں سے انختلاف رائے سے جن کا ہم ابھی ڈکرکریں گئے۔ پہلے ہم یہ تباتے علیمی کرسب کا اس پراتفاق ہے کہ آبیت کا حکم این اُدگوں پر ھبی جاری ہوگا جوابل ملت میں سے مبدن اور دیئر فی کرنے بہوں۔

بجاج بن ارطا قد نے عطیالعوفی مے روابیت کی سے ، اکفوں نے مفرت ابن عباش سے قول بادی ارا شما کے زا اللہ فین کی کے ارد کہوں الله کا رکھ کے اللہ میں تقلی یا انتہا بیت کی تعدیم سے کہ بسکے میں تقلی کے اور کی الله کا مال جبین کواسے فنل کردسے نوالیسے تعمل کے با تعدال میں بیا دُل مُول سے کا مل د ہے جا ئیں گے اور کھرا سے قتل کر کے کہنانسی برا مسکا دیا جا گھے ۔

اگراس نے قبل نکیا ہے و حرف مال جینے ہونواس کے ہاتھا ور بائوں نما لف سمتوں سے قطع کردیے اگراس نے قبل نکیا ہے و حرف مال جین ہونواس کے ہاتھا ور بائوں نما لف سمتوں سے قطع کردیے جائیں گئے۔ اگراس نے نہ قبل کیا ہوا ورنہ میں مال جیستا ہونواسے شخص کے جلاد کھن کر دیا جائے گا۔
امام ابو نمید نہ نے عادی وابت کی سے انھوں نے ابراہیم نخی سے کا کیا شخص رہزنی کرتا ،
مال نوٹیا و د لوگوں کے نون سے ہاتھ بھی دنگتا ہے تو اسے نے الیسے نواسے عمل امام المسلمین کوافقیہ سے کا میسے تو اسے نواسے نواس کے ہاتھا ور بائوں نوٹی سے کا مطاب کو الف سے کا میں کو اسے نواس کے ہاتھا ور بائوں کا شخے ابغیر سولی ہراشکا دیے اگر جا ہے تو بھا نسی دیا ہے تو بھا نسی دیا ہے تو بھا نسی دیا ہے۔ اگر جا ہے تو بھا نسی دیا ہے نیز مرف اس کی گردن اڑا اسکتا ہے۔

اگراس نے صرف مال جیدین بوا درکسی کی جائن نہ کی ہونوالیسی صورت میں اس کے باتحد با کو با کو ا فنائف سمتول سے قبل کردیے جائیں گے۔ اگراس نے نرمال جیدین ہونہ ہی کسی کی حبان کی ہونو تعزیری سزا دے کراسے قبلا وطن کر دیا جلٹ گا۔ جلا وطنی کے معنی سرمین کے ایسے قبید میں موال دیا جائے گا۔ ایب دوابت بین ہے کا سے خت نوین سزاد سے کر قیدیں موال دیا جا مے گا بہاں تک کہ وہ نیاس بھی کی بھی ہے گا بہاں تک کہ وہ نیاس بھی کی بھی ہے قول سے معابق میں کا بھی ہی قول سے معادر تنا دواورعطا بنواسانی کا بھی ہی تول سے ۔

برسلف کے ان حفرات کا قول ہے حفول نے آئین کے کا کو اسی ترتیب سے جاری کیا جی
ترتیب سے الفاظیں اس کا ذکر مہداہے۔ دو سر سے جھی سزا وہ مناسب سمجھے انفیس در سے بے کھی سزا وہ مناسب سمجھے انفیس در سے بے کھی سزا وہ مناسب سمجھے انفیس در سے بے کھی سزا وہ مناسب سمجھے انفیس در سے بے کھی سزا وہ مناسب سمجھے انفیس در سے بواہ وار نہ کسی کی جان کی بہو سعیدین المسیب، جا بہ بھن دا ایک موابق کے معالیت کے مطابق عطاء بن ابی رباح کا بہی قول ہے۔ امام ابولیسف ما مام جھرا ور ز فرکا تول سے کہ محالیین نے اگر صوت جانیں کی ہوں گی اور مال وجیرہ لونا نہ ہوگا نو بہر ایس ان کی گرد نیس افرادی جائیں گی۔ اگر انھوں نے صرف مال جھینا ہوگا اولاس سے تجاوز سند کیا ہوگا توان کے افرادی جائیں گئے۔

ان دوصورتوں میں ہائے سے صحاب سے درمیان کوئی انقلاف دائے ہیں ہے۔

نیکن ان لوگوں نے اگر مال مجی بوٹما ہوا ورجا ان مجی کی ہو تو اس بارے بیں ا مام ہو خیر مظامر اورجا ان مجی کی ہو تو اس بارے بیں ا مام ہو خیر کا خاکر تول ہے کوا مام المسلمین کوچا ربا تول کا احتمال سردگا۔ اگروہ جائے ہے گا تو ان کے ہاتھ بائوں کا طاکر ان کی گردن افزاد سے گا اورا گرچا ہے گا تو ان کی گردنیں افزاد سے گا اورا گرچا ہے گا تو اخیاں مولی پر برط معا دسے گا اور رہا تھ کا طنے کی منزا ترک کردنیں افزاد سے گا اور رہا تھ کا طنے کی منزا ترک کردنیں گا۔

امام ابوبسف اورا مام محد کا فول سے اگران لوگوں نے مال بھی جیدین ہوا ورجان بھی کی ہو تو انفیں سولی برموط ہوا یا جا ہے گا اور ان کی گرذیب الله ادی جائیں گی، ان کے تھ با دی آفر اللہ میں سولی برموط ہوا یا جا ہو ہوا ان کی گرذیب الله ادی جائیں گے۔ امام ابو پوسف سے املاء بیمروی سے کوام المسلین اگر جائے گا تواس کے بہتر کا مسلی کا تواس کے باتھ بائوں کا مطابح السم سولی بربوط ہونے کی منزا مواف کرنے کی کی جا جا ذیت نہیں دنیا۔

دہزنوں کے تعلق امام شافعی کا قول ہے کہ اگران لوگوں نے جان بھی لی ہوا ور مال بھی جھیت ہو توانفیں قتل کرکے سولی پر الشکا دباجائے گا۔ اگرانھوں نے عرف جان کی ہوا ہو مال نہ تھین ہو توالیسی صورت میں انفیس فتل کر دباجائے گاسونی پر لٹکا یا نہیں مبائے گا. اگرائنوں نے مال تھیبینا ہوا درکسی کی جان نہ کی ہوتوان کے با نظہ باؤی نحالنے سمتوں سے کا طبطہ النہ کی کا خطر کے اس کا طبطہ النہ کی سے درخالوں نے صرف کو کر اسال کی سوتوائنس سے درکیوں کو مراسال کی سوتوائنس جلاوطن کر دیا جائے گا۔ اگروہ کٹا گسکھ سے سموں اور کھیر کرائیں دی جائیں تو ان بران کمے حسب صال مزائیں دی جائیں گی۔

البته اگرفا بومی آنے سے بہلے وہ تا نمب ہوجائیں توان سے حدما قط ہوجائے گی کیکن انسانوں کے حقوق ساقط نہیں ہوں گئے بیصورت بھی ہوسکتی ہے کہ نوبہ کی بنا پراللہ تعالیٰ کے تمام حقوق ساقط ہوجائیں اور چونی کی دینا دیا اس سے ذائد دفع چیننے کی وجہ سے ہاتھ یاوں کا طنے کی مزا اسے مل جائے۔

ا ما م مالک کا قول ہے کہ جیب الیسا محاریب کپڑا مباعظے حب نے فوف وہراس کیسیلا کھا ہو توا ما م کوا متب د جو گا کہ الٹر تعالیٰ نے ہوسٹائیس مقرر کی ہمیں ان میں سے کوئی کعبی منزا اسے دمے ہے نوا ہ اس نے کسی کی جان کی ہو بابزی مبوا ور نواہ اس نے کوئی مال مجیبینا مہو بابنہ تھیستا مہو۔

امام المسلمین کواس بارسے بی انتمیا رہوگا دہ ابنے صوا بدید کے مطابق اگر جا ہے گا تو اسے
تفتل کہ دسے گا درا گر بیا ہے گا تواس کے ہاتھ یا ؤں کا مطا درا گر بیا ہے گا تو جلا دطنی
کی مزا درے دسے گا ، جلادطنی کی مزاا سے قبید میں ڈالنے کی صورت میں ____ دی
بیا نے گی ، اسے قبید میں رکھا جا مے گا بیال یک کے تو بہ کا اظہا دکر دے ۔

اگرمنا به قابس ما اوس مه اور خود نائب مهر ولا آئے نواس سے محادیت کی مزائیں لیجی فتل مدولی ہو جائے ہوں کے گرفت مولی ہوجہ طفا اور جالہ وطنی نومعاف ہوجائیں گی سکین کوگوں کے منفوق کے سیسلے میں اس کی گرفت کی مبائے گی۔

الکریے کہا جا سے کہ ابراہیم بن طہان نے عبدالعزمزین رفیع سے موابت کی ہے ، اکفول نے عبدیاری کے بہتے ، اکفول عبدی میں کے عبدیاری عبدی کے عبدیاری عمدی اسے کہ سے کہ سے خرمایا: اسے خرمایا:

الایستل ده امری مسلوالاباحدی شلات، زنابعدا حصان، و دجل فتل دجهلا فقتل به ورجل خدر عاربًا لله ولمدسوله فیقتل اوبیعلب اوبینفل من الادف.
کسی سلمان کانون بها ناملال نتیس گرتین صور تول بی سے ایک صورت کے اندر صفت احمان مامس کرینے کے بعد ذی کی صورت بیں اوراس صورت میں مامس کرینے کے بعد ذی کی صورت بیں اوراس صورت میں کری کری نامتی جائے کے معددت بیں اوراس مورت میں کری کری نامتی جائے کا دیا جائے گا یا اس برزین سے جلا وطن کردیا جائے گا)

اس کے جا سب ہے ہا جائے گاکاس مدیث کی دوایت ہے ہاسا دسے ہوئی ہے لیکن ان بیں معاور سے خور سے حفود معارب کے فتل کا ذکر نہیں ہے۔ اس مدیث کی حفرت عثمانی اور حفرت عبداللہ بن مسعور مسلوم سے دواییت کی ہے لیکن اس میں محادیب کے فتل کا ذکر نہیں ہے۔ دوا مسل صحح معلیٰ اللہ علیہ وسلم سے دواییت کی ہے لیکن اس میں محادیب سے فتل کا ذکر نہیں ہے۔ اس بے کہ مرتد لا محالہ فتل کا مستی ہوتا ہے۔ اوراس بیرسب کا آتفا تی ہے۔

ان حفارت کی دوا بیت کی دوسی مرتدان بینوں ہیں سے ایک ہیے جن کا خون حلال کردیا گیا ہے اس بیے اس ندکورہ کوگول کے سوا اور کوئی یا تی نہیں۔ محاریب نے اگرکسی کی جان نہ لی ہو۔ تو وہ ای سے نمارچ مہوکا۔

ال محادب كا ان بين داخل موزا درست موجائے تواس صورت بين مفهوم بير موكا بحارب

آگرکسی کی مان ہے جیکا ہوتوا سے ندکورہ سمزائوں ہیں سے کوئی ایب سمزا مل جلے گئے۔ ناکراس تفہم کی بنا پر ہر دوا بہت دوسری روا بیوں کے مطابق بن بن چائے اور کھیراس روامیت کا فائدہ بہ ہوگا کہ ایسے شخص کوسولی پرلٹکا نے کے ذریعے قتل کھنے کا جوا زمہو جائے گا۔

اگریے کہا جائے کواس دواہت ہیں جلاوطنی کاتھی کہ کرہے تواس سے جواہب ہیں کہا جائے گا کواس بیں کوئی المتناع نہیں کواس نفط سے نفرے کی ایتدا ہوئی ا وداس ہیں ؓ ان لسوین تال (اگراس نے کسی کی جان نہ کی ہم کے الفاظ لیونئیدہ ہوں۔

آگر بیربها جائے کہ تعبق دفعہ باغی کوفنل کردیا جا ناہے اگر جاس نے کسی کی جان نہیں افی بہو ، حالا بحکہ وہ دوابیت ہیں فدکورہ تعبنول فسم کے افرا دسے خارج ہے ۔ تواس کے جاب ہیں کہاجائے گاکہ ظا ہر دوابیت اس کے قنل کی نفی کر ناہیے ۔ ہم لیسٹن خص کے فتل کا حکم سبب کے افغان کی دلالت کی بنا پر دیتے ہیں ۔ اس کے لبعد محارب کے فتل کی نفی کے سلسلے ہیں دوابیت کا مکم عمم انفاق کی دلالت کی بنا پر دیتے ہیں ۔ اس کے لبعد محارب کے فتل کی نفی کے سلسلے ہیں دوابیت کا مکم عمم کی مورث میں اسے کی صورت ہیں اسے فتل کردیا جائے گا۔

قنل کردیا جائے گا۔

ایک اوربیبوسے دیجا جائے بر دوایت ان توگوں کے بارسے میں وار دہوئی ہے ہواہتے سابقہ کسی نعل کی وجرسے فتل کے مستحق ہو کئے ہیں اولاس پرفتل کا حکم فراد با بیکا ہو۔
ما بقد کسی نعل کی وجرسے فتل کے مستحق ہو گئے ہیں اولاس پرفتل کا حکم فراد با بیکن باغی شخص اس منتلاً صفعت اسمان حاصل کرنے والا ند ناکا د، مرتدا در ذان فی وغیرہ ۔ لیکن باغی شخص اس بنا پرفنل کا مستحق فرار نہیں یا تا ہے ۔ آپ بنا برفنل کا مستحق فرار نہیں یا تا ہے ۔ آپ نہیں دیجھتے کہ اگرا کیس باغی اپنے گھر ببیچھ کہ سے اور بربر رہیکا د نہین نواسے فتل نہیں کیا جائے گا اس ورعقائد کیوں نہ دیکھتا ہو۔
اگر جے وہ بغا دہ کرنے والوں جیسے خیا لاست اورعقائد کیوں نہ دیکھتا ہو۔

مارے اس ببیان سے بہ بات تا بت ہوگئ کے بین کا تکم اسی ترتب سے ہے جوم نے بیان کی سے ، اس میں تخییر نہیں ہے۔ آبیت میں ایک پوشیدہ لفظ ہے اور تغییر نہیں ہے۔ اس پر بیر بات دلائٹ کرتی ہے کہ اس امر ریسے کا آتفاتی ہے کہ اگر محاربین نے مال جیمیناہو لکین کسی کی جان نہ کی ہو تو ا مام المسلمین کے لیے یہ جائز نہوگا کہ انفیں باتھ با دل کول کا نے کی سنرا نہ دے اور مرف جلا وطن کردے .

اسی طرح آگرا تھوں نے مال تھی لوطنا ہوا ور جا بنی تھی کی مہوں تواس صورت میں امالمسلمین کے لیے جا تُر تہیں مہرکا کران سے فتل یا سولی کی سنرا معادث کردھے۔ آگر معا ملیاس طرح ہونا جس

طرح تخییر کے فاکین کتے ہیں تو سے بالس صورت ہیں کھی تا بت ہوتی صربی محادثین نے مال کھی تھیا با ہوا ورجان کھی لی ہو یا صرف مال تھیں نا ہوا درجا ان نر کی مہود

لیکن جیب ان صور توں میں ہما رسے بیان کردہ تھکم بیسے کا اتفاق سے تواس سے یہ یا ت ثابت ہرئی کمامیت میں ایرنسیدہ الفاظ موجود ہیں جوبہ ہیں۔

ان يقتدا ان قتلوا ويصليوان قتلوا واخذواالمال، وتقطع ابديه و و المدور المال، وتقطع ابديه و المعالى و المعالى و المعالى و المعنية المال و المال

(انفیں قنل کردیاجائے اگرا کھوں نے قنل کیا ہو، یا انفیبی سولی پرلٹکا دیاجائے اگرا کھول نے جائیں سے جات کا طفر دیاجائے اگرا کھوں نے جائیں ان کے جائیں کی جو اور مال کھی جھینا ہو یا ان کے جائیں اگرا کھوں نے صرف مال جھینا ہوا ورکسی کی جائن زکی ہو، با انھیں جلاد طمن کردیا جائے اگرا کھوں نے نوجی ڈکھیا ہوں کہ مکومت کے ستھے سنے نوجی ڈکھیا ہوں کہ مکومت کے ستھے بیط مھیکئے ہوں)

تَخِيرِ كَ قَالَكُ نُوسَ فَا سِرَايِت زيرِ لِحِبْ اودظامِ رَوْل بادى (مَنْ قَتَلَ نَفْسًا لِغَنْ رِنَفْسِي الت اَوْ فَسَادٍ فِي الْوَرُضِ فَكَانْسَمَا فَتَلَ النَّنَاسَ جَرِيْتُ السَّاسِ السَّالِال كُرتِ مِنْ ا

یہ آمین اس پر دلالدت کرتی ہے کہ زمین میں قساد جیانا قسادی کے قتل کے وجوب کے کاظ سے کسی شخص کی جال لینے کے برابر ہے۔ محادب ٹوگ اپنے خردج کی بنا پر نیز طاقت بکڑنے اور نوف وہراس بیدا کرنے کی وجر سے فساد فی الارض کے مرتکب ہوتے ہیں نواہ انھوں نے سی کی جا نرکھی لی بہو یاکسی کا مال نہ کھی تھے نیا ہو۔

کین ان مفرات کے اس استدلال میں کوئی الیسی یات نہیں میں ہوئے ہوجب بنتی ہو مبکد بردلائت قائم ہو مجی ہے کا بیت میں پوشیرہ الفاظ موجود ہیں اور حکم کا تعلیٰ ان پوشیڈالفاظ کے ساتھ ہے: ظاہر ایٹ سے مقتعنی کے ساتھ نہیں ہے.

به به کرم بیلے بیان کو آمنے بی کما گرا بیت تخبیری موحیب موتی ا دراس میں بوشیرہ انفاظ نه موتی تخام المسلمین کے بیان کو آمنے بی کما گرا بیت تخبیری موحیب موتی و در ان کا اسلمین کے بیان کو اس صورات میں بھی اختیا دبا تی ریٹر ماجس میں می رمبن جان لینے اور مال لوشنے کے دو نول پورائم کے مرکب بائے گئے مہوں۔
مال لوشنے کے دو نول پورائم کے مرکب بائے گئے مہوں۔
اس صورات میں امام کو اختیار می و اکرا تھیں فتن ا و رفطح کی منز اکی بچائے جالا دھنی کی منزا دے دیا۔

جب ببرہا منٹ نابت برگئری کہ اس صورت میں ام کے لیے قتل اور قطع کی منرا سے عددل کرناجا ٹرز نہیں ہے تو نمچر بہ کہنا درست ہے کہ آسیت میں الفاظ بوشیدہ ہمیں اور ترتیب کمچھ اس طرح ہے :

ظرہ ہے:

"انھیں قبل کر دیاجائے اگرانھوں نے تسل کیا ہو یا انھیں سولی پر سچڑھا دیاجائے اگرانھوں
نے مال لوٹرا ہوا ورتسل کھی کیا ہو یا ان کے ماتھ میا تھ یا فون مخالف سے کاط دیے جائیں اگرانھوں
نہ دی فی الاسمان اسم، "

اکرکوئی برکیے کرمی دہیں کوفتل کر فااس وقت واجیب ہو فاہیے جب اس نے سی کوفتل کردیا ہوا سی طرح یا تھ باؤں کا ٹینے کا وجوب اس حاکت ہیں ہو فاہیے حبب اس نے مال چھینا ہوا ولہ ان سرا کول کی بجائے حبلا وطنی کی مشرا حاکمتہ نہیں ہوتی تواس کی وجہ بہ ہے کہ فاحق کسی کی جان لیٹنا بیٹو د الیسا جرم سے جس کی مشرا فسٹل ہے۔ منواہ قائل محا دیب نہیں ہو۔

اسی طرخ مال ستھیانے کی مزائیمی قطع بدسے اگراس فعلی کا مزکلب کوئی جورہو۔اس بنا بہاس صورت بین قتل اور قطع بدکی منزاسے عدول کر کے حبلاوطنی کی منزا جائز نہیں ہوتی۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا کا اس صورت بیں می رب کوفتل اور قطع کی ہو منزادی جاتی سے وہ قصاص کے طور بر نہیں ہوتی۔ آب نہیں ویجھنے کواس صورت میں اگر متفتولین کے ولیاان میار مین کومعا ف بھی کردیں توان کی معافی جائے تہیں ہوتی۔

اس سے بیات تا بت ہوئی کہ ندکورہ بالاصورت بیں یہ مزاحد کے طور ہردی گئی ہے اس لیے کاس نے عاربت کی بنا پر قتل کے اس فعل کا ادر کا ب کیا تھا۔ اسی طرح قطع کی مزااس کیے حاجب ہوئی کو اس نے عاربت کی بنا پر مال جھینیا تھا اگر وہ کسی کو قتل مذکر تا اور مال نہ تھینیت آفر اسے قتل کرنا فیزاس کے ماجھ یا ٹول کا مطرفہ دبنیا جا گزرنہ توا۔ اس لیے کواس کا قتل اگر صد کے طود ہم دانی واجس ہوتا اوس منزاکہ جھیوٹ کر حالا وطنی کی منزادینا مبرگز جا گزنہ ہوتا۔

یهی کبیبیت قطع می بهی بردتی بینس طرح اگرید محا رئین جان کمبی بینتے اور مال کھی لوست کوا^س صورت میں قتل اور قطع کی منرا کو حدو کہ کر جلا وطنی کی منرا دینا جائز نہ ہو تا اس بہے کہ اس کا دیج^{یں} حد کے طور برہر انفا ۔

اس میں سے دسیل موجود سے کو محارب مرف اسی معودت میں قتل کامشی ہوتا ہے جباس نے کسی کی جان لی ہواسی طرح اگراس نے مالی جھینا ہو تو وہ قطع کامشی ہوگا-اس باس میں اس مسلے یں ایک نئی دبیل بننے کی صلاحیات موجود میں اس بیے کہ جب فئی صریحے لمور پرواجب ہوتا سے تواسے جبولہ کرکسی اور پر کوانع تیا ایکرنا جائز نہیں رہنا .

یمی باست قطع کی منزاکے اندر کھی ہے بھی طرح ذانی اور سے دکی منزائوں ہیں ہوتا ہے۔ جب الم المسلمین کے بلے اس صورت میں محارب کوفتل کرنے کی بجائے عبلا وطنی کی منترا دینا حالیٰ سے۔

بنیب اس نیکسی کی جان نه کی ہونواس سے بہبی یہ با مت معلوم ہوئی کرمی رب نفس خودج کے ساتھ فنال کا مستحق نہیں ہوا تھا اسی طرح اگردہ فنٹن کا ولیکا مب کرلنیا توفنل کی سزاسے اسے معافی نہ ملنی۔

اگرمی ادب نفس می ادبت کی بن پرختل کامنتی ہوجا تا تواس منا کوچیوڈ کرکسی اور منزاکواخیما سمزنا جائز نه ہوتا ۔ بسی طرح جان لینے کی صوریت میں قنل کی منزا کوچیوڈ کر اسے کوئی اورینزا دیناجائز نہیں ہونا ہے۔

نول باری ہے (مُن قَسَّلَ بَغَیْرِ نَفْسُ بِغَیْرِ نَفْسُ اِ وَ فَسَا فِر فِی الْاَرْضِ) اس آبیت بین ناحی کسی م موننل کرتے اوند بین میں فسا د کھیبلاٹے کو کیساں درجر دیا گیا ہے۔ اس فساد فی الارض سے وہ فسادا ور گھر بھر اور ہے میں سمے ساتھ جان لیت اور قسل کرنا بھی یا یا جائے یا فساد کے اظہار کی ماکت میں قسل کا وقوع پیش آگیا ہو۔

اس صوریت میں فسادی سے بھٹکا لاحاصل کرنے کے بیے اسے قتل کر دبیتے ہیں حالائکر اس نے کسی کی جان نہیں لی ہوتی - اسب مجبت حرف اس صورست کے اندر ہے کہ حجب محارب توریکر نے سے پہلے امام المسنمین کے فاہومیں آجائے نوا گرچ اس نے کسی کی جان نہی کی ہو، اسے قتل کر ناجا ٹمڈ بڑوگا ۔

اگر چیشکا دا حاصلی کرنے کی خاطراسے قبل کر دیا جاسے نواس میں کسی کا انقلاف بہتریہ اور عین مکن ہے کہ قول باری (اُو فَسَادِ فِی الاوضِ) میں ہی صورت مراد ہو۔
اس کیے کہ فساد فی الایض کی بنا پراگر قبالی کا استفاق ہوجا تا ہوا سے چیود کر جلا وطنی کی منزا دینا جا گر تر نہوتا ۔ حب سب کے نز دیک جلا وطنی کی منزا دیست ہے نواس سے یہ دلافت حال ہوئی کہ وہ قبالی کا مستقی نہیں ہوا تھا ۔

اس بیان کی روسے ان لوگوں کا قول دوست بوگیا ہے آمیت میں بیان شندہ سنرا کو ل کے

اندر ترتب کے ایجا ب کے قائل ہیں جس طرح ہم پہلے پر وقتنی ڈوال آئے ہیں۔

ایک اور پہلوگھی ہے مال جیسنے یا مال جیسنے کا ادا دہ کر کینے پر سزائے ہیں۔
استحقاق بیا نہیں ہوتا میکہ یہ یا ت واضح ہوکو کی دہیں صرف مال لوشنے کی غرض سے باہرا ئے ہیں۔
سب اصول کے اندر مال جیسن کینے پر سنرائے موت کا استحقاق پیلا نہیں ہوتا نو مال لوشنے سے اداوے کی صورت ہیں ایسے لاگوں کی المطور صدیم استحقاق تربیلا نہیں ہوتا اوئی ہوگا۔
البندا گر محاد بین لوگوں کی جانبیں لینے سے جرم سے مزکلی پائے جائیں گے تواکھیں سزائے موت دے دی جائیں گے۔ یوسرا اکھنیں قتل کے او تکا اب کی دجہ سے صدیمے طور پر دی ماسے قائل موت دے دی جائیں گے۔ یوسرا اکھنیں مولی میں ہوگی۔ اس لیے کراصول میں قتل کورنے کی وجہ سے قائل ان کی پر سزا تھا میں میں مارے طور پر نہیں ہوگی۔ اس لیے کراصول میں قتل کورنے کی وجہ سے قائل سزائے ہوت کا متی ہوتا ہے۔ تا ہم محا در بر نے فساد فی الارض سے مقصد کے تحت اس قتل کا ادر کا رہے گیا کہ اسے حد سے طور پر بر سرا

ادراس میں بہ لمحاظ بھی دکھاگیا کہ حدکی صورت میں ہونے کی وجسسے بیمنراسی الٹین سمئی س بیے مفتول کے اولیا بر کے معاف کر دینے پر بھی بیر مترامعا ف نہیں ہوگی ۔ اگران محاد میں نے حرف مال لڑیا ہواورکسی کے نوان سے اپنا ہا تھ نہ دنگا ہو تواس صورت میں ان کے ہاتھ ہا ڈی نی لف سمت سے کائے دیے جائمیں گے اس ہے کہ آبت ہیں اس کا ذکراً یا ہے۔

اصول کے اندرمال چینے پر با تقدیا وں کا طے دینے کی سنراکا استحفاق ہوجا تا ہے۔
سے بہیں دیجھے کر بہی چوری پر بچور کا با تھ کا مٹ دیا جا تا ہے تیکن اگروہ دوبارہ بچوری کرتا
ہے تواس کی ٹما نگ کا مٹ دی جاتی ہے۔

البته مال تھیننے کاعمل جب فساد فی الارض کے مقصد کے تحت کیا جائے نواسی مزامیں اور سختی کر دی جاتی ہوائی سے کامل دیے جاتے ہوئے اور خدادی یا محارب کے باتھ باتوں نی لفسمت سے کامل دیے جاتے ہوئے ہیں۔ اگر ایک شخص تنا کے بی کرتما ہے اور مال تھی لوسٹ لیتا ہے تواسے منزادینے میں ام المسلین کرتما ہے اور مال تھی لوسٹ لیتا ہے تواسے منزادینے میں ام المسلین کرتما ہے ۔ اگر ایک شخص تنا کے ہیں کہ اس کا ختیار ہوتھا ہے ۔

اس اختیاد کے بارے میں ہا دسا معاب کے درمیان اختلاف دائے کا ہم تے ہیلے دو سرو یا ہے جس کے مطابق ما م ابو حقیقہ کے نزدیک ابیشنفس کو بہ سنرا دی جلئے گی کیاس کے باکندیاؤں نمانف سمت سے کاشنے کے بعد میولی بیائیک کواست قتل کودیا جائے گا ، اس طرح امام المسلین کو اسے به تنیتول منزائیں بیک وقت دینے کا اختیاد مہرگا اور برا کیا۔ مدشمار مہوں گی۔ آب بنیں دیجھتے کو اس صورت بیں مدیکے طور پرفنی کی منزاکا استحقاق ہوتا ہیں۔ جس طرح قبطح کی منزا مورکے طور بروا جسب ہوتی سہے اس بین تفتول کے اولیا اس طرف سے معاف کر دبینے کی بھی گنجاکش بنیں ہوتی .

اس سے یہ بات نا بت ہوئی کہ یہ دونوں مزامیں ایک ہی مرتفاد ہوں گی ۔ اس بن پر امام المسلین کو اختیاد ہوگا کہ جو موں ہمان دونوں مزائوں کا بیک وقت نفاذ کرد ہے بایر الفیں قتل کرد ہے۔ قتل کر دیسے کی صورت میں ہاتھ یا گول کا طبختے کی منزا خوداس میں داخل ہوا ہی ۔ اس لیے کہ امام المسلین اس بات کا یا بند نہیں سے کران مزا کو اس میں سے فلال منزا پہلے دی مبل اس بیر اس بیر اس بیر اس بیر کو قتل اور قطع میں سے ہو منزا پہلے دینا جا ہے دیستا ہے ۔ منزا ما قطر کو نئی ہر کہے کہ آس اس طرح کیوں نہیں کرتے کہ ایسے جوم کو قتل کی منزا در کے دوطع کی منزا در سے دوطع کی منزا در سے دوطع کی منزا در سے دولا کہی ہو منزا من ہوں کہی ہو گیا تو ہو کہی ہو گئی اور اس کا باتھ کا طا نہیں جا کے گا۔

اس کے جواب میں کہا جائے گاکہم نے پہلے بیان کردیا ہے کو قتل و رفطع کی دونوں شرائیں ایک سی صدکی صورت میں ہوتی ہیں جب کا استحقاق ایک ہی سبب کی نبا پر سہتر ماہیے وہ سبب بیرکہ میا دیت کے مقصد کے تحت جان کی گئ اور مال لاڑا گیا۔

نین اعتراف کے ندر دی گئی شال میں چوری اور قتی دوالگ انگ جوم مختے اس بیے دونوں کی منراو کا سبب ایک دوسرے سے ختلف تھا ، دوسری طرف ہیں حتی الامکان حدکہ مالے دیکھنے کا محکم دیا گیا ہے۔

اسی بنا پریم نے فائل چور پر پیلے قتل کی عدماری کردی ماکہ دوہری حدید فی حدید فہ جا دی
کرنے کی نویت نہ اسکے لیکن زیر بحیث مطلے ہیں ایک حدولا لنے کی صورت نہیں ہے بلکہ بہزائیں
ایک ہی حدی صورت ہیں دی جا دہی ہیں اس لیے ہم بر برلا ڈم نہیں آ ماکہ اس کے ایک سے کے
ساقط کر دیں اور ایک سے کا نفاذ کر دیں۔

ا مام المسلمین کوید بھی اختیار سے کوالیے ہے کم کوسولی بربیط هاکر قتل کردہے با صرف قتل کر دینے پراکتفاکر شلیاس کیے کہ قول بادی ہے (اُن فیقٹ آئے اُلا کُیکٹ بھیا)
دینے پراکتفاکر شلیاس کیے کہ قول بادی ہے دائی فیقٹ آئے الا کیکٹ کی اس میں مرکورسوئی کا حکم اما م ابو خدیفہ کے قول کے مطابق البرجنفر طحاوی نے ذرکر کیا ہے کہ اس میں مرکورسوئی کا حکم اما م ابو خدیفہ کے قول کے مطابق

قتل کے پورسولی دینے پرخمول ہے۔ ابرالحسن کرخی ا مام ابرضیفہ سے تفل کرتے سکھے کراسے سول پر پورٹھ ا ذیا جائے گا پھراس کے بیٹے بیں نیزہ دعیرہ ما ر مار کر موت سے گئا سطے ا تار دبا جائے گا۔ ابرائحن کرخی فرا نے محقے کر بہی طریقہ درست ہے دور قتل کرنے کے لعد مولی بریشکا نے کے کوئی معتی نہیں ہیں اس یہے کرسولی بر برط منا نا خودا کی سراہے اوریہ بات مردہ انسان کے تی میں ممال ہوتی ہے۔

ان سے جب برسوال کیا گیا ۔ قتل کرنے کے بعد دومرد کی قبرت کے لیے لاش کوسولی پرلٹگانے

عرکیا ہوج ہے نوا تفول نے بواب میں کہا کرسولی پرلٹکا نا فقد بہا وربمزا کے بیے عمل میں آ تلہ،
اس کیے اسے اسی طریقے برعمل لا نا جائز ہوسکما ہے بوشر لوجت کے اندوم فرد کیا گیا ہے۔
اگر کوئی دیے کہ جب الترتعائی نے قتل اور کھا نسی کی مزالتج یہ کے طور برم قروفرا دیا ہے تو
مجرم پران دونوں مزاؤں کو مکے جا کر دینا کمس طرح جا مزہوسکت ہے۔ اس کے بوا ب میں کہا جائے گا
کہ جرب می دیسکسی کی جان ہے لے لئین مال خدلے تواس صورت میں انٹر تعائی نے قتل کی وہ سنر تجزیز

کین اگراس نے جان بھی ہے ہوا درمال بھی نڈنا ہونواس صورات میں النّدتعا نی نے اس کے بیسے ہوں کے بیسے ہوں کے بیسے ہوں کے بیسے موارت ہیں النّدتعا نی نے اس کے بیسے ہوں کی شام میں تعلق کی مدال موارت ہیں تالی کے مذاکری کئی ہے۔ کی مذاکرے اندرش دست بیروا کردی گئی ہے۔

منیرہ نے براہم بختی سے روامیت کی ہے کہ حما رمین کو کھانسی بر بیٹے ھاکرا کیک دن مک انگل رہنے دیا جانے گا ، بدبکر بھی بن آ دم کا قول سے کہ تین د نون مک لٹکت وسیے گا ۔

مبلادطنی کی مزا کے متعلق انقلاف لائے ہے۔ ہمارے اصحاب کا فول ہے کوامام المسلمین عبی اس سے کے مامام المسلمین عبی سے کی مناسب میں کا دوا میت ہے ، ایراہیم سے کھی اسی قسم کی روا میت ہے ، ایراہیم سے کی مناسب کا فول آئے ۔ امام مالک کا فول آئے ۔ کمام کواس کے اپنے شہر سے جہاں اسے سزاملی کھنی دو مرسے شہر میں مبلاوطن کرے قید میں وال دیا مائے گا۔

مجا مداور دور سے مفارت کا قول ہے کہ جلا دطنی کی صورت برہرگی کہ امام المسلمین اس برحدجاً ا کرنے کے دویے بہوجائے گا بہاں نک کہ وہ نور وا الاسلام سے نکل کرد وہمرے مک میں حیلا ما پیر کا ۔ الویکر حصاص کہتے ہیں کرجن لوگوں کا یہ قول ہے کہ اس کا پچھاپکر کے عبس شہر میں کھی وہ جائے اسے وہاں سے نکال دیا جائے توب ورحقیفنت اسے اس شہر سے کٹا کنے اور اس میں قیام سے ددک دینے کے متراد ن ہے جہاں وہ دہماہے.

نیکن اس صورت بیں اسے دوسرے شہر میں جا کرا بنی سرگرمیوں میں لگ، جا نے سے دکا نہیں گیا اس لیے بہ فول ایک ہے معنی سی بات ہے ۔اسی طرح بہھی ایک ہے معنی بات ہے کہ سے اس کے اپنے شہرسے ہے کا کرکسی اور شہر میں فید کردیا جائے۔

اس میے کہ حمیس کے مفہوم میں اس سے کوئی فرق نہیں ٹی نا کہ اسے حمیس کی منا ابنے ننہ کے ندا فیدکی صورت میں ملی ہے یا کسی اور شہر میں ۔ اس میے درست بات بہدے کہ اسے اپنے ننہر کے اندار قید میں مُذال دیا جائے .

نیزنول با دی (اُوْ نِیْفُوْ ا حِنَ اُلَارُضِ) کامفہم یا تو یہ ہے کہ اسے پوری روٹے نوین سے ہلاو کر دیاجا ئے ، تیکن بہصورت محال سے اس ہے کہ لوپری روٹے زمین سے صرف اسے قتل کرکے ہی جلا وطن کیا جا سکتا ہے ۔

بیکری واضح سبے کہ بیت میں جلاوطنی سنے نئل مراد نہیں ہے۔ اس لیے کہ ایت بیں جلاو کمنی کے ساتھ قتل کی اسے دائیں ہے۔ اس لیے کہ ایت بیں جلاو کمنی کے ساتھ قتل کا کھی دکر مرواہے ۔ یا آیب کا مفہ م ہے ہے کہ اسے اس سرزمین سے جلا و کمن کر دبا جائے سے اس سے اس نے والد جائے مرف جلا دکھن ہے اس سے اس نے والد جائے مرف جلا دکھن کر دیا جائے۔

بجبکہ دوسری طرف بربات واضح ہے کہ آبت ہیں اس کے ذکر سے مراد ہے کہ اسے یہ سنرا دے کرنیوف دہراس کی اذبیوں سے بجا ہے اور سلمانوں کو اس کی اذبیوں سے بجا ہی ہائے۔
کیبن اگروہ اینے شہر سے ننہر بدر سہو کر دوسرے شہر ہیں آزا دانہ نقل و سوکت کرے گا نواس مودت ہیں سلمانوں پراس کی کمج زدی کا منحوس سایہ نائم رہے گا جب اس دوسر سے ننہر دیں ہی اس کی سمرکہ دیاں حسب سابق جاری رہیں گی ۔

با آبت کا مفہ می بہت کا بسے دارالاسلام سے جلا ولمن کرد با جائے۔ نیکن بہ صورت بھی متنع سے اس بیے کہ سی ملمان کو دارا لیحرب کی طرف جلاوطن کر دبنا جا کتر نہیں ہے، ایسا کرکے گویا ہسے انغلاد کا موقعہ فراہم کر دیا جائے گا اورائی م کار وہ حرفی بن جائے گا .

اس سے بیا است نابت برگئی کر مبلا وطنی کے معنی بیر میں کداس مگر کے سواجہاں اسے فیدکرد یا

جائے اوداس کے بیے وطاں فتنٹروفسا دکھیلانا نامکن بتا دیا جائے ہومی رومے زبن کواس کے دیودسے یاک کرد ما جائے۔

الول باری ہے (خلائے کھٹھ خورٹی فی المدینی کو کھٹم فی الآخرۃ باک عظیمی میان کے لیے دنیائیں فی سے اور دنیائی کا سامان ہے اور کا مسامان ہے اور کا نوست بیں ان کے یہ ہوت بڑا عذاہہ ہے کہ اس کے لیے دنیائی کو تنہیں بنے گاہی کی ہوں کا تفاع وہ نہیں بنے گاہی کی سے کہ تا ہوں کے دنیا بیں ان پر حد کا نفاذ اس کے گئا ہوں کا تفاع وہ نہیں بنے گاہی لیے کہ انترتعا کی نے یہ نبا و یا کہ دنیا بیں ان پر حد جا اس کے بعد می شورت کی وعید باقی سے گا۔ سے گا۔

قول ما رى سے دالگرا تكذيري كما بخوا من قبلي آف كفيد دوا عكيه غرفه الكه الله الله على الله الله على الله الله على الله ع

التُديخت والا، رحم كرنے والا سے).

این کای مصدان توگوں کے بیے استنام سے ہو قابویں آنے سے پہلے نو برکوئیں اس مجلے کے ورکوئیں اس مجلے کے وربی استناء وربیعے انفیس ان توگوں سے نکال دیا گیا ہے جن براکٹر نے حدوا جب کردمی اس لیے کاستناء میں بعض ذائ کی سرمجہ عصر بنول ہے کہ دیا ہوت میں میں دان کا بور تربیہ

یں تبقی افراد گواس مجوعے سے فاریج کردیا جا تا ہے جس میں ہے افراد شائل ہوتے ہیں۔
مثلاً یہ قول باری ہے (الآآل کوط یا تنا کہ نتجو ہے کو ایج بیش الآا الحم کا تکہ السلام مواء ہم مان سری کو کیا لینے والے بین مگواس کی بیری) الترتعالی نے حفرت لوط علیہ السلام کے مطراف کو میلاک کے جانے والوں کے فجموعے سے فاریج کردیا اور کھراست نا اسے ذریعے حفرت لوط ملیالسلام کی بیری کو بی ہے جانے والوں کے فجموعے سے فاریج کردیا ۔

البعس طرح ية قول بارى سے (فَسَجَدَ الْمَلَا بِكُنَّهُ كُلَّهُ هُ الْجُمَعُونَ إِلَّا اِلْكِيسَ مَمَامَ وَتَسَوِن نے سیرہ کیا مگر ابلیس نے تہنی کیا) اس آیت میں ابلیس کو سیرہ کرنے والوں کے جموعے سے خادج قرار دیا گیا۔

اسی طرح آیت زیر بجبت میں جب الٹرنعالی نے ان لوگول کو حفول نے قالومیں آنے سے بہلے توریکی میں جب الٹرنعالی نے ان لوگول کو حفول کے میں اور کے حجمہ عے سے مسئنٹنی کردیا جن پراس نے مدوا جب کردی تھی توگولی اس نے ان پر حدکے ایجا سب کی نقی کردی ۔ اس نے ان پر حدکے ایجا سب کی نقی کردی ۔

اس مات كواسِن فول (مَا عَلَمُوُ ا كَانَّ اللَّهُ عَفُو كُرَدَ حَدِيمً) كَ دَرليه ادرزيا ده موكد بنا ديا مس طرح يه فول ما رئ سے (مَنْ لِلَّذِينَ كَفَوْدا إِنْ يَنْتَهُو كَيْفَدُ لِكَهُ مُرَمَّا قَلْدَسَكُفَ آب کافوں سے کہ دیں کہ اگر وہ بازا جائیں نوان کے تھیلے گناہ معاف کر دیے جائیں گئے اس سے یہ بات سے میں آئی ہے کہ ان سے دنیا وانوت دونوں کی سزائیں سا قط ہوجائیں گئے۔
اگر یا میں ان ان ان ان ان ان ان ان کہ جوری کے سلسلے ہیں ارشا دباری ہے (فسکن تا ب مِن لکھ کہ کہ خوات الله عقد کی ترجیم ہے کہ جو کا کم رہے کہ بعد تو ہر کر ہے اور ابنی اصلا کہ کہ نے تو کہ تسک اللہ تعالی من اکواس کے با وجود جوری تو بہ صدی سنراکواس سے ساقط بہیں کوئی ۔
سے ساقط بہیں کوئی ۔

اس کے جواب میں کہاجائے گا کہ الترتعالی نے بچرد کواس جمدعے سے فارچ ہندی کہاہے جس براس نے حدکی سنرا واج ب کردی تھی - ملکہ ایمت کے ذریعے صرف بین با ہے کہ ان بس سے بی شخص نوب کرنے گا توا دلتراس کے لیے بڑا غفور درجیم سے ۔

اس کے بڑکس می دبین کی ابت میں استثناء کا ذکر ہے ہو قابر میں اُسے سے بہلے توبہ کمہ کینے والوں کوان محا دبین کے مجمد عے سے نکالنے کا موجب ہے جن بیرا نشر تعالیٰ نے حد کی منرا واجب کردی ہے۔

نیز قول باری (فَهُنْ تَاکِ مِن بَعُدِ فُطلِیه کا صَلَی کی بنا درست ہے کہا اور تقریبی کی کی بنا درست ہے کہا اسے بیا ہے کہا اسے بیا ہے کہ بنا کا میں میں میں بیا کا میں میں کا نماز ہوا ہے بی ابنے طور پرسی اور فقرے کی فعیمین سے تعنی ہے۔ ہرایہ کا محالیہ طور پرخود مکتفی ہو ہم دلاست کے بفیرسی اور فقرے کے سے ساتھ اس کی ففیمی کر سکتے۔ مجبکہ قول باری لاا کا اللہ بیٹی تعالیم میں فکر ای تعقید کہ قاعلیہ ہے کہ ما تعالیم کے میں تقداس کی تفید کے ساتھ اس کی تفید کہ کہ اسی بیا بر ما قبل کے جیلے کے ساتھ اس کی تفیدی کر دی گئی بجب اسی بنا بر ما قبل کے جیلے کے ساتھ اس کی تفیدی کر دی گئی بجب اسی بنا بر ما قبل کے جیلے کے ساتھ اس کی تفیدی کر دی گئی بجب اسی بنا بر ما قبل کے جیلے کے ساتھ اس کی تفیدی کر دی گئی دورا موال کے اسی بنا بر میں کے حفوق کی بی جیسی میں کوروہ میں منا و بورے نیا بہت بروگیا ۔

بحب مرکا وجوب ہوجا تا ہے تو ادمیوں کے حقوق کا مال ، جان اور نظموں کے سلسلے میں اوان سا قط ہوجا تا ہے ان میں تا وان سا قط ہوجا تا ہے ان تمام ہوت ہے ہے کہ جوم کی بنا پر واجب ہونے والی حداً دمیوں کے ان تمام ہوت کے میں اور ساتھ کا میں ہوتے ہیں۔ مثلاً ہور جب جوری کر تا ہے اور سرا میں اس کو ساقط کر دبنی ہے جو اس جوم سے متعلق ہوئے ہیں۔ مثلاً ہور جب جوری کر تا ہے اور مزایس اس کا باتھ کا مطرح دیا جاتا ہے تو وہ جرائے ہوئے مال کا تا وال نہیں کھرنا .

اسی طرح التی برجب حدر فا ما ری مودی جاتی ہے تواس بر فہر کی رقم لازم نہیں آتی۔ نیز فائل برحب نصاص واجب برحب الدام نہیں اتی۔ نیز فائل برحب نصاص واجب برحب الدام نہیں اتا دان لازم نہیں آتا۔ بہی صورت محاربی کی ہے۔

حسان برصرحان كردى جاتى سي توادميول كي خفوق سافط بروجانيين.

اس لیے محاریب سے بعب موسا قطع وہ اتی ہے تواس میاس مال یا جان کا وال لازم ہو جا تا ہے بیساس کے ماتھول نقصا ان پنجا ہو۔ سب طرح بجد سے اگر حد مساقط کر دی گئی ہو تواس برمال کا تا دان لازم ہوجا تا ہے با زانی سے اگر حد کا سقوط ہو گیا ہو تو اس بر دہر کی دھم لازم ہوجاتی ۔

رہزنی اولی فقاف غار تکری کی سزا

کس متعام پر دمنرنی اورقتل و غاقد تکی کرنے کی صورت بیں ایک شخف می درب فراریا تا ہے۔
اس بارے بیں اختلاف سے ۱۰ م الوخیف کا قول سے کہ بی نفس شہر کے اندرون یا داشت کے دفت ڈاکہ اور ایس کے دومیان دن بادات کے وقت وہ اس قسم کی اور نہیں فراری بادات کے وقت وہ اس قسم کی سرگر میوں سے بار مشال میں صورت میں وہ در بنری نہیں فرا میا ہے گا۔

ایک شخصاص دقت بربران قرار با گیا جب وه صحافی علاقون بی بین شهری حد در سے

با برر نبرنی کی وار دا توں بیں ملوث یا با جائے ۔ اما م ابر پرسف سے الملکی صورات بیں مسائل کھنے والوں

نے تقلی کی ب کاس مسلے بیں شہری ا ورغے شہری علاقے سب مکساں بی وا و دان مقامات برر بزنی
اورقتی و فارت کے مرتحب ا قراد محارب فرار دیے جائیں گے جس کے بیٹے بیمان بر معزفائم کی جائے گا۔

اما ما ابر پرسف سے مردی ہے کا اسے بی در جو شہری مدودیں واقع کو کو کے گھروں پر دانت کے قت ا چانک حملے کرتے ہیں تفییں در بزن قراد دیا جائے گا اوران بر در بزوں سے اسمام جاری کیے جائیں گے۔

اما ما اورقت جی تفییں در بزن قراد دیا جائے گا اوران بر در بزوں سے اسمام جاری کیے جائیں گے۔

اما ما اور میں کی میں میں کہ ایک شخص اس وقت محادب قرار دیا جائے گا جب وہ گاؤں

سے کم از کی تین میل کے فصلے پر در بزی کر سے گا۔ اما م مالک سے یہ بھی تنقول ہے کہ محادیت کے معنی شہری میں دورا ورغے ہر تہ ہری میں کوئی فرق نہیں کیا سے۔

بیس کہ کسی جن رئی انتقام کے بغیر مرف مال کی طلب بیں قبال کیا جائے ۔ اس فول میں امام مالک نے سے در دورا ورغے ہر تہ ہری میں کوئی فرق نہیں کیا ہے۔

بیس کہ کسی جن رئی انتقام کے بغیر مرف مالکی طلب بیں قبال کیا جائے ۔ اس فول میں امام مالک نے سے در دورا ورغے ہر تہ ہری میں کوئی فرق نہیں کیا ہے۔

بیس کہ میں وردا ورغے ہر تہ ہری میں کوئی فرق نہیں کیا ہے۔

سے مورد اور فور خور تین کوئی فرق نہیں کیا ہے۔

ا مام نتا فعی کا تول ہے کر دہزن اور ڈاکو وہ لوگ ہیں جوستھیاں ہے کرلوگوں کی ماکہ نیدی کریں اور کھیران سے ان کامال جیسی کسیں۔اس میں شہرا درصحرا کا تفکم نکیسا ں سے ۔

بر رق میں میں میں ہیں ہیں ہیں ہر دو سروں میں میں ہوت ہے۔ توری کا فول ہے کہ کو فیشہر میں مُحاکمہ والمشخص محارب نہیں کہ ہلائے گا جب ماے واس شہر کے صلاو و سے یاہراس فعل کا اور کی اب نہ کہ لیے۔

الوكرجيسا ص كينت بن كرحفنورصلى الترعليه وسلم سعروى بيك كم آب التي فروا با الا خطع

علی خان والد ختلس، خیا نت کرنے والے نبرا نیکے کا ہا تھ نہیں کا ٹما جائے گا ہوضورہ ای الرعدوسلم النزعدوسلم فی خان والدی کا ہم تھے کے ہاتھ کا تھے کے ہم تھے کہ ایس اسے اس میں تھوت برا میں ہم تھے ہے ہم اس نبا پر محادبین کے اندوز فورت برط نے کی بات کا اعتبار واجب بردگیا۔

نیزید کرمب وه ایسے متفام برسروں جہاں ان کے لیے نہ وریکوٹ نامکن نہ ہوا در من لوگوں کے خلاف برکا دروائی کرنے کا ادادہ کریں مسلمانوں کی طرف سے انھیں مددھی پہنچ سکتی ہو نوائیسی صورت میں وہ محالیب نہیں کہلا سکتے ان کی صندیت اُ چکے اور نظیر ہے جسبی ہوگی ۔ مگرا یک تنہا شخص اگر شہر سے اندر برحرکت کرے نو وہ اجبکا اور غاصب فرا دیائے گا اس بررہ نروں کے اسکام جا دی نہر ہوگئی۔ کر دنے اسکار کوئی گروہ صحائی علاتے میں لیبی شہری صدورسے با ہزدور پیوٹ نے اس کے بلے گزرنے والے قافلوں وغیرہ کے اموالی بھیبی لیبنا ممکن ہوتا ہے بربکان قافلوں وغیرہ کے اور کی میں لیبنا ممکن ہوتا ہے بربکان قافلوں وغیرہ کے اور کی میں لیبنا ممکن ہوتا ہے بربکان قافلوں اور کی دروقت مددھی نہیں بہنے کئی جاسکتی۔ اس میان کی عیشیت المجھے سے تعمیل میں ہوگئی۔ نیزان لوگوں سے بھی مختلف ہوگئی۔ بیزان لوگوں سے بھی مختلف ہوگئی۔

اگرنتهراورغیرنتهرکا حکم مکیهای مبزنا تو پیمرا مکیت تنهانشخص ا درا باب بورسے گروہ کے حکم کا بکیا مهونا بھی دا حبب مبوتا - بعبکہ میریات واضح سے کہ نتهری حدو در کے اندرا باب نتم اشخص محارب نہیں بہرسکتا اس بیسے کراس کے اندو زور کی طینے کی بات موجود نہیں ہوتی ۔

اسی طرح شہری مدود کے اندائی۔ بورے گردہ کا بھی بہی کا ہونا چاہیے اس کے کان کے اندیجی شہری میں میں میں کردہ صوائی علاقے اندریجی شہری کے فلاف نرور بجر سا اس موجود نہیں ہونی۔ نکین اگر بہی گردہ صوائی علاقے میں ہو تواس کے اندریک فیدیت بیریا ہوجاتی ہے اوراس برحرف اسی صورت میں فا یو با یاجا سکتا ہے کہ اس کے خلاف جنگی کا در دائی کی جائے اس سے ان کے مکم اور شہری حدد میں اس قیم کی کا دروائی کو ہیں۔ میں اس قیم کی کا دروائی کو ہیں۔

اگرکوئی یہ کہے کہ جب اب سے ذکر کردہ سبب کا اعتبار ضروری ہے نواس سے بربات داجب ہوگئی کہ دس بچردوں کا ایک گروہ اگر منزاد اً دمیوں کا کوئی فا فلہ روک نے نویہ گروہ محارب نہ فرا د پلتے اس بیے کہ فاضلے والے اس سے این ابھاؤ کرسکتے ہیں۔

اس کے بھالب میں کہا جائے گا کہ چوروں کا بہ گروہ قوت کیٹے نے اور باہرا جانے کی نبایر محال^ب بن گیا نواہ وہ قافلہ لوٹننے کا اوا دہ رکھتا ہو با نہ رکھتا ہو۔ اس کے لبعدان سے بہ حکم اس نبا ہڑل نہیں سکتا کہ قاضلے دالے ان سے اپنا ہجا گو کرسکتے تھے جس طرح شہروا لوں کا ان سے اپنا ہجا ڈکر بین اس حکم کے ملنے کا سبسی نہیں بن سکتا .

ا ما ما بربوسف فے شمیری حدود میں بچدیاں کرنے والوں پر محا رہین کا حکم جاری کیا ہے اس کیے کہ شہری سچر طاقت ور سجوتے ہیں ، نیز شہر لویں کے خلاف ان کی کادر وائمیاں محادمت کی بنا بر سج تی ہیں ا وزیر قصد دمال حجیبیننا ہم قامیے۔

اس بیے شہری میرود کے اندراور شہرسے با ہرکادروائیال کرنے کی بنا برا ان کے حکم میں کوئی فرق نہیں پڑسے گاجی طرح زنا ، سرقہ ، شہدت اور قتل کی حدود کو واسبب کرنے پراساب کا حکم ہے کونوا ہ بہشہر کے اندر با نے جائیں با باہر بہرصوریت ہیں ان کے فرکبین برس جادی ہوجاتی ہے۔

فصل

محاريج بانفرباؤل كالفت كيدية تقدار مال كبيابه

محادب کے ہاتھ بائوں کا منتے کے سلسلے میں بہادہ ہے اصحاب نے بچینے بہوئے مال کی بہتھ اُر بیان کی سے کوان محادبین بیں سے ہرا کیں کے سصے میں کم اوکم دس درہم آئے بہوں . امام شافعی نے معدم فرح کی طرح میں لیمن فی کس بچرتھا کی دینا دکا اغذبار کیا ہے۔ جبکہ امام مالک نے کسی مقداد کا اغذبا دنہ بی کیا ہے۔ اس ہے کوان کے نزد کیا۔ مرف فورج کی نبایر مال اولیت سے اسے میں ایسے لوگ اس منزل کے مستی بروجاتے ہیں ۔

فصل

انتماعی جملے بر بعض نے تن ور بعض نے دوشہ ماری ہوتو کیا حکم ہوگا؟

مبار سے اصحاب کا قول سے کہ اگر محا رہیں کے گروہ میں سے تعف افراد نے لوط مارا درتنل دفیر کو ادر کا ب کیا ہو تو پورسے ٹو لیے ہر محا رہین کا حکم جاری ہوگا اس بیے کہ محارمت اور طاقت وقوت حاصل برنے کی کیفیدیت اس لیورسے ٹو کے کی حتما بندی کی نبا ہر بیدیا ہوئی تھی۔

تعب بوه سنب اینی طافت و فوت کیر کینا میس کی وجرسے ان کے ساتھ محادیت کا حکم متعلق سیجگیا دہ ان کی جیجا بندی کی نبا ہر بیرا ہوا کھا تواس سے یہ بات خروری ہوگئی کواس لیورے ٹوسے ہوئے ہوئے اگر نے جانے والے حکم میں کوئی فرق نہ پڑے ہے تواہ ان میں سے بعن نے دوسے ما دا ورفت کی و غاز نگری کا ارتکا ب کیا ہوا ور با تی ما ندہ افرا دیا ن کا ساتھ دے کوان کی شینت بنا ہی کی ہو۔

اس کی دہیں ہے کہ اسلامی گئی جب اہل حریب کا فروں کا مال بطور تنہیں بیٹ عاصل کرنا ہے ۔

آواس فشکریں شاہل افراد کے درمیان اس کی تقیم کے حکم ہیں اس کی نظرسے فرق نہیں بیٹر تاکہ ان ہیں ہے کس نے تنال میں باقا عدو محصد لیا ہے اورکس نے لڑنے دالے افراد کی معنا دنت اور نیشت بین ہی کی ۔

اسی بیے ان ہیں سے اگر کسی نے مدمقا بل کا فرکولا کھی ما دکر یا تلوار کی ضرب مگا کرفتل کر دیا ہو نواس سے حکم میں کوئی فرق نہیں بیٹرے گا اس بیے کہ چشخص مرسے سے نبردا زما ہی نہ ہوا میں گا اس بیے کہ جشخص مرسے سے نبردا زما ہی نہ ہوا میں گا اس بیے کہ جشخص مرسے سے نبردا زما ہی نہ ہوا میں گا اس بیک کی اس بیک کی اس کے کہ جشخص مرسے سے نبردا زما ہی نہ ہوا میں گا اس بیک کی اس بیک کے اس میں کھی تنال میں عملی طور پر مصد لینے والوں کا حکم حادی میں گا۔

بحور کے بیاف میری سنراکا بیان

قول بادی سے اوا لسّارِق والسّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْرِلُيكُ الْحِورِي كرنے والے مردا ورجِرى كرنے والے مردا ورجِرى كرنے والى عودت دونوں كے باتھ كاك دو)

سفیان نے جابر سے اور انھوں نے عامر سے دوایت کی ہے کہ تفرت عبد اولئہ کی قرات اللہ کی قرات اللہ کی قرات اللہ کی قرات اللہ کی قرات میں فاقطعوا اللہ کی اسے کہ ان کی قرات میں فاقطعوا اللہ اللہ اللہ اللہ کے داست ما تھ کا طب وو۔ اللہ اللہ کے داست ما تھ کا طب وو۔

ابو مکر مجعاص کہتے ہیں کو امت کے اندراس بارسے میں کوئی انتقلاف نہمیں ہے کریہ ہی دفعہ سے کریہ کی دفعہ سے کریہ کی دفعہ سے دیا جائے گا اس سے ہمیں ہر بات معلوم ہوگئی کا اور کا اب کرنے پر ہور کا دا یاں ما تھ کا اللہ دیا جائے گا اس سے ہمیں ہر بات معلوم ہوگئی کہ قول ہاری لاکٹید کہ جسک کے مسالند کی مراوان کے داستے ہاتھ ہیں۔

مظاہر نفط دو تخصوں کے لیے ید نعنی ہا تھ کے ایدی نیرشنل ہے اور اس بر دلالت کر دہا ہے کوان دونوں میں سے برا میک کا ایک ایک ما تھے مراد ہے جس طرح یہ قول ہاری وائی تشویکا الی اللہ فقد کے تعدیق کے دیکھی اسے دونوں سیویوا اگرتم اللہ فقد کے تعدیق کو تو بخصا دے دونوں میں سے برا میک کا صرف ایک دل تھا تو ان کی طرف میں سے برا میک کا صرف ایک دل تھا تو ان کی طرف جمع کے ساتھ دیوں کی افعا فت کردی .

اسی طرح بیال بھی حبب بچردی کرنے ^دا ہے مردا ور حجری کرنے والی عودت کی طرف ہا تھو کا فعا فعت جمع کے لفظ کے ساتھ ہوئی نواس سے بہ بابت معلوم ہوگئی کوان دونوں ہیں سے ہر ایک کا صرف ایک بائھ مراد ہے اور ہے دایاں ہا تھر ہے۔

تبیسری دفعہ ہو بری کرنے ہم ما یاں یا تھ کاشنے اور ہو گئی دفعاس جرم کے ادلکاب بردایں ٹانگ کاشنے کے متعلق فقہا برکے درمیان انقلاف رائے ہے۔ ہم عنقر بیب اسس برروشنی

ڈ الی*ں گے* دان نشاءاکتدی

اس آبیت کی تخفیص کے تعلق امریت کے آمد کوئی اختلاف را مے نہیں ہے۔ اس لیے کہا آب کے نفط کا اطلان نماز ہو دیر کھی ہوتا اسے معضور صلی التّر علیہ وسلم کا ادشا دہے زان اسوا النّ س سدّق نے ہوالیڈی دیسو تی صالوت ہو بزرین ہجوروہ سے ہوائی نماز ہجرا آبا ہے) عرض کہا گیا ، وہ کیسے ہ ادشا دہوا (لاجیتم دکوعها دسجودها وہ اس طرح کرایسانشخص نماز کے اندر دکوع اور سجدہ پوری طرح ا دا نہیں کرتا) اسی طرح اس لفظ کا اطلاق ندیان ہور پر کمبی ہوتا ہے۔

کیت بن سعار نے دوابیت کی ہے ، الفیں نے بدین ای ضبیب نے ، الوالی مرزد بن عبرائلہ سے دانوں نے فرما با را دسد ق سے دانھوں نے ابوریم سے ، انھوں نے حضود وصلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرما با را دسد ق السادق الذی سید ق نسان الامبرسب سے بڑا جوروہ ہے ہوا مبرنعی حاکم کی زبان ہوائیں ہے) اس سے بہایات نیا بت بہوگئی کہ آبت میں مہر جور مرا دہنیں سے ، سرتح ایک ایساسم سے بس کے نغوی معنی ایل زبان کے بال لفظ کو سنتے ہی سمجھیں ہما تھے ہی اور مزید سی بیان اور دفعا

کی فنرورت نہیں ہونی گتی۔ نشرلعیت ہیں گئی اس کا ہیں کا کہتے۔ نظیح بیر کا حکم اسی اسم کے ساتھ معلق کر دیا گیا ہے جب طرح بیع ، نماح ، ا جا رہ ا وردوسرے نمام الموریس جن کے معانی ان میرولالت کرنے والیا لفاظ کوسن کرہی سمجھیں اُ جا تھے ، ان کے ساتھ وہ احکام معلق کر دیے گئے ہیں جن کے عموم کا ان الفاظ کے وجود کے ساتھ اعتبار کرنا واب

بنوناسے والکوسی کی کوئی داسل فائم بهومانے.

اگریم ظاہر تول باری روانشار قی کالشار قنه کو تنہا رہنے دبیتے تومرف اس اسم کی بہاید مکم بینی حاربہ زند کا اجرا ہوجا تا، عرف وہی صور فیرجن کی تنصیص کی دلیل قائم ہوجاتی۔ تاہم ہا رسے نز دیکے ہے بات بابی نبوت کو بنیج چکی سے سرقہ کے حکم کا تعاق اس اسم کے علاوہ ایک اور مفہوم کے ساتھ ہوگیا ہے جس کا حکم کے انجاب میں اعتبالہ کرنا فروری ہے اوروہ مفہ دم ہے ہوزا ور مقدار لعبنی بچائی ہوئی چرکا محفوظ مقام میں ہونا اور ایک فاص مقداریا اس سے ذائد مونا۔

> کتنه مال *سرقه بریسزایبوگی* ؟ سور رئیمه مرزن کاتعات بیسته

بہائ کاس مفداد کا تعلق سے تدبیاسم اس کی ظرسے محل سے وراس مقداد کے اثبات کے

کسی اور ذریعے سے بیان کا مختاج ہے۔ اس سے برمقدار کے اندر قطع بیر کے ایجاب کے لیے اس اسم کے عموم کا اعتبار دوست نہیں مردگا۔

اس کے ایمال کی نیز اس کے عموم کے اعتباد کے اتناع کی دلیل وہ دو است سے یوعبوالباقی ہن تا اس کے ایمال کی نیز اس کے عموم کے اعتباد کے اتناع کی دلیل وہ دو است سے یوعبوالباقی ہن تا المواقد تا المال کی یا تھیں معافر بن المثنی نے المحقوم کے الموسل کے مقابلہ وہ الموسل کے معالم اللہ میں عامرین سعد فی الموسل کے مقابلہ وہ الموسل کے معالم اللہ معامل کے معالم اللہ معامل کے معالم کا معامل کے معالم کا معامل کے معالم کا معامل کے معالم کے معالم کا معامل کے معالم کے معالم کے معالم کا معامل کے معامل کے معالم کا معامل کے معامل کے

(لا تقطع مید السادق الافی شدن المهجن بیود کا با تقدم اس صورت بین کافی جائے گا جبکہ بچرائی ہو تی بچر کی مالیت ڈھال کی قبیت کے مماوی ہی ابن لہنید نے ابوالنفر سے دوایت کی، انفوں نے عموسے، انفوں نے مفرت عائشہ سے کہ صفر وصلی الشرعلیہ وہ کم نے فرمایا:

الاتقطع بيدالسادق الآفيما بلغ نسس المعجن فيما فوقها أيودكا بإنظام مرف اس صورت بي كامما جائے گا جيب بيرائي بهرئي بيزي ماكيت شھال تن فيرت يا اس سے زائد قم كو پنتى بود

ان روابات سے بریامت نا بت بوگئی کرائی بی فطع کے سیسے میں آیت کا می طوھال کی میت پر موقوف ہے۔ اس طرح ڈھال کی فیمیت کی سیٹیت یہ برگئی کہ گویا آیت کے ساتھ سبی اس کا در و درہوا سبے اور یہ کی میت کا ضمیمہ من گئی سبے۔

اس طرح کی آئیت سے مفہ م کی ترنتیب کچھ لیوں ہوگئی ہے۔ بیوری کرنے والے مردا وربیوری کرنے والی عورت دونوں کے مامقر کا مشہ دوجیب بچرائی ہوئی بجنری مالیت ڈھال کی قیمت ہو مہنج جا مجے "

بنون بن المفظ مسرقد میان کا محتاج سے اور حکم کے اثنیات کے لیے نو دمکتفی نہیں ہے جس لفظ کی برکنفی نہیں ہے جس لفظ کی برکیفیٹ میں اس کے برکیفیٹ میں اس کے ایک اور درج کھی ہے جواس جہت سے اس کے ایک اور درج کھی ہے جواس جہت سے اس کے اجمال بردلائٹ کرتی ہے ، یہ وجہ ڈھال کی قیمیت کی تعیین کے مسلم بیں سلف سے منتقول مدوایا سے کی صورت میں ہے۔

حفرت عبدانشر من عباس ، حفرت عبد كندب عمر و ، ايمن الحبشي ، ابوحنفر، عطاء ابراهيم

ا در دوسر مے حفرات کے قول کے مطابق ڈھال کی قیمت دس دریم تھی یحفرت ابن عمر کے قول کے طاق مین دریم معفرت انس ، عروہ ، تربیری ا در کیمان بن بیسا ر کے قول سے مطابق با نیج دریم بھی بحفرت عاکمنن می قول ہے کہ مخدھال کی قیمت ربع دیتا دسیعے۔

بہ بات تو واضح میں کوان حقرامت نے تمام می صالوں کی تیمیں نہیں گائی ہیں۔ اس کیے کہ کیڑے اورد کی میں مان کی طرح می طال کھی نتالف اقتمام میں ہوتے تھے اوراس محاطے سے ان کی حقرت کی خوصال کی محمد میں مقدار کی تعیین لا محالہ اس محدصال کی تعمیت کے حیزوں میں بڑی جس کی مجدد صلی التر علیہ وسلم نے ہورکا ہا تھ کا طے ویا تھا۔

ا در بربات کھی واضح بہے کہ لوگوں کو اس مح دھالی کی تقویم بعینی قیمیت کی تعیین کی صرورت اس وقت بیش نہیں آئی ہوگی حب معفور صلی انتہ علیہ وسلم نے بچورکا ما تھ کا کا سوگا۔اس بیے کہسی متعین چیز کی بچوری بیر حضور صلی انتہ علیہ وسلم کا سزا کے طور بر بچورکا ما نھ کا طف دینا اس سے کم دوج کی چیز جرانے کی صورت میں قطع کی نفی بیر دلالت نہیں کونا۔

خس طرح ڈھال برانے برج رکا ہاتھ کا شے دبا اس پر دلالت نہیں کرنا کہ ہا تھ کا شے کا مکم مردت ڈھال برانے برج رکا ہاتھ کا سے دوسری جنری جرانے بربر برنزا نہیں دی جاسکتی اس سے محرور دیسے دوسری جنری جرانے بربر برنزا نہیں دی جاسکتی اس سے کہ جو صورت بیش اُنی تھی وہ ان صورتوں میں سے ایک تھی جندی کے مرکز افغان کھا اس سے میں سے ایک تھی جندی کے مسلم کا افغام بیش آنے والے واقع کے حسب حال کھا ا

اس سے میں مقدار میں قطع پر تہیں ہے۔ نیز آب کی طرف سے اس بات کی دہنائی وربرا ہے۔ کھی کہ اس سے کم کی مقدار میں قطع پر تہیں ہے۔ نیز آبیت ہیں مقداد کے بادسے میں جواجمال تف اس کے ذریعے ہوگئی حبس طرح ہما دی روا بین کردہ احا دمیث نفطی طور کر جھال سے کرفنمین کی مالیت کی میں ترجوانے پر قطع پر کی نفی پر دلالت کرنی ہیں ۔

سِينَ بَيْنَ دُوْة وا جب ہوتی ہے نيكن صدق بين دُولة کی واحب مقل اسے بھا طرسے جمل ہے۔

ہمارے شنخ ابوالحن کہا کرتے ہے کہ آیت زیر بجب اس می ظریسے جل ہے۔ یہ معانی ہیں

ہمارے شنخ ابوالحن کہا کہ جائے ہے جن کا یہ نفظ نعنت کے بی ظریسے تقتقی شہیں ہے۔ یہ معانی ہیں

موزا در مقد ارد ، دومری طرف قطع ہد کے ایجا ہے ہیں جن محانی کا اعتباد کیا جا ہے اگران ہیں ہے کئ

ہمز موجود نہ ہوتو اسم مزند کی موجود گی کے ما وجو ذفطع پدوا جب نہیں ہوگی۔ اس لیے کو مفت کے

موز موجود نہ ہوتو اسم موزی موجود گی کے ما وجو ذفطع پدوا جب نہیں ہوگی۔ اس لیے کو مفت کے

موز موجود نہ ہوتو کا اسم پونتیدہ طور برکسی ہے کہا ہے لیف کے منی پر دلائت کے بی اس ہی پونتیدہ

او دلسی سے سارق اللسان کا در سارتی الصالون جمے الفاظ بن کے گئے ہیں اس ہی پونتیدہ

طور برکوئی چیز ہے لیف کے ممل کے ساتھ تشبیہ ہے۔ تاہم ان دونوں الفاظ کے اصلی مفہ دم پر ہم
گونشتہ سطور میں دونتی طوال آئے میں.

مجن معانی لینی سر زرا و دمقدا در کانم نے قطع بدر کے ایجاب بیں اعتب دکیا ہے ان پر دلاست کے لیے نعری طور پر بہدا ہے ،اس بیے لیے نعری طور پر بہدا ہے ،اس بیے سرقہ کا اسم ایس ایم سرقہ وضع نہیں بہوا تھا ، ان معانی کا تبریت نوش عی طور پر بہدا ہے ،اس بیے سرقہ کا اسم ایپ ایکسالٹم شرعی بن گیا و داسیاس کے نوی سنی کے عرم سے استدلال کرزا ورست بہدست برسکت ہے جن کے لیا ت دلالت فائم ہوجا ئے .

اس فقداراً ود البیت کے متعلق بھی انقلاف رائے ہے جسے جس کی بنا بیر ہور کا قطع بدواجب ہوناجیسے ۔ امام البومنیف، امام البولیسف ، امام محد، ندفرا ور نوری کا نول سے کہ دس درہم با اس سے نائد چوانے پر با وس درہم کے بوابر البیت کی کوئی چیز جج دی کونے پر باخف کا منا جائے گا۔

ا مام ابوبوسف ا درا مام محدسے مردی ہے جب تک ہوائی ہوئی ہے کی تھے ہوئے ۔ در می اسلے مہوری ہے ہوئے ہوئی ہے کہ اور المام محدسے مردی ہے جب تک ہوائی ہوئی ہے کی خدید الم ما ابر حنیف در می کا کیست کو نہیں ہوگی ۔ حسن بن زیاد نے الم ما ابر حنیف سے تھا کہا ہے کہ جب کوئی شخص کوگوں کے در میان دائج در اہم میں سے دس در ہم کی مالیت کے مام کا کوئی ہے زیم کے مالیت کے مام کا کوئی ہے زیم کے مالیت کے مام کا کا میں کا مام کا مطرک دیا جائے گا .

ا مام مالک، امام شافعی، لییت اوراو زاعی کا قول سے کہ جیکھائی دینا دیااس سے ندائدہائی کی چیز میلائے کی چیز میلائے میں تعریب کے جب وریم کی مالیت بڑھ جائے کے پیز میلائے میں تو کھی دریع کے مالیت کی چیز جوائے یہ ایمان میک کا بریمی قول سے کہ جب وریم کی مالیت کی پیز جوائے یہ میان مک کردو دریم الیک دریا رکھے ہوا ہو میو جائیں تو بھی دریع دینا رکی مالیت کی پیز جوائے ہے۔ قطع ید بری کا ۔ نواہ یہ نصف دریم کے مساوی کیوں نہ ہو۔

اگردریم کی مالیت کم میرهامی بهای مک کرسو دریم! میک دینالد محمماوی بهومائیس تو کیبی رابع دینا د ما لیدت کی چیز سرانے پر فطح پد برگا -اس مورست میں دبع دنیا رسیسی درہم سے مما وی ہوگا سن بعرى سے مردى ہے كرايك درىم ماليت كى بچيز سيكنى قطع يد موكا-لكن يه أكب ثناذ قول سي مس كي خلاف تمام فقها ءكا آنفان سے معفرت انس بن مالك عرده بن الزبير، ذہری اورسلیمان بن ببار کا قول سے کہ یا نجے درہم مالیت کے سرقر بیرقطع مد سرگا۔ حفرت عرف ورحفرت على نسه استقهم كى دوايت منقول بسع وان دونون حفرات كا فولس که بالنج دریم میں نطع مدہوگا . حضرت ابن مستوّد ، حضرت ابن عبایش ، مضر*ت ابن عمرُو ، ایمن ع*شر ، المحبشی الوسعفر. عطاء ا دوا براسيم كا تول سي مددس درسم كى صورت بين سى فطع يدسوگا-معفرت عبداللترمن عمر مكا قول سے تين درسم ميں قطع بد مبو كا محارت عاكشت سے مروى سے كريوتها أى دينا رمبر قطع يد ببوگا. حصرت الوسعبد خدري ا در حضرت الوم رئزه سي مردى سے كمه سيار دريم السيت كى بيخر بيران يرمي قطع يدكا-اس بارسے میں ہو بنیا دی بات سے وہ بیکرفقہ مے سلف ا وران کے تعدا نے والول سے سبب بالاتفاق بربات نامب برگئی كرمطع يعرصرف ايك مقدار الين كى جيز جراتے برطاجب ہوتی ہے ۔ اگر ما لیت اس مقدارسے م ہوتور سزا واجب بہیں ہوتی -اس قسم کی مقا دیر کے انبات کا ایک بی درایعہ سے دہ سے توقیف لینی شرایت کی طرف سے رسمائی اوراطلاع ما میرانفاق امست وس درہم سے کم مقداد کے متعلق تو فیف ٹا بت تہیں اور دس براتفانی کا نبوت ہوگیا ہے اس میے ہم نے بیمقدار ٹایت کردی، دس سے مقدار كيستاق مذاد توقيف كاثبوسف بصاورنهي انفاق المتكا-تَول إرى (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِ فَهُ مَا نَظُعُو الْيَدِيمُ الْمُعَوالْيَدِيمُ مَعَ مِن سَاسَدُلِل ورسنت نهين سِ اس بے کہ مم نے سے بیان کرد یا سے کواس کے ساتھ حضورصلی التدعلیدوسلم کی طرف سے اس بارسے میں ڈھال کی قیمت سے علیاری توقیف اوراس پرامت سے آنفاق سلے میک جا ہوجانے کی بنا بر مقول باری مجبل ہوگیا ہے۔اس بے اس کے عموم سے استدلال ساقط ہوگیا۔ اوردس درسم مین وطع کے آنفاق مید شیزاس سے کم مقدار مین قطع کی نفی میا کد کھیر جانا

وس درہم کے اعتبال کی موجب میں .

اور دس درہم میں قطع کے آنفاق ہیے تیزاس سے کم مقدار میں قطع کی تفی میں کہ کھتہر جاتا واجب سرگیا۔ میں کہ ہم مہلے میان کرآئے ہیں ایسی روایات بھی منتقول ہی سوقطع بیر میں میں میں ساتاتی اس کے میں میں میں ان می سیما کیسد وا برت میسی عبدالیا تی بن قانع نے بیان کی ، انھیں عبدالی بن احدین احدیث معنبل نے ، انھیں ان کے والدنے ، انھیں نصرین نا برت نے حجاج سے ، انھوں نے عمرو بن شعیب سے ، انھوں نے عمرو بن شعیب سے ، انھوں نے عمرو بن کے عمرو کے دا داسے کر محفود حسلی کشرعلیہ وسلم نے فرما یا :

ر کلا قطع فیدما دون عشدنا دراهده دراهده دسم سے میں قطع برہنی سے دیم الے من ابن قائع بین ایک میں میں میں میں میں ابن قائع بین ایک مدین دیم ہے میں الیافی بن قائع نے اپنی سند سے ساتھ زیر بن در بیوسے دوا میت کی سند کی میں انگری نے دوا یا ، دوا میت کی سند کی میں در الدی دبنے الافی دبنیا دا و عدیث وقا درا ہے ما ایک دبنا دیا دس در در می میورت میں الا تقطع المید الافی دبنیا دا و عدیث وقا درا ہے ما ایک دبنا دیا دس در در می میورت میں

(لانفطعالبیدالای دبیب ارا وعست کا دراهم ایک دبیاریا دس در دیم می مورت میں ہی ہاتھ کا طام اسٹے گا) عمروبن شعبیب کہنے ہی کہ میں نے سعید س المسیب سے کہا کہ عروہ ، زہری ا درسلیان بن بیبار کا فول ہے کہ مانچ درم میں ہی ہاتھ کا کم ا جائے گا!

اس پیستیدبن المسبب نے بواب دیار اس بارے بیر صفورصلی التر علیہ وسا کی سنت دس درم کی سیے - ابن عیائش المین المحبیث افتار عی التدبن عمر اسے بہی بات کہی ہے ، اتھوں نے مزید بیری کہا سیے ڈھال کی قمیت دس در ہم کتی ؟

اگریم رسے مخالفین حفرت این عمرہ اور حفرت انس کی روابت سے استدلال کریں جس میں ذکرہے کہ حفورت انسی کی دوابت سے استدلال کریں جس میں ذکرہے کہ حفور صلی اللہ علیہ وہلم نے ایک گڑھال کے جرانے بر سجور کا ما کھ کا لگ دیا تھا اسی ڈھال کے جرانے بر سجور کا ما کھ کا لگ دیا تھا اسی ڈھال کی دوابیت سے جس سے مطابق حفود میں اللہ علیہ وسلم نے فرما یا :

رتقط بدالسادق ف دیع دید دید این عزا و رسی ای ریا رسی بورکا با تفکال ایا ایک کاک مفرت این عزا و رسی ایس کی دوایت بین اخترای دریم این عزا و رسی ایس کی دوایت بین اخترای دریم ایس کی دوایت بین اخترای دریم ایک کاک مفرات نے اس کی دوایت بین دریم ایک کا مفاول با می ایس کی دوایت نوان دونون مفرات نے دس دریم ایک کا کا مفاول با می ایس کی دوایت تواس کی مزوع بهد نے کم متعلق اختلاف دائے ہے۔ ایک دوایت مفروت ماکنت بیم بریم کی دوایت بیم بریم کی دوایت مفروت ماکنت بیم بریم کی دوایت مفروت می دوایت می دوایت بیم بریم کی دوایت مفروت می دوایت بیم بریم کی دوایت مفروت بیم بریم کی دوایت موروت بیم بریم کی دوایت می دوایت داری می دوایت دوایت دوایت دوایت می دوایت دوایت دوایت می دوایت دوایت دوایت دوایت می دوایت دوایت دوایت دوایت می دوایت می دوایت دوایت دوایت دوایت می دوایت دوایت دوایت دوایت می دوایت می دوایت دریت دوایت دوایت دوایت دوایت می دوایت داری می دوایت دوایت دوایت دوایت دوایت دوایت می دوایت می دوایت دوایت دوایت دوایت می دوایت دوایت دوایت دوایت دوایت دوایت دوایت می دوایت د

کے دا دلوں نے اس مدمیت کی توقوف صودیت میں موامیت کی ہے۔ یونس نے دہری سے، انخول کے عوده سطورا تهول نع مفرت عائست سع روابت كى سعدوه فراتى ين كراب كاارنها دسي : ري تقطع بيدالسارى الافى نسن المهجن تلت دينا الدنصف دبينا دخصاعد البيريكا م تقدمرف عصال فيميت بيني دينيار كي تهائي بإنصف دينا دا دراس سے زائد البت كى جزر حيات بركاما ماشے كا): ستنام بن عروه نعابنه والدسع ادرا كنول نع منفرت عاكند سع مواين في بنع كرم طوريال للر عليه دس كيز ماني سي ركا بالخد مصال كاقميت سيمها لينت والى چيز سيراني بركامًا نهيس جاَّما تها. اس رمانے میں متعال کی بھی قسمیت مبوتی تھی معمولی جنر سالینے بریا تھ کا طمانہیں جا ما تھا۔ برددا بن اس ردلائت كرتى سے كراس بارس ميں حفرت عائشة كے نفرد كي جوبات كتى ده بهر تشی که از هاک کی قیمیت کی مالمیت والی میزگرا مرقد قبطع میرکا موجعیب سبے واس بارے میں حفرت عالمشیر کے پاس اس یا ت کے سوا حضور ملی السمالیہ دسم سے کوئی اور روایت مہیں تھی -اس لیے کہ اگران کے پاس اس سلسلے میں حضور صلی التّد علیہ دسلم سے سونا اور جا ندی کی تعیین منفدار کی کوئی ماہت ہوتی توانھیں طرحدال کی میت سے فرکمری صرورت نہ ہوتی کیونکراس بات کا دراک اجتها دى مبت سے بتواجى نىس كى موجودى سى اجتها دكودى دخل تہيں ہوتا -برا مراس برکھی دلالٹ کر تا ہے کہ حضرت عاکشند اسے جوروا بہت مرفوعا بقل مرفی ہے اگراس كارفع نابت بريهي مائمة توفرهال تيميت كم سليلے يرحفرت عائشته من كا بنا اجتها د بروگاجس کے ذریعے الفول نے قبیت کا ندازہ لگایا سرگا۔

سنقل کیا ہے ورمودس درہم سے کم البت کی جزیج انے برنطع بیری نفی کرتی ہیں۔ اس صودت میں ہاری مبان کہ دہ دوا بہت اوکی ہوگی اس لیے کواس کے مطابق اس درہم سے کم مین فطح کی محافوت ہے جبکہ کا درسے نحائفین کی بیان کر دہ دوایت سے مطابق اس منفدارسے سم میں قطع کی ابا حت ہے اور بیربا سن سب کومعلوم ہے کہ محافوت کی دوا میت ابا حت کی دوایت سے اوکی ہونی ہے۔

اس صرمیت سے تعفی ناہم کے گوئوں نے بہہم جولیا کہ بیاس بردلالٹ کرتی ہے کہ دس درہم سے کہ ما کیا ہے۔ کہ دس درہم سے کم ما کیوٹ کی بیمیز بربا تھ کا بط ویا جائے گا کیونکہ اس روا بیٹ بیں میفید اور دسی کا ذکر ہے اور بر دونوں جیزیں عادی دس درہم سے کا قیمیت کی ہوتی ہیں۔

مالانکه بات اس طرح بنین خی طرح ان ناسمجد لدگوں نے محصا ہے۔ اس کیے و بہا ہ سینیہ سے مرا دانڈ انہیں ہے کہ بیاں نائٹر علیہ دسم مرا دانڈ انہیں ہے کہ کو دہے۔ حفرت علی شعبے مرادی ہے کہ محفود صلی انڈ علیہ دسم میں ہورکا با تھ کا مط دبا تھا .

دوسری وجربیہ ہے کہ فقہاء اس بات برتنفق ہیں کہ مرغی کے انڈے برانے والے کا ہاتھ کا ا نہیں جائے گا- بہال مک رسی کا تعلق ہے تو وہ بعض دفعہ دس درہم کی بھی ہوتی ہے اور لعفر فعر بیس کی اور نعیف دفعہ اس سے بھی زائد کی ہوسکتی ہے۔

فصل

بہاں کک بچائی مہرئی چیرکا محفوظ کھی میں بونے کا تعلق ہے تواس کی بنیا ووہ دوایت ہے حس میں حضور صلی اللہ علیہ در کا محفوظ کھی علی خدا میں نعیانت کونے والے کا بانھ نہیں کا ماجائے گا حضر میں حضور صلی اللہ علیہ در کا جائے اس حدیث کی دوایت کی ہے۔

بر مدین ان تمام بیزول بی قطع کی فنی پر شنگ ہے جن کے تعنی کسی انسان پر کھروسہ اورا عماد کر ایا جا اسے اورا عماد کر ایا جا اسے اس کی ایک صورت بہ ہے کا کیشخص جب کے اپنے گھر میں آنے ہوئے اپنا مال اس کی نظروں سکسی محفوظہ میں آنے ہوئے اپنا مال اس کی نظروں سکسی محفوظہ بیک نہ رکھے نواس مال کے بولنے پراس شخص کا با تھ نہیں کا کمنا جا ہے گا راس کے کے حدمیث کے نفظ میں عمرہ میں۔ میں عمرہ سے ۔ میں عمرہ سے ۔ میں عمرہ سے ۔

اس صورت میں اس شقعری حیثیت امودع رجس کے پیس وداعیت با اما نت دکھی مبلے اور نصافہ کے اور نصافہ کی میں مبلے اور نصافہ کی سے میں ہوجائے گئے ۔ (لا خطع علی خاتمی) ارتباد فرما کر دولیوت اور نصار بت کے سے مکر بانے دالے یوفعے بیر کے دیجوب کی تھی کردی ۔ سے مکر بانے دالے یوفعے بیر کے دیجوب کی تھی کردی ۔

ا ما نتوں کی دومری تمام صورتوں کا بھی ہی حکے ہے یہ صدیمیت عادیثہ کوئی بھیز ہے کواس سے مرجانے والے برکھی قطع مدرکے و بوب کی تفی ہے دلا لمت کرتی ہے۔ مصود صلی افتار علیہ وسلم سے ایک ردایت تنول سے برکھی قطع میر کے و بوب کی آئی کا طرف ویا تھا جو لوگوں سے بھیڑیں لے کر مکر جا یا محرتی تھی۔ سے کرا سے بھیڑیں لے کر مکر جا یا محرتی تھی۔ رہم مر

کیکن اس روایت میں عادیۃ بھیز لینے والے شخص بیر کرجانے کی صورت بی قطع کے وہوب کاکوئی
دلالت بنیں ہے اس لیے کر مدیث میں بر ذکر نہیں ہے کہ آب نے اس بنا پراس کا ہاتھ کا گئے کہ جہا
تفاکہ دہ عادیت میں لی ہوئی ہیز سے مگر گئی تھی بلکہ اصلی بات سے ہے کہ عادیۃ ہی تیزیں کے کر مکر جانے
کی بات کا ذکر اس عودیت کے تعادف کے ملود یوکیا گیا ہے۔

بونکه بیاس کی ما دت بختی اسی بنا بر بین امراس کی بہی ن اور تعارف کا نشان بن گیا تھا اس دوابت کی شال اس حدیث بعیسی ہے جس بی فد کر ہے کہ آپ نے دمضان میں ایک ایستی خوس کی آپ نے دمضان میں ایک ایستی خوس کی آپ نے دونوں کے متعلی خرما یا ، کو تکھا کہ سینگی کے دونوں کے متعلی خرما یا ، افظار المحاجہ عدا لمحجہ عرسینگی لگانے والاا در بھے لگائی گئی دونوں کا دورہ ٹورٹ گیا آپ نے ان دونوں کے تعادیف اور تمناخت کے طور برجیا مت لینی سینگی دکھانے کا ذکر کیا ، افطا دلینی رونه کورٹ ما ان دونوں کے تعادیف اور تمناخت کے طور برجیا مت لینی سینگی دکھانے کا ذکر کیا ، افطا دلینی رونه میں اور توجم کی بنا بروتوع بذیر برجوا بھا ۔

صیحے روا بات میں ندکور سے کہ قریش کو منو محروم کی ایک عورت کے معلطے میں بڑی تشویش کاسی ہوگئی تھی جس نے بچوری کا ہوم کیا تھا ۔ یہ وہی عورت ہے جس کا زیر محبت روا میت میں اس عنوان سے ذکر اً باہے کہ وہ لوگوں سے عاریۃ کہتے ہیں ہے دبنی ا در کھر مکر جاتی ۔ ان روا یا ت میں یہ بیان مجوا ہے کو آب نے بچوری کرنے کی بنا ہراس کا ماتھ کھوا دیا تھا ۔

سرزکے عتبار بروہ روا بت بھی دلانت کرتی ہے جس کے داوی عروبن شعبب ہیں انھو نے لینے والدسے اور والدنے عمر کے داد اسے کہا ہے سے بہاؤیس رہنے والی بکری کی بجردی کے متعلق بوجھا گیا توانب نے فرما یا کہ اس بیں اسی عیسی بکری کا تا وان آئے گا اور منزا کے طور پر بور کو موڑے نگائے جائیں گئے نیکن اگر بحد بال دائے گڑا دنے والے تھے کا نے پر بہنچ جائیں اور بھرکوئی وہاں مجانور بچرا ہے اور اس کی بین اگر بحد بال کا قیمیت سے برا بر برزو بورکا ما تھے کا مطب دیا جائے گا۔

آگپ نمے درخت پر منگے ہوئے بھالوں کے منعلق فرما یا کہ خیب کاب میرکھ لبیان ہیں نہینج جا ٹیس اس مزقت کک ان کی بچوری کی منزا ہمن فطع ہرنہیں ہوگی۔ حبب تھیل کھالیان میں بہنچ جا ئیس نو کھرچوری کی فیطی پرموگی کہنٹہ طبیکہ وہ ڈھال کی خمیت کو ہنچہ جائے "

سخرنکے افقیا کی و بوب براس دوابین کی دلائت بہای دوابت کی برسبت زیادہ واضح سے اگر جبان میں سے ہردوابیت بوز کسے اعتباد کے وج ب پردولائٹ کرنے میں خود کفیل ہے۔ اگر جبان میں سے ہردوابیت بحرز کسے اعتباد کے وج ب پردولائٹ کرنے میں کو تی احتلاف دائے ۔ ففہا محا مصال کے دومیان قطع میر کے ہیں سے خود کی منز طرکے بادیے میں کو تی احتلاف دائے ۔ نہیں سے اور بر چیز سنت سے خابیت ہوئی ہے۔ مبیا کہ ہما دی دی برقی تفعیل سے ظا ہر ہے۔

جوری س مقام سے کی جائے نوسٹرا ہوگی .

ہمارے اصحاب کے نزد یک مراسے مرادوہ مگریا مکان سے ہورہائش سنر مال درساند سام

دغیرہ کی حفاظت کے لیے تعمیر کیا گیا ہو۔ سوتی اودا دنی خیموں بنز کدیمدوں کا کھی بہی مکم ہے جن میں نوگ رہتے ہیں نیز بہاں اپنے مال دنمنا ع مومحفوظ کر لیتے ہیں۔

ا بیسے تمام منفا ماست اور عما داست حزر کہ لائیں گی اگر بھر وہاں آس باس باان سے اندا کوئی مخاط با نگران رکھبی موجود ہو۔ نواہ بچر نے وہاں سے اس صورت دیس بچری کی ہو کہ دووا نوہ کھلا رہ گیاتھا یا سرے سے اس کا در وازہ ہی تہیں تھا لیکن انیٹیں یا بچھر دنجیرہ کہ کھ کریا کچھے نعمے کو کو وہ کھمی کردی گئی تھی۔

البندم بیز برسی عادت یا خیم یا فریرے بی نادکھی گئی ہوں بلکے کھی مگئی ہوں او دہ جگم اس دفت کے ہوز نہیں کہلائے گی حیب مک اس سے باس کوئی بچکیدار نہ برویا کم اس سے اس ندر زمیب ہوکہ دیاں سے اس کی گرائی کرسکتا ہو کھے خوا ہ سچکیدار و دہاں جاگ دیا ہویا سودلا ہو ہے دی کے حکم میں اس سے کئی قرق نہیں میں سے گا۔

می فظا در پی کردادی موجودگی اس میگر سے لیے توزیننے کی سبب بنے او وہ میگر سجد ہویا سے اس کی دلیل محفرات صفوال می دوابت سے جس بیں مدکو دہیں کہ وہ مسجد بیر سودہ سے تھے اور ان کی جا دیران کے سمر کے نیچے تھی ، ایک سنخفی نے برجا در میجا کی اور مکبر اگیا محفود صلا لند علیہ دسلم نے اس کی فیلم میرکا مکر دیے دیا ۔

اس میں کوٹی انقبلات نہیں کرمسجہ محفوظ مگر بعنی حزز نہیں ہوتی لیکن اس واقع میں اسسے سرزاس نبایر فرائد دیا گیا کہ صفوائ جا دارسے یا س موجو دیسے۔

اسی نیے بہارے اصحاب کا فوک ہے کہ محافظ خواہ باک مربا ہر یا نیند ہیں ہو، ہودی کے مکم میں اس سے کوئی فرق نہیں بڑے گا اس کیے کہ درج بالا واقعہ میں معفوان سود ہے گئا اس کیے کہ درج بالا واقعہ میں معفوان سود ہے گئا ہ مالی مسید کا مشلر حمّا م بعنی عوا می خسل خا نوں کی طرح نہیں ہے ۔

اس سے بی سخص می مسے کوئی ہے جہاں کا جا کھ کا کا کھ کا کا نہیں جائے گا - سرائے نیز السبی دکا نوں کا بھی ہیں کم سے بہاں لوگوں کو جانے کی عام اجا زنت ہو نواہ وہاں محافظ اور بھی کہ کہ دکا در مرائے والے نیز دکا ندادی بھوکید ارموج دکیوں نہ ہو۔ اس کی وجر بہت کے حمام مے مالک اور مرائے والے نیز دکا ندادی طرف سے ہو تک ان کے کا ذہن عام ہو تا ہے اس کے وہاں دکھی ہوئی ہے ہی محفوظ قرار میں میں اسکیں اور انھیں وہاں آنے جانے حالے اس کے جانے وہاں کی دسترس سے باہر نہیں محفاج اسکتا۔

آبِ نہیں دیجھے کہ بوتف کا بینے گھر میں کے داخل ہونے کا جازت دیے دیتا سے نواس سے اس کا گھر سوزیعی محقوظ گھر کے محکم سے فی تفہد خارج نہیں ہونا لیکن اس کے با دہودا گرانے حرالتخص دہاں سے وقی چیز جوالیت اس کا کا محملان کی دہ بہ ہے کہ جب مالک مکان کی دہاں سے موجب مالک مکان کی طرف سے اس کھر میں داخل ہونے کی اجازیت مل جاتی ہے توگویا اس کی طرف سے اس براعتما دکا اظہا دہ وجا آبے ہے دروہ اس کے دروہ اس کے

کفیک اسی طرح ہروہ جگر جہاں مالک می اجازت سے داخل ہونا مباح اور جائز ہوتا ہے۔
وہ آنے والے نتی خص سے سے زمینی محفوظ فرار نہیں دی جاسکتی ۔ لیکن بہاں کہ مسب کا معاملہ ہے اس یں داخل ہونے کے لیے سی انسان کی اجازت کی فرودت نہیں ہوتی اس کیے اسے صحاا ور پہابان کی طرح فرار دیا جاسکت ہے ۔ اس بنا پر محافظ کی موجودگی میں کوئی شخص اگر مسجد سے کوئی جیز ہوائے گا تواس کا باتھ کا مطے دیا جائے گا۔

امام مالک سیخنقول سے کراگری میں می فظ کی موج دگی ہے اندرکؤی بچری کرے گا تواس کا ما تھا کا سے گا تواس کا ما تھاکا سے گا۔

الدير معاص ا مام مالک کے اس ول برتبھرہ کرتے ہوئے کہتے ہيں کراگراس صورت میں ہورکا پاتھ کاطنا واحب سے نوبھراس وکان سے ہوری کرنے والے کا پاتھ کھی کاطنا واحب ہونا جا ہیے ہے۔ حس میں لوگوں کو داخل ہونے کی عام ا جازت ہوتی ہے اس لیے کردکان کا مالک۔اس کی متفاظت ور مگانی کرتاہیں۔

مع بنہ میں میں میں میں میں ہے۔ ماکک کی طرف سے داخلے کی عام اجا زیت کی بنا پروہاں رکھا ہوا مال معقوظ میں میں داخلے ہیں دیا جاسکتا اس سے اس میں داخل ہونے والے بٹرخص لوقا بال تا اس کے اس میں داخل ہونے والے بٹرخص لوقا بال تا اس کے اس میں داخل ہونے والے بٹرخص لوقا بال تا اس کے اس کا اس کے اکا اس کے اکا اس کے اکسے ایسے سے ام اور دکا ان میں کوئی فرق نہیں ہوگا بہراں داخل ہونے کی عام اجازت ہو۔

اگرکوئی بیرکیے کرالیسے سرائے اورد دکان سے بچری کرنے والے کا باتھ کا ٹا جائے گاجس میں داخل مورٹ کی بیرکیے کا جائے گاجس میں داخل مورٹ کی عام ا جازت موثواس سے بواب میں کہا جائے گاکہ البیسے بچور کی حیثیبت استخص کی طرح مہوئی سیسے بچود دلیونت سے طور میردکھی مہوئی بچروں ، عا ربنہؓ کی ہروئی ا تنباء اور مال مضادمت میں خیا نت کولیت سیسے و

اس منے کدورج بالاسطور میں صورتوں کا بم نے وکر کیا ہے ان میں اوراً ن صورتوں میں کو کی ا

بنیں سے - اس کی وجہ بیر سے کرجب سرائے با دکان کے مالک نے آنے والے تنخص برلینے مالکواس سے محفوظ نہ کرکے اعتما دکر لیا اور اسے امیں مجھ لیا نواس کی حیثیبت اسٹنخص کی طرح مجھٹی میں کے باس کمسی نے ودلیت دکھر کاس براغتما دکر لیا ۔

اس لیے ان دونوں بیں کوئی فرق تہیں رہا۔ عثمان البتی کا قول ہے کہا گرکو ڈی شخص حے م سے کوئی چیز سے ائے تواس کا ہاتھ کا مط دیا جائے گا۔

كفن حور كأقطع بله

کفن سچد کے قطع میر کے مسکے ہیں انتقالات دائے ہے۔ امام الوخلیفی ، اُوری ، امام محمواد داؤداعی کا تول سے کہ کفن سچد کا ما تھ نہیں کا ما جائے گا۔ سحفرت ابن عباس فی اور مکھ دل کا بھی ہیں قول سب ند سری کا قول سے کرجی ذما نے ہیں مروا ان مدینہ منورہ کے حاکم سختے حضورہ کی الٹر علیہ وکم کے تمام صحاب کو کا اس پرمتفق کتے کہ کفن ہورکا ما تھ نہیں کا کم ما جائے گا۔

البنداسے تعزیمی طوریہ مزادی جائے گی ۔اس ندمانے میں صحابہ کام کی کثیر تعداد موہود تھی ۔ا ما م ابو پوسسف، ابن ابی سالی ، ابوالز فاد احد رمبیہ کا فول سے کہ کفن جور کا ہاتھ نہیں کا ٹما جائے گا۔ محفرت عبدالتّرین الذبیّر، حفرت عمرین عیرالعزیزہ ،شعبی ، زمبری ،مسروق ،صن بھری ، امراہیم نعلی ورم عطام سے بھی اسی قسم کا قول منقول سے ۔ امام شاقعی کا بھی ہی مسلک سے ۔

بہلے قول کی ہمنت کی دلیل یہ سے کر قبر سر دلین محفوظ مگر نہیں ہوتی۔ اوداس کی دلیل میہ ب کا آلفا تی کرا گر قبر میں ودام وغیرہ مد قون ہوں اورام فیدں کوئی جوا سے تو ہور کے با نظر نہ کا طبنے برسب کا آلفا تی سے کہونکہ وہ حزد تعنی جحفوظ حجگہ نہیں ہے۔ اس بنا برکفن کی تھی ہی صور دست ہوتی جا ہیں۔ اگر کہ کہا جا سے کہ محفوظ حجگہوں کی نختہ فی سے موزنیں ہوتی ہیں۔ مبنری فروش کی دکا ان ہر بانس کی تیلیوں سے بنا سوا بردہ با علمین دکا ن میں دکھی ہوئی چیزوں کے بیے حزز ہوتا ہے ، اسی طرح اسطبل کی تیلیوں سے بنا سوا بردہ با علمین دکا ن میں دکھی ہوئی چیزوں کے بیے حزز ہوتا ہے ، اسی طرح اسطبل میں بیر شرے جا نوروں کے لیے اور مکان مال ومتاع سمے یہے حزز ہوتا ہے ۔ اسی طرح اسکا کی تیلیوں سے بہوئی تیز میں کھی کی دوران کے لیے اور مکان مال ومتاع سمے یہے حزز ہوتا ہے ۔ بہوئیز میں کسی کی

حفاظت اورنگرانی میں مہوتی میں وہ تقص ان کے لیے حوز ہوتا ہے۔ اسی طرح مبروہ بینز جس کے ذریعے عادۃ اشیاء کی حفاظت کی جاتی ہے ہے دہ ان اشیاء کے لیے حرز مبری میں زمان کے لیے حرز مبری میں زمان کے لیے حرز مبری میں زمان کے لیے حزز نہیں ہوتی اس لیے اگر کوئی شخص اصطبی سے تقدی جرائے گا "دوس کا ہاتھ کا کما نہیں جائے گالیکن اگر مونشی پیرائے گا تواس کا ہاتھ کا دیا جائے گا اس بنا پر قیرمیت کے تفن کے بلے ہوز ہوتی ہے اگرجہ وہ وہاں ما قون نقدی کے بلے ہوزنیں ہوگی۔ اس کے جواب میں کہا مبلے گاکہ دودہوہ سے بریاست علط ہے اول آوا س بسے کہ ہوزی صورتیں اگرجہ فی نفسہ ختلف ہوتی ہیں نیکن وہاں دکھی ہم دئی جیزوں کے بلے حوز ہونے کے کھا تطبیعے ان میں کوئی اختلاف نہیں ہوڈٹا۔

اس بیے اگراصطبل وہاں بندھے ہوئے ہوشیوں کے بیے ہوتہ ہے توہ ہوہا یں دیکھے ہوئے گڑوں اورنفدی کے بیے بھی ہونہ ہے ہیں کی بنا بردہاں سے کوئی بھی چیز سچانے واسے کا ہا کھ کا طف دیا جائے گا اسی طرح سبری خروش کی دکان وہاں رکھی ہوئی تمام بھیوں بعنی سبزیوں ، کیڑوں اورفقدی کے یعے حراسے۔

اس بے یہ کہنا علط ہے کا اصطبل سے موستی جوانے بہدوا تھ کا کا کا کہ کا کہؤکہ وہ ان کے بیے حراب اونظا یا حراب اونظا دی جوانے اسے کا الم کا کا کھا یا ہوا تک تہ درست ہوتا تو بہ تھی ہور کے قبطے بیر سے ایجا ب کوانع ہوجا نا اس ہے کہ قبراس مقعد کے بیر سے ایجا تک کہ درست ہوتا تو بہ تفی فردی جانے اور کفن و مال محددی جاتی کہ وہ کفن کے ہے حرزی جائے اور کفن و مال محددی جاتے ۔ فرتو مید ت کی تدفین اور اسے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کردین سے معروی جاتے ہے۔

بیمان کسکفن کا تعلق سے تووہ بالا تفراد سیرہ ہوکہ مٹی میں الی جاتا ہے۔ اس کی ایک اوردیل بھی سے وہ میرکرنفن کا کوئی مالک پنیں ہوتا ، اس باست کی دسل میرہے کے کفن میں سے کے پررے مال سے تیار کیا جاتا ہے اس میے نہ تو وہ کسی کی ملکیت ہجتا ہے اور نہ ہے کسی میر وقع ت

سیب کفن کامیت کے پورے مال سے تیادی جانا درست ہو تا سے تو کھیراس سے یہ امر واجب ہوجا تا ہے کہ ور فاراس کے مالک قرار نہائی میں طرح انھیں میبت کے قرض میں ادا کی ہوتی ان تروم کا مالک تصور نہیں کیا جا تا جن کی ادائیگی میت سے پورے مال سے ہوتی ہے۔

اس پرہ بات بھی دلالت کرتی ہے کرمین کے فرض کی ادائیگی سے پہنے اس کا کفن تیا دکر لیا جا تا ہے بجیب اس کے ورثار قرض میں ادا کی ہوئی رقم کے مالک نہیں ہوتے تو کفن کا ان کی ملکیت میں نہ میونا بطریق اولی مہوگا۔

جب ور تا رکفن کے مالک نہیں ہونے در میت کی مکیت ہیں ہونا کھی محال ہے تواس سے
یہ بات فرودی ہوگئی کرکفن ہے دکا با تھ در کا خاجا ہے جس طرح بسبت المال سے ہوری کرنے والے
نیزلیسی اشیاء کو جیانے والے کا با کفر نہیں کا ماجا تا جن کے استعمال کی عام اجا زرت ہوتی سے ورجن
نیزلیسی اشیاء کو جیانے والے کا با کفر نہیں کا ماجا تا جن کے استعمال کی عام اجا زرت ہوتی سے ورجن

كاكونى الك تهين سونا -

اگرگوگی میر کیے کہ معن کے مطالبہ کے لیے وادت کے خلاف تقدمہ قائم کرنے کا ہجا آراس بات ک دبیل سے کہ وارت اس کا مالک ہو قال سے تواس کے جواب میں کہا جائے گا کہ بیت المال سے چوائی ہوئی انتیام کا امام کمسلمین سے مطالبہ کرنا جائز ہو تا ہے لیکن امام المسلمین ان انتیاء کا مالک نہیں ہوتا۔ اس کا لیک اور بہدی ہے وہ ہے کہ قبر کے اندر کفن پوسیرہ ہو کر تلف ہوجانے کے لیے دکھا جاتا ہے، ذیجرہ کرنے اور باقی دکھنے کے لیے نہیں دکھا جاتا۔ اس بیجاس کی چینیت گوشت ہوئی اور بانی جیسی ہوگئی ہوائیا ئے صرف ہیں، ترکہ و نے جانے والی ہے زیں۔

ا یا فرکفن کے لیے حراب ؛

اگرکوئی بیر کے کہ قبرگفن کے لیے سرز سے اس کی دلیل وہ دوایت ہے جس کے الوی سے فرما با عبادہ بن العما مرت بیر ۔ انھوں نے فررات البور ایت کی ہے کہ صفور میں التدعید وسلم نے فرما با الکیف انت ا ذا (صاحب الناس موت بیکون البیت فیسے بالو صیدت، البذر المحامی اس وقت کیا کھیں ہے گر کو اس کے تیجے بین قبر دہ بن بری بن وقت کیا کھیں ہے گر کو اس کے تیجے بین قبر دہ بن بری بن ما تے گی القوں نے عرض کیا ! الترا و داس کا دسول بہتر جانتے ہیں ؟ اس بوادت و بروا (علی القوب المصبر اس مرکز نائم میں نائی مرکز نائم میں نائی مرکز نائم میں نائی نائی میں نائی میں

تعفود ملی انتر علیہ وسلم نے فہرکو بہت کے نام سے موسوم کیا ، نیر حما دہن ابی سیمان کا نول ہے کو نفون ہورکا ما کا تقال ہوا ، علادہ اذہب امام مالک نے ابوالہ اللہ کا کا اس لیے کہ وہ میت کے گھر میں واضل ہوا ، علادہ اذہب امام مالک ابوالہ حال سے دوایت کی ہے مالی والدہ عمرہ سیافتل کیا ہے کہ مضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختقی او دفت فید بعنی کفن سے درمروا ورکفن سے دیمورت پر اعزات بھی ہے ۔

نیز حفرت عائن اندروایت کی ہے کے حفور ملی المعلیم کا ارتباد ہے امن اختفی میتا افکانها است میں میں میں کا قول ہے کے کفن افتال میں میں میں میں کا قول ہے کے کفن سے کو با است فتل کردیا) ابل مغت کا قول ہے کے کفن سے دکو نختفی کہا ما تا ہے۔

اس اعتراض کے جواب میں رہے ہا جے کا کہ حضورصلی اللہ علیہ دسم نے مجا ڈا فہرکومیت لیے میکان کے نا مسے ٹوسوم کیا ہے۔ اس لیے کہ اہل عرب کی نعنت میں بریت کا اسم اس مکا ان کے لیے موضوع ہے جوفل سِرا زمین برتعمیر کمیا گیا ہو۔ اب فہرکو بہت کے نام سے موسوم کرنا تھ بہرشدہ مکان کے ساتھ شہیر

كوطوريسيه-

نیزاس مشلے میں کوئی انقلاف نہیں کہ قبر میں دفن شدہ نقدی جِلنے برہج دکا ہاتھ نہیں کا گا جلئے گا اگرچ فہرمیت کے قام سے دروم ہے۔ اس سے ہیں یہ بات معلوم ہوئی کہ چردی میں ہا تھا گئے کی منزا کا تعلق اس امرسے نہیں سے کواس نمے مسی گھرسے چردی کی ہے۔

معترض نے دوس نیزی کا موالہ دیا ہے تواس کا جواب یہ ہے کہ بہی میں بیٹ کے مطابات کفن کی است کے مطابات کفن کی است کے دیسے کہ بہی میں بیٹ کے مطابات کفن کی کئی ہے۔ اور کفٹ کا مزا وا دیرونا اس بات کی دبیل نہیں بن سکتا کہ اس کا خوا اور خوا اس بات کی دبیل نہیں ہونے ہی واجب ہے۔ اس بیے کو غاصر میں اور ظالم ہیں سبت کے میزا دار ہونے ہیں ایکن ان کے ما تھ کا مصردینا واجب نہیں ہوتا۔

اسی طرح دو مری حدیث (من اختفی میتافکا خیا قتله) همی قطع پرکی موجب نہیں ہے، مفدوصلی الله علیہ وسلم نے کفن سے رکو قاتل کی طرح فرار دیا ہے۔ اگراس مدیب کے مفہوم کواس کے الفاظ کے معنوں برخمول کیا گیا تو کھر کفن سے رکو قشل کر دینا داجیب ہوگا جبکواس با دسے بیں کوئی انتظاف دائے نہیں ہے۔ اوقطے پدرے ساتھ اس کا کوئی تعلق بھی نہیں ہے۔

بجور کا ہاتھ کس جگرسے کا ٹاجائے

تول باری سے (کالشادِق والشادِقَ فَاقْطَعُوا اَحْبِدِیهُ مَا) بدکے اسم کا اطلاق با ذوبر کندھے تک ہوتا ہے۔ اس کی دلیل بیہ ہے کہ صفرت عمار نے قول باری (فَامْسَ مُحُوا بِحِیجُوْدِمِکُو وَایْدِیْکُومِنْهُ) کی بنا برکندھوں تک مسے کیا تھا۔ نعت کے لحاظہ سے مفرت عمار نے کوئی فلط بات نہیں کی تھی، ہو تکواس بات کے خلاف سندت کا ورد در ہوگیا تھا اس لیے یہ بات برقرا رندرہ کی۔ اس اسم کا اطلاق کف بنی بی تھیلی کے جوڑ تک کے مصر پہلی بی ناہدے نول باری ہے (خَاالْحَوْجَ کَا تُحْدِجُ کَا مُعْمَلِی ہے کہ کا محصر ہوتی اس میں کہ اس سے کہ ہوتا کا اس سے کہ کے اس سے کہ کا حصر ہوتی اس سے کہ ہی اس سے کہ ہی سے کہ کا حصر ہوتی آئے ہے۔

التُرتعالیٰ نے حفرت موسی علیالسلام سے فرما یا را اُجْ خِنْ کے دکتے فِیْ کے کیبیائے کیٹھی کے بیکھیا کا وٹ غیر منٹ پر ایٹا ہا کھ گر میان میں واضل کرد دہ بلاکسی عیب کے دوشن ہوکر منظلے کا) بعر ہات نو منتبع سے کہ آ ہے۔ نے اینا ہا تھ کہنیوں کاک کر مان میں ڈوالا ہوگا۔

اس برتول باری (وَاکیدیگورا کی الْمَوَاخِیِی) کیمی دلاست کرتا ہے۔ اگر بدکے اسم کا اطلاق کہ بنیوں سے شجلے صفے پرز ہوتا توالٹرتھا کی با زؤوں کے سلط میں کہنیوں کک کے صفے کا فوکر نہ کوتا ۔ اس بیں بہنی دلیل ہے کہ بدکے اسم کا اطلاق کوع ، لینی انگو تھے کی جا نہ بند دلست کے کا درست کی بازوکو ہے بیا کہ بوتا کی جا نہ کہ تیزکندھے تک شائل ہو جائے ۔ الا بہر کوئی دلیل فائم ہو جائے ہوں تنا مل ہوتا ہے کہ درسے سے قطع بدکا مقتمتی ہے ۔ الا بہر کوئی دلیل فائم ہو جائے ہوں تنا سے کو بہاں کندھے سے قطع بدکا مقتمتی ہے ۔ الا بہر کوئی دلیل فائم ہو جائے ہوں تنا سے کو بہاں کندھے سے تیجے کا محد مراد ہے۔

یہاں یہ کہنا درست سے کہ برکا اسم جب کوع لعنی انگو مٹھے کی جانب بندکنا درسے تک کو نشائل سے دریہ کہنا درست نہیں ہے کہ یہ یا تھ کا ایک حصد ہے بلکراس پرکسی فید کے بنجر بیر کے

12

اسم کا اطلاق بردیا ہے اگر بیراس اسم کا اطلاق کمھی اس کے اوپر کے حصے برکہنی کس بھی برد ماہیے ا در بھی کندھے تک۔

بعرائندتعالی نے ادشا دفرا یا (خاقطع ایک یکھی) اصلی کے اقتبار سے باتھ کا شے کی ماندت

متی اس ہے جب ہم اسے متھیں ہے جو سے کا سے دیں گے توا بہت یں دیے گئے حکم سے عہدہ برا

ہوجائیں گے ۔اور پھر کسی ولائٹ کے بغیراس سے دیر کے حصے کو کا ہے دینا ہمارے بیے جائز نہیں برگا۔

جس طرح کو ٹی شخص کسی سے کہے اعظم ہذا دھیا لا "دیہ جیجے ادمیوں کو دے وو) وہ

شخص وہ بھیز تین آ دمیول کو دے دے تو حکم برعمل دی آ مکمل ہوجا کے کیونکہ رجال کا اسم نی آ دمیو

اگرگوئی بر کم کذیم کے اندر بھی آب ہے ہے ہے کہ کا اسکوا اسکوا کی ہے کہ کا اسکوا کا اسکوا کا اسکوا کے بوٹے کہا تھا کہ جب بدکا اسم بازو کو جو ہو گئے واکے ہے کہ تھا کہ جب بدکا اسم بازو کو جہ نے کہ تھا کہ جب بدکا اسم بازو کو کہنی تک شامل ہے تو مجم م ادنہیں ایا جائے گا کہ مید دوختلف با تیں ہیں ۔ اس کی دجہ یہ ہے کہ دب اول کے افتد اس کے بواب بین کہا جائے گا کہ مید دوختلف با تیں ہیں ۔ اس کی دجہ یہ ہے کہ دب اول کے افتد اس می میں بیا تھا کہ میں کہا طلان اس عقد برستھیا کے جو ان میں نیز کہنی تک ہونا تھا اس بیا تھی کھر میر کے اسم کا اطلان اس عقد برستھیا کی جو ان کہ نیز کہنی تک ہونا تھا اس بیا تشک کی نبا پر دا مرحصے کا کا منا ہما دے لیے جائز بہیں ہوا۔

دوسری طرف پیرندا مسل کے عتب رسے حدث ہوتا ہے طہارت تہیں ہوتی او دنما کی ایا تسے کے لیے اس کی خرورت ہوتی ہوتی ہے۔ اس لیے حداث مرف اسی حودت ہیں دائل ہوگا ہوبکہ باز درکے اتنے مصحبہ برسم کیا جا سے بی مرف اسی مودت ہیں دائل ہوگا ہوبکہ باز درکے اتنے مصحبہ برسم کیا جا سے بین کو درسے یہ کے اسم کا اطلاق ہوتا ہے اور وہ مرف ہوا کہ ہم ہے۔ مرف نوا درج نے اس سے انتمالات کیا تھا اور وہ کندھے سے بادسے بین کوئی انتمالات نہیں ہے۔ مرف نوا درج نے اس سے انتمالات کیا تھا اور وہ کندھے سے قطع برکرتنے تھے اس کے کرید کے اسم کا اطلاق کندھے کے سرف نوا درج کا یہ انتمالاف شافد سے اور دسی شمار و قطا رہیں نہیں ہے۔

محدین عبدالمرحمن من توبان نصحفرت ابوسر نیوسے دوامت کی ہے کہ صفور سالی اللہ علیہ درائے نے ایک میں میں اللہ علیہ درائے ایک میں میں انگویکھے کی جانب بندوست دیگئے ایک ندرسے سے قطع کیا تھا۔
مضرت عمر اور محقرت علی اسے مروی ہے کان دونوں مقرات نے سمجھیلی کے جوار سے قطع ید کیا تھا۔
کلائی سے نیچے کے مصے پر ید کا اسم علی الاطلاق واقع نہیں ہوتا اس کی دہیل یہ قول یا دی ہے (خا مُستحوا

دِوْجُوْ هِكُوْدًا كَيْدِنْكُوْمِنْكُ كُوكِي اس كا قائل بَهيں سے ترجم كرتے والاستھيلى كے بوكر سے نجا تھے كى بختے تم برافقداد كرنے ۔ البتداس سے دپر كے حصے كے تيم ميں اختلاف ہے۔

جور کا یا و کس حگرسے کا اما جائے

پاؤں کس جگرسے کا ما جائے اس میں اختلاف دائے ہے بحضرت علیٰ سے مروی ہے کہ انفوں نے ایک بچد کا باوں تلویے کیاس مجربے تصبے سے کا مطاو با تھا جوز مین سے نہیں مگفا ہے جینے علیقوم' کہتے ہیں۔

ہ بیں مالے انسان نے کہا ہے کہ بین نے سٹنفس کو دیکھا تھا ہے تھا ہے تھا ہے کہ کا مٹنے کی مزادی کا مٹنے کی مزادی کھتے کی مزادی کتھی اس کے باؤں کی انگلیاں ہوئے ہیں ہوئی تھیں ، بین نے اس سے یو ہھیا کی سنے قطع کیا " تواس نے ہواپ میں کہا : سب سے ایھے انسان نے " لعنی حفرت علی نے .

ابررزین کہتے ہیں کوئیں نے مفرات ابن عباش کویہ کہتے ہوئے سناہے"، بوشنص ان کوگوں کودیجھ، کیا ہے کہا دہ کیا دہ کی کودی کودی کھی کیا ہے کیا دہ کیا دہ کیا دہ کیا دہ کیا دہ کیا ہے کہا ہے کیا دہ کا کا ہے ۔ اس نے یا وُں کا کم اسے اور کوئی فلطی نہیں کی، وہ باؤں کا متنا ہے اور ایرش کو کھیوٹر دیا ہے۔ درایرش کو کھیوٹر دیا ہے۔

عطاءا ودابر و بعض سے بھی اسی طرح کا قول منقول ہے۔ سے رہ اوردومر ہے ہوفرات سے منقول ہے۔ منقول ہے۔ منقول ہے۔ منقول ہے۔ منقول ہے۔ منقول ہے۔ کامط دیا جا ہے گا۔ فقہا ہے اصعار کا بھی ہی قول ہے۔ قبیاس اور نظر سے بھی اسی قول ہے دلالت بہتی ہے۔ وہ یہ کرمیب کا اس پراتفاق ہے کہ فطع پر میں ہا تھ کو ہم ہے کہ طابع ما ہے گا یہ وہ محد ہے ہوز داد عنی ہا تھ کے گئے سے مندوری ہے کہ ذاری ہو تھے کہ دیا جا کہ کے ایس مرح با وں کا طبخے میں بھی یہ منروری ہے کہ ظاہری ہو ترسے قطع کر دیا جا ہے ہیں وہ مدری ہے کہ ظاہری ہو ترسے قطع کر دیا جا ہے ہیں وہ مدری ہے کہ ظاہری ہو ترسے قطع کر دیا جا ہے ہیں وہ مدری ہے کہ ظاہری ہو ترسے قطع کر دیا جا ہے ہے۔ اسی طرح با کول کا طبخ میں بھی یہ منروری ہے کہ ظاہری ہو ترسے قطع کر دیا جا ہے ہیں وہ مدری ہے کہ طاہری ہو ترسے قطع کر دیا جا ہے ہے۔ وہ دی سے سے سے منظ میں موتا ہے۔

نیز جب سب کا اس برانفاق سے کہ ہور کے ہاتھ کا آنا مصد نہیں جیوا اوا کے گاجس کے دریعے دہ کوئی ہے ریکرنے کے قابل ہوگا اسی بیے ماتھ کی انگلیاں جوشسے نہیں کافی گئیں کر تھ میلی دہ جائے ،ا دیدوہ کوئی ہے ترکیلے نے جاتے واس ہوجا ہے۔

اس بیے پا ڈن کا شخصے سلسلے میں اس کی ایڑی دہنے نہ دی جائے کہ پھر وہ جلنے پھر نے کے ۔ "فابل دہے اس بیے کوانٹر تعالیٰ نے ہاتھ کا شخصے می منرااس ہے دی فاکراس کے لیے کسی پیجیز کو فالوکونے ا در پکڑنے گئجائش با تی ندرہے کھر باؤں کا طینے کا حکم اس لیے دیا کہ اسے جلنے مسے دوک دیا جا اس بنا پرایڈی کو باتی دکھنا جائز ثہیں ہوگا جب سے سہا رسے وہ جبل بھرسکے۔

بولوگ با دُل واس بولدیسے کا طُنے کے قائل ہم ہوقوم کی نیٹیت پر ہے ان کا ذہن اس با دسے میں اس طرف کیا ہسے کہ باری کیا س جوٹر کی دہی تیٹیست ہسے جوہا کھ کے اندر کھے سفے صل جوٹر کی ہسے۔

اس کی کوئی ہو تہ ہیں ہے کہ قدم کی نیست براس ہو ٹرا دربا ہول کی انگلبوں کے ہو ٹرکے درمیان اس کے سواا ور کوئی ہو ٹر نہیں ہے جو ترکے درمیان اس کوئی ہو ٹر نہیں ہے جو ترکے درمیان اس کے سواا ورکو ئی ہو ٹر نہیں ہے جب قطع میری انگلیوں کے ہو ٹر سے قربیب ترین ہو ٹر کو کا تنا واجب ہوگا۔ ہے نواس طرح با ڈن کا طنے میں انگلیوں کے ہو ٹر سے کا طنا واجب ہوگا۔

تراریا یا بودا فتح به و تاسعے تو کیمریا وُل کے قطع کے بیے کیمی ایسا ہی برونا فردری ہے۔ دیوں قطعی میں میں اور اس اور اس میں اور اس اور اس میں میں میں میں اس میں اس میں میں میں میں میں میں میں میں می

نیز حب قطع بدمی بورے ہاتھ کا اما طہ کرلیا جا تا ہے تو بھر پائوں کا اُما طہ بھی صروری ہے تیز شخنے کے ہو گرتک با ڈل کی حیثیت وہی ہوتی ہے ہو گئے کے ہو ٹر تک ستھیلی کی ہے۔ اس بھے خطع کے حکم کے لحاظ سے دونوں میں کیسانیت ہونی جاہیے۔

پاؤل کا منے میں انگلیوں کو بھڑ وں سے کا مطب وینے پراکتف کر لین ،اس کے تتعلق حفرت کی سے کا مطب وینے پراکتف کر لین ،اس کے تتعلق حفرت کی سے حور میں ہے وہ سے میں منے وہ ایک ثنا فرقول میں وہ ایک ثنا فرقول میں وہ ایک ثنا و قول میں وہ ایک ثنا و قول میں وہ ایک تنا منت کے دائرے سے فارچ سے - نیز قریاس اور نظر کے بھی خلاف ہے .

بایان با تھ اوردائیں طمانگ قطع کرنے کے مسلے ہیں انھ لاف لائے ہے ۔ مفرت اور کرصائی مسلے ہیں انھ لاف لائے ہے ۔ مفرت اور کرصائی مفرت علی مسلے مسلے کہ جب کو ٹی شخص ہیں دفعہ ہوری مسلے گا تواس کا دایا م ہا تھ کا اطراع میں اور اگر دوبارہ پوری کرے گا تواس کی یا ٹیس مسلے گا تواس کی یا ٹیس مانگ کا طرف دی جا ہے گا ۔

ا مام ایومنیفه ۱۱ مم الویوسف ۱۱ مع محراورز فرکانهی تول سے - مصرت حمرہ سے ایک دوایت بہرسے کہ وا بیاں ہاتھ کا طف سے لیور با بیاں ہاتھ کا طماح سے گا اورا گر کھیر بچوری کرسے گا تو دائیں ٹمانگ کا دے دی جلتے گی اگر اس سے بعد بھی اس جرم کا انڈلکا ب کرسے گا تواسے قبید میں ٹوال ٹیا جائے گا حتی کہ تو بہ کا اظما د کرسے ۔

معفرت الویکوسے کھی اسی قسم کی دوا بہت منقول ہے۔ تا ہم حفرت عراب یہ کھی مروی ہے۔ کرآ ہید نے اس مشلے میں حفرت علیٰ کے قول کی طرف دیوع کر کیا تھا۔ اما م مالک اورا مام نشا فعیٰ کا قول ہے کہ با بیں ٹما نگ کے لید یا بیاں ہاتھ کا ٹما جائے گا اوداس کے لیں داکیں ٹما گاک کا ٹی جائے گی اور اگراس کے لید کھی وہ اس جرم کا ا دّ لکا سے کورے کا تواس کی گردن ما دی بہیں جائے گی۔

حفرت عثمان بن عفان محفرت عبدالشرين عمرا الدريقوت عمرين عبدالعزيز سے منقول سے
کان حفرات نے بچد کے دونوں ہاتھ اور دونوں بائوں کاشنے کے بعداس جوم کے اعادے پراسے
"قتل کردیا تھا۔ سفیان نے عبدالرحمٰن بی افغاسم سے اور انفول نسلینے والدسے دوا بیت کی
سے کرحفرات اور پرائی نے بچوری کے یا دیار از نکا سب پرا کی بچورکا با تھ اور ٹا تگ کا شنے کے بعد
دوسری ما نگ کا طنے کا ادادہ کیا اس پرحفرات عمرانے فرما با کرفطع میں سنت قطع برسیق۔

عبدالرحن بن بزید نے جائمہ سے اور انفوں نے کھول سے دوایت کی ہے کہ حفرت عرائے فرط اللہ کا کہ ناتھ اور بیا فرن کا منے کے بعد بیر رکا دو برا ہا تھ نہ کا آؤ۔ کیکن اسے ملا تون کی ایذا دہی سے باتھ کے لیے قب کے بیار میں کا قول ہے کہ حفریت ابو برش نے قطع بد کے سیسلے بیں ہاتھ اور با دُن قطع کرنے کے بعدا و تکا ہب جرم سے اعادے کی صوریت میں مزید کوئی عفر فطع نہیں کیا تھا۔

ابو فالدالا جمرتے جیلے سے ، انھوں نے ساک سے اور انھوں نے اینے مبعق اصحاب سے دوا بیت کی ہے کہ حفریت عمر اسے کا مس بر اس کے بیار کا میں اس باتھ کا اس بر اسے کہ حفریت عمر نے کے بیار کا میں اس بر اس کے کہ حفریت عمر نے کو کا فیا جا گرو دیا دہ جرم کر ہے تو بائیں مان کے کا ملے دی جائے۔

اوراس کے لید مزید کوئی عفور ذکا کا جائے۔

بروں سے بید تربیدوں سور بات کی تفتقنی ہے کو محا برکرام کااس براجماع مرد کیا ہے اوراس مے خلا بیانے گئی کش نہیں ہے۔ اس کیے کہ حقرت عمرض نے جن حفرات سے ننورہ کیا تھا وہ حفرات اس سینٹیت کے ماکک مقے کم ان کے ذریعے اچاع کا انعقاد ہوجا تا ہے۔ البانی سفیان نے عبدالرحمٰن میں انقاسم سے، انھوں نے لینے والدسے دوا میت کی ہسے کے حفرت ا نے ہاتھ اور باؤل کا شنے کے بعد دوسرا ہاتھ کا سے دیا تھا، اس بنراکا تعلق اس مبشی سے ہے۔

بوصفرت ابو بگر کے ہاں جہان کے طور پر کھن ہا ہوا تھا اس نے حقرت الٹما کے ذیورات پر الیے تھے۔

بیمرسل دوابیت ہے، یہ دراصل ابن شہاب زیبری کی دوابیت ہے ہوا کھوں نے عروہ سے

میں اور عروہ نے حفرت عائش سے کہ ابک شخص حفرت ابو بکر فرکی فلامت کر اربا ۔ آپ نے

اسے ذکہ ہی وصوی کے بیے جانے والے ابک شخص کے ساتھ کر دیا اور انھیں اس شخص کے ساتھ اچھا

برتا و کرنے کی فعیدت بھی کے۔

بینخص ایک ماہ باہررہنے کے لعد مضرت ایو پوٹسے باس والیں آیا تواس کا ماتھ کٹا ہوا تھا، زکوۃ کی وصولی کے بیے جلنے دالے شخص نے اس کا ہاتھ کا مطہ دیا تھا، محفرمت ایو بہو کے استفسار براس نے تبا با کرمستن نے جھے ایک فرنفیہ (ندکوہ کی دفع) میں نوبا سنت کا مرتکب یا کر مہرے ہاتھ کوکاٹ دیا.

بین کرمفرت ابوکر کو مراغفته آیا او ماکید نے فرایا کہ میرے نبیال میں وہ نو دئیس سے زائد فرائف ، بینی زکاۃ کی رقموں بیں خیانت کا خرکحب ہوگا، بخوا اگر توسیح کہدر آہے تو میں فنروراس سے ، تیراقعامی لوں گا" اس کے بعداس نشخص نے اسما رمنیت عمیس کے زبورات بچرا لیے اور صفرت انوکر نے اس برقبطع کی منراجا دی کردی ۔

معزت عائش فی اس دوابت بین به تبایا ہے کہ صدق نے جب اس شخص کے ہاتھ کا ط دیے تو حفرت الدین نے دوسری مزمر بچری کرنے پراسے قطع کی سزادی ، یہ بائیں ٹانگ کا طنے کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہوسکتی ہے ۔ بہ سے دوا بہت ہے اور قاسم کی روابیت کی معارض نہیں ہے۔ اگر دونوں دوابیوں میں تعارض فرم کرایا جائے تو دونوں دوا بنیں بما قط ہوجا ئیس گی اور اس دوابیت کے ذریجے محفرت الدیکر سے کوئی ہے زیا بت نہیں ہوگی .

اس طرح وه روایتین باقی ره جائیس گی بخصی بم نے حضرت الدیکر شیسے نقل کیا ہے اور اس صورت میں بائیس ٹانگ کا شنے تک بیسنرا محدود رہے گی .

اگریہ کہا جائے کہ فالدالی اء نے محدین حاطب سے دوایت کی ہے کہ حفرت الوبر شنے ایک بات کہ حفرت الوبر شنے ایک باتھ الموس کے جواب بیل کہا جائے گا ایک باتھ اور میں ایک باتھ کے بعد دوسرا با تھ کھی کا طب دیا تھا نواس کے جواب بیل کہا جائے گا کر دبا است بچوری کی منزا کے سلسلے ہیں نہیں کہی گئی ہے ہوسکتا ہے کہ یہ واقعہ کسی قعما میں سے تعلق دکھتا ہو۔

ہونت عمر سے بھی اسی طرح کی دوا ہے ہے اس دوا بیت کی بھی وہی تو بیہ ہے جس کا ابھی ذکر کیا ہے سلمٹ کے تفاق کی صودست ہیں ہو ہے ہم ارسے سلمنے آئی ہے وہ حدمر فر ہیں اکیس ہا تھا وس ا کیس با ڈن کا شنے نک منراکہ می و در کھنے کی بات ہے۔

ان حفرات سلف سے اس کے خلاف ہوروا یہ بہہ اکھیں دوصور نوں برجمول کیا جائے گا باتوان کے ذریعے ٹرانگ کا شنے کے لیدیوری کے اعاد سے بر باتھ کا طنے کا واقع نفل ہوا ہے یا دولو ہاتھ اور دونوں پاٹوں کا ٹسنے کی بات بیاں ہوئی ہے لیکن اس کے ساتھ یہ ببابی نہیں ہوا کرسی کو یہ سرا چوری کی نبا بردی گئی تھی - اس طرح ان دوابتوں بیں ہوری کی سٹرا کے طور پر ہاتھ باؤل کا مط دیے دیا نے برکوئی دلالت موجود مہیں ہے -

دور بری صورت بیب کرمون فرات است اس مسک کے خاتی تھے انھوں نے اس سے رہوئ کر لیے انھوں نے اس سے رہوئ کر لیا تھا جس طرح سفرت عمر شسے پہلے ہی قول منقول ہوا تھا ا و در کھیا س قول سے آب کا درجوع کھی مروی ہوگیا -

معندات عثمان سے یہ منقول ہے کہ آپ نے ایک شخص کے دونوں ہاتھ ا در دونوں با وں کا منے کے بعداس کی گردن بھی اگرا دی تھی میکن اس دوا بیت ہیں ہمارے مخالف کے قول پرکوئی دلالت ہو ہو ہندیں ہے اس میے کہ اس دوا بیت ہیں ہے کہ حفرت عثمان نے نے مارسز فرہیں اسے بیمنرا دی تی ہو۔ ہما دیے اصحاب کے قول کی صحات پر قول باری (فَا قَطَعُ کَا مُنْ ہِو ہُمَا کہ دلالت کرتا ہے۔ ہم فے پہلے ہمان کرد باسے کہ ہا تقوں سے دانیں ہا کہ درادیں۔

عوزتُ ابن مسؤّد بحفرت ابن عباش بهن اودا برامیخی کی خوات میں بیجا الفاظ بی مجب ابت سات ادرسار فی کے مرف ایک ایک باکک باکا کوشائل سیسے تواس برا ضافہ مرف توقیف بااتفاق اس کے دریعے جائز ہوسکتا ہے توفیف یعنی شرکعیت کی طرف سیماس کے متعلق کوئی دسیما کی دوجود ہندیہ ۔ اور مائیں ٹما گگ کاشنے برسب کا آلفائی ناست ہوجیکا ہے۔

ا در نوقیف کی عدم موجودگی میں مایاں ماتھ کا فینے پراختلاف بیدا ہوگیا ہے اس ہے اتفاق ا ا در نوقیف کی عدم موجودگی میں مایاں ماتھ کا متنا جا مُخربین ہوگا - اس ہے کہ صدود کا تیا ت اس ان ہی د دماتوں میں سے ایک کے در سے جا مُزم و کا ہے - اس کی ایک اور دنیل ہی ہے دہ یہ کرائیک ماتھ کے بعد دورا دہ ہوں کے اداکا ہے ہے ما تا کا ایس با کا کا کا کھنے کے بعد دورا دہ ہوں کے اداکا ہے ہے جا مالی با کا کا کا کھنے کے بعد دورا دہ ہوں کے اداکا ہے ہے جا بال بائوں کا می دینے بوا مست کا اتفاق ہے۔ اس بیں یہ دلیل موجود سے کربا باں با تھ سرے سے قطع کے تکم کے تحسیب اس کیے سے سے دونوں ہاتھوں کے سے دونوں ہاتھوں کے دونوں ہاتھوں کے دونوں ہاتھوں کے منفست مرب سینے نہ دونوں ہاتھوں کی منفست مرب سینے نہ نہ ہوجا کے اس اگر ہائیں ٹانگ کا طفتے کے لیو تغییری مرتب ہوری کرنے ہربا بال ہاتھ کا مطب دیا جائے تواسی علیت کی موجودگی کی نبا ہرائیس کرنا درست بہنیں ہوگا اس لیے با یال ہاتھ کا منا ورست نہیں ۔

ایک اورج بت سیاس پینود کیے۔ دہ ہے کہ بایاں باؤں کا شنے کے بعد دایاں یا وں اس پینہ و تطع کیا گیاکاس کی وجہ سے ایک شخص میلنے بھرنے کی منعقت سے بمیر خروم ہوجا تا ہے۔ اسی طرح دایاں باخف کا شنے کے بعد بایاں باخف کا شخص میلنے بھرنے کی منعقت سے بمیر خروم ہوجا تا ہے۔ باس کا ٹا جا کے گا اس لیے کہ اس کی وجہ سے ایک شخص میز وں کو کیٹر نے کی منعقت کی جہ منعقت سے بالکیلیہ مخروم ہوجا کے گا۔ بکر طرفے کی منعقت کی دہی حقیمیت ہے جو بیلئے ہوئے کی منعقت کی ہے۔ ایک اور الیا کی گو وسے بھی ہما در اصاصحاب کا قول درست ہے وہ بہر کہ سبب کا اس براتفاق ہے کہ خاد ب کو خواہ مال لوشنے کے سلطیس اس کا مجرم کتن بھیا کیوں نہ ہوء مرف ایک ہا تھا اور ایک باؤں کا شخص کی منزل سے ذائد منزل اسے بہر دری جائے گی تاکہ بائح اور کا شخصے کی منزل سے ذائد منزل اسے بہر دری جائے گی تاکہ بائح اور کا شخصے کی منزل سے ذائد منزل اسے بہر کو بھی ایک با تھا اور الک بائے کی منزل سے ذائد کہ اس لیے جو رکو بھی ایک بائھ کا اور کا شخصے کی منزل سے ذائد کہ اس لیے جو رکو بھی ایک بائم کا طرف کے ایک ورٹ میں منہ منہ من بائل بائد کا منے کے اور کا من من بین بھی ہے کہ تو کہ بائل بائد کا گوئے ہے۔ اور انگراتف تی امس نے دہ بائل بائد کا گوئے ہے۔ اس کے جا اس کے گا کو معترض کا یہ کہ نا درست نہیں ہے کہ آسے با یاں بائد کا گوئے ہے۔ کا توقعتی ہے کہ ایک کا توقعتی ہے۔ کا توقعتی ہے کہ توقعتی ہے کہ ایک ہے کہ کو تو ہے کہ ایک کا توقعتی ہے۔ کا توقعتی ہے کہ توقعتی ہے کہ توقعتی ہے۔ کا توقعتی ہے کہ توقعتی ہے۔ کا توقعتی ہے کہ توقعتی ہے۔ کا توقعتی ہے کہ توقعتی ہے کا توقعتی ہے۔ کا توقعتی ہے کہ توقعتی ہے کہ توقعتی ہے کہ کی توقعتی ہے۔ کا توقعتی ہے کہ توقعتی ہے کہ توقعتی ہے کہ کی توقعتی ہے۔ کا توقعتی ہے کو توقعتی ہے کہ کو توقعتی ہے۔ کا توقعتی ہے کہ توقعتی ہے کہ کو توقعتی ہے کہ کی توقعتی ہے۔ کو توقعتی ہے کہ کو توقعتی ہے۔ کا توقعتی ہے کہ کی توقعتی ہے کہ کے

میم استیسیم نہیں کرنے اس کے کہ ایمت عرف ایک ہاتھ کا گفتے کی مقتقی ہے۔ بر بات اس طرح الم بست ہے کہ ایت اس طرح ا نا بہت ہے کہ ایت بیس جمع کے عیفے کی صورت بیں یا تھ کی افعا فنت دونوں مجرموں نعنی سارق اورسارقہ کی طرف کی گئی ہے۔ نتینہ کی صورت میں افعا فت نہیں ہوئی ہے۔ افعا خلک بیز کرمیب بجری کرنے والمے مرد اور سے دری کرنے والی عورت میں سے ہرایک کا ایک ایک یا تھ کا طیفے کی تقتقی ہے۔ بھرمیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ یا تھ سے دا باں ہاتھ مرا دہے۔

اس طرح گوما تول ما ری به سوگیا فاقطعوا ایسمانها (ان دونوں کا دایاں ماتھ کا طرد) اس سے بیات علط موکئی کر آمیت کے الفاظ میں بایاں ہاتھ تھی مراد سے اولاس طرح بایاں ہاتھ تعطع کرنے

كيائي برأيت سے استدلال ساقط بوجائے گا۔

ملافہ ہ انریں گرآ بہت سے انفاظ میں اس مفہم کا احتال ہوتا ہو معترفن نے بیان کیا ہے تواس صورت ہیں کہ مدورت میں کا انفاق کی بنا ہی کہ دایاں یا تھ کا شخے کے بعد دورس مرتب ہوری کے اس انفاق کی بنا ہی کہ دایاں یا تھ کا شخے کے بعد دورس مرتب ہوری کے اور کا تا جائے گا ، یہ دلالت موجود ہوتی کہ بایاں یا تھ مرا دہی نہیں ہیں ہیں اس لیے کہ بیکسی طرح جا مُر نہیں کہ منصوص امرکو تھی قرکم کسی او دامری طرف دیجوں کر کیا جائے۔

اس لیے کہ بیکسی طرح جا مُر نہیں کہ منصوص امرکو تھی قرکم کسی او دامری طرف دیجوں کر کیا جائے۔

ہولوگ دونوں یا تھ اور دونوں یا مُول تعنی اطراف کی قطع کے قائل ہیں ان کا استدلال اس

ہولوک دونوں ہا تھا در دونوں پا کی تعینی اطراف کی قطع کے قائل ہمیں ان کا استدلال اس دوابیت سے سے سے دا دی عیداللہ بن دافع ہیں ، انھیں حا دبن ابی حمید نے دبن المنکدرسے اس کی روابیت کی سبے اورانفوں نے حفوت مبا نبڑ سے دسھود صلی اللہ علیہ وسلم کے بانس ا مکر بیجود کو کیک کرلا ہاگیا آئیں نے سکا ما تحد کا طے دینے کا حکم دیا۔

کیر دبی شخص جوری کے الزام میں دوبارہ لایا گیا تواکب نے اس کی ما تک کا کھے دیا۔
کیر دبی شخص جوری کے الزام میں لایا گیا آپ نے اس کا دوبرا ہا تھ کا کھے دیا۔
کینر دبی شخص نیسے کے مراب الزام میں لایا گیا آپ نے اس کا دوبرا ہا تھ کا کھنے کا حکم دیا ۔ بچھی فعر
حب وہ لایا گیا تو آپ نے اس کی دوبری مما تک کٹوا دمی اس طرح اس کے اطارف فطح کر دیے گئے۔
اس دوابیت کا ایک دا دی حا دبن ابی محید می زئین کے نز دیکے ضعیف شمار بن تا ہے۔ علاوہ الت

اس روایت میں اختصار ہے.

ا فسل دوا میت وه سبے بو بہیں تحدین کمرنے بیان کی انھیں الودا وُدنے ، انھیں تحدین عبدالتّر بن عبیدبن عقیل بائل نے ، انھیں ان کے دا دا نے صعوب بن تا بت بن عبدالتّدبن الزبیر سے انھوں نے قریب المکندر سے ، انھوں نے حفرت جا برین عبدالتّر سے کہ صفور صلی التّدعلید وسلم کے باس ایک بیورکو کی کرلایا گیا تواکی نے اسے قبل کر دینے کا حکم دیا ۔ لوگوں نے عرض کیا کواس نے صرف بحدی کی ہے ۔ میر قبل کیسے ہوسکت سے ، آب نے فرایا "، انھیا بھواس کا با تھ کاسط دو"

سین نیج ان کا مک دیا گیا . مجروسی فقس دوسری مرتباسی الزام بین آب کے باس لایا گیا آوائی نیاسے فنل کرنے کا حکم دیا ، لوگوں نے بھرعوش کیا کہ اس نے صرف بوری کی ہے ، اس برآ ہے نے قطع کا حکم دیا ۔ بھرد ہی فقس تبیری مرتبدلایا گیا تو آپ نے بھراستے قتل کرنے کا حکم دیا ، لیکن جب لوگوں نے اپنی ہات کھر دہرائی نو آب نے فطع کا حکم دیا ۔ بھرو فتی فقس ہو کھی مرتبدلایا گیا ۔ اس نے بھراسے قدل کر دینے کا حکم دیا لیکن لوگوں کی ہاست س کر آب نے قطع کا حکم دیا ۔ میں سو ، اتفاق سے بابخویں مرتبر و فتی فقس کر آگیا تو آب نے بھراستے فنل کرتے کا حکم دیا ، حفرت ا جابُر کھنے ہیں کہم اس تحق کو اے گئے اور اے جاکواسے قل کر دیا ۔ ابوم شنر نے صعب بن تابت سے اس جیسے اساد کے ساتھ بروایت کی ہے اور اس میں میرا خدافہ کھی ہے کہ ؛

مہم اسے کے کو کوشیوں کے باطرے میں اسکتے اور اس پر مولشی کھول دیا ہیں جی اس نے دلیا ہو کے سامنے اپنے کئے ہوئے ہاتھ بیر ہلائے نوموسٹی ڈوکر بھاگ نکلے اس پریم نے اس پر تیجروں کی بارنش کردی بہان تک کہ وہ مرگیا "

یزیدبن شان نے بھی اس واقعہ کی روا بہت کی ہے، الخبی ہشام بن عروہ نے جی بن المکندر سے
اورا کھوں نے مفرت ما بڑے سے دوا بہت کی کر مفدوصلی لٹر علیہ وسم کے باس ایک سے دکو کہا گیا گیا ۔
اورا کھوں نے مفروت ما بھرو و بارہ اسی الزام ہیں وہ بکڑا گیا ۔ آب نے اس مرتبہ اس کی مائک کٹوا
دی۔ بھرنیسری مرتبہ وہ اسی الزام ہیں ماخوذ ہوا تو آب نے اسے قتال کرنے کا حکم دیے دبا۔

تحادین سلمہ یوسف بن سعارسے انھوں نے حادیث بن المحاطب سے اس کی روایت کی ہے کہ حفود ملی الشرعبیہ وسلم کے زما نے میں ایک شخص نے چوری کی ، آپ نے اسے قبل کر دینے کا حکم دیا، گوگوں نمے عرض کی کواس نے صرف بچوری کی ہے واس بر آئیا سے نماس کے قطع کا حکم صادر فرما یا جن نمچواس

تفكم مرعمل دراً مدسوكيا -

اودربزنون کی انکھوں بیں سلائمیاں بجنبز بااس کے جرم کی سزاکا جز تنہیں ہے۔
جب مشاریعنی ہاتھ باکوں اور ناک کان کا شنے کا طریقہ منسوخ کر دبا گیا نواس کے ساتھ
اس قسم کی سنرا بھی منسوخ ہوگئی اور مرف ایک ہاتھا ورا بیٹ ٹانگ کا طینے تک سنرا کو محاود
کرد بنا واج ب ہوگیا ۔ جا روں اعضاء کی قطع متل کے طور بریفی ، مدکے طور برنہیں تھی اس بریہ
بات دلالت کرتی ہے کر صفرات جا بڑکی روا بہت ہیں بہ مرکور ہے کہ کوگوں نے پہلے اس جرم پر
موسنی کھوں دیے اور کھر بچھر برسا کو اس کا خاتمہ کر دیا حالاتکہ حدیمہ قدیمیں سزاکی برصورت کہ فینہیں تی ق

ال جرول كابال في كيم إن وقط برته بي وتا

ابو مکر حصاص کہتے ہیں کہ قول ہا دی (طانسار قُ کا انساز قُ کَ اَسُار قُ کَ اَسُار قُ کَ اَسُار قُ کَ اَسُلان میں کہ میں کا عموم ان انعام لوگوں کی تمام لوگوں کی تمام اندی کا اطلاق میں توظع برکوشا مل ہے جن براسم سارتی با سارتہ کا اطلاق میں ہوا سے ہوا ہی ہوئی ہے کہ اسے کہ اندا کہ صورت ہیں یہ البتہ سفلت دولت اللہ سفلت دولت کی صورت ہیں یہ دولت قام مجوبی ہے کہ میں اور مہیت سی انسیا راہیں ہی ہے تمام ان میں سے میں ان کے بران کی موال کے اس کے اس کے اس کے برائے کے مرافع یک منرا نہیں ملتی تا ہم ان میں سے میت سی ہی خوال کے اس کے اس کے اسے کہ انسان کے برائے کے اسے کہ کے اسے کہ انسان کی منرا نہیں ملتی تا ہم ان میں سے میت سی ہی خوال کے اسے میں انتہا کہ کے اسے کا مناز نہیں ملتی تا ہم ان میں سے میت سی ہی خوال کی منرا نہیں ملتی تا ہم ان میں سے میت سی ہی خوال کے اسے مارے میں فقہا دسے ما میں انتہا کہ دولت کے سے۔

ان جنرول کے علق اختلاف رائے کا ذکر

ا مام ابر نسیفه اور ا مام محدکا نول سیسکه مبرالیسی چیزیو بهبنت جار شوامب بهوجانی والی سبواس کیے برا نسی برای مثلا کھیوں آئی مخالف دس دا در تربیل ، گوشست ، ایسی نور دنی سشی برا بندی ندره سکے ، ورنوتوں بر نکے سر سے بجل اورگذرم کی بالیوی بین موجود دا نسے نواه ان کا کوئی مخافظ موجود دیویا نر میو د

کٹری چرانے پرکوئی فطع پرنہیں، البتہ ساج بعنی ساکھ دنیز بانس کی بچے ری پر قبطع پر مہوگی۔ مطی، سے نے کائٹھ ربچو نایا گیج اور مطرتال وغیرہ سچرانے میں کوئی قبطع پرنہیں ہے۔ اسی طرح برندہ ہجانے کا بھی یہ پی تکم ہے البتہ یا قومت، ور ذمر دکی بچے ری بریا تھ کا ٹھا جانے گا، نتراب اور آلات ملاہی معنی موسیقی اوراس تسم کے آلاست کی بچے ری مرکھی کوئی قبطع پرنہیں۔

ا مام ایولیسف کا نول سبے کہ براس چنر کی پیودی برقطح ہوگی ہو تزریعتی محقوظ میگریں رکھی ہوگی ہو گارمٹی ' کیل مٹی ا ودگو بروغیرہ ہیرانے پرکو تی تعظع پیرنہیں ہوگی آمام اما لکس کا قول سبے کرہیاط بیس رہنے والی کیری اور درنیمتوں میں نگے ہوئے سیلوں ہی کوئی قطع پارنہیں۔

ا لیند دب بین بیل که لیان میں بنیج جائیں او دا تھیں کوئی جرائے نواس کا با تقرکا طاج سے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شفس با میر میری میونی لکڑی ہوا ہے حیس کی مالیدت فطع ید کی حد کوئینجتی ہو تواس صورت میں سے رکھا یا تھ کا سط دیا جائے گا۔

ا م ثنا فعی کا نول ہے کہ درختوں سے نگے ہومے کھیلوں اور کھیجد ہے درخت کے گوندیا اندر کے سفید کو درخت کے گوندیا اندر کے سفید کو درخت کے گوندیا اندر کے سفید کو درخت کے سفید کو درخت کے سفید کو درخت کے سفید کو درخت میں ہوئے ہوں۔
پردکد دیا گیا ہم تو کھر سچر کا با نفد کا تما جا ہے گا خواہ یہ کھیجد ترجا است میں ہوں یا نفشک ہو چکے ہوں۔
فقمان البتی کا قول ہے کہ سی شخص نے اگر درخت میں مگے ہوئے میں کے موسے کھیلوں کی بچرری کی تو وہ بور

مِوْكُوا دراس كا مِا يَهُ كَالْمَا جِلْمُكُا-

اس برالو مکر جعماص تبعیر و کرتے ہوئے کہتے ہیں کا مام مالک، سفیان توری اور حادین سلمہ نے کیا بن سعید سے دواہت کی ہے ، انفوں نے محرین کیا بن حہان سے کہ مروائ نے ایک غلام کی قطع پر کا ادا دہ کیا حس نے کچور کے کچھ کچھ کچھ کے دوسے پرا ہے تھے ۔ اس پر مفرت دافع بن نماری نے اس سے فرایا کر ہیں نے مضور صلی الٹر علیہ وسلم کی زبان مبا دک سے برنیا ہے کہ (الا قبطع فی تسہد و لاک شوی کے اور

سفیان بن عیدینہ نے بجاپی بن سعیہ سے ،انھوں نے محد بن حبان سے اورانھوں نے اپنے جاپواست بن حبان سیے اسی واقعے کی روایت کی ہے - اس روایت کی سندیں ابن عیدینہ نے محر بن حبان اور دوخرت رافع کے دیمیان واسع بن حبان کو وافعل کر دیا ہے ۔ لیٹ بن سعیہ نے بی بن سعیم سے اورانھوں نے محدین حبان سے اورانھوں نے ابتی کیموکھی سے اس وافعے کی روایت کی ہے۔

لین نیے بنی دوابت میں سند کے اندر هم بن حبان اور حضرت دافع کے درمیان محدین حبان کی ایک بھیوکھی کوداخل کر دبا ہے ہو مجہول الحال ہے۔ درا وردی نے بھی بن سعید سے اکھوں نے جھر بن کھی بن سعید سے اکھوں نے جھر بن کھی بن سعید الحقول نے جھر بن کھی بن سعید الحقول نے جھر بن کھی بن حدیج سسے وراکب نے جھر بن خدیج سسے وراکب نے جھر بن خدیج سسے وراکب نے جھر بن کا در حفرات دافع فی کے درمیان الد معلیہ وسلم سے اس بیسی دوا بہت کی ہیے۔ درا وردی نے محدین بی اور حفرات دافع فی کے درمیان الد میموندکو دراخل کو دیا ۔

اگرواسع بن حبان کی کنیت ابر میمونه به تو کیجریه ابن عیبینه کی روابیت کی سند کے مطابق برجائے گا۔ اگریہ واسع بن حیان کے علاوہ کوئی او دھا حسب بہول تو بھرمجہول المحال بہوں گئے۔ ناہم فقہاء نے اس اس روابیت کو قبول کر کے اس برعمل کیا ہے۔

اس بیدان کے عمل بیراً ہونے کی نبا براس روایت کی حجیت نابت ہوگئی جس طرح مضور ملی المترعلیہ وسلم کا برار الدو حسیت الولات) اس ادشا دکو نیز نور پرارا ورفر وقت کنندہ کیا نشاطیہ وسلم کا براس اوشا کی خیات ناب کی حجیت نابت کی اس ادشا دکو جب ایل عمر نے بول کا اول کی حجیت نابت ہوگئی اوران کی حجیت نابت ہوگئی اوران برعمل برا ہونا لازم بردگیا ۔

سخدوسلی الترعلیه وسلم کے ادشا در الاقطع فی شدولا کسٹن کے معنوں ہیں اہل علم کے درمیان انتقالاف دائے ہے۔ امام ابر خذیفا ورا مام خدکا قول سے کواس سے مرا دہر دہ کھیل سے ہو مبلد خواب ہوجا تا ہے۔

نفط کاعموم ان نمام کیباول کوشائل ہے ہوبا تی رہ جا تے ہوں باہو یا تی نہ رہ سکتے ہوں اور درخست سے گرجا تے ہوں - ہم سب کااس برانفا فی سے کا گرمیل میں بنٹگی آگئی ہوا وراب وہ جلد نواب ہونے المے نہوں نوایسے بیباول کا ہور قطع میرکا مذا وار سم کا - اس طرح مدمین کے عمرم سے مذکورہ بالا بھاوں کی تفسیعس سمجنگی -

به مدمیت ان کیلول کرج انے برفطع پری نفی کی غیبا د بن گئی جوجل خواب ہوجائے والے ہوں ،
مدن کے خفود ملی الشرعلیہ وسم سے دوابت کی ہے کہ آب نے فر ما یا ولا قطع فی طعام کفانے کی
ہے رجوانے برفطع پرنہیں ہوگی) بہ ماریت ترسم کے طعام کی سچوری کی صورت میں قطع پری نفی کرتی ہے .
"ناہم اس سے عربی سے ایسے طعام کی تحفید میں کردی گئی ہے جوجل خوا میں نہوجا تا ہو۔ تیخفید و دسیل کی نبا برگ گئی ہے .

ا مام ابر بوسف اوردوسر سے صفرات حن کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے فرماتے ہیں کہ صفور میں اللہ علیہ وہاللہ علیہ وہال م علیہ وسم کا قول (الا قبطع فی نشمدو لا کسٹو) قطع برکی نفی براس کے دلالت کر نا ہے کہ وہاں حزر معنی مخفوظ میکر نہیں میں تی۔

سیرن اگران مجیلوں کو محفی فط حیکہ میں مدکور با بائے اور مجھرا مخیب کوئی ہوائے تواس صورت
میں ہورکا با تحد کا طب دیا بجائے گا ، اور مجھران مجھلوں اور دو سری محفوظ ہجے روں کا حکم کیساں ہوگا .

ابو کا رحیسانس کہتے ہیں کہ تی تحقیم میں بلاد نسل سے اس بارسے ہیں محفوظ کے تدر کے دو محنی بنا
(ولا کہ تر) بھی ان بجسول کو چرا نے برقطح میر کی نعیا دہے ۔ اس لیے کہ نفظ کہ تدر کے دو محنی بنا
کی گئے ہیں ۔ ایک تو حجم المعین کھی و کے درخت پر کھے ہوئے جربی کی طرح سفید گوند یا کھی در کھے المدد

بر انفظ ان دونوں مسنوں برخول ہے۔ اگراس سے پہلے معتی مراد ہوں بعنی جارتو اس کے برانے بر قطع بارکی نفی پر درلاست مہوکئی اس کیے کہ بہ جار خواہ بہوجا تا ہے۔ بھریہ ان تمام مجلول کے برانے کے بیاد من جائے گا جواس کی طرح ہوں۔

اگراس سے دوسرے معنی مراد مہوں نوبید لکوی چوانے برقطع بیرکی نفی پردلانت کرے کا اس طرح میم اس لفظ کے دو نول معنوں میم اس جا میں گئے۔

ا مام البندیفه کا قول سے کرسا کھوا در بانس کے سواکسی اور لکڑی کے پی نے برقطع مرتبی ہے۔ آ بنوس کی کاری کے متعلق ا مام البرسنیف کا قول سے کواس سے بچرکا با کف کا مطرد یا جائے گا۔ اس کی وج بہت کرم کھو، یانس اور آبنوس (ایک قیم کو سخت اور کا لیے دنگ کی لکمری ہے) دا دالاسلام بیں مال کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے ہدو دسر سے اموال کی طرح بیون گے۔

دالالاسلام بیں بائے جانے والے ساکھو، بانس اور آبنوس کو مال قرار دینے کی دجہ یہ ہے کہ میجے ملکتین دہ ہوتی ہیں جو دالالاسلام بیں بائی جائیں - دارالحرب میں بائی جانے والی ملکیت درست نہیں ہوتی اس لیے کہ دالالحرب وادلا باحث ہوتا ہے اور دیاں کے باشندوں کی ملکیتیں مباح ہوتی ہوا۔

اس لیے دارا لوسین کوئی جزیسی کی ملکیت میں ہو با مباح ہواس کے کم بیراس می ظریق اوراس بنا فرق نہیں بوتا اوراس بنا فرق نہیں برا مالاسلام میں اس کے وجود کے کا عنباد کر لیا گیا ۔

سجب ڈارالاسلام میں نکڑی تیسیس دوسرے اموال کی طرح ماک کی صورت میں با ٹی گئیں ہو اصل کے اعتبار سے سلمانوں کے اموال ہونے کی تب پر مباح بنیں ہونے تو بھے ان کی جیٹیبت بھی مسلمانوں کے مال کی طرح ہوگی اوران کا بچو دفطع میر کا منرا وار ہوگا۔

اگریدکہا جائے کہ کھجورسے درخت بھی اصبل کے اعتبار سے غیرمباح ہوتے ہیں تواس کے جواب کو میں کہا جائے گاکہ ہمیت سی عگہوں میں کھے درخت بھی اصل کے اعتبا درسے مباح ہوتے ہیں جس میں کہا جائے گاکہ ہمیت سی عقب و اسے مباح ہوتی ہیں۔ اگر جدان میں سے بعض قبصنے او دا میک گئبر طرح ا دورمری حکم منتقل کردیا جائے گی نیا ہے ملکیت میں آجا تی میں۔

عمروبن شعیب نیط بینے والدسے اوراکھوں نے عبدالندین عمروسے روابیت کی ہے کوبیار مزنیہ کا ایک شخص حضور صلی الترعلیہ وسلم کی صدیت میں ایا اورعرض کیا : اکتر کے دستول! آپ بیہا لہ پر دہنے والی جوز کے متعلق کیا فرمانے ہیں ؟ آپ نے ادشا د قرما یا :

"بریکری اس پورکے دمہ ہوگی اوراسے اس جب بی بکری بحرابیٹرے گی، نیز مزا بھیکتنی ہوگی ورف البسے مختوں کی بچدی پروں گے ، جب وہ ابنے ہاڑھے ہیں ہوں گے البسے مختوں کی بچدی پروگ ہوں کے البسے مختوں کی بچدی کے البسے مختوں ان کی بچدی کر سے اوران کی البیت طوحال کی قبیت کو پنج جائے تو اس ہیں قطع پر بہدگی۔ اورجس کی البیت طوحال کی قبیت کرت میں بہنچے گی اسے جوائے کی صورت ہیں بچور کو اس جیسا جا تور میں دینا بڑے کا اوراسے متر اکے طور پرکوٹر ہے ہی لگیں گے ،

اس شخص نے عرض کیا: الند کے دسول آ دنیتوں پڑھانی ہیلوں کے بچد کے متعلق آپ کیا فرط تے ہیں ؟ آپ نے ارشا د فرمایا? بچد کے ذیعے بد میں بہوں گے ا در اسٹے بھی ایسے کھرنے ہوں گے ا در

اس کے ساتھ اسے منرا بھی دی جائے گی۔

درنونوں برمنعلق بھیلوں کی جوری میں کوئی قطع برنہیں ہوگی البتہ ان کھیا ول میں قطع برمہدگی ہوگھالیات بیں بہنچے چکے ہوں گے۔ اگر کسی نے کھلیان سے فرھال کی قبیت کے مما وی مالیت کے کھیل بچائے ہوں گئے تواس کا ہا تھ کا مطے دیا جا لے گالئین اگر بھیل اتنی فالیدت کے نہیوں گئے تواس صورت بیں جور کو اشنہ کھیل تا دال میں بھر نے بڑیں گئے او درمنرا کے طور میرکورے بھی گئیں گے۔

میں جور کو اشنہ کھیل تا دال میں بھر نے بڑیں گئے او درمنرا کے طور میرکورے بھی گئیں گئے۔

میں جور کو استنہ کھیل تا دال میں بھر نے بیار میں ہوتا ہی بین اس کے دور میں کے مدر دین بی قطع کی رکھے نفی سے

حفرت دافع بن خدیج کی دوایت کرده مدیث بی مجاول کی بیجدی کی متورت بی قطع بدگی کمید نفی سے ا ا در حفرت عیدالنّدین عرش کرده ایت کرده صدیت بین مرت ان مجیلول کوچرانے کی صوریت بین قطع بدکا محکم ہے ہوگا۔ حکم ہے ہو کھالیا ن بین بنتے تھے۔ ہول -

، حضور مسلی النُرعبیه و تسلم سمطے رہننا د ارحتی یا دیدہ العبوین جب مک وہ کھلیان میں بہنچ نہ جائیں ہے اندر دومعنوں کا احتمال ہے۔ ایک ہے کہ حزر تعینی محفوظ جگر میں بہنچ کیکے مہوی ۔

دوسرے یک ان انفاظ کے ذریعے کھیلوں کی نیٹنگی کی حائث اور مبلاخواب نہ ہونے کی کھیت کو انسٹ اور مبلاخواب نہ ہونے کی کھیت کو اظہاد ہے۔ اس یے کو اکٹر محالات میں کھیل جب کر کھیلیا ان ہیں ہند ہے جا با جا تا ہا آب کے انفاظ اس قول باری کی طرح ہیں او الکو انسفا کے کہو کے حصر او کا کو انسفا کی کھیل کے کہا گئی گھا گئی کھی کھیل کے کہا گئی کھیل کے کہا کہ وقی مسل کی کھیل کے کہا گئی کھیل کے کہا کہ وقی مسل کی کھیل کے کہا گئی کھیل کے کہا گئی کہ کہا کہ وقی مسل کی کھیل کے کہا کہ وقی مسل کی کھیل کے دن اس کا متی اور اکروں کا دو کھیل کے کہا کہ وہا کی کھیل کی کھیل کے کہ وہا کہ

اسی طرح آب کا دشا د بسے داخانی نتیجه دانشدیف فی خارجه وهما البتنده بجب بورها مرد اور بیرترهی عورت نه ناکا از دکاب کریس توانهیس منرور رحم کر دوی بهای آب نے عمرا ورس مرادنج میں کیا بلکه حصان مراد کیا ہے .

اسی طرح آب کارشا دسے (فی خسٹ عندین بذت عناص بیجیس ا ونٹوں ہوا یک بنت عاص اسی طرح آب کا ارشا دسے (فی خسٹ عندین بذت عناص بیجیس ا ونٹوں ہوا یک بنت عاص در کا ہا دہ بجرا یک ذکو ہیں دیا جانے دالاا دنسے کا ما دہ بجرا یک مال نہ کی یہ کا ما دہ بجرا یک مال پورا کہ سے دوسر سے سال میں داخل ہو گیا ہو۔ نواہ اس کی مال دوسر ابی جنت کے لیے مخاص ہوئی در دنوہ میں میں میدال نہ کھی ہیں۔

ا ب کے اس ارشاد کی وجربہ ہے کہ کنزا سحال میں اس کی ماں ووں مرابح پینم دینے کے قریب بنیج میں ہوتی ہے ، ٹھیک اسی طرح اکب کا دشاد (حنی یا وجہہ الجدین) بھی ہے۔ اس میں احتمال ہے کہا ہا نے اس سے بھلوں کی بختگی اور پیکنے کے قرمیب بنیج جانا مرا دلیا ہو۔

اس بنا پر مفرت دافع بن فدیخ کی دوا بیت کرده صریت (لا قطع فی شهد ولا کسند) کی تفسیص جائز بندی به برجاته تهیں کا خاجا کے گا تواس کی وجہ حفرت عائشہ فا تحقیق جائز بندی ہوگا ہے کہ بید دوابیت بسید کر مفدوص کی الدوابیت بسید کر مفدوص کی الدوابیت بسید کر مفدوس کا الدوابیت معمولی بیز برجانے پر سچورکا با تھو نہیں کا فریعتی معمولی بیز برجانے پر سچورکا با تھو نہیں کا فریعتی معمولی بیز برجانے پر سچورکا با تھو نہیں کا فریعتی معمولی بیز برجانے پر سچورکا با تھو نہیں کا فریعتی معمولی بیز برجانے پر سچورکا با تھو نہیں کا فریعتی معمولی بیز برجانے میں مانا کے تعدید معمولی بیز برجانے کے بید معمولی بیز برجانے کے بید معمولی بیز برجانے کی معالیات کی معالیات کا معالیات کی معالیات کی معالیات کی معالیات کی معالیات کی معالیات کی معالیات کے بید معالیات کی معالیات کا کا معالیات کی معالیات کا معالیات کی معالیات ک

اس بنابر ہروہ بیخر بو معمولی مہدگی دہ اصل کے اعتبار سے مباح ہوگی اوراس کی پوری پر ہاتھ نہیں کا طاح اسٹی کا عرف اوراس کی پوری پر ہاتھ نہیں کا طاح اسٹی کا عرف کے اعتبار سے مباح ہیں اس سے اکثر لوگ ان بیٹروں کو اپنی جگہ بیٹا رہنے دبتے ہیں حالاتکہ اکثر لوگ ان بیٹروں کو اپنی جگہ بیٹا رہنے دبتے ہیں حالاتکہ اکفیں ان بیٹروں کو اپنی جگہ بیٹا دہنے دبتے ہیں حالاتکہ اکفیں ان بیٹروں کو انتخالے جائے کی تعددت ہوتی ہے۔

اس کے برکس یا توت اور جواب معمد لی چیزوں میں شار نہیں ہوتے اگر چیر برکھی اصل کے کھا طسے میاج ہونے ہیں بلکہ میاج ہوتے ہیں ، انھیں اپنی چیکر برٹیا دہنے نہیں دیاجا تا بلکہ امکان کی صورت میں انھیں انگی جوری پرفطع میر برگی .

اگریے بیا مسل کے اعتبار سے مباح ہوتے ہیں جس طرح دوسرے تمام اموال کی بچدی پر قبطع میر ہوتی سبے ۔ اس کیے قطع ملا کی شرط دواساب کی بنائع ہوتی ہے۔ ایک سبیب توبیہ ہے کہ بچائی ہوئی جبیب نہ معمولی ہوا وردوسرے میرکدا مسل کے اعتبار سے مباح ہو یعنی مہرسی کے کیے اسے لے لینا جا کوز ہو۔

نیزیچ نااور پونے کا بیم ایسی پیتریں ہیں جنیں دنچرہ کرلینا مقعدد نہیں ہو تا بلکا تھیں کہتھال میں لاکڑھم کر دینا مفصود ہو تا ہے واس لیے ان چیزوی کی صفیت و فی اور گوشت وغیرہ علیے ہوگئی۔ چیکہ یا توت اور اس عبیسی چیزیں مال ہوتی ہیں، اتھیں دنچرہ کرنا اور سنیھال کو دکھنامقصود ہوتا ہے۔ جنیسے مونا اور چاندی سنیھال کر دکھے جاتے ہیں۔

برندول کی پوری پرسزا

برندمے پوانے برہا تھ تہیں کا ٹماجا آما اس کی وجہ وہ دوا بہت ہے جو سفرت علی اور سفرت عثمانی مستعمروی ہے کہ بیندوں کی بیوری میں ہاتھ تنہیں کا ٹما جائے گا۔ ان دونوں سفرات کے اس فول کی

کسی صحابی نے فی لفت نہیں کی۔ نیز رہندسے اصل کے کمحافط سے مباح ہمیں اس بنا ہرمیر نفشک گھاس ا دو ککڑی کی طرح ہیں -

ببيت للمال سيرجوري ببرسنرا

بیبت المال سے چری کرنے والے کی قطع پر کے مشکے میں انتسلاف دائے ہیں۔ امام ابرسنیفہ دفر امام ابدایسدن، امام محداورا مام بنا فعی کا تول ہے کرسیت المال کے بچرکا با تخدنہمیں کامل جائے گا۔ محضرت علی، ابرا ہیم نعمی اور حس لیسری کا ہی تولی ہے ۔ ابن وہیب نے امام مالک سے دواہت کی ہے سخطع پرسوگی۔

مادین ایسلیمان کا بھی ہی نول سے ۔ سفیان نے سماک بن حرب سے اورا نصول نے ابن عبید بن الا برض سے روا بہت کی ہے کہ حفرت ملی کے با سنجو بن الا برض سے روا بہت کی ہے کہ حفرت ملی کے باس کی تنعمی لا با گیاجس نے کا ل غنیت کے با نبخو بن حصے سے ایک نود و لوہ کے گوبی پرالی تھی ۔ آب نے اس کی قطع بدکا حکم نہیں دیا اور فرا یا کو اس خمس میں است خص کا بھی حصہ سے .

وکیع نے کمسعودی سے اورا کنوں نے لفاسم سے روایت کی ہے کماکیش نفس نے میت المال سے یوری کر بی، اس مے تعلق حفرت سعی نے حضرت عمر فرکو کھا تو آب کے جواب میں تخریر فرما یا کواس کا کچھ کا کم نانہ میں جائے گا۔ مبیت المال میں اسٹنخف کا بھی حصد ہے۔

بهیرکسی صحابی کے متعلق علم نہیں کوان کی طرف سے اس بارے میں کسی انقلاف وائے کا اظہا و ہوا ہو ، نیز جب بچورا ور دوسرے سلمانوں کا میت المال میں برابرکا سی سے تواس بچرکی حیثیت اس بھوا ہو ، نیز جب بچورا ور دوسرے سلمانوں کا میت المال میں برابرکا سی مواس کے دومیان مشرک بچر حمیدی ہوجائے گئے ہوا کیسے مال میں بچوری کہ ہے جواس کے اورکسی دوسرے شخص کے دومیان مشرک مہد ۔ اس بنا برا کیسے بچورک کا جاتھ تہیں کا کم الملے گا۔

نناب کی بوری برکیا حکم ہے

اگری نی شخص سی ملمان یا ذمی کی نزاب بچرائے نواس کی قطع پد کے مشلے ہیں انقلاف ولئے ہے: ہما رسے اصحاب، امام ما لک ادرا مام شافعی کا قول ہے کہ ایسے بچرد کا ما نفرنیس کا ما جا مے کا یسفیا^ن نوری کا مجری بیمی قول ہے۔

ادراعی ما قول سے کداگر کوئی ذمی سی سمان کی شراب یاستور بچرا سے تواس سے نا وان مجروا

ییا جلئے گاا درسلمان کومنرا دی جائے گی ۔

ابونکر حصاص کہتے ہیں کو شارب ہمارے لیے مال کی حیثیت نہیں رکھتی البتہ ذمیوں کے لیے معاہر اور ذمہ داری کی بنا پراسے مال کی حیثیبت سے رہنے دیا گیا ہے اس لیے اس کے بچدر کا ہا تھ نہیں کا ٹا معاشے گا۔

کسی جیزی دورفیتین بیون نوهم بدل ما ناسے

اس لیے کہ جو بین ایک حقیق سے مال ہوا ورا یک جنیدت سے مال زہرہ تواس کی کم سے کم مالت بد برقی سے کاس کی برکیفیدیت اور معنفت اس کے بچور سے صربہ فرم دور کرنے نے بی نشک کا فائدہ دیے جاتی ہے۔

جسطرے استی تحص کوشک کا فائدہ دیے کر صدر ناسے بری کردباجا ناسے بواس لوئدی سے بمیستری کر بیجیتا ہے جواس کے درکسی او شخص کے در میان مشترک ہوتی ہے۔

اسے ابک اوربہوسے دیکھیے ،مسلمان کو تراب سے اوربینے بریمزا ملتی ہے وہ اس کا بابند بہونا ہے کہ مشراب کو با نوسرکہ بین تبدیل کر کے یا اسے بہا دے ۔ اس کیے کہ بوشخص اس سے بہتراب بوری کے اسے کہا تو مائے گا تو وہ اسی جیز سے اس کا قبضہ ختم کودے گا جس برقسبنہ ختم کو نا نو دا س مسلمان برضروری تھا اس لیے اس کا ج تھ نہیں کا نا مائے گا ۔ اس لیے اس کا ج تھ نہیں کا نا مائے گا ۔

بحدى كافبال جرم ايك باركافي سيانهين

بوتنحصائی دفعر بچوری کا قبال جرم کہ ہے اس کے تعلق اختلاف الم ہے۔ امام البوندیة، فرز، امام مالک، امام منتافعی الدرسفیان ٹوری کا قول سے جوشخص ایک مرتبہ بچری کا قبال جرم کر ہے۔ اس کا ہاتھ کا مصادریا جا مے گا۔ امام البریسف ، قاضی ابن شیرمرادیہ قاضی ابن ابی بیائی کا قول ہے کہ جدب تک حود فعدا قبال بچرم نہیں کرسے گا اس کا ہاتھ نہیں کا طاح الح کے گا۔

یہ فیل کی معت کی دلیل مے ہے کر عیدالعزیزین تھددداوردی نے بزیرین تھدیوابت کی ہے، انھونی نے تھربن عیدالرحمن بن نوبان سے اودامفوں نے حضرت ابو سرئرہ سے کہ ایک بچر محضور صلی النوعلیہ وسلم کی خدمت میں مکیٹرا ہوالا با گیا ۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اس شخص نے چردی کی ہے۔ محضور صلی النوعلیہ وسلم نے من کر فرما یا جمہ مراخیال نہیں کاس نے چوری کی ہوگی، بیس کر جورے کہا : ^{نہاں ہ} ہوں کی بیے ۔ اس پر حضوص کی التہ علیہ دسلم نے <u>سے ہے مباکد س</u>کا ہاتھ کا کھٹے کا حکم دیا اور اس مکم برجی درآ عربہوگیا ·

ای بدالعزیز درا وردی کے علادہ دوسرہ راوبوں نے کھی رنے بین خصیفہ سے اس حدیث کی روایت کی سے لیکن ان کی شاویس حضرت ابوہ ٹرکرہ کا ذکر نہیں ہے ، ان داویوں میں سفیان تودی ابن جربے ا در محدین اسحاق شامل ہیں •

الدیکر جدا میں کہتے ہیں کہ اس مدست کی مند ہوا ہ تنصل ہو یا منقطع اس کا حکم نا بت ہے اس ہے کہ مند ہوا ہ تنصل ہو یا منقطع اس کا حکم نا بت ہے اس ہے کہ مندوان کے حوالے کے نغیر ان کو جن مفارت ہے واسطے کے نغیر ان کو جن مفارت کے معرورت میں روابیت کی سے مانع نہیں ہے جنوں نے اس کے معسلہ مندکو صحافی کے دیا ہے۔

مرح وا بیت ان کو گول کی روابیت کی صحت کے لیے مانع نہیں ہے جنوں نے اس کے معسلہ مندکو صحافی مسلم سے حضور مسلم کا گذری کہ مانے کہ مانے دیا ہے۔

علادہ اذیں اگر ہے در بیٹ مرسل کھی وارد ہونی مجر کھی اس کا تکم تا بت ہوجا تا اس لیے کہ جہاں کا تکم کے داجب ہونے کا تعلق ہے توہماں سے نزدیک مرسلی اور موصول روایتیں اس مہاں نکہ کے داجب ہونے کا تعلق ہے توہماں سے نزدیک مرسلی اور موصول روایت سے بیات نابت ہوگئی کہ حضورت کی لاعلیہ میں نفوش اس روایت سے یہ یات نابت ہوگئی کہ حضورت کی لاعلیہ میں نفوش اس کا ما تھد کا مطر دیا ۔

ایس شخص کے کہ و و و اقبال جرم میاس کا ما تھد کا مطر دیا ۔

ارکوئی یہ کہے کہ مذکورہ بالا واضع میں مفورصلی التّدعلیہ وسلم نے کوامیوں کی گوامی کی بنابلس کا با نفرکا مفرد یا تھا اس لیے کہ اس کو کیا کہ کہ لانے والوں نے آب مسے بہی عرض کیا تھا کہ است خص نے جودی کی جسے -

اس کے جواب میں کہاجا سے گاکہ اگر مہ ماست اس طرح ہوتی تو مفدوصلی الته علیہ وسم صرف ان لوگوں گی گوائی برائخصاد کر بیتے اور اس شخص کو آلکاری بلقین نه فرماتے ، جب ان لوگوں کے اسس تو برکے اس کی تو برکے اس کے اس کی بنا براس کا باتھ نہیں کا ٹا تھا بلکہ اقبار کو مراس کا باتھ نہیں کا ٹا تھا بلکہ اقبار کو مراس کا باتھ نہیں کا ٹا تھا بلکہ اقبار کو اس کے اس کا باتھ نہیں کا ٹا تھا بلکہ اقبار کو مراس کا باتھ نہیں کا ٹا تھا بلکہ اقبار کو مراس کا باتھ کا تھا بلکہ اقبار کو مراس کا باتھ کا تھا بلکہ اقبار کو مراس کا باتھ کا تھا۔

الکرہما ہے خی لفین اس حدیث سے استدلال کریں جسے حا دبن سلمیت اسی آق سے ، انھوں نے ا عبدا شدین این طلحہ سے ، اکفوں نے حفرت الوذر کے آنا دکردہ غلام الوالمن درسے ا درا تھوں ہے ، ابوامید مخرومی سے دوایت کی ہے کہ حضورہ لی استدعلیہ وسلم کے پاس ایک بیورکو مکر کرلا یا گیا جس نے

يورى كا اعتراف كريباليكن مال برا مدنيس بوا -

اس بیر حضورصلی الشرطلیدوسلم نے فرط یا دھا خالگ سدقت میرا خیال بنیں کتم تے ہوری کی ہوگی نبور نے بیس کر کہا "النگر کے رسمول! بال بوری کی ہے " محضورصلی الشرعلیہ وسلم نے دویا تین دفعہ ابنا فقرہ دہرایا - اس نے ہر دفعہ بہ کہا کٹریں نے بچدی کی ہے " اس بہاری کیے اس کا باتھ کا گھنے کا حکم فرط یا جس بیٹ کی درآ مدہوگیا۔

اس صدیت سے بیمعلوم ہوتاہے کہ کہا ہیں نے ایک دفعہ اعتراف جم ہراس کا ہا تھ نہیں کا ٹا ہے حدیث امنا دیکے لی ظرسے پہلی صدیت سے زیادہ توی ہے۔ اس کے ہوا ب یں کہا جا کے گاکہ اس صدیث میں انتبلافی نکتے کا بیان نہیں ہے۔

وہ اس طرح کر عدمیت میں بہ ندکورنہیں ہے کہ چورنے دویا تین دفعہ بچردی کا اعراف کیا تھا اس میں تومیس یہ ذکر ہے کہ بچورکے اقرارسے پہلے آئپ نے اپنا ففرہ اس کے سامنے دویا تین دفعہ دہرایا تھا اوراس کے بعداس نے اعتراف ہم کر لیا تھا۔

اگریرکہا جائے کاس مدست بیں بیزد کر سے کہ چرتے ای کرلیاتھا اس کے بعد معضورہ ا ملی انٹر علیہ دسلم نے اس سے بی فقرہ کہا تھا (ماا خالگ سرقت) اور دویا تین مرتبراس فقرے کا عا دہ فرما با تھا۔

اس کے بواب میں کہا عبائے گا کہ اس میں بیا حتمال بسے کہ حضود رصایی التّرعلیہ وسلم کی طرف سے دو
یا تمین دفعہ فقرہ دہرانے کے بعداس نے اقبال جرم کرلیا تھا اور بہ بھی احتمال سے کہ اس شخص نے
حضور صلی الشّرعلیہ وسلم کے سواکسی اور کے سامنے آقبال جرم کیا ہوا ور بہ بینراس کے لیے قطع پد
کی موجب بہتیں ہے۔

نہیں کہ اس کے پاس جدیکسی محرم کو اس غرض سے لایا جائے کہ اس بہر صدحاری کی جائے تو قور اس رحد حاری کردیے

اگرائی فی میراس کے افرا کی وجہ سے ابتدا ہی سے قطع بددا جب مروح آئی نوحفور میلی لنده میری اسے دجوع کرنے کی تلقین میں معروف نہ سروجات بلکہ فودی طود براس برحد جاری کردیتے۔
اس کے بواب میں کہا جائے گا کہ قطع بدکا وجوب اس امرسے مانع نہیں ہونا کہ امام المسلمین عجدت سے کام نے کھی تقدیم کے معالی کے تہ کہ بنیج جائے، نیزاس بربہ بھی لازم بہیں برائی کارٹ میں بربہ بھی لازم بہیں برائی کو دیے میں ماکہ کا ماکہ کا مصلی کارٹ کے معالی کے تہ کہ بنیج جائے، نیزاس بربہ بھی لازم بہیں برائی کو دیے دیے۔

میں برب رہے ماغز نے حضور صلی التر عُلیہ وسلم کے سامنے ذیا کے الدلکاب کا بیا دمر تبرا قراد کیا تھا ایکن آپ نے انھیں رہم کردینے کا حکم نہیں دیا بعکراس معاملے کی تقیقت معلوم کرنے کی کوشش بیں ان سے یہ کہتے رہے (لعلاق کیست، لعلاث قبلت ننا پرنم نے مرف ہا تفدیگا یا ہو، شاپیر تم نے مرف لوں و کفام

یه آب نے اسی بریس بنیں کہا مکر ما عُرِّکے خاندان والوں سے یہ بھی پو بھیا گڑاس کی عفل ممکا نے "ویب آئے کہیں اس بمہ دیوانگی توطا ری نہیں ہوگئی آئے آ ہے کی یہ پو بھی گھچھاس پر دلالت نہیں کرتی کہ جا ر دفوا قرا رکی نیا پراس بررجم کی حدوا جب نہیں ہوئی تھی۔

اس بیے معزف کی بیان کردہ مدین میں کوئی اسی بات نہیں ہے بو مفرت الوہ برگرہ کی دوایت کودہ اس مدیث کی معادض بن جا مے جبی میں انحقول نے دکر کیا ہے کہ آب نے اس منعف کے قبال جرا کے ابنا نطح یک کا تکم دے دیا تھا۔ یہ بات تو دانیج ہے کہ حضوصلی الشد علیہ دسلم نے کہمی البہی محد کے اجوا کے کے ابنا نظم یا بھی یا تھا ہوا گھی دا جب ہی نہیں ہوئی تھی لیکن اس میں کوئی امتناع نہیں کے حقیقت مال معادم کرنے نیز اختیا طربہ تنے اور معاطے کی توثیق کی خاطرا ہے نے واجرب نشدہ حذر کے اجرا دیں تاخیہ معادم کردی ہو۔

سے نقل کی ہے، انھوں نے عبدالرحان بن نعلیہ آنساں کے دوابیت بھی دلالت کہ تی ہے ہوا کھوں نے بزیابی بی سے نقل کی ہے، انھوں نے عبدالرحان بن نعلیہ آنساں کے سے اکھوں نے بیابی بی کے حفرت عمروبین ۔
سے نقل کی ہے، انھوں نے عبدالرحان بن نعلیہ آنساں کے سے اکھوں نے فلاں خاندائ کا ایک اونظے برائیا ہے ۔
سمزہ حفہ وسلی الشرعلیہ وسلم کی خدمت بین آئے اور عرض کیا گئیں نے فلاں خاندائ کا ایک اونظے بیالی کا اونظے بیسی کہا کہ بہا داا بیک اونظے بیکا حکم جاری کردیا اولان کا با تھ قالم کردیا گیا۔ اس دوابیت

ين يى اس بات كا ذكر بع كراتب نے اكب دفعه قرار بران كا با تفكا مل د با تفا .

قیاس اورنظری میمیت سیسے نئود کرنے پرکھی ہے بات واضح ہوجانی ہے کہ بس ہے کہ بیس ہے کہ ہیں گا قرار کو لیا سکیا ہو وہ یا نوعین ہوگی یا غیرعین مین وہ فروات القیم ہیں سے ہوگی (ناہب یا تول کیے بخت کرنے والی ہیے شہوگی منتلاکو کی جانوریا ہرتن یا کہ طاونجیرہ) یا ذوات الانتال میں سے ہوگی وناہب یا تول کرتے ہے ہے۔ والی ہے بڑوگی منتلاکندم ونجیرہ)

اگروه مین بینی ذوات القیم میں سے میزا در دمینی دفعه افرادی بنا براس پرقطع بدوا حبب نه ہو سکے تو بھرلام خالہ س کا قا وان واجب مہر جائے گا اس لیے کہ جور کے پہلے افراد کے ساتھ اس پیتر بی ادمی کا حق ثابت مہوجائے گا اور اس کے بیسے دو مہری دفعہ افراد تک توقف منہ بین کیا جائے گا جب مسروف جبز براس شخص کی ملکیت نابت مہر جائے گی جس کے حق میں بچور نے افراد کہا ہے اور دوسری طرف نظع بدنیا بت مہمی تو بھراس کا تا وان بچر بریا تکریکا اور عین کے صورت میں قطع یہ کا بیا جائے گی جس کے دو میں کے حصول کی صورت میں قطع یہ کا بیائے گی جس کے دوسری کی تو اور کیا جائے گی جس کے دوسری کی مورت میں قطع یہ کا بیا جائے گی جس کے دوسری کی مورت میں قطع یہ کا بیا جائے گی جس کے دوسری کے حصول کی صورت میں قطع یہ کی نفی میرو جائے گی۔

اکر برائی ہوئی بینے نیمین بعنی فروات الاشال میں سے ہوگی تو پورکے بہلے اقرادی بنا پر بہر ہے۔ اس کے ذمہ دین بعنی واجب الاوابن جائے گی۔ اس کے ذمہ اس بیز کا دین بن جا نا قطع میری نفی کردے گا جلیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

اگریہ کہا جائے کہ جب بہ بات جا گزیسے کہ کیا ہے پیرکونٹروع ہی سے بہ قرکے طور پر لے لینے کا حکم قطع پدر کے سلسلے بین نا وان کی نفی اوراس کے اثبات پر ٹوقوف مہذ کا جسے توا جب نے نا وان لاحق ہوئے کے سلسلے بیں اس کے افرار کے حکم کو قطع پدرکے وہوب با اس کے سقوط برکیوں نہیں موقوف کیا .

اس کے بواب میں کہا جائے گاکہ ہاد سے نزدیک سسی جرکو سزفہ کے طود بہ لے لینا ہی قطع ید
کا وہوب ہو ناہے۔ اس لیے قطع بدکا حکم کسی اور جیز ریموفوف نہیں ہوگا ۔ اکی بچر کو بطور سرقہ لے
لینے کے بعد قطع بدکا سقوط ہی تا وال کا موجب ہو تاہے۔ آپ نہیں دیکھتے کہ جب سرفہ گوا ہول ک
گوا ہی کی بنا برنا بت ہوجا تاہے تواس کا حکم بھی اسی طرح ہو تاہیے۔

کے سلسلے میں اس کا پہلاا فرارسیب میر کا موجب نہیں ہوگا نواس کی وج سے مہرکا ایج ب ضروری ہو جائے گا اس بیے کہ میک کے لغیر جاع یا توحد کا موجب ہوتا ہے یا مہرکا .

بعب عدننفی مبوج نے گو تو بہروا جب بہر جائے گا- زانی کا دوسرا، تیسرا اور بچ تھا افراراس جہرکو سا قط نہیں کرسکے گا جو بٹر وع ہی سے پہلے افراد کی بنا بر حاجب ہوگیا تھا۔ یہ جیز زنا کے اندا افراد کی تعداد کے عتب او کو ساقط کر دہتی ہے۔ جب زنا میں افراد کی تعدا دیکے اعتب او کا وجوب ہست ہے حالا کا س کے ساتھ وہ علعت بھی موجود ہے جو سرقر میں افراد کی تعداد کے اعتب کو ماقع ہوجا سے حالا کا اس کے ساتھ وہ علعت بھی موجود ہے جو سرقر میں افراد کی تعداد کے اعتب کو کو اور این واضح ہوجا تاہیں۔ تواس سے آپ کی تعدیل کا فساد اور اور داہین واضح ہوجا تاہیں۔

اس کے جاہب میں کہاجائے گاکھیں بات کام نے ذکر کیا ہے۔ اس سے تمحال سے اس اعتراف کاکوئی تعاق نہیں ہے۔ وہ یہ کرذ نا میں شید کی بنا پر جد کے سقوط کی صورمت میں مہر واجب نہیں ہونا اس یے کہ بشت یعنی کسوائی اعفدا نے منبس سے تلذوکی تیمیت یعنی مہر عق دیکاح با شبر عقد کی حجب سے لامتی ہوتی سے۔ لیکن اگریہ تلذذ دونوں با توں سے عاری ہوتو کھے وہر کا وہوب بہیں ہوگا۔

اس بریہ بات دلانٹ کرتی سے کرسب اس پرمتفق ہیں کہ کوئی شخص اگراکیک، مرتبہ ذن کے آدکاب کا اقراد کر سے مرتبا نے با اد تکامپ نہ ناکا نبوت گواہی وغیرہ کی شکل میں مل جائے اور حدجا دی ہونے سے پہلے اس کی موت واقع ہوجک نے نواس کے مال میں مہرکا وجوب نہیں ہوگا۔

اگردہ تعقی سرفر کا ایک دفعہ افرا دکر کے مرجاتا توسیب کے نزدیک اس کا تا وان اس کے فرمی آباس کا تا وان اس کے فرم اس کا تا وان اس کے فول سے بوتیج نیکتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک دفعا قراد کے ساتھ تا وان کا ایک ایک بغیر مہرکا سقوط برجا تا ہے۔
کا ایجا ہے جوجا نا ہے اورزنا کے افراد کے ساتھ مدر سکے بغیر مہرکا سقوط برجا تا ہے۔

دو سرے مفرات نیاس دوابیت سے استدلال کیا بیے ہواعمش نے قاسم بن عبدالرحلی سے نفل کی ہے اکفوں نے حفرات علی سے دایک شخص نے الیے کے بیاس اکر جوری کے جرم کا دومر تبدا قراد کرلیا ۔ مفرات علی نے نیاس سے فرما با کہ تم نے اپنی وات کے فلات دوگراہیا الدور ہیں۔ بجرا تب نے اس کا با کہ تعلم کوا دیا اولا سے اس کی گردن کرساتھ لشکا دیا۔ فلات دوگراہیا الدور ہیں۔ بجرا تب نے اس کا با کہ قالم کوا دیا اولا سے اس کی گردن کرساتھ لشکا دیا۔ لیکن اس دوابیت میں کوئی دلا ست نہیں ہے جس سے برمعلوم ہو سے کہ حضرت عافی کا سے معلوم ہو سے کہ دومرتب افراد کے بغیر قطع مد بنہیں ہوسکتی ۔ آب نے تو موف یہ فرمایا کہ اگر تو صوف یہ فرمایا کو بی دیا تو بی نیرا کے مفرون کے دومرتب اس معلوم نہیں ہوئی کہ جب تک اس خص کے دومرتب برا سے بی معلوم نہیں ہوئی کہ جب تک اس خص کے دومرتب کے اس خص کے دومرتب

ا فراد نهيس مركيا اس وقت ك اكب في السلام الم تحديثين كاما.

نظرا در قیاس کی جہت سے امام ابدیورسف کے قول کے تن بی بداستدلال کیا جاسکتا ہے کہ صد مسرفہ جب ایسی صدہ سے جوشہ کی بنا پر سا قطام وجاتی ہے نواس بی افرار کی تعداد کا گواہی کی تعداد کے ساتھ اعتبا دوا جب ہوگا جب اس بین کم سے کم تعداد دو گواہوں کی گواہی ہے تواس سے بربات واجب ہرجاتی ہے کہ کم سے کم تعداد حس کے فدر یعے اقرار درست ہوسکتا ہے دہ بھی دو ہونی چا ہیے حس طرح ترنا بیں اقراد کی اس تعداد یعنی جاد کا اعتبار کہا گیا ہے جوگواہوں کی تعداد ہے۔

اس سے امام ابوپیسف بریہ بات لازم آئی ہے کہ نشر بٹھر کے اندر بھی افزار کی تسی اور کا اعتبار کریں۔ بیں تے ابولیسف سے بر بات لازم آئی ہے کہ نشر بٹھر کے ابدائی کا انتجابی کا میں ہوئی کہ جب کا اس میں ہوئی کہ جب میں کا جائے گا۔ مہوئی کہ جب میں شرا بی دو دفعہ افرار نہیں کر سے گا اس وقت کا سا اس بر بردرجا ری نہیں کی بائے گی۔ جس طرح اس میں گواہوں کی تعدا دبھی ووہو۔

نیکن حافظ البرا دمی کاسی نشار مرح تا سیسے بیک کو بھی تا میں اور اس طرح نہیں آتی اس لیے کہ مدت دریک کا مطالبہ ا کا مطالبہ ا دمی کاسی نشار مرح تا ہے جبکہ کھیے تمام حدود اس طرح نہیں ہوتے۔ ہمارے نزدیک تقیاس کی بیرسورت جس کے دراج بالاسطور ہیں امام الدیوسفٹ کے قول کے فق ہیں استدال کے سیاستدال کے بیاستدال کی بیرسورٹ جبول ہے۔ سمبا گیا ہے، نا فالمی قبول ہے۔

اس لیے کہ منفاد برکی تعیین قبیاسات کے دریعے نہیں ہوتی جبکہ منفاد برکا تعلق ان جیسے امور کے ساتھ مہوسے زیر بحبث ہیں۔ ان کی تعیین کا طریقہ توقیقت سے یا بھرانھا تی امت

رشندداركا مال جرانے كابيان

ابو كر صفاص كہتے من كر قول بارى (والسّادِق كالسّارِ قَدْ كَا فَطُعُوا أَيْدِ يُهُمَا) مرجور كى قطع بدكا يجا ب كے بيے عموم ہے الله بركتحفيص كى كوئى دليل فائم ہوجا سے بواس أوع كى ہو حين كاہم يہلے ذكر كرائے ميں .

باخس طرح بم نے الوائعن کرخی سے قال کیا ہے کہ یہ قول باری عمرم نہیں ہے نکار یہ مجبل ہے ہوا ہے۔ برا پنے نکم کے اثبات کے پہلے ہیں ولائٹ کا محتاج ہے جیسے واصل ہوجا ہے۔ ایک اور ڈر لیعے سے واصل ہوجا ہے۔ ایک اور تیب سے اس برغور کیا جانے تومعلوم ہوگا کہ اس بات کی نبیا دیر ہے کہ جس جی کرائی قصیف کا شہوت پر سے کہ جس جی کرائی میں اسکا انداق میں جو کہا ہواس کے عموم سے اسدلال دومست نہیں ہوتا ۔

ہم نے انسول فقیم اس بات کی پوری وفعا حت کر دی ہے۔ محرین شجاع کاملک بھی یہی ہے تاہم اگر جیہ با دسے نز دبیب بہ قول بادی عموم ہے لیکن اگر ہم اسے اس کے قنفلی کے ساتھ دہین دیں آوزی دھم محرم (ایسا دشتہ دار حس کے ساتھ وقد نکاح سمین شرکے لیے حوام ہے) کے سلسلے میں اس کی تقسیم کی دلاست واضح طور نظر اسکتی ہے۔ اس مشلے بین فقہا مرکے درمیان اختلاف المرہے۔

اس مسلمین اختلاف سائے کا ذکر

ہما رسے اصحاب کا فول سے کر پوتفس اپنے کسی فوم دستہ داری پوری کوسے نواس کا ہاتھ نہیں کا ما سائے گا۔ محرم دشتہ داروہ ہوتنے ہیں کا گران ہیں سے ایک کومرد اورد وسرے کوٹورت وض کر لیا جائے نو ان کے درمیان اس درشت کی نبا برعق ڈرکاح جا مزنہ ہو۔

فادند بابيوى ايك مرك مال جوالين نديا تقركا ما الماكي يانهين؟

ہمارےاصحاب کے نزدیک آگر ہوی شوہرکا ال ہوری کرنے نواس کا باتھ نہیں کا کا جائے گا۔ اسی ا طرح آگر شوہر بربری کا مال جوالے نواس برفطع بدوا جب نہیں ہوگی۔ سفیان نوری کا فول سے مرحم رشتہ دار کا ال چولتے برہے رکا باتھ نہیں کا کا جائے گا۔

والدين كا مال بيران بيرسرا كاكيا حكم بركا؛

عبیدالله بن الحسن کا قول میسے برج خص این والدین کا مال بوائے تواس کا باتھ نہیں کا طاح کے گا بشرکت والدین کے باس اس کا آنا جا ما ہو۔ اگر والدین نے اسے آنے جانے سے منع کرد کھا ہوا ور بشرکت والدین کے باس اس کا آنا جا ما ہو۔ اگر والدین نے اسے آنے جانے سے منع کرد کھا ہوا ور بھروہ ان کا مال بولیدن خواس مورت بیں اس کا باتھ قلم کرد یا جائے گا۔ امام شافعی کا قول ہے کہ جوشفوں اپنے والدین یا دا دا نا نا وغیرہ کی بوری کرے اس کا باتھ نی ب

نین تولی و خطع پدکا و میوب اسی مسودت بین مهو ناسیست بیکی محفوظ تنگرسے کو کی بیتیز سیجا کی گئی میو نیز ایت میں ندکو دانشخا عس کا مال کھانے کی اباحت ان کا مال جرا لینے کی صورت بین فطع بیرکو مانع ہے مساس لیے سمان اموال میں بچور کا بھی ستی ہے جس طرح شر کیب اور مصددا و دغیرہ کی معودت میں بہو تاہیں ۔

ودست كامال جراني برسزا

اگر ہے کہا جائے کہ قول باندی ہے وا و صد نیفٹ کو یا اپنے دوست کے گھر سے کھا لی کیکن اس سے با دسے داگر دوست و دست کی جوری کر ایت اسے نواس کا ماتھ کا ملے میاجا تاہے۔

اس سے ہوانب بین کہا جائے گاکہ ظاہر آبت دوست کا مال ہوانے پر قطع بدکی نفی کر البیکین میم نے سب سے آفاق کی دوست کی بنا پراس کی تفصیص کردی گئی ہے او داس سے سوا بقیبہ تمام مسونوں کے بیر فاظ کی دلالت مجالہ باقی ہے ،علاوہ ازیں ایک شخص حبب اپنے دوست کا مال ہجانے کا قصد کرنا میں نووہ حقیقت بیں اس کا دوست جہیں دہتا۔

ذریعیت مسلے کی ایک دیول اور کھی سے وہ یہ کہ ہما رسے نز دیک یہ بات ٹا بت ہے کہ آ بیت یں نیروراشناص برغرورت کے دقت اسٹ خفس کی کفالت واجب ہوتی ہے جوان کاموم رشتہ وا رہیے اورایب اس نے ان کے مال میں بیوری کا الآلکا ب کیاہیے۔

اس فہورت مندشنف سے کیے ہیں بدل کے بغیران کے مال ہیں۔ سے بے لین بونا ہے اِس یعے شیخص ان کا مال بچراکر میں المال سے بیوری کونے واسے مشابہ ہوگیا اس بیے کرمیت المال ہیں فہورت کے وقت بچورکا نئی بھی تا بہت ہونا ہے اوراس براس کا کوئی بدل بھی لازم نہیں آنا ہے۔ اگرید کہا جا کے کرفرورت کے قت بہتی نواجنبی کے ال بم بھی تابت ہوجا تا ہے لیکن مال بحرانے کی صورت بیں ہے جائے کا کہا سس بحرانے کی صورت بیں ہے جزاس کے طع پرسے مانے نہیں ہوتی نواس کے بوا سب بیں کہا جا مے گا کہا سس کی ددوجہ دہیں۔ ایک تو بہ کہا جا بینے کا کہا سس کی ددوجہ دہیں۔ ایک تو بہ کہا جا بین کے مال بیں یہ تی فرورت کے دفعت اورجان جا تے کے کے خوف کی صورت بین تابت ہزتا ہے۔

کین آبت بی مرکور رشته دارول کے مال بی بہتی فقرا ورکسب معاش سے مفد در مہوجانے کی صورت بیں بھی نامبت ہوجا نامبے اس سے دونوں صورنبی ایک دوسری سے ختلف ہوگئیں۔ دوسری در در مری سے ختلف ہوگئیں۔ دوسری در در مری سے ختلف ہوگئیں۔ دوسری در در مری سے محاصفی فرورت کے قت یہ مال کسی بدل کے مقا بلہ بیں لین ہے کیئن زشتہ دار کی صورت میں بدل کے بغیرین اللی میں بدل کے بغیرین اللی کے بغیرین اللی کے بغیرین اللی کے بغیرین اللی کے مال کامستی ہوجا نام بھے میں طرح ایک شخص کسی بدل کے بغیرین اللی کے مال کامستی بہر جا تا ہے۔

نیزجب جان کی مفاظنت اوراعضا مرجبها فی مخفظ کے لیے مال کے اندواسنحقاتی بربارہوجا تا بعدانتہ طبکاس کی فرورت بیش اجائے۔

دوسری طرف اس چردکواپنے دشتہ داروں کے مال کی خردرت تھی تاکسی اور کی ہوری نہ کرکے ہوں نہ کرکے وہ اپنے ہا تھ کو قطع بدر کے تکم سے بچا کرزندہ و کھ سکے تواس صورت بیں اس کی حتیب اس فقہ جیسی ہوگئی ہو اپنے کا مشتق ہوجا تا ہے کہ اس کے دریعے ہوگئی ہو اپنے کو اس کے دریعے دریعے دریعے دریعے دری کا مشتق ہوجا تا ہے کہ اس کے دریعے دہ اپنی بھائ ذکہ او مسلے بالبنے تعفل اعفاء کو کمف ہونے سے بچا ہے نیز الیسے تعفل کو ہا ہب پر بھی ہما درے دکر کر دو معنی میں توباس کیا جا سکتا ہے ۔

جس چیز کی چوری برفطع مدموه کی ہواس چیز کو دوبارہ چرا لینے والے کالم

بهاری اصحاب کا قول سے کہ اگرا کے شیخف کوئی کیٹرا وغیرہ بچرا سے دولسے قطع برکی منزا بھی مل مباشے وہبی بچر کھراسی کیٹر سے کو د وہا رہ بچرا لیے نواس مرتبہ اس کا ما تھونہ ہیں کا ما جلئے گا۔ اس مشلے کی اصل بہ ہے کہ مہا رہے نزد کیب قیباس سمے ذریعے حد دوکا اثبات بھا تمزنہ ہیں ہوتا اس کا طریقہ 'نوقی ہے ہیں بھر آلفاق امت ۔

جب زیر بخب شاری به ایس سامنے بددونوں باتیں موجود نہیں ہیں نواب قیاس کے سوا
کسی اور فرد بیعے سے اس کا اثبات نہیں ہوسکتا۔ اور بہ بین ہمارے نزویک ورست نہیں ہوتی ۔
اگر یہ کہا عاشے کردو مری دفعہ بیری کو نے سے بہتے نول بادی دائش دفی کا انساز ق کا فطعوا
کید کے بیکہ اس کے اندر سچری کی سزا کے متعلق عموم موجود سے اس عموم کے تحت آب نے دو سری مرتبہ
بیوری کرنے براس کا باتخذ کیوں نہیں کا سٹ دیا۔

اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ آبن کا عموم دوسری بیوری کوش مل نہیں ہے اس میے کا گرق مل میں بیاس میں کا گرفط واجب میر وجائے تو برجوری با ڈن کا طفت کی موجب ہے جبکہ آبت میں قطع پر کا کم ہے۔

نیز قطع سر قد کا وسج ب مسرقہ کے معل اور عبین بینی جوائی ہوئی بینے و فول سے تعلق ہے ۔ اس کی دلیل بیسے کہ جب قطع کا سقوط ہوتا ہے نوعین کا وال واجب ہوجا تا ہے ۔

سیس طرح زماکی صرکاجب دطی کے ساتھ تعلیٰ ہوتا ہے تو مرکا سقوط دطی کے تا وان کا موجب
ہوتا ہے۔ اسی طرح جب قصاص کے وجوب کا تعلیٰ فتل تقس کے ساتھ ہوتا ہے تو قصاص کا سقوط
میان کے تا وان کا موجب بن ما تاہیے۔ تھیک اسی طرح سرفہ ہیں قطع کے سقوط برعین کے تا وان
کا دہوب اس سلسلے میں عین کے اعتبا دکا موجب بن ما تاہیے۔
کا دہوب اس سلسلے میں عین کے اعتبا دکا موجب بن ما تاہیے۔
حبب دوعین کے اندوبر فرکا ایک تعل صرف ایک دف قطع کا موجب ہوتا ہے ہے۔

تنخص بیک وقت دو بیترین بیرا مے تواس کی منرا بین صرف ایک دفع فطع برموتی ہے۔ توایک عین کے اندردو دفع برخ کے بین کا بھی بہی کا میں بہی کا بیابی بین کا بیابی بہی کا بیابی بین کا بیابی کے اندادو دفعل ہوتا ہے۔ اسی بیک تنظع کے ایجاب بین فعل مرقد اور عین بیوائی ہوئی چیز میں سے مرا مایک کا افزاور دفعل ہوتا ہے۔ اگر میں کہا جا سے کہ ایک شخص جدے کسی عورت کے ساتھ مذکا لاکر سے اور اس بیر مدفر نا جا دی ہوتی ہے حالاتکہ باکسے تو دوبارہ اسی عورت کے ساتھ زنا کے از لکا ب بیردوبا دہ اس برص ذرنا جا دی ہوتی ہے حالاتکہ اس صورت ہیں ایک بیرین ایک جورت) میں دو دفعہ فعل زنا وقوع ندر بر بیوا ہے۔ اس صورت ہیں ایک بی بیرین ایک میں دو دفعہ فعل زنا وقوع ندر بر بیوا ہے۔

اس سے ہواب بیں کہا جائے گاکہ حدادنا کے وجوب کے تعانی کے سالمے بیں عودت کی اپنی وات
کاکوئی اثرا وروخل نہیں ہونا ، ملکہ حدار ناکے وجوب کا تعانی وطی کے فعل کے ساتھ ہوتا ہے سے سے اور مہمیاتی اور میں ہونا ۔ اس کی دہیل سے سے کہ جب حدسا قط ہوجاتی ہے وطی کا نا وان لازم ہم جاتا ہے ، سودت کی ذاست کا نا وان بھرنالازم نہیں آنا .

حب طرح ای بینرول کی بوری برطع کی سنا نہیں دی جاتی بھا مس کے اعتبار سے مباح اور معمولی بیزیں نشار ہوتی ہیں اگر جر وہ بینر لوگوں کی ملکیت ہوتی ہیں متلا مطی ، لکڑی ، نشک گھاس اوریانی وغیرہ ۔ نشار ہوتی ہیں اگر جر وہ بینر لوگوں کی ملکیت ہو گئے ہو اسی بنا پر فقہا برکا قول ہے کہ اگر کسٹن نحص نے سوت چوالی ہوا وراس کی منزا میں فطع میر ہوگئی ہو کھراس نے اس سورت سے کپڑا بنا ہیا ہوا گر ہی کپڑا وہ و دوبارہ چرائے گا تو اسے قطع کی سنزا دی جائے گئی .

س یہ کہ کاتے ہوئے سونت میں کیراننے کاعمل اس سے اباحت کے کام کو دفع کرنے گا۔ اباحث کا بہی حکم قطع کے وجوب سے ماتع تھا جب برحکم الحق کیا تواب قطع کا حکم لائن ہوجائے گا جس طرح کسی نے لکٹری میرائی ہوتواس کی منزامین قطع مدنہیں ہوگی۔

نیکن اگریمی لکوی بڑھئی کے ہا تفول بنے ہوئے در وازے کی شکل بیں ہوتی اور کھر وہ لسے برالینا تو اس صوریت میں اس کا ہا تھ کا سطہ دیا جا تا۔ اس کیے کہ بڑھئی کے عمل کی وجہ سے برلکو کانی

يهلى حالت مسينكل أنى لقى اوراس نيدائين مئن شكل اختيا وكرنى تني

نزجب ایک بینر بوانے برفطع بر بہوجاتی ہے اور قطع ید کی بر مزاس بینر کو اپنے معرف میں کے آنے کی صورت میں بورکو تا وان کھرنے سے بری کردیتی ہے تواس طرح کو یا قطع اس مسروقہ بینر کی قیمیت کی اوائیگی کے نائم مقام ہو کراس جز کا معا و فعد بن جاتی ہے۔ اس کی ظسے یہ مسروقہ بینر بیر بیورکی ملکیت کے وقوع پذیر بہونے کے مثنا بہ بوجاتی ہے اس کیے کہ بیور براس کے بدل کا استحقان جود کی ملکیت کا موجب بین ما ناہے۔

جب اس بہت سے مسروقہ بھیزاس کی مملوکہ اٹنیا ،کے مثنا بہوگئی نودوبا رہ اس بیرکوئہ لئے پرقطع کا تکم سا فط بہوگیا اس کیے کرجیب ایک بھیزے بارسے ہیں اس وجہ سے شبہ بہیا ہوجائے کہ وہ ایک بہت سے مباح بھیزے مثنا بہ بہا ورایک جہت سے مملوکہ بیزرے شا بہ تواس فیم ہے شبہ کی بنا پر قطع کا حکم ساقط ہوجا تا ہے۔

بوراكرمال مرفقه كوبابر بي جاني سيلي كوليا حي أواس كالمم

قطع بدكي بيرك بعرب وركانا وان بجرنا

امام البرسنيقد، امام البرليسسن، امام محر، زفر، سفيان نورى او دا بن شبر مركا تول شيح كر سبب بوركا با تفوكا سط ديا مبائے اور مال مرو فد بعينه موجود به و نومسرونی مذبع بى اس كا ماك اسرا بينے تيف بين كے ليے كا، اگر مال مسرو فد صرف كيا جا سجكا مهذا و ال الازم بہني ہوگا۔ مكول، عطان شعبى، ابن شبر مرا و دا براہيم نفتى كا أيب قول بيي ہے .

امام مالک كا قول سے كا گرمچور مالدار به و نوتا كا وان بجردے كا او راگر تشكوست به تواس بركوئى بير بيلام نه بين آئے گی عثمان العبی، بيت بن سعوا و دا مام شافى كا قول ہے كہ بچرد مال مسروقه كا بير بيلام نه بيل الله منازم كي عثمان العبی، بيت بن سعوا و دا مام شافى كا قول ہے كہ بچرد مال مسروقه كا تو دان بعرب كر بچرد مال مسروقه كا تو دان بعرب كر بچرد مال مسروقه كا تو دان بعرب كا نوا و دو منائع كيول شهر ميكا به بوس، زبيرى ، حما دا و دا براہيم نفتى كا ايک قول

-2-64

ا بوبکر حفیا من کہتے ہیں کہ دب مال مسروقہ بعینیہ موجود ہو زاس کا مالک اسے ہے گے گا اس بین کو نی انقلاف نہیں ہے بعضور صلی الترعلیہ دسلم سے مرحدی ہے کہ سے مدنے ایک شخص کا ہاتھ کا ٹ دیا ہتھا جس نے مضامت صفوائن کی جیا در مجالی تھی اور میا در ایفین والیس کردی تھی۔

ئی حاد کوت الله کوسٹو کے کاس بات کی تقی کرنا ہے کہ بیت میں مرکور بین اسکے علاوہ اور بھی کوئی جزارے معلاوہ اور بھی کوئی جزارے سنے است عیداللدین صالح کی مطاببت اس بیددلالت کرتی سے ۔

انفین مفسل بن فقاله نے بیس بن بند بیسے بردوایت سائی ، انفین سعر بن ایرا سے بید وایت سائی ، انفین سعر بن ایرا سے بیا ایرا سے بنا باکرین ایسے بیدا ایران کو فی سے دوایت بیان کرتے ہوئے سا تقا کر سے بنا ایک کرتے ہوئے سا تقا کی مفدور سائی الترعلیہ وسلم نے فرط با (ا خرا ا قدمتم علی السادی الحد فلاغد مرعلیہ دہبتم جور برصد سرخہ بوائی کرد و نواس کے بعداس سے کوئی تا وال نر کھروائی

ہمیں عبدالباتی بن فانع نے ردابت بیان کی انفیسی محد بن نصرب مہدیت نے الفیرا بو بہر با الفیرا بو بہر با الفیدا ان شجاع الادمی نے الفیل الدب تھا اللہ میں المفنل بن نفیا کا الادمی نے الفول نے الفیل اللہ میں الفول نے سے دین المفنل بن نفید کہ نفید کہ نفید کے الفیل کے مسور بن المواج کے باس ایک پور کو کہ کہ لایا گیا ۔ آ ہے اس کی قطع میر کا حکم صا در فرما یا اور ساتھ ہی ہے کہا کہ (الاغرم علیہ اس برکو کی تا وال نہیں)

عبوالبافی نے کہلہے ہج اسا دوست ہے ، خالد بن خواش کو اس اسا دیں غلطی لگ گئی ہے۔ انھوں نے مسور بن ایر اہیم کی مجگر مسور بن مخرمہ بیان کر دبا ہے (مسووب مخرم مرصما بی ہیں)

نظرا دو قیاس کی جہت سے بھی اس امرید دلائت بہوری ہے دہ بدکا بیک بی قعل کی سزایس مد اور مال کا اکھا ہوجا تا متنبع ہے جسے جس طرح زنا سے فعل کی صوریت ہیں مدا در مہردونوں جمع نہیں ہو سکتے یا قتل کے فعل میں تصاص اور دیت دونوں اکھتے نہیں کیے جاسکتے ۔ اس بیے بیمنروری ہوگیا دفطع بر کا وجو سب مال کے نا دان کی نفی کرد سے اس بیے کر مدود کے اندر مال کا دبو ہب صرف نتبہ کی نبایر ہوتا ہے اور شنبہ کا وجو د قطع برکی نفی کرد نتا ہے۔

ایک اورویدهی سے وہ برکہ مارے اصول کے مطابی فیمان ایجاب ملک کامبرب ہوتا ہے۔
اس بیے اگریم بچرسے اس بنا پرتا وان مجروالیں کے کہ وہ مال مسرو قد ہے جانے کی بنا براس کا مالک ہوگیا تھا ہوتا وان کا موجب بن گیا تواس صورت بیں اس کی قطع برا بتی ملکیت کی بیز لینے می بنا بروا فع ہوگی مجب کہ ہے مانٹ منسز ہے۔

حب بہمارے یہے قطع میرکوٹا لنے کا کوئی ماسنہ نہیں اور نا وان کے ایجاب سے قطع کو مالنا اور اسنے تم کردیتا لازم آئے گااس بہتے نا وان کا وجوب متنع بہوجائے گا ۔

رشوت كاحتكم

تول باری سے استیمنون آلکڈ بِاکا کُون لِلسَّحْتِ کھوٹ پر بہت کان دھرنے والے اور طرب کے سوام نور ہیں۔ اکا کو کی استیما میں انہا کے گئی انہا کے استیما میں انہا کے انہا کہ کہ کا استیما میں انہا کہ استیما کا استیما کی استیما کی استیما کی استیما کی استیما کی استیما کی استیما کے استے استیما کی دیا ہے استیما کی کار کی استیما کی استیما کی استیما کی کار کی کی کار کی کی کار کی کار کی کار کی کی کار کی کی کار کار کی کار کار کی کار کی کار کی کار کار کی کار کی کار کی کار کی کار کار کی کار کار کی کار کی کار کی کار کی کار کار کی کار کار کی

تول باری ہے افکیسر حت گئے بعد آپ بھوالٹر تعالیٰ غلاب کے دریعے تھا را استیصال کر دے گا) بعنی تھیں ہوئے سے اکھا ٹر بھینے گا ۔ اگر کو ڈی شخص ابنا مال تباہ کروے اوراسے اللے تلکے ہیں اڑا دے تواس موقعہ بریہ فقرہ کہا جا تا ہے " اسمیت مالے تا موام کوسمت کا نام اس سے دیا گیا کہ اس میں مال دالے کے کوئی برکت بہیں ہوئی اور بیاس کی بلاکت کا ذریعہ ہم جا تا ہے جس طرح برئے سے کوئی برکت بہیں ہوئی اور نیا ہی برتی ہے۔

ابن عیدند نے عارالد مبنی سے روایت کی سے انفول نے سالم بن ابی الجعد سے انفول نے مروق سے ، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حفرت ابن مسئود سے سے انفول نے ہیں کہ بن کہ آیا ہے بیتوت کے فیصلے کرنے کا نام سے بحفرت ابن مسئود نے اس کے بواس ہی برا آیت بیٹے ہی اوکمن کو کھی اوکمن کو کھی کے فیصلے کرنے کا نام سے بحفرت ابن مسئود نے اس کے بواس می بواس ہی برا آنڈ کی اللہ کا فرائد کے ہم ایک افرائد کی اللہ کی نازل کردہ کناب سے مطابق فیصلے بنیاں کریں گئے نو ہی کا فرہوں گے)

بین ریاست کے مردق کے قول کی تردید کی اور مزید قرما یا بشحت بیسے کہ کوئی شخصی میں سفالیہ بناکرا مام بعنی صائم کے پاس سے جائے تم اس کے پاس جاکراس شخص کے متعلق گفتگو کرو کھر پیغف تھی۔ تنف کے طور میکوئی جیز بھیج دے اور تم اسے قبول کرلوئے

تتعب في منف وسع دوايت كي سع المفول في ما لم بن الى المحمد سع المفول في مسروق سي

وہ کہتے ہی کہیں نے مفرت ابن مسئود سے نبیعلوں ہی ظلم کے متعلق دریا فت کیا تواپ نے فرما یا کریہ کھنے ہیں کہ اور کا کم کے متعلق ہوجے اور کی کہ اور کا کا کہ کہ کے متعلق ہوجے اور کی کے فرما یا کوسے سے کہتے ہیں ۔

رشوت کے باسے میں حفرت عمر کی دلئے

عبدالاعلیٰ بن حا دنے دوایت کی ہے۔ اکفیل ان کے والد نے ابان سے، اکفول نے بن ابی بیش سے، اکفول نے بن ابی بیش سے، اکفول نے بن ابی بیش سے، اکفول نے کہا : بیس نے ایم المونیین حفرت عمر اسے دربا فت کیا کہ آیا آپ دنٹوت کے کونیعت ہیں داخل سمجھتے ہیں ؟ آپ نے بواب میں فرط یا : نہیں ، دنٹون کے کونیعی کوئا کو نوٹ کی نظروں میں فدر ومنز دست دکھتا ہو ، کسی اور کفور ہے ہے ہے کہ کوئی تخص سلطان یا حاکم وفت کی نظروں میں فدر ومنز دست دکھتا ہو ، کسی اور شخص کواس ما کم سے کوئی کام آیٹرا ہم وہ اسے ہوئی کام آیٹرا ہم وہ اسے کوئی برید یا نیف مرند دیا جائے۔

شحت حقرت عُلی کی نظریں

معفرت علی سے مروی ہے کہ سے کہ سے کہ سے کہ سے کہ سے کہ سے کہ اور مردا دی کہ اجرت کے دفوت سے کر فیصلے کرنا، برکادی کی اجرت سا طرکی حفتی سے مامن کہ ہوئے الی اجرت بھینے دگانے والے کی کمائی، نشراب اور مردا دی اجرت، کا بہن کی اجرت اور مقدمے بیں اجرت طلاب کو نا ایک کی ای اب نصیحات کوا سے سعا وضول سے یہے اسم قرار دباجن کا لینا درست نہیں برتا۔

ابراہم مس میا بد، قتادہ اورصفاک کا قول سے کست دیشوت کا نا مہدے۔ منصورت کا کا مہدے۔ منصورت کا کا مہدے ، منصورت کے سے روایت کی ہد، اکفول نے اور کا سے اورائھوں نے مہرو ق سے کہ فاضی اگر بدیہ قبول کر تا ہد ترکو یا وہ سخت کھا تا ہد، اور مب رشوت کھا تا ہد، اور مب رشوت کھا تا ہد، اکھول نے مفروت عرضے سے اور ما یا بست کے دوروا تر اعمش نے بنی مدوایت کی ہدے ، اکھول نے میں ایک دفتوت عرضے ، ایک اربورت کی اجرت کے دوروا تر اور دو مرا بدکا رعورت کی اجرت کے اور میں ایک دفتوت اور دو مرا بدکا رعورت کی اجرت "

كمرانول كوتحف دينا رثنوت كمةمريس أتيب

اسماعیل بن نرکو بلنا سماعیل بن بیم سعه دوایت کی ہے، انھوں نے حفرت جا رہے سے کرحفور معلی اللّٰدعلیہ وسلم نے فرما یا (ہلا یا الا مراء من السعت سرکام کرشخفے دینا تشحت ہیں داخل ہے)

حضورنے رننون محضعلقین ربعنت فرمائی

ابوادریس نولانی نے حفرت تو ہائی سے دوابت کی ہے کہ حفوص کا لتدعلیہ وسلم نے دشونت د بنے دائے ، رشوت لینے واسے و دالن دونوں کے درمیان واسطہ بننے دلسے پرلعنیت بھیجی ہے ، ابسارین عبدالرحن نے حفرت عبدالندین عمرض سے روابت کی ہے کہ صفورصلی التدعلیہ وسلم نے نشوت دینے دائے ادرشوت لینے والے پرلونیٹ کھیجے ہے .

العِوَادِ نِے عمر مِن ابی سلم سے روا بہت کی ہے ، اصول نے مفرت ابو ہم مرج سے کہ صفور صلی اللہ م علیہ دسلم نے فرما یا رلعت الله المسائشی والمدرشنی فی الحد کے فیصلوں کے سلسلے میں رشوت دینے والے اور دشرنت بینے والے برائٹدکی لعندت ہو۔

رشون قبول كرنا مرام ہے

الدكير سيماص كہتے ہي كرآيت ذير كون كي تفسير كرنے والے نمام مفرات اس بيتنفق ہيں كه رضوت نبول كرنا موا مهم و داس بريمي تنفق الرائے ہي كدر شوت بخت بين واخل سے سے للته تعالیٰ نے موالی نے دالے دونوں بر بریم ام ہے۔

رشوت دلال می معنتی سے

یہی وہ دشوت سے مسلم کے متعلیٰ مضور مسلی التّدعلیہ وسلم کا ادنیا دہت (لعن اللّٰہ الدواشی و المرتئی کی مسلم کا کام دیا ہے۔ اس دسوت والمونشی) ، واکنش وہ تحص سے بھان دونوں کے درمیان واسطے کا کام دیبا ہے۔ اس دسوت کا مقدمہ یا نویہ ہوتا ہے کہ ساکم اس کے بی میں فیصلہ کرد ہے یا ایپنے فیصلہ کے ذریعے اسے البسی بھیر دلاد ہے جس میاس کا بی ندہو۔

اگردنتوت دے کردہ اپنے سی بی فیصلہ کوانا جا ہتا ہے نوحاکم بدرنتوت کے کونس کا مرکب بہتر ناسے اور درشوت اللہ کا مرکب بہتر ناسے اور درشوت اللہ اسے اور درشوت اللہ اسے اور درشوت اللہ میں میں ایک کے مراس نیا بہت کا مرا وار میں کا میں اور میں کا میں اور میں کا میں اور میں کا میں میں میں میں میں کہ میں کہ وہ درشوت کا میں اور میں کا مرا وار میں کا میں میں میں میں میں کا مام کے کہ وہ درشوت کا میں میں میں میں میں کا میا ہوں کے کہ وہ درشوت کا میں کا میں میں کا میں

الحالالبيت كهوبينها سا وراس نسب سيمعزول بروكياس.

مجس طرح کوئی شخص کسی خرض شماگانما ز، روزه یا زکوه کا دائیگی برا بحرت ایت بسے فیصلول کے اندر شوات ایسے کی تخریم میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ نیزیہ کواس فسم کی رسنوں سخت میں واخل ہے عبے التدریت این کتاب عظیم میں حمام قرار دیا ہے۔ اس کے اندراس بات پر دبیل موج دسیے کہ برایسا کام جوا گی۔ فرلیف یا تقرب الہی کے طور برسرانجام دیا جائے ختا گرچ کی ا دائیگی، قرآن وراسلام کی نظیم دغیرہ، اس میرا ہوت ایتا بھائے تہیں ہے۔

کواک امور پر مطور بدل اجرت لین جائز مہذ تا توفیصلے صا در کرنے ہیں بھی د ننونت شاقی جائز ہونی عجب التی نفی الدوی اورامست بھی د نشونت شاقی جائز ہونی جب التی نفی کی نفون کے نفی کے بیل میں بیٹ نفی الرائے ہوگئی نواس سے ان توکوں کے نول کے بطلان پر دلائت حاصل ہوگئی ہوبر کہتے ہیں کرخواکف اور قرب بعثی امور خیرکی اوائیگی ہیں بدل کے طور برمعا وضا و داجرت جا کنر ہے۔

رشوت كفيلكرني والاماكم دبراجم ب

اگرد شوست اس مقعد کے ہے دی گئی ہوکہ حاکم غلط فیصلہ کرے نوالیسی رشوست قبول کرہے گئی م دو دہوہ سے فسن کا مرکعب ہوگا - ایک نورشوت کینے کی بنا ہرا وردوسری ناحق فیصلہ کرنے کی بنا ہر اسی طرح رشوت دینے والا بھی فست کا مزکب ہوگا ۔ مفرت ابن سعوٰ دا ورسروق نے سحن کی نفیر یہ کہ سبے کے سلطان یا مناکم کے باس جا کرکسی کی سفارش کرنے ہے ملئے والا تخفہ سحت ہے ۔ مفرت ابن مستور نے فرط یا ہے کو فیصلوں کے سلسلے ہیں دینوت لینا کفر ہے ۔ مفرت علی ، خفرت کی دورت میں منازد یک رفتوت سے میں مدب کے نزد یک رفتوت سے سے نزد یک رفتوت ہیں داخل ہے ۔

فیصلوں کے سلسلے میں دنٹوت دینے اور لینے کے علاوہ دنٹوت کی ایک صودت و ہسے میں کا ذکر محفرت ابن مسٹو دا درمروق نے اس تحفے سے سلسلے میں میا ہے ہوکسی کیسٹے تھی کو بہنٹی کیا جا ہے ہو ملکم کے پاس جا کواپنے اثر درسوخ کے ذریعے تحفہ دینے والے کی مرد کمرے ۔ ریاستہ

اس کی ہی جمانعت سے اس کیے کوائرورسون خرکھنے والے اس انسان براس شخص سطام قیم کودورکرنا فرض ہے۔ ارشاد باری ہے اوکتعاد کیا علی المسبقہ کا انتقاد یا نیکی اورتقوی کے کاموں میں ایک دورسرے کے ساتھ تعاون کرو) مفدوسلی کشیعلیہ وسکم کا ارشادہ سے (لا بنوال الله ف عون المهوء ما دا مرا لم برم فی عون اخید ا انترنعالیٰ ایک شخص کی مردکر تا دینتا ہے جب یک وہ شخص اجتمع بھائی کی مردکریا دسہے ہ

جانی مظلوم کے لیے نرمی کا بہلو

ر شوت کی ایک صورت بر سے کہ کوئی شخص حاکم پر دشوت و سے کواس کے کلم دستم سے اپنے آپ کوچیٹ کا دا در درے ، اس قسم کی دشوت تو لینے دا کے بر رحوام بہزنی ہے کیکن دینے والے کے بیے ممنوع ہیں بردتی . حابر بن دبدا در شعبی سے مروی ہے کہ جب انسان کو اپنی جائی و مال برظلم کا شحطرہ در بیش پروتو اسی عدودت بیں دشومت وسے کواپنی جائن احد اربینے مال کا بہا تھ کمر لینے میں کو تی حرج بہبی ہے ۔ عمطا دا ور ا براہیم نخعی سے کنی اسی قسم کی دوابیت ہے .

ہنت م نے حن بھری سے دوابت کی ہے کہ صفور میں اللہ علیہ وسلم نے دشوت دینے والے اور رشوت بینے والے اور رشوت بینے دالے اور رشوت بینے دالے موٹوں برکھتنت کی ہے۔ بعن بھری نے اس کی و منا صن کو تھے ہوئے کہا کراس لینے دالے مقصد میں ہونا ہے کہ حی کو باطل قراد دیسے یا باطلی کوچی نیا بت کردہے ، کیکن اگرائی شخص کہنے مال کے دفاع کی خاطر الیسا کرنا سے نواس میں کوئی حرج نہیں۔

مقدمے ہیں فرنت ندیھی ہویا حاکم سے اسے کوئی فیبصلہ زنیمی لینا ہو۔ امام محد نے رہماک اپرجمیدال عدی کی مدین کی بنا ہوا ختنیا دکیا ہے جس میں ابن الکتبدیکا واقعہ فدکور ہے۔

معنور ملی الترعبید و سلم نے ابن اللتبدیر و صدفات کی وصولی پرروا منر کیا تھا ، جب وہ صدفات کے کرواہیں آئے نوکیٹ کے جبری محصے ملاہے کے کرواہیں آئے نوکیٹ کے طور بم مجھے ملاہے اس میر ضدوم ملی اللہ علید وسلم نے ارشا دفر کا یا د.

سان لوگوں کو کمیا ہوگیا جھیں ان کاموں کے لیے منفر کرتے ہیں جن پراکٹند تے ہمیں متفر کیا ہے۔ بھر وہ کہتے ہیں کہ برحصد بخصا دا سہدا وربہ برا جو مجھے شخفے سمے طور بر ملاسبے ، نینخص اپنے باب سمے گھڑیں کیوں نہیں بیکھ دیا اور کچھرد کھیٹا کہ ایسے شخفے آتے ہیں یا نہیں !

نبز حضور ملى الله معليه وسلم سے يہ بھى مروى سے (هدا يا الامواء غلول بھا كمول تو تفي نعاكف دينا غلول يونى خيا نت سب بنيز آب نے فرما يا رهدا ديا الامواء سعت مكام كے تحف سخاك سبحت بين افل ہيں۔

حضرت عمرين عبرالعزبز كارمثنوت سيبربربيز

حفرت عمرین عبدالعزیز نے بدیہ قبول کرنے کو فالبندکیا تھا ان سے کہاگیا کہ صفور میں الشریخیہ کم بدین کر بدا یا قبول کرتے ہے اور اس کے جانب ہیں اپنے باس سے مجھے در کھی عن بت کھی کرتے ہے ۔ بین کر سے منظم معفر من برا یا قبول کرتے ہے اور اس کے جانب ہیں اپنے باس سے مجھے اور بدا یا ہوت ہے کھے کسکین آج کا توریخ ت ہیں " مفرست عمرین عبدالعزیز نے فالا ان کو گول ہیں امام محد نے قاضی کے لیے بدید قبول کرفا کروہ نہیں سے جو جن کے ساتھ تفال کے جہد سے برا کی کہ ماری ہوئے کے بالی محد اسے ہوجی کے ساتھ تفال کے جہد سے برا می کے اسے برا میں میں تو اللہ کو بالی میں اور اگر وہ قاضی موری کا تواست سے دیا جائے اور اگر وہ قاضی موری کا تواست سے دیا جائے اور اگر وہ قاضی موری کا تواست سے دیا جائے اور اگر وہ قاضی موری کا تواست ہے خور مانتا ۔

اس مفهوم میرخسور مسلی الترعلیه وسلم کای قول دلالت کرتا سبے دھلاجلس فی بدیت ابدیه وا مدے فنطسا نیھدد کا اور کیے دیکھنا کاسے وا مدے فنطسا نیھدد کا اور کیے دیکھنا کاسے تحقیماً تربی یا نہیں۔

معفدوصلی الله علیه وسلم نے یہ تبایک اسے تحفہ اس بلیے دبا گیا تھا کہ وہ عامل اور ماکم تھا ا اولاً کہ وہ اس عہد سے برنہ ہو تا تواسے تحفے نہ ملنے نیز ایسانحقہ اس کے بلیے حلال نہیں -قضا کے عہد سے بریام در بہونے سے قبل قاضی جن کوگوں کے ساتھ تخفے تحاکف کا تباد کر ترا تفااگان بین سے کسی کی طرف سے کوئی تحقہ بھیجا جائے تواسے حسب سابق قبدل کرلینا جا گزیرہ گابشریکہ اسے اس کا علی میں ہوکہ ریتحفہ فاضی ہونے کی نسبت سے نہیں بھیجا گیا ہے۔ اسے اس کا علی میں ہوکہ ریتحفہ فاضی ہونے کی نسبت سے نہیں بھیجا گیا ہے۔ بہ بھی مروی ہے شاہ دوم کی بیٹی نے حفرت علیٰ کی بیٹی اور حفرت بی کی دوجہ اتم کلتوم کے لیے تحفہ بھیجا تھا۔ حفرت عمرہ نے بہ تحفہ وابس کردیا اور اعبیس اسے قبول کرنے سے دوک دیا۔

اہل تنا ہے درمیان فیصلے کرنا

قول باری سے (خوان جا کو اف کے کہ سیکہ جا ہوا ان کا فیصل کے دو ورن الکارکروں) میں ہوایت مقدمات ہے کہ انتخاص کے اس کا فیصل کر دو ورن الکارکروں) میں ہوایت دومعنوں کا مقتصنی ہے ایک آئیں الفیس ان کے اس کے اس کے مطابق جھو گردیا جا مے اورکوئی دکا وط ن خوائی جا ہے۔ دوسرے برکما گرب لینے مقاطات فیصلے کے بیمی ہوارے پاس کے کرائیں توہیں افتا یا دیے ہیں اورجا ہیں توان کا کرکروں ،

اس حکم کے باقی رہنے کے سلسے میں ملف کے مابین انقلاف دائے ہے۔ کچھ حقرات کا کہنا ہے کہ اگر بیا بینے مقدمات ہما دسے پاس ہے کہائیں نوحا کم کو اختیا رہوگا کہ جاہیے توفیعیں کر دے اور جاہے توانکار کر دسے اورائفیں ان کے دبن کی طرفت رہوع کرتے کے بیار کیے۔

دوسرے مفات کا کہنا ہے کہ تنجیر کا حکم منسوخ مہر ہے کا سے اس لیے جب ان کے منفد مان بیش ہوں تو ان کا فیصلہ کردیا جائے۔ ہو مفارات تخیر کے قائل ہیں ان ہیں حسن بشنعی ا درا ہوا ہم تعنی (ایک روا بیت کے مطابق) شامل ہیں۔ بعن سے مروی ہے: اہل تن سے کوان کے حاکم پر چھے دارو وا ورزم لوگ ای کے دوسیان دخول اندازی نزگر و البنداگر براپنے مقد مات متھا دے باس کے کرا تیس نو تم اپنی کن ب کے مطابق ان پر فیصلے نا فذکر و "

سفیان بن صین نے حکم سے روایت کی ہے ، اکھوں نے مجابلاسے اوراکھوں نے حفوت ابن عبا سے کسورہ ما مکرہ کی دوا بہتیں منسوخ ہو کی ہیں ، ایک تواکیت قلائد ہے اور دوسری آیت (خَاصْ کُوْ بُدِین هُ شَرَاُوْ اَعُرِضْ عَنْدُ مُرْمِ)

 آخُداء هُدُاء هُدُاء مُدرير كم الن كے درميان اس كتاب كے مطابق فيعلے كرو جوالتدنے نازل كى سے اوران كى واپتى كى بىروى نكرد)

محضود بسایا نشر علیه و کم کویر مکم دیا گیا که آب ان کے دومیان ان احکامات کی روشنی میں فیصلے صاور کریں ہوا نشذنعا لی نے اپنی کتاب میں نازل کیے ہیں ، عثمان بن علیا دخواسانی نے حضرت ابن عباس سے روایت کی سے کہ قول ہاری (فَإِنْ جَامُو کُھے ضَا حُد کُونِیڈ کُھُوکُ کُونِیڈ کِھُوکُ کُھُوکُ کُوکُ کُوکُ کُھُوکُ کُھُوکُ کُھُوکُ کُوکُ کُھُوکُ کُوکُ کُھُوکُ کُھُوکُ کُھُوکُ کُوکُ کُھُوکُ کُوکُ کُوکُ کُھُوکُ کُوکُ کُوکُ کُھُوکُ کُوکُ کُک

سعیدبن بہبرنے کہ سے اور انھنوں نے مجاہر سے دفایت کی ہے کہ تول باری (خَان مُعامُدادُ خَاحَكُو بَيْنَهُ مُوا وُ اَغُوضَ عُنَهُم) كو قول باری (حَارِن احْدُ كُو بَيْنَهُ مَّهُ بِسَا اَنْ ذَكَ اللّٰهُ نِيمِ مُسوخ كر دیا ہے۔ سفیان نے متدی سے اور انھول نے مکرمہ سے اسی قسم کی دوایت کی ہے۔

ابوبكر معانس كيت بي كمان حفرات نع يبيان كياب كافول بارى (كُانِ الْحَكُوبُ يَنْهُ مُ اللهُ اللهُ كَالْمُ اللهُ اللهُ كَالْمُ اللهُ اللهُ

بربات تودا نهج میسے کونسنے کا یہ فول اپنی دائے بنیاد پر نہیں کیا جا سکتا ہے اس کافد ایک ہیں آ باشد کے نزول کی نا کرنجوں کا علم بولئے وراجتہاد کی بنیا دیر حاصل نہیں ہوسکت اس کافد ایک ہی طریقہ ہے اور وہ مے نوفیون لینی حفدرصلی ا مئتر علیہ وسلم کی جانب سے اس کی اطلاع تخییر کے اثبات کرنے الول نے یہ نہیں کہا سے کہ تنج برگی آ بیت اس تول باری (وَ اَنِ الْحَکُمُ بَیْنَهُ هُوْبِهُ اَلْدُولَ اللّٰهُ) کے بعد نا فرل بوری اور نوری اور نوری اور نوری اور کی اسے منسون کرد یا ہے۔

تَق ہمیں سلف بیں سے سے سے متعلق عم نہیں ہے جس نے بیکہ ابوکہ آبات، (وَمُنْ لَّهُ عَلَّمُ بِهَا اُنْزَلَ اللّٰهُ فَاُدِلْئِكُ هُمْ اَلْكَافِ رُوْلَتَ) (خَا وَلَشِكَ مُسُولِظًا لِمُونَ) اور (فَا وَلَمْ كَ هُمْ هُر انْفَاسِ قُون مِیں کوئی آمیت منسوخ ہوگئی ہے۔

البته منصور نے سکم سے اور انفول نے مجا برسے روایت کی سے ان آیات کو ما قبل کی آیت دفائکم ایک کی آیت دفائکم اندائل کی آیت دفائکم ایک کی آئی دفائکم کے کی کا نوائل کی آئی دفائل کی آئی کہ سے اور انھوں نے مجا برسے دوا برت کی ہے کہ فول باری دوا برت کی ہے کہ فول باری دوا برت کی ہے کہ فول باری دوا بات کی ہے کہ دوا بات کے دوا بات کی ہے کہ دوا بات کی بات کی بات کی ہے کہ دوا بات کی بات

بہاں بہان بہان ہانفال ہے کہ قول ہاری (خَانِ جَاءُو لَظُ فَا حُکُم بَیْنَهُ مُّا اَ اُعْرَضَ عَنْهُمُ اِیْلُ کَا بِ کے ساتھ معقد ذمر کرنے اور جزیبری ادائیگی کے در لیے احکام اسلام کے تحت ان کے آئے سقبل کے زمانہ کا ہو۔ پھر عبب الٹر تعالی نیان سے جزیر لینے کا حکم صادر فرما دیا اوران براسکام اسلام کا نفا ذیجو گیا تو پھر ان کے درمیان اللہ کے نانرل کردہ فانون کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم دے یا گیا۔
اس صورت ہیں دونوں انتیول کا حکم نامیت سے گا بسنے کی کوئی بات نہیں ہوگی بعیدی ان اس صورت ہیں دونوں انتیول کا حکم نامیت سے گا بسنے کی کوئی بات نہیں ہوگی بعیدی ان ایک تنام بے کے تعدیل ان کے ساتھ معا بدہ ہے دیکن ان کے ساتھ نے میں مواور نہی کا ان براحکام اسلام کا اجرا ہے۔ ان کا معاملہ اہی حرب کی طرح ہوگا جن کے ساتھ بھاری صرب کے موجو ہوگا جن کے ساتھ بھاری صرب کی طرح ہوگا جن کے ساتھ بھاری صرب کے موجو ہوگا جن کے ساتھ بھاری صرب کی طرح ہوگا جن کے ساتھ بھاری صرب کی طرح ہوگا جن کے ساتھ بھاری صرب کے ساتھ ہوں ہوگئی ہو۔

دوسری طرف جن اہل کناب کے ساتھ بخفد ذمہ ہو سیکا ہوا دران بیا سکام اسلام کا اجرابھی ہوگیا ہوان کے متعلق الشرکے نا زل کردہ فا نون کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم جادی رہے گا بخفرت ابن عبیا سے سجوروا بہت ہے وہ اسی مفہوم بردلائت کرتی ہیں۔

محدین المحق نے داؤدین الحصین سے الفول نے عکرمہ سے اور الفول نے صفرت ابن عبائق سے روا بہت کی سیے کرسورہ مائرہ کی آبت (خانحکم بینی کھٹے اُ وَاعْدِ خَن عَنْهُمُ) بنو قریظہ اور بنونفیر کے درمیان دبیت کے تن زعم کے سلسلے ہیں نازل ہوئی تھی۔

بنونفیبرکوشرف ماسل نقاحس کی بنا پروہ پوری دست دبیتے اور نبر فریف دسف دست ادا کرنے مجھراس معاطعے بیں دونوں فبیلوں کے درمیان تنا نیعما کھی کھڑا ہوا اور برلوگ ابنا مقدمہ محفود سلی افتر علیہ سلم کے پاس فیصلے کے کیے ہے کرائے۔ اس پرالشرتعالی نے ان کے تعلق ہے آبیت نازل کی۔ حضور صلی الشرعلیہ وسلم نے اس بادے بین انھیں بی کی وا ہ برنگا دیا اور دیمت کے معاملے ہیں انھیس کیساں کر دیا۔ یہ بات توسب کو معلوم ہے کہ بنو قربظہ اور بنونفییر کے ساتھ کوئی عقد ذمر نہیں تھا ۔ مفسور صلی الشر ملیہ وسلم نے بنونفیر کو جلاوطن کردیا نظا ا در بنو فرنط کو قتل کی سزا دی تھی۔

اگران کے ساتھ عقد ذمہ ہو یا نواکی نہ انخیب کہی جلا وطن کرنے اور نہ ہی قتل کا حکم دیتے، ان کے ساتھ صرف معا ہدہ اور حباک نہ کرنے کی صلح تھی جیسے انھوں نے جنگ نوندی کے توقعہ ہر خود ہی توڑد دیا تھا۔ معفرت ابن عباس نے بہ تبایا کہ تخیبے کی آینٹ ان لوگوں کے ہا رہے ہیں مازل ہوئی گفی۔

بری می بروحین کے ساتھ ہما ان اہل ہوب کے سق میں ماتی ہوسے کے ساتھ ہما الم معاہاً ہو حیکا ہوا ور دوسری آبیت کا حکم مینی الشرکے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلے کرنا ذرمیوں کے منعابی ٹابت ہو۔ اس طرح دونوں آبیس اپنی اپنی اپنی عگہ باتی دہ جائیس اورنسنے کی کوئی بات پیدا نہ زو۔

اگرسنسس دوسری آیت کے ذریعے تخیبر کے نسخ کی دوایت نہ ہوتی تو دوایتوں کی یہ بڑی عمدہ نوجیہ و تفیہ سہ نے نیز ذہری ہجاہم اور دوایت بھی ہے۔ نیز ذہری ہجاہم اور حس بیس کے بارے میں ہوا تھا۔ جب بیدلوگ اس سلط اور حس بھی ایک اس سلط میں موندو سلی ایت کا نزول دیم کے بارے میں ہوا تھا۔ جب بیدلوگ اس سلط میں حفید وسلی اللہ دسم ہوا کہ اس منظم کو اس منظم کو اس منظم کو اس منظم کا تا کہ دسم کا حکم مل جا میں گا اور سزا اور سزا میں کی ذرق میں ہوجائے گا۔ دسنرا میں کی ذرق میں ہوجائے گا۔

من در می این سے بین در میں کا اس کے دینی درس کا ہ کا کہ اسکے اور الفیس خودان کی کتاب بیں رجم کی آیت سے آگا ہ کیا کھرا تھیں بیھی تبایا کہ دہ تھو طمے میں اورا لٹندکی کتاب میں تحرفیف کے مرکب ہوئے میں۔ اس کے لعد آہ ہے ہیودی مردا در ہیودی عودیت کوسکسار کر دیا اور زبان مبالک سے بیر فرمایا! آسے اللہ! میں بہلا انسان ہوں جس نے اس سندے کوزندہ کر دیا جسے کفوں نے مٹی دیا تھا ؛

به درساسی اسی اسی کا قول بسے کواہل ذر کہ کو خرید و فروخت ، میرایث اور دوسرے تم عقود ا درلین دین میں احکام اسلام رچی یا جائے گاجس طرح مسلمانوں کو جیلایا جا تا ہے ۔ صرف خرد خنہ برکی خرید و فروندن اس سے مستنی میوگی۔ اس کی خربدوفرونت ان کے درمیان آئیس میں جائز رہے گی اس بیے کواتھیں اس پر بذار کی خربدوفرونت اوران بران کی کا کھیں اس پر بذار کی کھیا گیا ہے کہ خروف نزید اوران بران کا تصرف اوران بران کا تصرف اوران سے انتقاع درست نرسم ماجا ہے تو مجربے بیزیں مالیت کی فہرسست سے خسادج ہو جائیں گی اوران جرول کو فعالی کرنے والے بران کا تاوان وا جدب نہیں برگا .

حفنؤرن سمنع كوبيودى طرح سود تورى سمنع كرديا

مفوده با التعلیه و مهم سے مروی بسے کہ آمیا نے نیجا ان کے بیسائیوں کو مکھا کہ یا توٹم ہو توری سے باندا جا کو یا کیے واللہ اوراس کے درسول کی طرف سے اعلانی جنگ قبول کو یہ اس حکمنا ہے کے قدر یعے مفوده بلی التعملیہ و میم نے سود کی مما تعدت بیں ان توگوں کو مسلمانوں کی بجابم قرار دورا ۔

ورسیعے مفوده بلی کا ارشاد سے وکہ اختہ ہوئے التر باوا کہ کہ ذبھو اعمدہ کا کھیا ہے آمکوال النّاب بالمب الحسون کی موجہ سے حالانکہ انھیں اس سے دوک دیا گیا تھا ، اور لوگوں کا بالمب باکن کی موجہ سے حالانکہ انھیں اس سے دوک دیا گیا تھا ، اور لوگوں کا مال نا ما کو موجہ سے المنتر الی نے بہ تباد باکران لوگوں کو سود تو دی اور میں المب نا مالی نا ما کو کو کا مال کھا نے سے دوکا گیا تھا ۔

امل نا ما کن طریقوں سے کھا نے کی وجہ سے دوکا گیا تھا ۔

نا جا کن طریقوں سے کوگوں کا مال کھا نے سے دوکا گیا تھا ۔

جِسَ طرح بدادشاد بادی سے (یَا کُیُها الْسَدْئِنَ اٰ مَنْوُ الاَشَا کُلُوْا اُمُوا لَکُوْبَیْنَکُو پالْبَ طِلِ إِلَّا کَ کُسُکُونَ تِجَارَةً عَنْ کُسُواضِ مِنْ کُوْ-ایے ایمان لانے والو! آلپس میں ناجائز طریق ول سے ایک دوسرے کے الل نہ کھا ڈاکٹا ہے کہ باہمی رضا مندی سے کپس میں تجا دست کی

صورت میں کمین دین ہو)

ا مام مالک کا تول سے کر حیب بیر لوگ اینے تنقد ماست مسلمانوں کی عوالت میں لے کرائیس تومیم ا و رقاضی کو اضلیا دیم کا کوان کا فیصلا اسلامی استکام کے مطابق کردسے یا انھیس اُلکا دکرد سے یعقود ا و رئیراٹ کے اندر کھی ا مام مالک کا یہی قول سے .

الى كنا كے اصول نكائے كونہ جيشراجامے

ان لُدُوں کی آئیس کی ننا دی ہیاہ کے متعلق ہما دیے اصحاب کے درمیان انقبلاف لائے ہے۔ ام ابو منیف کا قول ہے کہ اتھیں ان کے اسمام پر بر فرا در کھا گیا ہے۔ اس لیے اس بین کو فی رکا درطے بریا نہیں کی جائے گی البنداگر وہ ہمانے اسمام برجاین جا ہیں توبیان کی مرضی ہوگی۔

اگرمیال بیوی دونول بهارے احرکام کے مطابق نکائ کرنے پر رضا مند بہو جائیں نوان کا یہ نکاح بمارے احرکام کے مطابق بوگا ۔ اگر ایک بھی رضا مند بنہ ہو توان براس سلسلے میں کوئی اعترا من نہیں کیا ما شے گا ۔ ا

اگرد دنوں رضا مند ہوجائیں توا تھیں اسکام اسلام کے مطابق میلاباب سے گا البتہ گواہوں کے بغیرنکان اور عدت کے اندرنکاح کے مشلے اس سے فارج ہوں گے۔ اگراس میم کاکوئی نکاح منعقد ہو بچکا ہو تو میال بیوی کے دومیان علیائی گی نہیں کرائی جائے گی واگر دونوں میلیان ہوجائیں تو بھر بھی علیمدگی نہیں کی جائے گی۔ اگر دونوں میلیان ہوجائیں تو بھر بھی علیمدگی نہیں کی جائے گی۔

امام محد کا قول سے کا گرمیاں ہوی میں ایک کھی رضامن میر گیا تو کھر دونوں کو احکام اسلام ہولایا جائے گا نواہ دومرا انکادسی کیوں نہ کر تاریحے۔ البتہ بغیرگوا ہوں کے لکاح کا مشکس مسے خارج ہوگا۔
امام ابودیسف کا قول ہے کہ ان توگوں کو احکام اسلام پرچلا یا جلے گا نواہ یہ چلتے مسے انکادکیوں نہ کرتے رہیں۔ مرف گواہوں کے بغیر فکاح کامشکراس سے خارج دہے گا اگر وہ اس قیم کے انکادکیوں نہ کرتے رہیں۔ مرف گواہوں کے بغیر فکاح کامشکراس سے خارج دہے گا اگر وہ اس قیم کے

تکاح بروضا من موجائیں توسم بھی اسے جائز فرار دیں گئے۔

امام الوحنیفرانفیں ان کی آبس کی منامحت پر برقرادر کھتے سے سلیے بین اس دوابیت کی طرف کے بین بوحف وصلی ان بین اس دوابیت کی طرف کے بین بوحف وصلی ان بین اس کی ابت ہے کہ آب نے ہجرکے بیرین سے بزیر قبول کرلیا تھا جبکہ آب سے علم میں بربات تھی کریں گوگسے وہ تو توں سے نکاح جا ترسیجے نے ہیں اس علم سے با وجود آب نے ایسے میاں ہوی کے دومیان علیجد کی کا حکم صا در تہیں فرمایا۔

اسی طرح مہود و نصاری کے اندری بہت سے نکاح محم مود توں کے ساتھ ہوتے سننے لیک آپ نے سجب ان سے عقد ذمر کمبا توا بسیرے کہ دومیان علیا گاگا کا کا کا کا نہیں دیا۔ ان ہیں اہل نجران اور وا دی نقری کے درمیان علیا گاگا کا کا کا نہیں دیا۔ ان ہیں اہل نجران اور وا دی نقری کے اہل کتاب اور تمام و وسمر سے ہم و دو نصاری نقریح اس عقد ذومر میں شامل سے اور جزیر دینے پر رضا مذہر کھے۔

اس بیں یہ وکیل موجود سے کا نفیں ان کے باہی مناکھات پواسی طرح برزوار کھا گیا تھا جس طرح انفیں ان کے فاسع ندا ہم بہ بہ بہ ہور ہو انفیں ان کے فاسع ندا ہم بہ بہ بہ بہ بہ ہور ہو ان کھیں دیجھے کہ جب سفنور صلی انشر علیہ وسلم کو بینہ چیلا کہ نجوال کھا ہا کہ اب سودی لین دین کوملال سمجھتے ہیں تواہد نے فوراً انفیں تھربی می کا مربھ بچا اوران سے کہ دیا کہ یا تو برلین دین بندرویں یا پھرائٹ اوراس کے وراً انفیں تھربی می کا مربی اوران سے کہ دیا کہ یا تو برلین دین بندرویں یا پھرائٹ اوراس کے دسول کی طرف سے اعلان جنگ قبول کہ ہیں۔

اس طرح جب آب کوان کے سودی لین دین کاعلم ہوا تواب نے انھیں اس پر برقرا در بہتے نہیں دیا۔ نیزیمیں میں کھی معلوم بسے کرجب حفرت عرف نے مربی علاقے فتے کیے تو دیاں لینے فلے لوگوں کو جو مجوس تھے، ان کے دین اورشادی بیاہ کے طریقیوں پر بر قراد رکھا۔ اس کا کوئی تنبوت نہیں کہ آب نے ان لکا مول میں میاں بیری کے درمیان عالیے گی کا حکم دیا تھا جو موم عورتوں سے کے گئے تھے بیم کو قررت موقورت کو اس بات کاعلم تھا کہ مجوسی اس قدم کی شا دیاں درست سمجھتے ہیں۔

آئب کے بعدبیوری امت کا بہی طریق کا در با گراس معاملہ میں انھیں بھٹر انہ جائے ا در نہی ان بوانگشست نمائی کی جائے۔ بہر کھے کہا ہے۔ اس کی صحبت برد درج بالاصور بن صال کے ندر دبیل موج در سے ۔ موج در سے ۔

اگریم کہا جائے کہ فرت عرف نے حفرت سخدین ابی وقاص کو بھی کہ کا کان بی سے جن لوگوں نے ابنی محرم عور نول سے نکاح کرد کھا ہے ان کے درمیان علیا کہ کردی جائے اور انھیں آئدہ اس فیم کی شادیاں کرنے سے روک دیا جائے .

اس کے بواب میں کہا جائے گا کہ اگریہ بات تابت ہوتی تو یہ تو انٹر کے ساتھ نقل ہوتی جس طرح میں برائی کا دنوا ترکے ساتھ دوسر نے نام امور میں حفرات کا طریق کا دنوا ترکے ساتھ ۔ بربر لینے ، فزاج مقرد کرنے اوران کے ساتھ دوسر نے نام امور میں حفرات عمر فرکا طریق کا دنوا ترکے ساتھ ۔ نقس ہوا ہے ۔ اس لیے جب یہ بات نوا نرکے ساتھ نقل نہیں ہوگی نویمیں اس سے برعام ہوگیا کلی کا نبوت ہی نہیں ہے .

سونہ ت سعنی کی طرف حفرت عمر اسلے میں اس یات کا احتمال ہے کہ وہ ان لوگول کے ہارے میں ہوج ہمارے احکام بر حینے بردف مند ہو گئے ہوں۔ اگرامل کنا مب ہما دے احکام برعمل کرنے پردف مند میں جوجانیں توالیسے لوگوں سے منتعلق ہما را قول میں کہیں ہے۔

نیزیم نے وانی کردیا ہے کہ قول ہاری (و آنِ الحکم بَینَ الله مُر الله) استخیرے

یے ناسی ہے جس کا ذکر تول ہاری (خَانُ جَاءُ وَالْ فَا حَکمهُ بَینَ بِهُ هُ الْ اَلْمَ) بیں بواہی اس سے ندت نی برکانسنے نا بت ہوا ہے لیکن ہمارے پاس ان کے آنے کی فترط تواس کے سنج پرکوئی دلالت نام نہیں ہوئی ۔ اس لیے نترط کے عکم کو باقی رہنا چاہیے اور تخیر کے حکم کو نسون ہونا چاہیے دلالت نام نہیں ہوئی ۔ اس لیے نترط کے عکم کو باقی رہنا چاہیے اور تخیر کے حکم کو نسون ہونا چاہیے اور تخیر کے حکم کو نسون ہونا چاہیے میں بنا پر دوسری آیت کے ساتھ اس عبارت کی ترتب کچواس طرح ہوگی ۔ فان جاء تواث فا حاد مینی ہوئی ۔ فان جاء تواث کو مینی نے مطابق نی بین اور کی کے مطابق نی مطابق نی بین کے مطابق نی مطابق نی بین کے درمیا ن اللہ تھا کی کے ان کو کہ تا میں آئیں توان کے درمیا ن اللہ تھا کی کے ان کو کو میں تا بین کے مطابق نی بیند کر دون

ا ما م الرصنیف کایہ فول کہا گرہے ہوگہ رضا مند ہوجا ٹیس تو انھیں اسحکام اسلام برجیلا باجا ہے گا۔ کرگوا ہوں کے ابنے رکاح اور عارت میں نکاح کا مشاماس سے خارج دہے گا تواس کی دہمہ ہے ہے کو جب یہ یامنٹ ما بہت ہے کہ ہارہے احکام بر بھیلنے کی رضا مندی کے اظہا رسے پہلے ہمیں ان کے احکام میر بھیلنے کی رضا مندی کے اظہا رسے پہلے ہمیں ان کے احکام میر بھیلنے کی رضا مندی کے اظہا دسے پہلے ہمیں ان کے احکام میر بھیلنے کی رضا مندی کے اظہا دسے پہلے ہمیں ان کے احکام میر بھیلنے کی رضا مندی کے اظہا دسے پہلے ہمیں ان کے احکام میر بھیلنے کی رضا مندی کے اظہا دسے پہلے ہمیں ان کے احکام میر بھیلنے کی رضا مندی کے اظہا دسے پہلے ہمیں ان کے احکام میں بھیلنے کی رضا مندی کے اظہا دسے پہلے ہمیں ان کے احکام میں بھیلنے کی رضا مندی کے احکام کی حق میں بھیلنے کی درخا کی درخا میں بھیلنے کی درخا کی میں بھیلنے کی درخا میں بھیلنے کی درخا میں بھیلنے کی درخا کے درخا کے درخا کی بھیلنے کی درخا میں بھیلنے کی درخا کی بھیلنے کی درخا کے درخا کے درخا کی بھیلنے کی درخا کے درخا کی بھیلنے کی درخا کے در

سبب ہوگاس بات پر رف مذہ و بائیں اور کھران کا کوئی جھگٹ اہما دی علالتوں میں بیش ہو

تواس صورت ہیں بر فروری ہوگا کہ ہم انھیں آئندہ کے لیے احکام اسلام بر بیلنے کا بابند بنائیں کے

ا و رہ بات تو واشح ہے کہ عدت متقبل میں تکام کے لیے فائع نہیں موتی مرف ابتدائے تکام

کے لیے ما نع ہوتی ہے۔ اس لیے کہ کوئی عورت محسی مرد کی بیوی ہوا گوشبہ کی بنا پر اس کے ساتھ میں بنا کے لیے مانع نہیں ہوئی و جہ سے اسے عدت گزار نی پر جوائے نوید واجیب ہونے والی عدت مانکام کے لیے مانع نہیں ہوگی ۔

کے لیے مانع نہیں ہوگی ۔

اس سے یہ یات نا بت بولیکی کرع رہے موف عفد کی ابتداکو مانع بردتی ہے عفد کے نفاکو مانع اب

ہوتی۔ اسی بنا پر ندکورہ بالااہل ذیر مبال بیری کے درمیان تفراق نہیں کی جائے گی۔ ایک ورجہت
سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ عدست المنز کا حق سے اورائل ذیرا مرکام ہزر بعیت میں حقوق اللہ
کے سیا میں بوایارہ نہیں ہوتے ، بعیب ان کے بال کوئی عدیت واجب بی نہیں ہوتی تو مجرکسی ذی
موریت برعدت ہی نہیں ہوگی اس سے اس کا دوسران کاح درس شت ہوگا.

بهی صورت محم عور تول سے تکاح کی ہے۔ اس لیے کہ اس نکاح کے بطلان کے سلط میں تبدآ نکاح اور بقائے نکاح کے لحاظ سے تکم میں کوئی فرق نہیں ہوتا گواہوں کے بغیر لکاح کا بہاں تک تعلق ہے تو نکاح کی صحت کے لیے جن بینری شرط ہے وہ یہ کہ عقد کے وقت گواہ موجود ہوں۔ اس میں عقد کی بقا کے لیے گوا ہوں کو ساتھ دیکھنے کی فنرورت نہیں ہوتی۔ اس لیے کہ عقد نکاح کے بعد اگرگواہ مرتد ہوجا میں با مرجائیں تو عقد نکاح براس کا کوئی اثر نہیں بڑے گا۔

سیب گواہوں کی ضرورت عرف ابتدائے لکاح کے بیے ہوتی ہے ، بقائے نکاح کے بیے ہمتی ہوتی ہے ، بقائے نکاح کے بیے ہمتی ہوتی ہے ، بقائے نکاح کے بیے ہمتی ہوتی تا مانع بن جا الدرست نہیں ہوگا ۔ ابیس اور جہنت سے دیکھیے ، گواہوں کے لغیر نکاح کی صحت نقہا دسمے درمیان الک مختلف فیہ مسکرے ۔

کچفونقہادا یسے نکاح کے بوانسے قائل ہیں اس کے بھا دیکے بادے ہیں اجتہا دیگئی تش موج د ہے۔ اگر مملاتوں ہیں ایساعقد لکاح ہوجائے توجب تک تنا ذعبا کھ کھڑا نہ ہواس وقبت تک اس پراعتراض کی تھے کشن نہیں ہوتی۔ اس بیے جب حالت کفریں ایسا لکاح کر لیا گیا ہو نواسے فسخ کردینا جائز نہیں ہوگا کہ ویکا ایسا نکاح وقوع پزیر ہونے کے وقت درست ا ورجائز تھا۔ اگر مسلما توں کے درمیان البین نکاح کو جاکم تا فذکر دے توجہ جائز ہوجا تا ہے اور اس کے بعد اسے فسخ کرنا جائز نہیں ہوتا۔

المم الجونيف ني اس ماست كا عتب ركياب كا كرميال بيرى دونول بهاد اسكام كى بابندى بروضا مند به وبائي قوائفيل الحكام اسلام برجلا با جائع كا اس كى وجرب ب كالتدتعا لى كا ارشاد ب رفوان جاء وكاف خار و كا مندتعا لى كا ارشاد ب رفوان جاء وكاف خار و كون كا مندنده كى المندنده كى المندنده كى منه طريكا كى بسيد اس بيرى ميال بيرى بين سيدا كي سردوس برمى ركان بائز نهيل بوكا.

م کرکوئی پیرکی کر جب ان بی سے ایک ہما دے اسحکام کو قبول کرنے پر دونیا مند ہوجائے تواس پر اسکام اسلام کا لزوم ہوجائے گا اس صورت میں اس کی جنبیت یہ ہوجائے گی کہ گویا اس نے سلام نبول کولیاس ہے اس کے ساتھ دوسرے کوئی اسکام اسلام پرچلایا جائے۔ اس کے جواب میں کہا جا منے گا کہ یہ بات غلط ہے۔ اس لیے کہادے اسکام برا کب کی رہاں نے کہ ہادے اسکام برا کب کی رفتا مندی سے اس بر برا کام بطورا کیا ب لازم نہیں ہوتے۔ آپ نہیں دیجھتے کہ اگر اس برخکم اسلام برفتا مندی سے بہلے بدایشی رفعا مسے دیوع کر ہے تواس برخکم اسلام للزم نہیں ہوگا اودا سلام للنے کے بعد بہا ہا دے اسکام براس کی دفعا مندی کا امکان پریا ہوگا۔

بنرجب ان پرا عراض سرف اسی سورت بین جائز ہونا ہے جب وہ ہمارے اسکام پر بیلئے نیز جب ان پرا عراض سرف اسی سورت بین جائز ہونا ہے جب اپنی سے بینے بنی رضا مندی کا أطہا دکردیں اب ان بی سے بین غص بھا دے احکام بر جلنے کے اپنی رضا مندی وضا مندی کا اظہا رہیں کرے گا اسے لینے احکام بریا تی دیا جائے گا اورکسی اور کی رضا مندی سے بنا براس کی ذات برا حکام اسلام لازم کردیا جائز نہیں ہوگا۔

نول باری سے (کیکیف بیکیموناک و عِنکه کا الله - اور سنمصیں کیے الله اور سنمصیں کیے الله اور سنمصیں کیے الله کا میں اللہ کا می لکھا ہوا ہے) بعنی ۔ واللہ ایما اس ایور میں جن کے نیسل کے لیے رہمیں کم بنانے میں - ایک قول سے کا کفوں نے ذیا کا دی میں ملوث ہونے والے مودا درعورت کے نتعلق فیصلے سے میسے ضور میں اللہ علیہ وسلم کو کی بنا یا تھا کہ میں ملوث ہونے والے مودا درعورت کے نتعلق فیصلے سے میسے ضور میں اکفوں نے آپ کو فیصل بنا یا تھا کہ اللہ تھا کہ آپ کو فیصل بنا یا تھا۔

اللہ تعالی کے بہتراد ماکر اکفوں نے آپ کواس بنا پر فیصل نہیں بنایا کھا کہ آپ کی نبوت کے اللہ تعالی نے فرمایا (دور اللہ کی کا معمول کھا - اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا (دور کی ایمان ہی نہیں رکھتے) مینی پروگ آپ کے فیصلے کے اللہ کے کہ فیصلے اللہ کی طوف سے ہے۔

بار سے بی ایمان ہی نہیں رکھتے کر فیصلے اللہ کی طوف سے ہے۔

بوبرانیس آب کی نبوت کامین انکار ہے اور لوات میں موجود کا اہلی کے عقاد سے میں ا موگرداں ہیں۔ اس میں براضال میں ہے کہ جب القول نے التیرکے فیصلے کو جھوڈ کرسی اور فیصلے کی اورالٹر کے فیصلے پر راضی نہیں ہوئے تو درختیفات الفول نے اس بنا پر الیسا کہا کہ رہے کا فرہیں اور

والينبين من و

نول باری (وَعِنْدُ کھ وَالتَّوْلُولَ فَیْهَا حُسَدُ کُمُّا للهِ) اس پردلالست کرناہے کو میں معاملے بی ان کا کبیں بین تنازعہ بواتھا اس کے متعلق تودات کا حکم منسوخ ہیں بواتھا اور صفور صلی اللہ علیہ ہم کی بیشت کے بعد برحکم ہما در سے بین برگی اور منسوخ ہیں ہوا ،اس لیے کہا گربہ منسوخ برد کی بعد برحکم ہما در سے بین برگی اور منسوخ ہیں ہوسکی کھربہ منسوخ برد کی اور منسوخ کے بعد اس برحکم اللہ کا اطلاق نہ برد کا حس طرح ساطلاق نہیں بردسکی کھرا برکھا کہ ما للہ کا احکم ہے۔

بربات اس پردلالت کرنی ہے ہم سے پہلے انبیاء علیہ اسلام کولائی ہوئی شریعتیں ہارے

الدم ہیں حبت اک ان کانسخ نہ بروجائے اور حفور صلی التّدعلیہ دسم کی نغشت کے بعد کھی ان پر

حکم اللّہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ قول باری او فیٹھا کے گھ اللّه کے گفیبر میں حسن سے مردی ہے کواس

سے مراد رحم کے متعلق اللّٰہ کا حکم ہے۔ اس کے ریوگ حفور مسلی اللّٰہ علیہ وسم کے باس موزر ماکے

منعلق این محمل طے کوانے آ متے نفے۔

تول باری سے (و کا آو) عکی لے شہدا تو ادروہ اس پرگواہ مقے) مفرت ابن عباش نیاس کی تفیہ میں فرما با ہے کہ وہ لوگ مفود حسل انٹرعلیہ وسلم کے تعیملے پرگواہ مقے کہ رہ میں بازراۃ کے اندر موجود ہے بحفرت ابن عباش کے علاوہ دومر سے حفرات کا قول ہے کہ وہ لوگ اس فیصلے پرگواہ کھے کہ یہ الٹنری طرف سے ہے۔

تول باری ہے (فکا تختیف النّاس وَاخْتَتُون بِس (السّکروہ بہود!) تم لوگوں سے شرو دبکہ مجد سے مُدرو بلکہ مجد سے مُدرو) ستری نے ان اس کی نفیہ میں کہا ہے جو کھی بین نے نازل کیا ہے لوگوں سے دُرکوتم اسے سے سواال کے سواال کے سواال کے سواال کے موال کے اندام کرو ہ ایک فول ہے ہو کچھی نے نازل کیا ہے کوگوں سے مُدرکوتم اس کے سواال کوئی فیصلہ ذکرو ہ

ہیں عبدالباقی بن قانع نے روایت بیان کی، انھیں حادث بن ابی اسا مرنے ، انھیں ابوعبید

ناسم بن الام نے ، انھیں عبدالرحل بن مہدی نے حا دبن المرسے ، انھوں نے حمید سے ، انھوں نے حن سے کہ نترتی کی نے حکام سے تین با توں کا عہد لیا ہے ، جو یہ بین ۔ وہ ابنی نواہشات کی بیروی نہ کریں ،

الت سے گردیں لوگوں سے ذاخر دیں اور التری آیات کو کھنوٹری قیمیت برہیج نہ طحالیں ۔

الله في المنظمة الله المنظمة المنظمة

سلطے بن دشورت سنانی حوام ہے میں بات اس فول ماری د کدکتشنگر کوا با کیاتی تنکسنا قولیکا سے معلوم ہوتی ہے۔

معضرت براء بن عا ذرائب نے بہرد کے ایک بوڑے رہے کے جانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھوالنڈ نعائی نے بہرا کا شاک نوائیں (کیا تھا السر سول لا کھٹے ڈوناٹ السّانی بین اللہ کے نوائل نے بہرا کا میں بہت تبزی دکھاتے ہی تھھیں میکین نہریں) کیسکار عُون کے دیکھیں نہریں) ما تھوں کے استان کے بہرا کہ میں بہت تبزی دکھاتے ہی تھھیں میکین نہریں) مفرت ناقول باری دو کو کی بین کے استان کا میں میں۔ بوائد نے فرا کے کھٹے السّانی فاص ہیں۔

ابرامیر نعی کا فول ہے کہ آیت بنی اسرائیل کے با دسے میں نا ذل ہو کی ہے اور اللّٰہ نے سے کھا کے بے کھی کے اسے کھا کے بے کھی کہا ہے۔ بے کھی کہا ہے۔

بہای بن کفروالی ممانوں کے لیے ہے جواحکام الہی کے مطالی فیصلے بہیں کرتے

سفیان ٹوری نے ذکر باسے وہ اکھول نے سے روایت کی ہے کہ ہیلی آبیت (کو کمٹی کسٹر نجے کھڑ پیکا آنڈ کا اٹلا کا کھٹے الکھنے کھٹے اکٹ کھٹے ان) مسلمانوں کے لیے ہے۔ دوہری آبیت (فَا وُلْاَئِلِكُّ کھٹے انقا السِسو کی ہیرود کے کیسے و تیبسری آبیت (فَا وَلَمْرُلِكُ هُوْدَانُفَا سِنْفُوْنَ) نعما رہی ہے۔ سیے سے۔

طاوس کا فول سے کو آبیت میں مکورکفر ایسا کفرنہیں ہے جو ملت سے خارج کو دینے خالاہے۔
طاکوس نیج فرت ابن عبائل سے دوایت کی ہے کہ آبیت نے فرما یا ، قول ہاری (کو مکن کئے کی شکہ کہ اندا کہ ناز کی اللہ فا کو لین کے میں میں ہے۔
بیکا اُنڈ کی اللہ فا کو لین کے میں ایسا کو ایک ہور ہے دیسے میں وہ اصل کفر نہیں ہے۔
ابن جر بج نے علی دسے دوا بیت کی ہے کہ ایھوں نے کہا ۔ ان آیات بین جی کفر نظم اور فرستی کا فرنستی کا فرنستی کا میں جسین کا قول ہے " پر شرک والا کھر نہیں ہے میں جسین کا قول ہے " پر شرک والا کھر نہیں ہے ، نہی شرک والا فستی "

ليكفرو شرك يحووالاسب

الربر جساس کیتے ہیں کہ تول باری (وَمَنْ کُدُ یَجِی کُمُ وِبِهَا اَسْدَلَ اللّٰهُ فَا وَلَاَ اللّٰهِ اَللّٰهِ اللّٰهِ اِللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰم

مقے اگراس سے کفران نعمت مراد ہے تو کیجھی فعمت برشکر ندکر نے کی بنا پر ہوتا ہے بشر طبکہ اس کے ساتھ انکا دنہ با یا جائے ، کفرانِ نعمت کا مرکب ملین سے خارج نہیں ہوتا .

بیامنی زیاده قاضی بی اس بید کا بیت بین کفر کے اسم کا آن توگوں پراطلاق ہوا ہے ہوائٹر
کے نا ذک کردہ قانون کے مطابق فیصار نہیں کرنے بنوادج نے اس ایت سے ان کوگوں تی کفیرکا مفہ وائفہ کی بیاب ہوائٹ کے نا ذک کردہ قانون کے مطابق فیصاد نہیں کرنے اگر جرائفیں اس کا انکا د نہیں ہو۔
کیل ہے جوائٹ کے نا ذک کردہ قانون کے مطابق فیصاد نہیں کرنے اگر جرائفیں اس کا انکا د نہیں ہو۔
مواری جن اس کا بہت کی بنا پر براس شخص پرکفر کا فنولی گئا باجس نے گئا ہ کہ بیویا صغیرہ کا از دکا کرکے فدا کی ناذ مانی کی بہو ۔ یہ لوگ انبیاد کرام کی جھوٹی موٹی لفز شوں پران کی تحقیر سے بھی باز نہ رہے ہیں کے فدا کی ناذ ماند کی گئے ہے گئے ہے گئے ہے گئے ہے گئے ہے گئے ہے۔

نول باری میں اوک گنبنا عکیے چھ فیھا ان النفس با تنفس کا لعک بن بالکھیں کا انگھیں کے العک بن بالکھیں کے الا نفس الکی نفس کے بر ہے جان ، انکھرے الا نفس بالک نفس کے بر ہے جان ، انکھرے بدلے ان کا خرایت ، میں میں بارکھ کے ایک کا خرایت .

یہاں یہ نیا باگیا کہ الندتھا کی نے نودات میں بہود ہوں پر جان اورآ بیت میں مدکورہ اعفیا کا ، نصاص لکھ دیا تھا ۔امام الدِیوسف نے ظاہر آ ببت سے جان کے سلسلے ہیں عورت اور مرد کے دمیا نصاص کے لیجا ب بیارت دلاک کمایے ہے :

اس بے کا رشاد باری سے راکتفسک بالتیفیو) یہ بات اس بردلات کرتی ہے کہ امام ابورست کا مکم جا ری اور نا فذر ہے گا ابورست کا ملک بہنھا کہ ہم سے پہلے انبیا علیہ کا کسلام کی نثر بیزوں کا حکم جا ری اور نا فذر ہے گا یہاں تک کواس کی نیسنے کا حکم حضور صلی التر علیہ وسلم کی زبان مبارک یانص فرانی کے ذریعے دارج بروائے۔

آبیت کے سلسل بین تول باری (وَمُنُ کُشیجَهُ کُوْ بِهَا اَنْسَل اللّٰهُ خَاُ ولَبِ کَیْ اللّٰهُ خَاْ ولَبِ کَیْ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰلِي اللّٰهُ اللّٰلّٰ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰ اللّٰهُ اللّٰمِلْمِ

دوسری وجربه کرابت زیر کین کے نزول کے دفت ان برطام اورنستی کی علامت اس کیے بھیال ہوگئی کریے گوگئی کریے گواسول بھیڈر بھیال ہوگئی کریے گوگئی گرئی

مینے تھے وہ اس طرح کر با توان کی طرف سے اس فا لون کا سر سے سے انکا رہوگیا تھا ادریاالند تعالیٰ الله تعالیٰ سے اس فا نون کے تھے۔ برجیزتمام انعاس سے بہر برطی گئے تھے۔ برجیزتمام تعمر کی جانوں کے فعاص کی تقفی ہے جب کر واجب کر وبا بھا اس سے بہر برطی گئے تھے۔ برجیزتمام تعمر کی جانوں کے فعاص کی تقفی ہے جب مک اس کے نسنے یا تحقیق کی دلائٹ فائم نہ ہوجائے۔ تول باری (دائع کی بالعکی کا مفہم ہم ہما دے اصحاب نے بدیں ہے کہ انکھ میں اس طرح ضرب کے کا سے محروم ہوجائے۔ ان کے نزد بیک آ بن کا برفع ہم میں سے کھروم ہوجائے۔ ان کے نزد بیک آ بن کا برفع ہم میں سے کہ انکھ لکال کی جائے۔

کیدر می اس میرون اس اس اس کے نزدیا اس کی نواک کی اسے کے جوم کا کوئی تھاہ می ہے اس کیے کہاں میں اس میں اس اس کے کہاں میں دریت میں فیصاص کے جیسے کہ میں میں میں میں میں میں میں ہے کہ تعمیل میں ہے کہ تعمیل کے کہ اس کی نمال السبی ہے کہ کوئی شخص کی دان یا بازمر سے گزشت کا کھڑا کا مطرک کا کی درے بااس کی دان کا کوئی محصد بھا کر درمے آواس میودت میں میں اس برقصاص وا جب نہیں ہوگا۔

بہار سے اسی اب کے نز دکی۔ قصاص اس صورت ہیں کیا جا سے گا جہب آ سکھ کی روشتی ضائع بہر کی ہوا و رآ سکھ کی تبنی اپنی سبکہ فاقم ہو۔ قصاص کی صورت یہ ہوگی کوا بک آ سکھ میں بٹی یا ندھ دی ب ئے گی پجرا کینہ گرم کر کے اس آ سکھ کے معاشے کو دیا جائے گا جس میں قصاص واجب ہے۔ گرم ننیسنہ اس آ سکھ کے دکھایا جائے گا بہاں کا کہ اس کی روشتی ختم مہوجائے۔

ہمارے امعاب کا فرل ہے کہ ناک کے سلیے تین فعاص عرف اسی وقت واجب ہوناہے سبب مارن معنی ناک کا فرم حصد فطح ہوجا کے اور ناک کے بلنسے (قصب تھ الانف) سے امرائے۔ امام اور ہوست سے مروی ہے کہ اگر لوری ناک کا سط دی گئی ہو نواس میں فصاص ہوگا - اسی طرح معنو تناسل اور زربان کا مشکہ ہے۔

الم مجرکا فول سے کہ اگر ناک ،عضون ناسل یا دیان پری کاس دی گئی ہو تو اس میں فعاص نہ ہو ہوب اور کا ن اور کا ن کے دبوب فول ماری ہے۔ (حالاً خُونُ بِالْکُو بِ اور کا ن کے بدلے کا ن کی بید فول ماری قصاص کے دبوب کا مقتقی ہے اگر کا ن کا ت بولا کا ن کا مشتقی ہے اگر کا ن کا ت دیا گیا ہو کیونکہ قصاص کے طور پر پیدا کا ن کا مشد دیا گیا ہو کیونکہ قصاص کے طور پر پیدا کا ن کا مشد دیا گیا ہو تو ہا رہے اصحاب کا فول سے کواس میں قصاص واجب ہوگا بشر طبیکا س کی مقداد معلی کرکے آتا ہی محمد کا ما جا سکتا ہو.

تول باری اکالسّ بالسّ بالسّ اوردانب کے بدلے دانسن ہمار سے اصحاب کا تول ہے کہ دانست کے سواکسی ٹیری میں تفساص نہیں کیا جا تا۔ اگر دانت اکھا ٹردیا گیا ہر با اس کا ایک محصد توٹر دیا گیا ہوتواس میں قصاص میڈگا اس بیلے کراس میں قصاص لینا حمل ہوتا ہے۔ اگر بورا دانست اکھا ڈر با گیب ہوتو تحصاص میں بورا دانست اکھا ٹردیا جا ہے گا۔ قصاص میں بورا دانست اکھا ٹردیا جا ہے گا۔

حب طرح با تقفعاص مین مفعل بینی گئے سے کاسط دبا جا تا ماہے۔ اگر دانت کا ابہ محمد تورڈ دیا گیا ہو توفعاص بیں دبنی سے اننا محمد رکڑ دبا جا سے گا وداس طرح پورا قصاص بین ممکن ہوجا ئے گا باقی ماندہ تمام ٹریوں میں بورا قصاص لینا ممکن نہیں ہے اس ہے کاس صورت میں قصاص کی صرکا اندازہ بہیں کیگا با جاسکتا۔

اس عفىوكى بالمفابل سرو يستر نقفان سبنجا يا كيدب كوني الورعفندنه بهو-

قول باری سے دوا نجوجی قف اور تمام زخوں سے بیے برا برکا بدلے بینی ای تم زخوں نے قامی کا بجاب ہے ہے۔ برا برکا بدلہ سے کے جن ترخوں میں برا برکا بدلہ کا بجاب ہے ہے۔ ہوئی برا برکا بدلہ کیا بیا ممکن نہ بہواں میں تقعاص کی نفی ہے۔ اس سے کہ قول باری (دَا کَجُوْجَ قِفَا هُنَّ) برا برکا بدلہ لینے کا مقتفی ہے۔ اس سے کہ قول باری (دَا کَجُوْجَ قِفَا هُنَّ) برا برکا بدلہ لینے کا مقتفی ہے۔ اس سے اگر برا برکا بدلہ نہیں برگا کو وہ قصاص نہیں ہوگا۔

اس سلسکے میں بریت سی بجرزوں کے نفعاص کے ختاتی فقہا رکے دمیان انقلاف دائے ہے۔ مثلاً عالی بیان نقلاف دائے ہے۔ مثلاً عالی بین میں مردوں اور عود توں کے درمیان قصاص ۔ اس پرہم نے سودہ کو بقرہ میں درمیان تعامی کا مشاکھی فقلاف فیہ ہے۔ میں دونی کے درمیان تعامی کا مشاکھی فقلاف فیہ ہے۔

· قصاص کے علق فقہاء کے بین احتلاف رائے کا ذکر

ا مام ایو سنیفه ، ا مام الولیوسف، ا مام محد ، زفر ا مام مالک ا و دا مام نافعی کا فول سے دائی عضوصے میر میں بایا ن عقبو تنہیں کا تا ہا ہا گا گا ہے گا لینی دائیں آنکھ اور دائیں آنکھ اور دائیں آنکھ اور دائیں یا زو کا تصاص بی بیا ہے گا گا۔ اسی طرح دانت کا قصاص مجرم کمے اسی جیسے دانت مسے دانت مسلم لیا جائے گا۔

تانسی ابن شرم کا فول بسے مرائیں آئے کھے فصاص میں دائیں آئے وا وردائیں آئے کھ کے فصاص بس بائیں آئے کھ کھیوٹردی ہوائے گی۔ دوباز ورائے وں کا بھی بہی مشکہ بسے ۔ دائر ھے کے دانت کا قصاص سائنے کے اوپر سنجے کے دود انتوں اور سامنے کے اوپر سیجے کے دانتوں کا قصاص داڑھ کے دانت سے ایا جائے گیا۔

سن بن سانے کا فول ہے آگرسی سے باتھ کی ایک انگلی کا مط دی گئی ہوا وروجرم کے اس ہا تھ بیں اس جیسی انگلی نہ بہزنو قد ماص میں اس کی ساتھ والی انگلی کا ملے دی جا گئے گئی۔ ایک کفٹ وہرت کی انگلی کے قدماص میں دوسری سنجسیائی کی انگلی کا فی جا گئے گئی۔ اسی طرح اگر بجرم کا اس میں وا نمت نہ ہو جسے اسی نے تعداس نے گئا تھا ہو وہ دائر ہو میں اس نے تعداس نے گئا تھا ہو وہ دائر ہو کے دانت سے قصاص میا جا نے گئا تھا ہو وہ دائر ہو کے دانت کیوں نہ بیوں۔

گرمچرم نے بائیں آنکو کو نقصان بینجا یا ہوا دراس کیا بنی بائیں آنکومو بودنہ ہو تواس کی جگاس کی دائیں آنکوسے قصاص نیا جائے گا کیکن دائیس بازو سمے قصاص بیں بایاں بازو اور بائیس با ذو سمے قصاص میں دایاں باز د قطع نہیں کیا جائے گا۔

ابو کبرد جیاص کہتے ہیں کو اس بات ہیں کو ٹی انقبلان نہیں۔ ہے کہ مجم نے من عضو کو نقفا بہنچایا ہے اگراس کا اپنا وہ عضو موجو دہم تواس صوریت میں قصاص کینے والا اس عفود کے سوا مجرم کے سی اورعضو سے نصاص نہیں سے سکنا ،اورنہ ہی اس عضوکو بھے ڈوکراس کے ہا کمقابل وا فع کسی اورعضو کو قصاص کا نشا نہ بناسکتا ہے نؤاہ ہجرم اور بجرم کی زدیس آنے والا تخص رمجنی علیہ اس امر مریوضا مندکیوں نہ ہوجائیں ۔

نقهادکا به تنفی علیه نول اس بردلالت کرما ہے کہ قول باری داگئین جا گئی تا ہوا ہیں جم مے اس عفور سے قصاص لمینا مراد ہے جو بحنی علیہ کے عفو کے با لمقا بل ہو۔ اگر بات اس طرح تن ترکیج اس عفور سے قصاص لمینا مراد ہے جو بحنی علیہ کے عفو کے با لمقا بل ہو۔ اگر بات اس طرح تن ترکیج اس عفور کے سواکسی اور عفور سے قصاص لمینا جا کر نہیں ہوگائی اور با کھ کا قصاص بر سے کوئی خران نہیں بڑے گا کہ فرم کا با کھ موجود ہو ۔ لبنا جا گز نہیں بڑے گا کہ فرم کا با کھ موجود ہو ۔ لبنا جا گز نہیں بڑے گا کہ فرم کا با کھ موجود ہو ۔ با موجود نہیں۔ مرصود تن میں قصاص سے حکم کو بیر باک بہنیا نا ممتنع ہوگا۔ نیز قصاص برا مرکا بدل لینے کا موجود نہیں۔ مرصود تن بی قصاص سے حکم کو بیر باک بہنیا نا ممتنع ہوگا۔ نیز قصاص برا مرکا بدل لینے کا مام اطرکو نامائن نہیں ہیں اس لیے قصاص بران کا مسے اور میاعف اور بیروغیرہ ایک دو ہرے کے مماثل نہیں ہیں اس لیے قصاص بران کا اصاطرکو نامائن نہیں ہیں اس کے قصاص بران کا اصاطرکو نامائن نہیں ہیں کا۔

فقہارکااس بادسے بین کوئی اختلاف نہیں ہے کم فلوج ہاتھ کے قصاص بین تندرست ہاتھ ، نہیں کا تا جائے گا البتہ تندرست ہا تھ کے قصاص بین مفلوج ہاتھ کا طے دیا جائے گا وہ اس لیے کہ قولِ باری سے دواکٹ وکٹے قیما کئی ۔

اس کے تحت اگر مفلوج ہاتھ کے قصاص میں تندرست ہاتھ کا سے گاتہ قصاص کی مقال رہڑھ جائے گئی لیکن اگر تندرست ہاتھ کے قصاص بین مفلوج ہاتھ کا مطاحہ با جائے گاتہ قصاص کی مقال رہڑھ جائے گئی اگر تندرست ہاتھ ہے قصاص لینے والدا بینے سی سے کم بروض مند ہوگئی ہے گئی مقدا کا کم تصدا کو رہاس وجہ سے جائز ہوگا کہ قصاص لینے والدا بینے سی سے کم بروض مند ہوگئی ہوگا کہ قصاص نہیں ہے۔ امام الویوسف، امام ہی اور فرکا قول ہے کہ دائست کے سواسی کم ری قصاص نہیں ہے۔ لیبٹ بن سعدا و دا کم شافعی کا اور فرکا قول ہے کہ دائست کے سواسی کم رہی تصاص نہیں ہے۔ لیبٹ بن سعدا و دا کم شافعی کا مجھی ہی قول ہے۔ ان دونوں مفرات نے اس حکم سے دائن کے کھی مشتنی نہیں کیا ہے۔ ابن القاسم نے امام مالک سے نقل کیا ہے۔ ابن القاسم نے امام مالک سے نقل کیا ہے کہ جم کی تمام کم بیوں میں قصاص کا حکم جادی ہوگا۔

جن بأربول كرقصاص بي نهي تورّا ما سكيا

النبتہ وہ بڑباں اس حکم سے سنتی ہوں گی جو مجون بعنی اندر سے کھوکھلی ہوں گی مثلاً دان کی مہری اور اس مبسی اور ٹیریاں ان جبسی ٹیریوں میں فصاص کاحکم جا دی نہیں ہوگا۔ کھوبڑی کی ٹیری کے زخم میں نصاص نہیں لیا جائے گااسی طرح اس ٹیری کا بھی قصاص نہیں لیا جائے گا ہوزیم لگنے کی دیہ سنوٹ کراپنی مبکہ تھے ڈرجا ہے .

دونوں باز ووں ، دونوں بیٹرلیوں ، دونوں قدم ، دونوں شخنوں اورا انگلبوں کو ترشنے کی صورت میں تعساص لمیا جا گئے ۔ اوزاعی کا قول ہے کہ دماغ کی تھائی کے زخم میں تعساص نہیں ہے۔
الو مکر حصاص کہتے ہیں کہ حب سرکی ٹنری میں قصاص کی نقی پرسب کا اتفاق ہے تو بجرتم ٹم بڑی لوں کا بھی ہی تھی میں میں اور تصاص بعنی برابرکا کا بھی ہی تھی میں نہیں ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے فول یا ہے والکہ قوقے قیمائی اور تصاص بعنی برابرکا براد ٹروں میں ممکن نہیں سے جمادین سر خروین دینا وسے دوایت کی سے کرابن الزبیش نے ماغ کی جنتی کے نیاج کا تعدام کی تو داخت کی جو این الزبیش نے ماغ کی تو داخت کی سے کرابن الزبیش نے ماغ کی تو داخت کی ہے کرابن الزبیش نے ماغ کی تو داخت کی ہے کرابن الزبیش نے ماغ کی تو داخت کی ہے کہ تو داختے ہے کہ تھے۔ تو داختے ہے کہ تو داختے ہے کہ تو داختے ہے کہ تھے۔ تو داختے ہے کہ تھے کہ تو داختے ہے کہ تھے کہ تو داختے ہے کہ تھے۔ تو داختے ہے کہ تھے کہ تو داختے ہے کہ تو داختے ہے کہ تو داختے ہے کہ تھے۔ تو داختے ہے کہ تھے کہ تو داختے ہے کہ تو داختے ہے کہ تھے۔ تو داختے ہے کہ تو داختے کہ تو داختے کے کہ تو داختے کے کہ تو داختے ہے کہ تو داختے کے کہ تو داختے کی کو داختے کی کرنے کی تو داختے کے کہ تو داختے کے کہ تو داختے کی کرنے کی کرنے کے کہ تو داختے کے

نیزاس میں کوئی اختلاف نہیں کے گوکسی نے کسی کے کان میں اس طرح فنرب لگائی ہو کہ کان خشک ہوگیا جو بعنی اس کی قوت ما معرب تی دہی ہونواس کے قصاص میں مجرم کے کان کو فنرب لگا کر ہے کا لا نہیں کیا جائے گا ۔اس کی وجہ بہ ہے کہ اس نوعیت کے جرم میں جرم کی مقدار کا اندازہ نہیں لگا باسب سکتا ۔ حبم کی مزید کے دبوب برہم گز نشتہ سطار سکتا ۔ حبم کی مزید کی کئی بہی کیفی بہت ہے ۔ دانس کے سلسلے میں قصاص کے وجوب برہم گز نشتہ سطار بیں ۔ وفعا سے شکرا کے بہی ۔

حندت ابن عباس مع بدا براہم نمختی (ایب روایت کے مطابق) اور شعبی (ایب روابیت کے مطابق) اور شعبی (ایب روابیت کے مطابق) اور شعبی (ایب روابیت کے مطابق) کو دینے کے مطابق کا وابیت کے مطابق کا وابیت کے مطابق کا وابیت کے مطابق کا ان حفرات نے تعمامی معاف کر دینے کہ ما کوئی ہرم نہیں کیا ۔ اور مجرم نے کوئی ہرم نہیں کیا ۔

اس بیے تول باری سے (وکی یُعکُدُا هُلُ الْاِنْجِیْلِ سِماا نُسنَدُ کَ اللّٰهُ وَیْدِیِ) اور بریات واضح می کابل انجیل کو اندا کا کرده است می الله می میروی کرین اس بیا که انجیل میں نا دل کرده است کام وسلی الله می میروی کرین اس بیا کہ انجیل میں نا دل کرده استکام اسب محفور صلی الله می میروی کو میں اس بیا کہ انجیل میں نا دل کرده استکام اسب محفور صلی الله می میک کا لائی بروی نی نزلیدے کام وزین سیکے ہیں۔

اس لیے کواگر میر گوگ متصنور میں اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہوئے اور آب کی اتباع کیے بغیر ،
انجیل پڑعل پیرا ہوتھی جاتے تو تھی کا فرقرا دو ہے جاتے ۔ اس سے یہ باست تا ست ہوگئی کو انفیس اُس فرنسر بھی کے اور کا بایں معنی با بند بنا یا گیا ہے کہ وہ نتر بعیت اب صفود مسلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی نتر بعیت کی جزبن بھی سہے۔

تول ہاری ہسے (وَا نَسَوْلُنَا اِلْیُسُکُ اَلْکِتَّابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَیْنَ یَدُیُهِ مِنَ کُکِتَابِ وَمُفَیْمِنًا عَلَیْهِ بِعِراسِ حُمُّ اِبِم نے تھا دی طرف یہ تما رہیم ہوحق نے کراکی ہے اورائک ب بیں سے ہو کچے اس کے آگے موجود ہے اس کی تعدیق کرنے والی اوراس کی محافظ و نگہیا ن ہسے)

سفرت ابن عبائ ، حجا بدا ورقداده کا قول سے کرمیمن کے عنی ابین کے بیں۔ ایک قول ہے کہ بہ گواہ کے عنی میں ہے۔ ایک اور قول کے مطابق می فطاور گہبان کے معنوں میں ہے۔ نیز بہ قول بھی ہے کواس کے مفی موتمن کے ہیں بعنی جس بر بھروسہ کیا جائے۔ اس کے مطابق مفہ می بہد ہے کہ برکتا ب سائقہ کننب سمانی کی باتیں ہم کا کرنے میں بوری طرح این ہے۔

لینی ان کتابوں میں التد نے ہو کچے نازل کیا تھا یہ کتاب بلاکم و کاست اوربلاکسی تحرایف و تبدیل نیز بلاکسی حکب واضافہ کے وہ با نیس ہم کک نقل کرتی ہے۔ اس لیے کہ یوکسی بجیر کا امین ہوتا ہے۔ اس کے تعین اس کے قل کی تعدیق کی جاتی ہے۔ نما ہدینی گواہ کا کھی ہیں منہ وم ہے۔ اس ہیں اس امری دلیل موجود ہے کہ جشنے مس کوکسی بجبر کا امین بنایا گیا ہو شلاً اس کے پاس کوئی بچیز و دلیت مولی گئی ہو بااسے عارب کے طور بردی گئی ہو یا مضا دیب وغیرہ کی کوئی صورت ہو تواس سے بارسے میں اس کا قول قابل قبول نہ ہوگا۔ اس لیے کہ جنب النّد تعالیٰ نیان با نول کی تصدیق کے وجوب کی نجردی ہو فراک نے کتب سالقہ سے تقل کی ہیں تواس نیا برقرائ کوان کتابول کے ایمن کے نام سے دوسوم کیا گیا۔

مورہ بقرہ بر النّر لَما لَى نے بیان فرما یا بیے کرسِن فوں کہ بیر کا بین بنا یا گیا ہواس کے بارے میں بیر کا فول قابل قبول برگا ہوا النے ارشا دہاری ہے (خَانْ اَمِنَ كَفَ كُونُ اَعْفَ كُونُونِ الْحَلَى اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّ

نبزفرا یا (وکاکینجنگ مِٹُ شَنْ بُنگ اوراس میں کوئی کمی پینی ترکرے) جب اکٹر لغالی نے اسے املین قرار دیا تواسے کمی بیشی نرکرنے کی تلقین فرمائی ، نفظ مہین کے مدلول کے بارسے میں اختلاف را کے سے محفرت این عیائی کا فول سے کہ برکتا سے بعنی فراک مجید ہے۔

اس طرح آسیت بی برنبا یا گیاب کرفرآن مجدیکتنی سا بقد کامهیم تعین محافظ و گیسیان اور ان محمنزل من الشر برنے بیگواہ ہے۔ مجا برکا قول ہے کہ اس سے مرا دسفنور صلی الشرعلیہ وسلم کی واست اقدس ہے۔

تول باری ہے (فَا حَکُمْ بَیْنَهُ مْ سِمَا اَنْدَلَ الله الله الله کم نازل کرده فانون کے مطابق معبلہ کردا یہ این نخیبر کے نسنج پر دلائٹ کرتی ہے جبیا کواس کا بیان پہلے گزر دیجا ہے۔

تول باری ہے (ولاکٹنٹیٹے آٹھ کا عَ کھٹے۔ اوران کی نوا سٹنات کی ہیروی نہ کرو) یہ آبیت ان گوکوں کے قول کے بطلان ہردلائٹ کرتی ہے ہواس یاست کے قائل ہیں کہ اگر ایل کنا ہے۔ مسے علقت انٹھوانے کی ضرورت بیٹین آ کے تواس مقعد کے بیے انھیں ان کی عبا دمن گا ہوں بیٹی گر ہوں وغیرہ میں سے جا کریے کا م کیا جائے۔

اطلان کی وجربہ ہے کو اس خلط مجگہ کی تعظیم کا بہادیدا برگا ہوان کی تواہشات سے ببن مطابق ہو گا جبکہ اللہ تعالی تعدان کی خواہشات کی بیردی سے دوک دیا ہے۔ اسی طرح آیت ان لوگوں کے قول کے بھلال برکھی دلائٹ کرتی سے ہو یہ کہتے ہیں کہ انھیں ان کے دہن کی طرف نوادیا جائے۔ بطلان کی دجریہ ہے کہ اس طرح ان کی نواہ شات کی بیروی کا پہلو پیالی ہوگا . ٹیزان کے من گھڑمت احکام کوایک گونر حینمیت مل جائے گی۔

آیک اور در میریس می اگرایخیں ان کے ان دین کی طرف نونا دیا جائے ہوا ہے گا تواس کے معنی یہ مہوں کے کہ بران کے متعلق اس فانون کے مطابق فیصلہ کریں ہو صریحًا الند کے ایکا دیر بینی ہے اس کیے کہ جس منزعی فا نون کے مطابق و مفیصلہ کریں گے وہ اگر ہے ۔ تودات اور انجیل کے مطابق کیوں نہو، کچھی اس سے الند کا انکادلا ذم ہم سے گا اس ہے کہ بہ توک اس فانون کو توک کو کرکے کے مصورہ ملی النہ علیہ وسلم کی نشر لعیت کے انباع کے من جا نب الندیا بندیس .

نول با ری سے اربی کو کہنا مرتب کے شہر کو کہ کہ کہ انجا کہ میں سے ہرایک کے بید امیک میں سے ہرایک کے بید امیک مترب متربی اندام میں الفاظ ہیں جن کے معنی الفاظ ہیں جن کے معنی الفاظ ہیں جن کے معنی الفاظ ہیں جن کے مواد کہ المحد اللہ میں مناسبت سے النا امور کو مشرعہ اور مربی کا انجھا کہ سے النا کی عبا دست کی ما تی ہے۔ اس بیے کہ میا امور لینے مربیت کا نام دیا گیا جن سے النا کی عبا دست کی جاتی ہے کہ میا امور لینے عاملین کو ابی میا تب مرمدی میں بینے کا ذرابیہ بن جانے ہیں .

قاده اوردوسر مصفرات نے ہاہے کواس سے مراد تودات اور انجیل کی ترکیتیں ہیں نیز شریعیت سے فران بھی مرادسے اس سے وہ لوگ استدلال کرتے ہیں ہوم پرماقیل کی شریعیوں کے لزدی کی نفی کرتے ہیں خواہ ان کا نسخ تیا بہت نریھی ہوا ہو۔ اس لیے کرا بیت ہیں یہ تبایا گیا ہے کہ ہزی کے ساتھ ایک شریعیت اور منہاج بھیے گیا ہے۔

الوبكر بعضاص كميت بين كرآبيت بين ان لوگول كے قول بركوئى دليل نه بي بسے اس بيے حفرت موسی عليا اسلام كى جو نه بي موئى نواس كے بعد عليا اسلام كى جو نه بين بهرئى نواس كے بعد السب دہ محمد موسی النه عليه وسلم كى بغنت بك بنسوخ بنين بهرئى نواس كے بعد السب دہ محمد موسى النه عليه وسلم كى نتر لعبت بن كئى جبكه اكب كى بغنت سے يہلے يكسى اور نبى بعنى حفرت موسى عليا السلام كى نتر لعبت كفى -

اس بیے شریقیول کھا تھکا م کھا ختلاف پاس آبیت بین کوئی دلالت نہیں ہے۔ بنزگوئی خص

اس بات کے جواذیبی اضلاف نہیں کورے گا کوا متدا دواس کے دسول کی اس طریقے اور تراحیت کے سخست بیروی کی جا شخص میں گزشتنا نہیا کی شراجیت کے ساتھ مطالبقت بائی جاتی ہواس سے قول بادی ریکل جعکف ایم نشر کے شاخت کی خوبہ میں کہ شور علی الشرعلیہ وسم کی فرینہ میں کر ماکھ مطالبقت بیدا ہوجا کے۔ نئر لیعت کی بیمت سے امور میں انبیا کے سابقین کی لائی ہوئی نتر لیعتوں کے ساتھ مطالبقت بیدا ہوجا کے۔ حب بات اس طرح ہے نئوز بر کھیت قول بادی سے دہ امود مراد ہوں گے جوا نبیا کے سابقی سے کہ لائی ہوئی نتر لیعتوں کے بیرو کا زنہیں دہے۔ اس طرح آبت کا مفہوم ہو ہوگا کہ تم ہیں اور حضور صلی الشرعلیہ وسلم ان امود میں ان تراحیت سے فیکن اب مفہوم ہو ہوگا کہ تم ہیں سے براست کے بیدا کیا گئر ہیں۔ سے دو در مری است کی تراحیت سے فیکن ہے۔ شراحیت سے فیکن ہے۔

تول باری ہے (ککو شَناءَ اللّٰهُ کَبِعَد کُمُهُ اَحْتَ اللّٰهُ کَبِعِد کُمُهُ اَحْتَ اللّٰهُ کَا اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰلِمُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰهُ اللّٰمُ ال

قول ہاری (خَاسُنبِفُوا اکْخُیُوانِ پِسْ بیکیوں پی ایک دوس سے سیسبنفٹ ہے جائے کی کوشس کرد) اس کا مفہوم یہ ہے کہ مہیں ان بیکیوں کی طرف ایک دوسرسے سے مبتقعت ہے جائے کا حکم دیا گیا سے ہوا گندکی بندگی کے طور پر ہما رہے ہے تھوئے گئی ہمیں تاکہ مونٹ کی دیجہ سے برسکیاں ہم سے دہ نہ جائیں۔

یا مراس پردلاست کرتا ہے کر دا جبات بعنی فراکف کی تفدیم انھیں مونو کرنے سے ففل ہے شالا دمفان کے روز دن کی ادائیگی ، سچ اورزگوہ کی ادائیگی اوراسی طرح دوسرہے تمام فراکف کی دائیگی اس لیے کہ ان نمام امود کا شاد نیجرات بعنی نیکیوں میں ہتونا ہے .

ا دائیگا سے تا نیے کردرج بالا دفعا حت سے یہ دلالت عاصل ہونی ہے کہ نمازکی اول دفعت ہیں ا ا دائیگی اسے تا نیے کرکے اوا کرنے سے افغیل ہے اس لیے کہ بدا ول دفعت ہیں ا داکی جانے والی نیکیوں ہیں تما مل ہے۔ اس کے جوا ب ہیں کہا جا ئے گا کہ نما زا ول دفعت ہیں ا داکی جانے وائی کیوں میں سے نہیں ہے۔ اس کے جوا ب ہی تقنفی ہے اس کے اس کے اس کا اطلاق ان صور توں پر ہوگا ہو واجب کی مقتفی ہے اس کے اس کا اطلاق ان صور توں پر ہوگا ہو واجب

ا وركا زم بروهكي سرول -

ا ، بی ، اس میں ہر دلیل بھی موجو وسے کہ سفریں روزہ دکھنا نہ دیکھنے سے افضل سے اس کیے کردوڑہ اس میں ہر دلیل بھی موجو وسے کہ سفریں روزہ دکھنا نہ دیکھنے سے افضل سے اس کیے کردوڑہ دکھنا جبارت بعبیٰ نیکیبول میں داخل سے او ما الٹر تعالی نے نیکیول کی طرف سبقیت کرنے کا حکم دیا ہے۔

قول باری (حَایِن الْحَکُمُ یَنِی هُمُ ویسکا اَسْدَلُ الله الله الله کے اوریہ کم الله کے نازل کردہ قانون کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کرو) اس متعام بہ تکرار کے طور بہہ بی وارد بہوا ہے۔ اس میں ماقب لی آبت کا تکرار نہدیں سے اس لیے کریے آبیت اوریا قبل کی آبیت دونوں کا نزول دو ختلف بین منظری بہوا ہے۔

بہلی این کا تذول دیم کے سلے بیں بہا ہے اور دوسری آبیت کا نزول دینوں بی بکی انبیت کے مسلے بیں بہانیات کے مسلے بین بہانی اسے بین بہانی اسے بین ایسے جب بنوٹھی اور بنو قر نظر اس بارسے بیں ایپنے تنازعہ کا فیصلہ کوا نے کے یہے مصنور صلی التی علیہ وسلم کے باس آئے تھے۔

قول باری ہے (وَاحْدُ دُهُمْ اَنْ يَفْتِنُولَا عَنْ كَغُفِ مَا اَنْ ذَلَ اللّٰهُ اِلْكِ کَ بهوتیار مهر کرید لوگ تم کوفتند میں فوال کواس برا بہت سے ورہ برا بربھی منوف مرکر نے یا ہیں ہونوا نے تھاری طرف نا ذل کی ہے۔

معفرت ابن عباس کا فول ہے کواس سے مرا دیہ ہے کہ بربوگ مفدوم ہی الترعلیہ وسلم کوفلنہ میں ڈال کوالٹر کے نازل کردہ قانون سے بٹا کوان احکام کی طرف ہے جانا چاہتے ہے جوان کی نوائٹ کے عین مطابق تھے۔ نتنہ می ڈالینے کی مورات بہتھی کر بر ٹوکٹ مفدوم سی الشرعلیہ وسلم کے سامنے اسالم میں داخل ہونے کی ابنی زغبت کا اظہا دکر تھا وراس طریقے سے آپ سے من مانے فیصلے کوانے کی کوشش کونے۔

دوسر سے صفرات کا قول سے کاس سے مرا دنودات کے اسکام کے تعلق کذب بیا بی ہے جبکہ ان اس کام کا تعلق کذب بیا بی ہے جبکہ ان اس کام کا تعلق توالت کے ساتھ سرے سے نہیں تھا - اس طرح کذب بیا فی کر کے وہ لوگ مضور صلی اللہ علیہ وسلم کو داہ ہدا سے مطالف کی کوشش کرتے - اللہ تعالی نے اس آیت کے ذریعے بیجینی تا واضح کردی -

قول بارى سِص خَانُ نَوَكَوُ اخَاعُكُمُ انْسَما يُبِونِيكُ الله اَنْ يُصِيبَهَ الله عَمْدِ بِيَعْضِ خَدَ تُوبِهِ عَد يُعْرِأُكُم بِرَاس سِيم مَهْ مُولِين نُومِا لن لوكه التّنونِي الله كالعِض كُن بهول كى بإ داش بِنِ ان كومِت لامح صبيبت

كرنے كا دا دہ كرہى لياسے -

آیین بین ان سے بہ کہا گیا کہ نم آئل کتاب ہونے کے با وجو دہت پرسنوں کا فیصلہ جا ہے۔

ایک فول بیے کاس سے بہ وہ شخص مرا دہے جوالٹر کے فیصلے سے نکل کرجا ہیں ہے فیصلے کا نواہشمند

ہوتا ہے ا دربہ باست اس کے ان ا نفا مات بڑشتی ہوگی ہو وہ جہالت ا ور بے علمی کے طور پارٹھا تا ہے۔

نول باری ہے (کہ مُنُ اُحْتُ مِن ا نُلّهِ مُصَلِّماً یَقْتُ مِرْکُنُو وَجُدُدُ کَ عالانکہ ہولوگ اللّه برقین رکھتے ہیں ان کے نزدی اللّہ میں بہتر فیصلہ کونے والا کوئی نہیں ہے) آبت ہیں یہ ننایا گیا گا اللّہ کے ایک میں ہوتی ۔

کوالٹ کے فیصلے سی واقعا من پر مینی ہوتے ہیں اور ان ہیں جا نبول دی نہیں ہوتی ۔

بریمنی کہنا درست ہے کو ایک فیصلہ نیسبت دو مربے فیصلے کے افضل اور اصن ہوتا ہے ۔

بریمنی کہنا درست ہے کو ایک فیصلہ نیسبت دو مربے فیصلے کے افضل اور اصن ہوتا ہے ۔

حس طرے کسی کونعدومی طرکیتے سے دونیعدلوں کے درمیان اختیا ردے دیا جائے اور معلوم ہوکہ ان میں ان میں کا میں کا می ان میں سے ایک فیصلہ دو مرسے سے انفعل سے تو ہوا فصل ہوگا وہ احسن ہوگا ۔ اسی طرح ایک بچتہ ہو کھی ایسا حکم کیکا تا ہے جس کی بنسینت دومرا حکم اولی ہوتا ہے۔ اس کی اسی عود ان ہے کہ یا تو محترد میں کوتا ہ تنظری ہوتی سے جود ا

اس علم میں و قامی سرز د سوعی مبور

بہودونصاری سے دوستی کی تمانعت

تخول بادی سے (بُناکُٹھ کا الگ فِرِیْنَ اُ مُنْوَا لَا تَنْتَخِذُ دا اَلْیَهُوَدُ وَا لِنَصَادِی اَوْلِیاءَ بِعُضْهُ ﴿ اَوْلِیکا عَرَبُعُضِ - اسے ایمان والوا بیہود ہوں اور عبیبا میکول کوا بنیا دفیق نہ بنا کو ، یہ ایس ہی ہیں ایک دوسرے کے دفیق ہیں)

تکرمہسے مردی ہے کہ بیت کا نزول الولباب بن عبد المنذر کے بارے میں ہواہے ، یہ بنو قریظہ کے پاس بہنچ گئے اودان سے نجرنواہی کا اظہار کرتے ہوئے گئے پر باجھ دکھ کر تھیں اشا دے سے اطلاع دیے دی کمان کے تعانی ذبے لینی قتل کا فیصلہ ہو یکا ہے۔

ستری کا قول ہے کہ جب جنگ اصر کے بعد کا فرول سے عادفی غلبے کی بنا پر کچھ لوگوں بہنوف طاری بروگیا اور دہ مشرکین سے ڈر کئے بہال مک کو ایک شخص کے منہ سے بیز کلا '' بیں بہود ہوں کے ساتھ موالات بعنی دوستی کا معاہدہ کر لول گا'' ایک اور کی زبان سے بہ لکلا۔ بیں عببا میوں کے ساتھ دوستی گانگھ لول گا'' تواس موقعہ برمسلمانوں کی تنبیہ کی نما طراس ایب کا نزول ہوا۔

عطیبن سعدکا فول ہے کہ بہت کا نزول حفرت عبادہ بن انصامیت اور رکیس المنافق بن عبدالشرین ایی بن سلول کے بارسے میں ہوا۔ مضرت عباقہ تو یہودیوں کی موالات سے دست بردار سرکے نیکن عبدالشرین ابی اس بیرڈ طادع اور کہنا تھا مجھے نہ مانے کی گردشوں کا نعطرہ ہے ؟

ولی مددگا کو کہتے ہیں اس بیے کردہ اپنے دفیق کے ساتھ اس کی مدد کے در بیے دابطہ رکھت سے اس بالغ کی طرف سے استباط ا در ہونئمندی کے ساتھ اس کے عصبات ہوئے ہیں اس بیے کہ دہ الرہ ترا ہے ۔ عورت کے ولی اس کے عصبات ہوئے ہیں اس لیے کہ بی رہ المرہ تا ہے ۔ عورت کے ولی اس کے عصبات ہوئے ہیں اس لیے کہ بی رہ نشتہ دا مواس کے انتظام وا نصام کے مگان ا در ذمہ دار ہوتے ہیں ۔ ہیں اس ایت میں بر دلالت موجود ہے کہ کا فرکسی طرح کھی سلمان کا دلی نہیں بن سکتا نہ تو تعرف ت کے لیا فلے سے اور نہیں بن سکتا نہ تو تعرف ت کے لیا فلے سے باکہ است باکہ است باکہ است بردادی اس بیے کہ دلایت مداوت نہران کے بیاتے عداوت نہران کے بیاتے عداوت کے فور بی برد لالت کرتی ہے ۔ اس بیا کہ دلایت عداوت کی فعد ہوتے ہے۔

حب التوتعالی نے یہ بہودیوں اورعیبائیوں کے کفری نبا پر ان سے دوستی نہ کرنے بنی ڈیمنی سے کھنے کا سکھنے کا سکھ دیا تو دوسر سے کفا رکھبی ا تہما کی طرح ہوں گئے ۔ نیز آ بہت اس برکھبی دلالست کرتی ہے کہ

كفرائب بى ملت سے اس بے كرول مارى سے (كَيْتُ مُنْ اُوكِيتَ عُرَبَعُونِ) ـ

چونکہ آمین اس پردلالمت کرتی ہے کہ ہولگ آئیں ہی ہیں ایک دوہرے کے دفیق ا وروئی ہیں ایس یے ان کے دومیان تواریٹ کے ایجا ب برولالمت ہودہی ہے۔

علادہ اذیں ہم نے بہ بیان کردیا ہے کہ کفراکیہ ہی کمت ہے نواہ ان کے خام ہے اور کا ستے ایک دوسے اور کا ستے ایک دوسے اور کا ستے ایک دوس سے نواہ میں شادی بیاہ کے بواز ریھی دلاست ہودہی ہے۔ ایک میسائی عودت سے لکا جا کر ایک میسائی عودت سے لکا جا کر سکتا ہے۔ سے اورا کیک میسائی عودت سے لکا جا کر سکتا ہے۔ سکتا ہے۔

بماری یہ بات ان احکام سے تعلق رکھتی ہے جوان سے درمیان جاری اور ما فذہر تے ہیں ، لیکن ان کے ویسلمانوں کے درمیان اس باسٹ کا جہاں کہ تبعلق ہے نوشادی بیاہ ا ور ذہبیری حلت کے جانر سے بیا ط سے تنا بی اورغیر تنا بی کے حکم میں فرق ہو تاہیے۔

قول باری ہے (کو مُن بُنو کہ ہے مہر مُن کو کیا تھے مہر ہے کہ کا ان کو ابنا رفیق بنا کا ہے۔ اس کا تنا رکھی کھرانی ہیں سے ہے کہ ہوئے ہے فرج با تھا ہے دبح ہے ہوائی کھرانی کے ملت اوران کی عور توں سے نکل سے ہے اوران کی عور توں سے نکل سے ہے کہ اوران کی عور توں سے نکل سے ہے کہ اوران کی عور توں سے نکل سے ہے کہ اوران کی عور توں سے نکل سے ہے کہ اوران کی عور توں سے نکل سے ہے کہ اوران کی عور توں سے نکل سے ہے ہوا نے کہ کا میں ہے ہونی امرائی کے نفدار کی کا ہے۔

عفرت ابن عبائل اورحس سے بین مروی ہے۔ تول باری (مِنْکُرُ) سے مشرکین عرب مرادلینا درست ہے۔ تول باری (مِنْکُرُ) سے مشرکین عرب مرادلینا درست ہے۔ اس بیے کراگراس سے مہان مراد سے جانے تو وہ کفارسے دوستی کی بنا برمرتد ہوجاتے بو درست اور فعرانیات کی طرف اور اختر بیا درکے نے والاشخص ان کے سی کھی حکم کے کے اطرب ان میں سے نہیں ہوتا۔

آمب نہیں دیکھتے تھے کہ ایسٹے خص کا ذہبے نہیں کھا یا جاتا اور اگر عورت ہوتواس کے ساتھ لکا عمار نہیں ہوتا۔ ما در نہیں ہوتا۔ ما در نہیں ہوتا۔ ما در نہیں ہوتا۔ ما در نہیں ہوتا۔ کے حقوق میں سے کوئی کھی حتی تا بت نہیں ہوتا۔

ىعض لوكون كايى خيال سى كر قول بازى دركمت بينو تهد عرب كرد خيات فرمنه هم اس يرولاليت سحرّنا ہے کہ ایک مسلمان ایک مرتد کا واریث نہیں ہوسکتا اس بیے کہ انٹرندہا کی نے پر خبردی سے کورند ان لوگوں میں سے سے بو ہود ونصاری سے دوستی گانتھتے ہیں - بربانت واضح سے کو ایکم مان کسی پهچه دی یا نصرانی کا وا رین نهیس به تا اسی طرح وه **مرتد ک**اکھی وارت نهیس هو*سکتا* . الومكر يصامس كهتے بين كريس ما بت كام منے أوير ذكر كيا بسے اس براس قول باري كى كوئی ولانت نہیں ہے۔ اس لیے کواس امریس کوئی انٹھلات نہیں ہے کہ بیودیت کی طرف ارتدا داختیا كرنے والا يهودى نهي نتا اسى طرح نصانيت كى طرف التدادان تيا ركرنے والا نصافى نهيں بتا۔ ساب نہیں دیجھے کا بیسے خص کا ذہر جولال نہیں ہو نا ا در عورت ہونے کی صورت بیں اس کے سائق لكاح جائز نهيس موتا - نيزيبركالبيانشخص نكسي يبودي اوارت مبونا بساور زبيردي اس كا وادن نبتا سے بجس طرح بہ قول باری اس تعق کھے در ایک بہودی بانعار نی کے درمیان نوارٹ کے ا ایجاب برد کانت بنین کریااسی طرح براس بریمی دلانت نهین کرنا کمسلمان اس کا دارن نهین بن سکتا اس قول باری کو ده با تون میں سے ایک پر جول کیا جائے گا ۔ اگراس میں کفا دیوب کوخطاب ہے تواس کی اس امر میرولائست ہوگی کرعرب کے بہت پرسست اگر پہودی باعبسائی بن مبائیں توان منامحت اودان کے باتھ سے ذریح ہونے والے جانوروں کے گوشت کی حلب کے بواز نیز ہزیہ ہے کانھیں کفر بربر فرا در کھنے کے لحاظ سے ان کا حکم بھی وہی ہوگا ہو بہود ونصاری کا حکم ہے۔ المرابب بين ملمانون كوخطاب بين فوكيراس فلورت مي ابت كي ذريعي برتبايا كياب كابيا شخصان يہود بول اورنھ انبول سے موالات کی بنا پران جبیبا کا فرسے ۔ اس بیے میراث کے حکم پر اس قول بارى يى كوكى دلالت نېدى بوگى ـ

بی مہرجائیں گے خواہ وہ ان کے دین کے تمام احکام کی بیروی نربھی کویں۔

بعض کوکی آواس باست کے بھی قائم ہیں کہ ملت اسلام سنے علی رکھنے والاکوئی شخص اگر کسی لیسے

ندمیب کامتنا کہ ہو جا کے حس کے بیرو کا دول کی کفر کی طرف میست حاجب خرار بانی ہو تو اس شخص میرکوئر کی طرف

نسیت کا حکم اس کا ذہبے کہ کھانے اوراس قسم کی توریت سنے لکا ح کرنے ہیں مانع نہیں ہوگا۔

بیر طبیرایسے توک ملت اسلام کی طرف اینا انتساب کرنے ہوں بنواہ فاس ندم بب برایمت فاد کی . وجرسے ریحفیرے کے کی اطریسے کا فرہی کیوں نر فرار یا تیں ،اس ہوا زکی وجہ رہے کر لیسے کوگ فی لیجملہ اہل سلام کے ساتھ موالات کرنے اور فراک کے سکم کی طرف اینا انتساب دیکھتے ہیں۔

میں طرح ایک شخص جب میہ دمیت یا نصرانیت اختنیاد کرلتا ہے تواس کا حکم وہی ہوتا ہے جو میرودیوں ورنصرانیوں کا سبے بنواہ ایساشخص ال کی شریعتنوں کی لیوری یا بندی نرمی کرتا ہو۔ اس ہوا ذکی ایک وجہ یہ بھی ہے کا لٹرتعالیٰ کا ارشاد ہے (دُکمنُ نَیْدُ کُھُومِئِ مُکُمُدُ خَاسَهُ مِنْهُ مُنْهُ مُنْ کرخی تھی اس مسلک کے مامیوں میں سے تھے .

مون قتاده ، منحاک اودابن جریج کا فول ہے آب کا نزول مفرت الو کرصدیق وضی الشرعنہ الله الشرعنہ الله کا الله میں ہوا۔ ستری کا فول ہے کہ ایمت مفرات انعاد الفوال الله علیہ ما ہمین کے ماریس کی مرکوئی کرنے ہوا ہوں کے بارے میں ہوا۔ ستری کا فول ہے کہ ایمان کے بارے میں ہے۔
علیہم اسم میں کے بارے میں ہے۔ مع برکا قول ہے کہ بیا بل مین کے متعلق ہے۔
منعبہ نے سماک بن موجہ سے اور انفوں نے حیاص الانشری سے روایت کی ہے کہ جب بہ امیت نازل موثی اوسے میں انتری یہ دیم نے مفرت ابوری کی طرف کسی بیتر کے سا تھ انشا دہ کرتے ہوئے دو ایک اس تنخص کی توم ہیں)
ہوئے خوایا (اُدے ، فَدُو مرد فد ا وہ لوگ اس تنخص کی توم ہیں)

اس ابت ببن خلفا ميدانتدين كي ولالت موجود س

آمیت میں حفرات خلفائے دانت مین محفرت البریم بر حفرات عنمان اور حفرات عنمان اور حفرات علی کی مفاوت علی کی دفات کے کی خلاقت وا مامت کی صوت پر دلالت موجر دیسے دہ اس طرح کر محضور صلی کندعلیہ وسلم کی دفات کے

بعظ بسرے ہو توگ مرتد ہوگئے سفطان کے خلات تھرت الدیکڑا ور پرکورہ یا لا مخوات نبرد اُنہ اُنہ ہو تھے ان کے متعلق الٹرنے خبردی کوالٹندال کو مجبوب ہے اور یہ الٹرکو مجدوب ہی نبزیہ لوگ الٹرکی را ہ میں جہا دکرنے اور کسی ملاممنٹ کونے والے کی ملاممت سے نوف نہیں کھا نے ور نہ ہی اس کی پروا کرتھ ہیں .

مبربات تو واضح سے کیوں شخص کی یر مسفات ہوں وہ اللہ کا دوست ہوگا ۔ صفہ وسالی اللہ علیہ دسلم
کی وفات کے بیں مرتدین کے خلاف صف آ دا ہونے والوں ہیں بیرحفرات اوران کے رفقا رفقے کسی کے

ایکے ریکتی کش نہیں ہے آبت کوان عربوں پرچھول کر سے وسطور وسالی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد
نہیں ہوئے نقے مذہبی یر کنی کشش ہے کران انکر کے سواکسی اور کو آبیت کا مصدا ق کھر ایا جائے ۔ اس
بے کا للہ تعالی نے آبیت میں مکور مرتدین سے نبردا زما ہونے کے لیان لوگوں کے سواا ورکو کی قوم
نہیں کی جفول نے سے رائدی مرتدین سے نبردا زما ہونے ہے گئے ان لوگوں کے سواا ورکو کی قوم
نہیں کی جفول نے سفرت الوم رندی ساتھ ملی کران کا منا بلہ کیا تھا۔

بعنانج ارننا دبهوا (خَانَ تَطِيعُوا كِنْ اللهُ الْمُواللهُ الْمُواللهُ الْمُواللهُ الْمُواللهُ الْمُواللهُ اللهُ اللهُ

اگرکوئی سیکے کرعین مکن سے کرحفور صلی افتہ علیہ دسم نے بھیں اس کی دعوست دی ہوتواس کے جواب بیں کہا جلئے گا کو ادشا دباری سے (قُلُ کُن تُخرِ وَالْمَعِی اَبُدًا وَکُن تَفَا مِلْوَا مَعِی عَدُقا).

آسی کہددیجیے کہتم ہرگز میرے ساتھ نہیں نکلر کے اور کھی بھی میرے ساتھ مل کوسی و تشمن کا مقا بلہ نہیں کروسی افتری اور کھی ہی میرے ساتھ مل کوسی و تشمن کا مقا بلہ نہیں کروسی افتری اللہ تعالی نے بہ تبادیا کہ بداوک حضور صلی الشرعلیہ وسلم سے ساتھ کھی

نہیں نظیس گے اور نرمی کسی دشمن کا مقابلہ کریں گئے۔

اگرکوئی بر کہے کہ میوسکتا ہے کہ تفرت عمران نے گوک کو مرتدی کے فلات نتال کی دعوت دی
میزنواس کے جواب بین کہا جائے گا کہ اگر بربات ہے نو کھرا بہت کی دلیل کی بنا پر سفرت عمرانی کا مامت
درست برگئی اور حب حفرت عمرانی کا مامت درست برگئی نوحفرت الجربائی کی امامت بھی درست
میرگی اس لیے کر حفرت عمرانی تعمل کو تعلیف مقرر کرنے والے حفرست الجربائی ہی گئے۔
اگر کوئی یہ کہے کہ بیوسکت ہے کہ حفرت علی نے لوگوں کو مرقد بین کے فلان صف آوا ہوئے
کی دعوت دی ہوتواس کے جاب ہیں کہا جائے گا اوٹنا دیا ری ہے (تف آتِلُون کہ فرا و نیسر کہ وہ با
علی رضی اللہ عنہ نے باغیوں سے بونگ کی تفی اور ایک کتا ہے۔
تو سلمان ہوجائیں یا کھر جزیر دینے پر رضا مند ہوجائیں۔
حضور رسای اللہ علیہ دسم کی وفات کے لیعد مفرت الجربائی کے سواکسی نے اس نبیا دیر حبالک
مندی کہتے کہ یہ لوگ مسلمان موجائیں اس سے آبیت آسے کی امامت کی صحت پر دلالمت کر دہی ہے۔

مازيس عما فليسال كابيان

عجابد، ستدی، الوجعفرا ورغنبه بن ابی الحکم سے مروی ہے کہ آبن کا نزول حضرت علی رضی الندعنه اسے مروی ہے کہ آبن کا نزول حضرت علی رضی الندعنه کے بارسے ہیں ہموا ہج آب سنے رکوع کی حالت ہیں ابنی انگوشی خیرات کردی فقی بحن سے مروی سے کہ بہ آبت نمام مسلمانوں کی نوصیت ہیں نازل ہوئی ہے اس لیے کہ قولی باری (اکسند نین کیفر جھٹے کے نیسے فرواحد التصلف کی صفت ہیں ہے فرواحد کی صفت ہیں ہے۔

قولِ باری (وَهُ مُ هُ دَا کِرِحُونَ) کی نفسبر ہیں ان نلاف راستے ہے ایک قول یہ سہے کہ برحضرات آبت کے نول کے وفت رکوع کی حالت ہیں سفے ان ہیں سے کھر نے اپنی نماذ مکمل کر لی تھی اور کجبج دکوع کی حالت ہیں تھے ۔

دوسمرسے حضرات کا قول ہے کہ اس فقرے کا مفہوم ہہ ہیں کہ دکوع کرناان سب بعضرات لینی صحابہ کرام کی حالب اورکیفیرت تھی۔ نماز سکے ارکان ہیں سے صرف رکوع کا ذکر سوا۔ ناکہ رکوع کے ننرف اور عظمت کوام کی حالت ورکیفیرت تھی۔ نماز سکے ارکان ہیں سے صرف رکوع کا ذکر سوا۔ ناکہ رکوع کے ننرف اور عظمت کا اظہار موجائے۔ کچھے دوسرسے حضرات کا قول ہے کہ اس فقرسے کامفہوم ہے۔ کہوگ نوافل اداکرنے نے بیری میں طرح کہا جاتا ہے۔ کو گئرت بدکھے "(فلان شخص رکوع کرنا یعنی نوافل اداکر ناہیے)

اگررگوع کی محالت میں صدفہ کر و بنامراد سیے تو بھراس امر برپاس کی دلالت ہوگی کہ نماز میں عماقلیل کی ابا صنت سیسے پیمصورصلی الٹار علیہ وسلم سیسے بھی نماز سکے اندرعملِ فلیل کی ابا سون کی روایات شفول ہیں آیک روا بیت سیے کہ آپ نے نما ز سکے اندرا بینے ہوتے اتا روسینے شخصے ایک ہیں ہیے کہ آپ نے اپنی دافرصى بهردست مبارك بيصبرا فها . نيبز تماز كى سالت بيس الخفرسية اشاره بهى كيا تفا .

تحضرت ابن عباس کی روابت کے دہ حضورصلی النّدعلیہ دسلم کی بائیں جانب کھولمے ہوگئے شخے۔ آ ہد نے انہیں بیٹیانی کے بالوں سسے بکڑ کر ابنی دائیس سجانب کر لیا۔ ایک روابت کے مطابق محضوری علیہ دسلم نے الوالعاص بن الربیع کی جھوٹی بچی اما مرکو اضحائے ہوئے نماز اداکی ، بیب آ ہد سجد سے بی جانے تواب سے دبین ہر مجھا دیتے اور تھر حرب سجد سے سے مسرا تھا اتنے تو بچی کو تھم اٹھا ہے۔

نماز کے اندرصد فرکرنے کی ایا ہوت پر آبت کی دلالت ظاہر سبے۔ اس سلے کہ اگر دکوع مراد سبے نو آبیت کے مفہوم کی نزئریب کچھ ایوں ہوگی " وہ نوگ ہو دکوع کی محالت بیس صدفہ کرنے ہیں " اس سے حالت رکوع بیں صدفہ کرنے کی ابا حت پر دلالت ہوجائے گی۔

اگر فول باری دک گھٹم کا کوٹھٹے دک) سسے '' کا ھھ کیھیسٹٹوک مرا د ہونعنی نما زبھیسے کی صالت میں نو بھر لیے ہے ا میں نو بھر لوپری نما ذکھے اندرصد فی کرسنے کی اباسوت ہر والدلت ہوںجاستے گی ہو بھی معنی مرا دسالے ہجا تیں آبت ہر حال نما ذکے اندرصد فی کرسنے کے ہجا ذہر والالٹ کرتی ہے۔

اگر کوئی شخص بہ کہے کہ آیت سے مرادیہ سے کہ یہ لوگ صدفہ بھی کرستے اور نماز بھی ہڑسے ہیں بہاں نماز کے اندرصدفہ کاعمل مراد نہیں سے نواس کے ہجاب میں کہا جائے گا کہ یہ ایک سا قط نا ویل ہے اس کی وہہ یہ سبے کہ قولی باری (کڑھٹھ کا کیٹے نی کے ذریعے اس حالت کی نصبردی گئی سیے جس میں صدفہ کا فعل و فوع بذہر ہم ناسے ۔

مثلاً آپ کیتے ہیں" تکلہ فیلان دھوٹ گھر" یا '' اعطی خلا نا دھوڈا عدا (فلاں شخص نے حالت قیام ہیں گفتگوکی یا فلاں نے فلاں شخص کواس وفت کچھ دیا ہجیکہ وہ بیٹھا ہوا تھا)ان دونوں فقروں ہیں فعل کے وتوع پذیر ہونے کی سالت کو بیان کیا گیا ہے۔

نبزاگر معترض کی نا ویل درست مان لی جائے نو اس سے نکرار لازم آستے گی اس سلے کہ خطاب کی ابتدار میں نماز کا ذکر ان الفاظ میں گذر جیکا ہے (اَلْکَیْدِیْنَ مُنْفِیْجُ وَلَیَ الفَّسِلُونَ) بچر اس صورت میں کلام کی نر نبر یہ یوں موگی در وہ لوگ جونماز قائم کرنے اور نماز بڑے صف میں ۔

الندكے كلام بين اس فسم كى نركيب كى كوئى گنجائش نہيں ہے اس بيے ہمارى بات تابت ہوگئى كم آبت ميں ركوع كے اندر بإنماز كے اندرصد فركرنے كے عمل كى نعربیت كى گئى ہے۔ قول بارى (وَيُوْتُوْنَ اللّٰهِ اللهِ اللهُ الل

اذان كابيان

قول باری ہے رہ آؤ کا کا کہ نیٹم الی القسالو قع ، تنگف کہ و کھیلتے ہیں) ہے آیت اس بر بب نم نماز کے بیے منادی کرنے ہونو وہ اس کا مذاف اڑا نے اور اس سے کھیلتے ہیں) ہے آیت اس بر دلالت کرنی ہے کہ نماز کے بیا ادان دی جا ہے جس کے ذریعے لوگوں کو نماز کے سیے بلا باجا ہے۔ اسی طرح یہ فول باری سے رافہ اکو جب کی لاحک ہونا تھے مراک کے شعبہ کے فائسے فال الحف فیر کو اللہ کو کہ دُول اللہ کہ با جب جمعہ کے وہ نماز جمعہ کے بیے ندادی جائے نوالٹ کی یا دکی طرف ڈور بڑدا ور خرید و فرونون جھوڑ دو)۔

دور بیده ورس مره نے عبدالرحن بن ابی لیا سے اور انہوں نے صفرت معافی سے روابت کی سہے کہ لوگ نماز کے لیے ایک وقت براکھے ہوجانے جس کاسب کوعلم ہوتا۔ لوگ ایک ووسرے کو اس کی آمدسے اگر کا در ان کا ذکر کیا ، یہ سن جو رہ بیا یا شاید تا قوس بجانے کی نیاری ہو بی تھے جب کا مورت عبدالنّہ زیم انھاری نے آکر اذان کا ذکر کیا ، یہ سن جو رہ عبرا نے فرمایا کہ " رات مجھے جبی کوئی اذان سکھا گیا تھا جس طرح اسس نے انہ برب بینی حضرت عبدالنّہ کو اذان سکھا تی تھی ۔ لیکن عبدالنّہ اس بات کے ذکر میں مجھے سے سبقت کے انہ بربی نے سالم سے اور انہوں نے اسپنے والد سے روابت کی ہے کہ حضور صلی النّہ علیہ وسلم نے اس کے بار سے میں مشورہ کیا تھا، لوگوں نے نا فوس بجانے کی تجویز بینی کی لیکن بحضور صلی النّہ علیہ وسلم نے اس نجویز کو اس بینے نا پیند فرمایا کہ بہودی نے نا فوس بجانے کی تجویز بینی کی لیکن بحضور صلی النّہ علیہ وسلم نے اس نجویز کو اس بینے نا پیند فرمایا کہ بہودی

ہمی نا قوس بجایا کرنے تھے۔ اس روایت ہیں حضرت عبدالٹد بن زیڈ الصاری کے واقعے کا ذکر ہے نیز بہر کہ حضرت عمر نے بھی اس جیسا خواب دیکھا تھا اس طرح ہجرت سے پہلے اذان مسئون نہ ہونے سے کمتعلق کوئی اختلات نہیں ہے۔ ہجرت کے بعدا ذان مسئون ہموئی تھی۔ امام الوبیست نے محدین لبتنریم داتی سے روابیت کی ہے وہ کہتنے ہیں کہ ہیں نے محدین علی سے اذان کے متعلق دریا فت کیاا وربہ پوچھا کہ اس کی ابتدار کیسے ہوئی تفی اور اس نے موج دہ صورت کیسے انتظار کی ؟ انہوں نے مواب دیا کہ اذان کا معاملہ اس سے کہ ہیں ہڑھو کر ہے بعضور صلی النّدع لمبہ وسلم ہوب معراج پرتشریف سے گئے توتمام انبیار اکٹھے ہوگئے ، پچرآسمان سے ایک فرشنہ انرا ہواس وسلم ہوئے ہوئے ہوئے میں انرا تفااس نے اس طریقے سے اذان دی بھی طرح تم دینتے ہو اس نے محادی طرح اقامرت بھی کہی پچرصفور صلی النّدع لیہ وسلم نے انبیار کرام کونما زیڑھائی۔

الوبكريجهاص كبيت بين كدمعراج كا وافعة حضور صلى الشرعلية وسلم كى مكى زندگى بين بنين آيا بخفا بيمكر آپ نے مدينه بين آ ذان سكے بغير نماز برحی تفی اور صحاب کرام سيے لوگول کو نماز سکے ليے اکٹھا کر بنے سے طریقے سے تعلق مشورہ لبا خفا والدن كى ابتدار ہجرت سے بہلے ہوتی تو آپ کو صحابہ کرام سيے مشورہ سلينے كى حتر ورمن بيش مذآتی و وسرى طرف حضرت معافز اور حضرت ابن عرض نے اذان كى ابتدار سكے متعلق ہو كچھ بيان كيا خا اس كا ہم نے درج بالاسطور بين ذكر کر ويا ہے۔

ا ذان سرفرض نما ذکے بیے مسنون ہے نواہ کوئی شخص بہ قرض نما زنہما اداکہ رہا ہو یا جماعت کے ساتھ تاہم ہمار سے اصحاب کا فول ہے کہ نفیم شخص اگر نہما رنما زبچر ہورہا ہم نواس کے بلیے ا ذان کہ لیفیرنما زبجا کر تاہم ہمار سے کہ سیدوں ہیں ہمونے والی اذا نہیں اس شخص کونما زکی طرف بلانے کہ سیدوں ہیں ہموں گی اس لیئے وہ ان براکتفاکر کے ا ذان دسیقے بغیرنما زبچر ہما خرشخص ا ذان اور ا فامت دونوں کہے گا ۔ لیکن اگر صرف افامرت براکتفاکر سے گا نویہ بھی ہمائز ہموگا ۔ صرف افامرت براکتفاکر سے گا نویہ بھی ہمائز ہموگا ۔

البنة اذان واقامت کے بغیراس کانماز بڑھ لینامکروہ ہوگا اس بیے کہ اس مقام برکوئی اور اذان تو ہوگا ہوں بید استے نماز کی طرف بلانے کا وربعہ بن سجائے بعضور صلی الشرعلبہ وسلم سے مروی سہے کہ آب نے نفر مایا (من صلّی فی ارض باخان وا قیام تہ حسلی خلف ہ صف میں المملا شکتہ لا چوی طرف کا ، بوشخص سی مرزمین بین اذان وا قامرت کے ساتھ نماز بڑھتا ہے تواس کے بہجے ملائکہ کی ایک پوری صف مماز اداکرتی ہے وہ صف اس قدرطوبل ہوتی ہے کہ اس کے دونوں کنارسے نظر نہیں آئے۔

به صدیت اس بردلالت کرتی سے که تنها نماز پڑھنے واسے سکے لیے افران دینا سنت سہے۔ ایکسدا ور روایت بیں آب نے فروایا (افرا ساخو تسما خاف نسا وافید سا، جریت م دونوں سفر کرونونما زسکے لیے افران دوا ور افامرت کہوئ ہم نے افران اور افامرت کی کیفیت اور اس بارسے بیں ففہار کے اختلاف راسے پر اس کتاب میں ورشتی ڈائی سے ۔

قول بارى ہے را باكند في الكند والوا الكند في الكند والوا الكند في الكند والموا الكند والموا الكند والمول الكند و

آیت بین کا فروں سے مدد بینے کی نہی سے اس بے اد بیار لینی دوست اور رقیق وہ لوگ ہونے ہیں جومدد کرنے ہیں حضورصلی اللہ علیہ وسلم سے مروی سے کہ بیب آ ب سے اصد کے معرکے پر نیکلنے کا ارادہ کا ارادہ کیا نویمبود یوں کا ایک گروہ آ کر کہنے لگا کہ ہم بھی آ ب کے ساتھ سجا تیں گے ۔ آ ب نے انہیں مجاب دینے ہوئے فرمایا : "ہم کسی مشرک سے مدونہیں سینے "مصور اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشافقین کی ایک بڑی نعلا مشرکین سے نہرد آزما ہمونی تھی ۔

ہمیں عبدالبانی بن فانع نے روا بیت ببان کی ہے ، انہیں الجمسلم نے ، انہیں تجاج نے ، انہیں جمآد نے محدبن اسحاق سے ، انہوں نے زمبری سے کہ کچھ پہود اور نے حضورصلی الٹرعلیہ دسلم کے ساتھ بنگ بیں حصہ لیا نفحا آ ب نے مال غنیرت میں سے مسلمانوں کے حصوں کی طرح انہم بی مجھی محصر دیا تھا۔

من دا ورجی بن معین دونون کا انفاق سے داہیں جا کہ دوایت سے ہو ہمیں تحمین بکرنے سنائی ہے۔ انہیں الوداؤد سنے ، انہیں مستر دا در کھی بن معین سنے ، انہیوں سنے عبدالشرین نبار سے ، انہوں سنے ور انہوں نیع حضرت عاکشہ سنے (بجیلی بن معین کی روایت عبدالشرین نبار سنے ، انہوں نے وہ سنے اور انہوں نیع حضرت عاکشہ سنے (بجیلی بن معین کی روایت میں بدالفاظ بیں کہ ایک کا فرصفور صلی الشرعلیہ وسلم سے باس آگیا اور کہنے لگا کہ بین تھی آ پ سے ساتھ ملی کر دشمنوں کا متعالیہ کو سے الفاظ بیں میں برافاظ بین کہ دوایت سے الفاظ بین میں دونوں کا انفاق سنے کر محضور صلی الشرعلیہ وسلم سنے فرمایا (ا شا لا نست عدین بست سے مدد نہیں لیتے)۔

ہمارے اصحاب کا فول ہے کہ مشرکین کے مقلیلے کے لیے مشرکین سسے مدوبیلینے ہیں کو ثی حرج نہیں سے بشرط بیکہ کا مہا ہی کے بعدا سلام کو غلبہ حاصل ہو جائے لیکن اگرصورت سمال پر ہوکے فتحیا ہی کے بعد نظرک کو غلبہ حاصل ہونے کا امکان ہم تو بچھرسلمانوں کوان کے ساتھ مل کرفتا ل نہیں کرنا بچاہیں ہے۔

اصحاب سیرومغازی نے کنڑت سے بہات نقل کی ہے کہ مضورصلی الٹرعلیہ وسلم کے ساتھ بعض او فان بہودیوں کا کوئی نہ کوئی گر وہ جنگف بیرسےایا کرنا نقا۔اورلیمن او فان مشرکین کا گر وہ بھی آب کے سانفر موزنا نفا۔ ره گئی وه حدبت جس میں آپ نے فرما پاسیے واسالا نست سیدت بسد الئے) تواس کی نوجیہ پرسیے کہ ہوسکتا ہے کہ جوند نہرین خواہ ش مندایسا شخص مخطا جس پر آپ کو بھروسہ نہرین نظا اور آپ کو اس پر مشرکین کے لیے جا سوسی کرنے کا نشیہ پیدا ہوگیا خطا ۔ اسی بنا پر آپ سنے اسسے واپس جھیج دیا اور بہ فرمایا کہ واٹا لا نست حدین ہسشد گئے ابینی ہم ایسے منشرک سے مدونہیں بیتے جس کی اس جیسی کیفیت ہو۔

قول بادی سہے (کٹوکر کیٹھک کھے السّرکیّا نِیسُوک کا اُکھٹسٹا کے عَن خَسُولِیہِ عُاکِرِنْسَے کَ اُکھِ حَدَّا المسُّحُتُ)کیوں ان سکے علمار اور مشاکح انہیں گناہ پر زبان کھوسلنے اور حرام کھانے سے نہیں روسکتے ہے۔

ایک فول ہے کہ بہاں مولا کا لفظ مسلائے معنوں میں ہے یہ ماضی اور ستقبل دونوں صیعوں ہیں ہے یہ ماضی اور ستقبل دونوں صیعوں ہیں ہو قاسیے جس طرح یہ قول ہے۔ صیعوں ہیں ہو قاسیے جس طرح یہ قول ہے۔ وسیعوں ہیں ہو قاسیے جس طرح یہ قول ہے۔ وسید کے ایسا کیوں نہیں کرستنے ہوتی ایسا کرلو) اس مقام پر یہ لفظ مستقبل کے لیے ہے ۔ یعنی اور اور اسعد لاینھا ھے شکے معنوں ہیں ہے۔

اگریدلفظ ماضی کے لیے ہوٹواس سے بنج مراد ہوتی ہے بینی پھریہ چھو کنے اور دھمکانے کے معنی اواکر تاہدے دمثلاً بہ تول باری ہے واکو کا کھیا تھے کا ڈیکٹ فر شکھ کا نام انہوں نے اپنی اس بات برجادگواہ کیوں نہیں بیش کیے) نیز فرمایا (کُوکا اِ حَسَمِ عَنْ ہُوجَ کَا خُلْنَ السَّهُ وَمِنْ وَنَ کَا اَدْهُ وَ مِنْ اِنْ اَلْہِ اَلَٰ مُورِدُوں اور مسلمان عورتوں نے ابنول کے با انسان میں بنی مسلمان مودوں اور مسلمان عورتوں نے ابنول کے میں بنک گمان کیا)۔

ربّانی کے بادسے ہیں ایک فول سے کریہ اس خص کوکہا جا تا سے جورب کے دین کا عالم ہواسس کی نسیت ہے۔ دین کا عالم ہواسس کی نسیت رہ کی طرف نسیست سے اور ہجرانی میں ہجرایی میں ایک لیعنی سیندر کی طرف نسیست سے اور ہجرانی میں ہجرایی اسمندر کی طرف نسیست سے بیسس کا فول ہے کہ اہلِ انجبل کے علما مرکوا کر تبا نبیش کو تک اور اہلِ نور ان کے علما مرکوا کو تبا نبیش کو تک اور اہلِ نور ان کے علما مرکوا حیار کہا جا تا ہے۔

سمن سکے علاوہ دوسمرسے حضرات کا قول سبے کہ یہ سب پہود کے بارسے ہیں ہیں اس لیے کہ بران بہود سکے ذکر سکے سانخفرمننصل سبے ہمیں تعلیب سکے غلام الوعمر نے تعلیب سسے بیان کیا ہیے کہ ربانی اس عالم کو کہتے ہیں جوعا مل بھی ہو۔

ا بیت اس بات کی مفتضی ہے کہ منکر لیتی غلط بات کی نروید واج یہ سے، اس سے روکنا اور

اسے دور کرنے کی کوشش کرناضروری ہے۔ اس سلے کہ آبت میں ان لوگوں کی ندمیت کی گئی ہے۔ توالسانہیں کرسنے -

قرل ہاری سے اک قاکتِ الیکو و کی کہتے اللہ معن کے کہ ان کے مان کے ایک کیتے ایک کیتے ہیں دی کہتے ہیں کہ اللہ کے ایخ بندھے ہوستے ہیں۔۔۔ باندھے گئے ان کے ہاتھ ہے مصرت ابن عبائش، قتا وہ ، اورضحاک سے مروی ہے کہ ان ہیو دیوں نے اللہ نعالی کی ذات کی بخل کی طرف نسبت کی ہے اور اس کی عطام اورش کی مان بند ہوگیا۔ رفان میں گنان کی گنان میں گنان کی گن

م تحملة من دلفاء ماليس لى يه ولاللجبال الراسيات بان

میں نے ذلفارلینی چھوٹی اور سموار ناک والی محبوب کی میس انتی تھلیفیں بردائنت کی ہیں کہ مجھ سے انسان ہیں اور منہی مضبوط بہاڑوں میں انہمیں انتصاب کی طاقت سے ۔

ید کے ایک معنی ملکیت اور مالک ہونے کے بھی ہیں۔ فول یاری (وَالَّذِی بِیدِمْ عَقَلُ الْمِلْکِ ہونے کے بھی ہیں۔ فول یاری (وَالَّذِی بِیدِمْ عَقَلُ الْمِلْکِ ہو وَشَخْصَ جُولُکُاح کی گرہ کا مالک ہو۔

ایک معنی کسی فعل کے ساتھ اختصاص کے بھی ہیں جس طرح یہ فول باری ہے اخلیت بیک کی میں سے بیداکیا) یعنی میں نے داس کی تخلیق کی ایک معنی تصرف کے بھی ہیں جس طرح ایس سے بیداکیا) یعنی میں نے داس کی تخلیق کی ایک معنی تصرف کے بھی ہیں جس طرح ایس کی میں اپنی دو اس گھرمیں اپنی دہ اس گھرمیں اپنی در اس گھرمیں اپنی دہ اس گھرمیں دیا ہے۔

ایک قول سے کہ اللہ تعالیٰ نے نتنبہ کے صبیعے کے ساتھ بکہ کا ذکر فرمایا لیعنی (بل ب الا) کہا تواس کی ایک وجربہ سے کہ اس سے دونعمتیں مرادییں ایک دنیا کی نعمت اور دوسری آخرت کی نعمت د وسری و میربه سید که اس سید دو فوتیس مرا دیس ایک اس و نواب دسینے کی فوت اور دوسری سزا اور عذاب دسینے کی فوت ریر دراصل بہو دسکے اس فول کی نر دید سیدے کہ (نعو ذبالتُّد) التَّد تعالیٰ ہمیں سنزا دبینے کی فوت نہیں رکھتا۔

ایک فول بہ سے کہ بہاں تثنبہ کاصیغہ نعرت کی صفت میں مبالغہ کے اظہار کے لیئے ہے جس طرح آپ کہتے ہیں" لبسیک و سعد دیگ " فول باری (عَکَتْ اَکْسِدِ بُھُلِی کُی سے مراویہ ہے کُریمہم میں ال کے باکھ باندھ دسیئے گئے " حسن سے ہی تفسیر مروی ہے ۔

قول باری سبے (گُلگا اُوْ قَدُ وَ اَمُالًا لِلْحَرْبِ اَلْمُفَا هَ اللّهُ بَحِي بِعِنگ کی اللّه بَحِي بِعِنگ کی اس بھر بھر کاستے ہیں اللہ اس کو شھنڈ اکر وینا سبے) اس بیں یہ بنایا گیا ہے کہ مسلمانوں کوان بہود ہوں بر فلہ بحاصل ہو بھا ہے کہ مسلمانوں کوان بہود ہوں بر فلہ بحاصل ہو بھا ہے کہ اللّه مُحْدُور نیسکہ اللّه مُحْدُور کی اس بیں محضورہ کی اللّه محمدت پر دلالت موجود سبے ۔ اس لیے کہ آپ سنے فیرب کی یہ بات بنائی تفی جبکہ بہود ہوں کی اس وقت بڑی کٹر سے تفی اور ان کا طنطنہ اور جاہ و مبلال بھی تفا۔ مدینہ منورہ کے ارد کر دبسنے والے ایلیے بہودی کی شخصی کے فرنا انہ جا بلیت بیں ہونے والی جنگوں میں جولال کا مفایلہ میں کر بیا اور تبویل کو بیا کہ ایک کے بیات بیش آپ کے دریعے ان برمسلمانوں سکے غلبہ کی خبر دی ۔ کا مقابلہ بھی کر بچا اص تا بہت ہو دو اللہ و توالی ہونے و دالی و قوار کی دیا اور تبویل کے مال کا ایک گروہ بھی ایسا باتی نہیں دیا جس میں مسلمانوں کو دو اللہ و توالی ہونے کہ اس کا ایک گروہ بھی ایسا باتی نہیں دیا جس میں مسلمانوں میں مسلمانوں سے بھی آز مائی کی سکت موجود ہو۔

آیت میں لفظ نارلیتی آگ کا ذکر بہے۔ بہ دراصل بونگ کی نیاری اور اس کے لیے ساز وسامان کی بہم رسانی سے عیارت ہے موبوں کا طریقہ نفاکہ ایسے موقع براسم نار کا اطلاق کیا کرت نے ہے۔
محصور صلی اللہ علیہ وسلم کا بہ ارشاد بھی ان ہی معتوں میں ہے () منا بوئ من کل مسلم مع مشدلہ ، بیں ہراس مسلمان سے بری الذمہ ہوں ہو منٹرک کے ساتھ ہو ہ وصر سے کونظر نہ آئے۔) فوات نے فروایا (لا تسواءی مشاکرا ہو کہ ما ان دونوں کی جلائی ہوئی آگ ایک دوسم سے کونظر نہ آئے۔) اس سے جنگ مراد سے بینی مشرکین کی جنگ شیطان کے لیے اور مسلمانوں کی جنگ اللہ اللہ سے بینے میں موسکتے۔
سے سے ای بی مسلم افران اور کا فراکھے نہیں ہوسکتے۔

ایک فؤل بیرسے کہ نار کے اسم سے جنگ مراد لینے کی اصلیت بیرسے کہ زمانہ جا بلیت میں کوئی

بڑا فدیلہ اگر دوسرے فیبلے سے بنجہ آزمائی کا ارادہ کرلیتا نوبہ باڑوں کی ہوٹموں اور اوسنیے مقامات ہرآگ رونئن کر دیتا ہوسے دیکھ کر فیبلے کے نمام افراد سیمجھ سجانے کہ جنگ کی نیاری اورجنگی سازوسا مان کی ہم رسانی کاسگنل ہوگیا سے بھے وہ ہوری طرح بحنگ کے لیے نیار ہم جائے ۔

اس طرح نارگااسم ان مواقع پرجنگی نیاری کامفہوم اداکرناہے۔ اس سلسلے بیں ایک اور توجہ پھی بیا کی گئی ہے وہ یہ کہ جب کچھ فبائل آلیس بیں اس بات کا معاہدہ کرتا جا ہتنے کہ وہ ذشمن کے مقل بلے بیں ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور دشمنوں سے قبال کرنے میں پوری مرگری دکھائیں گے نووہ اس مفصلے ہے ایک بڑا الاؤروشن کرنے بھراس کے قریب اکھے ہوکر قسمیں کھانے اور کہتے کرکسی نے اس معاہدے کے سلسلے بیں اگر غداری کی یا بونگ میں بیٹھ دیکھائی نو وہ آگ کے مناقع سے محروم ہو جا سے !

ے وادتے دن للحدب نارًا بین نے جنگ کی آگ بھڑکائی

قول باری ہے (آیا کی مالی کہ کوئی کہ کہ ایک کے میں انٹریل کا کہ کے میں کا میں کا اسے بی بھی براجھ کچھ تنہوں ہے اسے بی طرت سے تم برنازل کیا گیاہے وہ لوگوں تک بہنچا دو) آبت بیس حضورصلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹ کم دیا گیا ہے اللہ نے آب کے ذریعے لوگوں کی طرف جو کتاب بھی بی سے اور جو اسکام نازل کے بین آب انہیں ہے کہ وکا ست توگوں تک بہنچا دیں اور کسی سے ڈرکر باکسی کے ساتھ نرتی برت نے کی ضاطر کوئی بات جھیا کر رنزر کھی ۔۔۔

اوریہ بنادیا کہ اگر آپ نے ان میں سے کوئی بات لوگوں تک پہنچا نے میں کو تا ہی کی آو آپ کی ا حیثیت اس شخص کی طرح ہوگی جس نے گویا کوئی بات پہنچا تی ہی نہیں جتا نچہ ارشادِ باری ہے (حَوافِی کُسُمُ تَفْعَلْ فَسَمَا جَلَّغُنْتَ دِسَ کَتَنْهُ اگرتم نے ایسانہ کیا تواس کی پیغیبری کاحتی اوا نہ کیا)۔

بھرآب انبیار کے درجے اور مرتبے کے منتی نہیں فرادیا ئیں سگے مینہوں نے الٹرکا بیغام اور اس کے اسکام لوگوں نک بہنچ نے میں دن رائٹ ایک کمر دربتے تھے ۔ تیزالٹ ڈتعالی نے بہاطلاع بھی دے دی وہ لوگوں کے منترسے آپ کو بجاسلے گا۔

آپ کے دشمن مذآپ کی جان بر ہا خفر ڈال سکیں گے شاپ کو مغلوب کرسکیں گے اور شقصور ا بین نیچرار مثنا د ہوا (کا للّٰهُ یَعُصِمُ کُ مِنَ النّایس) اور تم کو لوگوں کے مشرسے بچانے والا ہے) آیٹ بین یہ بنایا گیا ہے کہ آپ نے النّہ کی نازل کر ذہ نمام ہاتوں کو لوگوں نک پہنچا نے بین کوئی تقیہ نہیں کیا بعنیٰ کوئی بات بوشیدہ نہیں رکھی ۔

حضورني تقبينهين كيا

اس بین روافض اورا بل نشیع کے اس دعوسے کے بطلان بر دلالت موہو دسیے کہ صفہ وڑصلی النّد علیہ وسلم نے نئوت کی بنا پر اور تقب کے طور برلوگوں سے بعض با ہیں چھپالی تھیں اور انہیں لوگوں نک نہیں بہنجایا تھا۔

بردعوی اس بیے باطل ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کو نبلیغ یعنی لوگوں تک اللہ کی نازل کر دہ نمام بانیں بہنچا سنے کا سکم دیا تھا اور آپ کو بہ نبادیا کہ آپ کو نقبہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ فول باری (کا ملکہ کیفے سکے کے من اللہ اللہ اللہ اللہ کی میں اس بات بریعی دلالت موجود ہے کہ ایسے نمام اسکام جن کی لوگوں کوعام طور برضرورت نفی آپ نے انہیں تمام لوگوں تک پہنچا دیا ہے۔

نینربرکرامست کےسلیےان اسکام کا ورود نوانرسکے سا نفوہونا جاہیئے مثلاً مُس ذکر یا مُس مراً ۃ یا اُگ برمکی ہوئی جبزکھانے کی بنا بروضوکرسنے کاسکم ا وراس بجیسے دوسرسے اسکام ۔ اس سلیے کہ ان بجیسے امورسسے لوگوں کودن دان سالفہ بڑنا تھا ۔

اس بنا براگراس ضم کاکوئی حکم نوا نر کے ساتھ وار در نہو نواس سے ہیں یہ بات معلم ہوجاتی ہے کہ بانواصل کے اغلبار سے بہار کی حکم نابت ہی نہریں ہے بااس کی نوجیہ اور اس کے معنی وہ نہریں ہیں جن کا ظاہر سے دین مقتضی ہے۔ مثلاً وضو کے معنی ہا تھے وصور نے کے یہ جائیں ہورٹ لاحق مہو نے کی بنا بروضو کے مذیلے حائیں۔

نول باری (حَاللَّهُ یَحْوَمُ النَّ النِّرِ مِنَ النَّبُ سِ) محضورصلی الشّرعلیه وسلم کی نبوت کی صحت پردلالت کرناسہ کیدونکہ آبت ہیں غیب کی ان بانوں میں ایک بات کی نصر دی گئی ہے جو بعد میں بینی آنے والے واقعات مکے عین مطابق ثابت ہو کہ آس بیے کہ واقعاتی طور پریہ بات ثابت ہے کہسی کو آپ کی جان براغظ مخطر النے ، آپ برغلبہ پانے یا قبد و بند میں ڈالنے کا خدا کی طرف سے موقعہ می نہمیں دیا گیا۔

گزند پہنچانے والے وہ دشمنان رسول جنہیں حضورتک رساتی نصیر بنے ہوسکی

جبکہ الیسے دشمنوں کی کوئی کمی نہیں تھی ہوآ ہا کے نون سے پیاسسے شخفے ،آپ سیسے ٹکر لینے کو ہمہ وفت نیار شخصے اور ہمیشہ آپ کی ٹاکس بیس رہنے شخفے مثلاً عامرین الطفیل اور اربد ، نے مل کر آ ہب کے مثلاً عامرین الطفیل اور اربد ، نے مل کر آ ہب کے مثلاً فت سازش کی لیکن آپ کمک بہنچنے ہیں کا میا ہے نہیں ہوسکے بابحس طرح عمیرین وہمیں اورصفوان

بن المببية آپ كودهو كے سيفتل كرديبنے كا منصوب بنايا كفا ، الثّذنعالى نے آپ كواس منصوب كى فبل از وقت اطلاع دے دى -

آپ نے عمیرین وہرب کو اس کے منصوبے سے آگاہ کر دیا ہواس نے صفوان بن المبیہ کے ساتھ مل کر بنا یا تھا ہجبکہ یہ دونوں ابھی آپ سے بہت دورہجر کے مقام ہر شفے۔ اس کے تتبیج ہیں عمیرسلمان ہوگئے اور ابینے روعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس بات کی اطلاع الشرکے سوا اورکسی کی طرف سے ہیں اس کے دی جا سکتی کیونکہ وہی عالم الغبیب والشہادہ سے ۔

اگرآپ کوالتٰدی طرون سے اس بات کی اطلاع شدی جاتی تواکی لوگوں کوم برگزاس سے آگاہ من نرکریسکتے۔ شہی آپ یہ دعوی کرنے کہ وشمن آپ کی مجان پر ہانتھ نہیں ڈال سیکتے ہیں اور مذہبی آپ کومغلوب کرسکتے ہیں اگر آپ ابنی طرون سے البسی با ہیں کہنتے تو آپ کوم روفت بیخ طرہ لاحق رہ ہتا کہ کہمیں واقعاتی طور بریہ باہیں غلط نا بن نہ بوجا ہیں اور لوگوں کو آپ پر کذب بیانی کی نہمت سکانے کاموقعہ ہا تخترہ آجائے۔ علادہ ازیں آپ کو اپنی طرف سے الیسی با ہیں کہنے کی قطعًا صرورت بھی نہیں تھی۔ ایک اور بہلو سے اس برنظ ڈال لی جائے وہ ہے کہ اگر آپ کی بتائی ہوئی یہ با ہیں الشد کے سواکسی اور کی طرف سے ہوئیں آلو واقعاتی طور بریان سب کا ظہور میں آب با نا ور آپ کی اطلاع کے عین مطابق ہونا نیز کسی ایک واقعہ کا اس نہج سے بریٹ کروفوع پذیر یہ ہونامکن شہونا۔

اس لیے کہ آج تک ابسانفان بیش بہیں آیا کہ لوگوں لے ابنی دانائی د زیر کی اورظن ویحنین نیز علم نیجم ، فال اور حفر کی بنیا د برخینی با تیں کی ہوں وہ سب کی سب دا فعانی طور پر درست بھی نابت ہوئی ہوں لیکن جب حضورصلی الٹرعلیہ وسلم کی سنتقبل کے بار سے میں بیشینگو تباں ہو بہو درست نابت ہوگئیں اور ایک بھی بیشینگوئی خلاف وا فعہ نابت نہیں ہوئی نواس سے بھیں بیبات معلوم ہوگئی کہ بیتام کی تمام اور ایک بھی بیشینگوئی خلاف وا فعہ نابت نہیں ہوئی نواس سے بھیں بیبات معلوم ہوگئی کہ بیتام کی تمام باتیں اللہ کی طرف سے تعبیں جے ماصلی کے بیش امدہ وا فعات کا بھی علم ہے اور مستقبل میں رونما ہونے دانے وا فعات کی بھی بہلے سے خصر ہے۔

وہ ہے وہ معات ی بی پہلے سے حبرہے۔ قلی باری سے زُفل آیا کھل اکرکٹ کشت کم علی شکی حتی تُقییم والتُوک کا کا حالی نہیں ہوجے۔ تک وَکَمَا اُ نُسْنِول اِلْکِیْکُومِنْ دَسِیْکُومُ ، صاف کہہ دو" اے اہل کتاب اِنم ہرگزکسی اصل بینہیں ہوجے۔ تک کہ تورات اور انجیل اور ان دوسری کتا ہوں کو قائم مذکر وج تجھارے رب کی طرف سے مازل کی گئی ہیں)۔ اَیت میں اہل کتا ب کو قورات اور انجیل میں مندرج احکامات پرعمل ہیراہو نے کاحکم دیا گیا ہے۔ اس لیے کہ ان دونوں کتا ہوں کو قائم کرنے کے معتی ان دونوں پرنسیز قرآن برعمل ہیراہونا ہے اس لیے کہ قول باری (وَسَمَا ٱنْسَوِلَ اِلْمَصِّمُدُ مِنْ كُرَيِّ كُمُّهُ كَى حَفِيقَت اس بات كى مُقتفى ہے كداس سے مراد و ه كتاب لى بجائے ہوالٹ دنعائی نے اجبے دسول صلی السُّرعلیہ وسلم پرنازل كى ہے۔

اس صورت بین خطاب اہل کناب سے ہوگا اگریجہ اس بین یہ احتمال بھی ہے کہ اس سے مراد وہ کتا بین لی جائیں ہے اللہ نازل کی تھیں۔ کتا بین لی جائیں ہے اللہ نعائی نے انبیا ہے سابقین کے زمانے بین ان کے آبا قرامیدا و کے بیے نازل کی تھیں۔ قول باری (کشتم م کی نشخ کا اس مفہوم کا منفتضی ہے کہ دہ تم کسی طرح بھی دین بحق برنہ بین ہوسکتے ہوہے کہ نم تورات، انجیل اور فرآن کے احکامات برعل ببیرانہ ہیں ہونے "

اس بیں یہ دلالت موتودسے کہ انبیاستے سابقین کی تثریعتوں کی بوبائیں حضورصلی الٹرعلیہ وسلم کی بعثر بائیں حضورصلی الٹرعلیہ وسلم کی بعثر بدکر بعث سسے مبہلے نکے منسوخ نہیں ہوتیں ان کاحکم ثابت اور ان برعمل ہیرا ہوسنے کی با بندی ہے نیے زید کر اب وہ حضورصلی الٹرعلیہ وسلم کی نغرلیوت کا محصّریں ۔ اگریہ بات نہ ہوتی نواہل کتا ہے کوان باتوں پر ثابت قدم رہے اور ان پرعمل ہیرا ہونے کاحکم نہ دباجا تا۔

اگرکوئی پرکیے کہ یہ بات نو واضح سبے کہ حضورصلی الٹرعلبہ وسلم کی زبانِ مبارک سے وَربیع انبیائے سالِقین کی مثرلیعتنوں سے بہرت سسے اسحکا مات منسوخ کر دسیتے گئے۔ اس سلئے برجمکن سبے کہ آ بیت زریجت کا تنرول ان بھیسے اسحکا مات کی منسوخی سکے بعد ہوا ہو اس صورت میں آبیت سے معنی بہ ہوں گے کہ اہل کتاب کوان باتوں پر ایمان لاسنے کا حکم دیا گیا ہے جو صفورصلی الٹرعلیہ وسلم کی صفات اور بعث ت سے سیلسلے میں تورات اور انجیل میں مذکور ہیں۔

نیزانہیں قرآن کی اس دلالت پرایمان لانے کا حکم دباگیاسہے جواس کتاب کے اعجاز کی نشاندہی کرتی اور صفورصلی الٹ علیہ وسلم کی تبویت کی سجائی کی موجیب سہے ہجیب آبت بیس بہ احتمال پیدا ہوگیا نویجر انبیاستے منقد میں کی مشرکیعتوں کی بفاہراس کی دلالت ختم ہوگئی ۔

اس کے بچاب ہیں کہا جائے گاکہ بہ آیت با نوانبیائے منقد بین کی منربعنوں کے نسخ سے بہلے نازل ہوئی ہے یاان میں سے بہلے صورت کے نازل ہوئی ہے یاان میں سے بہلی صورت کے اندر آیت ہیں ان برعمل بیرا ہوسنے کا حکم سے اور ان کے حکم کی بقائی خبر ہے۔

اگر دوسری صورت بوتوج با نیس منسوخ نهیس بوئی پس اُن کاسکم نا بت ا در بانی رہے گاہیس طرح ہم عموم کے سکم پراس وفت تک عمل بسیرا رہتے ہیں جب تک نخصیص کی کوئی دلالت فائم نہیں بہیرا تھ سہے اس طرح نورات اور انجیل کی وہ با نیس جن کا نسخ کسی طور بر درست نہیں ان پرکھی عمل بسیرا ہونا صروری ہوگا۔ مثلاً مضورصلی الشرعلب وسلم کی صفات ا درا پ کی بعثت سنے تعلق رکھنے والی بانیں اسی طرح وہ بانیں بوعظی طرح دوہ بانیں اسی طرح وہ بانیں بوعظی طور بر درست ہیں ا ورانسانی عفول جن کی مفتضی ا درموسے ہیں۔ اس سلیے آ بہت کے اندر بہرصورت انبیاسے سا بفین کی منرلیعتوں کے غیر نسوخ شدہ حصوں کے حکم کے بقا پر دلالہ ت موجد دسبے نیز بہ دلالہ تبھی موجود سبے کہ اب بہ بانیس محضورصلی الشرعلبہ وسلم کی لائی ہوئی مقرلیوت کا میزبن کئی ہیں۔

نول باری سے (مُر) کمسِریک آبن مسرکیدم اِلّا دَسُول کَ مَدَ کماتُ مِن کَبُرِلُهُ اللّهُ اللّهُ سُلُ کُول مَدْ کا کُن مَدَ کَاللّهُ اللّهُ اللّ

آ بت میں عیسا تیوں کے عفیدہ الوم بیت مسیح کی نردید کی دافع نزین دلالمت موجود سہے۔ امس سلیے کہ جوشخص کھانے بینے کاعتاج ہو تو اسے تمام دوم سے انسانوں کی طرح ایک صانع اور مخالت کی صرورت مہوگی۔ کیونکہ جس ذات سکے اندر صدوت کی علامت موجود ہو وہ فدیم نہیں ہوسکتی اور ہوشخص خود دوسے کا مختاج ہو وہ اس طرح قادر نہیں ہوسکتا کہ کوئی جبزاس کے دسست فدرت سسے بامبر شرہ سکے۔ قول باری (کا فا بَیا کُگُون المنگھ کی کی نفسیریں ایک تول یہ بھی سے کہ یہ صدوت سسے کتا بہ

وي باری ده چه محرف است که میرای سیبرین بیت وی چه به میرد سبے اس سلبے کہ سبروہ جبیز حج کھا سنے کی عمتاج ہو وہ لامحالہ صدوت کی بھی محتاج ہوگی۔

اگرجه عاد تا بات اس طرح سبے تا ہم کھانے اور پینے کا اختیاج اور ان دونوں کے ساتھ ہیدا ہوسنے دالی بھوک اور پیاس طامبراً اس پر دلالت کرتی ہی کہ ان بجبزوں کلحامجت مندسا دشہد ہو سنے دالی بھوک اور پیاس طامبراً اس پر دلالت کرتی ہی کہ ان بجبزوں کلحامجت مندسا دشہد اور نیبرصد و ت کی بیصورت مال اس کی الوہ پیٹ اور تندس کی نفی کرتی ہیں۔ تندامرت کی نفی کرتی ہیں۔

نول بادی سے (نُعِنَ اَکَذِیْنَ کُفَرُوْا مِنَ بَیْ اِحْسَوَائیٹِکَ عَلیٰ لِسَانِ کَا وَحَ وَعِیشِکَا بَنِ مَرْکَیْمُ، بنی سرائیل ہیں سیے جن لوگوں نے کفرکی را ہ اختیار کی ان پر داؤ د ا درعیسی ابن مربم کی زبان سسے لعذت کی گئی)۔

صن، مجابد، سدی اور فتا وه کا قول ہے کہ ان پرسے صفرت وا وَ وعلیہ السلام کی زبان سے لعنت کی گئی اور صفرت عبسلی علیہ السلام کی زبان سے لعنت کی گئی جس سکے نتیجے ہیں ہے نضنر ہر بن سکتے ۔

ایک قول برسپے کہ انبیا علیم السلام کی زبان سے ان برلعنت کرنے کا مقصد برسپے کہ اسس طرح انہیں بختلا دیا گیا کفر اورمعاصی برڈسٹے رہنے کی صورت ہیں انہیں الٹر تعالیٰ کی معفرت اورخشش سے بالکلیبہ مالیوس موسجا نامچا ہیں جاس لیے کہ انبیا علیم السلام کی زبان سسٹے کلی ہوئی لعذت ا ورعذاب کی بددعائیں قبول ہوسکی ہیں۔

ابک قول بہ بھی ہے کہ انبیارعلیھم السلام کی زبان سے ان پرلعذت کا اظہار اس لیے ہوا کہ بہ اسپنے بارسے بیں د نباکے لوگوں کو اس دصوسکے بیں نہ دکھ سکیں کہ نبیوں کی اولاد ہونے کی وجہ سے الٹرکے ہاں ان کی بڑی فدرومنز لت ہے ہو انہیں الٹرکے عذاب اورگذا ہوں سے بچالے گا۔

قولِ باری ہے (کانوا کریکنکا کھوکٹ عُن مُنسکرِ فَعسکُوکُ ،انہوں نے ایک دوسرے کو برسے افعال کے ازنکاب سے روکنا چھوٹر دیا تھا) بعتی وہ ایک دوسرے کومنکر ان سکے ازنکاب سے روکتے نہیں نتھے۔

ہمیں تھرین برائٹ سنے میں بر سنے روایت بیان کی سہے ،انہیں الوداؤد سنے ،انہیں عبدالتّرین محدنفیلی نے،انہیں الوداؤد سنے ،انہیں عبدالتّرین مستخود بونس بن دائند سنے علی بن بذیبہ سنے ،انہوں سنے الوع بدیدہ سنے اورانہوں سنے حضرت عبدالتّرین مستخود سنے کہ مصورت عبدالتّرین بنی اسمرائیل کے اندرسب سنے بہلے جس نوا بی نے جرا برائی وہ نفی کہ ایک شخص سنے مہنا کہ اللّہ سنے میں بنالا دیکھ کر اس سنے کہنا کہ اللّہ سنے میں کہنا کہ اللّہ سنے میں منت کر اس بیے کہنا کہ ایک مدت کر اس بیے کہنا کہ ایک مدت کر اس بیے کہنا کہ ایک بیار بیاری میں سنے یہ ایک مدت کر اس بیے کہنا کہ ایک بیار نہیں سنے یہ ایک مدت کر اس بیے کہنا کہ ایک بیار نہیں سنے یہ ایک مدت کر اس بیار نہیں سنے یہ ایک مدت کر اس بیے کہنا کہ ایک مدت کر اس بیار نہیں سنے یہ ایک مدت کر اس بیار نہیں سنے یہ ایک مدت کر اس بیار نہیں سبے یہ ایک مدت کر اس بیار نہیں مدت کر اس بیار نہیں سبے یہ ایک مدت کر اس بیار نہیں بیار نہیں ہو کر اس بیار نہیں ہو کہ کو کہ کر اس بیار نہیں ہو کہ کر اس بیار نہیں ہو کہ کر ایک کر اس بیار نہیں ہو کر اس بیار کر اس

بھروپہ نخص دوسری حقیج اس برسے انسان سے ملتا اور اس کی برائی کونظرانداز کر کے اس کے دوسر ساتھ بیٹھ کر کھاتا، بیتا اور کھیں آرائی کرتا۔ بربوب بات عام ہو کئی توالٹہ تعالیٰ نے ان کے دلوں برایک دوسر کے ذریعے مہر لگادی بھر بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے تفرکیا تھاان پر داؤد اور علیٰ کی زبان سے عنت بھی شرایا اس موقع پر آیت (کیعنی اگر نیٹ کھر وات تا ماسینے کی تک کی تلاوت کی) بھر فررابا الم تا کہ تھی خرور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے دربو اور ظالم کا ہاتھ کہ کراسے ظلم کرنے سے دوکتے رہو، اسے حقی کی طرف مور گر جھ کانے دربو ، یا کم از کم اسے حتی کے اندر بابند کرنے رہو ۔ ابوداؤد دنے کہا کہ میں خلف بن بہتام نے روا بہت بیان کی ، انہیں ابوشہاب الحنا طرف علام بن المسیب سے ، انہوں نے عروبن مرہ سے انہوں نے سالم سے ، انہوں نے مور سے اور انہوں نے صفور صلیٰ الٹر علیہ وسلم سے اسی طرح کی روا بہت کی سے ۔

اس دوایت بیں ان الفاظ کا صافہ ہے " ورن النّہ نعائی ایک دومرے کے ذریعے تھے ارسے دومرے کے ذریعے تھے ارسے داوں برم برم کا درنم برکھی اسی طرح لعنت بھیجے گاجس طرح اس نے بنی اسمرائیل برلعندت بھیجے گاجس طرح اس نے بنی اسمرائیل برلعندت بھیجے گاجس طرح اس نے بنی

ابوبکرجھاص کہتے ہیں کہ آبت زبرہجٹ ور اس کی نا ویل میں مذکورہ احادیث میں یہ دلالت موجود ہے کہ ہجو کوک کھلے بندوں منکرات کا ارتکا ب کرسنے ہیں ان کی مجالست کی مما لُعت ہے نیزمنکات کی نزد بد کے سلے صرف آنئی بات کا نی نہیں ہم گئی ان ہر تو کا جاستے اور ان سسے روکا جاستے لیکن ان کے مزنکہیں کی مجالست نزک مناسخے ۔

ُ نولِ ہاری سبے (تکدی گیٹے پڑا مِنْ ہُنے کے کہنے گوک الکّ نِرِیْن کُفکوڈا ، ان ہیں سے بہت سول کونم دکھیو سکے کہ کا فروں سسے دوستی کرنے ہیں) حن اور مجام سے مروی ہے کہ (مِنْ ہُسٹے) کی خمیر بہود کی طرون راجع ہے ۔

دوسرے حضرات کا فول ہے کہ یہ اہل کتاب کی طرف راجع ہے۔ قول باری (اکسَوْ ٹین کُفسُوْفًا) سے مراد بہت برسست ہیں۔ اہل کتاب نے ن منشرکین کے سا تخصصصوصلی السَّدعلیہ وسلم کی دشمنی ا ور آپ سے جنگ کرنے کی خاطرد وسنی گانٹھی تھی ۔

النّٰدَتعانیٰ سنے یہ بنا دیا کہ بہ لوگ النّہ پر ، اس سے نبی پر ایمان نہمیں دسکھنے اگر بہدایمان کا اظہاریمی کمرتے ہیں ایک نول سے کہ نبی سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں ، آپ پر ان ہیرود یوں کا ایمان نہیں ہے ۔ اس سلے کہ یہ لوگ مشرکین کو ایٹا دفین اور دوست بنا سنے ہیں ۔

نول بادی سیسے (وَلَنَجِدَ تَ اُقْرَبَهُ مُرَمَوَ کَ گُلَدِینَ اَ مَنُوا الْکَنْ یَنَ کَا اَلْوَا اِنَّا لَصَادی، اورایمان لانے والوں کے سیلے دوستی ہیں قربیب تران لوگوں کو پاؤسگے جنہوں سنے کہا تھا کہ بم نصاری ہیں) نا آخر آبیت ۔

محضرت ابن عبائس ،سعیدبن جبیر ،عطار ا ورت کی کا قول ہے یہ آیت نجائشی (شا ہ حبت، اوراس کے ساتھیوں کے بارے بیں نازل ہوئی جب بیر لوگ مسلمان ہو گئے ستھے ۔ فتا دہ کا قول سے کہ آیت کا تعلق اہل کتا ب کے ایک گروہ سے تھا جس کے افراد حضرت عیسی علیہ السلام کی مشرلیت کے مطابق ابنی ڈندگی

بسرکرسنے رسبے۔ بھر جوب حضور صلی الشعلیہ وسلم تشریف لائے توبہ لوگ آب پر ایمان سے آئے۔

ہم کر ایک کر وہ بھی ہے جس کا گمان ہے کہ اس آبت بیس نصار کی تعریف کا گئی ہے اور یہ

ہنایا گیا ہے کہ تصار کی بہجود سے بہتر ہیں حالانکہ بات یہ نہیں ہے۔ اس کی وجہ بہہ ہے کہ آبت ہیں اس جیز

کا ذکر نہیں ہے۔ اس میں توصر ف ان لوگوں کا ذکر ہے جوالتدا ور اس کے رسول برایمان سے آئے نے ہے۔

سلسلی نلاوت میں ان لوگوں کا اسپنے متعلق التدا ور اس کے رسول پر ایمان لانے کی تحبر دینا اس بر

دلالت کرنا ہے۔

صحیح بجھے رکھنے والا ہو بھی تخص ان دوگر وہوں لینی ہیم و و نصاری کے عفائد پرگہری نظر سے غورکرے گااس کے سلمنے بربات واضح مہوجائے گی کہ ہم و دکے عفائد کی بہنست نصاری کے عفائد نہیں ، زبا و ہ محال اور زبادہ فاسد ہیں ۔ اس لیے کہ ہم و فی الجملہ نوج بدکا افراد کرنے ہیں اگر جہ ان کے اندر کھی نشیبہ کا عفیدہ ہے ہوان سے نوج بدک سے بعد ہوان سے فی الجملہ نوج بدے سے اندر نقص ہیدا کرنے کا سبیب ہے ۔ اس کے برعکس نصاری محضرت میں علیہ السلام کی الوہ بدت کا افراد کررے تو حد کے عفید سے سے منکر ہوگئے ہیں۔

الترتعالي كى علال كرده جيزول كى تحريم كابسيان

اس اسم کا اطلاق محلال جیزوں برتھی کہ تاہیے۔ یہاں یہ کہتا درست ہوگا کہ آیت ہیں دونوں قسم کی چیزیں مراد ہیں اس ہے کہ طیبات کے اسم کا اطلاق ان دونوں پر ہم تاہے اس صورت ہیں تحریم محلال دوطرح سے ہوگی۔ ایک بید کہ کوئی شخص کہے" ہیں نے اسپنے او بر بیطعام محرام کرلیا ہے "
اس کے اس نول سے وہ کھا نا اس برحرام نہیں ہوگا البتۃ اگر اس ہیں سے کھا ہے گا نو اس پر کفارہ الزم آ جائے گا۔ دوسری برکہ ایک شخص کسی دوسمرے کا طعام غصرب کرے اسپنے طعام کے ساتھ ملا دے اور پھر اس کھا ہے کو اسی جیسا طعام عصر برت میں وہ اس دوسر سے کھا ہے کو اسی جیسا طعام نا دان کے طور ہر دے گا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عب سی سے روا بت کی ہے کہ ایک شخص محضورت ابن علیہ وسلم کے باس آیا اور کہنے لگا کہ دمسج میں سنے گوشٹ باس آیا اور کہنے لگا کہ دمسج بیں گوشت کھا ٹانخا تو مجھے شہوت آ جاتی تھی اس بیسے ہیں نے گوشٹ کو اسبنے او برجے ام کر لیا!"اس بیر الٹرنغالی نے درج بالا آبیت تازل فرمائی۔

سعیدنے فتا دہ سے روابت کی ہے کہ کھھ جاہم نے گوشت، عورتوں سے قربت اور نامردبن سجانے کا ادا دہ کر لیا اس پر الٹرنعالی نے درج بالا آبت نازل فرمائی ۔ یہ بات حصور الله الله علیہ وسلم نک پہنچی آب نے اعلان کر دیا کہ "میرے دبن میں عورتوں سے کنارہ کشی ،گوشت کھانے علیہ وسلم نک پہنچی آب نے اعلان کر دیا کہ "میرے دبن میں عورتوں سے کنارہ کشی ،گوشت کھانے سے استزاز اور گرہے میں گوش نشینی لعبتی رہا نیرت نہیں ہے "

مسرونی نے روایت کی ہے وہ کہتے! ہم حضرت عبدالتہ کے ہاں بیٹھے موسے نفے آپ کے سامنے جانور کے تھے اور کی ہیں سے ابک شخص اٹھے کر ایک سامنے جانور کے تھی کا گوشت ایکا کر بیٹی کیا گیا ، سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ابک شخص اٹھے کر ایک کنار سے ہو گیا صفرت عبدالتہ دنے اسے فریب آنے اور گوشت کھانے کے لیے کہا اس نے جواب دیا کہ میں نے تھاں کا گوشت اربینے اوبر سحوام کر لیا ہے۔ برسن کرچھزت عبدالتہ شنے درجے بالا آیت نلاوت کی اور فرمایا کہ گوشت کھا و اور ابنی قسم کا کفارہ ادا کر دیگ

قولِ باری بھی سبے (کیا کیٹھے النّہ ہے کہ فیکٹر تھر صلا کھی انٹلہ کہ لئے ،اسے نبی مسبخے اسبنے اوبہ ہے ہوجوالٹرنے کے فیکٹر تھر صلال کردی ہیں) تا قولِ باری (فَکْرُ فَوْصَ اللّٰهُ عَلَیْ اللّٰہِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰلِي اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰلِي اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ ا

ابک روابت سے کی صفور ملی الشرعلیہ وسلم نے اپنی لونڈی ماریہ فبطیہ کو اسپنے او برسرام کرلیا تھا۔ ایک روابیت میں سبے کہ آب نے مشہر اسپنے اوپر سرام کرلیا تھا۔ اس بیرالٹر تعالیٰ نے یہ آبیت نا زل فرمائی اور آپ کوابنی سم نوٹز کر کفارہ اواکر سنے کا حکم دبا۔

اکنٹراہلِ علم کاب تول سے کہ اگرکوئی شخص اجنے اوپر کوئی طعام یا اپنی کوئی لونڈی توام کرسلے نواس ، طعام سکے کھے النے کی صورت ہیں وہ سما نمت ہوسجا سکے گا اسی طرح اگر اس نے اس لونڈی سیے پہنٹری کر لی نواس کی قسم ٹوسے ہجائے گی اور دونوں صور نوں ہیں اس برنسم کا کفارہ لازم ہوگا۔

اگرکوئی شخص برکیے: میں انہ بیں بہطعام یا کھانا نہیں کھاؤں گا: بابہ کہے ن میں نے بہکھانا استے اوبہ بھر کے ان دونوں فقروں ہیں اس لحاظ سے استے استے اوبہ بھرام کی اس کے ان دونوں فقروں ہیں اس لحاظ سے فرق موگا کہ تحریم والی صورت میں اگر اس کھانے کا کوئی جزیجی کھالے گانوصائٹ ہم جا کا وقسم والی صورت میں اگر سارا کھانا کھا ہے گا اوقسم والی صورت میں اگر سارا کھانا کھا ہے گانو بھر صائٹ ہم گا۔

ہمارے اصحاب نے اس تخص کی تحریم واسے نقرے بمنزلہ اس فقرے کے فرار دیا ہے اِس الله کی فسم! میں اس کھا سے بھے ہمیں کھا وَں کھا ہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی بجیزی بھرام فرار دی بیس اس کھا سے بھر ہمیں کھا وَں کھا ہُ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی بجیزی بھرام فرار دی بیس اس سے ایکھیٹ کے کہ اس میں ان سب بیس تحریم کے لفظ کا مقتضی ہے۔ مثلاً بہار شاو باری سبے (محتریم کر دیا گیا ہے) لفظ ان الکھیٹ تھے کہ اللہ مروز کی تحریم کا مفتضی ہے۔ مذکورہ بجیزوں کے سرحز کی تحریم کا مفتضی ہے۔

اسی طرح اگرکوئی شخص اسپنے او بیر کوئی طعام سرام کر سے گا تواس کی پنجریم اس کھانے کے ہز پرنسم سکے ایجاب کی مفتفی ہوگی ۔ لیکن اگر کوئی شخص النّد کی نسم کھاکر کہے کہ بیں ببرکھا نا نہیں کھا کوں گا تو

اس آیت میں ان ہوگوں کے نول کے بطلان پر دلالت مورسی ہے ہوز بدونقشف کی بنا پر گوشت نوری ا ور لذید کھانوں سے اسمنز زکرستے ہیں۔ اس لیے کہ الٹرکعائی نے ان کی تحریم سے نہی کر دی سبے ا ورا سبنے قول (و کُکُوٰ ا مِسَمَّا دُذَ تُحَکُمُ اللّٰهُ حَسلاً لاکھ کِیْبُ اللّٰہ سنے تھے ہیں ہو پاکینرہ ا ورسایال ہریزیں لیلور رزق عطائی ہیں ان بیں سے کھا ہی سے ان کی اباسے نے کر دی سبے۔

معضرت اليموسئى الشعرى في سند دوايت كى بدك النهول في حضورها الله عليه وسلم كومرغ كاكوشت كها في النه عليه وسلم كومرغ كاكوشت كها في النه عليه وسلم كومرغ كاكوشت كها في النه عليه وسلم بوردايت المرحة والمرتز لوزه كها باكر في يخطى عالب بن عبدالله في النه عليه وسلم جب مرغى كالمعن في من المعتمد وايت كى سند كه صفوده لى الله عليه وسلم جب مرغى كاكوشت كها في الده كالراده كرف تواس مرغى كوتين وتول تك بندر كهنذا وردان وغيره كه لما الله والمساح في المعتمد المعتمد والمعتمد و

اسراف اورنكبرسين كرسب حلال جيزس كهاني اوريبني جاسكتي بين

ابراہیم بن میسرہ نے طاقس سے روایت کی ہے وہ کھتے ہیں کہ ہیں نے حضرت ابن عباس کو یہ فرہائے ہیں کہ ہیں سے حضرت ابن عباس کو یہ فرہائے ہوئے ہائے دوجی ہے کہ دوجی برائے کہ دوجی کہ میں کے دوجی ابوکی نے دوجی ابوکی نے دوجی کے دوجی کی میں کے دوجی ک

ایک دوایت ہے کہ صفرت عثمان ، حضرت عبدالرحل بن عوت بحضرت حس بحضرت عبداللّٰد بن ابی او فی من بحضرت عمران بن صفی بن بینے اللہ بن میں مالکٹ ، حضرت ابو سرفریہ اور قاضی منٹر ہے رہتے ہیں ہے الی او فی من بحضرت عمران بن صفی بن بینے اللہ بنتے کے دلالت کی طرح یہ نولی باری بھی دلالت کرتا ہے (فیل میں کو طبیبات کی اباصت برمذکورہ بالا آیت کی دلالت کی طرح یہ نولی باری بھی دلالت کرتا ہے (فیل میں کو طبیبات کی ابالہ بنتے اللہ کی اس میں اللہ اللہ بنتے اللہ بند اللہ بندوں سے اللہ اللہ مقا اورکس نے خدا کی منسی ہوئی باک جیبزی ممنوع کر دیں) -

نینز کھپلوں کی خلیق کے ذکر کے بعد فرمایا (مَشَاعًا کُلُکُمْ ، نمپارے فائدے کی خاطر) بیوی کو بین طلاق دینے کی نحریم بر آیت (کا تُشَحَرِّ مُواَ طَیْسًا مِنِ مَااَحُلُ اللّٰهُ کُکُمْ) سے استدلال کیا جا تاہے اس لیے کہ بین طلاق کے ذریعے بیوی کی اباس ن ٹی نحریم لازم آئی ہے۔

فسمول كابيان

الله تعالى كى صلال كرده جيزون كى تحريم كى نهى كے بعداد شاد بورا (كَدُيُوَاخِ فُدُكُو اللَّهُ وَاللَّهُ وَفِيْ كَيْمَا نِكُونَ ثَمُ لِدُكْ جِوْمِهِ لِنْسَمِين كُهَا لِيسَةِ بِوان بِرِ النَّدُ كُرفت بَهِين كُرْنا .

محضرت ابن عبائش کا فول ہے کہ جب لوگوں نے پاکینرہ کھانوں بھلال نکاح اورلباس کی تحریم کی نوانہوں نے اس کی تعمیر کھائی اس کی اللہ انعالی نے بہ آئیت نازل کی ۔ لغو کے منتعلق ایک فول ہے کہ اس سے مراد وہ ہے کا ربات ہے حب کی کوئی اہم برت نہیں ہوتی ان ہی معنوں میں شاعر کاریشعر ہے ۔

ادمائة تجعل ولإدها لغواد عرض المائة الجلد

باسوا دَنْمُنْ بار بَنْ کَے بجوں کو بے کارتم پھاجا ناہے بینی یہ بچکسی شمار و فطار ہیں نہیں آنے سے اللکہ سوا وٰٹننیوں کے یہ بیجے اونٹوں کا ایک پوراگلہ مونے ہیں ۔

شاعر کی مراد انسی اونٹنیاں ہیں ہے بیچوں کوکسی شمار میں نہیں لایا جاتا اوس منا پریمین لغو دہ ہم ہے ہومہل ہوتی ہے اور اس کاکوئی حکم نہیں ہوتا۔

ابراہیم العائغ نے عطار سے اور انہوں نے حضرت عاکشہ سے اور انہوں نے حضورہ کی الدُه کے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جس کا تعلق قولِ باری (کا کہ گا این گا ہے الکھ نے فی آبیک ہے کہ استہ میں عبد الباق بن فانع نے بیان کی ہے ، انہیں محدین احمد بن سفیان ترمذی اور ابن عبد وس نے ، ان دونوں کو محد بن بکار نے ، انہیں حسان بن ابراہیم العا کتے ہے ، انہوں نے عطار سے میں لغو کے متعلق دریا فن کیا گیا تو انہوں نے کہا) کہ صفرت عاکشہ نے فرمایا کہ محضورہ کی اس کے متعلق دریا فن کیا گیا تو انہوں نے کہا) کہ صفرت عاکشہ میں انہوں کے متعلق دریا فن کیا گیا تو انہوں نے کہا) کہ صفرت عاکشہ میں انہوں ہے نہوں انہوں کے متعلق دریا فن کیا گیا تو انہوں ہے کہا کہ صفرت عاکمی انہوں ہے نہوں انہوں ہے دریا فن کیا گیا تو انہوں ہے کہا کہ صفرت عاکمی انہوں ہے دریا فن کیا گیا تو انہوں ہے ہوں کے متعلق ارشا دہے ،

(هو كلامرالسوجل في سينه لاوالله ، و سبل والله ، به وه كلام سي بوايك شخص اسپنه كلم مين بيته مركز ناسب و و كهناسيد " نهيس بخدانهين ، مجد اكيون نهين")

ابراہیم نختی نے اسودسے اورہنٹام بن عروہ سنے اسپنے والدسے اوران ددنوں نے حقرت عاکستہ سسے دوابیث کی سیسے کہ ب'' بمین لغوبہ سیے کہ کوئی شخص یہ کہے '' لا وا نگلی ، حدبالی وانگلی'' بیروایت محضرت عاکشتہ برجاکر موفوف ہوگئی ہے۔

عکرمہ نے حفرت ابن عبائش سیمین افرے بارسے ہیں روایت کی ہے کہ! ایک شخص کسی بات پر قسم کھا ہے اس کا حیال یہ ہوکہ دہ بات اسی طرح ہے جب بھی کہ حقیقت ہیں وہ اس طرح نہ ہو یہ حضرت ابن عبائش سے بدر و ایت بھی ہے کہ '' بمین لغو یہ ہے کہ نم غفتے کی حالت میں کوئی قسم کھا بیٹھو یہ صحن ، سدی اور ابر ابہ نمخی سے حضرت عاکش کے قول جیسا قول مُروی ہے۔ بعض ابل علم کا قول سیے کہ بمین لغو کی صورت برہ ہے کہ بلا ادا دہ سبقت لسائی کے طور پر کوئی غلط بات منہ سے لکل سبائے۔ بعض کا قول اب بعض کا قول سے کہ بمین لغو کی صورت برہ ہے کہ بما ادا دہ سبقت لسائی کے طور پر کوئی غلط بات منہ سے لکا سب کہ بین لغو کے بادسے ہیں عمروش تھیں بات بھی ہوگی کہ تم اسے بروشتے کا رندا قواس میں کوئی گفارہ نہیں ہوتا ہے بین لغو کے بادسے ہیں عمروش تھیں کی روایت سے ہوا نہوں نے اسپنے والد سے اور انہوں نے عمروسے دا داسے نقل کی ہے کہ صفور صلی اللہ کی روایت ہوں اپنے تو وہ اس قسم کوئی کے میں سے ہوئز بارتے تو وہ اس قسم کوئرک کرویٹا اس قسم کا گفارہ سبی بات کو اس سے بہتر باسے تو وہ اس قسم کوئرک کرویٹا اس قسم کا گفارہ سبی ۔

یمین لغوسکے متعلق فقہاستے امصار کا اختلاف سے۔ ہمارسے اصحاب کا قول ہے کہ گذرسے ہوئے زماسنے کی کسی بات بر اس گمان کے سانخ قسم کھا شکے کہ وہ تھیک کہدریاسے

امام مالک اور لیبت بن سعد کابھی نظریبًا بہی فول سے، اوزاعی نے بھی بہی کہا ہے، امام شافعی کافول سے کہ بہت اور ای نے بھی بہی کہا ہے ، امام شافعی کافول سیے کہ بمین لغووہ بات ہے بھی سے نظل کیا ہے کہ بھی سے کہ بھی نغووہ بات ہے ہے کہ بھی سے کھی کے بھی سے کھی کے بھی ہے کہ بھی ہے کہ بھی ہے کہ بھی ہے کہ مسلم کھالی ہواس کا نوبال مہوکہ وہ جیبتراس کی قسم کے مطابق ہے کھی وہ اسسے اس سے مختلف باسے نواس بر کفارہ لازم آسے۔

الوبكرجصاص كِتَضِين كرمِب التُّدَلُعالى سنے بدفرمادیا (كا بَنَّوَاخِذُ كُوَا لِثُنَّ بِاللَّغُو فِي اَيْسَائِكُمُ كَالْكِنَّ يَّكُوْ خِذْكُو بِهَا عَشَدُنْهُ الْكَبْهَا لَى انْم لوگ بوقهم فسمین كھاسلِنے موان پرالٹرگرفت نہیں كرتا اگریوتسیں تم مِبان لوجھ كركھاستے ہوان پروہ ضرورتم سیسے موان قدہ كرسے گا) ۔

تواس سے درسیعے بہ واضح کر دیاکہ میں لغوجان او تھے کرکھائی گئی تسم سیھے تلف ہوتی ہے اس لیے کہ اگرمعقو دلینی جان او چھ کرکھائی گئی تسم میں لغو ہوتی تو پیمراسے بمین لغو برعطف نہ کیا جاتا، نیپر دولوں کے حکموں بیں فرق کو اس طرح بیان نرکیا ہا تا کہ یمین لغوییں مواضدہ اور گرفت کی نفی ہوتی اور پمین معقودہ میں کفا رسے کا اثبیات ہوتا ۔

یں جا رہے ہوں ہے۔ اس کا بمین معقودہ اس ہر یہ بات بھی دلالت کرنی سیے کہ بمین لغو کا جب کوئی حکم نہیں ہم تا نواب اس کا بمین معقودہ بن جا ناہجا کر نم ہم ہوئی سیے اور اس میں جا ناہجا کر نہیں ہم ہوئی سیے اور اس کا حکم تا بہت ہونیا سے اس سے ان حضرات کے قول کا بطلان موجا تا ہے جر کہتے ہیں کہ بمین لغو بمین معقودہ ہیں ہے۔ اور اس میں کفارہ وا ہوب ہے۔

اس سے یہ بات تا بت ہوئی کہ حضرت ابن عبائش اور صفرت عاکشہ نے بمین لغوکا ہجم خمالی کبا ہے وہی درسست ہے نیبر یہ کہ اس میں گذرسے ہوئے تر مانے کی کسی بات پرتسم کھائی جاتی ہے نسم کھانے واسے کا خبال یہ ہم تا ہے کہ وہ بات اسی طرح ہوگی۔

قسمى دواقسام

نسمول کی دفسہیں ہیں۔ ماضی اورسننقبل بینی گذرسے ہوئے زمانے سے نعلق رکھنے والی نسم اور آسم اور آسے والے نسم اور آسے والے نسم ان دونوں آسے والے نسم نے جمہے دانی فسم یہیں تھے دانی فسم کی چھرد فسمیں ہیں یمین لغوا ورغموس -ان دونوں قسموں کا کوئی گفارہ نہیں ہونا-

دوسری قسم کی صرف ایک صورت ہے۔ بریمین معقودہ ہے بینی الیسی سم جرجان بوجھ کر کھا گئی ہم۔ سمانت ہوئے کی صورت میں اس میں کفارہ لازم ہوتا ہے۔ امام مالک اور لیٹ بن سعد یمین عموس کے ہارسے میں ہمارسے ہم سلک ہیں کہ اس میں کفارہ نہیں ہم تا۔

سون بن صالح ، اوزاعی اورامام شافتی کا قول ہے کہ بین غوس میں کفارہ ہے۔ الشد تعالی نے ان بینوں قسموں کا ذکر اپنی کتاب بیں کیا ہے۔ آیت زیر بحث میں محمین لغوا در ممین معقودہ دونوں کا ذکر فرما یا ہے۔ سورہ بقرہ بیں ارشاد ہے۔ (کو بیٹو اجد کھوالله بالکتو فی اکتیو فی اکتیا دِنگرہ کو کیکو کھواللہ فرما یا ہے۔ سورہ بقرہ بیں ارشاد ہے۔ (کو بیٹو اجد کھواللہ بالکترہ فی اکتیا دِنگرہ کو کیکو کھوا ہے کہ السام کے اور کا کھوالے کے اس کے اس کے ساتھ ہے۔ اس کے ساتھ ہے۔ اس کے ساتھ ہیں ہوگا۔ اس سے مراد ۔۔ والنّداعلم ۔۔ مین عموس سے اس لیے کہ اس فی بازپرس وہ صرور کرے گا) اس سے مراد ۔۔ والنّداعلم ۔۔ مین عموس سے اس لیے کہ اس فی بین ہوگا۔ اس لیے کہ کفارے کا نعلق کسب قلب کے ساتھ نہیں ہوگا۔ اس لیے کہ کفارے کا نعلق کسب قلب کے ساتھ نہیں ہوگا۔ اس لیے کہ کفارے کا نعلق کسب قلب کے ساتھ نہیں ہوگا۔ اس کے ارتکاب کی نسم کھالیتا ہے تواس پر اس قسم کا تو راہ دبنا اس میں ہوگا۔ اس کے ارتکاب کی نسم کھالیتا ہے تواس پر اس قسم کا تو راہ دبنا

لازم ہوتا سیسے اور اس سے ساتھ اسسے کفارہ بھی اداکرنا پڑتا ہیں۔ بیرامر اس پر دلالت کرنا ہے کہ قولِ باری (کہ لئکِ کُ لِیکُ اِنْجُ اَنِّے کُ کُوسِ مَکَ کَسَبَتُ فَ کُونِ کُوکُ سیسے مرادیمین غموس ہے جس میں کذب بیا نی کا ارادہ کیا جاتا ہے اور اس پر مواخذہ آخرت کی سنراکی صورت ہیں ہوگا۔

اس آیت میں المن دتعالیٰ نے کسب فلب برمواخذہ کا ذکرکیا اور اس سے بہلے یمین لغو کا ذکرہ موا، بدامراس بر دلالت کر ناسیے کرمین لغونسم کی وہ صورت سے جس میں کذب بیانی کا ادادہ تہبیں ہوتا اور یہ ان معنوں ہیں ممین غوس سے مختلف ہوتی ہے۔

بین غوس میں کفارہ نہیں ہوتا اس پر قول باری (اِتَّ الْسَائِرَ قُونَ اِلَّهُ فَیْنَ کُوفُونَ اِلِحَافِرِهِ مُرَکَائِرِمُ مُنَّ اَلْمُ مُنَا اَلَّهُ مُنَا اَلَٰ اِلْمَائِرِمُ اَلْمَائِرِمُ الْمَائِرِيُ اَلْمَائِرِيُ الْمَائِرِيُ الْمَائِرِيُ الْمَائِرِيُ الْمَائِرِيُ الْمَائِرِيُ الْمَائِرِيُ الْمَائِرِيُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَ

حضرت عبدالتربن مستخود في صفور صلى الترعليه وسلم سيدروا بيت كى مبع كرا بسن في مبارا من حلف على ديم مستفر وابيت كى مبع كرا بسن عند من التحديد عند بان مستخص على ديم وي التحديد عند بان مستخص سنة كسى بات كى تسم كها تى بورج بكه وه اس قسم مبن كنه كار اور فاجر به تا كه اس ك دريع وه كوئى مال بمن مبي كنه كار اون اجر به تا كه اس ك دريع وه كوئى مال بن من بن كنه عبد الترب وه الترك سياحة بالمال من بالمال الترب منا من بالمال من بالمال من بالمال من بالمال الترب من المنا من بالمال المنا بالمال المنا بالمال بالمالمال بالمال بالمال

منبردسول پرخلطقسم کھانے والاحبہنی سے

معضرت بجائز نے حضورصلی اللہ علیہ دسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے قرمایا دمن حلف علی منبوی ھذا بھین آ نسسة تبدواً مقعد کا من اکت الد بخشخص مبرسے متبریر گناہ میں مبتلا کرنے والی قسم کھائے گاوہ ا پنا چھکانہ جہتم میں بتالے گا۔

تعضورصالی النه علیه وسلم نے گناه کا ذکر کیالیکن کفارے کا ذکر نہیں کیا۔ بہ بات و و وجوہ سے کفارے کے عدم و بوب پر دلالت کرتی ہیں ہوتا۔ دوم یہ کے عدم و بوب پر دلالت کرتی ہے۔ اقال یہ کرنص بین اس جیسی نیس کے بغیراضا فہ جا کتر نہیں ہوتا۔ دوم یہ کہ اگر کفارہ وام جیس ہوتا نوا ہب صرور اس کا ذکر کرنے ہے۔ کہ اگر کفارہ وام جیس معقودہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

آپ کا ارشاد سے (من حلف علی یہ بین خوای غیرها خیراً منها فلیات المدی هو خیرمنها ولیکفوعن یسمین مین میں منتخص نے کوئی قسم کھائی اور پچردوسری بات اسے بہتر نظر آئی تو

اسے بہاہیشے کہ دومسری بات اتفیبار کرسلے اور اپنی فسم نوٹز کر اس کا کفارہ ادا کرسے) اس میدیت کو حفرت عبدالرحل بن سمر م اور حضرت الوہ ہر ترکیہ ہے اور دوسمرسے حضرات سنے روایت کی سے۔

گذرسے ہوسے زمانے سے تعلق رکھنے والی قسم پرکھارہ نہیں تااس بریہ نول باری دلالت کرتا سبے (دَاخُهُ عُرُوا اَکْیسَا مُنگُو ،ابنی سموں کی نگہدانشت کرو) فسموں کی نگہدانشت اود صفاظت کا مفہوم بہہے کہ فسم توٹ جلنے براس کے کھارسے کی اوا تبگی کا پورانویال دکھا جاستے ۔

اب بدبات توواضح بے کہ گذشتہ زمانے سے تعلق رکھنے والی کستی کے حفاظت ممتنع ہے اس لیے کہ جس جینے کے متعلق قسم کھا ٹی گئی ہے اس کے وقوع پذیری ہیں صرف ایک ہی پہلو ہو تا ہے اسس لیے اس ہیں حفظ اور ٹکہداشت کا سوال ہی پیدانہیں ہوتا۔

اگریه کها جاستے کہ فول باری (خوالے گفا کرنے ایٹے کا فیٹھا نیٹھٹا کے اسکفٹٹم ، بیٹمھاری نسموں کا کفارہ سیسے بہتنائم شم کھا کر نوڑ دو) کاعموم سم کی نمام صور نوں میں ایجا ب کفارہ کا مقتضی سیسے اِلَّا یہ کہ دلیل کی بناہد کسی صورت کی تخصیص ہوگئی ہو۔

اس کے بواب ہیں کہا جائے کہ بات اس طرح نہیں ہے۔ اس لیے کہ بہ نو واضح ہے کہ اس سے وہ نہیں ہے۔ اس لیے اس سے اسس ک وہ شم مراد ہے ہوجان لوجھ کر آئڈہ نہ مانے سے نعلق رکھنے والی بات پر اٹھائی جاستے اس لیے اسس لیے اس ففر سے ہیں لامح الدایک پوشنبہ ہ لفظ موجو دہے جس کے ساتھ کفارہ کے وجوب کا تعلق ہے وہ لفظ سے نت لینی قسم کا نوڑ ناہیے

بجی به بات نابت ہوگئی کہ آبت ہیں ایک پوشیدہ لفظ بھی ہے تو اب ظاہر آبت سے استدلال ساقط ہوگیا اس لیے کرمین معقودہ بیں بحزت سے بہلے کقارہ واسب نہیں ہونا اس پرسب کا انفاق سبے اس سے بہات نابت ہوئی کہ آبت میں ایک پوشیدہ لفظ بھی موجود ہے اس لیے آیت کے عموم کا اغذبار بھائز نہیں رہا اس لیے کہ آبیت کے حکم کا تعلق اب اس پوشیدہ لفظ کے ساتھ ہوگیا ہو آبیت بیں مذکور نہیں سے ۔

نیز قول باری (کا خفط و اگریکا کیکم اس بات کا مفتقی ہے کر فینموں بیں کفارے کا ویجب ہوتا ہے ۔ دفتہ بیں بین کفارے کا ویجب ہوتا ہے یہ دفتہ بین بین معقودہ بین است میں معقودہ بین بین معقودہ بین بین کے بین معقودہ بین بین کمارے کی ادائیگی کے لیے اس کی حفاظت کرسکتے ، بیا کی جاتی ہے۔ اس کی حفاظت کرسکتے ، اور اس کا نیبال رکھ سکتے ہیں ۔

ں، مبال مسترسے ہوں۔ ہمبکہ گذشتہ بات برنسم کے اندر سونٹ واقع نہیں ہوتا۔ اس لیے اس فیرم کی تسم کو آیت ' شامل ہی ' نہیں ہے۔ آپ بہیں دیکھنے کہ ماضی سنے تعلق رکھنے والی بات پر استشار کا دخول ورست نہیں ہوتا۔ آپ کا برفقرہ درست نہیں ہے "کا ت اسس المحسعے نا ان شام لات " وا نشد مقد و کات اسس المحسعے نا ان طاخت ہے۔ کات اسس المحسعے قا وانشار الشرکل جمعہ کا دن تھا یا بخدا کل جمعہ کا دن تھا) اس بہے کہ مرفت کا مفہم بہت کہ قسم انتخالے نے بعد اس کے خلاف کوئی بات وجود میں آجائے۔

کفارسے باندوالت کی بیات دوالت کرتی ہے۔ بعد قسم توٹر سفے کے ساتھ ہوتا ہے اس ہریہ بات دوالت کرتی ہے کہ اگر کوئی شخص صرف تو الله کا نشر النہ النہ کا الفظ کے دامی کے دامی کے ساتھ اس بو کفارہ لازم بنہیں آستے گا۔ اس لیے کہ اس کے ساتھ مونٹ بعنی می کا فوڑ نا بنہیں بالگیا۔
قول باری (بہ کا عَقَد تُنْ الْکُونِیکُ اِن کی تین طرح قرآت کی گئی بیے نشدید کے ساتھ بعنی (بیک عَنَد تُنْ مُنْ مِن الله کا روہ سفے کی بیے نشدید کے بیا عَند تُنْ الله کی الله کی الله کے ساتھ والی قرآت ایک گروہ سفے کی بیے نشدید کے بیا عَند تُنْ الله کا الله کی بیات کا مساتھ والی قرآت کے متعلق الجالحین کرخی فرماتے تھے کہ اس میں عقد قولی کے سواا ورکسی بات کا اس تاریخہ رہے۔

تشدید کے بغرقرآت کی صورت بیس عقد قلب کا احتمال بنے جس کے معنی عزیمت اور عقد قولی اور اعتقاد کے الدادے کے بیس۔ اس میں قولاً عقدیمین کا بھی احتمال سبے رجب ابک فرآت میں قول اور اعتقاد قلب کا احتمال سبے اور دوسر سے میں هرف قولاً عقدیمین کا احتمال سبے تواس عدرت بین اس قرآت کو جس میں دومعنوں کا احتمال سبے اس قرآت پر قمول کونا واجب سبے جس میں صرف ایک معنی کا احتمال اس طرح دونوں قرآتوں سبے ہومفہ وم اخذ سموا وہ قولاً عقدیمین کا مفہ وم سبے ۔ اس سیا ایجاب کفارہ کا حکم صرف می اسی صورت تک محدود درسیے گا بعتی جب قسم میں معقودہ کی شکل میں ہو۔
کفارہ کا حکم صرف می کی اسی صورت تک محدود رسیے گا بعتی جب قسم عین معقودہ کی شکل میں ہو۔
کفارہ کا حکم صرف می کی بات پر کھائی ہوئی قسم میں کفارہ واجب بنہیں ہوگا اس لیے کہ وہ مین معقودہ کی صورت میں نہیں ہوئی۔ اس میں نوصرت گذرہ سے ہوستے زمانے میں کئی وہ جبوٹ یو بیر معاسطے کی خبر دی جن میں اس میں نوصرون گذرہ سے ہوستے زمانے اس میں نوصرون گذرہ سے ہوستے زمانے اس میں نوصرون گذرہ سے ہوستے زمانے وہ جبوٹ یو بیر معاسطے کی خبر دی جن میں اسی کے متعلق خبر میں عقد لینی ادادہ اور قصد نہیں ہوتا خواہ وہ جبوٹ یو بیر بی ہوئی۔

اگرید کہا جاسئے کہ تشدید کے بغیر قرائت کی صورت میں لفظ دونوں معنول بعنی عقد قالب اورعفد میں کا احتمال دکھنا سیسے توا ہے۔ اس لفظ کو دونوں معنوں پرکیوں نہیں محمول کیا ہجبکہ ان دونوں میں کوئی منافات نہیں ہیں۔

اسی ظرح نشدید والی قرآت بھی عقدیمین برمحول ہوگی بہ چیز لفظ کوتسم سکے ارا دسے سکے معنوں ہیں استعال کرسنے کی نئی نہیں کرتی اس طرح بر نفظ قسم کی تمام صور توں سکے لیے عموم موسط سے گا۔اس سے جواب میں کہا ہاستے گاکہ اگرمعترض کی بات نسلیم بھی کرلی جائے نوبھی لفظ کومعنرض کی ذکر کردہ صور نوں میں استعمال کرنا درست نہیں سوگا۔

نیزاجاع کی دلالت بھی اس استعمال کے لیے مانع ہے۔ وہ اس لیے کہ اس مسکے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نسم کے اداد سے کے سا مخوکفار سے کے وہوب کا تعلق نہیں ہونا اس لیے اس شخص کی ناویل باطل ہوگئی جس نے کفارہ کے حکم کے سلسلے میں لفظ کو دل کے اداد سے کے معنوں برقجمول کیا تھا۔ اور اس سے بہبات نابت ہوگئی کہ ایجاب کفارہ کے مسلسلے میں دونوں فرا توں کی صورت وہ نسم مراد سے ہوستقبل کے کسی کام کے متعلق جان لوجھ کرکھائی مجاسے بینی معنورہ کی صورت ہوہ

اگرکوئی شخص بہ کہے کہ قولِ ہاری دِعَظَّ کُ تُسمِّ الشدید کی صورت میں نکرار کا مقتصی سے جبکہ گرفت اور مواخذہ نکرار کے بغیر سی لازم ہوجا تاہے نواب آب اس لفظ کی کیا توجیبہ کریں سکے جو نکرار کا مقتضی ہے

جبكة مكرارك بغيركفارس كاوجوب لازم موسها ناسب

اس کے تواب ہیں کہا جائے گا کہ قسم کی تعقید لعنی گرہ بندی کہی اس طرح ہوتی ہے کہ قسم انحانے والا ا ہنے دل ہیں تھی اس کی گرہ بندی لعنی ارادہ کرنا ہے اور ا ہنے الفاظ ہیں تھی اگر وہ سندی کر ہی بندی کر ایک صورت کے ذریعے کر ہے اور دوسری صورت کو چھوٹر دسے بینی دل میں اس کی گرہ بندی کر لی اور الفاظ ہیں نہری سے نویہ تعقید نہیں کہلائے گی اس لیے کہ یہ لفظ تعظیم کے لفظ الفاظ ہیں نہریسے یا اس کے برعکس کر ہے فویہ تعقید نہیں کہلائے گی اس لیے کہ یہ لفظ تعظیم کے لفظ کی طرح ہے ہوتی ہے اور کھی درسے اور مراس کے بار بارعمل ہیں لانے کے ذریعے ہوتی ہے اور کھی درسے اور مراس کے بار بارعمل ہیں لانے کے ذریعے ہوتی ہے اور کھی درسے اور مراس کے بار بارعمل ہیں لانے کے ذریعے ہوتی ہے اور کھی درسے اور مراس کے بار بارعمل ہیں لانے کے ذریعے ہوتی ہے اور کھی درسے اور مراس کے بار بارعمل ہیں لانے کے ذریعے ہوتی ہے اور کھی درسے اور مراس کے بار بارعمل ہیں لانے کے ذریعے ہوتی ہے اور کھی درسے اور مراس کے بار بارعمل ہیں لانے کے ذریعے ہوتی ہے در بارعمل ہیں کا مرینے کو بلند کر دینے کے ذریعے ہوتی ہے۔

ایک اور جہرت سے دیکھیے۔ نشدیدی فرائٹ کی صورت ہیں جس کم کاافادہ ہوسکتا ہے وہ خفیف کی فرائٹ کی صورت ہیں نہیں ہوسکتا وہ حکم بیسبے کہ اگرفسم اٹھانے واللا پنی قسم کا نکرار کے طور براعادہ کرنے گاراس نکرار کی بنابر اس پر کفارہ لازم نہیں آئے گاراس پر صرف بہلی دفعضم کھانے کی بنابر ایک ہی کھارہ لازم آئے گا بھارے اصحاب کا بھی بہی قول نہے کہ اگر کوئی شخص کسی بات کی قسم کھل ہے چواسی عجل میں اس قسم کا اعادہ کرلے یا کہ بیں اور جاکر اس کا اعادہ کرے اور اس کا ارادہ صرف نکرار کا ہی ہوتو اس صورت میں اس پر صرف ایک کھارہ لازم آئے گاراگریہ کہا جائے کہ تحقیق کی فرآت کے مساتھ تولی باری (بید) تحقیق کی فرآت سے مساتھ تولی باری (بید) تحقیق کی کوئی گئوائش نہیں ہے۔ در ایک شخص میں بیدے میں میں ہو میں ہے۔ میں ایک میں بیا میں بیدے میں کہا سے جن کا ہی سے اس ایس بیدی توس کے اس اعتراض کی کوئی گئوائش نہیں ہے۔

فمال

بہاں میمعنی بیں کہ "تم ہیں سے بوشخص بیار مہرجاستے بااس کے مسرمیں کوئی لکلبیف ہوجاستے اور بچھروہ حالت اسحرام ہیں مسرمونڈ ہے تواس پر فدبہ واجب ہوگا، روز سے باصدفہ با قربانی کی صورت بیں "داسی طرح آبیت زمریجنٹ کا مفہوم سبے کہ جیسم تم سنے جان ہوچھرکوکھائی ہوا ور پچھرہا نٹ ہو گئے ہو تواس کاکفارہ پہنچیزیں ہیں ٹانس بیے کہ سب کا اس پر اُنقاق سے کہ حدث سے مپہلے کفارہ واحیب، نہیں ہوتا ہجکہ دوسری طرف آیت لا محالہ کفارسے سے ایجا ب کی منفنضی سبے اور بہرا بجا ب حزث کے بعد نہی ہوسکتا سبے ۔

اس سے ہمیں یہ بات معلوم ہوگئ کہ آبیت میں لفظ سے نیوننیدہ سبے اور ایجاب کفارہ میں ہی مرا دیہ ہے مرا دسیے ۔ نیز سجب الشر تعالی نے اس کا نام کفارہ رکھا تو ہمیں اس سے معلوم ہوگی کہ اس کی مرا دیہ ہے کہ کفارہ وادا کیا سے اسے بوایت میں اس کا مرا دیہ ہے کہ کفارہ وادا کیا سے استے بوایت میں اس نام سسے موسوم کیا گیا۔ ہے نین دس مسکینوں کو کھا ناکھ لاتا یا انہیں کی طرسے بہنانا یا ایک غوام ازاد کر دینا۔

اس سبے کہ بوج بین واحب بنہ بین ہوگی وہ حقیقت میں کفارہ نہ بین کہلاسکتی اور سنہی اس نام سے موسوم کی بواسکتی سیے دو سجیت نم ا بنی فسسم موسوم کی بواسکتی سیے۔ اس سیے بہیں یہ بات معلوم ہوگئی کہ آیت میں مراد بیہ سیے کہ وہ جیت نم ا بنی فسسم تورد و تو چیراس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

تُلاُوَت سَكُنسلسل بِين قُولِ بِارى (ذَلِكَ كُفَّا رُجَّ ا بُحْسَا بِكُثُّوا ذَا حَكُفَّ حُمُّ) بِبْمَهارى صمون كا كفاره سبص حيث تم نسم كھا قر) اس كامفہوم بيسبے كہ جبت تم نسم كھا وَا ورا بِنی نسم نوط دو۔

اگریبکہاجائے کہ جس طرح سبب لینی نصاب زکوا ہ کے وجوب کے ساتھ سال گذر نے سے بہلے زکوا ہ کی اور ایسے بہلے زکوا ہ کی اور آئیلی کو زکوا ہ کا نام دبنا جا گز سببے باجس طرح قتل کے دبجو دسے قبل لگنے والے زخم کے ساتھ ردستے جا سنے جا سنے جا اس کے فارہ کو کفارہ کو کفارہ و اجب رہ اس کے میں اسی طرح بہری ہوائز سبے کہ قسم کھانے والاقسم نوٹر دینے سینے نبل کفارہ کے طور بربجوا واکر سبب اسی طرح بہری ہوائز سببے کہ قسم کھانے والاقسم نوٹر دینے سینے نبل کفارہ کے طور بربجوا واکر سببے اسے کفارہ کا نام دیا جائے اور اس کے جواز کے لیے حزیث کے لفظ کو آیت میں پوشیدہ تا بت کرنے اسے کفارہ کو نی ضرورت نہیں ہوشیدہ تا بت کرنے کے کوئی ضرورت نہیں آئے۔

اس سے جواب میں کہا جاسے گاکہ ہم نے پہلے بیان کر دیا سبے کہ آ بت بیں وہ کقارہ مراد ہے ہوت ہوت سے ہوت سے بعد واس سے کہا ہے گاکہ ہم سے ہوت واس سے کو منت سے بعد واس بیا ہے گاکہ ہم اس سے صرف واس بیاں کہ اس میں وہ کفارہ بھی شامل ہو جائے ہو واس بر ہوا ہو۔ اس بیا کہ بہات ممانع ہو جائے گی کہ اس بیں وہ کفارہ بھی شامل ہو جائے ہو واس بر ہو۔ ماس بیا ہی منت نظا ہے کہ بہات محال سبے کہ ایک ہی منت نظا ہے ہو اور اس کا بھی جو واس بد ہو۔

اس بیے جب اس سنے واجب کفارہ مرادلیا جائے گا تو دہ کفار ہنتفی ہو بھائے گا ہو واجب نہ ہوا ہو۔ نیبز بہ بات نابت سے کہ جوشنحص نہرع اورنیکی کے طور بر کھانا وغیرہ کھلانا ہے وہ اس کے ذریعے کفارہ اواکر نے والا شمار نہیں ہم زنا اگر اس نے تسم نہ کھائی ہو ہجب سمڈت سسے بہلے کھارہ ا داکر سنے والا تبرع کرسنے والانشمار ہوتا ہے نواس سے بہات نا بت ہم تی ہے کہ اس نے ہو کھیر دیا ہے وہ کفار کاہیں سے داگر اس سے الکر لیا نوا سے دہ کفار کاہیں ہے ۔ اگر اس سے البیا کو لیا نوا سے دہ کام کام کام ارتجام دینے والانشمار نہیں ہوگاہ سی کا اسے کم دیا گیا نھا۔
معترض نے اسپنے اعتراض میں جن دوصور نوں کی مثال دی سیے اس کا جواب سے ہے کہ زخم لگنے کے بعد زخمی کی موت سے قبل کفار ہ قتل کی ادائیگی نیز سال گذر نے سے پہلے زکو اوا کی ادائیگی درصقیقت تطوع کی صورت ہے ، یہ مذکفارہ ہے اور مذرکو او

ہم نے اسسے اس وفت جا کنز فرار دیا جہب بہ دلالت قائم ہوگئ کہ نطوع کے طور بر دیا جاسنے والا بہ کفارہ یا بہ ذکوان موت واقع ہوجائے کی صورت ہیں نیبزسال گذر بچاسنے کے لبعد فرضیرت کے لزوم کو مانع ہے۔

قصل

بی فقی اینی نزرکوسی شرط کے ساتھ مشروط کردے مشلا بہلے اگر میں گھری داخل ہوا تواللہ کے لیے جھے بریج کرنا یا غلام آزاد کرنا لازم برگا" با اس قسم کی کوئی اور شرط لگائے اور کھرما نت ہو جائے نواس بیسٹی کا فارہ داجیب ہوگا نزر کے طور پرمانی ہوئی چیز واجیب نہیں ہوگی اس مسلک کے قائین نے طاہر تول باری (وَلَٰ کِی اَیْ فَا اَجْدِ کُوْرِ بِمَا عَقَدَ شَمْ اَلْاَیْمَا اَنَّ) نیز قول باری (وَلَٰ کِی اَیْ فَا اَجْدُ کُورِ بِمَا عَقَدَ شَمْ اَلَایْمَا اَنَّ) نیز قول باری (وَلَٰ کِی اَیْ فَا اِلْمَا اِنْ کُورِ اِلْمَا اِلْمَا اِللَّ کِیا ہے۔ کہ قادم ایک ایک ایک ایک اس میں ایک کی ایک کا ایک کیا ہے۔

ان کاکہنا ہے کہ جب ندر ماننے والا ٹیخص حالف بینی قسم کھانے والابن گیا تو پیر حنث کی صورت میں اس پڑھیم کا کفارہ واجب ہوگیا۔ ندرے طور بیر مانی ہوئی بھیر بینی منڈورواجب بہوگیا۔ ندرے طور بیر مانی ہوئی ۔ بئیں ہوئی ۔

نيزادش دهروا رئيو لمون بالنَّنَدُ يؤوه ندركوبود اكرت بين نيز فرما يا دا دُفْعَ ابالُعْقَ دِيعَود لوبودا كرف)

نيزارشاد به والركومِنهُ هُ مَن عَاهَدَ الله كَسَرِّنَ اسَّا مَن وَضَيلِهِ كَنْصَدَ قَتَ وَكُولَةُ وَكُولَةً وَلَا مِن مُعْتَدِينَ مِن السَّلِ السَّلُ اللَّهُ السَّلُ السَّلُ السَّلُ السَّلُ السَّلُ السَّلُ السَّلُ الْكُلُولُةُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّ السَّلُ الْمُعَلِقُ الْمُعَالِي السَّلُ الْمُعَالِقُ الْمُعَالِي السَّلُ الْمُعَالِقُ الْمُعَالِقُ الْمُعَالِقُ الْمُعَالِقُ الْمَعَالِي السَّلُ الْمُعَالِقُ الْمُعَالِقُ الْمُعَالِقُ الْمُعَالُ الْمُعَالِقُ الْمُعَالِقُ الْمُعَالِقُ الْمُعَالِقُ الْمُعَالِي السَّلُ الْمُعَالِقُ الْمُعَالِقِ الْمُعَالِقُ الْمُعَالِقُ الْمُعَالِقُ الْمُعَالِقُ الْمُعَالِي السَّلِي السَّلُولُ الْمُعِلِقُ الْمُعِلِي السَّلُولُ اللَّالِي السَّلِي السَّلِي السَّلُولُ اللَّلِي السَّلِي السَّلِي السَلْمُ الْمُعَالِقُ الْمُعِلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَّلِي السَلِي السَلِي السَلِي السَلِي السَلِي السَلِي السَلِي السَّلِي السَلِي ا

نفس سے (مال) دیا تو دہ اس میں بخل کرنے سکے اور منہ موٹر گئے اور دہ تو متہ موٹر نے الے ہی تھے)

الٹرتفائی نے ان لوگوں کی اس بنا پر نرمنت کی کرا تھوں نے اپنی نرر بعیبنہ بچر ری نہیں کی مصفور صلی الٹر علیہ وسلم کا بھی ارشا دہ ہے (من نن رسند دا کے مولیہ میں اس کی تعیین نرکی ہو تو اس نی تعدین نرکی ہو تو اس نی تعیین نرکی ہو تو اس بی تعیین نرکی ہو تو اس بی تعیین نرکی ہو تو اس بی تعیین کر کا ورس بے نزر مانی ہوا ور اس کی تعیین کی ہو تو اس بی اسے بچدا کرنا لازم نبوگا۔

لازم نبوگا۔

ول باری در خواک گفادگا آید کا بیما بیم کا تعالی اس فسم کے ساتھ ہے ہوا لٹرکے نام برجان بوج کسی امرمت قبل کے بارسے بین کھائی گئی ہو جسے بمین منعقدہ کہا با تا ہے جبکہ نذر کی صور تول کی بنبا درہ آیا ت بین بن کا ہم نے ابھی نذر بوری کرنے کے لزوم کے سیسے میں ذکر کیا ہے۔

نول بادی سے (وَا حُفْظُوا اَیْمَانِ کُوتِم ابنی قسمول کی حَفاظن کرو) تجیدلوگول کا فول ہے کہ اور تقاض کو کا فول ہے کہ اور تقاض کو کا قول ہے کہ اور تقاض کو کا تو تاکہ کہ کا کو تسم کھا کو تسم کھا کو تسم کھا کو تسم کھا کو تاکہ کا میں ہے۔ توڑنا کو ٹی گنا ہ کی بات نہیں ہے۔

دوسر مصطرات کا قول ہے۔ قسیس کم کھا یا کرو "جس طرح یہ تول باری ہے (کو لا نجعلوا الله عند خط الله عند الله عند خط الله عند الل

سه تعلیال الالایا حافظ لیسه بین ه اذا مبددن منه الالیة بوت اس کی مهی تهبت قلیل بی اور ده اینی قسم کی حقاظت کرتا ہے جب کراس کے مندسے کوئی قسم ککل جاتی ہے تو وہ پوری بھی ہوجاتی ہے۔

محجددوسرسے معنی اس کا قول سے گفتہ دل کا اس طرح نگہ اِشت کروکہ فسم تو کہ نے برکفارہ اداکہ دو " اس بید کہ کہ می ہونی اس جے آیت کا اس بید کہ کہ میں ہوتا ہے۔ آیت کا بہتی کا حیل ہے معنی ہے۔ اس بید کہ قسم کر کسی معصیت کے از کیا ہے نے دکھائی گئی ہوتو تو اس بید کہ قسم کر کسی معصیت کے از کیا ہے کہ کے بیو تو تو اسے تو ڈردینے سے دو کا نہیں گیا ہے۔

معنور ملى الشرعليدو كم كا ارتنادى و المن حلف على يهدين فواًى غيرها خبراً منها فليا تِ بالذى هو خير و لي كفرعن يدينه اكب نق م كها في الذى هو خير و لي كفرعن يدينه اكب نق م كها في المفرديا. التناديان هي سي (وَلا يُهِ مَسَلِ اللهُ وَلَوْ اللّهُ الْمُنْ عَلَى مِنْ عَمْدُ والسعة في التي ليُو تَوْ الْمُونِي

وَالْمُسَاكِيْنَ وَالْمُسَاكِيْنَ وَالْمُسَائِيْنِ وَيَ سَبِينِيلِ اللهِ وَلَيْعَفُوا وَلَيْصَنَّهُ عَلَى الْم عالمے بین وہ خرابت والول کوا ورسکینوں کوا در ہجرت فی سبیل التعرکیے نے والول کو دسینے سے سم میکھا بمیٹھیں میا ہیے کرمعات کرنے دہیں ور دوگر رکھتے دہی تا آخراً میت .

دوایت بی ہے کریے است منظی بن أما شر سے یا دہے بین ماذل ہوئی جب محفرت الو بکر نے ہے ان بر کھی نزیج نہ کرنے کی قسم کھالی تھی ، اس کی دہر میر تھی کہ مسطی نے افک کے واقعہ کے سلسلے میں بڑی سرگری دکھائی تھی ۔ محفرت الو بکرنے اس شخص کی مدد کرتے دہتے تھے بیان کا رثنتہ دا دیجی تھا۔

الله تعالی نے حفرت الو کباتی کو ابنی قسم نور دینے کا کم دیے دیا اور اس شقص کی دوبارہ کفات کا احرفر ما با بینانچ برضرت الو کبائی نے اللہ کے اس کا معرف این ابنی قسم توٹر دی اور کھی سے اس کی مدد تشروع کردی - اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھی اپنی قسم توٹر دینے کا حکم دیا تھا ۔

بینانچارشاد ہے (ایا تھا النّبی بو مُنْ مَرِدٌ مُرَسَا اَحَدُی اللّهُ لَكَ اللهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللهِ اللّهِ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللللللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّم

کا مکم ہے ناکر شنت کی صور پست ہیں اس کا کفارہ اوا کر دے۔

تقسم كاكفاره كنناسي

نول بادی سے (را طُعَا مُرعَثُ تَعْ مُسَارِکُن بین مسکینوں کوکھا تا کھلانا) حفرت علی محصوت عرض حضرت عائمندہ ، سعیدین المسیب ، سعیدین جبر ابراہیم شخصی ، مجا بداور شن کا قول سے تقسم کے نھارہ میں مرکبین نوصف صاع تقریبًا و دسیرگندم دی جائے گی۔

متقرت عمر اور مفرت عائشه کا فول ہے بالیب صاع کھی دویا جا سے کا میما دیے اصاب کا کھی ہیں اور اللہ میں اور اللہ کا کھی ہی فول ہے۔ کا کھی ہی فول ہے۔ کا کھی ہی فول ہے۔ کا کھی ہی فول ہے۔

تخرت ابن عباس المن عمر ابن عمر محضرت زبدین کی بینی ، عطاء بن ابی دباح اور دوسرے معفرات کا تول ہے دور دوسرے معفرات کا تول ہے کہ در کیا ہے کہ در کی در کیا ہے کہ در کی کیا ہے کہ در کر کیا ہے کہ در کر کیا ہے کہ در کر کر کیا ہے کہ در کر کیا ہے کہ در کر کیا

تمدیک کیے افیرکھا ما کھلانے کے مسلے ہیں انتلاف رائے ہے۔ بحفرت عابی محربن کعب، تاہم مسلم شعبی، ابداہم بختی اور قدا دہ سے مردی ہے کہ ان مسکینوں کو میج اور شام کا کھا تا دیا جائے گا۔
ہمارے اصحاب کا بہی قول ہے۔ نیزا مام مالک ، سفیان توری اورا و زماعی کا بھی بہی تول ہے
مسن بھری کا فول ہے کہ صرف ایک وقت کھلایا جائے گا اور بہی کا فی ہوگا۔ سمکم کا قول ہے کہ جب
ساطم مسکینوں کے والے نہیں کر دیا جائے گا کھا نا کھلانا ہینی اطعام درست نہیں ہوگا۔

مسعیدین جیرکا فول سے کہ دو کر توطعام کے بیے دیے جائیں گے اورا یک میرسالی کے بیے دیا جائیں گے اورا یک میرسالی کے بیے دیا جائے گا۔ ان مسکینوں کو اکتھا کر کے گھا نا کھلایا نہیں جائے گا بلکہ کھا رہ ادا کرنے والا الحبیب یہ طعام سوائے کردیے گا۔

ابن سیرین، مبابرین زید، مکول، طارس اور نتعبی سیمروی سے کو انھیں ایک ہی دفعہ طبعا کرکھلا دیا جائے گا بعفرت انس سیکھی استی سم کی دوا بہت ہے۔ امام شافعی کا قول سے کم انھیں طبعی مئٹر کہ طود ریزنہیں دے گا بکہ ہرکیین کو ایک مدکی مقداد طعام دے گا۔

الربريهام كبت بي كة قول بارى بعد افكُفّارَ شه إطعام عَشَدَة مساكِينَ مِنْ أَوْسَطِماً المُعَلَّمُ وَمُنَا وَال تفليع مُونَ الهُلِيث كُواس كاكفاره يه بهد كوس مسكينوں كو وه اوسط درج كاكھا باكھلاؤ بوتم اپنے بال بجي كوكھلا تے بوئ خلابراً بيت مسكينوں كوطعام ديد بنجراكل كي معودت عيم اطعام كے بوا زركا

مقتضى سے۔

آب اس قل باری که بنیں دیکھتے (کیفی عدی انظام علی حید به مسکینا اوروه التری بحبت بین مسکین کوکھا نامسکینوں کی ملکیت بین دیلے بین کسی کھی اور کھا نامسکینوں کی ملکیت بین دیلے بین اس سے بہی مفہوم جمیں آ نامسے کو کھا نامسکینوں کی ملکیت بین دیلے بغیران کے سامنے دکھ دبا بالے کا کہ فلاں بطعہ بغیران کے سامنے دکھ دبا بالے کا کہ فلاں بطعہ الطعہ اور فلاں شخص کھا ناکھلانا ہے اس سے ان کی مرا دب بہونی ہے کہ فلاں شخص کوکوں کوکھا نے بیریلاتا ہے۔

جب اطعام کا اسم اباحت مے فہر کوشائی ہے نواس کا جواندوا جب ہوگیا اور جب مکبت
میں دید نیا بار صن کے طور میا طعام جائز ہوگیا نو بچر ملکیت میں دے دبنا بار ھوکر جائز ہوگا۔ اس کے
کے تملیک اباحت سے بڑھ کر میوتی ہے۔ تملیک کے جوازمی کوئی انتظاف نہیں ۔

بهارساسیاس نے بہ کہا ہے کہ انفیبی مبیع وتنام دو وفت کا کھا نا دیا جائے گااس کی دہم بہت تول ہاری ہے۔ (مِنْ اُو سَطِمُ اَتُطَعِبُونَ اَ هُدِیْکُمُ اوسطی فا نا وہ ہوتا ہے جوہبع وشام ددوقت کھایا جا ناہے۔ اس بیے کہ دن داست بچو بہبی گفتگوں میں زیادہ سے زیادہ بین دفعہ کھا نا کھا با جب آنا ہے، کم معے کم ایک دفعہ اولاد سطا دومر تبہ وگوں کی عام عادست اسی طرح ہے۔

ین بن سیرنے ابن بریگرہ سے دوابیت کی سے کے حضور صلی افتد علیہ وسلم نے فرما یا دارکہ اکا ک خبرا بیا بسا فہ وغداء کا وعسن اؤ کا اگر خشک روٹی برو تو بہا اس کے مسیح و شام کا کھا ناہیں ۔ ہمارے اصحاب کا یہ قول سے کہ گر گفا رہ اوا کرنے والا انفیس کھا نا دینا ہیا ہے توف فیل علی میں میں اور ایک ماع یکو یا بھی دوسے گا۔ اس کی دلیا مضور صلی الترعیلیہ وسلم سے حفرت کعیب بن عمرہ کی دوابیت ہے جس کا آتھاتی سری کی کلیف کے فریب سے ہے۔

کی دوابیت ہے جس کا تعلق سری کی تکلیف کے فریب سے ہے۔

آبِ نے فرمایا لاواطعہ ولاندہ آصع من طعام سنة مساكين یا تین صاع طعام جير مسكينوں كو كھلادو) ايك اور حديث بين ہے لااطعم سنة آصع من تهر سنة مساكين جيم صاحب سنة آصع من تهر سنة مساكين حجم من الله مسكينوں كو كھلادو)

آب نے بہرسکین کے لیے ابک صاع کھے دیا نصف صاع گندم مقرد کردی اس سے بہات تابت ہوگئی کوسم کا کفارہ کھی اسی طرح ہے۔ اس لیے کہ ضور صلی انڈ علیہ وسلم نے سری لکلیف کے فدید بین اوز فسم کے کفارہ بین طعام کی مفداد کے کا ظریسے کوئی فرق نہیں کیا۔ آپ سے طہاد کے کفارہ سے کہا تھے مکینوں کوایک وستی کھے دویا جائے گا۔

ا کو اوگرار وتنق کی تفارسا گھوصاع کے ہوا برہوتی ہے بجب ظہاد کے تفادے میں ہمسکین کے بیے ایک صاع تھچور کا شہوت ہوگیا تو تنم کا کفارہ تھی اسی طرح ہوگا۔ اس بیے کدان دونوں سے اندروا جد ہونے والے طعام کے مفلار کی مکیسانیت برسب کا انفاق ہے۔

جب ایک صاع مجود کا نبوت برگیا تو گزیم میں نصف صاع کا دیوب برگیا اس ایک کرجن محفرات فیاس میں ایک میں اس ایک کرجن محفرات فی میا سے الفول نے نصف صاع گذم دا جب کی ہے۔

و کو بادی ہے (مِنْ اُوسُ طِ مُنَا تَنْظُو مُنْ قُلُ اُکُولِیْ کے اُکھوری کے اُکٹو کا دور این عباسی سے مردی ہے کہ اِلی مدینہ کے لیے نوداک کی جو مقدا رہونی تنی اس میں بالغ اور ازاد کا حصد تا بالغ اور غلام کی بیت زیادہ بوتی ایک کی جو مقدا رہونی تنی اس میں بالغ اور ازاد کا حصد تا بالغ اور غلام کی بیت ذیادہ بوتا تھا۔

كِيْرِيهُ آبِت نامُل بهوئى (مِنُ أَوْسُطِ مَا نُتَطْعِ شُوْنَ آهُدِيْكُمْ لِعِنَى اوسط درجے كا كھا نا ـ نزریا دو کُرُصیا اور نزریا دہ گھٹیا ۔سعید بن جبہر سے بھی اسی قسم كی روایت ہے .

الوكر عماص كتے بي كر حفرت ابن عباس نے بيان كرديا كرا وسط سے مرا ديہ ہے كوا وسط مقدار مرد ، يه مراد نہيں كرسالن كمے ساتھ ہو۔ حفرت ابن عمرہ سے مردى ہے گا دسط طعام روفی اور ، كھورہ ہے۔ نيزرو ئی اورزينون كاننبل ہے۔ ہم اپنے بال بچيل كو بوبہ نربن كھا ما كھلانے ہيں وہ كوشت اور دوئی ہے "

عبیدہ سے دی ہے کا دسط طعام روٹی اورگئی ہے۔ ابورزین نے کہا ہے ا وسط طعام روٹی کھے در ا در سرکہ ہے۔ ابن سیرین کا قول سے کوسی سے عمرہ کھا تا گؤنندن روٹی ہے۔ اوسط کھا ناگھی روٹی ہے۔ ا دراحن کھا تاکھے داور دوٹی ہے حضرت عبدائٹ بن مسعود سے بھی استیم کی روایت ہے۔

ابربر مصاص کہتے ہیں کہ خورصلی الترعلیہ وہم نے ملم بن صحرفہ کو خلیا رکے تھا رہ ہیں برسکین کو ایک۔ صارع کھیجور دینے کا حکم دیا تھا اوراس کے ساتھ سالن کے طور پرکوئی اور چیز دینے کا حکم نہیں دیا تھا۔ نیز آپ نے حقرت کو مب بن عجرہ کو بین صارع طوام بھی سکینوں ہر صدور کو دینے کا حکم دیا تھا اس کے ساتھ سالن کے طور رکھے دینے کا حکم نہیں دیا تھا۔

مستی الجن علم کے نزدیک ظهار کے گفا کہ 10 وزفسم کے گفا رہ کے دومیان طعم کے کھا طاسے وئی فرق نہیں سے۔ اس سے بہ باست نا بت بہرینی کے طعام کے ساتھا دام بعنی سانن وا جدب نہیں ہے۔ نیزیہ کہ اسیت میں خورہ 1 وسط سے اوسط مقدار عرا دہے۔ اس کے ساتھ ا دام ملانا مرا د نہیں ہے۔ قول با دی اُفکفا دشہ اِ طعام عشری مساکمین) ان سب کے بیاعم مسیح ن پرسکین کے لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس بیے ایک مسکین کو سادا کھانا دینے کے جا زیراس سے استالال کرنا درست ہے۔

تین سا داکھانا ایک مسکین کو دس دنوں میں نصف مساع بیر سے مصاب سے دے دنیا
جائز ہے۔ اس بیے کواگریم اسے دوسرے دن کھانا نری توہم اسم کے بینی مرکول کے انداز حکم کی قسیم

کردیں گے اور بیفن کو جھوڑ دیں گئے۔

فاص طوربران مدول کے اندر سبوبالانفاق آئی بیت کے حکم میں داخل ہیں ۔ اما م مالک احداثم شافعی کا قول ہے کہ ایک مسکین کہ وس ونوں میں تصفف صاع یومیہ کے صامب سے سالاطعام دے دینا سم کے کفادہ کی اوائیگی کے لیے کا فی نہیں بیوگا۔

اگر کوئی شخص ہے کہ حصب المد تعالی نے دس مسکینوں کا دکر فرما دیا تواب ان سے کم براقن فعالے کرنا جائز نہیں سے بیس طرح یہ قول ہاری ہے (کا تجیلہ تو ہے کہ نیک کے لیک کا انھیں اسی کوڑے لگاڈ با یہ خول با دسی سے دا کہ کیفیا کہ انٹر ہے ہے کہ شکے سے ایکا میں بینے دس دن ک

مین اعداد کا ذکر کیا گیاہے ان سے کم براقشا کرنا جائز نہیں ہے۔ اس بے زبر بجث مٹلے ہیں ہے۔ اس بے زبر بجث مٹلے ہیں ہے دس مسکینوں سے کم براقتصار کرتا جائز نہیں ہوگا ، اس کے جواب بیں کہا جائے گا کہ سور کا اطعام محامقت مدساکین کی بھوکس دور کرنا ہے اس بے اس بیے اس بی ایک مسکین اور مسکینوں کے ایک گردہ کے حکم میں کوئی فرق نہیں ہوگا ،

سبب کران سب کے بیے ایک دن میں اطعام کے عمل کی کرار ہوجائے یا صرف ایک کے ایرون ایک کے بیا حرف ایک کے بیے دس دنوں کے اندواس عمل کو دہر ایا جائے۔ یہ دونوں میوزنیں اس مقصد کے مطابق بین ہاس طرح دس مسکین کو دس دنوں کے اندواس عمل سے تکرادیں موجود سے۔

اس بین کوئی اتناع نہیں ہے کواس عمل کی مکرار کی صورت بین ایک سکین پردس سکینوں کے اطبی کا طلان کر دیا جائے۔ اس کیے کہ منفصہ آواس عمل کی مکرار ہیں کر کہما کین کی تکرار ۔

اطبی کا طلان کر دیا جائے۔ اس کیے کہ منفصہ آواس عمل کی تکرار سے برکہما کین کی تکرار ،

متعلیٰ پر چھتے ہیں) جا ند توا بجب بلال میز تا ہے کیک بچر کہ مہر ماہ اس کی رویہت میں کرار ہوتی ہے اس کے سے اس برجع کے اسم کا اطلاق ہوگیا۔

سے میں اللہ علیہ وسلم نے استنجابی بین نین کی صیلے استعمال کرنے کا حکم دیا لیکن اگر کوئی شخص صرف ایک میکونی کی صیلے سے استنجا کر سے نوم اس سے بیسے کافی ہوگا ۔ باحس طرح اً بب نے سات کنکروں کے ساتھ دی جار کا حکم دیا لیکن اگر کوئی شخص ایک ہی کئکہ کوسات دفعہ دمی کے بیے استعمال کر سے فوٹھی اس کے بیے یہ کافی ہوگا اس لیے کہ دمی جا رہیں سات دفعہ کٹکروا دنا مقصد ہوتا ہیے۔

اسی طرح استنجا میں مقعد کو تمین دفعہ دھیبلالگانا مقصد مہونا ہے جو صیلوں کی تعداد تقصد مہیں ہوتا ۔ طیب اسی طرح سجب کفارہ دیسے کا مقصد مساکین کی بھوک دور کر فاسے تو بھرا بیر مسکین کؤوس دن کھلانے اور دس مسکینوں کو انکیب دن کھلانے کے سم میں کوئی فرق نہیں ہوتا چاہیے۔

اس بریہ فول باری بھی دلالست کر تا ہے داؤ کمشر تھے ہا اخیس کیڑے بہائے) بہاں یہ تو امنے ہے کہ مرادا من دس مسکینوں کو دس کیڑے بہنا ناہے اس طرح عبارت کی ترتب کیواس طرح بوگئے "دوعندی اتحوا ہے" دیا دس کیڑے بہنا ناہے اس طرح بوگئے "دوعندی اتحوا ہے" دیا دس کیڑے بہنا ناہے اس طرح بوگئے دے ویے جائیں تودہ کو تو تعدید ما کہ اندوا کو اندوا کی کھڑے بہنا نے میں ایک یا دس ماکین کی کوئی تعدید میں ایک یا دس ماکین کی کوئی تعدید میں تارہ کا کھا کہ اندوا کی اس سے بی فردی ہوگیا کہ اندوا کیا جائیں تودہ کو اندوا کی کھڑے کے دیا کہ کا کھا کیا جائیں تودہ کو اندوا کی کھڑے کے دیا کہ کھا کہ کہ کہ کے دیا کہ کا کھا کہ کھا کہ کہ کہ کوئی میت کرما ہے گا۔

آبب نہیں دیجھتے کا گرکوئی شخص ہے کوئیں نے دس مسکینوں کے ہوڑے ایکے مسکین کو اسے دس مسکین کو اسے دس مسکین کو اسے دسے دسے دیا ہے۔ اس جہت سے دسے دسے دیا ہے کہ گاری داللہ تنہ کہ تاہے کہ کا مسکینوں کی دس کی تعداد میں شخصر نہیں ہے۔ اس امرم پر دلالمت کر تاہے کہ تھم سکینوں کی دس کی تعداد میں شخصر نہیں ہے۔

اس براس جہت سے بھی دلالمت ہورہی ہے جس میں جہت سے اطعام کے ذکر میں دلالمت ہوتی ہے جس کا ہم نے درج بالاسطور بیں ذکر کر دیا ہے۔

ہما دے اصحاب کے نز دیک ایک مسکین کو جوڑے دینے کی صورات اس وقت جائز ہوگا حبب اسے دیں دنول کے اندر سربرونر ایک بوٹر ا دے دیا جائے اس بیے کہ کھا نا کھلانے ہیں جب ایک مسکین کورس دن کھلانے کا ہما رہے بیان کی رفتنی ہیں جب نبرت برگیا تو کھر کھڑا پہنا نے ہیں جبی یہ طریقہ دا جب ہوگیا اس بیے کمسی نے کھا نا کھلانے اور کھڑا بہنا نے کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا ہے۔ ہما دے اصحاب نے طعام اور کھڑوں کی بجائے ان کی قیمیت کی ادائیگی کو جسی جائز قوا ددیا ہے اس بیے کہ اس بات کا نبوت ہوگیا کہ کھا رہ ہی مقصد ہے ہوتا ہے کہ مساکین کو مال کی اس مقد اسے فائرہ اکھانے کا موقع ملے ہوا تھیں وصول ہوئی ہیں۔

یہی فائدہ انفین قیمیت کے طور برنقد رقم حاصل ہونے کی صورت میں میمی ملتا ہے جس طرح طعام اور کھڑے کی صورت میں میں ماصل مہدتا ہے۔ نیز حبب روایا ت اور قیاس و نظری گروسے دکو ہ

کے اندویرین کی ادائیگی درست ہوتی سے نوئی کھارہ کی صورت میں بھی ایسا ہونا واسب ہوگیا۔اس لیے کہسی نے بھی ان دولوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔

علاوه ازیں اگر کوئی شخص سی کور قم دیے کہ طعام اور کھرے وغیرہ نے کے بیے کہتا ہے۔
تواس کے متعلق بدا طلاق ممتنع نہیں ہو ہا گہاس نے فلاک کوکھا نا کھلا با اور کھرا پہنا باہسے ، جب
اس اطلاق کی تنب اشن کی آئی نو بھر آسیت کے الفاظ اس صورات بعنی لقدی کی صورست بیس کفی رہ کی
ادائیگی بربھی نہنتائی ہوگی .

آپنیں دیکھنے کا طعام کی تقیقت بہدے ایک ننخص کسی کواس طرح کھلائے کھانا اس کے بیاب کھالے۔

اس کے ساتھا کروہ اس کھانے کو سکین کی البت ہیں دیے دیتبا او دسکین اسے کھائے بغیر فرونیت کو کھنے کو اس کے ساتھا کروہ اس کھائے کو سکین کی البیت ہیں دیے دیتبا او دسکین اسے کھائے بغیر فرونیت کو کے نقد رقم حاصل کر لیتبا تو بھی کھا ہوہ اوا بہوجا تا اگرچہ افقا کے قبقی معنی اس لیے یہ نسائل نہیں ہی لیکن جو نکہ اس مقدار میں مال اس تک بہنچا نے کا مقصد ماصل ہوگئیا اس لیے یہ صورت درست بوگئی اگر چراس نے کھا یا نہیں اور کھا نے کے طور پراس سے فا کرہ اس لیے اس کھا یا نہیں اور کھا نے کے طور پراس سے فا کرہ اس لیے اپنے افرونیت اسی طرح اگر کھا رہا دی کھا یا نہیں اور کھا نے کے طور پراس سے فا کرہ اس کے انداز وخت اس کو جو آرا نہیں مینیا یا صرف اسے ہو ڈرا دیا ہے۔

معی میں اس نے سکین کو موڈرا نہیں مینیا یا صرف اسے ہو ڈرا دیا ہے۔

سین موازی وجربیس کاس نے اسے مواد دسے کرمال کی بر مقداد اس معیریا سن نا بیروه اسے بی که کان اسے بین کھاتے اس معیریا سن نا بیروه اسے بیٹر این ان فار با یا -اس معیریا سن نا بیرو کی که کفال سے بی کھاتے اور کیٹر سے کا حصول مقصد بہت میں ہے مبکہ مال کی اس مقدار کا مسکین کک بہتے ہوا نا مقصد سے اس معین کو مفصد کے حصول مقدد کی صور توں میں کم کے اندرکوئی فرق نہیں ہوگا بینی مسکین کو مفصد کے حصول اور فیقد کی صور توں میں کم کے اندرکوئی فرق نہیں ہوگا بینی مسکین کو متواہ طعام یا کیٹر اور میں مقصد ماصل ہوجائے گا۔
مقام کا بیروں ویکھنے کی مفاول میں اس میں میں اس میں میں مقصد ماصل ہوجائے گا۔
ماع بیکو یا تھے دول میں دول میں تصف صاع گندم بالیک صدی میں تصف صاع گندم بالیک صدی کی میں اللہ میں مقال دول کر ایک دول کا ایک میں مقال دول کی میں میں میں کردو)

آبید نے تبا دیا کہ صدفہ فطریس مقعدیہ ہے کہ اکین سوال کرنے سے متعنی ہوجائیں . بعینہ طعام مقصد نہیں - بیمقصدی طرح طعام کے ذریعے ماصل مہوجا کہ سے اسی طرح اس کی

۶۶ پر ب

ysi, Hiji

تیمنٹ کے دریعے کھی حاصل ہوجا کا سے۔

اگرکوئی شخص ہے کہ اگر قیمیت جائز ہونی اور مقصد میہ و ناکہ مال کی میں مفدار مساکین تک بہنچ عبامے تو کھرا طعام اورکسوہ سے ذکر کا کوئی فائدہ نہ ہوتا جبکہ اکثر اسحال میں ان کی قیمیتوں میں نفاوت ہوتا رہنا ہے۔

آسیت بین کھانے اور کیوسے فرکہ کے اندریہ دلائت موجود ہے کہ کھیوڈ کر ان کی تعمیر کھیوڈ کر ان کی تعمیر کا کا کہ اس مفدارسے فائرہ قیمتوں کی اور کی اس مفدارسے فائرہ اٹھا نا مقعد نہیں ہے۔ اس کے جواب بین کہا جائے گا کہ معترض کی بیسوچ درست ہنیں ہے۔ اور بات اس طرح نہیں ہے۔

التوتعالی نے طعام اورکسوہ کا ذکر فرایا ہے۔ اس کے بڑے فائدے ہیں، وہ اس طرح کا کترت ہیں، وہ اس طرح کا کترتعالی نے ان دونوں با نول کا ذکر فرا دیا) و داس ذکر سے ہما دے یہے یہ دلا اس نہریا کو دی کران دونوں کی بجائے ان کی قیمیت دے دینا بھی جا توہید باکہ کفا رہ ادا کرنے والے کو لیندیں مل جائے کر جا ہے توگندم اور میں اور میں کا کھا نا کھا دے یا بھا نا کھا دے یا بھا ہے توگندم اور کی مجائے ان کی قیمیت اوا کردے۔

اس صودیت میں قیمتوں کے تف وٹ کے وقت اس کے بیے گئجائش ہوگی کرا دفع کو کھے ڈرکرا دفی با ا دفیٰ کو تھیڈر کرا رفع کوبطور کفا دہ ا واکر دسے۔ باا ن دونوی فکرکورہ اشباء میں سے بعیبنہ جوپیز جا سے دسے دسے ۔

ا وسطدرے کا غلام دینا قبول کر ہے۔ اگروہ ا وسطودرے کا غلام ہے آئے گا تواسے قبول کرلیا مبائے گا تواسے قبول کرلیا مبائے گا اور گراس کی قبیت ہے گئے گا نوفیریت کھی قبول کرلی جائے گا ، ان صور تول میں قبیت کے لینے کے جوا نرنے مذکورہ بیزوں کی تعیین کو باطل نہیں کیا ،

یہی بات اس مشکے بیں بھی ہیں ہے ہوہا رسے دیریجبٹ ہے ہے ہیں دیکھتے کا کندتھائی کی طر سے کفادہ ا واکر نے اکے کو کھا ٹا کھلانے ، کپڑا پہنا نے اور غلام آزا دکونے کے درمیان اختیادہ دیا گیا ہے۔ استجمعیت کبی ان انتیادیں سے ایک نئے کی طرح ہے اس سے اس ان استباداور قبریت کے درمیان اختیاد ٹی مجائے گا۔

اگرجیطی اورکسوه کی فیمتول میں فرق ہونا دہنا ہے اس کیے کہ جب وہ ارفع بجرکفا دہ کے طور رہا داکھ ہے کہ جب وہ ارفع بجرکفا دہ کے طور رہا داکھ ہے کا تواس می اور اس کی اور اکر اور کی بیافت میں دیا وہ فضیبات حاصل ہوگی اور اگرا و فی بیافت کا تواس کی اسے اجازیت ہوگی وہ کورے گا وہی خرض ہوگا اور اس کی انجام دہی پروہ اپنے خرض سے سبکہ وشن مہوجا ہے گا ۔

اس کی مثنال بہتے۔ ہم کہتے ہیں کہ تما نہ کے اند دور فن فرات کی مقدار ایک آمیت ہے لیکن اگراس نے فرات طویل کردی تو ابوری فراکت فرض میں شمال ہوگی -

اسی طرح دکوع میں فرض وہ متعدا دہسے جس کی نبا پرائک شخص داکع کہ السکتا ہو۔ اگراس نے دکوع میں طوائست انعقیا دکر کی تولیدسے دکوع کا شما رفوض کے اندر بہوگا ۔ ہمب نہیں دلیجھتے کہ اگرا ما م دکوع طویل کروسے اور تنعقدی آخروکوع بیں آکرشا مل ہوجا سے نواس صورت بی تعقدی کو وہ دکھت می جا سے گئے ۔

اسی طرح اس میں کوئی استاع نہیں کہ کفا رہ میں اس چیز کی قیمیت کو فرض تسلیم کمرلیا جائے ہوطعا م باکھرے تی تمتیدل میں سے تم ہوئیکن اگروہ ارفع جیز کی قیمیت اوا کرسے گا تو ہی قیمیت فرض شما رسوگی ۔

مغرور مغرور

91/

ہ شام نے امام مالک سے دوا بیت کی ہے شاواریا عما مہدینا کفاوہ کے بید کا فی نہیں ہوگا۔
بشرنے امام الدیوسف سے بہی روا بیت کی ہے۔ امام مالک اور لبیت بن معد کا قول ہے کہ اگر مرد
مسکین کو کبٹر ایم بنائے گا توا بک کی طاحت کے اور اگر عودیت کو بہنائے گا تورو کر بڑے دے گا ایک
فیمیں اور ووسری اور هنی ۔ اس یے کہ تماز کے جوائے ہیں کم سے کم لباس سے جودت کو صرف ایک
کیٹرا دینا کافی نہیں ہوگا ۔ اسی طرح صرف عامر دینا کافی نہیں ہوگا ۔

سفیان توری کا قول ہے کہ عامریمی کا فی ہوگا۔ ا مام شافعی کا قول ہے کہ عام، نشادا را درسر پر دوالنے کی اطریعنی کھی کا فی ہوگی۔ ایو بکرسے ماص کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن سفسین ، ا براہم کمغی ، حسن ، مجاہد ، طاقوس ا و اند بہری سے مروی ہے کہ ہرسکین کو ایک کیٹرا دباجا سے گا .

اپونکرسهامی کہتے ہیں کہ ظاہر دوابیت اس بات کی تقتفی ہے کہ کہ طرا ایسا ہونا جا ہیے کہ محب اسے کوئی شخص میں نے مرت میں ملبوس کہلا سکے ما س پیے کہ ابار شخص حس نے مرت شاہدار ایس کے مرت شاہدار کہ اور کہ طرا نہ ہویا صرف عما مربا ندھ دکھا ہو تواسے نباس میں ملبوس نہیں کہا جا سکتا ہوں مرت کو بی بہنے دا کے دیے نام نہیں دیا جا سکتا ۔

اس میے یہ داجب ہوگیا کہ عرف شرا دیا عامر باا عرصیٰ کا فی نہیں۔ کیونکہ یہ جزیر پہنے کے با وجودا کا پشخص بر مہنہ ہی شما رہوگا۔ کیڑے میں ملبوس شما رہیں ہوگا۔ بہذا اوا و دمیوں سے ہرا کیب پورے میں کیا جاتی ہے اورائیا انسان کیاس میں ملبوس کہلاسکنا ہے اس ہے کھا وہ بیں یہ کا فی بوقی ہے۔

تول باری ہے (او فقید فرد کر کے بیا ایک علام آزاد کرنا) بعن عتن تقید کے بیرافند کا مفہوم ہے کہ اس سے غلام کا بودا سرا با مفہوم ہے کہ اس سے غلام کا بودا سرا با مرادلیا ہے ۔ اسے قیدی کے دسا تق تشیید دی گئی ہے میں کی گردن میں بندھی ہوئی دسی کو کھول کر اسے آزاد کر دیا جا تا ہے۔ اس طرح زفیہ بورسٹ خص سے عبارت ہے۔

بهارساه المحال کاکھی ہی فول سے کھا گرکوئی شخص اپنے غلام سے کئے تیری گرد ن آزاد سے تو وہ غلام آزاد بہر جا کا ۔ جس طرح انت حد و الدا دہد ا کہ بندے بروہ آزاد برجا ا اسے ۔ زنبہ کا نفط اس بات کا مقتضی ہے گرا ندا دکیا جانے والاغلام جبمانی نقائص اور بیار بالا سے مفافظ برو۔ اس لیے کر بر نفظ بورسے اعضا والے انسان کے لیے اسم ہے تا ہم فقہا کا اس بر اتفاق ہیں مانے نہیں ہے۔ انتقاقی میں کے دانسان کے لیے اسم ہے تا ہم فقہا کی اس بر اتفاق ہیں مانے نہیں ہے۔

ابراہیم نخعی کا فول ہے کہ ہماری فراً منٹ ہیں ہی یہ فقرہ اسی طرحہسے۔ معفرات ابن عبائش ہماہدُ ابراہیم، تن دہ اویہ طاؤس کا تول سیسے کہ بے نئین روزرسے لگا تا لد کھے جائیں گئے ان ہیں فرفوکفاڈ کے بیسے کا فی نہیں ہوگا۔

ول باری (خگفا کرفیکه افتای میسکی اس بات کا مقتفی ہے کہ فدرت ہونے کی سورت بین اطعام باکسوہ یاعتق رقبہ کے فردیعہ کفا رہ کا ایجا ہے اوران میں سیکسی ابید کے فردیعہ کفا رہ کا ایجا ہے اوران میں سیکسی ابید کے فردیعہ کفارہ اوا کرنے کا فرطاب باقی دہنا ہے۔ اگر بیر چیزی میسرنہ موں تو کھر دوزہ جا کر بہر کا اس میسے کہ فول باری ہے (فکن کے دیجہ کہ فوسیا ہم تُنگا ہے ایک اللہ میں کا کہ میں ایک سے میں کو دوزوں کی طرف اس مورت میں منظم کو دوزوں کی طرف اس مورت میں منظم کو دوزوں کی طرف اس

اس بیے جب کک کفارے کا خطاب ان میں سے کسی ایک بہنے رہز ہائی ہے۔ اس وقت کسی اس بیے جب کی موبود گی میں اس کے بیار کس اس اصل کفارہ کی موبود گی میں اس کے بیے دوزہ کھنا جائز نہیں ہوگا - روزہ نشروع کر دینے کی صورت میں ان تینوں اشیاء میں سے سی ایک کے ذریا ہے کفارہ ا داکھنے کا خطاب اس سے ساقط نہیں ہوا . اس کی دلیل بیہ بے کا گروہ پہلے دن کا روندہ نشردع کر لیتا بھرلسے فاسد کر د بتا جب کہ اسے آنا دکر نے کے بیے غلام دستیاب ہوجا تا نواس کی دستیا بی کے ساتھ اب روزہ رکھنا اس کے بیے خلام دستیاب ہو گئی کاس کا روزہ نشروع کرلینا اصل کی فرفعیت کے سے جائز نہونا - اس سے بہ بات نابت ہو گئی کاس کا روزہ نشروع کرلینا اصل کی فرفعیت کے سفوط کا سبب نہیں بنا - اس لیے دوزہ نشروع کرنے سے پہلے اولاس کے لیم آناد کرنے کے لیے غلام کی دستیا بی بین کوئی قرق نہیں ہے ۔ کیونکد دونوں حالتوں میں کھارہ اداکر نے کا خطا ب اس برزائم رستا ہے۔

متراب كي يجم

قول بادی سے دراتی ما اکنسٹر کوالکی شرک کالکنے میں کالاڈ کا کر دیفیس میں کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا انشید کا اِن خالج تَرْبُرُ کُا کہ بہ نتارہ اور بھا اور بھا ستا نے اور بانسے بہرب گذر سے نسیطانی کام میں ان سے بہر ہرکرو)

سین دو دیوه سے نتراب کی تعربی کی مقتصلی ہے اوّل قول باری (دِ فیگ) اس لیے نترع میں روسی اس بیے نترع میں اس بیے نتراب کا اسم ہراس بیز رپردافع ہوتا ہیں رسی اس بیری بر برز لازم ہو اس سے برم برز الدوم ہیں۔ نتراب کوریس کا نام د نبا اس سے برم برز الدوم کے لادم کا موجب ہے۔

دوم فول با ری (خانجنز بشری بر امرکا صیغہ بسے ادرا مرابی ب کامقتقی ہے۔ اس طرح آبیت دوویوہ سے نزاب کی تخریم کے حکم پیشتل ہے۔ نزاب انگور کے اس نمام دس کو کہتے ہیں جس بین نیز کا آگئی ہو۔ اس طرح کے دس کے نزاب ہونے پرسب کا تفاق ہے۔

لعف دوسری حوام مشروبات بریمی تشبیر کے طور بر نظراب کا اسم واقع سرونا ہے تملاً فضیع ہو گدر کھج در با نشک کھج در نعین خراکر بانی میں کھاکو کر بنایا جا تا ہے۔ اگر جان دو تورق مسمول کو خمر کے سم کا اطلاق ننامل نہیں ہوتا۔ خمر کے مفہوم کے بارے بیں بہت سی دوایا ت منقول ہیں۔

مالک بن منول نے نافع سے اور اُمفوں نے مفرت ابن عرض سے روایت کی ہے۔ الفوں نے خوا با : نتراب کی مومنت نازل سوئی اس وقت مربینہ منورہ میں اس نام کی کوئی چیز بنیس بائی جاتی تھی۔

سف سف تخریم خمرکے بارسے میں الدِ کبر جمعاص کی تحقیق ہے۔ وہ المام الوحنیف کے قول برمبنی ہے سکی مفتی بہ قول ام الولا اورا مام محد کاسیے۔ مرجم ورکے قول کے مطابق ہے۔ مترجم،

ميں يمعلم سے كدربندمنوروس تقيع البسر كركھ جوركدياني ميں ملاكد بنايا جانے والامشروب اورتقبع النمر (خشک کھی اکو بانی میں ملاکر تبا باجانے والامشردمب) اوران سے بنائی جانے والی تمام دوسرى مشروباست بخ تى كفيى -

تعفرت ابن عرف ان توگول میرسے تہیں تقے مین سے انٹیا دکے ما موں کے بغری معنی مخفی ہول- برامراس بردلاست كرنا سے كم جورسے بنائى جانے والى مشروبات ال كے نزد كيا تمركے نام سے موسوم نہیں ہوتی تھیں عکمر نے حفرت ابن عباس سے دوا بین کی سے کہ شراب کی تخریم

نازل مردئی اوربرشراب مقین سے۔

معفرت ابن عباس نے یرنبا یا کفف بنے کونیراب کہتے ہیں۔ بیکھی ممکن ہے کہ حفرت ابن عباس نے اسے شراب کا مام اس سے دیا تھا کہ حوام شروب تھا۔ جمیدا تطویل نے حضرت انسی سے داہت كى سے وہ كہتے ہيں ابوطلحركے كرس الدعينية مانى بن كعرف اورسبيل بن بيفياً وكونزاب يلا مد الم المقاكر من الماس سے الل آ دى گزرا - اس نے كہاكر بتراب سوام كردى گئى ہے - خداكى فسم! ان تُوگوں نے بیس کریے نہیں کہا کہ بی تبالکا لیتے دو۔ نبکہ یہ کہا ۔ انس المتھا سے بین میں جنامھا ما تى روكيات اسے كرا دو-

اس کے بعدان لوگوں نے نتنراب کو تھی ہاتھ نہیں لگایا بہان ٹک کہ اپنے نعابق حقیقی سے علمه اس زملنے میں ہارے یاس سوشراب ہوتی کھتی وہ گرکھیجورا ورنفشک کھیجورسے نیادی بھاتی تھی۔" محفرت آنس نے میرنتا یا کرجس وان نزاب۔ کی حمرنت ہوتی ہے اس دان یعنی اس زمانے ين كروهمودا ورنشكم محمورس تنا دننده مشروب كونتراب كانام دياجا ناتها-

اس میں بیگھائش ہے کہ درج بالادونوں فسم سے مشروب سمام تخفیاس لیے مفرست انس کے انفیس خرکا نام دیا، ا دوان کی مراد به کفی که لوگ انطیس ننرامی کا درجه دیتے تھے ا ورنتراب کی طرح محضت تقع يمراد بنيس كرهيقيقت بين كفي ان كانام ننزاب تفاء

اس میرید باست بھی دلائست کرنی ہے کہ قتا وہ نے حضرت انسی سے یہی دوابرت نقل کی ہے حسمين مقرت انس نے كہا ہے كاس دوا نے بس ہم لوگ بابن عنى الحقيب ننزاب شادكرتے تھے کا تغیبی نتراب کی طرح سمجھتے تھتے۔ تا بت نے حفریت انس سے دفایت کی سبے کوانھوں نے کہا": ہم رہہ سیسی شراب سوام ہوئی نواس زمانے ہی ہمارے ماں انگوری نزاری بربت کم ہونی تھی، عام طور میر گررکھیجورا ورخشک کھیجوری منی ہوئی ننراب استعمال کی جانی تھی۔ اس دوایت کے معنی بھی ہی ہم کراس زمانے میں ہی دومشروب ہوتے تھے تاہم لوگا تھیں اس لحا طرسے خرکا در مردبینے تھے کہ بینے ملانے نیزنشدا ورسروریکے مصول کے بیا تھیں استعمال کیا جآتا تھا۔

فخت رین فلفل نے کہا ہے کہ میں نے مفرت انس من مالک سے مشروبات کے بارسے میں اوجھا تواکفوں نے فرما یا " نثرا ب موام کردی گئی، برانگو درکے دس ، نشتک کھیجور، مشہد، گندم ، بکواور باہرہ کی نبتی ہے۔ ان میں سے ہو مین زنشہ کورین جائے وہ نشراب ہے۔

بروایت اس میردلایت کرتی ہے درج بالاجیزوں کواس دفت خرکہا جائے گاجب ان کے اندرنیشہ آوری کی میفیت نہ بربا ہو تو وہ خمر میں اندرنیشہ آوری کی میفیت نہ بربا ہو تو وہ خمر نہیں کہلائے گی مفرت عمرف سے مروی ہے گاب نے فرایا جب تراب موام کردی گئی ہے بربانچ بہیزوں کی بنتی ہے وہ انگور، نشکہ جھجور، شہر، گذرم اور بجرسے ، خمروہ ہے ہوعقل بربردہ ڈال اور اس برا تراندا نہ ہد جائے ۔

بردوا برت بھی اس بردلائت کرتی ہے کہ حفرت تخریر اس سے بہوئی مشروبات کواں وقت خمرکا نا م دیا ہے حب زیادہ استعمال کر لینے سے برتشہ پدیا کردیں - اس ہے کہ آب نے فرایا موالحنہ دما خا مدالعق لی خمروہ منتہ وب ہے ہوعقل برانزا نداز ہوجا ہے ۔

سری بن اسماعیل سے دواریت کی گئی ہے ، اکفون نے شعبی سے کا کفوک نے فرات تعان بن کیتے ہوئے ہے سنا تھا کر مفروطی الته علیہ وسلم نے یہ فرا یا تھا : گذرم کی نترا ب ہوتی ہے ، سرکی کھی نتراب ہوتی ہے ، زہریب بعنی خشک انگوری کھی نتراب ہوتی ہے ،خشک کھیددی کھی نترا ہوتی ہے اور نتہدی کھی نتراب ہوتی ہے :

آمیہ نے بہنیں فرا یا کالیسی تمام شروبات بن کا تعلق درج بالاا صناف سے ہوشراب ہیں۔

میکد آمیہ نے یہ تبایا ہے کا ان چیزوں کی نشراب ہوتی ہے۔ اس میں بیمجی اختال ہے کہ آب نے

بیم اور کی ہوکدان میں سے ہو جیزیں نشد آ در بہوں وہ نشراب ہیں اوراس کیفیت کے پائے جاتے

کی صورت ہیں حام ہیں۔

آب کی اس سے بیمراد نہیں ہے کہ بیائ شردیا سے کا نام ہے جوان اصناف سے نیاں کی جاتی ہیں۔ اس بیے کراس روامیت کی اسا دیسے زیا دہ بچے اسا دیے ساتھ وہ روایتیں ہیں جواس بات کی نفی کرتی ہیں کہ اس اسے ہے۔

W

مبین خمین بحرف برایت سائی انجیس الولاً و دینے، انھیس مرسلی بن اسماعیل نے، انھیس لیان نے وانھیں کیلی بن ابی کنیر نے الوکٹیرسے (بر بٹر بیبن عبدالریمن ہیں) انھوں نے حضرت الوہر مربوسے سی حضورصلی انٹر علیہ وسلم نے فرا یا (المنحسومن ھا شین الشجویتین النخلہ والعنب نتراب ان دونوں درختوں بعنی بعنی کھے وا ووا تکورکی ہوتی ہے)

بهیں عبدالباتی بن قانع نے دواست بیان کی ، انھیں عبددبن حاتم نے ، انھیں ابن عمار کوئی المولی میں ابن عمار کوئی المولی نے ، انھوں نے درا انھوں نے حصور میں انتہاں کے محصور میں انتہاں کے محصور میں کا متمار میں کا متمار میں کا متمار کا المتعدد میں نھا تا بالمنہ دونیاں المتنہ دونیاں المتنہ دونیاں المتنہ دونیاں کا متمار کی متمار کا المتعدد میں نھا تا بالمتنہ دونیاں المتنہ دونیاں المتنہ دونیاں کا متابہ دونیاں کا متابہ دونیاں کی متابہ دونیاں کا متابہ دونیاں کی دونیاں کی

یہ دوامیت اپنی سندی صحنت کی بنا ہران تمام دوا یاست کا نھائم کردینی ہے جن کا ڈکواکس کما سب میں گذر سکیکا ہیں۔ یہ رواریت ان تمام شروبات سے خرکے اسم کی نفی کونتھنمن ہے ہوان دو دن ختوں بعینی کھجودا و دا تنگور کے سواا و رکسی جیز سے تیا دکی گئی ہوں اس کیے کہ حضور صالی کئو دولیم کا قول لالخسد) اسم خبس ہے جوان تمام مشروبات کا حامل ہے جفیں خمر کے نام سے موسوم کیا ، حاتا ہے۔

اس سے بیانت منتقی ہوئی کہ ان دود رختوں سے علادہ کسی ا درجیز سے بنے ہوئے مشروب کو خمرکے نام سے موسوم کیا جائے۔ یہ روا بہنداس امرائ فنفقی ہے کڑھر کے نام سے صرف دہی مشروب موسوم ہوگا ہوا ان دود زختوں سے کیلا ہو۔

اب اس بحث کا فلاصہ یہ ہے کئیں شروب کے خمر ہونے برسب کا آلفاق سامنے آیا ہے ہے وہ شروب ہے حیں کاہم نے پہلے دکر کیا ہے دی انگور کا نمام اس جس میں تیزی آگئی ہوا ور جباگ مارد ہا ہو۔

جب خرکے بہی معنی بیں بوہم نے بیان کردیے نواس صورت میں بدا حمال سے کرحفرت اوٹررہ

کی دوایت میں صفورصلی التُدعلیہ وسلم کے افغاظ (المخدومن ها تدین المشعوبین) کا بیر فهوم ہو کرآئے نے
ان دوند دفتوں میں سے ایک مرادلی ہے۔ بعبنی ان دونوں میں سے ایک سے تشارب نسکتی ہے۔
حیس طرح بیہ فول باری ہے ایا مُعشد الْجِینَ دالاِنْسِ الْمُولِّانِیُ وَسُلْ جِنْمُ اللَّهِ مِنْ وَانْسِ!

کیا تھا درے باس تم میں سے دسول بنیں آئے؟ مالا تکہ دسولوں کی آعرم دے گروہ انس سے ہوئی ہے۔
اسی طرح ایک میگر ارشا دہے لا تجویئے مِنْهُ ما اللَّوْلُوُو اَلْمُوجَانُ ان دونوں (میسطے اوز مکی مندروں)
سے مونی اور موندگا برا مدہوتے ہیں)

سالانکدمونی ا دومولگا ان میں سے ایک سے برا مدمونے ہیں۔ خمر کے حقید تقی معنی وہ ہیں ہج مہنے اوپر بیان کیے ہیں اور اس کے سواکسی اور بچیز میرخمر کا اطلاق نہیں ہوتا۔

بوتنعص بلافرورت ننراب كوحلال مجتناب وه كافرب

اس بربرامردلائست كرنام المراسلام كانس براتف ق بسكر وتشخص بلافردات تنراب كوهلال مجمع البسط وه كافر سب و نبرسب كانس بريمي آنفاق بسكر شخر كسوا باقى ما نده حراً) مشروبات كوهلال محفيفه والاكفري علامت ميني تكفير كامشخى نبيين بهونا.

اگریہ دوسری مشروبات بھی خمر ہوتیں تولقینیا ان کو صلال سیجھنے والاکا فرہوتا اوراس خفس کی اطرح خارج اسلام ہوتا ہوا سے فام رس کو صلال سیجھنے اسلام ہوتا ور وہ جھاک ماد دم جا ہو۔ اس بات بین ہود وہ جھاک کے خمر کا اسم حقیقات بین صرف انگور کے دس کو شامل ہے دم کو ایس کو شامل ہے۔ حب کو ایس کو شامل ہے۔ حب کو ایس کو ایس کو ایس کو شامل ہے۔

ئى بى ي

ہودہ خمرسے۔

بھاس نے اس آبت کی تلاوت کی ہے حالانکہ درج بالاا بہت بن نہ یہ بات موج د ہے کہ سکولیتی نشنہ کی چیز کی ہے کہ سکولیتی نشنہ کی چیز خمر ہوتی ہے۔ اگرتشہ کی چیز فی الحقیقات خمر ہے تو کھی بید وہ خمر ہوگی ہوا تگور کے دس سے تبیا دہوتی ہے ۔ اس بیے کہ فول باری ہے در وہ ڈ خمر ہے تو کھی بیدہ خمر ہوگی ہوا تگور کے دس سے تبیا دہوتی ہے ۔ اس بیے کہ فول باری ہے (وہ ڈ شکات التخذی کے الکھنا ہے اور کھی وا ورائگور کے کھیلول سے)

اس کے ساتھ یہ بات بھی ابنی جگہ ہے کہ آبت اس سکر کی اباصت کی تعنفی ہے جب کا ذکر
ایس میں بہوا ہے۔ اس لیے التٰرقیعا لی نے آبت کے ذریعے انگودا وکھے در کے منافع اور فوائدگنوائے
ہیں جس طرح اس نے بویا یوں اوران سے پیدا ہونے الے دودھ کے فوائدگنوائے ہیں۔
اس لیے ایت ہی سکر کی تحریم بیرکوئی دلامت نہیں ہے اور نہی یہ کوسکر خمر ہے۔ اگرا بیت کی

ولالت اس برہوتھی جاتی تواس صورت میں بھی اس بات براس کی دلالت نہرتی کر شراب ہراس چیز کی ہوتی ہے جونشہ بیداکرتی ہے۔ اس لیے کہ ایت میں انگوروں کا ذکر ہے ہیں کے رس سے شاری ترب مات سے

شارب تیا دی جاتی ہے۔

اس پیے تناب اللہ کی دلائت کے بارسے ہیں اس قائل کا دعولی درست نہیں ہوا اس قائل کا دعولی درست نہیں ہوا اس قائل ف نیاس سلسے بینا ن ا حادثیث و آثا دکا ذکر کیا ہے جن کا ہم اس سے پیدے مفدوسلی اللہ علیہ وہم سے اور بات اور سلست کے قوال کے تحت ذکر کرا کے ہیں ہم نیے ان احادثیث و آثار کی توجیہ کھی وہی بیان کردی ہے۔

مفدور ملی الترعلیه وسلم سے ان احادیث کا بھی ہم نے ذکر کر دیا ہے جن ہیں آپ نے فرطا بیے ایک مسکو خدر کا مسکو خدار کا مسکو خدر کا مسکو خدار کا مسکو کا میں کا میا کا میں کا می

ان نمام روایات میں حرمت کا حکم اس حالت بیر محمول بین میں مرکورہ بینے وں میں نشا وری کی میں میکورہ بینے وں میں نشا وری کی کی میں میں ان بینے دل کے سائھ مورون کے کی کی فیلیت بین ان بینے دل کے سائھ مورون کے حکم کا نعلق نہیں میوگا۔

ہاری بیزنا دیل ان مدوایاست کی ان دومری روایاست کے ساتھ تطبیق کردیے گی جوان پیزو^ں

کے خرم و نے کی نفی کرتی ہیں ، نیز اجماع کی ولالت کے ساتھ بھی ان روا باہت کی طبی_ق ہو <u>ما ک</u>ے گی ۔ سلف کی ایک جماعت سے نیز قسم کے نبند عینے کی توا نرکے ساتھ دوا یات موجود میں . ان بين حفرت عمرة بحفرمت عبدالنتدخ بحضرت البوالدئة وآنوا ورسفرت بريده إور ديگية حفرات شامل ہیں مین کا ہم نے اپنی تصنبیف کتا ب الاشریٹے ہیں ڈکرکردیا ہے۔ کچھا و*ددوا یامت ہم پین ہی ہوا* بسي كرمفنور في التعليه وعم في تبزييني كالرسف بمبنيكا استعمال كباتها . أكراس فأكل كى ماست ورسست تسليم كرلى حاشت تواس سع يدلازم آشے كا كد مذكوره بالاصفر نے رنعوذ باللہ خمینی شراب کا استعمال کیا تھا۔

ہمیں عبدالباقی بن فانع نے روایت بیان کی الفیرم طین نے الفیر اسمرمن پوٹس نے، انفيس الومكرين عياش نيا مكلبي سيع الفوى نيه الوصالح سعا ولانفول ني حفرت ابن عباس كررسول الشرصلي التعمليه وسلم نمے فرا با (كل مسكر حددا مربرنشدا ورجيزيوام سے) وادى كہتے ميں كرم نے محفرت ابن عباس سے يوجھا": محفرت بينبيذ بوتم ييتے ہيں ہانے اندرسكركي كيفيت بيداكردينا سے "مضرت ابن عالى نے فرطا! بات بينہيں ہے ، اگرتم سے كوئى تنخص توبیایے بی ہے اورا سے نشہ نہ کئے نویہ مندوب صلال سعے، اگروسوس بیا ہے بیرت اسطاع توده حوام ہے ؟

ہمیں جبدالباتی بن فانع نے روایت بیان کی سے ،انھیں مشین موسی نے، انھیں مودہ نے انھیں عون منان نے اوالحکم سے، انھول نے اشعری فبیار کے ایک شخص سے، انھوں نے الاشعرى سب، وه كنت بن جي اورمعاذ كو حضويصلي الترعليه وسلم نهين كي طرف بهيا ، بس نه عرض کیاجا لند کے دسول آئب ہمیں اسبی سرزمین کی طرف بھیج رسے میں جہاں کھ مشروبات راتے ہیں ، ایک مشروب بتع سے سوشہدسے تیار کیا ما نا سے ایک مزر سے مج باہرہ اور بکے سے تیاد ہوتا ہے، اس میں تبری آ جاتی ہے میں کی نبا بیدوہ ٹھٹنہ اوربن جاتا ہے " مصرت اشعری کہتے ہیں كالثانعالي فيصفورهن لتدعيبه وسكرنختفر ككرمام خصرك انفاظ كبني كصفت عطافوا في كفي حيناني مبرى باست سن كرابياني فرط يا (انساحه مالمسكوال ندى ديسكوعن العسلوة عرف وسي مشرب سمام بعص يحمك بعينى نسشداً ودبهو برجينين واليه كونما زيسے مدبهوش دکھنا ہو) عفوصلى الشرعليه والمستعاس مدسيت بي بربيان فرما دياكه حرف وبسي مشروب حرام بسيج

نستنه كاموحب بهو يهوشروب اس طرح كانه بهوده حام بنين سے يهيں عبدالم افى نے دوابت بيان

کی اکفیس محدین ترکه با العلائی نے اکھیں عباس بن کیگا دنے ، اکھیں عبالرحلن بن نشیر العطفا نی نے الواع الواع الواع الواع الواع الواع الواع کی سے ، اکھوں نے جھر الواع کے سے ، اکھوں نے جھر الواع کے سے ، اکھوں نے جھر الواع کے سال مصنود میں اللہ علیہ وسلم سے مشروبات کے متعلق دریا فت کیا تھا ، اس بے فرایا :

رحدُم المخسد بعينهٔ الاسكومن كل شواب عِنراب بعينه مرام مساود بروه مشروب بهي محام مع معلام مشروبات كاجمى بال معدم معروبات كاجمى بال معدم بدوه مشروبات كاجمى بال معدم بدوه شروبات بي جونش كا موجب بوتى بي -

اپ ہ (است دبول) ہم میں مہی مسے متنی رہھا ہے جس مے ذریعے آپ نے برتنوں میں ڈالی کر جیننے سے منع فرما دیا تھا ، اس حکم کے ذریعے آپ سے اس کی اباحث کر دی۔ یہ تو واضح ہے گا ہے، کی اس سے مرا دہروہ منشروں ہے جس کی کنبرمقدا دمسکر ہوتی ہیںے۔

صحابرکلم سے تنریعنی گائے ہے نبینہ بینے کی جوردایات ہیں ہم نے ان بی سے اکثر کاذکرائی نیف گتا ب الاست دباہ میں کر دیا ہے۔ یہاں بھی ہم چندرو ایابت کا ذکر کرتے ہیں۔

ہمیں عبدالباقی بن قائع نے دوابیت بیان کی۔ انھیں صین بن حعق الفتات نے، انھیں ہدید بن جہران انحیا نسنے، انھیں الو بکر بن عیانش نے الوصین سے اور اعش نے ابرا ہم نعی سے اندو نے علقم اور اسو درسے، وہ کہتے ہیں گہم لوگ حضرت عبدالتدین سعود کے گھر جا یا کرتے تھے۔ آپ ہمیں تیزیعنی گاڑھا تبینے مینے کے لیے دبنتے تھے۔

میں عبدالندین صین کرخی نے دواست بیان کی ،انفیں ابوعوان الفرضی نے ،انفیں احد نین منصور المرادی نے ، انفین تمعیم بن حما دینے ، وہ کہتے ہیں جم کو فر میں کی بن سعیدالقطان کے با موجود تھے۔ وہ ہمیں تحریم نبینی کے بارسے میں تباریسے تھے ،اننے بس ابو کریس عباش اسے اور آگئے پن سید کے باس کھ سے ہوگئے کھر کہا ؟ او سے اِناموش ہوجا ہے ہے۔

ہیں اعمش بن ابراہیم نے ملقہ سے دوایت سائی ہے جس میں انھوں نے کہ : ہم نے عباللتہ

بن مسٹود کے باس گاڈھا نبیذ ہیا بھاجیں کے آخری حصے میں شکر ببدا کرنے کی خاصبت موجود تھی ۔

ہمیں ابواستی نے عمروین میمون سے دوایت سائی ہے وہ کہتے ہیں "بجب حفرت عزم وحشی کے

نیز سے سے ذخی میر گئے تھے نواس وقت ہیں اب سے باس کیا ، میری موجود گی میں آپ کے لیے نبیذ کا

مشروب لا باگیا میسے آب سے نی لیا " وہ کہتے ہیں:

الدیکرین بیاش نے کی بن سعیدالقطان سے جو کہاتھا گئر بھے اِ جُیب بردیا ڈاس سے بہیں بڑا تعجب بردا '' اسرائیں نے ابواستی سے دوایت کی ہے ، انھوں نے شعبی سے ، انھوں نے سعید ا ورعلنفی سے کرا مک برونے حضرت عمر کے مشرد ب ہیں سے بی لیا ،حفرت عرف نے مدی طور بر

تبرونے کہا کہ بیں نے آدا ہے کے شروب میں سے بیا تھا بیس کر حفرت عرض نے اپنا وہ شروب منگا با اوراس میں بانی ملاکراس کی تیزی حتم کردی اور کھراس میں سے پی لیا ۔ ساتھ ہی فرما یا بحب شخص کوا بینے مشروب میں نیزی اور سکر کا اندلیشہ پیرا ہوجائے وہ اس میں بیانی ملاکراس کی تیزی ختم کمروسے ۔

ا براہیم نخعی نے مصرت عمرات عمرانے سے اسی قسم کی دواہیت کی ہیں۔ ابراہیم نخعی نے ریمی کہاہے کہ مصرت عمرانے اعرابی کو منرا دبینے کے لیداس مشروب ہیں۔ سے بیا بھا .

بهیں عبدالباتی بن قانع نے روامیت بیان کی انخیب المعری نے اکفیب محدین عبدالمک بن این المک بن این میں المان میں المان بن ای المان بن المان میں المان اللہ میں المان اللہ میں المان اللہ میں المان اللہ میں اللہ میں

ابوطلی سے کہا گیا کہ حضورہ ملی التوعلیہ وسلم نے اس قیم سے شرو اب سے روکا ہے توا کھول نے کہا کہ حضورہ ملی الترعلیہ وسلم نے اس سے اس لیے روکا تھا کما س رمانے ہیں بطری غرست اورانشیائے حرق کی کمی تقی اس ہے آیپ نے دو کھیلوں کو ملاکو بینے ہوئے نبیز سے بھی منع کر دیا تھا۔ اس باب میں حضورہ ملی اللہ علیہ وسلم سے جوروایا مت منتقول ہیں وہ ہمہت زیا وہ ہیں۔ ہم نے ان کا ایک حقدایتی تصنیفہ ہے کہ اوانشو باتہ ہیں بیان کردیا ہیں۔ یہاں ہم نے طوائمت کے خوف ان کا اعادہ نہیں کیا۔ بہان مک بہیں معلوم سے مہاسے اصحاب جی مشرویات کی ملت کے فائل ہیں ان کی تحریم سے متعلی کسی صحابی یا مابعی سے کوئی روابت منتقدل نہیں بیسے ۔

ان مفرات سے مرف نقبع نرمبی اور نقبع تمر (منقی یا نشک کھیجورکو بانی بس کھیکو کرتبار کیا جانے والامشروب) کی تخریم کی روا بین منقول سے ۔ نیزان مفرات سے اس شیرے کی تخریم بھی منقول سے جو بکنے یا دھوپ ہیں رکھنے کے بعد نہائی محصہ نہ رہ جائے۔

برسلساله اسی طرح میلتا ریابی کار کری ایسے وک پیدا ہو سکتے ہوعکم سے عاری خفے انفوا نے عوام الناس کے سامنے نمینی کتریم کے متعلی شدت بیندی کام لک کھڑ کر بیش کردیا۔ اگر نمینی کھرت بہدتی کام لک کھڑ کر بیش کردیا۔ اگر نمینی کھڑت مرد ترقی تواس کے متعلی کترت سے دیا یا سی منفول ہوئیں اس بیسے کہ عوام الناس کو اس سے شد وروز واسطر بیٹر تا کھا کیونکہ اس وقت کو عام طور بیزی کام کار کر کھے ورکا بنا ہوا نمیند مشروب کے طور پراستعمال کرنے ہے۔ پراستعمال کرنے ہے۔

اگران کی تخریم ہوجا تی تواس یا دیسے ہیں اس کنرت سے روابات منقول ہوتیں حس طرح تحریم میں کے میں کے میں کے میں اس کے بادیسے ہیں منقول ہیں۔ بلکہ ببند کے ستعمال کے ساتھ لوگوں کا واسطہ تحرکے ستعمال کی برسبت بڑھ کرتھا۔ اس بیے کواس وقت لوگوں کے بیے نترا ب کی بڑی قلت تھی۔

ابل علم کے ایک گردہ کا قول ہے کہ فعاد لعبی ہوئے کی نمام مور تین کمیسریں داخل ہیں اس کے اس کے معنی اونسٹ کے گوشت کی نقشیم کے معاطے کو اسمان کرنے ہیں جب اوک اکتھے ہو کر ہوا کھیلتے واس مقد مقد کے بیت جب اوک اکتھے ہو کر ہوا کھیلتے واس مقد مقد کے بیتے تیروں پرخیلف نشا نات انگا کو ایمنیں ایک تھیلے بیں ڈوال دیا جا تا ۔ بھر تھیلے میں ہاتھ موال کو ان تیروں کو کھیرا جا تا اور تیر ریا گھے ہوئے موال کو ان تیروں کو کھیرا جا تا اور تیر ریا گھے ہوئے انکے ایک نشر کا بدائے ہوئے کا دو تیر ریا گھے ہوئے ان کے مطابق ہم تشریک کو کوشنت میں سے معدمی جاتا ۔

میمن دفعه الیسا بوما که ایک شریمی کا ایک تبرنگانا جس بیرکوئی نشان نه به زما و داسے کوئی حصه نرملیا اور میض دفعه ایک نشر کا بیریس نگے بهوئے نشان کی بنا پیروا فرمنفدا رمیس حقد مل میا تا۔ بہ داصل نرط نسکاکرمال کی نملیک کی ایک صورت تفی نمایک کے کیسے تقود سے بطلان کی بہی بات بنیا د سے بن بیرستقیل میں بیش آنے الیے سی امر کی نشرط لیگا دی گئی ہو۔

مُنگ به به کی نمام صورتین ، صدفات بنیز نو بدوفر و خت کے عقد د حبب الحقین اس قیم کی نندط کے ساتھ من شرک کے ساتھ من شرک کے ساتھ من سے کہا ہے۔ اس کی مثال بہ ہے کہ کوئی شخص سے کہا ہے ہے۔ اس کی مثال بہ ہے کہ کوئی شخص سے کہا ہے ہے ہے ہیں نے بہتی نے اللہ من کے الم بہوجائے " با" بیں نے بہتی ترقی میں بہر کردی جب عمروا بینے گھر سے نکل اللہ تھے کہا و نمط کے گوشنت بہتی ہے کہ بہی صورات بوتی کا کا میں کا جب کا اللہ من من کا اللہ من منال منظم کا من دار بہوگا "

اس طرح کو خدت کے حصد براس کا استحقاق اکیر خنرط کے ساتھ مشروط ہوتا بھوتی میں قرعانداذی
کی دوصور تیں ہیں۔ ایک صورت تربیب کے خرعاندا زی میں حصد سینے دا دوں کے عصد مکیسا ں ہونے ہیں۔
ترعاندازی کے ذریعے سی کے حق کے اثبات یا اس کے حصد میں کئی کا سوال نہیں ہوتا۔

نیزاس بین ایک کے بینی کا انبات اور دومرے کے بی گوشنا دینا لازم آنا ہے جس کی وجم سے ایک تو الازم آنا ہے جس کی وجم سے ایک تو بالازم آنا ہے ہے ماندہ اللہ ایک تو بالازم آنا ہے ہے ماندہ کے ساتھ اس کی جائے دومرا شخص اینے سنی کے ساتھ اس کا بی کی میں میدہ الدی کی اس معوریت اور میں کا بی کا میں معدریت اور کی میں میں ہے۔ اگر دیکھا جائے تو مفہوم کے کا طریعے فرعم اندازی کی اس معوریت اور میں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

الصاب سيعرا دو وثبت بالتخربي جوبيعا كم يلي كطرت كالم يتم في فاه ال يم كوفي شكل

)!! ?*)

;;) ;;

ناهمی کوراز ینی ہونی باند بنی برونی اس میں وہ تمام بیزین شامل میں جوعبادت اور بوجا کی غرض سے قسامی کی عربی عربی کا میں ہے ت عباتی تفتیں ۔

اندلام سے مراورہ بانسے یا تیرہی جن پروہ کسی کام کے کر لینے یا نہ کرنے کے نشا نات مگا دیتے کیے وہ کے نشا نات مگا دیتے کیے وہ کیے دو کام کے مشام کام کے نشا نامت کے مطابق مرائنی مرائنی مریخ دی کام کے متعلق کی دو کام کے نشان میں میں کام ہم با نظر میں کام ہم با نظر میں کام ہم با نظر کام ہم با نشان کات بر کھی عمل بیرا ہموتے ۔

نسب کیا تبات بانفی کے سلسلے ہیں ہی وہ ان تروں کو اپنا ذریعہ بنا نے ۔ اگر کسی بیچے کے نسب
کے متعلی شک بڑھا تا تو وہ تیرنکا لئے اگر لا بعثی نہیں والا تیرنکل آتا تو اس کے نسب کی نفی کر دیتے
اگر فعہ دیعنی کا ک والا تیرنکل آتا تونسب کا اثبات کر دینے ۔ تما دیا زی کے بیے ہی اس قسم سے تیر
امتعال بردنے ۔

قول باری (دخین من عکر الشیکه الشیکه این می دارد نفط دجی سے مراد بروہ بیز ہے۔
حس سے اس بنا پر احتناب لازم ہے کہ باتو وہ نجس سے باعبادت یا تعظیم کی وہ سے وہ قبیج بن بی سے اس سے اس سے اس دونوں بھی ہے۔ ان دونوں بھی ہے اس دونوں میں برفظ دو رہے کے ساتھ آتا ہے۔

' آیپ نہیں دسکھنے کراگرکوئی ننخف کسی کوکسی اونوغوں کی بٹیا ئی کرنے یا گائی دسینے پرا کھا ارسے اور اس عمل کو بہت اواستہ کرکے اسے دکھا سے تواس موقع براس شخص سسے یہ کہنا درسست ہوتا ہے کہ لئے مسیب تھا ری کاکرست انی ہے۔

قول بادى سے دراتنك الميونيد كالشيكات اَن كيونيخ بكينكم الْعَدَاوَ لَا كَالْبَغُضَاءَ فِي الْعَكُو وَالْمَكَيْسِوِيةُ مَعِطَان توبيجا بِهَا سِهِ كَهُ مُرابِ اور جِ مُن كَفِي دِيجِهِ تَصادِ بِهِ دَمِيا ن عداون اور كَعْف وال دے الْمَان توب اَ اَخراب -

اس ایت سے بین کی تحریم بریمی استدلال کیا گیاہے ، اس کے کرنبیذ سے بیما ہونے والا نشراسی طرح لغف وعدا وت کا باعث ہوتا ہے میں طرح شراب کانشہ ،

الدیکر جماص کہتے ہیں کہ برعلت ان مشرد بات اور جزر دں میں موجود ہوتی ہے ہونشا کور یونی ہیں میکن جو جزری نشہ ور نہیں ہوتیں ان ہیں موجود نہیں ہوتی ۔ بہان سم کی چزروں اور شورا کی تحریم میں مسی کا انقلاف نہیں ہے۔

کملیل مقدا دشراب میں برعلت موجود نہیں ہے سکین شراب ہو ککہ بعینہ موام ہے اس کیے اس کیے اس کی تقویری منفدار میں مرام قرار دی گئی ہے وہ میت کے اندر کو تی ایسی علمت بیان نہیں ہوتی ہو۔ بوجلیل منفدار میں نبریزی سے می مقتنفی ہو۔

قول باری سے اکیسک عکی الکی بین ا منوا و عید التصابی است جنائے فیما کھیں۔ بولگ ایمان ہے اسے اور نیک عمل کرنے لکے الفوں نے پہلے ہو کچھ کھا یا بیا تھا اس مرکو کی گوفت نہ ہوگی محفرت ابن عباس من محفرت جا برخ و محفرت براء بن عا ڈربن ، محفرت انس بن ما کائے جس مجا بر آفنا دہ ا ود منحاک کا قول ہے کہ کچھ صحاب کوام الیسے مقے ہو نترا ہ کا استعمال کویتے تھے تھے تھی کی محت

13%

واللة

بربالها

كم نزول سے بيلے دواس دارفانی سے كوچ كر گئے تھے۔

جب معام کوام نے ان لوگوں کے بارسے ہیں دریافت کیا کہ ان کا کیا بنے گا نواس پر ہرا ہیت نازل ہوئی بعطاء بن السائی سے دوایت نہے۔ انھوں نے عبدالری انسلی سے اورا کھوں نے حفرت علی سے دوایت کی ہے کہ حفرت کارٹ کے زمانے میں نتام کے کیجھ لوگوں نے نتراب نوشی کی اورا بینے س فعل کے سے دوایت کی ہے کہ صوات کارل کیا۔

مفرت عمر او در مفرت علی اس دائے بر مفق ہوگئے کان توک سے نوب کائی جائے۔ اگر ہوگ توں سے نوب کوئی جائے۔ اگر ہوگ توں کے سے الکا کردیں توان کی گردن الٹا دی جائے۔ زہری نے دوایت کی سے کا تھیں عبدائٹرین عامرین دبیعیہ نے تنا با کہ نبوع بالقیس کے سردارجا دو دا در حضرت ابو ہر بر ہے دونوں نے قوا مربی تعلی کا میں دی معفرت عمر ارتجا ہو دوا در محضرت ابو ہر بر ہے دونوں نے قوا مربی تعلی ما تو دہ کہنے کے قوا میں دی معفرت عمر الدی اس کے خوابی دی معفرت عمر اللہ تعالی کا ارتباد ہے والیس علی الگر نین المنوا ہے عمر الدی المقالے کے تو ایک کا انتہا دی کے اللہ تعالی کا ارتباد ہے والیس علی الگر نین المنوا برت ۔

یسن کومفرنت عموانی از نوامه انجه نے آئی خلط اویل کی سے۔ اگرتم بیم برگاری اختیاری کوتے تو پیرالٹرتعالی کی حرام کردہ چیزوں سے پر بہیرکوتے "ا ابو بکر حقیاص کہتے ہیں کہ فعامہ برنا فذہر نے والا تھکی شام میں نتراب جینے والوں برنا فذہر نے والے تھم کی طرح نہیں تھا۔ ان دونوں تھموں ہیں بیسانیمت نہیں تھی۔

اس کی وجربہ ہے کہ شام کے شمرابیوں تے شراب کو معلال مجھ کربیا تھا۔ اور ہوشخص التّدلعالی کی موام کردہ بینرکو حلال سمجھے وہ کا فرہوتا ہے اسی لیے ان شرابیوں سے توب کو سکے کہا گیا گا۔ تعالم مردہ بین نظعون نے شراب حلال سمجھے کہا گیا ۔ انھوں نے آبیت سے بہمفہ م انفد کیا تھا کھا۔ تعالم موجودہ ما است نیٹرا بہت ہیں التّد تعالی کی بیان کردہ صفیت کی ان کی ذاست بی موجودگیان کے گئا ہوں کا کھارہ بن ہمائے گیا۔

بوری آبن بہر ب رکیس علی الکہ نین اسٹوا کے ملوا الصّالِحاتِ مجنّا کے فیما طَعِمُوا کُوری آبنا آبنا کے ایک الکھا لیکاتِ فیما طَعِمُوا کَا مُنوا کُا مُنوا کُور کی میں جو موام کی گئی ہیں اور بیا تھا اس پیرکوئی گفت نہیں بوگی نشر طبیکہ وہ آئندہ ان چیزوں سے بچے دمی جو موام کی گئی ہیں اور بیا ایک پڑتا ہے مام رہی اور ایکھے کا م کریں ، بھرس میں چیز سے روکا جائے اس سے رکیس اور بھول کا در بھول میں بھرس میں چیز سے روکا جائے اس سے رکیس اور بھول کے اس سے رکیس اور بھول کو کا جائے اس سے رکیس اور بھول کو کہ کا میں جیز سے رکیا جائے اس سے رکیس اور بھول کے اس سے رکیس اور بھول کی سے دکھول کے اس سے رکیس اور بھول کو کا جائے کے اس سے رکیس اور بھول کی کھول کے اس سے رکیس اور بھول کو کھول کے اس سے رکیس اور بھول کے اس سے رکیس اور بھول کو کھول کے اس سے رکیس کو کھول کے اس سے رکیس کو کھول کے اس سے رکیس کو کھول کے کھول کے کھول کی کھول کے کھول کے کھول کو کھول کے کھول کے کھول کی کھول کے کھول کو کھول کی کھول کے کھول کے کھول کی کھول کے کھول کے کھول کے کھول کے کھول کی کھول کے کھول کی کھول کے کھول کی کھول کے کھول کی کھول کے کھول کے کھول کی کھول کی کھول کی کھول کے کھول کے کھول کے کھول کی کھول کے کھول کے کھول کے کھول کی کھول کی کھول کے کھ

فران اللی برواسے مانیں مجھر تودا ترسی کے ساتھ نیک دویہ دکھیں ، اللہ نیک کردا رہوگوں کو لینندکر تا ہے۔

تعفرت قدار نفریت به مجولیا تفاکه ده ایت بین بهای کرده صفات کے مامل بین نیزنتراب کی سخرمت کا عققا در کھتے ہوئے اگروہ نتراب بی بھی لیں تو دہ سنرا کے ستی قرار نہیں باسکتے اوران کا استا دینی نیک دوئیدان کی اس برائی کا کفارہ مین جائے گا.

آبیت میں اتفاء یعنی بینے اور پر بریز کرنے کا نبن مرتبہ ذکر بہوا ہے لیکن ہرا یک سے الگ الگ مفہ م مراد ہے ، بہلے کا مفہ م برہے کہ جو گوگ ماضی میں بیچے د ہے ، دوسرے سے آنے والے زملنے میں بینیا مراد ہے ۔ نبیسرے سے بندوں پرطلم کھنے سے بینیا دوان کے ساتھ نبکی کونا مراد ہے ۔

احرام والانسان کے بیے شکارکامکم

قول باری سے (آبا بیگا الگذین امنواکیٹی تنگو ننگو الله بنتی من المظیید تناله ایدیگر و دِمَاحُدُم اسے ایمان والوا الله تحقیس اس شکار سے درسیعے سے مستحست آ زمائش میں خواسے گا ہوبائکل تمعا دے کا مفول ا ورنیز ول کی زدیں ہوگا)

ایک قول ہے کہ اس جگہ حوف ''من'' نبعیف کے لیے ہے یا بی طور کہ ٹشکا دیسے مرا دنسٹلی کا شکا رہے بمنددکا ٹشکارنر ہو' اسمرا م کی صالت کا نشکا دہو، احلال، یعنی اسوام نرم دنے کی صالت کاٹشکار نہ ہو۔

ایک فولہ سے کہ مِنْ نمیز کے طو مربروا فعہ ہے جس طرح یہ فول باری ہے (فَاجُلَبْنِهُ اللَّرِحْبُرُمُونَ اللَّهُ وَاللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللِّهُ اللَّهُ اللَّ

اسی طرح بیخ اسے احد برنیز تسکار کے دوسرے تمام اجزا کھی شکار کا ہمز ہوتھے ہیں۔ اس صورت یس آبین ان تمام معانی کوشائل ہوگی اور بعض اسوال میں بعض نشکار کی حرمت ہوگی ، دہ سہا سوام کی حالت بین شکی کا تشکار۔

آبیت اس عکم کا بھی افا دہ کرنی ہے کہ جو بیزیں شکا کو کا بھز ہیں اور تشکار سے ہی ان کی نمو بہوتی ہے۔

بہوتی ہے وہ بھی سوام ہیں مثلاً انگر ہے بہوند سے گریم دغیرہ - فول باری (نناک کا کے دیگر می کے اس سے مرا دیم بندوں کے بیونر سے اور تھیجو لیے تھیوٹے مفیوٹے مناگلی جانوں ہے بارکا فول ہے کواس سے مرا دانگر سے اور پہندے ہیں۔

مناگلی جانوں ہیں ۔ مجا بلہ کا فول ہے کواس سے مرا دانگر سے اور پہندے ہیں۔

مفرت عائی سے روی ہے کہ مقدر سالی الناعلیہ وسلم سے باس ایک بند دیا نہے انگرے ہے کر آیا

اور كين لگاكلهم طالت الحرام مين بي - مم يه كها بنين سكند آب كين آب نيان آب في قبول نبدي كيا .

تعکرمه نے تفرت ابن عبائش سے ، انھوں نے تفرت کعب بن عجرہ سے دوا بیت کی ہے کہ مفروصلی اللہ علیہ وسلے مرائے کے ہے کہ مفروصلی اللہ علیہ وسلم نے شخص نے انگروں کے با رسے بن ہوا یک احرام والے شخص نے کھا ہیں سے ان کھی اسے کا فیصلہ صادر قرمایا تھا نیں فرن عبر اللہ بن اللہ بن اللہ تعرفی مردی ہے کا فیصلہ صادر قرمایا تھا نیں فرائٹ عبر اللہ بن اللہ میں مردی ہے کا مشخص بی اور حضر من نے مردی ہے کا مشخص بی الن انگروں کے متعلق ہو محرم شخص انتھا ہے ہے مردی ہے کا مشخص بی الن انگروں کی میں کا من میں گا۔

اس باہرسے بین اہل علم کے درمیان مہیں کسی اختلاف کاعلم نہیں ہیں۔ ڈول باری (حُدِیُ اُحْکُم) کی نفید میں حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ اس سے مرا د مجرسے شکار ہیں ۔

قُول بادى سے (كاتفت أوالف يُدك كا أَسْتُم عُورُ احرام كى مالت بيں شكادنہ ما دو) اس كى فيبرتين طرح سے كى كئى ہے۔ آبہت ہيں ان سب كا احتمال ہے۔

اول برکرتم نے جے باعمرے کا اسمام با ندھ رکھا ہو، دوسری برکا کوسے کا دسوم میں دنول ہے حب کوئی انسان سرم میں داخل ہوجائے تو کہا جا تا ہے احد مرالسد حِلَّ جس طرح اعجدا لحداث یا اعد ف الوحل کا محاورہ سیسلین کا دمی نجر میں بہنچ گیا یا آ دمی عالق میں داخل ہوگیا۔

اسی طرح جب کوئی شخص تہا مرک مسرز مین میں پہنچ جائے تو کہا جا تاہیے انھے الوحل" تیسری ہے کہ اس سے ماہ حوام میں واخل ہونا مراد سے ۔ جس طرح نشاعر کا تول ہے۔

ع تقتل لخليفة ها خليفك ما وحرام بين فتل كرديا كياء

ببالمت اس پردلائٹ کرتی سیے کہ آیت سے بھی ہی مراجیدے۔ اس کیے کہ جب خضور الگند علیہ وسلم سے کوئی الیسا حکم تا بت ہوجا ئے جو قرائ کے الفاظ کے تحت آنا ہو تو اس صورت براس پر بہ تکا ما وا جب ہوجا تا ہے کاس حکم کا صد و کرتنا ہے انٹرسے ہواہیے نسٹے سرسے سے دبا سربہ تکم نہیں ہیں۔ قول باری (لِاَتَّقَتْ لُوا الصَّنِیدَ وَاَنْتُ مُ مُصُومِ کَاعُومِ نَصْلَی اَ وَسِمَندری وونونِ مِ مَے سَمَا رَکَاعُنی اَ اسْلِمُ اِللَّا اللَّهِ مَا اللَّهُ مُلِكُمُ مُعَامِمُ اللَّهُ مُعَلَّمُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُلِكَةً مُعَامِدًا مُلَا اللَّهُ مُلِكَةً مُلَا اللَّهُ مُلِكَةً مُلَا اللَّهُ مُلِكَةً مِنْ اللَّهُ مُلِكَةً مُلَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُلِكَةً مُلِكَةً مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُلِكَةً مِنْ اللَّهُ مُلِكَةً مُلِكَةً مِنْ اللَّهُ مُلِكَةً مُلِكَةً مُلِكَةً مِنْ اللَّهُ وَاللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُلِكَةً مُنْ اللَّهُ مُلِكَةً مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُلْكَةً مُنْ اللَّهُ مُلْكَةً مُنْ اللَّهُ مُنْ اللِّلُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللِّلُهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللِّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللِّلُهُ مُنْ اللِّلِي اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللِّلُهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللْمُنْ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّ

اس سے یہ بات نا بت ہوگئ کہ فول باری (کا تقت کوا المقید کو کا تھے ہے ہوئی سے صرف خشکی کا نسکا دمرا دہیں ہے۔ یہ قول باری اس بریھی دلالت کر تاہیے کہ محرم ہونسکار کھی مارے گا وہ ندگی نہیں ہوگا لینی اسے نترعی ذہیے نہیں ما نا جا کے گا۔ اس لیے کا لندنی الی نے محرم کے نشکارہ دینے تون کا نام دیا ہے اور مقتول جا نور کا گونشت کھا نا جا تو نہیں ہتھا۔ مرف اس ملال مواندر کا گونشت کھا نا جا تو نہیں ہتھا۔ مرف اس ملال ما نور کا گونشت کھا نا جا تو نہیں ہتھا۔ مرف اس ملال ما نور کا گونشت کھا نا جا تو نہیں ہتھا۔ مرف اس ملال ما نور کا گونشت کھا نا جا تو نہیں ہتھا۔ مرف اس ملال ما نور کا گونشت کھا نا جا تو نہیں ہتھا۔ درج کی شرائط سے مطابق ذرج کی شرائط سے مطابق درج کی گیا ہو۔

حس جانورکو ننرعی طریقے سے ذرائے کیا گیا ہوا سے قانول کا نام نہیں دیا جاسکتا اس بیے کہ اس کامقتول ہونا یہ نظام کر نام ہونا ہے کہ اسے درجے نہیں کیا گیا ہے۔ اسی طرح سحفد رصلی التعلیہ وہم کا بہ قول ہے (خمس بیقتل ہونا کھے دور فی المحسل والحد دوری جانوروں کوا توام والانتخص صدوریم کے اندراوں مودری سے یا بہرقتل کرسکتا ہے)

آپ کا یہ ارتشا داس بر دلائٹ کرتا ہے کوان پانچوں جانوروں کا گوشت نہیں کھا باجا کے گا اس بیے کو انھیں قتل کیا گیا ہے ذرجے نہیں کیا گیا اگرا تھیں ذہبجے شما دیمیا جاتا توان کی جات کا لکل جانا قتل نہیں کہلانا -اورا تھیں مقتول کا نام نہیں دیا جاتا ۔

بهار سے اصحاب کا قول ہے کہ ہوشخص ہے نبادہ انے کا اللہ کے لیے میرے اوپر اپنے بیٹے کو ذکر کرنا ہے " تواس پر بکری ذرج کر نالاذم ہوگا ۔ لیکن اگروہ بر کہے " اللہ کے لیے جھے برا بنے بیٹے کو قتل کرنا ہے " تواس پر کوئی چے زلازم نہیں ہوگی ۔ اس لیے کہ ذرج کا اسم ا باحث اور تقرب الہٰی کے لحاظ سے محرا ہے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا ۔ میکم شرط کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا ۔ میکم شرط کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا ۔ اس ایت کی تعلق نہیں ہوتا ۔ اس ایت کی تفاید میں سعیدین المسیب کا قول ہے گراس آ بہت ہیں شکا دکر قتل کرنا حوام ہے ۔ نیزاس آ بہت ہیں اس کا کھا تا بھی حوام ہے ۔ ان کی مواد یہ ہے کہ احوام والا شخص ہوتنہ کا ذوت کر ہے گا

اس کا گونشنت کھانا حرام ہوگا ۔انشعنش نے سے دوابیت کی ہے ، انفوں نے فرما یا جہراییا نشکار حیں کی جزا واحبب ہووہ مروا رسمونا ہے اس کا کھا نا حلال نہیں ہوتا " یونس نے بھی حن سے دوابیت کی ہے کہ ایسے تشکار کا گونشت نہیں کھا یا جا نے گا ہے دین کمہ

یونس نے بھی حن سے دوا بہت کی ہے کہ ایسے تشکار کا گوشت نہیں کھا یا جا ہے گا ہے اور بہم نے پینس سے اورا کھوں نے حن سے اس شکا رکے متعلق دوا بیت کی ہے سے تھے تھرم ذرکے کہ ہے کہ غیر محرض نفی اس کا گوننت کھاسکنا ہے۔عطا، سے مردی ہے کہ محرم کوئی شکار کیلی ہے توحلال بعبی غیر محرم تھی اسے نہیں کھا سے گا۔الحکم اور عمروین دینا ادکا فول ہے کہ ایسے نشکار کو غیر محرم شخص کھاسکتا ہے۔

سفیان نوری کالیمی بین قول سے۔ ہم نے بہ ذکر کر دیا ہے کہ ایت محرم کے مکی ہے ہوئے تنکار
کی تھریم پر دلائٹ کر تی ہے نیز بر کوالیسا نشکار ذہیجے نہیں ہونا۔ ننرلویٹ کی طرف سے تھرم کے برائے میں اس برتھے ہم اس بات پر دلائٹ کرتی ہے کہ بہتی اللہ ہے اس یعے بہجوسی اور مہت پوست
نشکار کی اس بہتھ میم اس بات پر دلائٹ کرتی ہے کہ بہتی اللہ کا نام نہایا گیا ہو یا متری ذرکے کی کوئی
میر کے میکھ سے بہتر اس ذہیجے کے مشا بہرگی جس بیا لٹرکا نام نہایا گیا ہو یا متری ذرکے کی کوئی
مشرط پوری نہی گئی ہو۔

اس کی حیثیت غصب ننده مجبری سے بافصدب ننده کبری کی ذکح کی طرح نہیں ہے اس کے سے اس کے سے باس کے سے بار کہا تھے کہ اگر اصل اکسے اسے نماج کردیتا تو بہرائز ہوجا تا اس بیے ذریح کی صحت کو ما نع نہیں ہوا۔ اس لیے کردیجا اللہ تعالیٰ کا سے سے اس بیلیس ہوا۔ اس لیے کردیجا اللہ تعالیٰ کا سی سے اس بیلیس کی نشر طیبی ہی وہی ہیں ہوا گئر تعالیٰ کے حقوق سے علق تر ہوں۔ بندوں کے حق سے تعلق بنر ہوں۔ اس کے متعلق بنر ہوں۔

السي جا نور عني فرم ما رسانا ہے

ق ل باری ہے الک نفت کو المقید کو اکمٹ کے جو یہ آیت تھے کے شکار کے ساتھ خاص ہے ہے ہم ندر کے شکار سے اس کا تعلق نہیں ہے جیسا کہ ہم نے آیت کے سیاق میں اس تخصیص کا ذکر کر دیا ہے ، تواقیت کا عموم خشکی کے تمام شکار کا مقتفی ہوگا الآیہ کہ دلیل کی بنا پرکسی شکار کی تخصیص ہوگئی ہو۔

استخصیص کے سلسلے میں حضرت ابن عبائش ، حضرت ابن عمر ، حضرت الوسعید خدری اور حضرت المسعور فی المحل عالشہ نے حضور کی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آب نے قربا با (خدس نیقتلی من کھر می فی لیے ل اور حفول اللہ علیہ والمعید نے والم اللہ علیہ والمعید نے والم

الفعنی سنے امام مالک سے روایت کی ہے کہ کلی عقور سے جوم قبل کرسکتا ہے اس سے مراد مرروہ در ندہ ہے ہونیا ، بھر یا یہ در ندے کلی مرروہ در ندہ ہے ہوائی ایر مارڈ التا اور ان برحملہ آور مہر تا ہے۔ مثلاً مثبر ، سے تا ، بھر یا یہ در ندے کلی عقور ہیں۔ لیکن البیسے بنگلی سے انور جوانسان برحملہ آور نہیں ہوستے مثلاً بچو ، لوم طری ، بلی اور ان بھیسے دو مرسے سے انور و مقل نہیں کر دیا تو وہ اسب کا موانور و میں سے کوئی سے انور قبل کر دیا تو وہ اسب کا فدید اواکہ ہے گا۔

ابد مکرمیصاص کہتے ہیں کہ فقہار نے اس روابت کوفیول کیا ہے اورمح م سکے لیے بانچ ہانوروں کے قتل کی اباصت کا حکم دسے کراس برعمل ہیراہمی ہوئے ہیں ۔ البنہ کلب عقود کی تشریح عمیں انتظاف راستے ہوگیا ہے بیمفرن ابوس رکڑے سنے اس سے شہرمراد لباسے ہیسا کہ ان کی روایت کاہم نے بہلے ذکر کیا سہے۔

اس نا وبل کے من میں بہ بان گواہی دیتی ہے کہ صفورصلی اللہ علیہ وسلم نے غنبہ بن ابی لہرب کے لیے بددعاکر نے بہوئے فرمایا تھا (اکلا کے کیسے کہ اللہ کاکٹا تجھے کھا جائے) ہجنا نجرا بکر ایک منبر نے اس کی نکالوٹی کر ڈالی ۔

ایک فول برسیے کہ کلب عقور پھر بڑر ہے کو کہتے ہیں پی خطرت ابن عمر سیلیعض روابات میں کتے کی جگہ بھر سے کا لفظ منقول سے روابیت میں کلب عقور کے ذکر سے بربات معلوم ہوتی ہے کہ وہ کتا البسا ہو جہ لوگوں برحملہ آ ور ہوکرانہیں کا طرکھا تا ہم بر پھر بڑر ہے کی صفت ہے ۔ اس بلے کہ کلاب عقور کے بارسے میں بوقتے افوال ہیں اس مقام بر بھر بڑر ہے کا قول سعب سے زیادہ متا سعب اور اولی سے۔

معضورصلی الشدعلیه وسلم کا قول اس بیردلالت کرناسید که مهرالیسا جانور بوجهم برهمله آور موجهای اور ایدارسانی کی ابندار خود کرست نومجرم کے سلید اسلیسے جانور کوفتل کردینا جائز سید اس براس کا فدیر بھی لازم نہیں موگا ۔ اس سیلے کہ کلیب عفور کامفہوم اس بیردلالت کرناسیدے۔

ہمارسے اصحاب نے بھی ہی کہاہے ہو درندہ از تو دفحرم برجملہ آور ہوجائے اور فرم استے تا کر روس کے دست نواس بر کے بین بہر کالیکن اگر فحرم اس برجملے بین بہل کرسے اور وہ جانور اس کے معمون تنان ہوجائے الکھ بین کہ کالیکن اگر فحرم اس برجملے بین بہل کرسے اور وہ جانور اس کے ماتھ وہ تنان ہوجائے ہے تھا ہے گا ۔اس لیے کہ فول باری (کا نفقت کو الکھ بین کو است کے اس میں عموم سہے ۔

اس میں حکم کوسرا ایسے سبانور کے سامخ معلق کر دیا ہو ہمار سے ہاتھوں اور نیٹروں کی زدییں ہوں۔ اس میں حلال اور بخیر حلال سبانور کی کوئی تخصیص نہیں کی ۔ بچر محضور حلیٰ الٹہ علیہ وسلم نے ان سبانوروں کی خصیص فرما وی جن کا ذکر درج بالا معدبت میں آبا ہے۔ آب نے ان سبانوروں کے سانفہ کلیب عقور کا ذکر بھی کیا ہے۔

الإر:

بجنيمال

حضورها فی الشرعلیه وسلم نے ان مجانوروں کی تخصیص فرما دی اوران کے ساتھ کلی عفور کا ذکر کیا۔
برامراس برولالت کرتاہے کہ بوشکار ازخو دھم برجملہ آور ہوجائے نواس کے بلیے استحتال کر دینا مہاہے ہے۔
اس بیلے کہ صدیت ہیں مذکور جانوروں کی فطرت بہہے کہ وہ از تو دایڈ ارسانی کی ابتدار کر سے ہیں۔
اس بیلے مجموعی طور پران کی اس سالت کا اعتبار کر لیا گیا ہواکٹر احوال ہیں ان کے اندر پایا جاتا ہے بینی ازخو د
ابندارسانی پر اتر آتا۔

اگرچلعق صالات میں بہ جانور اپنی طرف سے ایذارسانی میں بہل نہی کرسنے ہوں ۔ اس لیے کہ اصحام کا تعلق ان اس ایو کہ اس ان اس ان اس ان کے ساتھ ہوتا ہے ہواکٹر اور عمومًا پائے جائے ہوں شا ذونا در مالت کا کوئی حکم نہیں ہونا۔ مجھر جب کلمب عقود کا ذکر مجا اور اس سے متعلق کہاگیا کہ یہ نشیر سے نواس کے قبل کو صرف اس صورت میں مبارح قرار دیا جائے گا جب وہ حلہ کرنے اور ایذار سانی پر انتر ہے۔

اگراس سے مراد بھیڑیا ہے توحملہ آور ہونا اور نقصان بہجاتا اکنٹر امحوال میں اس کے اندر با باہجا تا ہے محضور صلی النّد علیہ دسلم نے صدیت کی دلالت اس بحضور صلی النّد علیہ دسلم نے صدیت کی دلالت اس برقائم ہوگئی سہے ان جانوروں کو آیت کے عموم سے نکال دبا جاسے گا۔

بین مجانودوں کی تخصیص نہیں ہم ئی اور منہی ان کی تخصیص برکوئی دلالت قائم ہموئی تو وہ آیت سکے عموم ہر محمول سکیے مجامکیں سگے۔اس پرصفرت مجائزگی روایت دلالت کرنی سبے کہ محضورصلی الٹرعلیہ وسلم سنے فرما یا کہ المستعبع صبید دفیہ ہے کمیشی ا خرا خشد لمدا المحسوم ، بجّوشکا رسبے اور اگرمجم اسسے قبل کر دسے نواس سکے بدسلے ایک بینڈھا دیٹا ہم گا۔

دوسری طرف حضورصلی الشدعلیه وسلم سنے کجلی سکے دانت رکھنے واسلے درندسے سکے گوشت سے منع فرما دیا سہتے ہو کی کی سکے دانت رکھنے والا درندہ سبتے اور صفورصلی الشدعلیہ وسلم سنے اس کے قنل کی جزا ایک مینڈ صام فررفرما پاسہے۔

اگریدکہاسیاستے کہ آپ نے حدیث میں مذکورہ پانچ سیانوروں بپران بیبیے دوسرے سیانوروں کوکیوں نہیں فیاس کرلیا ہماری مراداس سے وہ سیانور ہیں جن کا گوشت کھا بانہیں ہما تا ۔اس کے سجداب میں کہا سجاستے گاکدان پانچ سے اوروں کو آیت کے عموم سے خاص کیا گیا ہے۔

ہمارے تزدیک البی بجبزیر دوسری جیزوں کو فیاس کرنا درست نہیں ہے بورخاص کر دی گئی ہوالاً یہ کہ اس کی تخصیص کی علیت بیان کر دی گئی ہویا کوئی البسی د لالت ہو ہو اس تخصیص کی صور نوں کی نشاندہی کرنی ہو۔ سجیب الن پانچے سجانوروں کی تخصیص کی علیت کا ذکر ہوجے دنہیں ہے فواہب الن بیر اصل صکم کے عموم کی تخصیص کے

سلسلے میں قباس کرناجا کرنہیں ہوگا۔

ہم نے اس محدیث کے سلسلے ہم بہ تو ہجیہ بیان کر دی ہے کہ اس کی ولالت ان سجانوروں ہر ہوتی سیسے ہوان دو انسان کی ایڈ ارسانی ہیں ہم ہے کہ ان کاغیر ماکول اللح ہوٹا نواس ہر صدیت کے ختی ہیں کوئی دلالت فائم نہیں ہوئی اور سے کسی علمت کا ذکر مہدا اس سلیے اس کا عقیار کرنا ور سست نہیں ہوگا۔

نیز بدسلے کے سفوط سکے لحاظ سے ان جانوروں کے بارسے ہیں کوئی انتظاف نہیں سہے ہوا تہ تود محم برجملہ اکد موجا ہیں اور اسسے نقصان بہنچا نے برا نرا کیس لینی محم اگر الیسے جانور کو ہلاک کردسے گا نوبالانفاق اس برکوئی بدلہ لازم نہیں آ سے گا اس بیا اجماع کی بتا پر الیسے جانوروں کی تخصیص جائز ہوگی اور ان مجانوروں کے یارسے ہیں آیت سکے عموم کا حکم باقی رہ گیا بھی کی تحصیص نہ تو صدیت سکے ذریعے ہوئی اور دنہی اجماع کے ذریعے ۔

ہمارے اصحاب بیں سے الیے بھی ہیں ہے اس جیسی مدیت کے حکم بیں فیاس جیلانے سے الکار کرسنے ہیں اس لیے کہ حضور صلی الدّ بھی ہیں ہے اس کو پانچ کے عدد کے اندرمحصور کر دیا ہے۔ بچٹانچہ آب کا ارشاد سہے (خسس بیقت لھن المد حدم) اس امر ہیں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ ان پانچ کے ماسوا جانوروں کے قتل کی ممانعت ہے ۔ اس لیے لفظ کی دلالت کو سافط کر ہے ہے لیے قیاس کا استعمال درست نہیں ہوگا۔

بعض نے توان جا توروں کے غیر ماکول ہونے کوعلت قرار دینے کی صحب سے بھی انکار کر دباہے
اس سیے کرغیر ماکول تفی ہے اور نفی علت نہیں بن سکتی ، علل تو وہ اوصاف ہیں ہواس اصل ہیں ہوجو دہونے
ہیں بھے معلول قرار دیا گیا ہے لیکن صفت کی نفی کی صورت بیں اس اصل کا علمت بننا جا کر نہیں ہوتا ۔
اگرکسی وصف کے اثبات کے قریب سے حکم میں تغیر کر دیا جائے اور علمت برقرار دی جائے کہ وہ
مجانور محم الماکل سے بعنی جس کا گوشت مورام ہے تو بھی ہے ہات درست نہیں ہوگی اس لیے کہ تحریم کے عنی
نفی اکل کے حکم کے بیں اس لیے یہ صفت کی صرور نفی کر دیے گا اس بنا پر اس صفت کوعلمت قراد دینا
درست نہیں ہوگا۔

امام مشافعی کا قول سبے کہ جن جانوروں کا گوستست نہیں کھا باسجا آ اگر محرم ان میں سیسے سی جانورکو ملاک کر دست نوانس میکسی حزا کالزوم نہیں ہوگا۔

 صورتیں ہیں ۔جہودا ہلِعِلم اس بات سکے فاکل ہیں کرفحرم سنے شکارکونٹواہ جان ہو تجھ کر ہلاک کیا ہو بیاغلطی سیسے مار دیا ہودونوںصورتوں میں اس ہر اس کی ہجڑا کالزوم ہوجاستے گا۔

ان صفرات نے آیت بین عمد کے ذکر سے ساتھ قتل کی تخصیص کا یہ فائدہ بیان کیلہ کے کہ سلسلہ ان کا در سیس قول باری ای کرنے کا حد فکیننڈ فیٹ اللہ منٹ کے ، اور ہوشخص دوبارہ ایسا کر سے گا اللہ اس سے انتقام سے گا) بیس دعید کا تعلق عمد کی صورت کے ساتھ خضصوص سے بخطا کی صورت کے ساتھ نہیں ۔ اس لیے کے خلطی سے سی فعل کے مرتکب کو وغید لاحق ہوجا نا درست نہیں ہوتا۔ نہیں ۔ اس لیے کے خلطی سے سی فعل کے مرتکب کو وغید لاحق ہوجا نا درست نہیں ہوتا۔

اس بنا ربیع دکوخصوصیت کے ساتھ ذکر فرمایا اگر بچہ خطا اور نسیان کے تحت ہونے والا بہ فعل بھی عمد کا ہی حکم رکھنا ہے۔ عمد کے ذکر کا بہر فائد م ہوگیا کہ سلسلہ تلاوت ہیں مذکورہ وعیداس عمد کی صورت کی طرف رابعے ہو جائے گئی ہے صفرت عمر شرع مرفت میں دایک روایت سکے مطابق ابراہی نمی اور فقہا رامصار کا بہی فول ہے۔

دوسرا فول وہ سبے جس کی منصور سنے قتادہ سے۔ کارا وی سنے نام لیا تھا اور اس سنے حضرت ابن عبائش سے روایت کی سبے کہ آپ قتلی خطار کی صورت میں محرم برکوئی جبیز لازم نہیں سمجھتے ہتنے۔ طاؤس، عطا، سالم، فاسم اور مجابد (ان سے مجابر آئجی فی کی روایت کے مطابق) کا بہی فول سے۔

تیمسرا قول جس کی روایت سفیان نے ابن ابی نجیع سے اور انہوں نے عجابہ سسے کی ہے کہ جدیے م جان ہو چھ کرلکین اسپنے احرام کو بھو سے میں کارکو ہلاک کر دسے گاتو اس بر اس کی مجز اکا لزوم ہوجائے گالیکن اگر اسے ابنا امرام یا دہو اور بھروہ جان ہو جھ کرشکا رکو قتل کر دسے نواس مرکسی ہے بڑکا لزوم نہیں ہوگا۔ بعض دوایات میں ہے کہ اس کا جج فاسد ہو جائے گا اور اس برفر بانی لازم ہوگی بھن سے جھی جہا ہہ کے فول جیسا قول مروی سے اس لیے کہ جزاکا وجوب صرف اسی صورت میں ہونا سے حبکہ ہم م ابیتے امرام کو بھول کرشکا رکو جان ہو جھے کہ ہلاک کر دسے۔

ابو یکر حصاص کہتے ہیں کہ بہلا تول صحیح ہے اس یے کہ بہ بات ثابت ہو جکی ہے کہ اصرام کی جنایا یعنی خلاف ورزیوں میں قدید کے وجوب کے لحاظ سے معذورا ورغیر معذور میں کوئی فرق نہمیں رکھا گیا ہے۔
ایب نہیں ویکھتے کہ النّد تعالیٰ نے مریض کو نیز اس شخص کو جس کے سرمین لکلیفت ہو معذور قراد دیا ہے اور کقارہ سکے ایجاب سے انہیں تھی خالی نہیں رہیتے دیا۔ اسی طرح کسی عذریا غیر عذر کی بنایہ جے فوت ہوجانے کی صورت میں کوئی اختلات نہیں مربح الحرام کی بحنایات میں اس اُمرکا

نبوت بوكيا اورخطائهى ابك عدرسهاس بيضطاكى وسرسي حزاكاسقوط بهبس بوكار

اگرکوئی شخص بہ اعتراض کر ہے کہ آپ کے ہاں توفیاس کے ذریعے کفارات کا اثبات نہیں مہونا اور خطار کی بنا مربر شکار ہلاک کرنے والے تحم بریجزا کے ایجاب کے لیے کوئی نص موجود نہیں ہے اس لیے اس بریجزا کا ایجاب نہیں ہونا جا ہیئے۔

اس کے سجداب میں کہا ہا سے گاکہ ہمادے تزدیک حزاکا ایجاب قیاس کی بتا ہد تہیں ہواہے
اس لیے کہ شکار کے قنل کی بہی کا تھی فول باری اگر تنفی گا المقید کر کا تشیخ محرق کی کے صورت میں
وار د ہوجیکا ہے اور یہ نص ہما دسے نزدیک مشکار کی جات لینے واسے پر بعل کے ایجا ب کا مقتصی ہے
میں طرح کسی انسان کے پکڑے ہے ہوئے تشکار کو بلاک کرنے یا اس کے مال کو تلفت کرنے کی نہی اسس
متلف بر بدل کے ایجاب کی منفیض ہم تی ہے۔

مجی بجناکواس حینیت سے بدل کی طرح مجھ لیاگیا اور اللہ تعالی نے اس حزاکوشکار کے مثل اور اللہ تعالی نے اس حزاکوشکار کے مثل اور اس کا ہم پلہ فرار دیا توشکار کے قتل کی نہی اس کے فاتل اور متلف پر بدل کے ایجاب کی مفتضی ہم گئی ہم بھر نہی بدل منفق علیہ طور برجز اہم تاہے۔

نیبزسیب احرام کی بینا بات مین معذوندا ورغیرمعذوزکی حالت کی بکسا نیت نابت ہوگئی نوظاہر مہی سے بین بات بچھ میں آتی ہے کہ اس میں عامد اور مخطی دونوں کا سکم بھی بکساں ہوگا۔ اس طرح مخطی پر بیسکم ہم نے قیاس کی بنا پر نہیں لگایا۔

مجس طرح محفرت بریش کے سوا دوسروں پر بہادا وہ کم لگانا فیاس کی بنا بر سبے بوحکم محضور ملی اللہ علیہ وسلم نے معفور ملی اللہ وسلم نے معفور میں اللہ وسلم نے معفور میں اللہ وسلم نے معفور میں معلی ہے۔ اللہ وسلم سے معلی کا تکم کے اور کھی بر فیاس کی صورت نہیں ہے۔ اس لیے کہ تھم کے ورود سے پہلے ان کی مکسا نیت کا نموت موجے کا تھا جیسا کہ ہم نے درج بالاسطور میں بیان کیا ہے۔

J.

10%

نم کوزار م اس بنا پر رجب کوئی حکم ان میں کسی جہز کے بارسے میں وارد ہوگا تویہ ان تمام بچیزوں کا حکم شمار ہوگا۔ اسی سیے ہما دسے اصحاب کا قول سے کہ روز سے کی حالت میں بجول کر کھا سینے والے سے منعلق محضور صلیٰ النہ علیہ وسلم کا بہت کم کہ اس کا روزہ یا تی سے۔ روز سے کی حالت میں بجول کر جہاع کر لینے والے سے دروز سے کی حالت میں بجول کر جہاع کر لینے والے سے دروز سے سے باقی رہ جانے کہ ہیں منعلق ہونے والے اور بھول کر جہاع کر لیلنے والے سے در میان کوئی والے اور بھول کر جہاع کر لیلنے والے سے در میان کوئی فرن نہیں سیدے

اسی طرح ہمارسے اصحاب کا قول سہے کہ جس تخص کو نما نہ سے اتدر بیشا ب با پا خالے کی صاحبت پیش آگئی توان دونوں ہجیروں کی سے نثریت نکسیر جھے طغے اور سفے آسجا نے کی طرح ہوگی ۔ موخر الذکر دونوں باتوں کے منعلق دوایت موجود سے کہ ان صور توں میں وضو کر سفے کے بعد باتی ماندہ نما ذکی ا دائیگی درست موجائے گی بینی باتی ماندہ نما زکی بڑھی ہوئی نما ز پر بنا درست ہوجائے گی اور سنتے سرے سے نما ز پڑھے کی صرورت نہیں رہے گی۔

بص طرح نکسیراور نے کی صورت ہیں بنا درست ہوجائے گی اسی طرح پینیاب پانا نے کی وجسے معدت لاحق ہونے کی صورت ہیں بنا درست ہوجائے گی اس لیے کہ طہارت اور نماز کے اس کام کے لحاظ سے ان دونوں صورتوں بین بنا درست ہوجائے گی اس لیے کہ طہارت اور نماز کے اس کام کے لحاظ سے ان دونوں صورتوں بین صورتوں کے بلے بھی حکم تسلیم کیا جائے گا۔ بعض کے بارسے میں صوریت کا ور و دم گیا تواب اس کا حکم تمام صورتوں کے بلے بھی حکم تسلیم کیا جائے گا۔ بعض کے بارسے میں مجد تول کے شکار کو تنل کر دینے والے محرم کی بھی بہی نوعیت ہے۔ بہا ہدنے اس مسلے کے بارسے میں مجد قول کیا ہے اس کی وجہ سے انہوں نے طاب ہر آئیت کو تزک کر دیا ہے اس کے اور کا باری ہے (و کھٹی گذائہ مِنگر کُھنگی مُنکی ہُنگی کہ نا انہوں سے کوئی جان اور کی جانور اس نے مادا ہوا سی کے ہم پیار ایک جانور اس نے مادا ہوا سی کے ہم پیار ایک جانور اس نے مادا ہوا سی کے ہم پیار ایک جانور اس میں بیار بیاری کی بیار ایک مولیشیوں میں سے نذر دینا ہوگا)۔

اس سیے بہتینخص ا بنا اس ام یا در کھنے مہوستے جان او جھے کرنشکار کو ملاک کر دسے گا تواس کو یہ اسم شامل ہوگا اس بیے اس بہاس کی مجزا رکا لزوم ہوجائے گا۔ اس بات کا اعتبار سیے معنی ہے کہ ایک شخص نوشکار کو مجان او چھے کرفتل کر رہا ہموا ور اس سے ذہن سسے اسپنے محرم کا خیال ہی لکل بچکا ہموا ور وہ یہ بات جھول گیا ہو۔

اگرکوئی کہے کہ اللہ نعائی نے غلطی سیے سی کی جان بینے والے قائل پر کفارہ کا نصاً وہوپ کر دیا لیکن آپ نے اس کا سکم قتل نعطاسے دیا لیکن آپ نے اس کا سکم قتل نعطاسے دیا لیکن آپ نے اس کا سکم قتل نعطاسے الگ دکھا اسی طرح بہاں زبر ہجت مسئلے ہیں جب اللہ نعائی نے عمداً مشکار کو ہلاک کرنے والے جحم کے برحزا کے لندوم کا سکم منصوص طربیقے سے بتا دیا تواب اس پر خطاً مشکار کو ہلاک کرنے والے محم کے سکم کو دار و کرنا جا کر جہیں ہوسکتا اور اس پر حزا کا ایجاب ورسست نہیں ہوسکتا۔

اس اعتراض کاکئی و جوہ سے جواب دیاگیا ہے۔ ایک توریکہ جیب الٹرنعالی نے قنلِ عمد ا ور قنلی خطار وونوں کامنکم الگ الگ منصوص طریقے سے بیان فرما دیا نواس کے بعد ان دونوں حکموں پر عمل وا جب مجد گیا اور ایک صورت کو دوسری صورت بر فیاس کرنا جا نزند رہا ۔ اس لیے کہ ہمارے نز دیک منصوص اسکا مات کو ایک دوسرے برفیا س کرنا سے انزنہیں سبے ۔

ایک اورجہت سے دیکھیئے کر قنل عدفصاص کے ایجاب سے نفائی نہیں رہنا۔ فصاص کفارہ ادر دبیت دونوں سے بشرھ کر سہے۔ لیکن جب ہم خطاً شکار کو قنل کر نے والے جم کو بحزا کے ایجاب سے خالی رکھیں سگے فراس بہر کوئی اور جیبز وا بحرب نہیں ہوگی اور اس طرح اس کا بیعمل کسی حکم کے تحت نہیں آئے گا اور بجانور کی بجان مفت میں بچائے گی اور بربات بجائز نہیں ہے۔

ابک اور وسے بیچی سپے کہ اصول میں قنل کے اسکام عمدا ورخطا نیبزمباح اورمنوع کی صورآؤں میں ابک دوسرسے سے فختلف موستے ہیں۔لیکن شکار کی صورت میں ان میں کوئی انخلاف نہیں موثا۔ اس بیے شکار کے اندر عمدا ورخطا دونوں کا سکم بکسال ہوگیا اورا نسان سکے قنل کے اندر ہر اسکامات شختلف موسکتے ۔

قول بادی سے و حَجَوْاء مِشْلُ مَا قَتَىلَ) مثل سے کیا مراد سے اس کے بارسے میں اختلان داشتے ہے محفرت ابن عبائش سے مروی سے کہ مثل سے مراد اس کی نظر سے ، پہاڑی بکرے بیں کاشتے ، سرنی میں بکری اور شتر مربع میں اون شا ، سعید بن جبیہ کا بھی بہی قول سے اور قدا دہ نیبر دیگر تا ابین ا بھی اسی قول کے حامی میں ۔

ا مام مالک ،ا مام مثنا فعی ا ورا مام محدین الحسن کانجی بیپ فول سے رید مشکداس صورت سے لیے سیے بہائ مولینٹیوں میں مقتول مشکار کی نظیر موجود ہولیکن اگر نظیر موجود ندمومنٹلاکسی سنے کوئی بجڑیا بالاک کو دی نواس صورت میں محرم براس کی فیمت وا جس مجدگی ۔

عجاج سف مطاحه سند نیزمیا بداور ابرابه بخعی سد روایت کی سے که مثل سدم را داس مها تورکی قیمت سبے بچو نفدنیتی دراہم کی شکل میں ا دا ہوگی مجا بر سعے ایک اور روایت کے مطابق مثل سعے میرا دِعَدی ہمین قربانی کا جا نورسیے۔

امام الوسنیفه و دامام الولوست سے مروی بے کہ تنل سے مراد قبرت ہے مجراس فیرت سے وہ اگر پہلے تو قربانی کا بوانور تحرید ہے اور اگر پوا ہے توطعام نوید کر فی مسکین نصف صاع کے مساب سیفیسم کر دسے یا بچاہیے تو ہر نصف صلاح کے بدلے ایک روزہ دکھر لے

ابو کمریے صاص کہتے ہیں کہ مثل کا اسم قیمت بریھی واقع ہونا سبے ا ور اس نظیر ریھی جواس کی جنس میں سنے معالی دوصورتوں میں انظیر رکھی ہوموں نیشندوں عمیں سسے ہما ہم ستے اصول مشرعیہ میں وابوی ہوسنے واسلے مثل کی دوصورتوں

אלוני לוני

المنطق ا

المرابع (الايما) المالالان بین ایک پائی ہے، یا توشل اس کی جنس میں سے ہوتا ہے۔

مثلاً کو کی شخص سی کی گذم تلف کروسے تو اس بر استی سم کی گذم الازم آئے گی یا مثل اس کی قیمت

میں مورت میں ہوتا ہے۔ مثلاً کو کی شخص کسی کا کہ طرا یا غلام تلف کروسے وہ مثل ہونداس کی جنس میں سے

موا ورنہ ہی قیمت کی صورت میں وہ اصول سے خارج ہم تا ہے۔ سب کا اس بر آنفاق ہے کہ اسس کی

جنس میں سے مثل واجب نہیں ہوتا ۔ اس سے بہ واجب ہوگیا کہ آبت میں مثل سے سراد قیمت لی ہوائے۔

ویکس اور جہت سے ویکھتے جب مثل ایک منشا بہ لفظ بن گیا جس میں کئی معانی کا احتمال پیدا ہوگیا

قریجراسے مثل برخمول کرنا واجب ہوگیا جس کے معنی برسب کا آلفاق سے بیتی وہ مثل ہوقر آب میں اس قول باری کے اندر مذکور سے انحتیا کی علیہ کی اس کے مند گور کے گئے گئے کہ اس کی مثل نہیں تو اس سے بربات مزود کی مثل کہ مشکار کے سلطے میں مذکور مثل کو بھی اسی برخول کیا ہوائے۔

اس کی ایک و مجہ نویہ سبے کہ درج بالا آبیت ہیں مذکورہ نثل ایکے محکم لفظ سبے جس کے معنی پرنمام فقہار کا اتفاق سبے بجبکہ شکار کی آبیت میں مذکورہ مثل ایک منشابہ لفظ ہے بصیے سی اور لفظ کی طرف لوٹما نا واجب سبے ۔اس بنا پر اسسے اس مثل کی طرف لوٹمانا خروری ہوگیا جس کے عنی پریسب کا انفاق ہے۔

دوسری درجہ بہ ہے کہ یہ بات نا بن ہو دیگی ہے۔ مترع بین نتل فیرت کے سیاے اسم ہے ۔ لیکن سیہ بات نا بت نہیں ہوئی کہ مثل مولیشیوں بیں سے کسی نظیر کے سیاے اسم سیے ۔ اس لیے اسے اس چیزر پڑھول کرنا واحب ہوگاجس کے نعلق یہ بات نا بت ہوگئی ہے کہ بہ اس کے لیے اسم سبے ۔ اسے اس چیزر پڑھول کرنا در رست نہیں ہوگاجس کے سیلے اس کا اسم ہونا نابت نہیں ہوا۔

ایک اور جہرت سے دیکھیے ،سب کا اس پر انقاق سے کہ جی صور نوں میں ہلاک منندہ جا تورکا مولیت ہوں کے اندرکوئی مثل موجود نہ ہوان صور توں میں مثل سے مراد اس کی فیرت ہوگی ۔ اس سے میرحروری ہوگیا کہ مثل سے مراد فیرت ہی لی بچا ہے۔

اس کی ایک و معبر تو به سیے کہ بیبات نابت ہوگئی کہ مثل سے قبرت مراد سیے اس لیے اگر قبرت کا ذکر منصوص طریفتے ہر ہم میجا تا تو اس صورت ہیں مثل کی بہی حیثیبت دمتنی ا ور اس سکے معنی میں کوئی فرق منہ ا نا اس بیے مثل کا لفظ مولیٹ ہوں میں سے نظر کومتضمی نہیں موگا ۔

دوسری وجہ بہہے کہ مجب بہ ٹا بت ہوگیاہہے کہ مثل سے قبرت مرادسے نواب مولنٹیوں ہیں سسے نظیر مرادلینا منتفی ہوجا ہے گا اس بلے کہ ابک ہی لفظ سے یہ دونوں یا ہیں مرادلینا محال ہے۔ کیونکہ سب کااس برانفاق سیے کہ شل سے ایک جیزمراد مہونی سے یا نوقیمت مراد ہونی سیے یا مونشیوں میں سے نظیر جب نیمت مراد لینا تا بت ہوگیا نواس کے موا دومسری سرجیزمنتفی ہوگئی ۔

اسسے ابک اور جہت سے دیکھیے، قولی باری (گذشتگوا القیدک کا تشخ محدثم) ان تمام شکاروں کے لیے عام سے جن کی نظیر میں بیانظیر میں ہیں ہیں ہیں اس بریہ تول یاری عطف کیا گیا دک مُن حَسْلَهُ مِنْ الْحَوْمَةُ عَسِدًا خَدَوْدً عَرِضْ لِی مَا قَسُلُ)

اس سے بہ بات وا مجب ہوگئی کہ آبین میں ندکورہ مثل مذکورہ بالانمام شکاروں سکے لیے عام قراد د با مجائے اس صورت ہیں مثن سے فیمنٹ مراد لیٹا اولیٰ ہوگا اس لیے کہ اگرمثل کو قیمیت برجھول کیا مجائے گا نواس صورت میں بہ نمام شکاروں کے لیے عام ہوگا اور سسب کو مثنا مل ہوگا۔

لیکن اگرشل کونظیر رقیجول کیا جائے گا نوبہ بین صور توں سے ساختہ مخصوص ہوجائے گا ورکچے صور ہیں اس سے معاوری رہیں گا ورکچے صور ہیں اس سے معاوری رہیں گی بوبہ لفظ کا تکم برہم نا سے کہ بہمان تک محکمت ہواست اس سے عموم برد کھا بجائے۔ اس بنا پر فیرت کا اغذیار اولی موگیا۔ اس سے برعکس جن صفرات نے اسسے نظیر مرجی ول کیا ہے انہوں نے اس لفظ کو مذکورہ شنکاروں میں سے بعض کے مساخف خاص کر دیا ہے اور لبعض کو جھوڑ دیا ہے

اگرکوئی بیدکے کہ شنل کا اسم بھی قیمت پر اور کھی نظیر ریب واقع ہوتا ہے اس لیے جن لوگوں نے ان شکار و بیں جن کی نظیر رہ بیں اسے نظیر کے معنی بیچول کیا ہے۔ اور ان شکاروں بیں جن کی نظیر ہیں مولین بیوں بین ہوجود نہیں فیمت برمجول کیا ہے انہوں نے اس لفظ مثل کوعموم کے معنوں بیں استعمال ہونے سے بابین معنی خالی نہیں رکھاکہ کہی اسے قیمت کے معنی ہیں ایا جائے اور کہی تظیر کے معنی میں ایا جائے۔

اس کے بواب بیں کہا جائے گاکہ بات اس طرح نہیں ہے بلکہ بد نفظ ہوب نظیر کے بعنی بیں استعمال ہوگا تواس کا استعمال ہوگا تو ہی خصو ہو ہو ہے جو گا تواس کا استعمال ہوگا تو ہی خصو ہو ہو گا تو ہی خصو کے طور بر بہر گا تو ہی خصو کے طور بر بہر گا تو ہی خصو کے طور بر بہر گا استعمال عموم کے طور بر بہر گا ہو ہے گا۔ اس لیے اس لفظ استعمال عموم کے طور بر ان تمام صور توں بیں اس کا استعمال اولی ہو گا ہو اس اسم کے تحت آتی ہیں ، بجائے اس کے کہ اسے دونوں معنوں ہیں سے سرابک کے اندر خصوص کے طور بر استعمال کیا بجائے۔

اگرکوئی شخص یہ کہے کہ مثل حقیقت میں نظیر کے سلیے اسم جیتے ہیں ہے۔ بس شکار کی نظیر نہیں ہے۔ اس کی قیمت اجماع کی بتا ہر واسب ہوتی ہے۔ آیٹ کی بنا ہر واجب بہیں ہوتی۔ اس کے جواب میں کہا جائے گاکہ ہربات کتی وجمہ سے علط ہے۔ الٹار نعالیٰ تے قیمت کومیٹل

الأوال

الفرا

کے نام سے موسوم کیا سہے بینا تجہ ارشا دیاری ہے دخون انفنک نے کیکٹو کا عَنگہ واعکیہ دِبِوٹی لِ مَااعکندی عکیہ گڑ کا عنگہ واعکیہ دِبوٹی کے مااعکندی عکیہ گئے کہ موسعے کا اس براس کی فیمت واجب ہوجائے گی۔ کی فیمت واجب ہوجائے گی۔

ا ودحضورصالی الٹرعلیہ وسلم نے اس نوشخال شخص کونصف قیرت ا داکرینے کا سحکم دیا بس سنے ایسے علام کو آزاد کر دبا بھا ہواس کے اور ایک د وسرست نخص کے درمیان متنترک تھا اس سے معترض کی بربات غلط ہوگئ کہ مثل قیمت کے بلیے اسم نہیں ہے۔

ایک اور بہت سے دیکھے کہ معترض کا یہ کہنا کہ آیت اس بھانور میں جزا کے ایجاب کی مفتقی نہیں ہے جس کی نظیم و جود دنہ ہو گوبا دلیل کے لغیرا بت کی تخصیص کر دینا ہے جبکہ الیسا بھانور قول باری دینا ہے جب کہ الیسا بھانور قول باری دینا ہے جو کہ الیسا بھانور قول باری دینا ہے جو کہ الیسا بھانور و کر نفت نگوا القدیب کی تخصیص کے حصوص میں داخل ہے اور اس کے بعد اس ارشا دِ باری (خسک فی نفت کی ایک میں مفعول کی ضمیر شکار ہونے والے تمام جانور ول سے کنا یہ ہے۔

اب اگر آیت سے لعض مجانوروں کو مفارج فرار دیا ہجائے نواس سے دلیل کے بغیر آبیت کی تخصیص لازم آسٹے گی اور میں چیز کسی طرح درست نہیں مثل سے مراد قبرت سہے۔

اس پڑیہ بات دلالت کرتی سے کہ صحابہ کی ایک جماعت سسے مروی سے کہ ان حضر_ات نے کبونری کو بلاک کرسنے ہرجماعت سسے مردی کے درمہان طاہر کبونری کوبلاک کرسنے ہمجم م کے ذھے ایک بکرمی لازم کر دی تنی جبکہ کبونری ا وربکری کے درمہان طاہر طور پُرکوئی مشاہرت نہیں سبے اس سسے بہب بہبات معلوم ہوئی کہ ان حضرات نے بکری بطور فیرست واحب کردی تنی ۔ نظیر کے طور دیہ واج ب نہبر کی تھی ۔

اگربه کہا جائے کہ حضورصلی النّدعلیہ وسلم نے بحوکہ بلاک کرنے بربینڈ تھا واجب کر دیا تھا تواس کے بچاب بیں کہا جائے گاکہ مینڈ تھا اس لیے واج سے کہا تھا کہ بہ مینڈ تھا بحوی قیمْت تھا۔ اس روابت میں بہ ولالت نہیں سبے کہ آب نے مینڈ تھا اس لحاظ سے واج سے کیا تھا کہ بہ اس کی نظیر تھا۔

اگر کوئی پیر کہے کہ آبیت کوفیرن برجمول کر نااور مثل کی ناویل فیمت کے معنی ہیں کر نااس وقت درست ہو نااگر آبیت میں مثل کے معنی مراد کا بیان متر ہو نا مجبکہ سلسلئر آبت میں مثل کے معنی کی وضا اس فولِ باری سیے ہوگئی ہے (خیصَفَا تَحَ عِنْسُلُ مَا حَسَّلُ مِنَ النَّعَبُمِ .

اس بیں یہ واضح کر دیاگیاکہ مولیت ہوں ہیں سسے ہوشل ہو وہ مرا دسیتے اور یہ تو سسب جانتے ہیں کہنص سے ہوستے ہوں کے کاکہ معترمت کرنص سے ہوستے ہوئے گاکہ معترمت کا دراسس کے ہواب میں کہا جا اوراسس کا یہ دعولی اس وقت درست ہوسکتا تھا۔ جب آبیت میں ان ہی الفاظ براقتصار ہوتا اور اسس

کے ساتھ اسکلے مصصے کا ذکر یہ ہموتا۔ آبیت کا اگلا مصم معترض کے دعو سے کو ساقط کر دیتا سہتے۔ ہو یہ ہے رمِن النَّعُ مِ کَیْ کُھُ مِ اِیْ کُھُ اَ کُلُو اِیْ کُلُو اِیْ کُلُو اِیْ کُلُو اِیْ کُلُو اِیْ کُلُو اَدْعَ کُلُ ذَٰ لِاکْھِ مِیْا مَّا ، مولینیوں ہیں سے مِس کا فیصلہ نم میں سے دوعادل آدمی کریں سکے اور بہترانہ کعہ بہتہ جا یا جائے گا یا نہیں تو اس گنا ہ کے کفارہ میں بہتدم سکبنوں کو کھانا کھلانا ہوگا یا اس کے لعدر وزیدے رکھنے ہوں سکے ا

حیب الله تعالی نے آیت کے اس سے کو ماقبل کے سے ساتھ متصل کر دیا اور حرف تخییر اور دیا اور حرف تخییر اور دیا تواس سے بیات نابت ہوگئ کہ دونوں کا ذکر لفظ مثل کی تفسیر کے طور پر نہیں کیا گیا۔
اپ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالی نے طعام اور صیام دونوں کا ذکر کیا ہے جبکہ یہ دونوں جیزیں مثل نہیں ہیں۔
بھران دونوں کے درمیان اور نع بھی مولیت یوں کے درمیان حرف اُو داخل کر دیا ہونکہ آیت کی ترتیب اس طرح ہے اس لیے آیت کے ترتیب اس سے کوئی فرق نہیں بڑے سے ا

اگریوں کہا جاسے کہ مفتی کے مِنْسُلُ مَا قَسَلُ طعامًا اَدَصِیامًا اَدِمِنِ النّع ہد یًا العِن ہو جا اُل اِلعِن ہو سافوراس سے ہم لمیہ طعام یا روزوں یا مونشیوں میں سے ندر دبنا ہوگی) اس لیے کہ تلادت میں مونشیوں کے ذکری تقدیم معنی کے لحاظ سے ان کی تقدیم کی موجب نہیں ہے۔ بلکہ بہ بینوں ہا تیں اسس طرح ہیں کہ گویا ان سبب کا اکٹھا ذکر ہوا ہے۔

اسى طرح قول بارى (حَبَوَلِ عُرَضَلَ مَا حَتَلَ مِنَ النَّعَمِ) قول بارى (يَبَحَكُوبِ الْهُ حَلَا إِلَيْ الْكُعْبَةِ الْمُحْتَلَةِ الْمُعَلِيّةِ الْمُحْتِلَةِ الْمُحْتِلَةِ الْمُحْتِلَةِ الْمُحْتِلَةِ الْمُحْتِلَةِ الْمُحْتِلِةِ الْمُحْتِلِةِ الْمُحْتِلَةِ الْمُحْتِلِةِ الْمُحْتَلِقِ الْمُحْتِلِةِ الْمُحْتِلِةِ الْمُحْتِلِةِ الْمُحْتِلِةِ الْمُحْتِلِةِ الْمُحْتِلِةِ الْمُحْتَلِقِ الْمُحْتِلِةِ الْمُحْتَلِقِ الْمُحْتِلِةِ الْمُحْتِلِةِ الْمُحْتَلِقِ الْمُحْتِلِةِ الْمُحْتِلِةِ الْمُحْتَلِقِ الْمُحْتَلِقِ الْمُحْتَلِقِ الْمُحْتِلِةِ الْمُحْتَلِقِ الْمُحْتَلِ

اس بیے مثنل کے لفظ کی موبیتیوں کے لفظ کے ساتھ تفیین جائز نہیں ہو یکہ کلام اس تضمین سے مستغنی ہے۔ اس بیے کہ سہرالیسا کلام جس کا ایک حکم ہو اس کی دوسرے کلام کے ساتھ الیسی دلالت کے بختر تفیین جائز نہیں ہوتی ہوکسی اور کلام سے حاصل ہم تی ہوا ور اس تضمین کی نشا ندسی کرتی ہو۔ بختر تفیین جائز نہیں ہوتی ہو کہ سے حاصل ہم تی ہوا ور اس تضمین کی نشا ندسی کرتی ہو۔

نیز قول باری (مِنَ النَّعَهُمِ اسے به واضح بهے که اس بین " اداد لا المه حدیم" رخم کااراده) کا لفظ پر نشیده سبے اور اس کے معنی یہ موں سے " من النَّع مید حکوب د حاعدل متک د ها با ادا دالهدی ادا حاله عام ان از دالمطعام " مونینیوں بیں سے میں کا فیصلہ نم بیں سے د وعاول آدی کریں ادا دالهدی ادا المطعام اور اس کا ندران دیتا جا ہے باطعام موگا اگر محم طعام دینا جا سبے اس کا ندران دیتا جا ہے۔ به صدی بینی ندران موگا اگر محم اس کا ندران دیتا جا ہے باطعام موگا اگر محم طعام دینا جا سبے اس

کے بیر صدی بینی تدریات ہوگا۔ امریخری اس کا تدرات دیبا بچاہے باطعا م ہوگا ارخری طعا کو بیا بچاہی اس لیے لفظ نعم مثل کے لفظ کی تفسیر نہیں ہیں۔ جس طرح طعام اورصیام اس لفظ کی نفسبرنہ ہیں ہیں۔

اگریبکها مجاست که صحابه کی ایک جماعیت سید مروی سبے که ان محفرات نے مشرع بلاک کرنے ہدید در بعثی اونرط کی فریانی لازم کر دی تھی جبکہ یہ بات سب کومعلوم سبے کوفیمنوں بیں انحنالات ہوتا ہے۔ ان محفرات سفے مطلعاً برحکم دیا تھا بجنی امہوں نے اس سلسلے بین فیمیت کی کمی بیشی کے لحاظ سے شکارکا کوئی اعتبار نہیں کیا تھا۔

اس کے جواب میں کہا جائے گاکہ معنرض سے پر اچھا جائے کہ آب ہر شنر مرغ کے بد ہے بیں بدت واجب کر دیں سے اور شکاری فیرت کی کی بیشی کاکوئی اغذبار نہیں کربی سے بلکہ ایک گھٹ با در سے کے شنز مرغ پر ایک اونی درجے کا بدنہ واجب کر دبی گے ہ بر ایک اونی درجے کا بدنہ واجب کر دبی گے ہ بر ایک اونی درجے کا بدنہ واجب کربی گے بعنی اگر شنز مرغ کے بند در بدنہ واجب کربی کے بعنی اگر شنز مرغ اونی درجے کا بوگا تو بدنہ بھی اعلیٰ درجے کا بوگا اور اگر شتر مرغ اونیٰ درجے کا بوگا تو بدنہ بھی اعلیٰ درجے کا بوگا تو بدنہ بھی اعلیٰ درجے کا بوگا اور اگر شتر مرغ اونیٰ درجے کا بوگا تو اس کے بلیے اونیٰ درجے کا بوگا تو بدنہ بھی اعلیٰ درجے کا بوگا اور اگر شتر مرغ اونیٰ درجے کا بوگا تو اس کے بلیے اونیٰ درجے کا بدنہ یا جا ہے۔

اگراس سے تجاب میں معترض کی طرف سے یہ کہا جائے کہ صحابہ کرام سکے اس فول کو ہم اس امر بہہ محمول کورہ کہ اس امر ب محمول کوریں سکے کہ ان محضرات سنے نشتر مرغ سے محسب بحال بدنہ کا فیصلہ دبا نضا اگر بچہا نہوں سنے الفاظ بیں اس کا ذکر نہیں کیا اور مذہبی راوی سنے اسے نقل کیا ہے۔ اس کے بچواب میں معنز صن سے کہا جائے گاکہ آپ سے بچر ہی بات وہ لوگ کہ بس کے بوقی ت کے قائل ہیں کہ صحابۂ کرام نے نشتر مرغ کی بلاکت بر بدت دسنے کا اس لیے فبصلہ دیا تھاکہ اس وقت شتر مرغ کی بہی قبرت نفقی ۔

لعنی اس کی قبرت ایک بدر سے برابرتھی۔ اگر جدید بات بہم تک نقل نہیں کی گئی کران محفرات نے بدر دسینے کا اس بنا پر فیصلہ دیا تھاکہ اس کی قبرت نشنز مرغ کے برابرتھی ۔

پھرمعترض سے بیرسوال بھی کیا جائے گاکہ آباشترم رغ کے بدسے ہیں بدنہ دینے کا برحکم اسس بر دلالٹ کرنا ہے کہ اس کے سواد وسری جیزیعتی طعام با صیام جا کرنہیں ہے ؟ اگر جواب نفی ہیں دبا جائے گا۔ قو بھرمعترض سے برکہا جائے گاکہ اس طرح بدنہ دینے کے یار سے بیں صحاب کرام کا فیصلہ قبیت کے جواز کی نفی ہر دلالت نہیں کرنا۔

فصل

یین مقرات نے اس کی فراک نوبن کے ساتھ کی ہے۔ انہوں نے اسسے اس جزار کی صفت قرار کی صفت قرار کی صفت قرار کی صفت قرار کی دیا ہے جبسا دیا ہے جب کا استحقال کی نظر ہے جبسا کہ اس بارسے میں فقیار کا اختلاف راستے سبے۔

بین حفزات نیاس کے مضاف کی صورت ہیں قرآت کی سبے اور لفظ مثنل کی طرف اس کی اضافت کی سبے انہوں سنے اسے مصدر قرار دباہے اس صورت ہیں محم ہج وا بجیب بدلہ دسے گا وہ لفظ مثنل کی طرف مضاف ہوگا اس بیں برجھی احتمال میں کہ وہ میزار مجووا جرب سبے وہ مثنل کی طرف مضاف سبے اور مثنل مشکار کا مثنل ہوگا اس سے بربات معلوم ہوگی کہ شکار مردہ اور حمام سے اور اس کی کوئی فیرت نہیں سبے ۔

نیبزبرک قیرت کے ایجاب کے سلسلے ہیں شکار کے مثل کا اغتیار اس کے زندہ ہونے کی صورت ہیں کرنا واسجیب سبے۔ دونوں صورنوں ہیں اضافت درست سبے نوا ہ ہزار کو اسم مانا جاستے یا مصدر۔ نعم لینی مونیٹیوں سے مرا دا ونبط، گاستے اور پیمیٹر بکری ہیں۔

قول بادی دیجنگوچه خواع گرلی مِنگی میں دونوں فول بین فیمنت با موبینیوں میں سے نظر کااتھال سبے اس سیلے کہ صید کے موسب مِعال فیمنوں میں کمی بیشی مونی سبے اس سیاے ہرحالت اور سرطنکاری صور میں دوعادل آ دمیوں کی خرورت مہوگی جو سرشکار کی الگر سسے فیمنت کا اندازہ نگاتیں گے .

ہولوگ نظیر کے قائل ہیں وہ بھی حکمین سے فیصلے کی طرف دجرع کرتے ہیں اس سلے کہ شکاد فی لفسہ

عندنف طرح کام و تا ہے لینی اعلی اور اونی مونے کے لحاظ سے ہراتنگار دوسرے سے فختلف ہوتا ہے مختلف ہوتا ہے محکمین نندگار کو دیکھ کر اس کے حسب حال نظیر کا ابجاب کریں گے لیتی اعلیٰ در ہے کے متنگار ہیں اعلیٰ نظیر اوسط درجے میں اوسط نظیرا ورگھ شیا درجے ہیں گھٹیا نظیر اس مجیز کے لیے حکمین سے اجتہاد اور سمجھ لوجھ کی ضرورت ہوتی ہے ۔

ابن ابی ملیکہ سے روابیت ہے، ایہوں نے حضرت ابن عبائش اور حضرت ابن عبائش اور حضرت ابن عمر سے روابیت کی سے کہ ان دونوں محصرات نے کہونرکی مانند ایک ہرندہ ،کونج کو ہلاک کر سفے پرچوم کے ذسعے دونہائی مُد البک بیانہ ہو اہل عواق کے درخا کا ہوتا ہے گندم یاکوئی اور جینے لازم کر دی تھی اور فرما یا تخفا کہ دونہائی مُد ایک مسکین کے بریٹ میں ایک فطاۃ لیعنی کونچ سے بہتر ہے۔

معمر نے صدقہ بن بسار سے روایت کی ہے وہ کہتنے ہیں? میں سنے قاسم اور سالم سے بوجھا تھاکہ اگر محم بھول کر مجلود پرندہ ذریح کر لیبا ہے تو اس کا کیا سحکم ہوگا " یہ سن کر ایک سنے دوسر سے سے فرمایا " کیسا کسی انسان کے بیریٹ میں ایک مجکور کا گوشت بہتر ہو تا سے یا دونہمائی مُد ؟ "

دوسرسے حضرت نے ہواب دیا کہ دونہائی مُدہم ترہو ناسبے۔ بھرانہوں نے بوجھاکہ آیا دونہائی مُد بہتر ہو تاسبے یا نصف مد و دوسرے صاحب نے جواب دیا کہ نصف مدہم ترہو ناسبے ، بھرانہوں نے پوجھیا کہ نصف مُدہم ترہد ناسبے یا نہائی مُد واس کا انہوں سنے کوئی ہوا ہیں دیا۔

صدفہ بن کیسا رمزید کہتے ہیں کہ ہیں سنے بچرسوال کیا کہ آیا اس موفعہ پر ابک بکری کفارہ کی کفایت کر حباستے گی۔ اس ہر دونوں حضرات سنے مجھرسسے برسوال کیا کہ آیا نم اس طرح کروسگے ؟ ہیں سنے اثبات ہیں سجاب دیا جسے س کر انہوں نے فرما یا کہ '' بچھر سجا وُ ، سجا کر بکری دسسے دو ہے''

ایک دوابیت میں ہے کہ صفرت عرض نے اپنی بچادر دار الندوہ اوہ کمرہ یام کان بھی بین حفرت عرض دو مرسے اسلام النہ دو اسلام النہ دو اور النہ دو النہ النہ کے دو اور النہ دو النہ دو النہ النہ کہ ایک کہ ایک لکڑی ہر دکھ دی جس کی وجہ سے وہاں سے ایک کہونر الرکیا اور سخت گرفی کی وجہ سے دہاں سے ایک کہونر الرکیا اور سخت گرفی کی وجہ سے دہاں سے ایک کہونر الرکیا اور سخت گرفی کی وجہ سے دہاں سے ایک کہونر الرکیا اور سخت گرفی کی وجہ سے دہاک ہوگیا ۔

حضرت عمر فی مسلم و می اور حضرت نافع بن الحادث کواس کے متعلق فیصلہ دینے کے بیے کہا۔ ان دونوں نے خاکستری دنگ کاسال سے کم عمر کا بچہ دینے کا فیصلہ دیا ہونا نچر حضرت عمر نے ایسا ہی کیا۔ دونوں نے خاکستری دنگ کا سال سے کم عمر کا بچہ دینے کا فیصلہ دیا ہونا نچر حضرت عمر نی کوفنل کر دیا حد اللک بن عمیر نے روا بیت کی ہے کہ قبیصہ بین جا برفر مانے ہیں کہ ایک محرم نے ہرنی کوفنل کر دیا حضرت عمر نے ایک بیا جھراسے ایک بکری ذبح کر محضرت عمر نے ایک بیا جھراسے ایک بکری ذبح کر

10

سکے اس کا گوشت صدفہ کر دبینے کا سکم دیا۔ فبیصہ کہتے ہیں کہ جب ہم حصرت عمر کے ہاس سے اعظم طرے ہوئے۔ ہوستے نوبیں سنے اعظم طرحت ہوئے گا سس ہوستے نوبیں سنے سائل سے کہا کہ حضرت عمر کا فق کی الٹر سکے نزدیک تمضادسے کوئی کام بنہیں آتے گا اسس سیلے ابتی افٹنی فذیح کر دواور الٹد سکے شعائر کی تعظیم کا اظہار کرو۔

خدائی قسم مگرکوپنة نهیں جل سکاکہ تمعارے سوال کاکیا ہواب دیں جب تک کہ انہوں نے اپنے ساتھ بیٹے ساتھ واسلے تخص سے پوچیوندلیا۔ اس کے بعد صفرت عرش کی طرف جل بیٹرا تو دیکھا کر سامنے سے صفرت عرش کر سے بین آپ کے ہاتھ بین اور ساتھ ساتھ بید رسید کر سے بین آپ کے ہاتھ بین اور ساتھ ساتھ بید کر سے بین آپ کے ہاتھ بین اور کہنے ہو اور کہنے ہو اور کہنے ہو اور کہنے ہو کہتے ہیں بین میں جب نکا لئے ہوا ور کہنے ہو کہتے ہیں بین جب سے لڑھے ہیں تک کہ اسپنے ساتھ والے تنظم کو بین جب نکا ہے ہوا ور کہنے ہو کہ کہ میں جب سے بین جب ساتھ والے تنظم کے اندوج اللہ تنظم کو بین نہیں جب سے اوج جدندلیا تم نے قرآن کی بیر بین المنہ کے مقرف کے کہا ہے کہ کہ اسپنے ساتھ والے تنظم سے بوج جدندلیا تم نے قرآن کی بیر بین بیر جس کے کہا ہے کہ کہ کہ اسپنے ساتھ والے تنظم سے بوج جدندلیا تم نے قرآن کی بیر بیر میں بیر جس کے کہا ہو کہا تھے کہ کے کہا تھے کہ کہا ہو کہا تھے کہا تھے کہا تھے کہا تھے کہا تھے کہا ہو کہا تھے کہا

برروایت اس برد ولالت کرنی سیے کہ حکمین کا فیصلدان کی سمجھ لوجھ اور اجتہا دور استے پر ببنی ہوگا۔ آپ نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر خرخ ، حضرت ابن عبائش ، حضرت ابن عمر ، قاسم اور سالم بیں سیے ہرایک صاحب ستے اسپتے دفیق سیے واج یہ موسنے والی مفدار کے متعلق اس کی راستے بچھ بیے جب ان دونوں کی رائے ایک امر رہتنفق ہوگئی تو انہوں سنے اس کا فیصلہ دسے دیا ۔

سنت بن أمده اموربراجها دكرناجائزب

یہ بات اس پردلالت کرتی ہے کہ نئے بیش آمدہ امور کے اس کام معلوم کرنے کے لیے اجتہا دکرنا جائز سبے اس سلے کہ الٹرتعالی نے شکار کی فیرت لگانے اور وا جرب ہونے والے بدلے کے تنعلق نیصلہ کرنے سکے سلے اپنی مجولو تھے اور اجتہا دور استے سے کام بلنے کی اباس ت کردی ہے۔

بہاس پریھی دلالت کرتی ہے کہ الیسی چیزوں کی قیمت لگانے کا معاملہ بھی جنہیں تلف کر دیا گیا ہو دوعا دل آد بمبوں کی رائے اوراجتہا دیے مہر دکر دیاجا سے گا یہ دونوں اپنا فیصلہ تلف کرنے والے شخص پر جاری کر دیں گے جس طرح آبت ہیں شکار کی فیمت کے سلسلے ہیں حکمین کے فیصلے کی طرف رہوۓ کرنے ہے کا ایجا ہے۔

ا مام البرحنیفہ کے نز دیکے حکمین اس شکار کی قبرت کا فیصلہ دسے دیں گے بھرھرم کو اختیار ہوگا کہ اس کے بدسے کوئی فربانی نخر بدسے پاکھا نا کھلا دسے پاہرلصف صاع طعام کے بدسے ایک روزہ رکھر امام محمد کا قول ہے کہ حکمین اپنی رائے کے مطابق فربانی یا طعام یاصیام کا فیصلہ کریں گے ۔ اگر سکمین بدی بینی قربانی کے لیے حیا نور کا فیصلہ کر دیں نوم م کو قرباتی میں وہ مجانور دبنا ہوگا۔ قولِ باری سبے دھڈ گا کا لئے الگھٹسٹ نے ، بینفریانی کا جانور یا نذر ان کعبہ پنچا یا سے گا) صدی کا اطلاق اونٹوں ، گایوں اور پھیٹروں پر بوزا ہے۔ ارتشا دِ باری سبے دخت ااسٹ ٹینسٹ کیم کے کھڈی، جوصدی میسر آنجاسے۔

اس نول باری بین نوکوئی انتظاف نہیں ہے کہ فحرم سالت استصار کے اندر مذکورہ بالآ بینوں اصنا میں سے جو بہا نور بدی کے طور برجھیج نا بچا ہے بھیجے سکتا ہے ۔ لیکن شکار کے بدلے بیں بوحضرات قبرت کے وجوب ہے قائل بیں ان کا کہنا ہے ہے کہ کھیں کی طرف سے قیمت لگ بجانے کے بعد اسے اختیار ہوگا اگروہ بدی دیتا اپسند کر سے اور شکار کی قیمت اونٹ کی قیمت کے برا بر ہو نوا ونٹ ذریح کر دے ۔ لیکن اگر اونٹ کی تیمت کو مذہبے بلکہ کا سے کی قیمت کو پہنچ بجاستے نوگا سے ذریح کر سے گا داگر بکری کی قیمت کو بہنچ بچا سے نو بکری ذریح کر سے گا اگر قیمت کے بدسے کئی بکر بیاں نور بدکر کے ذریح کو وہ نوجھی معائز ہوگا ۔

ہولوگ مولیٹیبوں ہیں سے نظیر کے ویوپ کا فول کرنے ہیں ان کے نزدیک اگری کمین ہدی کا فیصلہ دسیتے ہیں فوجے م کوان کے فیصلے کے مطابق اون ہے ، گاستے یا بکری سے بھاکر فربانی کرنی موگی۔

کس عمرکامجانودمننکارگی مبزار ہیں مجائز ہوگا ؟ اس کے متعلق فقہار ہیں انتقالہ ت راستے سیے ۔ امام ابوسنیفہ کا قول سہے کہ شکارکی مبزا رہیں صرف وہی مجا نورجا تربوگا بچراضے بیعنی فربانی کے طور ہرمجا تنزم ہوتا سہے نیٹرا متصالہ اور چیج قِران کی صورت ہیں اسسے ذہے کر نامجا کڑ ہے تا سہے ۔

ا مام الولیوسف ا ورامام فحد کا قول سے کہ شکار کی مینڈیٹ سکے مطا کتی ایک سال سے کم بکری کا بچ نینرا وسط درسجے کا بھا نوریھی مجا کڑسہے ۔ بہلے قول کی صحت کی دلبل یہ سہے کہ بہ ایسا بری سہے جس سکے وہوب کا تعلق احرام کی بنا برم مواسعے ۔

اور مسب کا اس برانفاق سیے کہ اس اس برانفاق سیے کہ اس اس برایا ہے ہا ہے۔ ہوستے واسلے ہرایا ہرن ان ہی میانودوں بیس ہوا تر ہوستے ہیں جن کی قربانی دی میاسکتی ہو۔ یعنی بجھٹر یا دنبہ ، چھے ماہ کا لبشر طبکہ وہ اتنا موانا تا زہ ہو کہ سال بحرکا معلوم ہوتا ہو۔ بکر ا ، بکری ہورسے سال کی ، گاستے ، بھینس پورسے دوسال کی اور اونسے پورسے با ہنے سال کا ۔

ان سسب سیانوروں بیں اس سے کم عمر واسے سیانور کی قربا نی درست نہیں ہوگی۔اس سے زائد عمر واسلے سیانورمیں کوئی حرج نہیں۔شکا رکے بدسلے میں وسیقے جاسنے واسلے بری کے اندریھی ال ہی

عمرون کا لحا ظ دکھا سیا گا۔

نیز حب الند تعالی نے شکاری جزار میں دیئے جانے والے جانورکو علی الاطلاق بدی کے نام سے موسوم کیا تواس کی جیٹیت ان جانوروں کی طرح ہوگئ جنہیں فرآن میں علی الاطلاق مدایا کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس لیے مدی میں بھی ہماری مذکورہ عمروں سے کم عمر جانور کافی نہیں ہوگا۔

ا مام ابوبوست ادرامام محدسنے اس روایت سے استدلال کیا ہے جوصحابہ کی ایک جماعت سے مو^ی سہے کہ بربوع ہو ہے سے ما نندا بک سجانورجس کی اکلی ٹائگیں چھوٹی اور کھیلی ٹائگیں بڑی اور دم لمبی ہوتی سہے) بیں ایک بیفرہ (بچار ماہ کا بکرمی کا بچہ) اور خرگوش بیں ایک عنا ف دا بک بسال سے کم کا بچہ دیا جائے گا۔

علادہ ازیں اگرفیم شکاری ہزار کے بلے بکری بطور ہدی ہے ہوا کہ کا اور بگری بچہ دسے دسے گی تو
سبجے کو بھی سا غفرہی ذریح کیا ہجا سنے گا۔ ابو بکر بجصاص اس کے ہواب بیں کہتے ہیں کہ صحابہ کرام کی ایک جہا عن
سسے مروی انٹر میں ممکن سبے کہ حفرہ یا عناق نظیر کے طور بریت دسیتے گئے ہوں بلکہ قبیرت کے طور بر دسیتے گئے ہو
دومری بات کہ بدی کا بچہ ماں کے سا غفہ ذریح کیا ہجائے گا تواس کی وجہ یہ سبے کہ بچہ ماں کے تا ابع ہوتا ہے
اور اس بنا بر مال سکے او بر لازم محق بی بھی مرایت کر جا تا ہے اور اسے مال کے سا نفر ذریح کر دیا ہجا تا ہے
ہوجینے فی نفسہ اصل ہواسے بالتبع بچیز کی روشتی میں اعتبار کرتا ہجائز نہیں ہوتا۔

آپ نہیں دیکھے کہ ام ولد کا بیٹا اس لحاظ سے ماں کی طرح ہوتا ہے کہ وہ مال شمار نہ ہیں ہوتا اور آقا کی موت کے ساخفہی وہ اپنی قیمت اوا سیکے بغیر آزاد م جاتا ہے لیکن اگر اس پر ہی حکم نثر وج ہی سسے جاری کر دبا جائے اور ماں کے تابع ہوئے اور ماں کے حکم میں واخل ہونے کا اعتبار نہ کہا جائے تو ہی درست نہ ہیں ہوا ہو اس کے کو دبیں ہو اس کی گو دبیں ہو امکا تب بن جاتا ہے اگر گو دبیں چھٹے ہوئے اس کا اور ہرت سسی جو مکا تب بنایا جائے ہی کہ مکا تب نہ بن ہو تا ۔ اس کی اور ہرت سسی مثالیں اور نظا مرہ ہیں۔

قول باری (بالغ اُلگعبُسِمُ) بدی کی صفت ہے۔ کعبہ ببی اس سکے پہنچنے سے مرا دیہ ہے کہ اسسے محرم ببی فذکے کبامجاسئے -اس مسئلے بیں کوئی انتظاف نہیں ہے بہ جینے اس پر دلالت کرتی سہے کہ ساداوم محرمین کے لحاظ سسے کعبہ کی طرح سہے۔

نیزب کرحدودِ مرم کے فطعات اداضی کی فرونوت مجائز نہیں ہے۔ اس بلے کہ اللہ تعالیٰ نے کعبہ کے لفظ سے بورسے مرم کی تعبیر کی ہے میس طرح حضرت ابن عبائش نے حضورت کی اللہ علیہ وسلم سے آب کا یہ ادمثنا دنغل کیبا ہے دان المحدم کلے مسجد ، سارا موم مسجد ہے ۔

اسی طرح تول باری سبے (خَلَاکَیْسَوْکُوا اَلْمَسْرِجِدِ اَلْحَوَا مَر، وہ مسجد من ام کے فریب بھی نہ نہائیں) اس سے مراد سارا ہم اورجے کے مفامات ہیں اس لیے کیمنٹرکبن کواس آبہت کے ذریعے بچے کر سنے سسے روک دیاگیا تھا۔

ہے م کے کیتے ہوستے نشکاری قبمت کی تعیین کس مقام برکی جائے اس بارسے ہیں اخترا استے داستے۔ سہے۔ ابراہ بینے بی کا فول سہے کہ حس سجگہ نشکا ر ما داسجا سے مقام پر اس کی قیمت لگائی ہجاستے اگروہ مقام ہنگل یا بیابان ہو توفریب نربن آیا دی میں لے جاکر اس کی قیمت لگائی ہجاستے۔

ہمارسے اصحاب کا بہی نول سے شعبی کا نول سے کداس کی فیرت کی نیبین مکہ مکرمہ با منی سکے مقام پر کی جاستے ۔ بہا نول بھے سپے اس سلے کہ اس کی تقویم لینی قیمت کی تعیین اسی طرح سیے جس طرح تلف شدہ بجینروں کی نقویم ہوتی ہے ۔

اس بیے اس بیکہ کا عمد ارکبار کیا جائے گا جہاں بہ جیز نلف ہوئی ہو، اس بھکہ کا عندار نہیں کیا عباسے کا بہاں اس ب گا بہاں اس کی فیرت ادا کی بیاتی ہے۔ تیبز مکہ مکرمہ با منی کی تخصیص سے سی دلیل کے لیفیر آبیت کی تخصیص لازم آتی ہے ہوجا کرنہیں سہے۔

اگرکوئی شخص پر کہے کہ مصرت عمراً اور صفرت عیدالرجمان بن عوف سیسے مروی سہے کہ ان دونوں صفرات سیے ہران دونوں صفرا سنے سہران کے نشکار بربابک بکری کا نبیصلہ دیا تھا اور سائل سیسے پرنہیں پوچھا تھا کہ اس سنے پرنشکارکس جگہ مارا سہے۔ اس سکے بجواب ہیں کہا ہجا سے گا کہ بیمکن سہے کہ سائل سنے ابیسے مقام پر سہران مارا ہم بچہاں اس کی نبیمت ایک بکری سکے سرا برتھجی ہوائی مہور

قول باری سے داکھ گفاکھ کھ کھ کھ کھیں کہ باکفارہ ہیں بچندمسکینوں کو کھانا کھ للنا ہوگا کا لفظ کفارہ کی قراکت اضا فت کے سانھ کی گئی سپسے ا دراضا فت کے بغیر توہن کے سابھ بھی کی گئی سپسے ۔ طعام کی منقدار کی تعبین ہیں اختنا دن داستے سپے ۔

صفرت ابن عبائش (ایک دوایت کے مطابق) ابر ابہ پم تھی ، عطار ، مجابد اور مقسم کا قول ہے کہ منتکاری قیمہت در مہوں ہیں لگائی ہوائے گی بجران سسے طعام خرید ابجاستے گا در سرمسکین کو نصف صاع دبا ہجا تھے گا در سرمسکین کو نصف صاع دبا ہجا تھے گا در سرمسکین کو نصف صاع دبا ہجا تھے گا تھی تبدید ہے ہے ہوائوں معضرت ابن عبائنش سسے ایک اور دوایت بیر ہے کہ بہی بعنی بدسے ہیں دید ہے ہوائوں کی قیم ت تھا تی ہجا نے گا اور اس سے طعام خرید ایجائے گا مجا بہسے بھی استی سم کی ایک دوایت ہے ۔ بہلا نول ہما دسے اصحاب کا فول ہے اور دوسر سے تول کے فائل امام شانعی ہیں ۔ بہلا نول زیا دہ صحیح ہیں۔ اس بہلے کہ بہی اور طعام ہیں سے ہرایک مشکاری جزار سے بجب ہمی

ایسی بجزار ہے جس کا شکار کی نسبت سعے اغذبار بونا ہے بڑواہ نیا عندبار اس کی قیمت کے لحاظ سعے بھربا تظیر کے لحاظ سعے تو اس سعے بیضروری ہوگیا کہ طعام کے اندریجی اس جینز کا اغتبار کیا جائے۔ اس بیے کہ تول باری ہے (حَجَدُ اَعْرِمِتْ لُ مَا حَنْ کی مِنَ النَّعَرِمِ اَلنَّعَرِمِ اَلْاَیْ مَا اَلْدَیْ مِنَ النَّعَرِمِ اَلْعَدِمِ اَلْدَیْ مِنَ النَّعَرِمِ اللَّا عَرِمَ اللَّهُ مَا اَلْدَیْ مَا اَلْدَیْ مِنْ اللَّا عَرِمِ اللَّهُ مَا اَلْدَیْ مِنْ النَّعَرِمِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مَا اللَّهُ اللَّ

نیزسی کا اس بر آنفاق سے کہ اگر شکار الیہ ابوض کی مویشیوں میں کوئی نظیرہ وجود نہ بونو اس صورت میں کفارہ کے طور بر دیئے ہوا نے واسے طعام کا شکار کی قیمت سے سانفراعند بارکیا ہوا سے گا۔ اس سائیے بہی حکم اس صورت میں بھی ہونا ہوا ہیئے جب شکار کی نظیر ہوجود ہو۔ اس سابے کہ آبست مشکار کی دونوں صور نول بر شتمل سے۔

جب ایک صورت کے بارسے بیں سب کا اتفاق سے کہ اس بیں طعام کے اندر شکاد کی قبرت کا اعتباد کیا بہاسے گا نو دسری صورت کو بھی ایسا ہی ہونا بچا ہیئے۔ ہمارسے اصحاب کا فول ہے کہ بہر ہمے کے مانا کھلانے کا ادادہ کرسے گا نوشکا دکی قبرت سے طعام تحرید کرسپرسکین کو نصف صاع گندم وسے دسے کا اس سے کم کفایت نہیں کرسے گا بھی طرح تسم کے کفارسے اور سری تکلیف کے باعث ادا سکے جلنے والے فدید کا محم سے ۔ ہم سے گذشتہ صفحات ہیں اس پر دوشنی ڈالی سہے۔

قل باری سبے (اَوْیَکُولُ اَدِلِکَ صِدَیامًا ، یااس کے برابر روز ہے) حضرت ابن عبائش، ابراہم نخی، عطار، مجامع ، مقسم اور قیادہ سے ان کا قول مروی ہے کہ ہر مسکین کو ہومیہ نصف صاع دیا جائے گا ہمارے اصحاب کا بھی پہی قول ہے عطار سے یہ بھی روایت ہے کہ ہرابک کو ہومیہ ایک مدایشی دورطل کی مقد اردیا جائے گا الثارت الی سنے آبت بیں ہدی، اطعام اور صیام کا ذکر تخییر کے طور برکیا ہے اس لیے کہ حرف اس کا مقتصی ہے جس طرح قسم کے کفارہ میں قول باری ہے (حکفا کہ شاکہ اُسٹی کہ اُسٹی کہ اُسٹی کہ بھر اُسٹی کہ اُسٹی کہ اُسٹی کہ اُسٹی کے سنا کہ بیک مِنْ اَوسٹی طرح اُسٹی میں اُول باری ہے (حکفا کہ کہ میں فول باری ہے (حکفا کہ کہ کہ کہ اُسٹی کی بیا میں طرح یہ قول باری ہے و مُن کو سُسطِ مَا مُن حِدیکا مِرافی حَدید کے اُول میں و روزوں باصد قد با قربانی بطور فدید دسے گا ہ۔

سحفرت ابن عباس ،عطارتهن اور ابراہیم (ایک روابت کے مطابق) کا بہی قول ہے۔ ہمار سے اصحاب کا بھی ہی قول ہے۔ ہمار سے اصحاب کا بھی ہی قول ہے۔ ہمار سے اسے ایک اور روابت ہے کہ آبت میں جس ترتبرب سسے ان بینوں امور کا ذکر مجاہے۔ محم اس نرتبرب کے مطابق شکار کا بدلہ اواکر سے گا۔

مجابہ ہتعبی اور ستری سے اس طرح کی روابت سے ۔ ابراہیم سے بھی ایک روابت ترتبب سے حقی ایک روایت ترتبب سے حق ایک روابت سے کے حق بھی سے کھی ایک دوایت ترتبب ہے کے خیبرلفظ سے حق بھی معنی ہیں ۔ اسے نزنیب پر تھے ول کر سے واسلے اس میں ایک الیس میں ایک الیسا ہے کہ درسے ہیں جس کا دلالت سکے بغیر ہو از نہیں ہوسکتا ۔

قول باری ہے (وَمَنْ عَدا وَ کَیْنَتَقِدُ اللّٰهُ مِنْ کُهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ الل

ابرابہ بنخی کا قول ہے کہ شکار ہلاک کرنے واسے سے لوگ پہلے یہ لوچھتے کہ آیا اس نے اسس سے بہلے کوئی شکار ہلاک نو نہب کیا۔ اگر وہ جواب انتبات میں دیتا تو بھرکوئی قیصلہ نہ دبیتے اور اگر وہ فی میں بحواب دیتا و سعید بن جہیر، عطار اور مجا مہ میں بحواب دیتا و سعید بن جہیر، عطار اور مجا مہ کا قول ہے کہ محرم نواہ جننی ہار بھی شکار ہلاک کرسے سریار صکمین اس کی جزار کا قیصلہ سنائیں گے قبیصہ بن جا بر سنے حضرت عمر اسے صالت احرام میں مار سے ہوسے شکار کے منعلق مسلہ پوچھا تھا۔ حضرت عمر الرجمان بن عوف سے مشورہ کرکے ان کا فیصلہ سنایا تھا ان سے یہ نہیں ہو تھیا تھا کہ تم نے اس سے بہلے بھی کوئی مشکار ما واب یا نہیں۔ تھا کہ تم نے اس سے بہلے بھی کوئی مشکار ما واب یا نہیں۔

فقها را مصاله کا بہی قول سبے اورہی درست ہے اس بیے کہ قول باری (وَ مَنْ تَسَلَمُ مُسَلَمُ مُسَلَمُ مُسَلَمُ مُ مُسَعَبِّدًا بَحِهُ وَالْحَى بِهِمِرْتِهِ بِدِسنے کاموجب سبے بس طرح بیر قول باری سبے (وَمَنْ حَسَّلَ مَحَوَّمِنَا اَحْطَعَ اَ خَطَعًا اَ خَطَعًا اَ خَطَعًا اَ خَطَعًا اَ خَلَامُ اَ فَا فَرَدُونَا اِلْمَ اَ اِلْمَ اَ اِلْمَ اَ اِلْمَ اَلْمَ اللّٰهِ مَا اُلْمَ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰلّٰ اللّٰلّٰ اللّٰلّٰ اللّٰلّٰ اللّٰلّٰلِلْلّٰلِلْلّٰلِلْمُلْلِلْلّٰلِلْلّٰلِلْلِلْلِ

دوبارہ ابسی حرکت کرسنے و اسلے کے بیلے وعید کا ذکر جزار کے دہجہ دیا ہے منافی نہیں ہے۔ آپ نہیں دیکھنے کہ اللہ تعالی نے حارب کی حدکو اس کے بیلے جزالینی سنزا کا درجہ دیا ہوتا نچہ ارشا دہے درا تھا کہ خوا عُلا کے دائے اور اس کے رسول سے جنگ کرسنے کہ خوا عُلا کے دُنین کیکھا ریسوں سے جنگ کرسنے کے دستان کے دستان کے بیل اور اس کے رسول سے جنگ کرسنے ہیں انواس کے بعد وعید کا ذکر فرما با (دُلِكُ مُلْمَ عُرِدُ تَی فِی اللّٰہ ذَبِ اَکْم کُلُمْ عُرِدُ عُرَا اللّٰہ کہ ان کے بیئے بڑا عذاب ہے)۔
یہ ان کے سابے دنیا کی رسوائی سے اور آخرت ہیں ان کے بیئے بڑا عذاب ہے)۔

اس میے دوبارہ الیس موکرت کرنے واسے سے بدلہ لینے کے ذکر میں میزا سے ایجاب کی نفی نہیں میں میں اس میں الیس موکرت کرستے واسے سے بدلہ میں ایسی کوئی ولالت نہیں سبے کہ اسس سے رعلاوہ ازیں فول باری (وَ مَنْ عَا کَ خَیْنَتُ قِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰہِ مِنْ اللّٰہِ اللّٰہُ اللّٰہِ اللّٰ اللّٰمِ اللّٰمِل

سے وہ محم مرادسیے ہے ایک مشکار کو ہلاک کرنے سکے بعد دوبارہ کوئی اور نشکار ہلاک کر دسے اس بیٹے کہ فول باری (عَفَا انْتُلْ عَمَّا اسْکُو عَلَی اللّٰہ اللّٰہ

اب تحریم کے بعد پوشخص دوبارہ الیسی حرکت کرے گا، اگر جبہلا نشکار آبت کے نزول کے بعد مارا ہو، اللہ اس کے بعد مارا ہو، اللہ اس کے دلالت تہبیں گی۔ مارا ہو، اللہ اس سے بدلہ سلے گا ہجب آبت میں بہ استخال توجود ہو تواس امر بر اس کی دلالت تہبیں گی۔ کہ جوشخص دوسری مرتبہ شکا دہلاک کر سنے کے بعد عجر شکا دہلاک کر سے گا اس پر انتقام بعنی بدلہ کے سواا ورکوئی جینے عائد تہبیں ہوگی۔

فمىل

قولِ باری سبے دلیہ آئی کی کاکا اُسْرِی ، ناکہ وہ اجنے کیئے کامزہ بیکھے امام البرحنیفہ کے اس فول کے حق بیں اس سے استدلال کیا جا نا ہے کرجوم اگر اس شکار کا گوشت کھا سلے جس کی مجزا راس برلازم ہوئی ہے فواس پر کھا ہے ہوئے گوشت کی فیمت لازم ہے گئی جس کا وہ صدقہ کر دسے گااس سائے کہ النّد تعالیٰ نے یہ بتا با ہے کہ اس نے جوم پر بدلہ اس بے لازم کیا کہ وہ اجنے مال بیں سے شکار کی قیمت کی مفدار ادا کر کے اسینے کے کامزہ بیکھ ہے۔

حب وہ شکار کاگوسّت کھا سلے کا توگو یا وہ ادارکیتے ہوستے بدلہ ہیں سسے آئی مقداد والیس سلے سے کا اور اس طرح آئی مقداد والیس سلے سے کا اور اس طرح آئی مقدار میں وہ اسپنے کیتے کا مزہ نہیں سکھے گا اس سبے کہ ہو تنخص کوئی مجرماً مزعورے اور بھراسی فدر والیس سلے سلے نووہ اسپنے سکیتے کا مزہ تکھینے والافراد نہیں دیا ہا سکتا۔ اس با ت سسے امام الج مذیف خول کی صحبت ہر دلالت ہوگئی۔

ہمارسے اصحاب کا نول سبے کہ چم اگر بچاہیے نوطعام سے ہرتصف صاح کی بجاستے ایک روزہ کھے سے اوراگر بچاہیے نوکھے دن روزہ رکھ سلے اور کچھ صفہ سکینوں کو کھلا دسے ، ہما دسے اصحاب سنے موزہ دونرہ دیا ہے ایک دونرہ دیا ہے ۔ لیکن انہوں نے تشم سکے کفارہ میں ان دونوں کوجع کرنے کا ایجازت نہیں دی سبے ۔ کمرنے کی ایجازت نہیں دی سبے ۔

اس طرح انہوں نے شکار کی جزام کے روزوں اور قسم کے کفارہ ہیں اطعام کے ساتھ روزوں میں اطعام کے درمیان کے درمیان کے درمیان میں فتق اور طعام کے درمیان فرق کر دیا ہے جس طرح انہوں نے ان کے اور کفارہ بیب ہیں فتق اور طعام کے درمیان فرق رکھا ہے کہ کفارہ ادا کر دے اور آ دھے فرق رکھا ہے کہ کفارہ ادا کر دے اور آ دھے سے بہت کہ الشرق بھا ہے ہے ہے ہوا تھا جہتے ہے ہوائے ہے ساتھ ججتا کہ سکین کھلا دے رفتاوس کی صبا تھے ججتا کہ سکین کھلا دے رفتاوس کی وجہ یہ ہے کہ الشرق الی نے روزوں کو طعام کے مساوی اور اس کے کرنے کی ایوازت دی ہے کہ اور اس کے دوروں کو طعام کے مساوی اور اس کے

أبرن

مثل فنرار دباسهے۔

بین تجداد شادِسے (کُوُعَدُ لُ خُدِلگَ حِیباً مًا) یہ تو داضے ہے کہ التُّد تعالیٰ نے اس قول سے بہمراد نہیں لی ہے کہ روزہ حقیقی معنوں میں طعام کے مثل ہے کیونکہ طعام اور صیام کے درمیان کوئی متنابہت نہیں ہے۔

اس سے ہیں یہ بان معلیم ہوئی کہ اس سے مرادیہ ہے کہ دو توں کے درمیان اس لحاظ سے مانلت ہے کہ روزہ اس نتخص کے بلیے طعام کے قائم مقام ہوجا تا اور اس کانا ثب بن سجا تا ہے بی طعام کے کچھ صوں کے بدسے روزے رکھ لیتا ہے ، گویا اس نے روڑے والے صوں کا بھی مسکینوں کو کھانا کھلایا ہے۔ اس بے طعام کے سانخے روز وں کو ضم کر تا جائز ہوگیا اور اس طرح بور اکفارہ گویا طعام کی صورت احتیاد کرگیا۔

لبکن تشم کے کفارہ ہیں رکھا مجانے والا روزہ اس دفت جائز ہوتا ہے جب طعام میسرنہ ہو۔ یہ دوزہ اس طعام کی بدارہ ہیں رکھا مجان دو توں کو جبع کرنا مجائز نہیں ہوتا۔ اس جلے کہ تسم کا کفارہ دہیتے والے اس طعام کا بدل ہوتا ہے۔ اس سلے ان دو توں کو جبع کرنا مجائز نہیں ہوگا۔ کو با توطعام میسر ہوگا با نہیں میسر ہوگا۔ اگر پہلی صورت ہوگا نواس سکے سلیے روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا۔ اگر دوسری صورت ہوگا۔ اگر دوسری صورت ہوگا۔

بدل ا ورمبدل منه کونکجا کرنا جا کزنه پس بونا بیس طرح ایک موزسے پرمسے ۱ ور دوسرسے پاؤں کے جسل کوبکجا نہیں کیا سے اسکنا۔ باہس طرح تبتم اور دضو کوبکجا نہیں کیا جا سکتا یا اس طرح کی ا ورمثنا لیں ۔

وی با بین بی بی ساید بین صیام اور طعام کے درمیان جے کے انتناع بیں ہمبری سی انتظاف کا علم نہیں سے عنق اور طعام کو یکجا کرنا اس لیے جا کر نہیں سبے کہ اللہ تعالیٰ نے سے کا کفارہ بین جیزوں بیں سبے اللہ جیزم قرر کی ہے۔ حیب ایک شخص اُ دھا غلام اُ زاد کر دسے اور آ دھے کا کھانا کھلا دسے نو اس نے اللہ تعالیٰ کی مقرد کر دہ نین جیزوں بین کسی ایک بھی جیزی ادائیگی نہیں کی اس بیے اس کا پرط لین کا رجا کر نہیں گا ایک بھی ہم بیا کی مقرد کر دہ نین بیبلو بیجی سبے کہ اُ ذادی کے جی جیزی ادائیگی نہیں کی اس بیے اس کا پرط لین کا رجا کر نہیں کا فی ہم بیا سے جس بین کفارہ اداکر سے مالا کا فی ہم بیا سے حس بین کفارہ اداکر سے والا کا فی ہم بیب سے حس بین کفارہ اداکر سے والا کا فی ہم بیب سے حس بین کفارہ اداکر سے والا کی ہم سکینوں کو کپڑا ہم بیا دسے ۔ اور پانچ کو کھانا کھلا دسے ۔ اس صورت بین قیمت کی بنا بر کفارہ کی ادائیگی ہم بی جن کی بنا بر کفارہ کی ادائیگی ہم بی جن کی بنا بر ان میں سے ایک طرف سے کفاریت ہم بی جن کی بنا بر ان میں سے ایک طرف سے کفا بیت ہم بیا ہے گا ۔

فصل

قول باری ہے (کومُن گفت کے مُرَکُومِنَ عَرَبُ کُومِن کُومِن کُومِن کُومِن کُومِن کُومِن کُومِی سے ایک سے زائد کا دمیوں نے مل مثنا مل ہے جرب نشکار ما درنے والا ایک ہوا وراس صورت کومی ہویں ایک سے زائد کا دمیوں نے مل کرکوئی نشکار کیا ہم ورت میں جس طرح ایک شخص بر لوری جزاکا ایجاب ہوجا سے گا دوسری صورت میں بھی اسی طرح صحد لینے والے سنرخص پر بوری جزاکا ایجاب ہوگا۔

اس بیے کہ آبت ہیں وار دلفظ کمنے پوری جزا کے ایجاب کے لحاظ سے ہر خص کو اسس کی ذاتی حیثتریت میں شامل ہے ۔ اس کی دلیل بیر فول باری ہے رکھن فسک کمٹومٹ انکھا فی کھورڈ فیکٹ می کو کھنے ہے ۔ اس کی دلیل بیر فول باری ہے رکھن فسک کمٹومٹ کا مقتصی ہے ۔ رحیب ان سرب نے مل کر ایک شخص کو قبل کر دیا ہو۔

اس کے ہواب ہیں کہا ہا سے گاکہ لفظ کی حقیقت اور اس کا عموم آواسی امر کے منقاضی ہیں کہ قاتل کی تعداد کے منقاضی ہیں کہ قاتل کی تعداد کے مطابق دید ہیں ہیں وا بوپ کر دی ہا تیں - ایک دبیت پر اجماع کی وسے سے آقتصا کی اگر وشخص کسی کوعمداً فنکی کر دبین آوان ہیں گیا ور مذال سے امرکا مقتضی سے ۔ آپ نہیں دیکھنے کہ اگر وشخص کسی کوعمداً فنکی کر دبین آوان ہیں

سسے ہرابک کو مستقل طور برخاتل شمار کیا جاتا ہے اور قصاص بیں ان دونوں کو قتل کر دیا جاتا ہے۔
اُر بہ بہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ ان ہیں سسے ہرایک قاتل مفتول کی درا ثت سسے محروم کر دیا جاتا سبے ۔اگر ان میں سسے سرقائل کو بہ حیثیت دسے دی جاتی کہ وہ قتل کے ایک حصے میں شربک ہوا ہے تفہریہ صنروری ہوجاتا کہ وہ میراث کے انتے حصے سسے محروم مذرکھا مجاستے جنتا محمد اس کے دو سرے ساتھی نے قتل کیا ہے۔

اس سے بچاب بیں کہا بجائے گاکہ اس بجزا رکا تعلق ان بیں سے ہرایک سے سا بھے ہوگا ہم پہنیں کہنے کہ ان میں سے ہرایک ہے سا بھے ہوگا ہم پہنیں کہنے کہ ان میں سے ہرایک بہر دویا نیبن یا اس سے زائد جزا وا جرب ہوگی بلکہ ان میں سے ہرایک بہر حوت ایک مجزا وا جب ہوگی ۔ جزا کا تعلق ان میں سے ہرایک سے سا تھے ہوگا ۔ اس پر بہ تول یا دی دلالت کر تاہیے ایک مجزا حالی نے قتل فرمایا فتکو انہیں فرمایا ۔ یہ جیزاس بر دلالت کرتی ہے کہ الشد نے ایک جزا مرا دلی سے۔

ہم نے کتاب" شوح المدنا سلگ" میں پودی نثرے ولبسط کے ساتھ اس پرگفتگوی ہے ہمارے مخالف اس آبیت سسے جج قِران کرنے واسے کے سلسلے میں ہمارسے خلات استدلال کرنے ہیں ۔ ا ور کہتے ہیں کہ ظامبرکتا ہے سسے فارن برصرت ایک ہزا وابوپ ہوگی ۔

اس کا بجداب بیرسیے کہ قارن ہمادسے نزدبک دواحرام با ندھ کرچرم بنتاسیے راس برہم اسپنے مقام برمزیدروشتی ڈالبس کے رہماری پر بات جسب درسست تابت ہوگئی بجرفارن سنے ان دونوں احرام بین کوئی نفق برید اکر دبا تو وه دوسجا تور فربان کریکے اس کی تلافی کرسے گا۔

ا یو بکرسے ماص کہتنے ہیں کہ نفہا رکے درمیان اس امر ہیں کوئی اختلاف نہیں سیے کہ ہری کی نعربا نی مکہ مکرمہ جاکر درست ہوتی ہے آ بہت ہیں کعید نک پہنچنے سسے مراد ہی سپے کہ اسے حرم سکے اندر ذریح کیا سیاستے ۔ اگر میم میں داخل ہوسنے سکے بعد ذریح ہوستے سسے فبل ہری کامیا نور مبلاک ہوسیاستے نواس شخص ہیسے ابک دوسرا ہری واحیب ہوگا۔

ہما رسے اصحاب کا تول ہے کہ کعید بہنہنے کے بعد حرم کے اندراگر اسے ذبح کر دسے بجر ذبح سندہ حانور پچے ری ہوجائے نواس شخص پر اور کوئی بجیز واسوب نہیں ہوگی اس لیے و بح سکے مساتھ ہی صدفے کا تعین ہوگیا اور اس کی حیثیت اس شخص کی طرح ہوگئی جس نے یہ کہا ہو کہ " الٹد کے لیے عجم پر اس گوشت کاصد فہ کر دینا لازم ہے ۔"اور پھے وہ گونشت بچے ری ہم گیا نواب اس پر کوئی جینے لازم نہیں ہوگی۔

فقہار کا اس پرتھی انفان سے کہ روزے مکہ کے سواکسی اور جگہ تھی رکھے ہما سکتے ہیں البنة طعام کے بارسے بیں انتخلات ہے۔ ہمارے اصحاب کا قول ہے کہ وہ شخص جس سجگہ طعام کا صدفتہ ویتا ہاہے اسس سکے سلیے الیسا کرنا مجا نمز ہے۔ امام شانعی کا نول ہے کر ہوئی نک مکہ کے مساکین کو بہ طعام ہوا ہے نہمسیں کرسے گا اس کا کفارہ ادا نہیں ہوگا۔

بہلے قول کی دلیل بہ قول باری ہے (اُوگفاکہ طعام کی کہائی) اس بین تمام مساکین کے لیے عموم سے اس بیلے قول کی دلیل بہ قول باری ہے (اُوگفاکہ طعام کی تخصیص درست نہیں ہوگی اللّٰ یہ کہ اس کی کوئی دلیل ہوتو دہو۔ اس بنا ہرجو حضرات اسسے مکہ مکرمہ کے مساکین تک عمدود کر دبیں گے وہ کسی دلیل کے لغیر آبیت کی تفصیص کرمی کی سنگھا۔

نیزاصول تشرعیدکے اندرکوئی البیا صدقہ موج دنہیں جکسی جگہ کے ساتھ مخصوص کر دیا گیا ہوکہ کسی اور جگہ اس کی ادائیگی جائز ہی نہ ہور جیب یہ صدقہ کی ایک صورت سیے آواس کے نظا مربیتی دوسرے صدقات پر آس کی ادائیگی کا ہجا زوا جیسے ۔ نیبزکسی ایک خاص صدقات پر آس کی ادائیگی کا ہجا زوا جیسے ۔ نیبزکسی ایک خاص مقام کے ساتھ آس کی تخصیص اصول سے خارج سیے ۔ اور جی فول اصول اور ظامیرکٹ یہ سیے خارج ہو۔ وہ ساقط اور مرذول ہو تاہیے۔

اگرکوئی بہرکہے کہ ہدی کا جا توریجی نوصد قد ہم تاہیے لیکن وہ حرم کے ساتھ مخصوص سپے نواس کے سچھ اب ہب کہا جاسئے گاکہ اس کی ذبح ہوم کے ساتھ مخصوص سپے۔ لیکن صد قہ نو وہ حسس حککہ حیاسہے ہو سکتاسہے ۔ ہمادسے اصحاب کا بھی ہیں تول ہے کہ اگر ایک شخص ہری کو ہوم ہیں سے ہے کہ دنے کرسے اور بھر اس کا گوہنشت کسی اور میگہ سے بچا کر صدقہ کر وسے تو اس کا کفارہ ادا ہو جا سے گا۔ تیبز میرسسب کا اس پر آلفانی سبے کہ مکہ مکرمہ سے سواکسی اور ہوگہ جا کر بھی روزہ دکھ سکتا سبے سے الانکہ روزہ بھی نشکا رکی جزا سبے لیکن ذبے کی صورت میں نہیں سبے تو اسی عدت کی بنا برطعام کا بھی بہی حکم موگا۔

سمتدر كانسكار

قولِ باری بیسے (اُحِکُ کَکُنُوکِینِدَ الْمَبْحَرِوطَعَ الْمُكَّى تَعِمَارسے بِلِی معندرکا مُنْکارا ور اس کا کھاناصلال کر دباگیا) محفرت ابن عیائش بہم رت زبدبن ثابت، سعید بن جبیر، سعید بین المسیب : قناده ، سدّی اور مجاہر کا فول بہے کہ مندر کے مُنْکارسے مراد وہ مُنْکا رہے ہے جال کے ذریعے تازہ بکڑا ہجائے۔

اگرکوئی برکہے کہ بہ بات مُرکر بانی کی سطح پر نتیر نے واسلے جانور کی ایا سے تیر دلالت کرتی ہے۔ اس بلے کہ آبین کے الفاظ شکار نندہ اور غیر نندکا رشدہ دونوں قسموں کے جانوروں کوشامل ہیں ہے کہ مُرکر بانی کی سطح بر تنبر نے والام جانور غیرنشکار شدہ مجانوروں میں شامل ہے۔

اگریب کہا سیاستے کہ سلف کا فول ہے کہ او طعاصہ است مراد وہ جانور ہے سے سے سمندر مردہ حالت میں باسراچھال دسے یہ بات اس امری موسوب ہے کہ اس کی موت سمندر میں واقع ہوئی اور بہیزاس

برد لالت کرتی سبے کہ انہوں تے اس سسے طاقی مراد لیا ہے۔

اس سے ہوا ہے ہیں کہا جائے گاکہ بدھنروری تہیں کہ جس جانورکو مستدر مردہ سالت ہیں باہر بجینک وسے وہ طافی ہو بعنی سمندر سکے اندراس کی موت واقع ہوئی ہو کی ہو کید البسا ہو سکتا ہے کہ سمندر کے اندر سردی ،گرمی باکسی اور و مجرسے اس کی موت واقع ہوئی ہو۔ اس صورت ہیں وہ طافی تہیں کہلاستے گاہم نے طافی بیراس کتا ہے سجھیلے الواب ہیں سبر ساصل ہجنٹ کی ہیں۔

محن سیے قولی باری (کے طلعا کُرکہ) کی تفسیرہیں مروی سبے کہ انہوں نے فرما با '' تمھارسے اسس سمندر کے ما ور امریج کچرسہے وہ سسب سمندر سہے اور اس کا کھاناگندم ، بچوا ور دیگر صوب لینی د ا نے بہی حج بطور غذا استعمال ہوسنے ہیں '' اشعرت بن عبدالملک سنے حسن سے بدروا برت کی سیسے ۔

مین سنے اس مفام پر هرت بانی واسلے سمتدروں کو بحرفراد نہیں دیا بلکہ ندبین کی پہنائی اور ویوت کوسمند کہا اس بلیے کہ عرب کے لوگ جیبلی ہوئی جیبڑ کو بحر کے نام سے موسوم کرنے ہتے ۔ اسی مفہوم ہیں معضور صلی الشّد علیہ وسلم کا بہ ارشنا دسہے (وجد نا کا بحدگا) ہم نے اس گھوٹر سے کوسمندر یا با) لینی ب بہرت کشاوہ ندم ہے۔ یہ بات آ ب نے اس وقت ارشاد فرمائی تھی ۔ جیب آ ب نے ابوط کی کھوٹر سے پر سواری کی تھی۔

سبیب بن الزبیرنے عکومہ سے قول باری (نظھ کَ الفکا کُر فی المُسَابِّوۃ الْبَحْسِدِ بِمُشَلَّی اور سمندر دونوں میں فسا دیچھیل گیا) کی نفسیرہیں نقل کیا سبے کہ بحرسے مراد امعیادلینی تنہری آبا دیاں ہیں۔ اس لیے کہ عرب کے لوگ شہروں کو بحرکہتے ہیں ۔

سفیان نے ایک واسطے سے مکرمسسے درج بالاآبت کی نفسبرہ بن نقل کیا ہے کہ برسے مراد وہ بیابان ہے جہاں کوئی بچیزنہ ہوا ور بحرسے مراد دیہاست بعنی آباد باں ہی جو سے آبیت کی بچہ تا دبل مروی ہے وہ درست نہیں ہے اس لیے کہ قول باری (اُجِلَّ لَکُوْکُوکُرِدُ الْکِحُرِ) سے بربات معلوم ہوتی ہے کہ اس سے مراد یانی والاسمندر ہے۔

اس سے خشکی اوٹٹہری آبادیا مراد نہیں ہیں۔ اس لیے کہ اس پریہ نولِ باری (ک^ویجِّدَّ مُرَّعَکیکُکُدُّ حَنیدُ الْمُسَرِّمُ مَا هُ صَنِّمُ مُحَوِّمًا ،البنۃ نعشکی کا شکار ، بویت تک تم احرام کی حالت میں ہو، تم پرِحرام کیبا گیاسہے) عطفت کیا گیاسہے۔

قول باری سبے ارکھا تھا کھو کہ لکستیا کہ نا ، جہاں تم مٹھر و دہاں بھی اسے کھا مسکتے ہم اور فافلے سکے لیے زادِ داہ بھی بنا سکتے ہم ہے) حصرت ابن عبائش ،حسن اور فتیا دہ سسے مردی سبے کہ انہوں نے فرما با الدمقیم اور مسافرد ونوں کے لیے منفعت سے " اگر کوئی بہ کہے کہ آیا قول باری (اُحِلَ کُکُوْحِیْ کُلُوْکِی دریاؤں کے شکار کی اباحت کا مقتفی ہے؟ قواس کا ہجواب انبات میں دیا جائے گا اس سلے کہ عرب کے لوگ دریا کو بھی بحرکے نام سے موسوم کرنے تھے۔ اس مفہ میں بیرقول باری ہے وَطَهُ وَلَقَسَا حَرِیْ الْمُ بِحَدِی ایک قول میہ ہے کہ بحرکے لفظ کا ذکر فی الجملہ لفظ کا ذیا وہ نتر اطلاق اس سمت در برہو تا ہے۔ اس سے مقصود آبی شکار سے ۔ مگر جب بحرکے لفظ کا ذکر فی الجملہ آکے نووہ دریاؤں کو بھی شامل ہو تا ہے۔ اس سے مقصود آبی شکار سے ۔ تمام آبی جاتوروں کا شکار ہم میں لیے بھائم رہے ۔

اس بارسے بیں فقہار کے مابین ہمیں کسی اختلات کا علم نہیں ہے۔ قول باری (اَ جِلَّ کُٹُمُ صَیدُ اُ الْبَحْرِ بِهِ ب اَلْبَحْرِ بسے وہ حضرات استدلال کرنے ہیں ہج تمام ای ہجانوروں کی اباس سے قائل ہیں۔ اسس بارسے ہیں اہلِ علم کے مابین اختلاف راشے سہے۔

آبی جانوروں کی باحث کے بائے جانور

ہمارسے اصحاب کا تول ہے کہ آبی جا تورد ں بیں سے صرف مجھلی صلال ہے۔ سفیان توری کا بھی یہی فول ہے۔ ابوا سے آق فزاری نے ان سے بہ تول تھل کیا ہے۔ واضی ابن ابی لیلی کا تول ہے کہ متدری بائی سے انے موان ہر رہیز کے کھانے میں کوئی قباص تہیں ہے مثلاً مبنڈک ، آبی سانپ وغیرہ۔

امام مالک کا بہی تول ہے اور سفیان توری سے بھی اس طرح کا قول منفول ہے۔ البنۃ توری نے برکھا ہے کہ اسے دی کی ربیا ہوا ہے گا۔ اور اعی کا تول ہے کہ سرقسم کا سمندری شکار حلال ہے ، انہوں برکھا ہے کہ اس میں کوئی موج تہیں سعد کا قول ہے کہ سرقسم کا سمندری شکار حلال ہے ، انہوں نے برکھا ہے۔ اسی طرح آبی کے بین بی کوئی موج نہیں ہے۔ اسی طرح آبی کے بین بھی کوئی موج نہیں ہے۔ اسی طرح آبی گھوڑ اکہ لا تا ہے۔ اسی طرح آبی کے بین کھوڑ اکہ لا تا ہے۔ اسی طرح آبی کا نسان نہیں کھا ہے جا بیک ہے۔

ا مام مثنافعی کا قول ہے کہ ہردہ مجانور جو پانی میں زندگی بسر کرتا ہے۔ اس کا کھا نا سلال ہے۔ اسے بکڑلیہ نا ہی اس بکڑلیہ نا ہماس کا ذبح ہے۔ آبی مؤد کھا لینے میں بھی کوئی ترج نہیں ہے یہن صفرات سنے تمام آبی جانور د کومباح قرار دیا ہے۔ انہوں سنے فولی باری (اُرجالی کی تحصیف ڈالبکھی) سسے اسندلال کیا ہے۔ اس میں سار سے آبی جانور آگئے ہیں کیونکہ اس میں کوئی کسی تسم کی تخصیص نہیں کی گئی ہے۔

شكاربريهي واقع بوتاسيے۔

آب نہیں دیکھے کہ آب کا بہ فقرہ درست ہے" صدات جب لا " (بب نے شکارکیا) اگر لفظ کیبذ مصدر مہوگا تو بہ اصطبا دمصد رکے لیے اسم ہوگا ہو حقیقت ہیں شکاری کا نعل ہوتا ہے۔ اگر اس لفظ کیبذ مصدر مہوگا ہو جب اسم ہوگا ہو حقیقت ہیں شکاری کا نعل ہوتا ہے۔ اگر اس لفظ سے بہ عنی مراد سیے جا تیں تو بھر اس بین اکل کی اباس سے بہ کوتی دلالت نہیں ہوگی اگر نے بعض مواقع بر بکڑے ہے ہوئکہ اس بر بکڑے ہے ہوئکہ اس فظ سے تعیبر کی مان فظ سے تعیبر کی مان استحادہ مورت ہیں مفعول کو نعل کا نام دے دیا جا تا ہے اور کسی جبیز کو اس کے غیر کے نام سے بہار تا استحادہ ہوتا ہے جہ مجانکی ایک صورت ہم تی ہے۔

مین لوگوں سنے نمام آبی مجانوروں کومباے کر دیاہیے ان کے قول کے بطلان پرصفورصلی الٹرطلب وسلم کا پرانشاد ولالت کر تاہیے ۔ (احلت لمث المسبب اللہ بہت ان حدمان المسبب کے الدے دومروا داور دونتی سے لئے ہیں۔ ایک ججہلی اور دومری ٹاڈی) ۔

حضورصلی الشرعلیه دسلم نے تمام مرداروں میں سے صرت ہیں دوجیزی فضوص کردی ہیں اور اس میں یہ دلبل سبے کہ تول باری (محرد کمشے کیکٹے کالمدیت نے تم پرمردار سرام کر دیاگیا) کی تحریم کے تحت اس میں یہ دلبل سبے کہ تول باری (محرد کمشے کیکٹے کالمدیت نے تم پرمردار سے اس کی تحریم مرداروں میں سیے صرف ہی دوجیزی مخصوص کردی گئی ہیں، کوئی بیسری جینر تہمیں۔ اس سیے کہ ان دو آوں جینزوں کے سوالفد ہم مردار اس قول باری کی تحریم سے عموم میں داخل ہیں۔ نینز قولی باری سے والگا اُن تنگون کمیٹ الله یک و مردار سور اس میں تعشی اور آئی تمکٹ میں مرداروں کی تحریم سے لیے عموم سبے۔ مرداروں کی تحریم سے لیے عموم سبے۔

ہماںسے اصحاب میں سے لعق نے بہ کہا ہے کہ صفورصلی اللہ علیہ وسلم نے مردار وں میں سے ملال کود وکی تعداد میں منحے فرما دیا سے ریہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان دوسکے ماسوا باتی تمام مردار مرام ہیں ۔ تینر سے سے صفورصلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا ذکر فرما دیا اور اس کے ذربیلے ان دونوں مرداروں اور باقی ماندہ مرداروں میں فرق کر دیا تو آ ہے کا نیونوں کر دیتا اس بردالات کرتا سیسے کہ ان دونوں جب بروں کی سالت دوسرے مرداروں کی سالت سے میں تاریخ بیاجی نے ایک کے اس میں قول بادی (کے کھی آئے چھٹے بیاجی اور سمورکا کوشن سے اس میں دلالت کرتا ہے کیونکہ اس نے میم ہے ہے اس میں داری تولی بادی (کے کھٹے می سے اس میں مورکی تو کہ ہے ہے ہوئے اس نے میم ہے ہے ہے ہے دوسرے میں مورکی تولی ہوئے ہی دلالت کرتا ہے کیونکہ اس نے میم ہے ہے ہوئے ہی دلالت کرتا ہے کیونکہ اس نے میم ہے۔

اگریہ کہاجائے کہ آبی سؤرکو آبی گدھے کے نام سیسے موسوم کرتے ہیں تواس کے نیواب میں کہا جائے گاکہ اگریسی انسان نے اس کا نام گدھا د کھ دیا تواس کی وہرسیسے ختنرمیر کا نام اس سیے سلیب بہبیں بھاکا۔

ومخايو

اس سیلے کہ لغت میں اس کے سیے بہی نام معہود وشعبی ہے اس لینے بریم کاعموم اسے مشامل ہوگا۔

مين لكك سعد دوانيار كرنا حضور في فرمايا

ابن ابی ذئب کی روایت بھی اس بر دلالت کونی سید بی انہوں سنے سعیدبن خالدسے، انہوں سنے سعیدبن خالدسے، انہوں سنے سعیدبن خالدسے، انہوں سنے سعیدبن المسبدی سیدا درانہوں سنے عبدالرجلن بن عثمان سیدنقل کی سید کہ صفورصلی الشرعلبہ وسلم کے بہاس ایک طبیب سنے کسی دوائی کا ذکر کیاا وربہی کہا کہ بر دوائی میزڈک سید تبار مہاتی سید، برس کر سف رصفورصلی الشرعلیہ وسلم سنے اسے مہزڈک بلاک کرسنے سیدمنع فرما دیا۔

اب مینڈک آبی جانورسے اگراس کا کھا ناحلال ہوتا اور اس سے فائدہ اٹھانا ہوا کو صفور صلی الندعلیہ ہوسلم است ہلاک کرسنے سے بھی منع نظر مانے ہویا اس صدیت سے مینڈک کی نحریم نابت ہوگئی توجیلی سکے سواتمام آبی حیوانات کا حکم بھی ہی ہوگا۔ اس لیے کہ بہیں یہ نہیں معلوم کہ سی سنے مینڈک اور باقی ماندہ آبی جانوروں کے درمیان کوئی فرن کیا ہے۔

بین صفرات سنے استدلال کیا ہے۔ ہو مالک بن النس سنے صفوان بن سیاری ایم بیری سے ایم بیری سے استدلال کیا ہے۔ ہو مالک بن النس سنے صفوان بن سلیم سے ، انہوں نے سعید بن سلمہ الزقی سیے ، انہوں نے مغیرہ بن ابی بردہ سیے اور انہوں نے صفرت الوب برئیر ہ سیے روایت کی سے کہ حضورصلی النہ علیہ وہم نے سمندر سے کے منعلق ادشا و فرما یا (هو المطهود ماء کا والمحسل میشندہ اس کا باقی باک اور اس کا مردار حوالمل ہے) اس روایت کی بنا برکوئی قبطی بات اس روایت کی بنا برکوئی قبطی بات نہیں کہی جاسکتی یسلسلہ سند میں بھی اس کی مخالفت ہوئی ہے ۔

یکی بن سعیدانصاری نے مغیرہ بن عبدالتٰدسے روایت کی ہے بہ صفرت الوبراؤہ کے بیٹے ہیں انہوں نے ابینے والدسے اور انہوں نے حضورہ کی الدّعلیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔ اسے جئی بن الوب نے جعفرین ربیعہ اور عمروبن الحارث دونوں سے روایت کی بے ، انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے العرای سے ، انہوں نے الفراسی سے انہوں نے العرای سے ، انہوں نے الفراسی سے کہ صفورہ ملی الدّ علیہ وسلم اللّٰ معلیہ وسلم من فالع نے دوایت بیان کی ، انہیں عبداللّٰہ بن احمد بن صفیل ادر محمد بن عبد وس بھیں عبدالله بن احمد بن صفیل المربی مقبل نے ، انہیں الوالقاسم بن زناد نے ، انہیں اسحاق بن صادم المربی سے المربی سے ، انہیں الوالقاسم بن زناد نے ، انہیں الوالقاسم بن زناد نے ، انہیں الوالقاسم بن زناد سے ، انہیں اللّٰ سے ، انہیں الوالقاسم بن زناد سے ، انہیں الوالقاسم بن زناد سے ، انہیں اللّٰ کے اللّٰد سے ، انہیں اللّٰد علیہ وسلم سے مندر کے متعلق سوال کیا گیا اللّٰد علیہ وسلم سے مندر کے متعلق سوال کیا گیا کہ میں عبدید اللّٰد سے معدد اللّٰد بن المدین عبد اللّٰد سے معدد اللّٰد معدد اللّٰد سے معدد اللّٰد اللّٰد اللّٰد اللّٰد اللّٰد اللّٰد اللّٰد علیہ وسلم سے معدد اللّٰد اللّٰ

توآب في ارشادفرمايا (هوا لطبهور ماء كا) لحل ميته

ان روایات سے کوئی السانشخص استدلال بہیں کرسکتا ہے علم مدیب کی معرفت ماصل مہواگرہ بدروایات تابیت کی معرفت ماصل مہواگرہ بدروایات تابیت کی معرفت ماصل مہواگرہ بدروایات تابیت کی موبیا کئیں آوانہیں () حلت لنا حیثت ان) والی روایت برجول کیا جاستے گا۔اس برید بات ولالت کرتی ہے کہ حضورت کی النّد علیہ وسلم نے اس ارشنا دسکے ذربیعے صرف آبی حیوانات کی شخصیص نہیں کی بلکہ ان کا ذکر کیا ہو یا تی ہیں مربواتے ہیں ۔

اس ارشاد کا ظامبر آبی او زخشکی تمام بجانوروں کے بلید عام ہے ہو پانی بیں ان کی موت واقع ہمد برائے اور یہ بات نابت ہوگئی کہ آپ نے برائے اور یہ بات نابت ہوگئی کہ آپ نے صرف مجھیلی مرا دنی ہوت کہ اس کے سوا اور کوئی جانور مراد نہیں ہے کیونکہ یہ بات نابت ہوگئی کہ آپ نے انے اس کے ارسے بین عموم کا ارادہ نہیں کیا۔ اس لیے اس کے بارسے بین عموم کا اعتقاد درست نہیں ہے۔ ان اباس سے ارشاد کے عموم کا ارادہ نہیں کیا۔ اس لیے اس کے بارسے بین عموم کا اعتقاد درست نہیں ہے۔ اب اباس سے ان کر با سرح بین میں استدالال کیا ہے کہ جبیش خبط اس میں شامل مجا ہوئی کہ جبیش خبط ہیں۔ میں شامل مجا ہوئی کہ کے ایک جانور انجال کر با سرح بین کہ دیا اس جانور کو عنبر کہتے ہیں۔ میں شامل مجا ہوئی کہ اس کا گوشت کھا لیا بھر انہوں نے حضور صلی الشرعلیہ وسلم سے اس کے متعلق دریا فت کیا تو آپ سے اس کی جو گیا ہے۔ دریا فت کیا تو آپ سے نے فرما یا (هل معکو حذلے شی تقط حدونیہ نہ کیا تم کھا رہے یاس کی بھر کھی کے کھا نے کے لیے دسے سکو)۔

البکن اس روابیت بین ان حفرات کے قول کی تا تید بین کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس لیے کہ ایک اور جماعون نے بین سے کہ ایک اور جماعون نے بین سے کہ سمندر نے ان سکے لیے ایک ہیں بیان کیا ہے کہ سمندر نے ان سکے لیے ایک محیلی اچھال دی تھی جس کا نام عزبر تھا ، ان حضرات نے یہ بتایا کہ سمندر کا وہ چھینکا ہوا در اصل ہوت مخیلی ایک محلت بیر کوئی اختلاف نہیں ہے اور اس کے ماسواکی مولت بیر کوئی دلالمن ہور دنہیں ۔

فرم كالخرم كے بعد بوئے شكار كاكونت كاليتا

قل باری ہے (و محتّرِ مُرعَکنکُ کُوسِیْدُ الْکبِرِ مَا حُدِ مُنْمُ مُحْدِمًا ، تم بر (حب نک تم احرام کی مالت بیں ہو) خشکی کا مشکار حرام کیا گیا ہے صفرت علی اور صفرت ابن عباش سے مروی ہے کہ ان دونوں صفرات نے صلال لعنی غیر حجرم کے پکڑے ہے ہوئے شکار کا گوشت محرم سے بلیے مکر وہ جھا ہے ۔ البن و صفرت علی کی دوایت کی اسنا دقوی نہیں ہے علی بن زید نے اس کی دوایت کی سبے ۔ لعص طرق میں اسے مونو و قار وایت کیا گیا طرق میں اسے مونو و قار وایت کیا گیا ۔ بہے یہ سے رحصرت عثاق ، محضرت طلح بن عبید النہ محضرت الوقت کو اور حصرت حالی اللہ علیہ وسلم سے است کی الم اللہ علیہ وسلم سے است کی اللہ اللہ علیہ وسلم سے اللہ معضرت الوقت کہ اور وصفرت جائے و فخیر صم سے اسس کی اباس ت منقول ہے ۔ اباس ت منقول ہے ۔

عبدالٹربن ابی قنا دہ اورعطا مہن پسارنے حضرت الوقتا دہ سے دوایت کی ہے وہ فرمانے ہیں " " میں نے ایک جنگلی گدھا مشکار کرلیا اورحضنو رصلی الٹرعلیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے اس طرح مشکار کیا تختا اور اس کا کچھ محصد مہیر سے باس اب بھی بجامجا ہے ، بیس کر آپ سنے اسسے لوگوں سسے کھا لینے کے سیاے کہا یہ لوگ امحرام کی معالمت میں سخھے۔

ابوالزبیر نے صفرت جائیر سے دوایت کی ہے کہ ابوقتا وہ نے ایک جبگائی گدھا ذرج کیا اور ہم سنے اس کا گوشت کھا لیا ، ابوقتا کو محالت اس اس میں ہمیں سے لیکن ہم محرم ستھے ۔ ہمارے سا تفصفور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ستھے۔ المطلب بن عبداللّٰ دبن صفل سنے صفرت بجائیر بن عبداللّٰ دست روایت کی سیے کہ صفورصلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرما بالا لمت مصید المدبر حلال سکے واقتم حدوم ما لمسھ تصدید وہ اولیہ طادت کم مختلی کے شکار کا گوشت تمھارے بیا اصرام کی صالت میں بھی صلال ہے۔ بشرطیکہ وہ مشکارتم نے بنرما دا ہموا ور سن بی تعمارے بیا اسے بیٹرا گیا ہم ، اس کی اباصت کے سلسلے میں اور بھی ہم بہت سی روایات بیں ، میں نے طوالت کے نوق سے انہیں بیان کرنا لیسند نہ بس کیا ، نیزاس وجہ اور بھی ہم بہت سی روایا ت بین ، میں نے طوالت کے نوق سے انہیں بیان کرنا لیسند نہ بس کیا ، نیزاس وجہ اور بھی ہم بہت سی روایا ت بین ، میں نے طوالت کے نوق سے انہیں بیان کرنا لیسند نہ بس کیا ۔ نیزاس وجہ اور بھی ہم بہت سی روایا ت بین ، میں نے طوالت کے نوق سے انہیں بیان کرنا لیسند نہ بس کیا ۔ نیزاس وجہ اور بھی ہم بت سی روایا ت بین ، میں نے طوالت کے نوق سے انہیں بیان کرنا لیسند نہ بس کیا ۔ نیزاس وجہ اور بھی ہم بت سی روایا ت بین ، میں نے طوالت کے نوق سے انہیں بیان کرنا لیسند نہ بس کیا ۔ نیزاس وجہ اور بھی ہم بت سی روایا ت بین ، میں نے طوالت کے نوق سے انہیں بیان کرنا لیسند نہ بس کیا ۔ نیزاس وجہ بہ بست سی روایا ت بین ، میں نے طورالت کے نوق سے سے انہیں بیان کرنا لیسند نہ بس کی انہ میں ۔

مسیمی کہ اس مستلے میں فقہار امصار کے مابین کوئی انونلات رائے نہیں ہے۔

مِن حضرات سنے البیے شکاری ممانعت کی سے۔ امہوں سنے نول باری (وَ حَرِّمُ عَکَیْکُمُ صُرِیُکُا لُکوِّ مَا الْکُو مَا حَرْضُتُمْ مُحْدَیْکًا) سے استندلال کیا ہے۔ اس کا عموم شکار کر سنے کے فعل اورنفس شکار دونوں کوشامل سے اس لیے کے صبید کا اسم ان دونوں بجیزوں ہروا تع ہو تا سہے ہجی حصرات سنے اس کی اباحدت کی سہے۔ انہوں نے فول باری (حَرْحَوْمُ عَکَیْکُمُ صَلِیدًا کَرْبُ سے است دلال کیا ہے۔

بہ آبیت منٹھاد کرسفے کے فعل کو نیپزلفس منٹھار دونوں کی تحریم کومٹنا مل ہے۔ جا نوراس وقت تک منٹھاد کہ بلا تا سیے جو ناک وہ نزندہ مرہے لیکن ذبح ہوجا نے کے لعداس کے گوشت کو اس نام سے ہوجا نے کے لعداس کے گوشت کو اس نام سے ہوجا کہ نہیں کیا جا تا۔ اگر موسوم کربھی لیا جا سے نوصرف اس ومجہ سے کہ بہر ہم ہے بیٹے منٹھار تھا گومندت بربہ برصال مشکار کا لفظ سے قیقہ وافع نہیں ہوتا ۔

آبت کالفظ صیدگوشت کوشامل نہیں سہے اس پر بہ بات دلالت کرتی ہے کہ محرم کوا بیسے گوشت بیس تعرف کر سفے سے تنے نہیں گیا گیا وہ اس کی خرید وفروضت کرسکنا سہے نیپز اسے تلف بھی کرسکتا ہے اور دوسرسے قیم سکے تمام تعرفات اس سکے بیے جا نزیب ۔ تحریم سکے قائلین سکے نزدیک وہ کھا نے سکے سوا اس میں سہ تنفرف کرسکتا ہے۔

اگرآیت کاعموم گوشت کویمی شامل بونا توجم کے لیے اکل کے سوااس میں مذکورہ بالا تصرفات درست مذہورہ نیا اور اگرجم اس گوشت کوتلف درست مذہورت بین مورت بین تصرف جا کر نہیں ہوتا اور اگرجم اس گوشت کوتلف کر دبنا تواس براس کا تا وان عائد ہوجا تا جس طرح زندہ مشکار کے اتلاف کی صورت میں اسس برناوان واجوب ہوجا تا ہے کہ قول باری (کر کے ترکم کا کیڈ کھے کے شرکہ الک برکم کا کہ تھو مورک کی صالب بین مشکار سے تعلق دکھنے والے ہماد سے تمام انعال کی تحریم کوشا مل ہے۔

اگرکوئی برکیے کہ نشکار سکے انڈسے بھرم بریزام ہونے بیں اگریچہ بدانڈسے مزیود اپنی سے فا فاست آب کرسکتے ہیں جس طرح بین کلی سجا نود کرستے ہیں اور دہ ہی ان پرصید کے اسم کا اطلاق ہو تاہیے، جس طرح انڈسے بھرام ہوستے ہیں اسی طرح محرم سکے بیے مشکار کاگو متنت بھی محرام ہوگا۔

اس سکے حجاب ہیں کہا سجاستے گا کہ بان اس طرح نہیں ہیں۔ اس بیے کہ جم کونشکا رکا گوشت بلف کر دسے تواس کا تاوان نہیں تجھرسے گا لیکن اسسے کر دسے تواس کا تاوان نہیں تجھرسے گا لیکن اسسے منشکا دسکے انڈسے اور نیوزسے تلف کرنے ہے۔ کی مما نعت ہیں اور نلف کرسنے پر اسسے تا وان بھی تھم زا بران اسے۔ نبیزانڈسے اور بج ذرسے تھی مرسطے ہیں۔ تھم زا بران جاتے ہجا ہی صفا ظن آ ب کرسکتے ہیں۔

1/1/2

اس یے ان دونوں بہیزوں پر مشکار کا ہی حکم عائد کردیا گیا ہے لیکن مشکار کا گوشت کسی حالت ہیں مجی مشکار نہیں بن سکتا اس ہے اس کے جہی مشکار نہیں بن سکتا اس ہے اس کی جبتیت دوسر سے جیوانا ت کے گوشت کی طرح ہوگئی۔ اس لیے کہ وہ اس سالت میں مذنو مشکا رہن سکتا ہے اور مذہی اس سسے کوئی مشکار پیدا ہو رسکتا ہے بہاں بہی کہا جا سکتا ہے کہ مہم نے آیت کے عموم کی بنا بر انڈوں اور بچ زوں کی تحریم کا سکم نہیں لگا با ہے بلک نمام سکتا ہے۔ انفان کی بنا بر بہ حکم لگا با ہے۔

صعب بن بن المثر کی روابیت بیں اختلاف سے ۔ اس روابیت بیں بیان ہوا ہے کہ انہوں ۔ نے حضورصلی الٹر علیہ وسلم کو الواء کے مقام پر باکسی اور جگر جنگلی گدھے کا گومتنت بطور بہر ببین کیا آ ہاس وفت اس ام کی حالت بیں شخفے آ ہے نے بدید یہ والبس کر دیا اور سوی دیکھا کہ ان کے چہرے براس کا مدعمل ظام رہورہا ہے تو آ ہے سے ان سے فرماً یا (لیس بنا دیڈ علیا کے ولکنا حدھ، نمھا را بہ بروابس کو میں اس کوئی وج نہیں ہے لیکن اصل بات یہ سے کہ ہم احرام کی محالت میں ہیں ہے ۔

امام مالک نے اس کے خلات روایت کی ہے، انہوں نے زئیری سے، انہوں سے انہوں سے انہوں سے عبدالٹہ بن سے، انہوں سے ابن عبائش سے اور انہوں نے صعب بن بن المر سے کہ انہوں نے حضورصلی الٹرعلیہ ولم کوجنگلی گدسے کا تحفہ بیتیں کیا تحفاجب آپ مقام الواریا ودان میں تھے۔ آب نے بہتحفہ والیس کرنے ہے نے فرمایا تفاکہ ہم یہ تحفہ صرف اس لیے والیس کر رسیے ہیں کہ ہم سالت احرام میں ہیں۔

ابن ادریس کہتے ہیں کہ امام مالک سے کہاگیا کرسفیان نویہ کہتے ہیں کہ آپ کوئینگلی گدھے کی ٹانگ شخفے کے طور بہتین کی گئی تنفی ، امام مالک نے بیس کرفر مایا کہ" سفیان کو کیا پہنہ ہے وہ نو ابھی ہجہ ہیے ، وہ نوابھی بجہ ہے اس کے وہ نوابھی بجہ ہے اس کے وہ نوابھی بجہ ہے اس کے اللہ علی کہ اس کے اللہ کی روایت ابن جربی اس بی یہ مذکور ہے کہ انہوں نے جنگلی گدھے کا بہ بیبین کیا تفا۔ الفاظ امام مالک کی روایت کی طرح ہیں ۔ اس میں یہ مذکور ہے کہ انہوں نے جنگلی گدھے کا بہ بیبین کیا تفا۔ احمش نے مبیب سے ، انہوں نے سعید بن جب برسے انہوں نے ابن عبائش سے روایت کی ہے اعمش نے مبیب سے ، انہوں نے سعید بن جب برسے انہوں نے ابن عبائش سے روایت کی ہے

المش کے حبیب سے میں ہے۔ انہوں سے سعید بن جبیرسے انہوں سے ابن عباش سے روابت کی ہے۔ کہ صعب بن بختا کمٹر نے حضورصلیٰ الشرعلیہ وسلم کوجنگلی گدسھے کا بدیہ بیش کیا نتھا جبکہ آ ہب انحرام کی حالمت بیس سخفے، آ ہب سنے اسسے والیس کر دبا تحقا اور فرمایا تھا" اگریم انحرام کی حالت ہیں نہ ہوستے تو تمحالہ ایہ دیر ضرور قبول کرسلینے یہ ان روایات سسے سفیان کی روابیت کا ضعف اور لود ابن واضح بہرجا تاسیے۔

ان میں درست دوا بہت وہ سیے ہوا مام مالک نے لقل کی سیے۔اس بلے کہ ال نمام را وہوں کا اس بر آنفائن سیے ۔اس بادسے میں ایک اور بہلوستے بھی دوا بہت ہوتی سیے ۔بردواییت ابومعا ویہ سنے ابن مجر بہے سسے ، انہوں نے بہابرمین زید الوالشعثنا مرسے اور انہوں سے اسپنے والدسسے کی سیے وہ کہتے ہیں۔ کرحفورصلی الشرعلیه وسلم سیداس محم کے منعلق پر چھاگیا تھا جس کے سامنے شکار کا گوشت پیش کیا جائے آیا وہ بہ گوشت کھا سکتا ہے نوآ پ نے فرایا تھا (احسبوالمہ ، اس کے لیے حساب کرلی ، ابومعا ویہ نے آریتا دکی توفیح کرنے ہوئے کہا کہ آپ کی سراد پہننی کہ اگر احرام ما باندھنے سید بہتے یہ شکار ماداگیا تھا نووہ کھا سکتا ہے ورنہ نہیں اس بیس یہ احتمال ہے کہ آپ کی اس سے مراد پہننی اگر بہ شکار اس محم کی خاطر کیا گیا ہو یا اس نے منتھار کرنے کے لیے کہا ہو یا اس سلسلے ہیں اعانت کی ہو یا فشان دی کی ہو یا اس فلسلے ہیں اعانت کی ہو یا فشان دی کی ہو یا اس فلسلے ہیں اعانت کی ہو یا منان دی کی ہو یا اس فلسلے ہیں اعانت کی ہو یا منان دی کی ہو یا اس فلسلے ہیں اعانت کی ہو یا منان دی کی ہو یا اس فلسلے ہیں اعانت کی ہو یا منان دی ہو یا اس فلسلے ہیں کھا سکتا ۔

ُ قولِ باری میے (کُجعُلَ ا مُلْکُ الْکُعُبَ لُهُ الْمُبَیْتُ الْمُحَدَّاءُ قِیامًا لِلنَّاسِ، ہم نے مکانِ مُحترم کعبہ کو لوگوں کے سیے (اجتماعی زندگی کے) فیام کا ذرایعہ بنایا) ٹا آخر آ بیت ۔ ایک نول سیے کہ الٹّد کی مراد اس سسے بہ سیے کہ اس نے کعبہ کو لوگوں کی معیشنٹ کا سہار اا ورستون بنا دیا ۔

سب طرح برجاورہ ہے یہ ہو خوا حرالا صرو صلاکہ کا وہ اس معاملہ کا سہارا اور بنبا دہ ہے الیبی اس کی ذات کے سہارے بیمعاملہ تھیک تھاک رہنا ہے کہ بھی لوگوں کے دبن اور دنیا دونوں کو دیست رکھتے کا ذریعہ ہے ۔ سعید بن جبہ کا یہ قول منفول ہے کہ میر لوگوں کے بیس ارا اور ان کی جھلائی کا ذریعہ ہے ۔ ایک قول بر سبے کر یہ لوگوں کے جبم قائم رہتے ہیں۔ ایک قول بر سبے کر یہ لوگوں کے جبم قائم رہتے ہیں۔ اس لیے کہ کعبہ کی وہے سبے وہ امن وا مان میں رہتے اور بلاکت سے محقوظ ہونے ہیں ۔ اور بوری دل جبی کے ساتھ فرندگی کے گردیان کے ذرائے تلاش کرتے ہیں رکھیان کے دبین سے محقوظ ہونے ہیں ۔ اور ورست رکھنے ساتھ فرندگی کے گردیان کے ذرائے تلاش کرتے ہیں رکھیان کے دبین سکے لیے بھی قوام اور ورست رکھنے کا خوا مان میں اعمالی تعبیر سبے دور رکھنے اور نیکی کی طرف بلانے کا سامان موجو دمون ناسے ۔

تبزحرم اور حرمرت کے مہینوں ہیں امن وا مان ہوتا ہے نیز جے اور مناسک کی ادائیگی کے مواقع پر دگوں کا اجتماع ہوتا ہے ۔ دنیا کے کو لئے کو نئے سے لوگ جمعے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کی معبشت جمی در سدت ہوجاتی ہیں ۔ اسی طرح ہری اور قلا تدبھی امن وامان کا ذریعہ ہیں ۔ دبیا ان فربانی کے جانور سے کھے ہیں پیٹرڈ ال کرسفر کرتا ہے فوکوئی شخص اس سے کسی مسی کا دریعہ ہیں ۔ جب انسان فربانی کے جانور سے کھے ہیں پیٹرڈ ال کرسفر کرتا ہے فوکوئی شخص اس سے کسی مسی کا کوئی تعرض نہیں کرتا ۔

ایک قول بہسبے کہ حب کوئی شخص احرام باندھنے کا ارادہ کرتا تو وہ حرم کے درختوں کی چھال اسبنے گلے میں ڈال لبتیا اور اس طرح محفوظ ہورجا تا بھس نے قلائد کی تفسیر بیں کہا ہے کہ اس سے مراد اور شوں اور گاہوں کے گلے ہیں جھتنے اور موڈسے وغیرہ لٹکا تا ہیں۔ برکام دین بیں عبادت گذادی کو درست رکھنے سکے بلیے کیا جا تا ہے۔ بہ امراس پر دلالن کر تا ہیے کہ فریا نی سکے اونٹوں کو بیٹے پہتا تا بھیا دت سہے اسی طرح فریا نی سکے جا تورہا نکس کرساے جانا بھی تفریب الہی کا ڈد لیعہ سیے۔

النّدتعالیٰ نے برین کوہوم بینی محترم سے نام سنے پوسوم کیا اس بلے کہ اس سے سارا ہوم مرا دسے بہاں شکار پکوٹنا ، گھاس وغیرہ اکھاوٹنا، بہاں آکر بہنا ہ لیلنے واسے کونٹل کرنا سسے ہوام سبے راس کی مثنال بہ قولِ باری سہے (کھنگیا کیا گئے الکُٹ بُستِ) اس سے مراد ہم سہے۔

قولِ باری سیے (کاکشینی الدُکدام ، اور ما و حرام کوجی (اس کام بیں معاون بنایا)) حسن سیے مروی سیے کہ اس سیان کیا گیا ہے۔ اس لیے جنس ما و حمام مراد سیے ریہ جارہ ہیں ۔ ایک جہد بنہ خوس ما و حمام مراد سیے ریہ جارہ ہیں ۔ ایک جہد بنہ اس سیے اور وہ رجی سیے ۔

الندتعالی نے بیر بتا باکداس نے ماہ سمرام کولوگوں سکے قبیام کا ذرابعہ بنا دبا ہے اس لیے کہ لوگوں کو ان مہینوں سکے دوران امن وا مان سما صل مہر برجاتا کا عقاا ور ٹوگ اطمینان کے سا تھا ہے گذران کے ذرائع ادر معاش کے وسائل کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری حگہ آجا سکتے تھے۔ اس طرح ان مہینوں میں انہیں مہدارات اصل مہر برجاتا

التُد تعالیٰ نے منا سک جج ہرم ، حرمرت کے مہدینوں ، بدی اور فلا تدکونوگوں کے قوام اورسہارے کے طور برد ذکر کبا ہے اس کا سب کوعلم تحقا اور حفرت ابرا بہم علیہ السلام کے زمانے سے کے کی ابتدار سکے وفت سے کے حضور صلی التّٰدعلیہ وسلم کے زمانے تک بلکر رہنی دنیا تک لوگ اس کامشا برہ کرنے جلے اُرسبے

ا در کرتے رہیں گے۔ ایمان کے بعد لوگوں کے معاش ومعاد کی صلاح وفلاح کا جس فدرجے کے ساتھ تعلق سبے آب کو دہن و دنیا کی کسی ا ورم بزکے ساتھ بہ لعلق نظر نہیں آسے گا۔

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جج سکے اجتماعات ہیں آنے والے حامیدں سکے منافع اور نوائدکس قدرزیادہ ہیں ہو دنیا سکے تمام ملکوں اورشہروں سنے آکران اجتماعات ہیں تنریک ہوتے ہیں اور چے کے بعد اپنے گھروں کو والبسی تک مکہ مکرمہ اورمنی کی سرز ہین سنے گذر نے اوراً نے سجائے رہنے ہیں ۔

اس دوران لوگول کوان سے منتفع مجو نے اورا بینے معاش اور نجارت کوفروخ دبینے کے کئیر مواقع مائے اسے قوب، ان کے علاوہ بیں رچے کے سفری تباری گنا ہوں سیسے توب، ان کے علاوہ بیں رچے کے سفری تباری گنا ہوں سیسے توب، ثرادِ داہ کے طور پر باکیر نزین نیز صلال ترین مال کا استعمال، سفری مشقنوں کی بردا نشت، بریت الدُّد تک سے سیے خطرات کا مفابلہ بچروں اور ڈھگوں کے ہانفوں پہنچنے والے نقصانات کی فراموشی مجرا ہے ام باندھ کے سامن مربوباتا۔

نیبزقیامت کے دن اپنی فروں سے نکل کرع صد ٹھنٹریں پہنچنے والوں کے ساہنے مثنا بہت اختیاد کرلیدا، نلبید کے ذریعے کشرت سے الٹرکو با دکرنا ، اس کے سامنے گرگڑانا ، بربت الٹرکے باس اخلاص نربت کا ظہار کرنا ، نیبزاس لفی بین کے ساتھ بردوں سے لیدھ ہا ناجس طرح ڈو بتا ہواانسان بیبت کا ظہار کرنا ، نیبزاس لفین کے ساتھ بربت الٹرکے بردوں سے لیدھ ہا ناجس طرح ڈو بتا ہواانسان بیبا وکے ذریعے سے لیدھ جاتا ہے کہ الٹرکی ڈائٹ کے سواکوئی اور جائے بیتا ہنہیں ۔

نیزیدکراس کی ذات کامبهارالیے بغیرتجات کاکوئی اور راسند نہیں ۔ پیروائٹ کی رسی لیبنی منرلیعت بر ثابت قدمی کا اظہار ____ یقیناً بوشخص الشرکی رسی کومضبوطی سے پیڑے ہے گا وہ تجات باجائے گا اور جو چھوٹر دسے گا وہ ہلاک ہوجائے گا ____ ، بچرمیدان عوقات بیں بہبچیا اور دنبائی سرچیز سے کنارہ کش ہوکر، مال ودولت اور اہل وعیال کو فراموش کرے اہلِ عشرکی طرح تو ہوں سکے بل کھوٹے ہوکرا لٹر سے گوگڑہ اکر دعا ثیبی مانگذا اس کی رحم ت اور اس کے فضل سے آس لگانا،

¹01.

pl.

الأبي

به سب البیسالموریین جن سے ماصل موسنے واسے بیرتنمارد بنی منافع وقوا تدسے کوئی تنخص الکار منہیں کرسکتا۔ مناسک جج کی اوائیگی کے دوران الندکے ذکر کی کشرن ، اس کے سامنے عجز و نیازمندی نیبزا طاعت و فربانسرداری کے بار بارا ظہار برخور کیجئے ، بجریجی دیکھیے کہ نماز ، روزہ ، ذکو ۃ اور جد نات و فربانسرداری کے بار بارا ظہار برخور کیجئے ، بجریجی دیکھیے کہ نماز ، روزہ ، ذکو ۃ اور جد نات و فربانسرداری کی جتنی شکلیس میں وہ سب کی سب مناسک جے کے اندر موجود ہیں۔ و فریس کی سب مناسک جے کے اندر موجود ہیں۔ علا وہ ازیں بربت النہ کے طواف نیبز ذکر جہری اور ذکر مستری یا ذکر لسانی اور ذکر قلبی سے نقرب الہی کے جموا قع یا خواستے ہیں انہیں بھی دھیاں میں رکھنے تو اب اس نتیجے بربہنجیں کے ان تمام المود

سے ایک انسان کوسیے نشمار دیتی اور دنبوی منافع وفوا ندحاصل ہویتے ہیں۔ اگرہم ان امور برِتفصیل سے روشنی ڈالتے تو بقیناً گفتگو بڑی طویل ہوجاتی ، اس سیلے اس بر ہی اکنفا کرنے ہیں ۔

اس لیے کہ س فرات کو ایک جینے سکے وجود میں اُسنے سے پہلے اس کا علم نہ ہواس سے اس قدر محکم اور میجنہ انداز میں ایک اچھوستے نظام و نرتیب کے ساتھ نعل کا صدور نہیں ہوسکتا جس کا فائدہ ہ پوری امن کے دبین و دنیا دونوں برمحیط نظراتا۔

ایک دوسرسنخص نے سوال "میراباپ کون سے " " بواب دباگیا " تیراباب مذافرہے" اس برحضرت عمر کھوسے ہوئے اور دوس کیا " ہم نے اللہ کوابیاری ، اسلام کوابیادین ، فران کوابیاام اور اسے اللہ کے دسول محمد کھر کھوسے ہوئے اور دوس کیا !" ہم نے اللہ کو ابیاری ، اسلام کوابیادین ، فران کوابیاامام اور اسے اللہ کے دسول محمد کھر کو ابیا نبی لبند کر لیا ہم ابھی تازہ تازہ جا ہلیت اور منٹرک کے زمانے سے لکے بیں اللہ میں کو علم سبے کہ ہمار سے ایا مواجداد کون تھے " بیسن کر آب کا عصد کھنڈا ہوا اور درج بالا آیت کا نزول ہوا ابراہیم المجری نے ابوعیاض سے اور انہوں نے حضرت ابوہ تربیرہ سے دوایت کی ہے کہ آیت ابراہیم المجری سے ابوعیاض سے اور انہوں نے حضرت ابوہ تربیرہ اسے دوایت کی ہے کہ آیت کا نزول اس موقع میر بہوا جب مصنورہ گی اللہ علیہ وسلم سے بہو چھاگیا تھا کہ آیا جے ہم رسال فرض ہے بہوت کا نزول اس موقع میر بہوا جب مصنورہ گی اللہ علیہ وسلم سے بہو چھاگیا تھا کہ آیا جے ہم رسال فرض ہے بہوت کا نزول اس موقع میر بہوا جب سے مصنورہ گیا ہوتھا کہ آبا جے میرسال فرض ہے بہوت کا نزول اس موقع میر بہوا جب سے سے دول میں دول میں موقع میر بہوا جب موسلی اللہ علیہ وسلم سے بہو چھاگیا تھا کہ آبا جے ہم رسال فرض ہے بہوت کو موسلے بہوت کو موسلی اللہ علیہ وسلم سے بہوتھا گیا تھا کہ آبا جے موسل فرق ہوت کے موسلے کہ موسلے کو موسلے کو موسلے کو موسلے کہ موسلے کو موسلے کہ موسلے کے موسلے کو موسلے کو موسلے کے موسلے کو موسلے کے موسلے کو موسلے کو موسلے کی موسلے کی موسلے کے موسلے کو موسلے کے موسلے کو موسلے کو موسلے کی موسلے کی موسلے کو موسلے کو موسلے کو موسلے کو موسلے کے موسلے کی موسلے کو موسلے کے موسلے کو موسلے کو موسلے کے موسلے کی موسلے کے کو موسلے کے موسلے کو موسلے کو موسلے کو موسلے کے موسلے کے موسلے کے موسلے کے موسلے کے موسلے کے موسلے کی موسلے کے موسلے کے موسلے کو موسلے کو موسلے کو موسلے کو موسلے کے موسلے کے موسلے کے موسلے کے کو موسلے کے موسلے کے موسلے کے موسلے کو موسلے کے موسلے کو موسلے کے موسلے کو موسلے کے موسلے کے کو موسلے کے کو موسلے کے موسلے کے مو

الدا ما مراز مستهی استی سم کی روایت سے عکرمہ نے دوایت کی سے برآیت است خص کے بارے بیں نازل موتی تفی جس نے بداوجیا تفاکہ میرا باب کون سے ؟ ۔

سعید بن جیبر کے قول کے مطابق آبت ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی تھی جہوں نے حضوصلی اللہ علیہ وسلم سید ہجیرہ اور سائنہ کے بار سے میں دریا نت کیا تھا (ان کا ذکر آگے آرہا ہے) مقسم کا قول ہے کہ آبت کا نزول ان نشانیوں کے متعلق ہوا تھا ہو کچھ بی امتوں نے اپنے انبیار سے طلاب کیا تھا۔

ابو بکر جھا صر کہتے ہیں کہ اس میں کوئی امتداع نہیں آبت کے شائن نزول کے طور بران نمام روایات کو درست نسلیم کرلیا ہوائے یصفور جو بی اللہ علیہ وسلم نے جی یہ جھو گے میں اس کا ہوا ہ وول گا وہ تو حضرت عبداللہ بن حذا فیہ نے اپنے باب کے بار سے پو جھا تھا کہ کہ وہ کون سے ۔ اس لیے کہ ان کے نسب کے متعلق کوگ اکٹر جہ میگوئیاں کرنے درہ ہے ۔ اس لیے کہ ان کے نسب کے متعلق کوگ اکٹر جہ میگوئیاں کرنے درہ ہے ہے ، آپ سے ان لوگوں شدے وہ کوئی ہے۔

اس برالت تعالی نے بہ آیت ناول فرمائی (اکا تشکی اعت استے کے ان جیسی جیزوں کے بارے میں سوالات مذکر و اس بلے کہ لوگوں کو ان کی صرورت نہیں تھی۔ عبدالتّ بن سونا فہ کانسب فرانس بعنی ہمیں نظروت نہیں اس جے انہیں اس جے انہیں اس حقیقت کے جاننے کی صرورت ہی بہیں نہیں اس جے جاننے کی صرورت ہی منہیں تھی کہ وہ کس کے نطفے سے بیں ،اس بلے انہیں السانسوال کرنا ہی نہیں جا بیتے تحقار

نیزسوال سیم پہلے اس بان کا اسکان موج دمقاکہ وہ کسی اور کے نطقے سے مہوں اور سوال کی دسجہ سے ان کا وہ موال کی دسجہ سے ان کا وہ دران کی والدہ کی بے عزتی ہوتی ان کا وہ را ذکھل جائے جس پر النگر نے بروہ ڈال رکھا نھا ، اس کے نتیج بیں ان کی والدہ کی بے عزتی ہوتی اور نو دان کے دامن برکھی بلا وسے دایک وصید لگ سجاتا ۔

انہب اس کا کوئی فائدہ کھی نہ بہنجیا اس بلیے کسی اور کے نطقے سے ہونے کے با وجودان کانسب سوڈ افدہ سے بہن تا بہت رہ تنا اس بلیے کہ ان کی ماں کے ساتھ مخدافہ کو ہمستری کا مخت صاصل تھا۔ اسی بنا ہر ماں فراق کی سبے کہ ان کے مہری نا فرمانی کی سبے ۔ اس برانہوں نے مال کو بچواب دیا مخفا کہ شجھے اس بر رہے میں مصنورصلی الشرعلیہ وسلم سے ہی اطمیبنان صاصل ہوا سبے۔

در حقیفت ان کابیرسوال البیا مخفاکه اگریجاب طام ری حالت کے خلات بونا توانہیں اس سے سخت نقصان بہنچیا اس بیے ابیسے نا منا سب سوال سے روکاگیا ۔

کاری کا از زکھاب کرسے اسے بھائے کہ اللہ کی طرف سے پڑے ہے۔ کا در کا ان زکھا بھی اس قسم کے گذرہے کام بعنی زنا کاری کا از زکھاب کرسے اسے بچاہیئے کہ اللہ کی طرف سے پڑے ہے ہوئے بردسے میں چھپار ہے لیکن اگر اس نے ہما رسے سامنے اپنا سیسنہ کھول دیا بعنی راز فائش کر دیا توہم اس برکتا ب الٹرکا تھا ڈکریں کے " بعتی صریحاری کریں گے۔

حجب ماعترست ببغل بديمرزد موكيا توسنرال نامئ شخص نه انهيب ابنه گذاه كا اعتزات كرلينه كا مشوره دبا تضا اس موقعه برحضور صلى الشدعلبه وسلم نه مهنرال سنه فرما با نضا :" اگرنم اس برا ببنه كپرسه كا برده ذال دبینته تونمها رست بله به به نزیموتا "

بحن نخص نے آپ سے بہ لچھا کھا کہ " دیں کہاں ہوں گا " اسے بھی اس سوال کے بہ جھنے کا کوئی صرورت نہیں کھی۔ دنیا میں اس بربردہ بڑا ہما کھا۔ اس نے بہ سوال لوچھ کرگویا ابنی بردہ دری کرلی جبکہ بردہ بڑا دہنا اس کے لیے بہتر کھا۔ اسی طرح آیا ن بعنی نشانیوں کے تنعلق سوال بھی غیرصروری کھا جبکہ انبیا سے معجزات کا ظہور مہیں کھا۔

اس کے اس کے اس میں میں میں میں میں میں اور کی خواہم شاہ ورسی کے لیے جی اس کا گنجائش باقی نہمیں رکھی گئی اس کے کہ انبیار کے معجزات کا منکرین نبوت کی خواہم شاہت ومطالبات سے تابع ہوناکسی طرح بھی در میں منہیں بہتا ۔ اس بیانے اس طرح سے سوالات نابیندیدہ اور فبیج قرار دسینے گئے جس شخص نے حضور معلی النّہ علیہ وسلم سے یہ چھا تھا کہ آیا ہم رسال جے فرص سے اسے بہا ہیئے تھا کہ آیت جے سن کراس کے معلم کے موجب لین صرف ایک جے کے ابجاب براکتفا کر ابنا۔

اس بنا برحضور سلی الله علیه وسلم نفرما با نفا (۱ نها حجة داحدة د دو قدات نعد و دو به بنا برحضور سلی الله علیه وسلم نفرما با نفا (۱ نها حجة داحدة د دو قدات نعد و دو به بنا با ایس نخصا در سی سوال بر بال که به دبنا تو بهرسال فرض بوب الکا انبات بین جواب دبنتی تو آب کے تول کی بنا پر ، نه که آیت کی بنا پر ، سهرسال هج فرض بوجاتا داس مید سائل کوید سوال نهرین کرنا بوا بین نظام به که آیت کے کم کی بنا پر اس کے لیے اس سوال سے احتراز ممکن کفاد

البربکر جهاص کہنے ہیں کہ آبت سے نشانِ نزول کے سلسلے ہیں پر تو ہجبہ سب زیادہ دوراز کار سہے کر حضورصلی النّدعلیہ وسلم سسے بحیرہ ، سائتہ اور فصبلہ کے تنعلن پوچپاگیا تھا اور اس کی بناپر آبت کا نزول ہوا تھا ۔اس بلے کر سوال کے ذریعے با تو بجبرہ کے معنی پوچھے گئے ہوں گے کہ وہ کیا ہے یا اسس کے جواز کے منعلق سوال کیا گیا ہوگا ۔

جنبکہ بحیرہ اور اس کے سانخے مذکورہ دیگر اسمار البسی بجبیزوں کے نام سقے جے زمانہ جابلیت ہیں لوگوں کے علم میں خصیرہ اس کے اسمالی کے متعلق سوال کرنے کی کوئی صرورت نہیں تھی ۔ اسی طرح بیجی درست

نہیں کسوال ان جانوروں کی اہاس ت اور ہجواز کے منعلق کیا گیا تھا۔ اس بے کربر کا قرارۃ طریقہ تھا جس کے۔ تحت مشرکین اسپنے بتوں کا لقرب اور ان کی نونسنو دی ساصل کرنے تھے۔ اس بھے جن لوگوں کا عقبیہ ہاسلام کا عقبہ ہ تھا وہ اس طریقے کے بطلان کا بخر بی علم دکھنے شخصے۔

اس آبت سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے ہو بینی آمدہ امود کے اسحام کے متعلق سوال کی مما لعت سے ناکل بیں انہوں نے اس سوریت سے بھی استدلال کیا ہے ہوزہری نے عامرین سعد سے اور انہوں نے ابینے والد سے دوایت کی ہے کہ حضورصلی الٹرعلیہ دسلم نے فرا با (ان اعظم المسلمین فی السلمین جرما من سٹال عن شٹ مسعد نسی سویکن حوا ما فعدھ من اجل مسئلتہ ، مسلمانوں کے سی بین میں سب سے بڑا تحرم وہ ہے جس نے کسی الیسی جبزے کے بارے ہیں پوچھا ہو تحرام نہیں کئی لیکن صرت اس رکے سوال کی دہر سے وہ جبز تحرام ہوگئی)۔

الديكرييجها ص كهنة بي كرابت بي بيني اً مده امور كه المحام كم منعلق سوال كى مما لعت بيركونى ولالت نهي سهداس بيكونى ولالت نهي سهداس بيل كرابت بين عرف البين چيزون كه بارسه بين سوال سه نهى مفعود سه ولالت نهي الله تعالى في منافر و سه بيانيده و كله المها ميها ودان كاعلم عرف ابنى ذات تك محدود محدود المديا بيد ا

در حفیقت بندوں کو البسے امور کے علم کی صرورت ہی ہے بلکہ اگر بیا موران پر ظاہر کر دیتے ہائیں اللہ الواس سے انہیں نفصان پہنچنے کا اندبشہ ہوتا ہے ۔ مثلاً انساب کے حفالق کا علم ، اس بے کر حضور صلی اللہ علیہ دسلم نے فرا دیا تخا وا کولید للفسواٹ ، بچراس کا بیے بھے تورت کے سامخ ہم بستری کرنے کا حق سے مولی سے ہوئی ہے ۔ جب عبداللہ بن سخدا فر سنے بہ حفیقت دریا فت کی کہ ان کی تخلیق کس شخص کے نطفے سے ہوئی ہے اور اس فیصلے کو نظر انداز کر دیا جو اللہ تعالی نے نسب کے سلسلے میں ہم بستری کے حق کی نسبت سے دیا تھا تو اللہ تعالی نے انہیں اس نسم کے سوال سے روک دیا۔

آبت کی برنفبری تھی اس آبت سے اس کی نصدبن ہوئی سبے بغیر منصوص اسکام کے نتعلق سوال کرنے کا بہان نکے نعلق ہوال کرنے کا بہان نکے نعلق سبے وہ آبت میں وار دممانعت کے اندر داخل نہیں ہے۔

اس کی دلیل بیسبے کہ صفورصلی الٹر علیہ وہ مسے بوچھا کہ ان بیں سے اگر کوئی اونے وسے کرمکہ مکیمہ بیں جزیح کرسفے سکے لیے جوب روانہ کیا توانہ ہوں نے آب سے بوچھا کہ ان بیں سے اگر کوئی اونے مرفے لگ تواس کا کیا کر دن گا ؟ آب نے فرما یا ؟" اسے ذیح کردو ، اس کے نعول کو اس کے خون سے رنگ ووا ور اس کے بہلو بر بھی نون کی تجھے نئیں ماروا ور بھر لوگوں سکے بیے اسے جھے واٹر بیا ور نمحا رسے رفقا رہیں سے کوئی بھی اس کا گونشت رہے کھائے یا صفورصلی الشدعلیہ وسلم نے ان سکے سوال پر نا لیستد برگی کا اظہار نہیں فرما یا سنفسار صحاب را نے بن خریج کی روایت ہیں ہے کہ صحاب کرام نے حضورصلی الشرعلیہ وسلم سے استفسار

حصرت دا فع بن خدیج کی دوایت بیس ہے کہ صحابہ کرام نے حضورصلی الشرعلیہ وسلم سے استفسار کیا کہ ہم کل صبح وشنم کا سامذاکر نے والے ہیں را ورہا رہے باس چھرسے نہیں ہیں۔ آپ نے اس استفسار کو تالیت نہیں کی یہ حضرت بیلی بن امریکی دوایت ہیں۔ ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ عمرہ ہیں وہ کون کون سے افعال مرانجام دسے ، آپ نے اس کے اس سوال پر ابنی نابسندیدگی کا اظہار نہیں فر ایا۔

بهت سی روایات موجود بی بی نشر لیبت کے مسائل کے ان اسکام کے متعلق لوگوں کے مسوالات برمنت میں روایات موجود بیں بی مشر لیبت کے مسائل کے ان اسکام کے متعلق لوگوں کے مسوال بیسے روکا نہیں گربا کھفا یشہر بن جو مشب نے عبدالرجن بن غنم سے اور انہوں نے حضرت معاذبن جو گئی سے روایت کی ہے وہ فرمائے ہیں "بیس نے حضور صلی الشرعلیہ وسلم سے عرض کریا کہ میں آب سے ایک بات پوجیفا بچا ہتا ہوں لیکن آیت (کا تشت مگرا کا تشت مگرا کا تشت مگرا کے شاہد کا وسلم سے عرض کریا وسط بن جاتی ہے "

یرسن کرا ب سفروجیها وه کون سی بات ہے۔ ہیں سفرض کیا الا وہ عمل بتا دیجیے ہے جھے جن میں سفرض کیا الا وہ عمل بتا دیجیے ہے جھے جن سے اسس سف موایا: "تم شف ہہت بڑی بات پوجی ہے لیکن یہ آسان تھی ہے ، اسس بات کی گواہی دبنا کہ التد کے سواکوئی معبود نہیں اور میں التہ کارسول ہوں ، نماز قائم کرزا ، زکوا ہ اواکر زا ۔ رمضان کے روزے رکھ آا ور بیت التہ کا جھے کرزا ہے آپ سفے صفرت متنا ذکو سوال کو سفے سنہیں روکا اور منہیں ان کے سوال براہنی تا بہندیدگی کا اظم ارفر رایا ۔

محدبن سبرین نے احنف سے اور انہوں کے صفرت عمران سے ان کا بیزول نقل کیا ہے کہ اسر دار بننے سے بہلے مجد بن سبرین نے احنف سے اور انہوں الدہ اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سج نبری ہیں اکٹھے ہو کر سنے ہیدا سنارہ مسائل کے اس کا ہمکے سیلسلے ہیں ایک و دسرے کے ساتھ تنا ولئ سنیالات کرنے۔ مسائل کے اس کا مجھی اسی نہج ہر سیلتے رہے اور ان کے لعد ہمارے زیانے تک نقیما رکا کھی ہیں اطریقیہ تابعین کرام کھی اسی نہج ہر سیلتے رہ ہے اور ان کے لعد ہمارے زیانے تک نقیما رکا کھی ہیں اطریقیہ

رہا۔ اس طرنق کادکا صرف ان لوگوں سنے الکاد کیا ہے جوعلم سسے بابلدا وسمجھ لوچھے سسے عاری شخصے انہوں سنے روایات واکٹنار کا بوچھ توانٹھا رکھا تھا لیکن ان کے معانی ا وراح کام سسے نابلد سنتھے اس بلیے وہ ان برگفتگو کرستے اور ان سسے اس کام استنباط کرسنے سسے عام زرسہے۔

بجبكة مصنور صلى الشرعلية وسلم كاار شا دسب (دب حامل فقه غير فقيه ه ددب حامل فقه الى من هوافقه منه وفعين وبياده والم وفعين وبياء وفعين وفعي

اس بنا براس منکرگر وه کی مثال وه به حس کا ذکر النّدنعالی نے اس آبت بین کیاہے (مَثَلُ اللّهُ بَیْ اللّهُ ال

اس بیے کہ منتے بربران ندہ مسائل کے اسکام کوظا سرکر دیٹا سائلین کوکھی برانہیں لگتا کیونکہ ان کے سوال کا مفصد ہی ہم ہوجائے۔ سوال کا مفصد ہی ہم ہوجائے۔

قول باری سبے (کاِٹ کششکو اعمدہ اسے بین کیے تو گوٹ کا کھٹوا کا کھٹو ایک کٹر کٹر کٹر کٹر کٹر کٹر کا ایسے وقت بوجھو کے جب کہ فرآ ن نازل ہور ہا ہو نو وہ تم برکھول دی جائیں گی کیعین فرشتہ کے نزول اور حضور کٹا اللہ علیہ وسلم کو قرآ ن کی آیا ت سنا نے کی محالت میں یعنی زمانہ منزول قرآن میں اگرتم الیسے سوالات بوجھو کے توالٹ ذنوالی انہیں تم برظا میر کر دھے گا۔ جھراس سے تھے ہیں نقصان بہنچے گااو تھے ہیں بہرا سکے گا۔

قول باری سبے (عَفَا اللّٰهُ عَنْفَا ،اب نک جوکچ تم سنے کی است النّہ سنے معاف کر دیا) لین اس قسم کے سوالات ،اللّٰہ تعالیٰ سنے ان کوکر بد سنے اور ان کے سفاق معلوم کرنے کے سلسلے میں تم سے کوئی باز برس نہیں کی ۔اس مقام بریحفو کے عنی ان چینروں کے متعلق ترکب سوالات کی اباس سنیں گنجاکش اور اسانی مہما کرنے کے ہیں ۔

بس طرح یه فول باری بید و کتاب عکیگرد عقاعتٔ گری النّد نے تمحاری توبر قبول کی اور تمحیی معاف کردیا ، اس کے عنی بہ بیں " النّد نے تمحار سے سیلے آسانی بیدا فرما دی بعضرت ابن عبائش کا قول سے برصلال وہ اشیار ہیں جنہیں النّد نے حلال فرار دیا ہے اور حرام وہ جبزیں ہیں جنہیں النّد نے حرام قراد دیا ہے۔ بجن چیزوں کے متعلق خاموشی اختیاری گئی ہے۔ ان ہیں عفولینی آسانی اور وسعت رکھی گئی ہے۔ اس کی مثال محضورصلی الدعلیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے (عفوت رکم عن صدف آدا نحیل والسوفیت، میں نے گھوٹروں اور لونڈی غلاموں کی زکوا ہ سکے سلسلے ہیں نمصار سے ساتھ ورگذری سے کام لیا ہے)۔ قولِ باری ہے (حَدُدُ سَا لَهَا حَدُّ مُرَّ حَبُ لِیکُو شُدُ اَصَبَ حُوابِهَا کا خِدِینَ ، نم سے پہلے ایک گروہ نے اس قسم کے سوالات کئے تھے بجروہ لوگ ان ہی باتوں کی وجہ سے کفر بین مبتدا ہو گئے) حفرت ابن جہائش کا قول ہے کہ اس سے مراد حفرت عبیلی علیہ السلام کی قوم ہے ، انہوں نے حضرت عبیلی علیہ السلام کی قوم ہے ، انہوں نے حضرت عبیلی علیہ السلام کی قوم ہے ، انہوں نے حضرت عبیلی علیہ السلام اللہ کی نوم ہے ، انہوں کے طہود کے بعد اسس کا انکاد کر منتھے نے۔

دوسرسے صفرات کا قول ہے کہ اس سے صفرت صالے علبہ السلام کی قوم مراد ہے۔ انہوں نے اونٹنی کا معجزہ طلب کہا تھا بھرج ہے۔ انہوں نے اونٹنی کا معجزہ طلب کہا تھا بھرج ہے۔ انہوں اونٹنی کا اسے ہلاک کر دیا اور اس معجزے کا انکارکر بیٹھے۔ سدّی کا قول سے کہ ببات اس وفت بیٹنی آئی جب لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیء حض کہا تھا کہ کو و صفا سونا بنا دیا جائے۔ ایک قول کے مطابان اس سے مراد وہ لوگ بیں جنہوں نے اپنے نبی سے ان جیسی جبزوں کے تعلق سوال کیا نخاص کے سوالات شخص سے اللہ بن محت سے اللہ بن محت برا سے این کا در اس ووسر سے خصص نے سوال کہا نخاص کے ان لوگوں کو جب ان کے نبی نے وہ با تیس نبتلا دیں تو انہیں ہم بت برا تو اسے اور انہیں بنی مانے سے الکا در وہ لوگ اس بنی کی نکت یب برا ترا سے اور انہیں بنی مانے سے الکا در دیا

نول باری سبے رکما جَعَلَ الله ص کبھی تکریخ تک کہ سسائی تے گاک وصیل تے گاکہ کا سے اللہ تعالی نے مذکوئی ہے۔ مذکوئی بحیرہ مفرکیا سبے نہ سائٹہ نہ وصبلہ اور مذسام) زہری کا قول سبے کہ بجیرہ اس اوٹٹنی کو کہتے نقے جس کا دود صدخدا ؤں سکے نام کر دبا ہجا تا تھا۔ سائٹہ اس اؤٹٹنی یا اونٹ کو کہتے تھے بیسے نحدا ؤں سکے نام ہر اگزاد بھجوڑ دیا جاتا تھا۔

وصیلہ اس اونٹنی کا نام نھا ہو ہی وقعہ ما دہ بچیجنتی بھے دوسری دوسری باریھی ما دہ بچیجنتی ،ایسسی اونٹنی کا نام وصیلہ دسکھنے اور کہنے کہ اس نے سیے درسیے دود نعہ ما دہ بچہ جناسہے جن کے درمہان کوئی نریج نہیں جناگہا بھے وہ اسے اسپنے خدا وس کے نام ذیح کردسیتے۔

حامی اس نرا ونٹ کو کہنے تنفے حوایک نیاص عدد تک ماد ہستے بنی ہوتا ہوب وہ اُنٹی نعداد لِدِری کرلیبنا نوکہا جا ناکراس نے اپنی لپشن کواب محفوظ کر لیا ہے بھراسے جھوٹر دیا حہا تاا وراسے حامی کے نام سسے لِکاراجا تا ۔ اہلِ لغت کا قول ہے کہ بجیرہ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے کان بچھاڑ دہیئے ہجانے محاورہ ہوتی۔ سبے یہ بعدت ا ذن الناقذہ المعده البعسد ٹاربیں نے اونٹنی سکے کان پھاڑو سبتے) ایسی اونٹنی بجورہ بحیرہ اس وفت کہلاتی جرب اس سے کان وراکتنا دہ کر کے بچھاڑ دہ بتے ہجائے ۔ اسی سے بحر کا اسم لکلا ہے ، اسے اس کی وسعت اورکتنا دگی کی بنا پر بحرلیبنی سمندر کہتے ہیں۔ املی لغت کا قول ہے کہ زمانۂ ہجا ہلیت ہیں لوگ بجرہ کی تحریم وتعظیم کے فائل شفے۔

بجیره پانچ وقعبیج جنتی اور آخری دفعه ببیدا بوسنے والا بجینر بهذا تواس اونٹنی کے کان بھاڈ کر اسسے چھوٹر دیبنے ۔ بھرام برسواری کرنے اور اسسے ذبح کر نے سے بازر سبنے اسے کسی جراگاہ ببس بچر نے سیسے اورکسی گھا ہے بیں پانی بیبنے سے روکا نہیں مہاکا ۔اگر کوئی لامچار و درماندہ انسان بھی اسے دبکھ لینا تو اس پریسواری نہ کرتا ہ

ا بل لغت کے قول کے مطابق سالبہا ش اوغنی کا نام سیے بھے آزاد چھوڑ دبا جاتا۔ زمانہ جاہلیت میں یہ دستوری کا کہ بجد کوئی نشخص سقرسے والبس یا بیماری سیے صحبت یا بی کی نذر مان لینا بااس فسیم کی کوئی اور ندرا بہنے اوبر لازم کر لینا نو کہہ دبیا کہ مبیری اوٹنی سائیہ سیسے بھریہ اوٹنی بجبرہ کی طرح سم جہاتی بہ آزاد اس طور بر پھیرنی رہتی ، اس کی مسواری ، اس کا دو دھ وغیرہ ممترع ہوتا ۔

اسی طرح اگر کوئی نشخص غلام آزاد کرینے دفت کہد دینا کہ برسائبہ سبے تو پھیرا تا اور آزاد کردہ غلام سکے درمیان نہ ولاء مہونی ندابک دومسرے کی ورائنت ساصل کرسکتے اور برہی ایک دومسرے سکے ہرم کا نا وان بھرستے۔

وصبیلہ کے متعلیٰ بعض اہلِ لغت کا نول سبے کہ بہ بکری یا بھیڑکے ما دہ سبیے کا نام سبے ہونر سبیے کے سانخوبید اہوتی اس و نت لوگ کہتے کہ بہ ما دہ اسپنے نرعیاتی کے سانخواتی سبے بھروہ اس نرکو ذبح مذکر سنے۔ ایک تول بہ سبے کہ بکری جب مادہ بچہ و بتی تواسسے رکھ بلینے اور بجب نرہجہ دبتی تواسعے خدا وَں سکے نام برذ سے کر دبینے۔

ا ہلِ لغت کا تو گئے ۔ سے کہ سما می اس اونٹ کو کہنتے ہیں جس کے نسطھ سے دس سیھے ہیدا ہوجیکے ہوں ۔ اس وقت لوگ بد کہنتے کہ اس اونٹ نے اب اپنی لپشت محفوظ کر لی سیسے ۔ بھیراس کی سواری ندکی سہانی نہی اسسے گھھا ہے ہیں ہاتی ہیں ہے اورکسی ہے راگا ہ ہیں ہے رسنے سسے روکا سہانا ۔

التّذنعائی نے بجیرہ اورسائیہ وغیرہ کے منعلق اہلِ جا بلیدت کے من گھوٹت عقائد کی خبروی ہے۔ بہ آیت کسی غلام کوسائیہ کے طور براگزاد کر دسینے کے بطلان بر دلالت کرنی سہے - اس سے ان لوگوں کا قول بھی باطل ہو بھا تا ہے کہ جربہ کہنتے ہیں کرچس شخص سنے ابنا غلام بطورسائیہ آزاد کر دیا تواسسے اس کی ولارساصل بہبیں ہوگی بلکہ اس کی ولارمسلمانوں کوساصل ہوگی۔ بربات اس بلیے غلطہ ہے کہ اہلِ جاہلیہ نت بہی عقیدہ سطحے سنے بجسے الشد تعالیٰ سنے باطل فرار دباا وراد نتا دہوا (دَلاَ سَائبَ ہِ) کہ اہلِ جاہلیہ نت بہی عقیدہ سطحے سنے سنے الشد تعالیٰ سنے باطل فرار دباا وراد نتا درا لولاء ملن اعتق دلاء، ولاء اسسے ماصل ہوگی جس سنے آزادی میں مربد تاکید کو تا ہے۔

امريالمعروف ورنهى عن المنكر كابيان

ابو کمریج جاص کہتے ہیں کہ التٰہ نعالیٰ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فرصیت کی اپنی کتاب ہیں کئی موانع پر تاکید فرمائی ہے۔ ہیں کئی موانع پر تاکید فرمائی ہے۔ ہیں کئی موانع پر تاکید فرمائی ہے۔ ہیں ہیں اسے بیان فرما باہے۔ سلعت اور فقہ ارامے ارکا اس کے وجوب پر اجماع ہے۔ اگر جہ بعض دفعہ اریسے حالات بیش اَجا بَیں سمن میں موان ہجا ہے۔ کا مرجہ بعض دفعہ اریسے حالات بیش اَجا بَیں ہمن میں موان ہجا ہے۔ اُسے۔

اس سیلسلے بیں الٹرتعالیٰ نے لقمان علیہ السلام کی بات نقل کرنے ہوئے فرما با (یَا بُنِیَ اَ قِسبِمِ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰ

یعنی ___ والتداعلم ___ امر بالمعرون اور نہی عن المنکر کے سلسلے میں جو تھالیف تھے میں بیش انہیں بردانشت کر لو۔ اللہ تعالی نے ابینے ایک بندے کی بہ بات ہم سے اس بلیے تقل کی سیے کہ ہم بھی اس کی بیروی کریں اور اس طریق کارکو اپنالیں ۔ اللہ تعالی نے سلف صالحین بعنی صحابہ کرام کی مدح سرائی کرنے ہوئے فرما با۔

(المَثَّائِبُوْنَ الْعَابِدُونَ ، بِه نوب كرسف واسه بِن ، عبادت گذار بِن) تا قولِ بارى (اَكَامِدُونَ بِالْمَعْدُونِ فَانَذَا هُوْنَ عَنِ الْمُسْنَكِيرَةَ الدَّحافِظُونَ لِحَدُّدُودِ اللَّهِ ، نبكى كاحكم دسينے والے ، برائی سيے روسكنے والے اور التُّدى حدودكى حفاظت كرسنے واسے بِن) .

سیرقول پاری سیے وگا تواکا کیتنا کھوٹ کوٹ کوٹ کھنگر فی کوٹ کا کوٹ کا کا تواکی ہوئے ہوئے۔

برائی کا پراز لکاب کرنے اس سے ایک دوسرے کو منع شکر سنے بہت ہی بری تھی وہ بات ہو یہ کرنے ہوئے۔

ہمیں محد بن مکرینے دوایت بیان کی ، انہیں الدواؤ دیتے ، انہیں محد بن علارا ورحفنا دبن السری سنے ، انہیں الدواؤ دیتے ، انہیں کے دیتے دالیہ سے ، انہوں سنے الدیسے ، انہوں سنے الدواؤ دیتے دالدیسے ، انہوں سنے الدیسے ، انہوں سنے الدیسے ، انہیں الدواؤ دیتے ، انہوں سنے الدواؤ دیتے دالدیتے دالدیتے دالدیت

انهوں نے ابوسعید اور فیس بن سلم سے ، انہوں نے طارق بن شہاب سے ، انہوں نے مفت رت الاسجید خور اسے ، انہوں نے خوابا کہ میں نے محضور صلی الشرعلیہ وسلم کویہ فرما تے ہوئے سنا تھا کہ الاسجید خور اللہ میں مذکور منکو افا ستھا عادن لینے یوکا ہید کا فیان لے بستا طع فیلسانله فیان لے دیستا طع فیلسانله فیان لے دیستا طع فیلسانله فیان لے دیستا طع فیلسانلہ فیان لے دیست طع فی قبل ہے و دا اللہ اضعف الاجہان نے میں سے کوئی جرب کوئی مرائی دیکھے اور اسے اسپتے ہا تفدیدی قونت سے دور کر رسکتا ہم قواسے ہا تقدید ہو ورکر دیے اگر اس کی بھی طاقت نہ دکھتا ہم تو اسپنے دل سے دور کر دیے اور یہ ان کا کم زور تربین در حرب ہے ۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ دکھتا ہم تو اسپنے دل سے دور کر دیے اور یہ ایک ایک کا کم زور تربین در حرب ہے ۔

مهیں محدمین مکرسنے روا بہت بیان کی ، انہیں ابو دا وُ دسنے ، انہیں مستّد دسنے ، انہیں ابوالاحض نے انہیں ابواسطی سنے ابن مجرکٹرسسے ، انہو ل نے حضرت کے ٹیرسسے ، وہ فرماسنے ہیں کہ ہیں سنے حضور کی السّٰر علیہ وسلم کو فرما شنے ہوستے مستاکہ

رمامن دحیل میکون فی قدوم لعیسمل فیسهد بالمعاصی لینشدرون علی ان لیغسیبوا علیسه فلابغیده این اینسیبوا علیسه فلابغیدوا الااصابهدوا نشهٔ لعسنداب من قبسل ان یسوتسوا ، پیشخص کیمی کسی فوم کیسی ان درم کرمعاصی کا ادتکاب کرنا مجواوروه فوم است ان معاصی ست روک دسینے کی قدرت رکھتے مول اور کیم کیمی مذروک بین میتلاکر دسے کا انہیں ان کی موت سے پہلے عذاب ہیں میتلاکر دسے گا)۔

الشّدت الى سفة مم الدر البين عن المنكرى فرضيت كوا بنى كتاب بين اورا بيضى حالى الله عليه وسلم كى زبان سفة مم اور بخنة كرديا ربعض ناسمجه لوگون كاير خيال به يديرهم منسوخ به ويكابيديا كم الم الم الم كاهم خاص مالات نك محدود بيد ، اس سلسله بين امهون في قول بارى (كَا يُّهِمَا الْسَدِينَ المسُوّا مَسُوّا مَسُوّا مَسُوّا مَسُوّا الله المسلم خاص مالات نك محدود بيد ، اس سلسله بين المهون في المدار و بوشخص علي في المناه كو كو كو المقال المناه الله المست المراه بين بر به يك سيما سند الل كياب مراه به وجائدان في من المناه كي وه تاويل نهيس بين بي كابي كم تم نو به الربين بين المراه بين من المناه كي وه تاويل نهيس بين بين المناه كي المناه كي المناه كي من المناه كي مناه الله كيام المناه و بين بين بر به سن المناه و المناه و

معنی اود مفہوم کے لحا ظرسے ان میں بکسا نبیت سے ۔ ایک روابیت بہیں جعفین محمدا لواسطی نے بیان کی ، انہیں حجعفرین گربرا لواسطی نے ، انہیں الوعبید نے ، انہیں حجد بن الرا اسطی نے اسماعیل بن ابی مقالد سے ، انہوں نے کہاکہ میں نے حضرت الویکر کو منسرم بربر فرمانے خالد سے ، انہوں نے کہاکہ میں نے حضرت الویکر کو منسرم بربر فرمانے موسے سنا محقاکہ لوگو ا میں دیکھ رہا ہوں کہ نم اس آیت کا غلط مفہوم لینے ہو ، میں حضوص کی الٹ معالم برم سنا سے ، آپ نے فرما با مخطا ۔

ران الناس اخاعه لی فیهم بالمعاصی و لسولین بروا او شک ان بعهه به الله بعق به ، لوگوں کے اندر برجیب معاصی کا ارتکاب موسلے سکے اور وہ انہیں بدل منڈ الیں تو قربیب ہے کہ التی انہیں ایسی سنزا دسے جس کی لیدیط میں تمام لوگ آجا تیں "

محضرت الومگرسنے بربتا پاکہ اس آبیت میں امربالمعردت ا ورنہی عن المنکر کونزک کردینے کی کوئی دخصدت موہود نہیں ہے۔ نینریہ کہ بھڑتھ امربالمعروت ا ورنہی عن المنکر کے فریضہ کو ا داکر سننے مہوستے ہرایت کی دا ہ پر بہواسے کسی ا درکی گھراہی کوئی نقصا ان نہیں بہنچ اسکتی۔

سمیں جعفربن محمد نے روابت بیان کی ،انہیں جعفرین محمدبن الیمان نے ،انہیں ابوعبید نے انہیں ابوعبید نے انہیں منہوں نے سعبدبن جبیر سے اس آبت کے بارسے میں ان کا بہ نول نقل کیا کہ (مکن خسکہ) سے مراد ابل کتاب ہیں۔

سمبر محدبن بكرف روابت ببان كى، انهبى الوداد دسند، انهبى الوالربيع سليمان بن داؤد العنكى ف انهبى ابدادك من عدر المعنكى المهدين ابن المبادك في عقد بن محكيم سعد، انهبى عمروبن ساربراللحى في انهبى الجاميد شعياتى فيه وه كهت

بیں کہ بیں سنے حصرت الوِنْعلیہ الخنٹنی سے اس اَ بن کے متعلق ان کی داستے بچھی، انہوں سنے جواب بیں فرمایا ۔

ریم نے بربات ایک ایسنخص سے پرتھی سے بھتے اس آیت کے مفہوم و معنی کی پوری نصر ہے۔ بعنی بیں اس کے مفہوم سے بخوبی وافق ہول، بیں نے حصور صلی الٹر علیہ وسلم سے اس آیت سکے بارے بیں پوچھا تھا تو آپ نے فرما بانھا۔

(بل استمروا بالمعروف وتناهوا عن المنكر حتى اذا لأبيت شعامطاعًا وهوى متيعا ودينا وشرة واعباب كل ذى لأنى برأبيه فعليك نفسك ودع عند العوام فان من ودائك ابا مالصب بونا لمصب بونب و كقبض على المجدولة عمل فيها مشل عمسين رجاً بعملون مشل عمله -

بلکه تم آلیس بیں ایک دوسرے کو نیکی کاسکم دینتے رہوا ورایک دوسرے کو مراتیوں کاسکم دسیتے رہوا ورایک دوسرے کو مراتیوں کاسکم دسیتے دی دیجہ بیمان نک کہ جب دیکھو کہ نجل کی ہمنوائی کی جاتی سیے ، نواستان کی ہیردی ہوتی سے ، دنیا کو ترجیج دی جانی سیے ، نیز سپر نظم کو این کا مرکد وا درا بینے جانی سیے ، نیز میر نظم کو این میں نیک ان آپ کو سنبھا لا دو ، بیمام کی فکر چھوٹر د د ، اس سیاے کہ تم لوگوں برصبروا سے دن آئے وا سے ہیں ۔ لیکن ان ایام بیں صبر کرنا اور ا بینے آپ کو فالو ہمیں رکھا اننا ہی مشکل ہوگا جندنا انسان کو ہا مند سے بکڑ لینا مشکل ہوگا ہوندی اور میر سے بال دنوں ہیں متر لیوست ہر عامل انسان کو بچاس آ دم بیوں سے برابر اجر ملے گا جواس کی طرح عمل کرنے ہوں گئے ۔ ای دنوں ہیں متر لیوست ہر عامل انسان کو بچاس آ دم بیوں سے برابر اجر ملے گا جواس کی طرح عمل کرنے ہوں گئے گئے۔

محضرت الوثّعليُّ في مزيد فرمايا :" ايک دوسرسے صاحب في مزيد سوال کياکه الله کے رسول! جن بجابس آدمبوں کا احراس شخص کوسطے گا وہ ان ميں سے ہوں گے ؟" آپ فے فرمايا !" نہيں تم ببس سے بچاس آدمبوں کے احرسکے برایداسے احرسلے گا ؛

اس میربن بیس امربالمعرون کی فرضیت سے سفوط برکوئی دلالت نہیں ہے جبکہ حالات ابسے مہوں جن کا متحد میں امربالمعروف کی فرضیت سے سفوط برکوئی دلالت کی نشا ندہی کرنا اسے مہول جن اس بیرولالت کی نشا ندہی کرنا اس بردلالت کرتا ہے کہ معائنرہ بیس فسا چھیل جانے اور عوام النا س براس سے علیہ کی وجہسے باتھا ور زبان سعے برائی کو دور کرنامشکل مہرجائے گا۔

اليسى حالات مير بنى عن المنكركي فرفيدت اس صورت مير بير مركى كدول سے اسبے براسي على المنكركي فرفيدت اس صورت مير بير كا ارتئاد سے - (فليغير كا بير بير كا فان لولين تلطع في الله الله عن ال

حبیب حالات ببی بسکاط اس در سے تک بہنچ ہے اسے جس کی طرف محضود صلی الٹر علیہ وسلم سنے امتیارہ قرمایا سیسے تو بجرام بالمعروف اور بہی عن المنکر کی فرضیت کا تعلق دل سکے دسانے ہوگا۔
لیمنی ایک برائی کو دل سے براہم کھا ہے سے جب جان کا ضطرہ ہوا ور اس برائی کوبدل ڈالنامشکل ہمد۔ ایما ان کو بورشیدہ دکھتا اور اس کا اظہمار مذکر تا ابسی صورت میں مجا کر ہوتا ہے جب جان کا ضطرہ ہو۔ ایشر طب کم متنا ور اس کا اظہمار من کرتا ابسی صورت میں مجا کر ہوتا ہے جب جان کا ضطرہ ہو۔ لیشر طب کم متنا وں ایمان بر بوری طرح مطمئن ہو۔

نُولَ باری بسے لِالْامَنُ کُلِیکَ قَلَبُ مُصُلِمَ بِالْاِسْمَانِ ، مُکُروهُ تَحْص بیسے کقربرِ فجہوں کیا جائے ہیکہ اس کا دل ایمان پر لپراری طرح مطمئن مہد) امر بالمعروف اور ہی عن المنکر کا بہم زنہ اور منام سے ۔ اس سیلسلے میں ایک اور ہہلوسیسے بھی روایت موجود سے ۔

معض تعرب کورٹ بیس کر کہتے گئے ۔" استخص نے کوئی پننے کی بات نہیں کی " بچرسائل سے مخاطب ہمو کر کہا " اللہ آنیا کی کومنوں کا دفاع کریتے رہوس طرح تم اسپتے نیا ندان کا دفاع کرنے ہمو ہیہاں تک کہاس " بیت برعمل کر نے کا وفت آسجا ہے " بیس کر حضرت الوالد کُردام کے کان کھڑے ہوگئے آپ نے لوجھا "" وہ وقت کب آسٹے گا جُ حضرت کورٹ کہنے گئے !" حجب دمشق کا کننید سمار کر دباجائے گا اور اس کی جگہ مسی نعمہ کر دی جائے گی نو بچراس آبیت برعمل کا وقت آسجا ہے گا ۔"

تحفزت کوکٹے سنے مزید کہا ہے۔ تم الیسی عوز ہیں دیکھیں جن کے بدن پر کپڑ سے ہوں سکے لیکن اس کے باوجو و وہ نن بر مہزموں گی تو بجراس آبیت پرعمل کا دقت آسجا سے گا '' را وی کہتے ہیں کہ حفزت کوٹٹ نے ایک تبیسری بات کا بھی ذکر کیا تھا تھے ہیں یا دندر کھ دسکا۔

الدمسهر کہتے ہیں کہ خلیفہ ولبد بن عبد الملک کے عہد میں شام کا گر جامسمار کر دیا گیا، ولید نے گریے کی سیکہ مسید میں شام کا گر جامسمار کر دیا گیا، ولید نے گریے کی سیکہ مسید میں شنا مل کر دی اور اس کے ذریعے مسید کشنا وہ ہوگئی تھی۔ الو مکر حیصا ص کہتے ہیں کہ بردوات میں مہیں ہیں جان کھی مہیں ہیں جان کے حصول سے کہ جب یا خفدا ورز بان سے مرائی کو دور کرسنے ہیں جان

كاخطره بوتوالسي صورت بين براكي كودل سيے تراسم على سجائے ـ

حجاج ايك ظالم حكمران تفا-

اس کے اوبرالٹدکی ذات ہونی اوراس کے نیجے ایک لاکھ بااس سے زائد سپاہ ہوتی ،اسس سسے کوئی بہنہ بیں کہدسکتا تھاکہ'' اسٹنخص انماز کا وفت سجار ہاسہے "حس بھری نے مزید کہا ''افسوس! اسسے ٹوکنے کی راہ بیس تلوارا ورکوڑا دونوں جائل ہو گئے سٹھنے "

عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں! کچاہ جمعہ کے دن خطبہ دسینے کے سلے متبر سربیٹی گیا اس وقت عین دو ہرختی ، اسپنے خطبے ہیں ہمی اہل شام کی تعریف کر رہندا ہی مقرد دسینے میں مصروت رہائی گئے تعریف کر ہمیں مسید کی بلندی برسورج کی تقور ٹری ہمیت سرخی نظر آنے لگی . اس سنے مؤذن کو ا ذان دسینے کا حکم دیا اور جمعہ کی نماز بڑھا دی ، بھر دوبارہ ا ذان کہ بلواتی اور عمر کی نماز بڑھا دیں ۔ بھرز بیسری مرتنب ا فان کہ بلوا کی مغرب کی نماز بڑھا دی ۔ اس دن اس نے تبینوں نمازیں اکھی بڑھا دیں ۔ بھرز بیسری مرتنب ا فان کہ بلوا کی مغرب کی نماز بڑھا دیں ۔ اس دن اس نے تبینوں نمازیں اکھی بڑھا دیں ۔ سلف حضرات الیسے خواب سالات میں زجان یا ہا خفرسے اسے ٹو کئے برجمجے معنوں میں معذرت سے قابل تھے فقہار تا لیسی خواب سا تھ اس زمانے کے فرار نے ابن الانشوٹ کی سرکر دگی ہیں ہے جاج کے خلاف اس کے کافراند دسے بڑعلم بغاوت بلند کر دیا تھا ہمں کے نتیجے ہیں بڑسے نو تریز معرکے ہوئے ان صفرات ہیں سے بے شفرار لوگ شہد ہوئے۔

تجاج نے مثنامبوں کی مددسے ان سب کو میس کررکھ دیا تفاحتی کہ ایک شخص بھی ایسانہیں بجا ہو

اس کی ظالمان مرکتوں کے خلاف اُ وازا تھاسکتا،بس دل سے ہی سب لوگ اسسے براہمجھتے رہیے۔

مذکوره آببرگی مزیدتشریجات.

اس آبت کی تقبیر کے سلسلے میں حضرت ابن مستعود سے بھی روابت منقول ہے ہمیں جعفریات گھکہ نے روابت سنائی ، انہیں جعقرین گھرین البہان نے ، انہیں البوعبد نے ، انہیں ججاجے نے البوجعفر دازی سے انہوں نے دبیع بن انس سے ، انہوں نے البوالعالیہ سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مستعود سے کہ آب کے سامنے اس آبت کا تذکرہ ہوا ، آب نے فرمایا !" ابھی اس کی تاویل کا وقت نہیں آیا ، فرآن کا نزول تو ہوگیا اس کی بعض آبتوں کی تاویل اس وفت گذرگئی جبکہ برآبتیں ابھی نازل بھی نہیں ہوئی خصیں وضف سے روان تو ہوگیا اس کی بعض آبتوں کی تاویل اس وفت گذرگئی جبکہ برآبتیں ابھی نازل بھی نہیں ہوئی خصیں وصفرت ابن مستعود کا اشارہ ان آبات کی طوت تضاجی کا نعلق گذشتہ تو موں کے وافعات سے تھا) ۔ ابعض آبتیں ابیہ تھیں جن کی نا دیل یعتی مصدا تی کا ظہور حضور صلی الٹر علیہ وسلم کی وفات کے بعدظہور میں آئی ۔ بوگیا سے ناویل آب کی تاویل کی ایک جھا کے حضور صلی الٹر علیہ وسلم کی وفات کے بعدظہور میں آئی ۔ بوخن کی تاویل صاب بوخن کی تاویل میں ظاہر ہوگی و نامت کے دن ہوگی جبکہ بعض کی تاویل صاب کے دن ہوئی جبکہ بعض کی تاویل میں ظاہر ہوگی۔

اس بیے جوب نک نمھارسے فلوب منحد بیں اور نمھاری نوامشات ایک جبیری ہیں ،تم بیں گردہ بندی نہیں ہوئی اور تم نے ایک دوسرے کوابنی طافت کا مزہ نہیں جکھایا اس وقت تک ایک دوسرے کونیکی کرنے کا حکم دسینے رہوا ور براتی سے روکتے رہو۔

وین ریستان می در با میں ایک دوسرے کی مخالفت گھرکریجائے ، تمصارے نیالات بٹ بھی بھی بھی ارسے نیالات بٹ بھی بھی بہ بھی اس بھی بھی بہ بھی اس بھی بھی اس کی تا ویل بھی اس بھی اس کی تا ویل بھی آئی " مفہوم بہ ہے کہ ان کے زمانے میں صمرانوں کی نبکی ، جوام الناس کی وینداری رنبکوں کی بدوں کے مقابلے میں اکثریت کی بنا بر لوگوں کے بیاے بدی ویدل ڈالنا اور مٹنا وینا تمکن نخفا اس بلے ہا تھ اور زبان کے ساتھ امر بالمعوو ان اور بہی عن المنکرنزک کو بدل ڈالنا اور مٹنا وینا تھی وی باتھ اور زبان کے ساتھ امر بالمعوو ان اور بہی عن المنکرنزک کو بنا برکسی کی معذر ت فابل فیول مذہبی ۔ ایسا زمانہ آنجا ہے کہ لوگوں کو اب بھی باتوں ہو جو ب ایسا زمانہ آنجا ہے کہ لوگوں کو اب بے بچاکہ کی نکروامن گیر بوبوائے، لوگوں میں نبکی کی باتوں کو قبول کرنے کا رقبی ن کا دیوال مناس کے دیول کو ایسا نمانہ ہو بھائے توان صالات کو قبول کرنے کا رقبی ن کا دیوال کے اور کو ایس نہ کے دیول کو کا خالے ہو بھائے توان صالات کو قبول کرنے کا رقبی ن کا دیوال کا خالے ہو بھائے توان صالات کو قبول کرنے کا رقبی ن کا می معامل کے دیول کرنے کے دیول کرنے کی کا دیول کرنے کا رقبی ن کا دیوال کی نکروں کو اس کو کو کی کا دیوال کی کا دیول کرنے کی کا دیول کرنے کی کا دیول کرنے کی کا دیوال کو کا خالے ہو بھائے توان صالات کو قبول کرنے کی کا دیول کی سے کہ کا دیول کو کا خالے کی کا دیول کی کا دیول کی دیول کرنے کی کا دیول کی دول کے دیول کی کا دیول کی کا دیول کو کا کا کھی کی کا دیول کو کا خالے کا دیول کی کا دیول کی کا کھی کو کو کرنے کی کا دیول کی کا دول کی کا دیول کی کا کھی کی کی کے دول کو کا کھی کا دیول کی کا دیول کی کا دیول کی کا کھی کی کا کھی کی کا دیول کی کا دیول کی کا کھی کی کا دیول کی کا کھی کی کا کھی کی کا کھی کا کھی کے کا کھی کو کی کے کا کھی کی کا کھی کی کا کھی کی کو کی کو کھی کی کو کھی کی کو کی کا کھی کی کھی کو کی کو کو کی کھی کی کی کھی کی کو کھی کی کے کا کھی کی کو کھی کی کھی کے کا کھی کی کھی کی کھی کے کو کو کی کا کھی کی کھی کی کھی کی کو کی کو کی کھی کی کو کھی کی کھی کی کھی کی کھی کی کھی کی کھی کی کو کو کھی کو کی کھی کے کو کھی کی

پیں سکوت انتخبیاں کرنے کی گنجاکش ہوگی البنۃ بدی کو دل سے بُراہمجھ ناضروری ہوگا ۔ سکوت انتخبیار کرنے نے کی گنجاکش اس وفت بھی ہوتی سپے جرب منکر سکے مزبکرب کو اس بات کا علم ہوکہ وہ ممنوع فعل کا ازتکاب کرر ہاسپے اسسے ہانخے سسے روکنا ممکن نہ ہوا ورغالب گمالن بہ ہوکہ اگر اسسے فتل بھی کر دباہجائے تو بھی وہ اس برائی سسے با زمذا کہنے ، ابیسے موقع بریسکویت کی گنجاکش ہوتی ہے۔

آئیت زمرِبجت کی نا وبل میں صفرت ابن مستخودستے اسی قسم کی روایت منقول سبے۔ ہمیں سجعفرین محدستے اسی قسم کی روایت منقول سبے۔ ہمیں سجعفرین محدست انہیں الوعبید سنے ، انہیں ہشیم نے ، انہیں ایونس نے صن سبے ، انہوں سنے صفرت ابن استحود سسے آبت (عکی کی کھی کھی کھی کی گفیبر ہیں روایت بدان کی کھ

" لوگول سے امربالمعروف اورہنی عن المنکرے سلسلے بیں اس دقت نک بانبر کرنے د ہوجہ تک تھھاری باتیں تسلیم کی جاتی رہیں لیکن جویت تھھاری بانبری ردکر دی جائیں توبس ابنی فکررکھو۔"

حضرت ابن منتعود نے بربنا باکہ جب لوگ باتیں سننے کے لیے تبیار نہوں اور انہیں فبول کرنے سے الکادکر دیں تو پیچرسکوت اختیار کرنے کی گنجائش ہے ، بعنی سکوت کا راست اس وقت اختیار کرنا ہے ہے جب منکر کو مطانا اور بدل ڈالنا ممکن ہو تو صفرت ابن جب منگر کو مطانا اور بدل ڈالنا ممکن ہو تو صفرت ابن مستعود کے درج بالا قول سے برگمان کرتا در سست نہیں ہوگا کہ اس وقت نہی عن المنکر سے پہلو تہی مباح اور مجائز ہوجائے گی۔

بهبر تحعفربن فحد سنے دوابت ببان کی ،انہبر بعقربن فحدبن البمان نے ،انہبں الوعیب دنے ، انہیں اسماعیل بن جعفر نے عمروبن ابی عمروسے ،انہوں نے عبدالتّٰہ بن عبدالرحلٰ الانٹہلی نے حضرت معذبی نہ بن البِماکنْ سیے کہ حضورصلی السّٰدعلیہ وسلم نے فرما یا۔

(کالگذی نفسی ببید به لتا کمون با کمعده ف ولتنهدن عن المسکدا ولیده کو الله کلید به نفرات کی ببید به لتا کمون با کمون با کمون به نفرات کی جس کے قبضهٔ قدرت بین میری جان مین عند کا شرک عتب المد بین میری جان مین میری جان مین کا حکم و بینت رمواور بدی سے روکت رموور ندالت د تعالی ابیت باس سے ایسا عذاب بھیج وے گاجس کی لیدیت بین نم سب آنجا وَ کے بیخ می وعاثیس مانگو کے لیکن نمواری وعائیس فیول بند کی میں کی لیدیت بین نم سب آنجا وَ کے بیخ می وعاثیس مانگو کے لیکن نمواری وعائیس فیول بندس کر سے گاہ

الوعبديد كبنتے ہيں كہ بہيں حجاج نے حمزہ زّبات سيے روابيت سنائی ،انہوں نے الوسفيان سيے اور انہوں فے الوالنفرہ سے كہ ابك شخص حضرت عمر اسكے پاس آگر كہنے لگاكہ بيں نبكيوں كے تمام اعما ل كرمام إ لیکن دونبکیاں مجھے سے نہیں ہوئیں، بیں امر بالمعروت نہیں کرتا اور سنہی کسی کو مرائی سے روکتا ہوں۔ بیس کرچ طرن عمر آنے فرمایا ہوئتم نے اسلام کے تبیروں ہیں سے دونیسر بیکار کر دسیتے اب الٹ رہاسے تو نمیں بی پیش بھی سکتا ہے اور ہجا ہے تو تمصیب عذا ہے بھی دیسے سکتا ہے یہ

ابوعببد کینتے ہیں کہ بمبری تحدین بزید نے جو بیرسے روایت ستائی اورا بہوں نے ضحاک سے انہوں نے فرمایا '' امریا لمعروف اور نہی عن المنکر النّد کے مقرر کروہ فرانق ہیں سے دوفرائض ہیں ، النّد نے ہم بر انہیں لکھ دیا ہے "

بابید به بید کمتنے بین که مجھے راوپوں نے سفیان بن عبیبہ سے بتایا ہے ، و مکتنے بین کہ بین نے ابن البرمہ سے حضرت ابن عبالش کی برردایت بیان کی استی خصر دوآ میوں کے مقابلہ کی تاب بدلا کھاگ مشیرمہ سے حضرت ابن عبالش کی برردایت بیان کی استی خصر البرد وہ حقیقت بین بھاگوڑا المار می تا ہے دہ بھاگوڑا میں بہری ہوتا ۔

مفرکے ندروصیت برگوائی فام کرنے ایا

نول باری ہے (آباکی کے اکسی اسکی اسکی اسکی کا کھیں کے اسکا کان لانے والو اِنمھارے درمہیاں منہادت کا نصاب ہے درمہیاں منہادت کا نصاب ہے اس آبت میں شہادت لین گواہی کے متعلق انتخاب کے اور کے سہے کچھ لوگوں کا فول سے کہ اس سے مرادس تھرکے اندر وصیرت پرگواہی قائم کرنا ہے۔ اس بنا پر انہوں نے سفر کے اندر مسلمان کی وصیرت براہل ذمہ کی گواہی کوجا مُرْفراد دباہے ۔

تشعبی سنےابوموٹٹی سسے روابیت کی سپے کہ ابک مسلمان دقوقا کے مقام پروفات پاگیا،جب ہوئ کا وفت آگیا تواسے اپنی وصیبت برگوا ہ بنانے کے لیے کوئی مسلمان نہیں ملا۔اس نے دوا ہل کتا ہ کوگواہ بنالیا۔

معضرت الدموسكى سفدان دونوں سے عصر كے بعد صلفاً يہ بيان لياكہ ندائہوں سفى كذب بيا نى كى ۔ ند بدد بانتى كى ، ند كو كى رو وبدل كبا ، ند كو كى بات چھپا كى اور ند ہمى كو كى بہرا پھيرى كى ، نبيز بدكہ يہ اس خص كى وصبت سبے اور بداس كانز كر سبے حب ان دونوں سفے صلفاً بہ بيان وسے دبا نوصفرت الوموشى سفے كى وصبت سبے اور بداسى بائ برايسى بائ سبے موصف ورصلی الٹ عليہ وسلم کے عہد بیں ايک دقعہ بربش الى گواہى نگ بيش نہم بى آئى تھى گ

بگے دوسرسے صرات کا فول سید کہ (شکھاکہ گا بگینے گئے) سسے ان دونوں تنخصوں کا ما صربی فامراد سید جنہیں گواہی دسینے کی دھیدت کی گئی تھی۔ آب مہت ہیں اس شد سند "اس کے معنی ہیں " میں اس کے باس ما حربوا " بجند جھزات کا نول سید کہ بہال شہاد ت سند مراد بہ سید کہ جب در تا اکو ان دونوں گواہوں کے منعلنی مشعبہ بیدا ہو بیا اس وقت مصیدت کے ہارسے ہیں الٹرکی قسمیں کھائی جائیں۔ بیا تین منہاد ت سے گواہی مراد نہیں بلک فسمیں مراد ہیں۔

مجابدكا بيئ فولسب حضرت الوموسلى في بمسلك اختباركياسي كرابت ميس مذكوره شهادت

سے مراد وہ گواہی سے ہو وصیت بردی جائے اورجس کے ذریعے حکام کے نزدیک وصیت تابت
ہوجائے۔ تیزیہ کربہ کم نابت بے منسوخ نہیں ہے۔ منزیج سے بھی اسی قسم کی دوایت ہے، سفیان
ثوری ،ابن ابی لیلی اور اوز اعی کا بھی بہی فول ہے۔ حضرت ابن عبائش، سعیدبن المسیب، سعیدبن جبیر،
ابن سیربی ،عبیدہ ، قاضی منٹری اورشعبی سے فول باری (اُوُا خَدَائِ مِنْ غَدِرِکُمُ ، بانمهارے
مروی ہیں سے دوگواہ) سکے متعلق مروی ہے کہ سخیر سلموں ہیں سے دوگواہ "منس اور زہری سے
مروی ہے کہ "نمحارے غیر فیلیل میں سے دوگواہ "

بمارے درج بالاقول کی ویچہ بیہ بہے کہ شہادت کا بجب علی الاطلاق ذکر ہم تا ہے تواس سے متعارف گوا ہی مراوہ و تی ہے جس طرح ورج ذبل آیا ت سے طابح رہے۔ اربٹنا دِباری سے (کا قریمُ واللّٰهُ اَدَاهُ کِلّٰهِ، السّٰه کُوا ہی مراوہ و تی سے حروں میں سے السّٰد کے لیے گوا ہی فائم کرو) نیم فرمایا (کا سُکشنی کُوا مَنْ ہِلْ کِنْ اِسْ اللّٰه کُوا مِنْ اللّٰه کُوا ہوں اللّٰ کہ اللّٰه کا واست مردوں میں سے دوگواہ بتالو)

نیبزارشاد موا (وَلاَ کِاکُ اللَّهُ کَدَاءُ اِخَا مَا دُعُوْ اسِیب گوا بوں کوبلا با جائے تو وہ انکار بن کریں) نیبز فرما یا (وَاکَشْنِهِ مُدُوْ اَ دُوْ یَ عَدْ لِ مِشْنَکُ ، اسپنے دوعا دل آ دمبوں کوگواہ بنا لو) ان نمام آیات سسے عوق پرگوا ہی کامفہوم مجھ میں آتا ہے ، فسموں کامفہ می مجھ میں نہیں آتا ہے

مجرید فرباکراس بات کی اوروضائوت کردی (افتکانِ خَوَا عَدُلِ مِنْکُوا وَاخْدَانِ عِن عَبْدِکُمُ وَاخْدَانِ عِن عَبْدِکُمُ وَاحْدَانِ عِن عَبْدِکُمُ وَاحْدَانِ مِن عَبْدِکُمُ وَمَا مِن مِن مِن سِن دوعادل آدمی یا غیرسلموں میں سنے دوا دی ایسی دوعادل آدمیوں کی موجودگی اور عدم موجودگی سنے کہ دوعادل آدمیوں کی موجودگی اور عدم موجودگی سنے میں میں کے کم میں کوئی فرق نہیں بڑنا۔

قرل باری (کاک نیکتم شنها که الله منه منه منه اواسط کی گواهی کوهم چهپانه واله بین بهی اسس بر دلالت کرنا به اس بله کفتم نوموجود اور فلام برید ، پوشیده بنیس سے پھر میبت کے مال کے بارے میں الله دونوں شخصول کے اختلاف کے بعد جنہیں گواهی کی وصیت کی گئی تقی دونا مرکی فسم کا ذکر فربابا وہ گواہی موجون فیقت میں فند کی گئی تقی مون شده اکرته کم ایماری موجون فیقت میں فند کا محتی مون شده اکرته کم ایماری شهادت ال کی شهادت سے زباده برحق سے ا

پیمرفرمایا (دلاگ اَدُ نی اَتُ کِاکْتُو ابا کَشَیها دَقِ عَلَیْ جُیهِ که اس طریقے سے زبا دہ نوقع کی جاسکتی ہے کہ تخصیک تخصیک گواہنی دیں گے) بعنی مصیرت بیر تخصیک تخصیک گواہی کیونکہ یہ کہنا نامناسب ہوگا کہ تخصیک تخصیک قسمیس کھنا تو ۔

بین باری (اَوْ بَنِحَا خُوااَئُ مِنَدَدَ اَیْمَانُ کِعُدَ اَیْمَانِهِمْ بَاکم از کم اس بات کانوف کربی گے کہ ان کی فسموں کے بعد دوسری فسموں سے کہ بین ان کی نر دیدنہ ہوجا سے بھی اس پر دلالت کر ناسے کہ بیلے جسس پر جیز کا ذکر مواہی ہے ۔ اس سیلے کہ الٹ تعالی نے گوا ہی اور قسم دونوں کا ذکر ان کے حقیقی الفاظ میں نے تحت کیا ہے۔

جن لوگوں سنے تول باری (اَ وَ اَحْدَانِ مِنْ عَیْوِکُمُهُ) کی بہتا دیل کی بہتے کہ دوآد فی تحصار سے فیر نیبیلے کے

ہوں ، ان کی بہتا دیل ہے معنی ہے ۔ اس لیے کہ آیت کی دلالت اس کے خلاف ہے کیونکہ ان سے لفظ ایمان

کے سامخة خطاب کیا گیاہے اس بین فیبیلہ کا وکر نہیں ہے جیسا کہ ارشا دسے (آیا کُیما الَّذِینَ اَ مُنْوَا شَها دُمَّا

ہُکنٹِ کُھی مجمر فرما یا (اَ وَ اَ حَدَانِ مِنْ عَیْوَکُو) یعنی غیر سلم ۔ اس دوران فیبیلہ کا کوئی فکر نہیں آ باجس کی بنا پر

کنا بہ اس فکر کی طوف راجع ہوسے ۔ یہ بات نو واضح سے کہ کنا بہ یا توکسی البید لفظ کی طوف راجع ہوتا ہے۔

ہوظا ہوگا فکور ہو یا دلالت سال کی بنا پر معلوم ہو۔

حیب بہاں کوئی ولالتِ حال بھی نہبیں سیے بس کی طرف کنا بہرا جع ہو جائے تواس سے بہات ابت موگئی کرکتا بہ اہلِ ایمان کی طرف راجع سیے جن کا ذکر خطا ب کے اندر بہلے موج کا سے ۔ اور بہات درست ہوگئی کرغیر سے مراد غیر مسلم ہیں ۔ اس طرح ایت سفر کے اندر مسلمان کی وصیرت پر اہل ذمہ کی گواہی کے سجواز کی مفتضی ہوگئی ۔

ا کبت زبریجت کی تا دبل میں حضرت عبدالٹ بن مسطفود، محضرت الدموشکی، فاصی متربع، عکرمدا ور قتادہ سے مختلف روایات منفول ہیں۔ آبیت سکے مفہوم کی مناسب روایت وہ ہے ہو مہیں محمد بن میکسد سنے بیان کی ، انہیں الودا قد دینے، انہیں میں بن علی نے، انہیں کی بیان کی ، انہیں الودا قد دینے، انہیں میں بن علی نے، انہیں کی بیان کی ، انہیں الودا قد دینے، انہیں میں بن علی نے، انہیں کا کہ

سفے محدمن ابی الفائسم سے انہوں نے عبدالملک بن سعیدبن بجبیرسسے ، انہوں نے اسپتے والدسعبد مبن بجبیرسے ، انہوں نے حضرت ابن عبائش سسے ، انہوں نے فرمایا کہ

بنوسہم کا ایک شخص تم ہم الداری اورعدی بن بداسکے ساتھ سفر پرلکلا اس شخص کی وفات البسی معزر بین ہیں ہوئی بہماں کوئی مسلمان نہیں رہنا تھا، جب بد دونوں اس مرحوم کا نزکہ سے کو مدید پہنچنو اس کے سامان ہیں بچا ندی کا ایک ہیا لہ جس پریسونے کے بہترے بچڑسے ہوسئے تتھے ، گم یا یاگیا ۔

الیسامعلوم بوناہے کہ حفرت البوموشلی نے سفر بین مسلمان کی وصیت پر دو ذمیوں کی گوا ہی تبول کر سلمان کی وصیت پر دو ذمیوں کی گوا ہی تبول کر سلمان کی متعلق ہو کچھ کہا تھا نیز بہ کہ حضور اللہ علیہ دسلم کی زما نے سے سے کرائے تک الیسا نہیں بواتھا اس کا تعلق شا بداسی واقعہ کے ساتھ تھا ہو حصرت ابن عبائش کی اس روایت میں مذکور ہے۔ عکر میہ نے بھی نمیم الداری کے واقعہ کے متعلق حصرت ابن عبائش کی روایت سے ملتی جلتی روایت کا ذکر کیا ہے۔ سفر سے اندر مسلمان کی وصیبت بیرائل ذمہ کی گوا ہی کے جواز کا حکم باقی ہے یا منسوخ ہو جو کھا ہے اس بارسے بین اختال ت رائے ہے۔ حضرت الویوشلی اور بشریع کے قول کے مطابق بیرحکم تا بت سے۔ مسلم بارے میں ہوایت میں کو ایس کی تردیک قول باری (ای اُ خوال مِن عُلَمْ مُن مُن مِن مُن وردہ حضرات ہوں کے نزدیک قول باری (ای اُ خوال مِن عُلْمِ مُن مُن مِن مُن وردہ حضرات ہوں کے نزدیک قول باری (ای اُ خوال مِن عُلْمِ مُن مُن سے مراد غیر سلم ہیں۔

ان سب کا قول اس بردلالت کرتا ہے کہ انہوں نے آبت کی تا ویل سفر میں مسلمان کی وصیت پر اہلِ ذمہ کی گوا ہی کی سکے جواز برکی سبے رلیکن ان صفرات سیسے اس سکم کے بفایا منسونوت کے بارسے میں کو ئی رواست جمعفہ خانہ ہر ریہ سر

یں کوئی روایت محفوظ نہیں سبے۔ زیدِس اسلم سے قول یاری (تُسَعَادَ کا کِیکَتِہُمْ) کی نفسپر بیس منقول سبے کہ بہ آبہت اس شخص سے بارسے بین تھی جس کی وفات سکے دفت اس سکے پاس کوئی مسلمان شخص موجود نہوتا ۔ یہ صورت سمال اسلام سکے ابتدائی زمانے بیں پینیں آئی تھی جبکہ ساری زبین دارا لحرب تھی اور نمام لوگ کا فرہوستے ۔

لیکن بچہ نکہ صفورصلی الٹرعلیہ وسلم مدینہ منورہ میں شخصے اس سیبے لوگ مدینہ کے اندروصیبت سکے ذریعے ایک و در تا مرکے سینے والفن فررسے کے وارث بن مجانے شخصے بھروصیت کا حکم منسوخ ہوگیا اور ور تا مرکے سینے والفن لینی معصے مقرر کر دسیعے گئے ۔ اور اس کے لیومسلما نوں کا اسی برعمل رہا ۔

ابراتهیم نمی سیے مروی ہے کہ یہ آبیت منسوخ ہو یکی ہیے اسسے تول باری (وَ اَسَنُّ ہِدُ کُوا ذَ وَ کُی عَکُرِل مِنْ کُون سنے منسوخ کر دیا ہے بعضرت ضمرہ بن جندکش اورعطیہ بن قبیش سیے مروی ہے کہ صفور صلی الدّ علیہ وسلم کا ادمثنا دہے۔

(الماشدة من) خوالقوان تنودلا في حاوا حلالها دحوموا حواهها سورة ما كده كانزول سب سنة آخريس مواسيداس بين حلال كرده جيزون كوحلال اورحمام كرده جيترون كوحرام مجعوى سب سنة آخريس مواسيداس بين حلال كرده جيرون كوحرام مجعوى مهرون في مردن عورت موزات مونا دل مونى وهمون ما كده سه اس بين جوانتيا رئه مين حلال ملين انهين حلال مجاور المراد المراد المراد المراد المراد المرد المراد المرد المراد المرد المراد المرد المرد المرد المراد المرد ال

الواسحاق نے ابومیسرہ سے روایت کی ہے کہ" سورہ ماندہ میں اٹھارہ فرائض ہیں اورکوئی فرہیے۔ بھی منسوخ نہیں ہیں ہے "حس کا فول سے کہ سورہ مانکہ کاکوئی حکم منسوخ نہیں ہوا۔ اس طرح ان حضرات کا مسلک بہ سیے کہ آبیت زیر ہجے شکا حکم منسوخ نہیں ہوا۔

آبیت بس امرکی مفتفی سے وہ بہ سے کہ سفر کے اندر مسلمان کی وصیب پراہل ذمہ کی گواہی بھائز

ہے نواہ وصیب کسی خرید وفروخت کے بارسے بیں ہویا کسی فرض کے افراد کی صورت میں ہویا کسی جہز
کی وصیبت یا ہم بہ یا صدفتہ کی شکل میں ہو۔ بہنام چیزیں لفظ دصیب کے تحت آب اتی ہیں جوب ہجاری کے
اندر کوئی شخص ان میں سے کسی چیز کے منعلق کوئی قدم اعظا نے . علادہ ازیں اللہ تعالی نے دهیبت کے
وقت اہل ذمہ میں سے دوا دھیوں کی گواہی کوجائز قرار دباسے نواس نے اس جواز کے ساتھ صرف
وصیت کی صورت کی تخصیص نہیں کی کہ درج بالا دوسری صورتیں اس سے خارج ہوجائیں اس لیے کہ
وصیت سکے وقت ہوبات کہی ہوائے گی وہ لعص دفعہ فرض کے افراد کی صورت میں ہوسکتی ہے بیا مال کی
شکل میں خواہ وہ مال عین ہو یا غیر عیں بی بی تواہ وہ مکبل وموز ون کے تحت آنے والی ہجیز ہو یا نہو ہی آبیت
نے ان صور توں میں سے سی صورت کے دربیان کوئی فرق نہیں رکھا۔

ابک روابیت بیربھی سے کہ ؤین کی آبیت فرآن سکے اندرسب سے اسٹر میں نازل مہوئی اگر جو کچھ

لوگوں کا قول سیے کہ سور کا مائدہ سیب سیسے اسخریس نازل ہوئی تھتی لیکن اس میں کوئی امتناع بہیں کہ جن محضرات نے بہرکہا کہ سورت مراد ہوجو تی الجملہ سیسے آخر میں نازل ہوئی ان کی اس سیسے آخر میں نازل ہوئی اجسے ۔ سیسے آخر میں نازل ہوئی سیسے آخر میں نازل ہوئی سیسے ۔

اگریہ بات درست سیف تو پھر آبت کرین نے لاقح الہ سقر میں مسلمان کی وصیت بر ابل ومہ کی گواہی کے بواز کومنسوخ کر دیا ہے کیونکہ قول باری سیف (اِ اَ اَ اَ کَا اَیْنَ مَّمْ بِدُبِّنِ إِلَىٰ اَ جَلِی مُسَسَمِّی) تا فول باری کے بواز کومنسوخ کر دیا ہے کہ آبت میں ان (وً) سُنسَتُ بِدُ اِن کُول باری سے لامح الرمسلمان مرادیب اس لیے کہ آبت میں ان سے بہی خطاب کیا گیا ہے اور اس کے لیے ایمان کا اسم استعمال کیا گیا ہے ۔

آیت بیں وهبیت کی حالت کی تخصیص نہیں کی گئی ہے کہ باقی ماندہ حالتیں اس سے خارج بھی جائیں اس بیا آیت نمام صور توں کے بلے عام ہے۔ بھرفرمایا (چسکٹ کٹو خٹوٹ جن المنتھ کہ اعرب اور ظاہر ہے کہ مسلمانوں برگوا ہی دبیٹے کے بلے ابل کھ کچھی لینندیدہ نہیں فرار دسیتے جا سکتے ۔ اس طرح آبیت ویوہ مغرب نہیں فرار دسیتے جا سکتے ۔ اس طرح آبیت ویوہ مغرب نہیں خرار دسیتے جا سکتے ۔ اس طرح آبیت ویوہ مند کو نبیز محترب کو میشن میں مسلمان کی وصیرت پر ابل ذمہ کی گوا ہی کے جواز کی منسون جیست کو متضمن ہے جہ کہ آبیت نربر ہج ت مسلمان کی وصیرت پر ابل ذمہ کی گوا ہی کے جواز پر شتمل ہے ۔

بچر پیرجس طرح سالمن بسفر بین مسلمان کی وصیبت برابل ذمه کی گواہی کے بچواز بردال سہے اسی طرح یہ ذمی کی وصیبت برابل ذمه کی گواہی کے بچواز بردال سہے اسی طرح یہ ذمی کی وصیبت برابل ذمه کی گواہی کے بچواز برکھی دال ہے۔ بچراکیت دیس کی وصیبت براہل ذمه کی گواہی کا جواز منسوخ ہوگیالیکن دوسری صورت باتی رہ گئی تعنی سفر یاغ برسفر کی حالت میں ذمی کی وصیبت براہل ذمه کی گواہی درست ہے۔

اس کے کہ گوا بہوں کے کہ کا ظرسے سفرا ورحضر دونوں حالتیں کیساں ہوتی ہیں۔اسی طرح میت کی وصیرت کے سلسلے میں اگر دوا فراد کو گواہی دینے کی وصیرت کی گئی ہو نوان کی گواہی کے ہواز برجی آبت کا حکم بانی سید۔اس لیے کہ آبت کے سندول کے لیس منظرا ورنقسیر میں ہو وافعہ بیان کیا گیا ہے اس میں بہت کہ مرنے واسے سندا ہے دونوں مسفروں کو گواہی دینے کی وصیرت کی تفی اور ان دونوں نے حضور صلی الشریکی وسلم کے سامنے میرت کی وصیرت کے سلسلے میں گواہی دی تھی ۔

آیت اس پرتھی دلالت کرنی ہے کہ جن تھی کوگواہی دسینے کی وصیت کی گئی ہواس کے ہاتھ میں ہیت کی جوج پیز ہوت اس جے ہاتھ میں ہیت کی ہوج پیز ہوت اس جے ہے تھے میں ہوتے کی ہوج پیز ہو اس جے پرتھ کی ہوائی و بینے و اسلے کا تول تسلیم کیا جائے گا البنۃ اس سنے ہم کی کی جائے جائے گا البنۃ اس سنے ہم کی کی جائے جائے گا اس بیا کہ منعلقہ واقع میں ان دونوں افراد سے اس سلسلے میں صلف لیا گیا تھا۔
میز آئیت کی اس برتھی دلالت سہے کران دونوں کا بید دعوئی کہ انہوں نے میت سسے کوئی چیز خربید لی

تقی بنوت اورگواہی کے بغیرقابلِ فبول بہیں ہوگا۔ نیز بہ کہ اس سلسلے ہیں اگر ورثار فسم کھاکر یہ بیان دسے دیں کہ میت نے ان کے باغفوں کوئی جبز فروضت بہیں کی سبے نوان کی بہیات نسلیم کرلی سائے گی۔
ویس کہ میت نے ان کے باغفوں کوئی جبز فروضت بہیں کی سبے نوان کی بہیات نسلیم کرلی سائے گی۔
فولِ باری سبے (فہ لِگ اُ کہ نی اُٹ کیا گئے گئے ایا لشکھا کرتا علی وجھ کھا اس طریقے سے زیادہ نوفع کی حیاسکتی سبے کہ وہ تھیک مقاک گواہی دیں گے اور مذہی اس بیس کوئی دد وبدل کریں گئے فریب سبے کہ وہ گواہی کونہ بیں جھیا ہیں گے اور مذہی اس بیس کوئی دد وبدل کریں گئے

قولِ باری سے (اکو کی جُدا اُلی کُسو کَدا کُیماکُ کُسوکی کی کا کُیماکُ کُیماکی کی اس بات کانوت کریں کے کہ ان کی قسموں سے ہم ان کی قسم کھا بیس کہ ان کی قسموں سے ہم ان کی قسم کھا بیس کہ ہم نے مذکو کی جب بے اور مذہبی کوئی ردوبدل کیا ہے۔

بچرمیت کاکوئی سامان ان کے باس سے برآ مدہوجائے تواس صورت میں در تا رکی قسم ان کی تسمی سے اولی فرار دی مجائے گی جوانہوں نے منٹروع میں قسم کھائی تھی کہ ہم نے مذنوکوئی بچیز تھے بائی سہے اور دہی کوئی ر دوبدل کیا ہے تمہم داری اور عدی بن بتدار کے واقعہ کے سیلسلے میں محضرت ابن عبائش سے بہی کچھ منقول ہے۔

قول باری ہے (تکٹوپشتہ تکھ کا مِٹ کعند المصّد لوتخ ، تم ان دونوں کونماز کے بعد روک لوسکے) ابن سیرین اور قتا دہ سے مروی ہے کہ ان سیے عمر کی نماز کے بعد مطلف لبا سجا سے گا ،عصر کے بعد محلف لینے کی ویو ریہ سے کہ اس عظرت والے وفت میں فسم اعھانے والوں کونسم کی شدت اور اس کے دباؤکا احساس دلایا ہجا سکے۔

بیر بیر میں طرح یہ فول باری ہیے دکتا فی کھٹا تھی النصکو ابت والنصّک آئو سُسطی نمازوں کی نگہذا ہے۔ کرون اص طور بروسطی نمازی ایک روابیت کے مطابق برعمری نما ترسیے۔

علاوه ازبن صفرت الومونيني سيم وى سيد كمانهون في الني المقيم كو واقع بب گوامول سيد عصر كو بعد ملف الحقوا الله كار ايك روايت بيد كرعظم ت والى برگرييني مسي بين معلف الحقوا الله عليه وسلم ذربين سيم كاندر شدت بيدا كي بواتي سيم بحضرت برايش في بيد كرمضور مي الله عليه وسلم سند فرما با (من حلف عند لهذا المند على بيدين اشمة فليت بوائم مقعد و ه من الدر دو ولوعلى سوال المختصر من المند على المند على سوال المختصر من المند على من برك باس كسي غلط بات كي سم كيون نه بوائم من المنا براي من بين بناليانواه الس كى بقسم بيلوك تازه مسواك كم بارسه بين بي كيون نه بوائه من الحفانا برين من من ورصالي الشرعلية وسلم سفي بيت دياكراب كه مندرك فريب غلط بات كي سم الحفانا برين من من من المنا برين من من من المنا برين من من المنا برين من من المنا برين من من المنا برين من من المنا ال

گناه ہے۔ بہی کم ان تمام مقا مات کا ہے جوعبادت ،الٹرکی تعظیم اوراس کی باد کے سلیے مخصوص کر جبیتے سکتے ہوں ران منفا مانت ہیں معصبیت کا ارزاکاب زبا دہ گذاہ کا سبب پینے گا۔

آب نہیں دیکھتے کہ سجد حرام اور کعبہ کے اندر (نعود بالٹہ) زناکاری اور سنراب نوری کا زیا وہ گذاہ سیے بذلب بندی سے کہ ان کا ارتکا ہے ہی اور منعام برکہا جاتا تاہم دیوں کے سلسلے ہیں منبر کے تردیک یا مسید کے اندر ہواکہ قسم کھانا واجب نہیں سہے۔ یہ توصرت الٹد کے عذاب سے ڈرانے اور اسس کا نوت دلانے کی نواطر کہا جاتا ہے۔

ا مام مثنا قعی سیے بہ بات نقل کی گئی ہے کہ مذہبہ منورہ میں مسید تہیں کے منہرکے باس سے بھا کراسی سیے حلف اعظوا با بجائے گا ، بعض مثنوا قع نے حضرت بجائبڑی محدبیث سیے استدلال کیا ہے اس محدبیث کا ذکر ہم گذشتہ مسطور میں کر پہلے ہیں ۔ انہوں نے حضرت وائل بن حجرشی اس محدبیث سیے بھی استدلال کیا ہے جس میں ذکر ہے کہ محضورصلی الدّعلیہ وسلم نے حضری سیے فرمایا نفاکہ «تمھیں اس کی بین فراق مخالف کی قسم ما ننی بڑے ہے کہ صفورصلی الدّعلیہ وسلم نے حضری سیے فرمایا نفاکہ «تمھیں اس کی بین فراق مخالف کی قسم ما ننی بڑے ہے گ

تعضری نے عرض کیا کہ مہرامخالف ایک فاجرتخص ہے اسے بھوٹی قسم کھانے کی کوئی برداہ نہیں ہوگی یہ حضورصلی اللہ علیہ وسلم سنے فرمایا !" اس کے سواتم اس سے کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کر سکتے ہوب وہ تخص صلف احتمال نے سلے سے برا تو ایس نے فرمایا (من حلف علی مال دیا کل د ظلم القی الله دهوعمله معدمت موقعی محما کرکسی کا مال بہتھ ہا ہے گا تو قبام ت کے دن ہوب وہ اللہ کے سامنے صاصر ہوگا الله اس سے اپنا من جیبر الے گا کہ۔

الوبکر برصاص کہتنے ہیں کہ ان روا نیوں ہیں یہ دلالت نہیں ہے کہ منبر کے یاس سے کرجلف انٹوانا مسنون فعل بھا اس کی وجہ صرف بہنفی کرحضورصلی الٹرعلیہ دسلم منبر کے قربب تشریف فرما ہوتے تھے۔ اسی لیسے اگرکسی سے حلف لینا ہموتا تومنبر کے پاس لیاجا تا نخفا۔

علاوہ ازیں منہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھوٹی قسم کھا نے کاگنا ہی زبادہ نخفااس بلیے کہ اس مقام کی مردی مردیت وعظم نت مقی ۔ اس منا پر روابت بیں یہ دلالت بنیں سے کہ تسم کھانے کاعل

منبرکے باس ہی ہو۔ امام مثنا فعی معمولی چیز کے متعلق حلف انھوا سنے کے لیے منبر کے پاس جا ناخروری نہیں سمجھتے حالانکہ حدیث میں ذکر سے کہ بچا ہے چھوٹی فسم کھا نے واسے نے تا زہ مسواک کے بارسے بیر قسم کیوں نرکھائی ہو۔

اً اس طرح امام مننافعی نے ابنے اس اصل کی بنا پر صدیت کی مخالفت کی سیسے یحفزت داکل بن جرائے کی روایت اس امر کا ذکر سیسے کہ جب و ہنخص صلف اعظا نے سکے لیے مڑا نوحضور صلی الڈعلیہ وسلم نے اسسے وہ وعید سنائی جس کا روایت میں ذکر سیسے ۔ اس میں بیہ دلالت نہیں سیے کہ وہ شخص منہ رکے باس گیا ، بلکہ اس سے قسم اعظا نے سکے لیے اس کے ادا دسے اور عزم کا پہنذ بہاتنا سیسے ۔

التُدنعالیٰ کا تُول ہے اِنْتُواَدُ ہُدکا اسْتُ بَهُ الله بِمراد نہیں ہے کہ اس نے حق سے منہ موڑ لیا اور باطل براصرار کیا صحابۂ وہ کسی سجکہ کی طرف سے انسے مرائقا بلکہ بہمراد ہے کہ اس نے حق سے منہ موڑ لیا اور باطل براصرار کیا صحابۂ کرام سے منہ رکے پاس سے کرم اس منام ایس اور رکن سکے درمیان سلف اعظانے کی موروا بتیں منقول ہیں اس کی درمیا سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان منا مات برمند مات سکے فیصلے صا در فرما پاکرتے تھے۔

اس سے الکا رہمیں کہ ان مفا مات برقسم اعقانے کا معاملہ دوسرے مفامات کی برنسبت زیا دہ جنت برت اسے لیکن ان مقامات ہو کا ارسنا د برت اسے لیکن ان مقامات برجا کرقسم اعقانا واجب نہیں ہے اس لیے کہ حضورصلی اللہ علیہ دسلم کا ارسنا د ہے (ائیسہ برن علی المبدعلی علیہ فی معاملیہ برت کھانے کی ذمہ داری ہے) آپ نے کسی حبکہ اورمفام کے مسائے قسم اعقانے نے نخصیص نہیں کی ۔

لیکن اگری اگری ما مربین منورہ میں منبر کے پاس یا مکہ معظمہ بہن مسی پرترام کے اندر لے جاکر حلف اٹھوائے اور اس طرح قسم کے معاملے کو اور زیادہ ٹوکد اور سخت بنا دسے تواس کے بلیہ البسا کرنا جا کڑ ہے جس طرح الٹر نعالی نے آبیت زبر بچوٹ میں ان دونوں شخصوں سے جنہ ہیں مبیت کی وصیت پرگواہی دسینے کی موبیت کی گئی ہو یا عصر کی نماز کے بعد حلف انٹھوانے کا حکم دیا ہے اس لیے کہ ہم بت سے کفاراس وفت کی نمیز غروب آفنا ب کے وفت کی عظم ت کوتسلیم کرنے تھے۔

قصل

آبت زیر بحت اہلِ ذمہ کی ایک دوسرے برگواہی کے بچاز میر دلالت کومتھنی ہے۔ اس لیے کسا بیت مسلمانوں براہلِ ذمہ کی گواہی کے بچواز کی مقتصٰی ہے۔ نواہلِ ذمہ کی اہلِ ذمہ کے بارسے ہیں گواہی کے بچواز کی مقتصٰی ہے۔ کے بچواز کی مقتصٰی ہوگی ۔ کے بچواز کی اس سے بڑھ کرمفتضی ہوگی ۔

آبت سفر میں ذمی کی وصیت پراہل ذمہ کی گواہی سے ہجاز پر ولالت کرتی سبے لیکن جب مسلمان کی وصیت پراہل ذمہ کی گواہی سے ہجائی ہے ہجائی ہے ہوائی ہے ہجائی ہے ہوائی ہے ہجائی ہے ہوائی ہے ہجائی ہے ہوائی ہے ہوائی ہے ہوائی ہے ہوائی ہے ہوائی ہے ہوئی ہے ہے ہوئی ہوئی ہے ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی اور اس کی وجہ سے تول باری (اَ وَاحْدَا بِ مِنْ عِنْ مِنْ وَجَا لِمِنْ اَ وَاحْدَا بِ مِنْ عِنْ اِلْہِ اِلْمِی کے ہجائے کی اور اس کی وجہ سے تول باری (اَ وَاحْدَا بِ مِنْ عِنْ مِنْ عَنْ دُرُ اَحْدَا بِ مِنْ عَنْ دُرُ اَ مَا مَنْ مِنْ اِلْمَا اِلْہِ اِلْمِی اَلْہِ اِلْمِی اَلْمَا اِلْمَا اللّٰمِ اِلْمَا اِلْمَا اللّٰمِ اِلْمَا اِلْمَا اللّٰمِ اِلْمَا اِلْمَا اللّٰمِ اللّٰمُ اللّٰمِ اللّٰمُ اللّٰمِ اللّٰ

تاہم سفر کی حالت ہیں وجی کی وصیت ہراہل ذمہ کی گواہی کے ہوا ترکے حکم ہر آبت کی دلالت باقی رہی۔ سب سفر کی حالت ہیں نوجی کی وصیت ہراہل ذمہ کی گواہی کے ہواڑ کا حکم باقی رہ گیا تو بدا مرنمام حقوق کے اندر ذمہ وں کی ایک دوسرے ہرگواہی کے ہواڑ کا مفتضی ہوگیا اس لیے کہ جن لوگوں نے سفر میں ذمی کی وصیت براہلی ذمہ کی گواہی کوجا کڑ فرار نہیں دیا۔ انہوں نے براہلی ذمہ کی گواہی کوجا کڑ فرار نہیں دیا۔ انہوں نے تمام حقوق کے سلسلے ہیں اہل ذمہ کے لیے اہل ذمہ کی گواہی کوجا کڑ فرار دیا ہے۔

اگرکوئی شخص بسکے کہ فاضی ابت ابی لیلی ،سفیبان توری اور اوزاعی سفر بس مسلمانوں کی وصیبت بہر ابل ذمہ کی گواہی کوب اکر فرار دبیتے ہیں ۔لیکن نمام سفوق کے اندر وہ ذمی برایسی گواہمی کے جواز کے فائل نہیں ہیں ۔آٹھرانس کی کہا و بعہ ہے ؟ .

اس کے جواب بیس کہا تھا گاکہ ہم نے بپیلے بیان کر دیا ہے کہ سلمانوں پر اس فسم کی گواہی کا حکم منسوخ ہو بچا ہے لیکن ذمیوں کے لیے تمام سحفوق کے اندر باتی ہے۔ اہل ذمہ کی ایک ووسرے کے تنعلق گواہی قبول کرلبینانوا ہ ان کے خام سبے ختلف ہی کیوں نہوں ۔

ہمارسے اصحاب کا قول ہے ، نیبزعثان البتی ا درسفیان توری بھی اس کے قائل ہیں۔ فاضی ابن ابی لیلی ، ا وزاعی ہمن بن صالح اورلیت بن سعد کا قول ہے کہ اہل ذمہ ہیں سے سرمذہ ہیں ہے ہیں وکاروں کی آلبس ہیں ایک دوسر سے برگوا ہی جائز ہے لیکن کسی اور مذہری کے ماننے والے بریجا نُرنہ ہیں ہے۔ امام مالک اور امام مثنا فی کا قول ہے کہ کا فروں کی آلبس ہیں ایک دوسر سے برگوا ہی جائز نہ ہیں ہے۔ ہم نے آبیت زیر بحث کی جس دلالت کا ذکر کیا ہے وہ دینِ اسلام کے سوا باتی تمام ادبیان کے بسروکاروں کی گواہیوں کی بیکسانیت کی مقتضی ہے۔

بینانچذنول باری سبے (اُوْاْ خُدَانِ مِنْ عَنْدِکُهُ) بعنی اہلِ ایمان بن کے ذکرسے ابندار ہوئی تقی ان کے سوالینی تمام غیرسلم ۔ آیت نے ان غیرسلموں کے مذا ہرب کے درمیان کوئی تفریق نہیں کی بلکہ سب کو بکیساں درجے پردکھا۔

آیت جس طرح سفرمیس مسلمان کی وصیبت پرامل ملل بعنی غیرسلموں کی گواہی سے ہوا زکی تفتض ہے۔ اسی طرح وہ کا فروں کی وصیرت برغیرسلموں کی گواہی سکے ہجواز برچیمی دلالت کرتی سیے نواہ ان کے مذاہب ایک دوسرے سے فتلف ہی کیوں نہوں۔

سنت کی جہت سے غیمسلموں کی آبس میں ایک دوسرسے برگوا ہی سے ہواز کو وا سجب کرسنے والی وہ روایت کے بھواز کو وا سجب کرسنے والی وہ روایت بہت بھے ہے کہ والی وہ روایت بہت بھے ہے کہ یہودی ایک میں ایک سنے نافع سسے اورانہوں نے حفزت این عمرہ اور ایک بورت بہودی ایک دوفع میں اسکے ایک مرد اور ایک بورت بہدون کا ایک علیہ وسلم سنے ان کی اسکے ایک مرد اور ایک بورت سنے کا سمکم سنے زنا رکا ارتکا ب کیا ہے ، اس گواہی برج ضورصلی الشرعلیہ وسلم سنے ان دونوں کوسنگسار کر دینے کا سمکم دسے دما ۔

اعمش نے عبدالت ہی متے کہ حضور صلی النہ وں صفرت برابرین عاذیث سے روابت کی بیے کہ حضور صلی الشہ علیہ وسلم کے باس سے ایک بہودی گذراجس کا منہ کا لاکر دیاگیا نھا، آپ نے اس کے بارسے استفسا رکہ یا تو بہتہ جلاکہ اس نے نیار کا ارتکاب کیا نفاجس کی بنا پر اس کا منہ کا لاکر دیاگیا ہے صفور نے استے دجم کر دینے کا حکم صادر فرما یا۔

حبابرسنے شعبی سے روایت کی سے کہ بہود حضور صلی الٹرعلیہ وسلم کے پاس ایک مردا درایک عورت کو مکبر کر لائے اور کہنے لگے کہ ان دونوں نے اپنا منہ کا لاکیا ہے بیس کر آ ب نے فرما باکہ اسپنے مذہب کے بچار کہ ویوں نے گواہی دی اور حضور صلی الٹرعلیہ وسلم نے انہیں مذہب کے بچار گواہ کا دی واحد موسلی الٹرعلیہ وسلم نے انہیں

ستگسادكرسنے كا فيصلەصا درفرما ديا -

تشعبی سے مروی سیسے کہ اہلِ کتا ب کی آلبس میں ابکس و دسرے پرگوا ہی بھا کڑسہے۔ قاصی مثر ہے عمر بن عبدالعزیز ا ورزہ ری سیسے کہ امام مالک سنے عمر بن عبدالعزیز ا ورزہ ری سیسے کی اسی طرح روا بہت سیسے ۔ ابن ومہدب کا قول سیسے کہ امام مالک سنے عبدائیوں کی آبس میں ابک و دسرسے ہرگوا ہی کور دکر کے ابینے اسٹنا دوں کی بخالفت کی سیسے ۔

این شهاب زمبری ، یخی بن سعیدا ور ربیعدالیسی گوا بهی کے جواز کے فائل سخے بهارسے اصحاب میں سے ایک ابن ابی علم ابن ابی عمران کا فول ہے کہ ' بجی بن اکتم کہتے ہے کہ میں سنے اس گوا ہی کے سیلسلے میں نمام اقوال جمع کیے ہے تھے ، مجھے منتقد میں میں سے عبسائیوں کی آپس میں ایک دومرے کی گوا ہی کورد کر دینے سکے بارسے میں کا بھی قول مہیں ملا۔

جھے صرف رہبیہ کا قول ملاوہ اس فسم کی گواہی کور دکر دبیفے کے فائل شخصے : ناہم مجھے البی گواہی کے ہواز کے پارسے ہیں بھی ان کا قول مل گیا تھا۔

ابو بکرجیصاص کہتنے ہیں کہ ہم نے آبیت زیر بجٹ کی تا ویل سے سیاسلے بیں سلف سے افرال کا ڈکر کر دیاہہے اور بیر بیان کر دیاہہے کہ آبیت کا کون ساسکم منسوخ ہوجیجا ہیے اور کون ساسکم باقی اور ثابیت ہے۔ اب ہم آبیت کا اس سے سیانی سے تواہے سے ذکر کریں گے، نیپزاس کے مثنا نِ نزول کے ہیں منظر میں اس کی نرتیریہ جس سمکم کی مقتضی ہے اسے بھی بیان کریں گے۔ ویالٹّدالتوفینق ۔

اس صورت بیں دوعادل آدمیوں کوگواہ بناسفے کا حکم دیا گیاسے جس طرح فرض کے سلسلے بیں بین فول باری سبے (وَاحْدَنْ فِهِ لَدُّوَ اَسْرَهُ فِيْرَ مِنْ يَدِجَا لِسُكُو) اس سے سفر کے اندرمسلمان کی وصیت بردوعا دل مسلمانوں یا دوغیرمسلموں کوگواہ بنانے کا حکم معلوم ہوا۔

آبت کا نزول اس سبب کی بنابر موانخا بس کا ذکر حضرت ابن عباس کی روابت بین تمیم داری اور عدی بن بدا رکے مذکورہ واقعہ کے سلسلے بین بیلے گذر جبکا ہے۔ آیت بیس اس سبب کے بعض حصوں کا ذکر مواسعے

، بهرالة تعالى فرمايا لاكُ أَنْكُمْ صَدَبُهُمْ فِي الْاَدْضِ فَاصَا بَيْكُوْمُ مِيْبَةُ الْمُوْتِوَالْمُرْمُ سفر کی حالت میں ہوا ور وہاں موت کی مصبرت بینی آجا سے ہمسلمان کی وصبرت بردو ذمیوں کی گواہی قبول کرنے کی بہتشرط دکھائی گئی سے کہ وصیرت کا واقع سفر کی محالت میں بینیں آسئے۔

قولِ باری (حِیْنَ الْوَصِیَّنَهُ) اسم مفہوم کومتنفی سبے کد دونوں گواہ ہی وصی قرار بائیں اس لیے کداصل وا نعریں وصیت کرنے واسے نے دو ذمیوں کو وصیت کی نفی بھرید دونوں آگئے اور آگر وصیت کی گواہی دی۔ یہ اس امرکومتنفین سبے کہ میرت کی وصیت بر ایسے دوا فراد کی گواہی جائز ہے جنہیں وصیت کی گئی ہو۔

کی خیرفرمایا (خَاصَابُنکُوْ مُصِینَبنُهُ الْمُهُوْتِ) اس سے مراداس میدنت کا واقعہ بیرس نے وصیت کی تھی۔ ارشاد ہوا (تَحْرِسُوُ مُصَینَ کُوٹ کِ اس سے مراد سے برکہ جب ورثا مران دونوں ہر یہ الزام لگا تیں کہ انہوں نے میرت کے مال میں سے کوئی جیزروک لی سے اور اجبنے قبضے میں کرلیا ہے ہیں الزام لگا تیں کہ انہوں کے واقعہ کے سلسلے میں روایت کی ہے۔

نینرجس طرح محفرت الومونشی نے فرمایا بخفاج ب انہوں نے دونوں ذمی گواہوں سے بہ حلت لیا نخاکہ ہم نے کوئی خیانت نہیں کی اور مذہبی کذب بیانی کی ۔ اس الزام کی وجہ سے یہ دونوں گواہ مدعاعلیہ ' بن گئے شخصے اسی بنا بران سے حلف لیا گیا نخاان سے بہ حلف گواہ ہونے کی بنا پر نہیں لیا گیا تھا۔

اس برید قول بادی ولالت کرتا ہے (گیٹقسہ کا کہ بین اور خوات کے اگر تھیں کوئی شک برتیجا ہے کہ اگر کا تک خوات کے کا تک خوات کے کا تک خوات کے کا تک خوات کے کہ بین کے اکر تھیں کوئی شک برتیجا ہے کہ "ہم کسی فواتی فائڈ سے کے معوض شہادت سیجنے والے نہیں بین اور خواہ ہما دار دشتہ دار ہمی کہوں مذہور ہم اس کی رعایت کرنے والے نہیں) اور مذہبی گواہی کو چھپانے والے بین) لین اس جیز کے منعلی جس کی میت نے وصیبت کی خی اور اس بیران دونوں کو گواہ بنایا تھا۔

پھرارشا دہوا (خَانُ عَنْدُرعَلَیٰ نَہُ مَا اسْتَحَقَّانِتُما اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللهِ اللهِ اللّهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ الللهُ اللهُ ا

پھرارشا دہوا (خَاخَدَا بِ کَیْقُومَا بِ مُقَامَهُ کَا ، پھران کی جگہ دوا ونڈخص کھوسے ہوں) بعبی تسم کے اندر ۔ کیونکہ اس صورت میں وہ دونوں گواہ خربداری کے مدعی بن گئے بھے ۔اس لیے ورثار برقسم لازم ہوئی ۔ بچونکم مبت سکے ان دونوں وارثوں کے مسوا اور کوئی وارث نہیں شخفے اس لیے یہ دونوں مدعا علیہ

بن كئے اوراسی بنابران مسے صلف لياگيا ۔

آپ بنہ بی دیکھنے کرالٹر تعالی نے فرمایا درجت الگیزیک استنگی تحکیفی ہے اُلاکہ ولیکات فیکٹیسکان بانڈ کے کنڈ کھا کہ نُنڈ کا اُکٹی مِن شکھا کے بھیکا ان لوگوں ہیں سیسے من کامتی بچھیلے دوگوا ہوں نے مار تا جا ہا تھا وہ خدائی قسم کھا کر کہ ہیں کہ ہماری منتبہا دست ان کی شہا دہ سے زیا وہ برحتی ہے ۔

یغی پیسم اس قسم سیدا و کی سید جودونوں وصی لعبی گوا بوں نے کھائی تھی کہ ہم نے نہ توکوئی خیانت کی اور نہ ہی کوئی رد وبدل کیا اس بلے کہ دونوں وصی لعبی گواہ اس صورت ِ محال کے تحت مدعی بن کئے ۔ شقے اور دونوں وادرت مدعا علیہ ہوگئے کتھے ۔

یہ دونوں گوا فسیم کھاکرظا مہری طور مپربری الذمہ ہوسگئے ستھے اس سلیے وصبیت کے متعلق ان کی گواہی قبول کرلی گئی لیکن جیب ان کے فیصفے سے میرت کا مال برا مدموگیا تو بچرور تارکی قسم اولی اور زیا دہ برحق ہوگئی ۔

قولِ باری (اَلْاَ کُوکِیاتِ) کی تا ویل بیں اختلاف رائے ہے۔ سعیدبن جبیرسے مروی سہے کہ ان سے مراد وہ بیں جو میرت سے قریب ہوں لعبیٰ اس کے وزنا ر ابک قول سے کہ گواہی سکے لیے اولیٰ ، اس مفاح براس سے مراد ایمان لعبیٰ تسمیری ۔

آبتن بیں گواموں بران کی دی ہوئی گواہی کے سلسلے پین قسم کے ابجاب برکوئی ولالت نہیں ہے ان دونوں برقسم اس وفنت واسے ہے گئی جیب ور ٹا پر سنے ان کے خلات بد دیانتی اور خیانت نیز میت کے ترکہ میں ابک چینے دیا بیلنے کا دعومی کر دیا۔ اس طرح آبیت میں مذکورہ شہا و توں میں سیسے بعض سنے قسموں کی صورت انتقیا رکرلی۔

بعض المي علم كافول سے كه وصيت برگواہی كی وہی جنیت سے بوحقوق برگواہی كى بونی سے الله اس ليے كہ فول بارى سے در شكھا كُا كَيْنِ كُمُّ اس سے العجالہ وہ گواہیاں مرادییں بوحقوق كے سلسلے ميں دى جانى بين اس ليے كہ آگے ارشا دم وا در التنان خد واعد له و المحدث و الحداد التن من غنير كُمُّه اس ميں من من اس كے بعد فرما بار حَيْقَسِمان بِ الله اس ميں قسم كے سواا ورسی مقبوم كا احتمال بہيں ہے۔ بجر فرما يا (خَا نَحُوا نِ مَقَامَهُ مَا مِنَ اللّهِ يُنَ السّدَ حَقَى عَلَيهُ مَ الْا وَلِيكُونَ فَيْقَسِمان بِ اللّهِ اللّهُ اللّ

اس بیے کہ بہ وہ ایمان لیعنی تسمیں ہیں جو دونوں وارث کھائیں گے۔ا ور قول باری (اَ حَقَّ مِنَ شَهَا اَ نِيهِ مَهَا) میں بہ اِنتمال ہے کہ شہادت سے میین لینی قسم مرادم واور یہ بھی اِنتمال ہے کہ گواہی مرادمو اس سیے کہ وہ دونوں گواہ ہو وصی شخصے ان دونوں نے گوا ہی بھی دی تھی اور قسم بھی کھائی تھی اب وارت کی قسم دونوں وصی کی گوا ہی اوران کی قسم سے زبا دہ بریحتی ہوگئی راس سیے کہ ان دونوں گواہوں کی اجہے تئی میں گواہی اوران کی قسم سے زبا دہ بریحتی ہوگئی راس سے کہ ان کے اس دعوی کو درست ثابت مذکرسکی کہ انہوں سے میں بیالہ خریدا مختا۔
نے میرت سے یہ بیالہ خریدا مختا۔

کھرادت دہوا (خولگ اک نی کا کو الشہاکہ کو تی کے کہ کے السکہ اکا تو تعلیٰ کا کہ جھے مہا ہیں _ والنداعلم _ وصیت برگوا ہی نیزید کہ وہ نویا نت نہیں کریں گے اور نہیں کوئی رد وبدل کریں گے۔ اس سےمراد یہ بہت کہ الشرنعالی نے ایمان لیجی تسموں کا ہوتھ کم دیا ہے بھر کھی یقسیس گواہوں پر واجب کردی ہیں۔
حیب ان کے خلاف بد دیا نتی اور نویا نت کا الزام لگا با جوائے اور کہی ورثا ربر واجب کر دی ہیں _ جب گواہ میرت کے مال ہیں سے کوئی جیز خرید لینے کا دیوئی کریں ، اس سے مقصد یہ بہت کہ بہت انہیں اس بات کا علم ہوجائے گا تو وہ وصیت کے بارسے ہیں گھیک گھا ہی دیں گے ۔ یا کہ جب انہیں اس بات کا ہی تو تو کریں گے کہ ان کی قسموں کے بعد دو سری قسموں سے کہیں ان کی تردید نہیں تھے این کی قسموں تیں ہوں کے الزام سے انہیں نہیں نیوا نہیں اس جیزیر دو سروں کا حق ما رہے کے الزام سے انہیں نہیں بہا سکیں گی ہو انہوں نے چھیا ان کی قسمیں اس جیزیر دو سروں کا حق ما رہے کے الزام سے انہیں نہیں بہا سکیں گی ہو انہوں نے چھیا ان کی قسمی اس بے زیر دو سروں کا حق ما رہے وارث اس بچیزیر اپنے حق کی قسم کھالیں گے تو اس بران کا حق کا دیوئی کیا تھا ، جب وارث اس بچیزیر اپنے حق کی قسم کھالیں گے تو اس بران کا حق کا بران کی تا بہ نہیں تو بیا ہوں کا دیوئی کیا تھا ، جب وارث اس بچیزیر اپنے حق کی قسم کھالیں گے تو اس بران کا می تو تا بت ہو برخ اللہ المان اللہ بالصوا ہوں ۔